معلومات حیدرآباد

جلد ۵ - - - شمارہ ۱

آذر سنہ ۱۳۵۴ ف — اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ ع

ماہنامہ

شائع کردہ ـ محکمۂ اطلاعات ـ حیدرآباد دکن

موازنہ بابت سنہ ۱۳۵۴ ف

فہرست مضامین

صفحہ

احوال و اخبار	۱
موازنہ بابت سنہ ۱۳۵۴ ف ..	۳
تعلیم فرقہ وارانہ نہیں بنائی جاسکتی	۱۲
ممالک محروسہ میں گھریلو صنعتوں کا فروغ ..	۱۸
ہندوستانی ریاستوں کا ترقی پسندانہ نقطہ نظر ..	۲۰
حیدرآباد میں زرعی تحقیقات	۲۲
حیدرآباد کے معدنی وسائل	۲۵
ہدایات برائے کاشتکاران و ماش لیدکان تمبا کو ..	۲۶
لاسلکی نشریات	۳۰

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں ۔

اس رسالہ کا سرورق

سرورق پر قلعہ گولکنڈہ کے ایک دروازہ کی تصویر ہے جو ”فتح دروازہ“ کہلاتا ہے۔

قوت
کلید
کامیابی!
تندرست اور توانا لڑکا ہی ہمیشہ ترقی کرتا ہے۔ جب قوت کم ہوتی ہے تو کامیابی کا امکان بھی کم ہو جاتا ہے۔ یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ اس امر کا خیال رکھیں کہ آپ کے کنبہ کا ہر شخص ترقی اور کامیابی کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دے۔ قوت کا انحصار صرف خوراک پر ہے۔ کیا آپ کو اس بات کا اطمینان ہے کہ ان کی غذا اصلی قوت بخش ہے؟ اور کیا آپ ہمیشہ قوت بخش ڈالڈا ہی سے کھانا پکاتے ہیں؟ یہ یاد رکھئے کہ ڈالڈا میں وٹامن شامل کئے گئے ہیں اور یہ ایسا اعلیٰ خوراکی اجزا بہم پہنچاتا ہے جو قدرتی طور پر بہترین قوت بخش ہیں۔ یہ طاقت کو اعلیٰ درجے پر برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے۔ اور آپ کی تندرستی اور مسرتوں کی حفاظت کرتا ہے۔
آپ کو ڈالڈا سے کھانا پکانے کی کتاب (بزبان انگریزی) اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ اس میں خوراک کے متعلق مفید معلومات اور ہندوستانی کھانوں کے ۱۵۰ طریقے درج ہیں۔ چار آنے کے ٹکٹ اس پتہ پر ارسال کیجئے۔
Dept. B41 P O. Box No. 353, Bombay.
ڈالڈا
وٹامن آمیز
قوت بخش
خالص مکمل وناسپتی۔ ایک پونڈ۔ ۲ پونڈ۔ ۵ پونڈ۔ ۱۰ پونڈ کے صرف مہر بند ڈبوں میں فروخت ہوتا ہے۔
DALDA
VANASPATI
بناسپتی
THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO., LTD.
HVM 28-193-40 UU

معلومات حیدرآباد

جلد ۵ | آذر سنہ ۱۳۵۴ف - اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ع | شمارہ ۱

احوال و اخبار

سال نو مبارک — نئے سرکاری سال کے آغاز پر ہم تمام باشندگان ممالک محروسہ سرکارعالی کو تہہ دل سے مبارک باد دیتے ہیں۔ گزشتہ سال پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمارے سر بارگاہ رب العزت میں اظہار تشکر کے لئے جھک جاتے ہیں کیونکہ اس سال ہمارے حلیفوں نے اپنی طاقت مجتمع کرلی اور ہر طرف کامیابی حاصل کرنے لگے۔ ہندوستان کو جاپان سے جو خطرہ لاحق تھا وہ تقریباً دور ہوگیا ، ملک کی غذائی صورت حال میں کافی اصلاح ہوگئی اور ہندوستان سیاسی انضباط اور معاشی ترقیات کے مسائل پر غور کرنے لگا۔ حیدرآباد کے لئے یہ امر بہت اطمینان بخش ہے کہ اس نے اتحادیوں کی کامیابی میں انسانی قوت ، روپیہ اور جنگی اشیاء کی شکل میں جو امداد دی ہے وہ اس کے وسائل کے تناسب سے بہت زیادہ ہے۔ اس تمام دوران میں ہم نے سب سے زیادہ اس بات کا خیال رکھا کہ کسی اچھے مقصد کے لئے جو قربانیاں کی جاتی ہیں وہ کبھی رائگاں نہیں جاتیں۔

غذائی مسئلہ — ہندوستان کے دوسرے حصوں کی طرح حیدرآباد کو بھی غذائی مسئلہ سے متعلق دشواریوں کا سامنا ہوا۔ لیکن خدا کے فضل سے ان دشواریوں پر قابو پانے میں ہمیں کامیابی ہوئی۔ گزشتہ سال کے آغاز پر ہمیں یہ توقع تھی کہ ممالک محروسہ کی غذائی ضروریات کی تکمیل کرنے کے بعد ہم اس سال ۷۰۰۰۰ ٹن باجرہ وغیرہ اور ۵۰۰۰۰ ٹن دالیں ہندوستان کے ایسے علاقوں کی امداد کے لئے برآمد کرسکیں گے جہاں پیدا وار کی قلت ہے۔ لیکن بے وقت اور ناکافی بارش اور زرعی اعداد کے غلط اندازہ کی وجہ سے ہم ۱۳۰۰۰ ٹن باجرہ وغیرہ اور ۵۰۰۰۰ ٹن دالوں سے زیادہ مقدار برآمد نہ کرسکے۔ تاہم حکومت ہند نے حیدرآباد کو اپنا وعدہ ایفا کرنے پر مجبور نہیں کیا اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حکومت ہند کو بھی باشندگان ممالک محروسہ کی فلاح و بہبود کا پوری طرح خیال ہے۔

قابل قدر اصول — بیرون ملک جنگی مساعی کی امداد اور اندرون ملک نفع اندوزی کا سدباب کرنے میں اگرچہ کہ حکومت بہت مصروف رہی تاہم اس نے قومی تعمیری سرگرمیوں کے ضمن میں اپنی ذمہ داریوں کو فراموش نہیں کیا۔ تعلیمات ، صحت عامہ اور مابعد جنگ تنظیم سے متعلق تجاویز پر پوری طرح توجہ کی گئی۔ مالیاتی نقطہ نظر سے اس سال جو اہم ترین قدم اٹھایا گیا وہ محصول زائد منافع کا نفاذ ہے۔ اس محصول کو نافذ کرنے کی وجہ سے جو قابل لحاظ آمدنی ہوگی اس سے قطع نظر کرتے ہوئے بھی یہ اس اعتبار سے اہم ہے کہ غریبوں کی بہتری کے لئے دولت مندوں پر محصول عائد کرنے کا اصول بجائے خود بہت قابل قدر ہے۔ کسی ترقی پسند حکومت کے لئے کوئی بات اس سے زیادہ مسرت بخش نہیں ہوسکتی کہ وہ دولت کی مناسب تقسیم کا فرض اس طرح انجام دے کہ ملک کا غریب ترین طبقہ بھی محتاجی کی مصیبت میں گرفتار نہ ہو۔

قریب تر تعاون — باشندگان ممالک محروسہ کے مختلف فرقوں اور حکومت و رعایا کے درمیان باہمی تعلقا

کی خوش گواری میں اس سال کافی ترقی ہوئی اور اس ترقی میں تعاون کا ایک اہم ترین سبب یہ عام خواہش بھی کہ اجناس خوردنی ذخیرہ کرنے والے حریصوں کو ناکام بنایا جائے ۔ چنانچہ انسانوں کا خون چوسنے والے ذخیرہ کنندوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندو ، مسلمان ، عیسائی ، اچھوت ، سکھ اور پارسی سب ہی حکومت کی تائید میں صف آرا ہوگئے ۔ غذائی مسئلہ کے علاوہ دوسرے مسائل میں بھی غیر سرکاری عناصر تعمیری تعاون اور حمیت سیاسی کی جانب مائل ہورہے ہیں ۔ حکومت اور رعایا میں زیادہ قریبی ربط پیدا کرنے اور قومی تعمیری محکموں کے نظم و نسق میں غیر سرکاری عناصر کا اشتراک عمل حاصل کرنے کی غرض سے جو آئینی مشاورتی مجالس قائم کی گئی ہیں وہ دوران سال اپنے فرائض کامیابی سے انجام دیتی رہیں اور عوام کی اخلاقی حالت کی برقراری ، مابعد جنگ ترقیات کے لئے منصوبہ بندی ، مذہبی اوقاف کے بہتر انتظامات ، غیرضروری سرکاری مصارف کی تخفیف اور جنگی مساعی کی امداد کے لئے قائم کی ہوئی مختلف کمیٹیوں کے فرائض کی انجام دہی جیسے اہم امور میں بھی غیر سرکاری عناصر کا اشتراک عمل بہت ممد و معاون ثابت ہوا ۔ قومی زندگی کی رفتار (بشمول صحافت) اور مختلف قوموں اور فرقوں کے درمیان مخلصانہ تعلقات میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ۔

مسرت بخش اور امید افزا توقعات ۔ حیدرآباد نے نئے فصلی سال میں مسرت بخش اور امید افزا توقعات کے ساتھ قدم رکھا ہے ۔ اس کا موازنہ اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ اس کی مالی حالت صرف مستحکم ہی نہیں ہے بلکہ وہ اس استحکام سے عوام کی حالت کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے کا کام بھی لے گا ۔ اتحادیوں کو فیاضانہ امداد دینے کے باوجود حیدرآباد نے ۴½ کروڑ روپے کے محفوظ مدات قائم کئے ہیں ۔ تعلیمات ، صحت عامہ ، اجناس خوردنی کی پیداوار میں اضافہ اور نقل و حمل کی وسیع تر سہولتوں کے لئے مزید رقمیں فراہم کی گئی ہیں ۔ عوام کے معیار زندگی کو ترقی دینے کے بہتر طریقے اختیار کرنے اور معاشی ترقی کی نئی نئی راہیں دریافت کرنے کے خیال سے تحقیقاتی ادارے قائم کئے گئے ہیں اور دستوری اصلاحات کی اسکیم کو روبہ عمل لانے کے لئے خاموشی کے ساتھ نہایت ٹھوس کام انجام دیا جا رہا ہے ۔ مابعد جنگ ترقیات کے لئے جو تجاویز زیر غور ہیں ان کی جانب پہلے ہی اشارہ کیا جاچکا ہے ۔ جنگ کے بعد معاشی پستی کے دور سے محفوظ رہنے کی تدابیر اختیار کرنے کا مسئلہ مقابلتاً فوری اہمیت کا ہے اور اس پر اسی اعتبار سے توجہ کی گئی ہے ۔ چنانچہ محصول زائد منافع اور لازمی پس اندازی کی اسکیمیں ایسی تدابیر ہیں جن سے ایک طرف تو افراط زر کے مسئلہ پر قابو پانے میں حکومت کو مدد ملے گی اور دوسری طرف یہ تدابیر آنے والے نازک دور میں افراد اور کاروباری اداروں کے لئے ممد و کارآمد ثابت ہوں گی ۔

حیدرآباد کے محافظ و معاون — حیدرآباد کی مستحکم مالی حالت ، کثیر معاشی وسائل اور اس کے باشندوں کا بہ روز افزوں احساس کہ حکومت اور رعایا کے مفاد بالکل یکساں ہیں اور جب حکومت کا مطمح نظر رعایا کی فلاح و بہبود ہو تو اس کی نوعیت زیادہ اہمیت نہیں رکھتی ، درحقیقت ایسے ہتھیار ہیں جن سے کام لے کر حیدرآباد مابعد جنگ دور میں امن و ترقی اور حفاظت و خوش حالی کے اعلیٰ مدارج طے کرے گا ۔

چور بازاروں کے لئے تیرہ بختی کا زمانہ — باشندگان مملکت آصفیہ کے تمام طبقوں کے نزدیک غذائی مسئلہ ایک ایسا اہم سوال ہے جسے فوراً حل کرنا ضروری ہے اور جہاں تک کہ اغذیہ سے متعلق انتظامات کا تعلق ہے سنہ ۱۳۵۴ ف بہتر توقعات کا حامل ہے ۔ سنہ ۱۳۵۳ ف میں جو تجربہ حاصل ہوا ہے وہ اس سال عوام کے حق میں کارآمد ثابت ہوگا ۔ فراہمی اور تقسیم کے بہتر طریقے ذخیرہ کنندوں کو اور بھی ناکام بنادیں گے اور بالآخر ان کی تمام کوششیں بالکل ناکارہ ہو جائیں گی ۔ اگرچہ کہ بارش حسب خواہش اچھی نہیں ہوئی تاہم محکمہ رسد نے متعدد سرکاری اور غیر سرکاری افراد کے مشورہ سے ایسی تجاویز مرتب کی ہیں جن کی وجہ سے بازاروں میں حکومت

ملاحظہ ہو صفحہ (۱۱)

موازنہ بابت سنہ ۱۳۵۴ف

نئے محاصل عاید کرنے کی کوئی تجویز نہیں

قومی تعمیری سرگرمیوں کے لئے فیاضانہ گنجائش

جناب غلام محمد صاحب صدرالمہام مالیات نے سنہ ۱۳۵۴ف (سنہ ۴۵-۱۹۴۴ع) کا اندازۂ موازنہ پیش کرتے ہوے یہ اعلان فرمایا کہ ''اس موازنہ میں کوئی جدید محصول عاید کرنے یا موجودہ محاصل میں کمی یا ترمیم کرنے سے متعلق کوئی تجویز پیش نہیں کی گئی ہے۔'' ضمنہ جات موازنہ سے ۳۰۸،۹۱ لاکھ کی بچت ظاہر ہوتی ہے۔ آمدنی کا اندازہ ۱۶۶۴،۰۰ لاکھ روپے اور مصارف کا اندازہ ۱۳۵۵،۰۹ لاکھ روپیہ ہے۔ آمدنی کا یہ اندازہ ان اندازوں میں بیش ترین ہے جو حیدرآباد میں کبھی پیش ہوے یا عام حالات میں ہوسکتے ہیں اور یہ اندازہ جنگ سے عین قبل سال کے اندازہ آمدنی سے ۸۱،۹۱ فی صد زیادہ ہے۔

ممالک محروسہ سرکارعالی کے چھٹے جنگی موازنہ میں ما بعد جنگ ضروریات کی تکمیل کے لئے راستہ ہموار کرنے کا تصور کارفرما ہے۔ قومی تعمیری محکموں کے لئے فیاضانہ گنجائش، ما بعد جنگ مصارف کی پابجائی اور معاشی دشمنی کے مقابلہ کے لئے کثیر مدات محفوظ کا قیام، وظیفہ یابوں کے لئے گرانی الاونس کی منظوری اور کم تنخواہ پانے والے سرکاری ملازموں کے گرانی الاؤنس کی شرح میں اضافہ (جس سے اندازاً ۱۱۴ لاکھ روپے کے مصارف عاید ہوں گے) ادنی سرکاری ملازموں کی تنخواہوں پر نظر ثانی (جس سے اندازاً ۸ لاکھ روپے مصارف عاید ہوں گے) اور نظام مالگزاری کے سواری معاشی سرویس کی تشکیل جیسے امور اس موازنہ کی بعض اہم خصوصیات ہیں اور اس کی ترتیب میں جنگ کے پیدا کردہ مخصوص حالات کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ حیدرآباد۔ دکن کمپنی کی املاک کو حاصل کرنے کے لئے بھی گنجائش مہیا کی گئی ہے جو سنگارینی کالریز کمپنی کے ۸۸ فی صد حصص کی مالک ہے۔ کیفیت موازنہ میں ان تدابیر کا بھی تفصیلی ذکر کیا گیا ہے جو حکومت سرکارعالی نے افراط زر کو روکنے اور غذائی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے اختیار کی ہیں۔

قومی تعمیری سرگرمیوں کے لئے وسیع تر گنجائش

غیر معمولی حالات کی وجہ سے مالیہ پر شدید بار پڑنے کے باوجود حکومت سرکارعالی قومی تعمیر کے کاروبار کو وسیع اور ترقی دینے کے موقف پر برابر کاربند رہی اور اب بھی کاربند رہنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ معمولی نظم ونسق سے متعلق جملہ اخراجات کے لئے گنجائش (۳۴۲۰۵) لاکھ روپیہ فراہم کردی گئی ہے ونیز جنگ کے کامیابی سے اختتام تک پہنچنے کے لئے جن سروسوں کی ضرورت ہے ان کے مصارف کا بھی انتظام کردیا گیا ہے۔اسی طرح معاشی صورت حال کے مقابلہ کے لئے ضروری مصارف مہیا کئے گئے ہیں۔ تعلیمات کے لئے (۱۲۰۵۸۷) لاکھ روپیہ اور طبابت وصحت عامہ کے واسطے (۵۳۶۹۲) لاکھ روپیہ کی گنجائش فراہم کرنے کے علاوہ آنے والے سال میں حکومت کا ارادہ ہے کہ بعض ایسے کاموں کے لئے بھی گنجائش فراہم کرے جو ممالک محروسہ حیدرآباد کی معاشی وحرفتی ترقی میں ممدو معاون ہوسکتے ہیں اور جو اس کی مرفہ الحالی کا سبب بن سکتے ہیں۔ ایک مرکزی صنعتی تحقیقات تجربہ خانہ کے قیام کے لئے (۱۷) لاکھ روپیہ مہیا کرنے کے علاوہ جامعہ عثمانیہ میں علم طبقات الارض اور معدنیاتی انجینیری کے جدید شعبہ کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کی گنجائش فراہم کی گئی ہے۔ پیمائش طبقات الارض اور نئے جنگل لگانے کے لئے چھ لاکھ روپیہ کی خاص گنجائش سربک موازنہ کی گئی ہے۔ اسی طرح زراعت اور بیطاری کی تعلیم کے لئے ایک کالج کے قیام کے اخراجات کے لئے تقریباً لاکھ روپیہ کی سبیل کی گئی ہے۔ زنانہ کالج کے لئے نئی عمارات اور ضروری لوازمہ کی فراہمی کے واسطے دس لاکھ روپیہ کی خاص گنجائش شریک کی گئی ہے کیونکہ کرایہ کے جن مکانوں میں یہ کالج کام کر رہا ہے وہ نا موزوں ہیں۔ کیفیت موازنہ میں یہ بھی درج ہے کہ حکومت حیدرآبادی رعایا کے ان افراد کے لئے جو جنگ میں سپاہیانہ یا دوسری حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں جنگ سے واپس ہونے پر ان کے انتظام کے لئے دس لاکھ روپیہ کی گنجایش رکھی گئی ہے۔

کثیر محفوظات

گزشتہ تین سال میں وسائل اس احتیاط سے استعمال کئے گئے کہ ان کی بدولت وافر اور ٹھوس محفوظات مجتمع ہو گئے تاکہ مابعد جنگ مصارف کی ضروریات پوری ہوسکیں اور نیز جنگ کے اختتام پر سنین مابعد میں جو کساد بازاری رونما ہونے کا امکان ہے اس کے اثرات کا مقابلہ بھی کیا جاسکے موجودہ ضروریات کو قربان کئے بغیر یہ سب کچھ انجام دیا گیا ہے۔ کم مواجب اورادنی سرکاری ملازمین کی پریشانیوں پر بھی خاص توجہ کی گئی۔

معاشی حالات

معاشی حالات پر بحث کرتے ہوئے معزز صدرالمہام بہادر فینانس نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ ''دوران سال میں ہمارے معاشی حالات پر حسب سابق تین امور اثر انداز رہے یعنی (الف) افراط زر (ب) صارفین کی اشیا کی قلت، اشیا خوردو نوش کی کمی اور ذرائع نقل وحمل کی کمی اور (ج) نفع اندوزوں اور ذخیرہ کرنے والوں کی سماج دشمن مصروفیات۔

اختیار کردہ تدابیر

حیدرآباد نے حکومت ہند کے ساتھ پورا پورا تعاون عمل کیا اور جملہ تدابیر میں ایسی ترمیمات کیں جو اس کی اپنی ضروریات اور حالات کے لئے موزوں ہوں اور جو کل ہندا ساس پر باشندوں کی بہبودی کے لئے ممدومعاون ہوں۔ بعض اضلاع میں فصل خریف کی ایک گونہ خرابی اور اس صورت حال میں اجناس کی ناجائز برآمد سے مزید خرابی اور دو قسم کے نفع اندوزوں کے ناسبارک اتحاد عمل نے عہدہ داروں کی دقتوں میں اور بھی اضافہ کردیا۔ محکمہ رسد اور حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن نے عہدہ داران سررشتہ مال اور کوتوالی کی امداد کے ساتھ صورت حال پر قابو پالیا۔ اجناس خوردنی کے مسائل کے علاوہ اشیائے صارفین کی قلت کا سلسلہ جاری رہا جس کے باعث نگرانی قائم کرنے کی تدابیر کی ضرورت لاحق ہوئی۔

افراط زر کے مضر اثرات کو دور کرنے کے لئے سنه ۱۳۵۳ف میں سب سے زیادہ اہم اقدام اس دستور العمل کا نفاذ ہے جس کے ذریعے جملہ اشخاص کو جن کی آمدنی چھ ہزار روپیہ سالانہ سے زیادہ ہے پابند کیا گیا ہے کہ اپنی آمدنی

کا ایک حصہ لازمی طور پر پس انداز کیا کریں ۔ اس طرح لازمی طور پر پس انداز کی جانے والی رقوم شرح آمدنی کے (۴) سے (۱۲½) فیصد تک مقرر ہے ۔ عطایائے برائے جنگ و دیگر مسلمہ اقسام پس اندازی مثلاً خریدی تمسکات قرضہ جنگ ، وپانی بندی وغیرہ کی بابت جو ادائیاں ہوتی ہوں انہیں اغراض لازمی پس اندازی کے لئے محسوب نہیں کیا جائے گا ۔ لازمی پس اندازی کا عمل افراط زر کے خطرات کو دور کرنے میں انکم ٹیکس کے نفاذ کے مماثل ہے ۔

نئے موازنہ میں کارفرما دستور

سنہ ۱۳۵۴ ف کا موازنہ اس دستور اور قیاس پر تیار کیا گیا ہے کہ موجودہ معاشی صورت حال اپنی حالت پر باقی رہے گی اور دوران سال میں معمولی حالات کی طرف معاودت کسی قابل لحاظ حد تک نہ ہوسکے گی ۔ جنگ کے ان حالات کی جن خصوصیات نے آمدنی وخرچ کے میزانیوں کو متاثر کیا ہے وہ یہ ہیں ۔ آبکاری، کروڑ گیری اور ریلوے کی بدات میں زیادہ آمدنی کم مواجب ملازمین کے الاونس گرانی کے مصارف میں اضافہ اور ہماری فوج کے مصارف اور دیگر حفاظتی اور معاشی تدابیر جو حالات جنگ سے متعلق ہیں ۔" محتاط تجربہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حالات موازنہ میں غیر معمولی رجحانات کے باعث اگر چہ زمانہ جنگ میں بڑی بڑی بچتیں ہو رہی ہیں تاہم اس سے یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہئے کہ جنگ کے بعد جب کہ قیمتیں گر جائیں گی اور آمدنی اب سے کم تر سطح پر عود کر آئے گی تو اخراجات کا کم کرنا ممکن نہ ہوسکے گا ۔ مزید استحکام اس طرح حاصل کیا گیا ہے کہ وافر مقدار کے محفوظات کو معرض وجود میں لایا گیا ہے اور ہر معاشی طوفان اور انحطاط آمدنی کا باسانی مقابلہ کرنے کا سامان مہیا کردیا گیا ہے ۔

معاشی سروس

جدید موازنہ میں معاشی سیول سروس کی تشکیل سے متعلق دعوت غور وفکر کی ایک تجویز درج ہے جو ان موجودہ سیول سروسوں سے جداگانہ ہے جن کی اساس قدیم دستور قیام امن وامان ہے ۔ عہدہ داروں کی ایک نئی قسم کی تخلیق کرنی ہوگی جو معاشیات سائنس اور انجینیری کے ماہرین کی صفوں سے انتخاب کی جائے گی اور منصوبہ سازی اور بڑے پیمانوں پر معاشی منصوبوں پر عمل درآمد اس قسم کے عہدہ داروں کے خاص فرائض ہوں گے ۔ اس سلسلہ میں معزز صدرالمہام بہادر فینانس کی تجویز ہے کہ اس کی ابتداء یوں کی جاسکتی ہے کہ فی الوقت ایک ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ قائم کیا جا کر کم از کم دو ڈیولپمنٹ کمشنرس (جن میں سے ہر ایک دو دو صوبوں کا انچارج ہوگا) مقرر کیا جائے ۔ صدرالمہام بہادر کی رائے کے بموجب ہر دو سروسوں کے اسٹاف میں ارتباط قائم رکھا جاسکتا ہے اور بسہولت باہمی طور پر تبادلہ قرار دیا جاسکتا ہے ۔

موازنہ بہ یک نظر

	اعداد حقیقی				اندازہ موازنہ	مرمیم تخمینہ	اندازہ موازنہ
	سنہ ۱۳۴۹ ف	سنہ ۱۳۵۰ ف	سنہ ۱۳۵۱ ف	سنہ ۱۳۵۲ ف	سنہ ۱۳۵۳ ف	سنہ ۱۳۵۳ ف	سنہ ۱۳۵۴
			اعداد رقوم	لاکھ روپیہ	سکہ عثمانیہ	میں)	
آمدنی از محاصل عامہ	۹۲۷٫۲۶	۹۸۵٫۰۳	۹۵۳٫۸۷	۱۲۰۰٫۷۴	۱۳۰۲٫۰۹	۱۵۳۲٫۵۹	۱۶۶۴٫۰۰
خرچ جس کا بار محاصل عامہ پر عائد ہوگا	۸۸۰٫۸۴	۸۱۴٫۴۶	۸۷۵٫۱۰	۱۰۶۷٫۹۴	۱۲۹۳٫۳۱	۱۲۸۳٫۲۳	۱۳۵۵٫۰۹
فاضل	۴۲٫۴۲	۷۰٫۵۷	۷۸٫۷۷	۱۳۲٫۸۰	۸٫۷۸	۲۴۹٫۳۶	۳۰۸٫۹۱
مصارف سرمایہ	۶۵٫۱۵	۷۴٫۸۹	۴۳٫۵۸	۳۰٫۴۴	۹۰٫۳۷	۲۷٫۳۷	۹۱٫۶۳

اہم مدات مصارف جو اندازہ موازنہ سنہ ۱۳۵۴ف میں شریک ہیں

اعداد رقوم لاکھ (روپیہ سکہ عثمانیہ میں)

۱ ۔ کم مواجب سرکاری ملازمین کے گرانی الونس میں اضافہ	۲۴٫۰۰
۲ ۔ ادنی ملازمین کی شرح تنخواہ کی نظرثانی	۸٫۰۰
۳ ۔ جنگل لگانے اور پیمائش طبقات الارض کے لئے گنجائش	۶٫۰۰
۴ ۔ زراعت اور بیطاری کے کالج کے لئے گنجائش	۱۵٫۰۰
۵ ۔ جامعہ عثمانیہ میں علم طبقات الارض اور معدنیاتی انجینری کے جدید شعبہ کا قیام	۱۵٫۰۰
۶ ۔ کلیہ اناث کی نئی عمارات اور ضروری لوازمہ کیلئے	۱۰٫۰۰
۷ ۔ پست اقوام کے لئے گنجائش	۱٫۵۰
۸ ۔ سنگرینی کولریز کمپنی کے حصص اور ڈبنچرز اور بعض دیگر املاک حیدرآباد (دکن) کمپنی کی خریدی کے لئے گنجائش	تقریباً ۱۲۴٫۰۰
۹ ۔ جنگ سے واپس شدہ سپاہیوں اور کاریگروں کے بندوبست کے لئے	۱۰٫۰۰

محصول زائد منافع برقرار رہے گا

محصول زائد منافع جو سنہ ۱۳۵۳ف میں عائد کیا گیا تھا وہ اس سال بھی اعلی حضرت بندگان عالی کی منظوری کے بعد جاری رہے گا کیفیت موازنہ میں لکھا ہے کہ دوران سنہ ۵۴ف میں جو محصول وصول کیا گیا اس کی مقدار سے اگرچہ ابتدائی اندازوں کی توثیق ہوتی ہے لیکن اس مقدار میں اضافہ کی توقع کی جاسکتی ہے ۔ بارگاہ جہاں پناہی میں اس محصول سے وصول شدہ آمدنی کے مصرف سے متعلق تجاویز عرض کی جاچکی ہیں جو تحت قانون ہیں اور جن کے لحاظ سے غرباء میں کپڑے کی مفت تقسیم یا کم قیمتوں پر سربراہی اور رعایتی قیمتوں پر غریب طبقوں کے لئے اجناس خوردنی کی فراہمی داخل ہے ۔ اس کے علاوہ دیہی رقبوں میں زچگی اور بہبودی اطفال کے مراکز کی تعمیر اور شہری علاقوں میں عورتوں کے لئے صنعت گھروں کا قیام بھی پیش نظر ہے ۔

تنظیم ما بعد جنگ

کیفیت موازنہ کا بڑا حصہ اس سے متعلق ہے کہ تنظیم مابعد جنگ کے سلسلہ میں کیا کام انجام پاچکا ہے اور کیا کام مستقبل قریب میں انجام دینے کی تجویز ہے ۔ زمانہ مابعد جنگ کی منصوبہ سازی کے معاملے میں حکومت کو اپنی ذمہ داریوں کا پورا احساس رہا ہے ۔ چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے وہ ابتدائی تدابیر اختیار کر رہی ہے ۔ کیفیت موازنہ میں اس کی وضاحت کی گئی ہے کہ ''تنظیم مابعد جنگ محض اسی حدتک محدود نہیں ہے کہ ان سپاہیوں کا بندوبست کیا جائے جو دور دراز ملکوں میں ہماری لڑائیوں میں برسرپیکار ہیں یا ان کاریگروں یا موجودہ صنعتوں کو برقرار رکھا جائے جو فی الحال جنگی کاموں کے سرانجام دینے میں مصروف ہیں ۔ سوال یہ نہیں ہے کہ ختم جنگ پر ہماری معیشت کو کس طرح از سرنو ترتیب دیا جائے کہ جب امن قائم ہو تو ہماری پیدا وار صلاحیت اور ہمارے سپاہیوں کے لئے جو جنگی کاموں میں مصروف ہیں اس از سرنو تنظیم سے اول نقصان کے ساتھ روزگار کی نئی راہیں نکل آئیں بلکہ حقیقی مسئلہ یہ ہے کہ اس کمی کو پورا کیا جائے جس کو آغاز جنگ سے کئی سال قبل پایۂ تکمیل کو پہنچ جانا چاہئے تھا

ور ما بعد جنگ زمانہ میں سوال زیادہ تر ملک کی زراعت صنعت ور معاشی زندگی کی مجموعی ترقیات کا ہے جس کا معین مقصد انسانی معیار زندگی کو بلند کرنا ہے ۔

متعلقہ محکمہ کی سرگرمیاں

ایک سال سے کچھ پہلے حکومت نے تنظیم مابعد جنگ کا ایک علحدہ محکمہ قایم کیا ۔ اس کے بعد اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے متعدد مجالس اور ذیلی مجالس قایم کی گئیں جو سرکاری اور غیر سرکاری ارکان اور بیرون ممالک محروسہ کے ماہرین پرمشتمل ہیں ۔ تنظیم مابعد جنگ کی مجالس نے اب تک جو رپورٹیں پیش کی ہیں وہ حسب ذیل امور سے متعلق ہیں ۔ ممالک محروسہ کے معدنی وسائل کا استعمال، زراعت کی اصلاح وترقی، زر خیزی پیدا کرنے والی اشیاء کی تیاری اور فراہمی آبپاشی کی بڑی اسکیمات (مثلا تنگبھدرا اور کرشنا) دیہی علاقوں میں گھریلو صنعتوں کا قیام ، سستے قرضے ، اچھے تخم اور کھاد کی فراہمی، انسداد امراض کے لئے صحت عامہ کے اداروں کی توسیع، موجودہ شفاخانوں کی توسیع نئے شفاخانوں اور زچگی خانوں کاقیام، مراکز بہبودی اطفال اور دیسی ادویہ کا زیادہ استعمال ، اس کے سوا مذکورہ رپورٹوں میں ان امور پربھی روشنی ڈالی گئی ہے ۔ جولاہوں اور صنعت دستی پارچہ بافی کی حالت میں اصلاحیں ، بڑی متوسط اور چھوٹے پیمانے کی نئی صنعتوں کا قیام، ذرائع آمد ورفت میں ترقی قومی شاہراہوں کی تعمیر، اضلاع و دیہات میں چھوٹی سڑکوں کی تعمیر ، ڈاک خانوں اور ٹیلیفون کی سہولتوں میں توسیع ، فنی او ر زراعتی تعلیم کی ترقی، ابتدائی اور ثانوی تعلیم کی توسیع ، برقابی طاقت کی ترقی اور تھرمل اسٹیشنوں کا قیام ، رہائشی مکانوں کی اصلاح ، سائینس اور صنعتی تحقیقات کی ترقی، جنگ سے واپس ہونے والے سپاہیوں اور فن دانوں کا انتظام اور ان بڑے منصوبہ جات کے لئے رقمیں مہیا کرنے کے ذریعے ۔ اسکیموں کی ابتدائی تحقیق اور سرسری جانچ او ر تشکیل سے پتاچلتا ہے کہ آیندہ دس سال میں ان کی اسکیموں کے مصارف کی مقدار تقریباً (۱۱۵) کروڑ روپیہ ہوگی جو ممالک محروسہ کی عام آمدنی کی بارہ گنی ہے ۔ ماہروں کی محتاط جانچ پڑتال سے ظاہر ہوتا ہے کہ اتنی بڑی رقومات کا مہیا کرنا صرف اسی وقت ممکن ہے جب کہ عوام اس کا تہیہ کریں اور ضروری قربانیاں کرنے کے لئے آمادہ ہوجائیں محاصل کے بوجھ میں اضافہ ہوگا اور لوگوں کے عادات واطوار میں مداخلت ہوگی کیفیت موازنہ میں اس پر زور دیا گیا ہے کہ تنظیم مابعد جنگ کے پروگرام کو روبہ عمل لانے کے لئے اتنی تعداد میں تربیت یافتہ آدمیوں کی ضرورت ہوگی جس کا پہلے کبھی شان گمان بھی نہ تھا ایسی تربیت کے مصارف کی پابجائی کے لئے موازنہ میں کوئی خاص گنجائش نہیں رکھی گئی ہے کیونکہ تجاویز ابھی حکومت کے زیر غور ہیں او ر اس غرض کے لئے محاصل جاریہ پر بار ڈالے بغیر مصارف کی پابجائی محفوظ برائے ترقیات مابعد جنگ کی گنجائش سے ممکن ہونا چاہئے ۔

ترقیات مابعد جنگ سے متعلقہ منصوبوں کے مصارف کی پابجائی کے لئے ایک خاص محفوظ موسوم بہ ، محفوظ برائے ترقیات مابعد جنگ سنہ ۱۳۵۳ ف میں قائم کیا گیا تھا اندازہ کیا گیا ہے کہ سنہ ۱۳۵۴ ف کے اختتام پر اس محفوظ کی مقدار (۱،۳۱،۶۸۵) لاکھ روپے ہوگی ۔

انتباہ

معزز صدرالمہام بہادر فینانس نے اس خیال کے اظہار سے باشندگان حیدرآباد کو بروقت متنبہ فرمایا کہ ’’منظم معیشت کے لئے ایثار درکار ہے لوگوں کی عادتوں او ر رواجوں میں مداخلت کرنی پڑتی ہے اور محصول ادا کنندگان پر مزید بار عائد ہوتا ہے ۔ اگر معاشی لحاظ سے خوش حال حیدرآباد کا نصب العین جس میں باشندگان ملک کے لئے معاشی اور معاشرتی زندگی کا معیار بلند تر ہو ہمیں بھلا معلوم ہوتا ہے تو یہ لازم ہے کہ ممالک محروسہ کے لوگ بلا لحاظ مرتبہ و ملت اس بوجھ کو برداشت کریں اور ایثار اور ضروری قربانی کے لئے تیار ہوجائیں ۔،،

صنعتی مستقبل

حیدرآباد کے صنعتی مستقبل اور اس کے ما بعد جنگ

معاشی پروگرام کے متعلق معزز صدر المہام بہادر فینانس نے تین اہم امور کا ذکر کیا ہے ۔ پہلا کارنامہ یہ ہے کہ پندرہ لاکھ روپیہ غیر متوالی اور دو لاکھ روپیہ سوالی مصارف سے ایک مرکزی صنعتی تجربہ خانہ قائم کرنے کا تصفیہ کیا گیا ہے ۔ دوسرا اہم کارنامہ حکومت سرکارعالی کا حیدرآباد (دکن) کمپنی سے املاک کا حاصل کرنا ہے ۔ کوئلہ کی کان کنی سے متعلق حیدر آباد (دکن) کمپنی سنگارینی کالریز کمپنی کے (۸۸) فیصد حصص کی مالک ہے ۔ مذکورہ کمپنی نے حصہ داروں کی منظوری اور دیگر امور کے طے پانے کی توقع میں سنگارینی کالریز کمپنی کے سارے مقبوضہ حصص اور ڈبنچرز کے علاوہ معدن زغالی سوموعہ ساستی اور مملکت حیدر آباد میں اپنے دیگر کان کنی کے کاروبار کو موزوں معاوضہ پر منتقل کرنے پر رضامندی ظاہر کردی ہے ۔ تیسرا اہم کارنامہ حکومت سرکارعالی اور حکومت مدراس کے مابین دریائے تنگبھدرا کے پانی کی تقسیم کا معاہدہ ہے ۔

حیدرآباد اور جنگ

جنگ کے جاری رکھنے میں حیدرآباد کی مالی اور دوسری امداد کی تفصیل دیتے ہوئے کیفیت موازنہ میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ” حضرت اقدس واعلیٰ کی ہدایت و رہنمائی میں حکومت حیدرآباد جنگ کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھنے کے لئے ہر ممکنہ امداد دیتی رہی ۔ اب کہ فتح حدنظر میں ہے یہ امر کامل طمانیت کا باعث ہے کہ دوران سال سنہ ۱۳۵۳ ف میں ریاست کے جملہ ممکن الحصول مادی وسائل کو مختلف میدان ہائے جنگ کی حیدرآبادی افواج کی نگہداشت اور دورحاضر کے معیار کے مطابق اس کے سازو سامان کی فراہمی کے لئے استعمال کیا گیا ریاست کے صنعتی اور دیگر ذرائع بھی اغراض جنگ کے لئے پوری طرح استعمال کئے گئے ۔ ان مصارف کی مجموعی مقدار جو براہ راست اور بالواسطہ جنگ کے سلسلے میں ہوئے ہیں (۵۲۲,۵۲) لاکھ روپیہ ہے (راست ۲۲۱,۳۱ لاکھ روپیہ اور بالواسطہ ۳۰۱,۲۱ لاکھ روپیہ) ۔ ” اس کے علاوہ حکومت سرکارعالی نے (۵۲,۳۱) لاکھ روپیہ بطور امداد دئے ہیں جس میں حسب تفصیل ذیل امداد بھی شامل ہے ۔ ہندوستانی صلیب احمر کو (۱,۰۰)لاکھ ، انگلستان کی وزارت ہوائیہ کو حیدرآباد اسکواڈرن کے لئے (۲۰,۰۳) لاکھ امارت بحریہ کو ایک کارویٹ خریدنے کے لئے (۲۰,۰۰) لاکھ روپیہ اور ہزاکسلنسی وایسرائے کے جنگی فنڈ کو (۲,۰۰) لاکھ ۔ حکومت ہند کے قرضوں میں لگائے ہوئے جملہ سرمائے کی مقدار گزشتہ سال کے (۲۰,۱۱) کروڑ روپیہ کلدار کے مقابلے میں (۳۳,۰۶)کروڑ روپیہ کلدار معادل (۳۸,۵۰) کروڑ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے اس راست امداد کے سوابالواسطہ امداد بھی مختلف طریقوں سے کی گئی ۔ مثلاً جنگی کاموں اور فوجی ضروریات کے لئے جو سامان درآمد کیا گیا اسے محصول کروڑگیری سے مستثنیٰ کیا گیا ۔ ایسی معافیات اور دیگر مراعات کا اندازہ (۱۰ لاکھ ہے ۔

نئے مصارف

موازنہ میں خرچ کی جونئی مدات شریک کی گئی ہیں ان کا بار محاصل اور دوسرے ذرائع پر ہوگا ان کی مجموعی مقدار (۱۸۴,۳۶) لاکھ روپیہ ہے ۔ محصول زاید منافع کی وصولی اور خرچ ہر ایک کی مقدار (۸۰,۰۰)لاکھ روپیہ ہے

اخراجات سرمایہ

اس سال کے موازنہ میں اخراجات سرمایہ کے (۹۱,۶۳) لاکھ روپیہ شریک ہیں سنہ ۱۳۵۴ ف پروگرام میں چند ہی ابواب نئے ہیں اور بیشتر مصارف ایسے کاموں کی حد تک محدود ہیں جنہیں سنہ ۱۳۵۳ ف کے دوران سر انجام دینے کا ارادہ تھا لیکن جنہیں یا تو ملتوی کر دینا پڑا یا اس سے پہلے ختم نہ کیا جاسکا ۔
ذیل کے تخمینہ سے مختلف کار ہا کے لئے جو گنجائش رکھی گئی اس کی تفصیل ظاہر ہوگی ۔

نشان سلسله	ابواب		اندازہ موازنہ سنہ ۴۵ف روپیہ لاکھوں میں
۱	آبپاشی	..	۳٫۸۷
۲	تعمیر ریلوے	..	۱٫۰۰
۳	معاوضہ ریلوے	..	٫۵۰
۴	برق (اضلاع)	..	۴٫۵۱
۵	ٹیلیفون (بلدہ)	..	٫۳۵
۶	ٹیلیفون (اضلاع)	..	٫۲۸
۷	امکنہ رہائشی برائے عہدہ داران	..	۳٫۰۰
۸	بکمشت معاوضہ جزو وظیفہ	..	۴٫۵۰
۹	بکمشت معاوضہ منصب	..	۱٫۰۰
۱۰	عمارات جامعہ عثمانیہ	..	۸٫۳۸
۱۱	خریدی اراضی برائے مستقل عمارات دفاتر معتمدی	..	۴٫۷۳
۱۲	عمارات فوج	..	۱۱٫۹۶
۱۳	تلاش معدن طلاء	..	٫۷۸
۱۴	بہم رسانی آب برائے برن گن فکٹری		٫۳۰
۱۵	نظام ساگرھائیڈ روالکٹرک اسکیم	..	۵٫۰۰
۱۶	سیکورٹی پریس	..	۴٫۵۰
۱۷	تعمیر شوارع		۲۰٫۰۰
۱۸	تعمیر عمارات دفاتر و امکنہ رہائشی بہ مقام عادل آباد	..	۳٫۰۰
۱۹	خریدی آلات واوزارات	..	۶٫۵۰
۲۰	تعمیر عارضی عمارات دفاتر معتمدین		۷٫۴۷
	میزان		۹۱٫۶۳

خطرہ دور ہو گیا

جنگی صورت حال میں بہتری کی وجہ سے مملکت حیدرآباد اور خصوصاً شہر حیدرآباد کے لئے کسی خطرے کا امکان قدر ے بعد ہو گیا ہے۔ اے - آر - پی کی گنجائش موازنہ بابتہ سنہ ۱۳۵۳ف رقمی (۳۵٫۰۷) لاکھ روپیہ کے بالمقابل اب مرسمہ تخمینہ (۱۰٫۰۰) لاکھ روپیہ اور اندازہ موازنہ سنہ ۱۳۵۴ف (۱۶٫۰۰) لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے جس میں مواعید مثلا اے - آر - پی کے خرید کردہ سامان و تعمیر سے متعلق ادائیاں شامل ہیں - بصورت موجودہ اے - آر - پی کا بیشتر عملہ راشن بندی کے کام میں لگا ہوا ہے اور اس عملہ کے دو تہائی مصارف کا بار راشن بندی پر ہے اور ایک تہائی کا اے - آر - پی پر -

شہری علاقوں میں راشن بندی نافذ کرنے کی اسکیم

ورنگل میں راشن بندی کے نفاذ کی تجویز ہے اور اس مقصد کے لئے (۱٫۷۷) لاکھ روپیہ سالانہ کی اسکیم بھی تیار ہوچکی ہے - دیگر شہری علاقوں میں بھی راشن بندی کے نفاذ کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے - محکمہ رسد کے متعدد شعبہ جات کے اندازہ موازنہ سنہ ۱۳۵۴ف کی تفصیلات نقشہ ذیل سے واضح ہوں گی :—

مد	اندازہ موازنہ سنہ ۴۵ف
۱ - معتمدی رسد و ناظم غیر فوجی رسد ..	۶۰۲۲
۲ - راشن بندی و نگرانی قیمت	
الف شہر حیدرآباد	۹۰۸۸
ب قصبات اضلاع	۵۰۷۸
۳ - دفتر نگرانی پارچہ	۰۵۴
۴ - فینانس و حسابات رسد	۱۰۱۱
۵ - زرعی اعداد و شمار	۰۸۱
۶ - اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کنٹرولر وغیرہ	۰۶۷
میزان	۲۵۰۰۱

حیدرآباد میں کمرشیل کارپوریشن کی سرگرمیاں

حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن نے جس کا تقریباً سارا سرمایہ حکومت کا ہے اور جس کو بعض اجناس کی درآمد و برآمد کا اجارہ بھی دیا گیا تھا ممالک محروسہ میں غلہ کے دو سو گودام قائم کئے - کارپوریشن کے کاموں کی وسعت کا اندازہ ذیل کے اعداد و شمار سے ہوگا :—

۱ - سنہ ۱۳۵۳ف میں جس قیمت کا غلہ خرید نے کا اندازہ کیا گیا تھا ۲۰۵ لاکھ روپیہ -

۲ - سنہ ۱۳۵۳ف میں جس قیمت کے غلہ کی فروخت کا

اندازہ کیا گیا تھا ۳۰.۰ لاکھ روپیہ ۔

۳ ۔ سنہ ۱۳۵۳ف میں جس قیمت کے معیاری کپڑے اور سوت کی وصولی کا اندازہ کیا گیا ۔ ۱۳۹.۰ لاکھ روپے

کارپوریشن کو اپنے کاموں میں کئی کروڑ روپیہ کی ضرورت ہوئی اور حیدرآباد اسٹیٹ بنک ان تمام کاموں کے لئے ضروری سرمایہ فراہم نہیں کرسکا لہذا یہ فیصلہ کیا گیا کہ کارپوریشن کے تمام کاموں کیلئے سرمایہ فراہم کرنے کی ذمہ داری حکومت پوری طرح اپنے اوپر لے اور اس طرح دی جانے والی تمام رقم پر (۳) فی صد منافع حاصل کیا جائے سنہ ۱۳۵۳ف میں اجناس اور معیاری کپڑے اور سوت کی خریداری کے لئے جو رقمیں دی گئی ہیں ان کی میزان (۲۰.۰) لاکھ روپیہ کے لگ بھگ ہو گی۔ اس کے مقابلے میں کارپوریشن ان چیزوں کی فروخت کے بعد جو رقم حکومت سرکارعالی کو واپس ادا کرے گی اس کا اندازہ (۳۰.۰) لاکھ روپیہ ہے۔

زیادہ غلہ اگاؤ کی مہم کیلئے ابواب غیر سرکاری کے تحت (۳۰.۷۰) لاکھ روپیہ شریک موازنہ ہیں ۔

ایک روپیہ والے نوٹ کی اجرائی

جنگی حالات کی وجہ سے زر رائج کا جو مطالبہ غیر معمولی طور پر بڑھ گیا تھا اسے پورا کرنے کے لئے حکومت سرکارعالی نے نئے روپیوں کے علاوہ ایک روپیہ والے نوٹ بھی جاری کئے ۔ اب تک ایک روپیے کے تقریباً (۲۰.۰) لاکھ نوٹ جاری کئے جاچکے ہیں ۔ زیر استعمال کرنسی نوٹوں کی مجموعی مالیت ختم امرداد سنہ ۱۳۵۳ف تک (۳۰۰۸) لاکھ روپیے ہو گئی اس طرح جنگ کے شروع ہونے کے بعد سے اب تک کرنسی نوٹوں کے استعمال میں (۱۴۷) فی صد کا اضافہ ہوا۔

واصلات

سنہ ۱۳۵۲ف کے ختم پر حکومت کے واصلات کی مقدار تقریباً (۳۹۰۰.۰) لاکھ روپیہ تھی جس کے مقابلے میں واجبات بشمول قرضہ سرکاری (۲۸۰۰.۰) لاکھ روپیے تھے سنہ ۱۳۵۴ف میں حالت اس سے بھی بہتر رہے گی ۔ بصورت موجودہ انفکاک قرضہ (۳۰.۲۷) لاکھ روپیہ ہے جو ختم سنہ ۱۳۵۴ف پر (۳۶۲۰.۴) لاکھ روپیہ ہو جائے گا اس معاملے میں صورت حال حسب سابق مناسب اور اطمینان بخش ہے ۔

سرکاری اخراجات میں تخفیف

کیفیت موازنہ میں اس کمیٹی کے کاموں کا سرسری تذکرہ بھی موجود ہے جو تقریباً دو سال پہلے اخراجات سرکاری میں تخفیف کے امکانات کی چھان بین کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی ۔ تخفیف مصارف کی مرکزی کمیٹی نے خود کو نو ذیلی کمیٹیوں میں تقسیم کیا ہے ۔ ان میں سے ہر ذیلی کمیٹی کے سپرد یہ کام ہے کہ جو سررشتہ جات اس سے متعلق ہوں ان کے مصارف کی تنقیح کرے ۔ضروری مواد اور اعداد و شمار جمع کرنے کا کام ختم کرنے اور اہم گواہوں کے بیانات سننے کے بعد ذیلی کمیٹیاں مختلف محکمہ جات کے متعلق تجاویز پیش کرنے کے قابل ہو گئی ہیں ۔ مرکزی کمیٹی کے اب تک اٹھارہ اجلاس ہوئے ہیں اور یہ مشاہرہ اور الونس کے بارے میں ایک درمیانی رپورٹ اور کروڑ گیری ، آبکاری ، نشریات لاسلکی ، الکٹریکل انسپکٹر ، طبابت حفظان صحت، محکمہ اطلاعات ،تعمیرات جنگلات اور ٹپہ کے متعلق محکمہ واری رپورٹیں پیش کرچکی ہے۔ سررشتہ جات امور مذہبی رجسٹریشن سکبات علاج حیوانات ، زراعت ، امداد باہمی اور تجارت و حرفت کے متعلق بھی رپورٹیں تیار ہیں دوسری رپورٹیں تیار ہورہی ہیں اورکام قابل اطمینان طور پر جاری ہے تمام ذیلی کمیٹیوں کے اب تک (۳۷) اجلاس ہوچکے ہیں ۔

حیدرآباد کی مالیاتی حالت پر تبصرہ ختم کرتے ہوئے معزز صدر المہام بہادر فینانس نے بہ طمانیت بخش امید ظاہر فرمائی کہ " مجھے یہ بتاتے ہوئے مسرت ہے کہ حیدرآباد کی مالیاتی حالت نہ صرف استوار رہی ہے بلکہ اس میں تقویت پیدا ہوئی ہے ۔ حیدرآباد مستقبل کا مقابلہ پر امید طور پر کرسکتا ہے کیونکہ اس کے مصارف بزمانہ جنگ اس نوعیت کے ہیں کہ انہیں آمدنی کے اس نئے معیار پر لایا جاسکے گا جب قیمتوں کے تنزل اور دوسرے اسباب سے آمدنی گھٹ جائے گی ۔ اضافہ آمدنی اور فاضلات کے ماسوا بیس کروڑ سے زاید کے محفوظات مختلف اغراض کے لئے مجمع کئے جاچکے ہیں جن سے حکومت کے لئے یہ ممکن ہوگا کہ زمانہ ما بعد جنگ کی بعض ضروریات اور

کسی ممکنہ معاشی کساد بازاری کا مقابلہ طانیت اورقوت کے ساتھ کیا جاسکے ۔ ،،

ہزاکسلنسی نواب صدر اعظم بہادر کی جانب سے بعض تجاویز کی وضاحت

ایک صحافتی کانفرنس میں جو ہزاکسلنسی نواب صدراعظم بہادر کے زیرصدارت منعقد ہوئی موازنہ بغرض اشاعت حوالے کیا گیا ۔ نواب صاحب چھتاری نے بعض تجاویز کی یہ وضاحت فرمائی کہ ترقیات ما بعد جنگ کی اسکیمات جدید ٹکسوں اور جاگیرات کے انتظامات کے معیار کو بلند اور بہتر بنانے اور معاشی سیول سروس کے رائج کرنے سے متعلق کیفیت موازنہ میں جو تذکرہ کیا گیا ہے اس سے صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ مذکورہ بالا مسائل حکومت کے پیش نظر ہیں مگر حکومت ان سے متعلق اس منزل پر اپنی قطعی پالیسی کا اعلان نہیں کرسکتی۔

حضرت اقدس واعلی کا اظہار اطمینان

موازنہ کو شرف منظوری عطا فرماتے ہوے حضرت اقدس و اعلی نے اس امر پر اطمینان ظاہر فرمایا کہ مختلف محفوظات کی مقدار چوبیس کروڑ ہو جانے کی توقع ظاہر کی گئی ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ باوجود حالات حاضرہ کے فینانس کی حالت اچھی ہے ۔ ” نظر بر آں صدر المہام فینانس کی خدمات قابل قدر ہیں ۔ ،،

بسلسلہ صفحہ (۲)

کے معین کردہ نرخ پر اجناس خوردنی کی بہت زیادہ مقدار دستیاب ہوسکے گی ۔ سنہ ۱۳۵۳ف میں محض غلہ کی قلت ہی اہم دشواری نہ تھی بلکہ قیمتیں بھی بہت بڑھی ہوئی تھیں اور آبادی کے ایک طبقہ کے لئے ان قیمتوں پرخریداری کرنا ممکن نہ تھا۔ امید ہے کہ سنہ ۱۳۵۴ف چور بازاروں کے حق میں بدبختی کا سال ثابت ہوگا اور یہ توقع یقیناً مسرت بخش ہے۔ ہم تمام قارئین کی خدمت میں ایک خوش آیند سال نو کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

تعلیم فرقہ وارانہ نہیں بنائی جاسکتی

ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری کا خطبہ افتتاحیہ

اپنی مدد آپ کرنے کی ضرورت

" ہماری جدید تعلیم میں بعض ایسے عناصر کی افسوسناک کمی پائی جاتی ہے جو دوسروں کے حقوق کا احترام سکھاتے ہیں اور سب سے بڑھکر انسانی زندگی سے محبت اور صحیح ترین مفہوم میں خدا کا خوف ہمارے دلوں میں پیدا کرتے ہیں "، یہ وہ خیال ہے جو ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی نے بمبئی کی صوبائی مسلم تعلیمی کانفرنس کے اجلاس منعقدہ پونہ میں اپنے خطبہ افتتاحیہ کے دوران میں ظاہرفرمایا ۔

ہز اکسلنسی نے عام تعلیم کی اہمیت کو گھٹائے بغیر ایک ایسا نظام قایم کرنے کی ضرورت درزوردیا جس کی بدولت طلبا کے رجحانات آسانی سے بدل کر حرفتی یا پیشہ ورانہ تعلیم کی جانب رجوع ہوسکیں آپ نے طلبا کے درمیان عام معلومات کی کمی پر افسوس ظاہر کیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان میں سے بہت سے ایسے رہ جاتے ہیں جو مسائل حاضرہ کو غلط سمجھتے ہیں یا ان پر صحیح نظر وبصیرت سے قاصر رہتے ہیں ۔

ہر بات میں حکومت سے امداد کی توقع وابستہ کرنے کے رجحان پر اظہار نا پسندیدگی فرماتے ہوے نواب صاحب نے اس بات کی سخت ضرورت ظاہر کی کہ ملک میں تعلیمی سہولتوں کی توسیع کے لئے اپنی مدد آپ کرنے کا ایک باقاعدہ نظام قایم کیاجائے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ "جس چیزکی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ وظائف کا ایک وسیع نظام ہے اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اسی ضمن میں اس عام غلطی کو جو حکومت سے اس قسم کی پوری امداد طلب کرنے میں کی جاتی ہے واضح کردوں "۔

مرہٹوں کی سر گرمیوں کا محور

ہندوستان کی تاریخ میں پونا کو جو اہمیت حاصل ہے اس کا ذکر کرتے ہوے نواب صاحب نے فرمایا کہ " سب سے پہلے میں اس تاریخی مقام کو جہاں ہم آج جمع ہوے ہیں خراج تحسین ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ پونا نے ہندوستان کی تاریخ بنانے میں ایک نہایت اہم حصہ لیا ہے اور بہت سے انقلابات دیکھے ہیں ۔ یہ مقام دو صدی سے زیادہ مدت تک مرہٹہ روایات اور مرہٹہ زندگی کا محور رہ چکا ہے اور پیشواؤں کا دور حکومت ختم ہونے کے بعد بھی بیشتر سیاسی سماجی اور ذہنی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے ۔ آپ کی مجلس استقبالیہ کے صدر نے یہاں کئی کالجوں کی موجودگی کا ذکرکیا ہے جن میں ایک زرعی کالج بھی ہے ۔ مزید برآں میں ان خصوصی کوششوں کا تذکرہ کروں گا جو چند فاضل اشخاص کی محنت و کاوش سے مرہٹہ تاریخ کی گتھیاں سلجھانے اور اس شعبے میں تحقیقات کو

رقی دینے کے لئے بروے کار آئی ہیں ۔ اسی طرح جو شمع اناڈے اور راج واڈے نے روشن کی تھی اب دوسرے اضلوں کے ہاتھ میں رہنائی کا ذریعہ بنی ہوئی ہے ۔ میں س موقع پر خصوصیت کے ساتھ پونا اور حیدرآباد کے اس اردی تاریخی ارتباط کا بھی ذکر کروں گا جو پونا اور حیدرآباد کے درمیان قایم ہے اور اس واقعے کا بھی اظہار کروں گا کہ جو منصب میرے تفویض ہے اس کے فرائض میں بہت سی مرہٹہ آبادی کا نظم و نسق بھی شامل ہے ۔ چنانچہ ماضی کے گہرے تعلقات آج تک قایم ہیں ۔

تاریخ کی تعلیم

'' مجھے یقین ہے کہ اس موضوع پر اظہار خیال کرتے وقت آپ مجھے چند باتیں تاریخ اور اس کی تعلیم کے متعلق کہنے کی اجازت دیں گے ۔ افسوس ہے کہ گزشتہ زمانے میں ہمارے درمیان جو لڑائیاں اور مخالفتیں رہ چکی ہیں ان کی بناء موجودہ زمانے میں بھی فرقہ وارانہ دشمنی قراردی جاتی ہے اور جو تاریخیں لکھی گئی ہیں خواہ ان کے ماخذ دونوں میں سے کسی گروہ سے متعلق ہوں اکثر و بیشتر فرقہ وارانہ نقطہ نظر کی آئینہ دار ہوتی ہیں اور بسا اوقات ایسے معقول واقعات و حقائق سے خالی ہوتی ہیں جو بہت اہم اور زیادہ ضروری ہوتے ہیں ۔ جنوب کے خلاف ساحلی علاقوں کی آویزش نے مغلوں کو مسلم سلطنتوں سے بھی اسی طرح بر سرپیکار رکھا جس طرح ان مرہٹوں سے جنہوں نے شیواجی کی قیادت میں ان مسلمان سلطنتوں سے دوستانہ تعلقات پیدا کئے اور ان سے مل کر مغلوں کے خلاف متحد ہوگئے ۔ مرہٹوں نے بڑی آزادی سے مغل ادارات سے استفادہ کیا یہاں تک کہ اصطلاحات اور الفاظ بھی ان سے مستعار لئے جو آج بھی مرہٹی زبان میں موجود ہیں ۔ دوسری طرف اورنگ زیب اعظم نے جو اسی فرقہ وارانہ تعبیر کا شکار رہ چکے ہیں ہندو معبدوں اور تیرتھوں کے لئے جاگیریں مقرر کیں جن کا احترام اس وقت سے اب تک جنوب کے رئیس اور فرمانروا کرتے آئے ہیں ۔ مسلمان بادشاہوں کو اپنے ہندو وزیر رکھنے پر فخر رہا ہے ۔ رواداری کی یہ روایت آج بھی ان رقمی امدادوں اور زمینوں کی صورت میں موجود ہے جو شاہان خانوادہ آصفیہ نے ہندو مندروں کو عطا کی تھیں اور یہ واقعہ بھی اس روایت کا شاہد ہے کہ حیدرآباد میں مسلمانوں کی کئی مسجدوں اور درگاہوں کے متولی یا محافظ ہندو ہیں ۔ حیدرآباد کے موجودہ فرمانروا نے اپنی ہندو رعایا کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگنے کے خیال سے جو فرمان ہر عید میں ذبیحہ گاؤ ممنوع قرار دینے کی نسبت صادر فرمایا اس میں بھی یہی جذبہ کار فرما ہے ۔

تعلیم کی غیر فرقہ وارانہ نوعیت

'' یہ ضروری نہیں کہ یہ کانفرنس ایک مسلم تعلیمی کانفرنس ہونے کی بناء پر فرقہ وارانہ قرار پائے صرف نام کے سوا اس کی اور کوئی معقول وجہ قرار نہیں دی جا سکتی ۔ تعلیم کو فرقہ وارانہ یعنی ہندو تعلیم اور مسلمان تعلیم کے الفاظ سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا ۔ ہندوستان میں کسی ایک فرقے کی پستی اس کی تعلیم کے مسئلے کو نسبتاً زیادہ شدید اور اہم بنادیتی ہے اور اس کی رفتار تیز تر کرنے کی جو کوششیں کی جاتی ہیں وہ مجموعی حیثیت سے ملک کی عام سطح بلند کرنے میں کام آتی ہیں ۔ میں نے ہمیشہ اس کا خیال رکھا ہے اور میں یہ رائے ظاہر کرنے کی جرات کرتا ہوں کہ ایسی تعلیمی کانفرنسوں یا اداروں کے لئے جو کسی ایک فرقے کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیتی ہوں یہی چیز ایک معقول بنیاد ہوسکتی ہے ۔ سچ پوچھئے تو میں اس سے بھی کچھ زیادہ سمجھتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ جہاں کسی ملک کے ایک یا دو فرقے سماجی اقتصادیات کے لحاظ سے تعلیم میں پیچھے رہ جائیں تو دوسرے فرقوں کا بھی یہ فرض ہے کہ ان کی تعلیم کے مسئلے میں دلچسپی لیں اور اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ ان کی مدد کریں تاکہ ملک کے کل کا کوئی حصہ نقصان اٹھا کر پیچھے نہ رہجائے ۔

جدید تعلیم سے مسلمانوں کی سرد مہری

''خواہ اس صوبے میں ہو یا کسی اور میں مسلمانوں پر

اس امر کی ذمہ داری بجا طور پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی قوم کو بیدار کرنے اور انہیں تعلیم دینے کی خاص جدوجہد کریں جو معاشی اور سماجی دونوں قسم کی ہو ۔ انیسویں صدی کی تاریخ سے اس حقیقت کا اظہار ہوتا ہے کہ مسلمان جدید تعلیم کی اہمیت محسوس کرنے میں نہ صرف پیچھے رہے بلکہ اسے ایک طرح کی بیدینی اور الحاد خیال کرکے اس کی مخالفت بھی کرتے رہے ۔ سب سے پہلے ایک شخص کی مدبرانہ بصیرت نے قوم کو اس خواب گراں سے چونکا یا اور جدید تعلیم کی مخالفت پر قابو پایا ۔ یہ سر سید احمد خان مرحوم کی رہبرانہ کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ہندوستانی مسلمان اپنا سب سے پہلا تعلیمی ادارہ ایک معتدبہ پیمانہ پر قایم کرسکے ۔ یقیناً میرا اشارہ علیگڈھ کالج کی طرف ہے جس کے ممتاز بانی کی حمایت کے لئے تعلیم یافتہ مسلمانوں میں سے بڑے بڑے صاحب بصیرت اشخاص مجتمع ہوگئے۔ اس طرح مسلمان قوم اس ادارے کی تاسیس پر جو اس وقت سے ترقی کرتے کرتے جامعہ بن چکا ہے سر سید احمد خان اور ان کے عالی حوصلہ ساتھیوں کی زیر بار احسان ہے ۔ سب سے پہلے سر سید اور ان کے رفقاء ہی نے محسوس کیا کہ مسلمانان ہند کی ترقی خواہ مادی ہو یا اخلاقی جدید تعلیم سے وابستہ ہے ۔ پھر جب ہم ان کے اس احساس کی تعبیر عمل اور جدوجہد کی صورت میں پاتے ہیں تو ان کے احسان کی قدر و وقعت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے ۔

منظم طریقہ پر خیرات

”عمومی خواندگی کے اعتبار سے ہماری پستی ان مسائل کی ایک روشن تصویر ہے جو عام ناخواندگی کی حالت سے پیدا ہوے ہیں ۔ نوشت و خواند اور حساب کی تعلیم کیلئے سہولتوں کی فراہمی وقت کی سب سے زیادہ آشکار اور قابل توجہ ضرورت ہے مسلمانوں کی تعداد ثانوی تعلیم میں خصوصاً اعلی تعلیم میں جیسے جیسے درجہ بڑھتا جاتا ہے کم ہوتی جاتی ہے ۔ اس حالت سے جہاں تعلیم کی خواہش موجود ہونے کا پتہ چلتا ہے اس کے حصول کے ذرائع مفقود ہونے کا بھی حال معلوم ہوتا ہے اس لئے جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ وظائف کا ایک وسیع نظام ہے ۔ اسی ضمن میں اس قسم کی پوری امداد کی جو توقع حکومت سے کی جاتی ہے وہ ایک عام غلطی ہے جسے میں پوری طرح واضح کر دینا چاہتا ہوں ۔ جن صوبوں میں مسلمان اقلیت میں ہیں ان میں آپ کا موقف دوسرے بہت سے لوگوں کے مقابلے میں زیادہ قابل مسرت ہے اور جہاں تک اس صوبے کے شہری رقبوں میں مسلمانوں کی ایک قابل لحاظ جماعت کا تعلق ہے تجارت اورصنعت وحرفت وغیرہ میں مشغول رہنے کی حیثیت سے آپ خاصے مرفہ الحال ہیں ۔ میں اس موقع پر اس مثال کو بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو آپ کے صوبے میں ہندوستان کے ایک سب سے چھوٹے فرقے نے قایم کی ہے ۔ میری مراد پارسیوں سے ہے جنہوں نے ایک وسیع پیمانے پر عطیات واوقاف قایم کیے جن میں سے بعض خود ان کے فرقے تک محدود نہیں ہیں ۔ انہوں نے یہ عطیات و اوقاف کسی نہ کسی شکل میں اپنے ابنائے جنس کی فلاح و بہبود کے لئے قائم کئے ہیں ۔ نجی خیرات جو ایک منظم صورت میں ہو ترقی یافتہ معاشرے کی خصوصیت اور احساس شہریت کے زندہ ہونے کی علامت سمجھی جاتی ہے ۔ بے شبہ حکومتوں پر رعایا سے متعلق عموماً اور اقلیتوں سے متعلق خصوصاً چند ذمہ دارانہ فرائض عاید ہوتے ہیں کیونکہ اقلیتیں خواہ کسی ملک میں ہوں اپنے لئے خصوصی تحفظ کی خواہاں ہوتی ہیں اس لئے خاص معاملات کی بنیاد اپنی مدد آپ کرنے کے ایک باقاعدہ نظام پر قائم ہونی چاہئے ۔

پیشہ ورانہ تعلیم کا رجحان

”اگر عام تعلیم میں پیشہ ورانہ تعلیم کا رجحان خصوصاً اس قسم کا جس میں ہاتھ سے کام کرنے کا شوق شامل ہو پیدا کیاجائے تو نہ صرف اس سے جھوٹی تمکنت کا دعوا باطل دور ہوتا ہے اور دستی محنت کرنے والوں کا احترام دل نشین ہوتا ہے بلکہ آگے چل کر ان طلباء کے انتخاب میں بھی مدد ملتی ہے جو عام تعلیم کی بہ نسبت پیشہ

ورانہ تعلیم کے لئے زیادہ موزوں ہوتے ہیں ۔ عام تعلیم کے
حصول میں عمر کا قابل لحاظ حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔
جو لوگ اس تعلیم کو ترک کر دیتے ہیں ان سے قطع نظر
کیجئے کیونکہ اس طرح انہوں نے جو کچھ حاصل کیا تھا
سب رائگاں جاتا ہے۔ ان کے علاوہ بھی ایسے طلباء پائے جاتے
ہیں جو اعلی تعلیم کے لئے موزوں نہیں ہوتے اور لازمی
طور سے درجہ اوسط سے نیچے رہنے والے طلبا کی تعداد
میں اضافہ کرتے رہتے ہیں ۔ انجام کار انہیں کشمکش
زندگی میں ناکام رہنا پڑتا ہے ۔ جب میں صوبہ متحدہ
میں تھا میں نے نہایت محتاط طریقہ انتخاب پیش کیا تھا
تا کہ طلباء آزادی کے ساتھ عام تعلیم کو پیشہ ورانہ یا فنی
تعلیم میں تبدیل کرسکیں یہی وہ مقصد ہے جسے ہم
حیدرآباد میں حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ مقصود یہ ہے کہ
پیشہ ورانہ تعلیم کی رہبری کے لئے ایک باقاعدہ ایجنسی قائم
کرکے اس سے پورا فائدہ اٹھایا جائے ۔ اس کی بدولت طلباء
اور ان کے والدین کو انتخاب کی غلطی سے بچنے میں مدد
ملے گی جو بہت گراں پڑتا ہے اور جس کا نتیجہ مستقبل
میں ہمارے ملک کی تباہی ہوتا ہے ۔ اگر مناسب رجحان
طبیعت اور فطری صلاحیت سے قطع نظر کرلیں تب بھی
معاشی میدان میں ہمیں ایسے تربیت یافتہ اشخاص
کی سخت ضرورت ہے جو ملک میں پیشہ ورانہ اور فنی
مدارس کے لئے تربیت یافتہ معلموں کے مہیا کرنے اور
پورے ملک کی پیشہ ورانہ اور فنی ضروریات پوری کرنے
کے لئے کافی کاریگر بہم پہنچانے کی غرض سے زیادہ سے زیادہ تعداد
میں آدمی تیار کریں۔ آج کل جب کہ منصوبہ بندی میں نئے
معیار زندگی کو عمومی طور پر بلند کرنے کی ضرورت اور
اسی مقصد کے حصول کے لئے صنعتی یا دوسری نوعیت کی
ترقیوں کی واجبی اہمیت کو سب سے مقدم رکھا جاتا ہے یہ
ضرورت اور زیادہ شدید ہو گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج کل
یہ چیز زیادہ سے زیادہ توجہ کی مستحق ہے۔ صنعتی اور فنی
تعلیم خواہ کسی زبان میں دی جائے میری رائے ہے کہ
مسلمان قوم کے طلبا کو ترغیب دی جائے کہ اس نوعیت
کی تعلیم یا تربیت کے لئے جس قسم کی سہولتیں بھی میسر
ہوں ان سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں استفادہ کریں ۔ اسی
مقصد کے لئے نیز مشرق سرحدوں پر موجودہ خطرے کے
وقت جو خوش نصیبی سے تیزی کے ساتھ گھٹتا جارہا ہے
ملک کی مدافعت کے لئے میں مشورہ دوں گا کہ آپ اپنے لڑکوں
کو ان تمام فوجی اداروں میں روانہ کریں جو فنی تعلیم
کے لئے آپ کے صوبے میں موجود ہوں ۔

ابتدائی تعلیم کی اہمیت

''فنی و حرفتی تعلیم کی ضرورت ابتدائی تعلیم کی اہمیت کو
کسی طرح نہیں گھٹاسکتی جو ہر شخص کے لئے تعلیم کا
کم سے کم معیار سمجھی جانی چاہئے ۔ اگر میں نے اپنی
قوم کے لئے قوم کی معاشی پستی اور ملک کی معاشی ضروریات
کے خیال سے خصوصیت کے ساتھ زور دیا ہے تو اس کا یہ
مطلب نہ سمجھنا چاہئے کہ میں کردار سازی اور اقدار کے
صحیح احساس کی تخلیق کے لئے انسانیت کے جس علم کی
ضرورت ہے اس کی اور عام تعلیم کی اہمیت کو گھٹا رہا
ہوں ۔ درحقیقت میں اس سے بھی آگے بڑھوں گا اور مغرب
کی اس ترقی یافتہ تعلیم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو کسی
حیثیت سے بھی کم از کم اس قسم کی زندگی اور استبداد
سے دنیا کو بچانے میں کامیاب نہیں ہوسکی جس کا مظاہرہ
اس نصف صدی کے دوران میں جرمنی جیسی قوم کی طرف
سے دوبار ہوچکا ہے یہ کہوں گا کہ بد بختی سے ہماری
جدید تعلیم میں کوئی نہ کوئی ایسا عنصر ضرور مفقود ہے
جو ہمارے دلوں میں دوسروں کا احترام اور اس سے بھی
بڑھکر انسانی زندگی کی محبت اور صحیح ترین معنوں میں
خدا کا خوف پیدا کرسکے ۔ اگر مذہبی تعلیم ہم میں اسی
قسم کی حقیقی مذہبی روح کو فروغ نہ دے جس کے مغرب
میں مفقود ہونے کا ذکر میں کرچکا ہوں تو مدارس میں
مذہبی تعلیم کا عدم ووجود برابر بلکہ ان کی موجودگی حقیقتاً
زیادہ نقصان رساں ثابت ہوگی ۔ اخلاق کو ایک وسیع
مفہوم میں فرد یا جماعت کی سب سے برتر کمائی یا حاصل
زندگی سمجھنا چاہئے ۔ اخلاق ہی ان تمام مختلف مذہبوں
اور ثقافتوں کا مغز ہے جن کا واحد گھر بھی ہندوستان ہے ۔

اسی اخلاق کو ساری تعلیم کا بنیادی تصور بننا چاہئے ۔ مختصر یہ ہے کہ خواہ آپ ڈاکٹر بنائیں یا انجینیر مکانک تیار کریں یا دستکار معلم بنائیں یا وکیل اور کسان پیدا کریں یا سپاہی قبل اس کے کہ وہ کچھ بنے اور کسی قوم سے بھی تعلق رکھتا ہو اسے سب سے پہلے ایک بھلا آدمی بننا چاہئے

عام معلومات کی کمی

”عام تعلیم کی ضروریات میں سے ایک جز جس پر میں زور دینا چاہتا ہوں عام معلومات ہیں ۔ مثلا ملازمتوں کے لئے جو مختلف انتخابی بورڈ بیٹھے ہیں ان کے تجربے سے میرے دماغ میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ عام طور سے اس قسم کی معلومات کو کافی اہمیت نہیں دی جاتی اور یہ اس کا نتیجہ ہے کہ ہندوستان میں ہمارے بہت سے طلبا خواہ ہندو ہوں یا مسلمان دنیا کے تعلیم یافتہ شہریوں کی حیثیت سے عام معلومات سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں ۔ اسی لئے مسائل حاضرہ سے متعلق ان کا ادراک اور بصیرت صحیح نہیں ہوتی ۔ اس قسم کے طلبا خواہ کالجوں ہی کی پیداوار کیوں نہ ہوں اس کا الزام اسکول ہی کی تعلیم پر آتا ہے اس لئے مدرسوں کے طرز تعلیم اور اساتذہ کی نوعیت کو بڑی اہمیت حاصل ہے ۔

مسلمانوں کا تعلیمی پس منظر

”ہندوستان کے ہر فرقہ یا قوم کی جداگانہ روایات مذہبی یا ثقافتی زبان اور چند خاص مضامین ہیں جو اس کے لئے مایۂ ناز ہوتے ہیں اور اس کی تاریخ یا روایات سے اس طرح وابستہ ہوتے ہیں کہ انہیں علحدہ نہیں کیا جاسکتا ۔ مسلمانوں کی مذہبی اور ثقافتی زبانیں عربی اور فارسی ہیں اور ان کے مضامین ہندوستان کی تاریخ کے ساتھ ساتھ اسلامی تاریخ جیسے مضامین بھی ہیں جن سے ان کے عام ماضی کا پس منظر تشکیل پاتا ہے ۔ اس لئے ثانوی اور اعلی مدارج تعلیم میں ایسی سہولتیں موجود ہونی چاہیں جن کی بدولت ایک مسلمان طالب علم ان موضوعوں میں سے جسے چاہے اختیار کرسکے ۔ یو نیور سٹیوں میں انتظام کی اور زیادہ ضرورت ہے ۔ اس کے ساتھ ہی بغیر اس کے کہ میں آپ کو آپ کی مقامی ضروریات پر متوجہ کرنے کی کوشش کروں جن سے متعلق آپ اور آپ کے مقامی ماہرین بخوبی فیصلہ کرسکتے ہیں میں آپ کو دو باتوں کے متعلق متنبہ کردینا ضروری سمجھتا ہوں ۔ ایک تو یہ کہ اردو پر عموماً اس طرح زور دیا جاتا ہے گویا کہ وہ کسی ایک خاص فرقے کی زبان ہے ۔ دوسرے علاقہ واری یا مقامی زبان سیکھنے سے نفرت کی جاتی ہے ۔ نہ تاریخ سے اس کی شہادت ملتی ہے نہ اردو زبان کی موجودہ حیثیت سے کہ اس زبان کو صرف مسلمانوں کی زبان سمجھا جائے ۔ آپ اسے اردو کہیں یا ہندوستانی اس کی ابتدا دونوں قوموں کی ایک دوسرے کو سمجھنے کے عزم صمیم سے ہوئی اور آج بھی فرقہ وارانہ فضا کے باوجود جس میں مخالف عناصر اسے تنہا مسلمانوں ہی کی زبان سمجھنے پر مائل نظر آتے ہیں یہ ایک کل ہند زبان ہے اور مختلف صوبوں اور ریاستوں میں اور مختلف فرقوں کے لوگ اسے بولتے اور سمجھتے ہیں ۔ ایک علاقہ واری زبان کے مقابلے میں اگر آپ اردو کی اہمیت پر اس حیثیت سے زور دیں تو بالکل حق بجانب ہوں گے کہ وہ ہندوستان کی ایک بڑی زبان ہے اور اس کو اس لئے بھی سیکھنا ضروری ہے کہ مختلف صوبوں کے درمیان راہ و رسم اور تعلقات کے قیام کے لئے ایک غیر ملکی زبان ہی اظہار خیال کا تمام تر ذریعہ نہ بن جائے ۔

جہاں تک علاقہ واری زبانیں سماجی یا معاشی حیثیت سے متعلق ہیں انہیں چھوڑ دینے کا بلکہ ان پر عبور حاصل نہ کرنے تک کا رجحان قوم کے بہترین مفاد کو خطرے میں ڈال دینے کا باعث ہوگا ۔ خصوصاً دیہی علاقوں میں اس ذہنیت سے زیادہ نقصان پہنچے گا ۔

عورتوں کی تعلیم

”اگر تعلیم نسواں کے مسئلے پر کافی توجہ مبذول نہ کی جائے تو تقریباً ہماری نصف قوم جاہل رہ جائے گی ۔ میں اسی کے ساتھ یہ بھی کہوں گا کہ اگر مائیں تعلیم یافتہ نہ ہوں تو جہالت ایک مرض متعدی کی حیثیت اختیار کرلے گی کیونکہ اس طرح وہ گھروں میں سرایت کرکے

بچوں کو بھی متاثر کردے گی ۔ مسلمانوں کے نقطہ نظر سے دیکھئے یا عمومی طور سے ہندوستانیوں کے زاویہ نگاہ سے ہمیں اپنی تعلیم یافتہ عورتوں کی تاریخ میں بہترین مثالیں نظر آتی ہیں ۔ اگر اس خصوص میں قوم کی معاشی پستی پر نظر کی جائے تو بھی میں پیشہ وارانہ تعلیم کی اہمیت پر زور دونگا ۔ غرض یہ ماں ہی کی ذات ہوتی ہے جس سے بچہ وہ تمام صفات اور عادتیں جو کردار کی تعمیر کرسکتے ہیں بچپن ہی میں سیکھ لیتا ہے ۔ آپ کی کانفرنس مسلمان خواتین کو تعلیم دینے کی جو صحیح کوشش بھی کرے گی وہ اس دو چند جدو جہد کے مثل ہوگی جو ایک شخص کے ذریعے کسی ایسی جماعت کو تعلیم دینے کے لئے کی جاتی ہے جس کا اس کے زیر اثر آنا لازمی ہو ۔

تعلیم کو جنگی حالات کا شکار نہ بنانا چاہئے

جنگ کے باوجود جس کے انصرام کے لئے ہمیں اپنی پوری قوت اور تمام تر وسائل وقف کر دینے چاہئیں ہم حیدر آباد میں اس کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ تعلیم پر حالات جنگ کا کوئی اثر نہ پڑے اور ہم نے زمانہ جنگ میں بھی امداد رقوم میں بہم اضافے کرکے اس کی توسیع اور نشونما کو برقرار رکھا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ جس طرح دوسرے صوبوں میں اس پالیسی پر عمل ہوتا رہا ہے اسی طرح آپ کے صوبے میں بھی ہورہا ہے ۔ جو اسکیم سارجنٹ اسکیم کے نام سے مشہور ہے اس کی حالیہ اشاعت سے وہ عظیم الشان مسئلہ واضح ہوگیا ہے جو قومی تعلیم کی شکل میں مجموعی طور پر پورے ہندوستان اور اس کی ہر وحدت کے پیش نظر ہے ۔ سوال صرف تعداد کا نہیں بلکہ نوعیت اور قابلیت کا بھی ہے ۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ تعلیم لوگوں کی ضروریات کے لئے موزوں اور مطابق ہو اور اس کے تعین میں ایک ترقی پذیر اور گونا گوں آبادی کی نہ صرف موجودہ ضروریات اور حالیہ رسوم و رواج بلکہ مستقبل کی ترقیات بھی پیش نظر رہیں ،،۔

ہز اکسلنسی نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ ،، مجھے یقین ہے کہ آئندہ مسلمان قوم دماغی اور فنی تعلیم اور مہارت کے حصول میں ہندوستان کی دوسری قوموں کے دوش بدوش رہ کر ذمہ داری میں پورا پورا حصہ لے سکے گی جو اس ملک کی آئندہ ترقی و خوش حالی کے لئے ہر مرد عورت اور بچے پر عائد ہونا ضروری ہے ،، ۔

مطبوعات برائے فروخت

		قیمت
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۸ ف (۱۹۳۸-۳۹ ع)	..	۳ - ۰ - ۰
،، ،، ،، ۱۳۴۹ ف (۱۹۳۹-۴۰ ع)	..	۳ - ۰ - ۰
جامعہ عثمانیہ مؤلفہ مسز ای ۔ ڈی ۔ پلین	.. ..	۱ - ۰ - ۰
حیدرآباد میں دیہی تنظیم	.. ..	۱ - ۸ - ۰
کوائف حیدرآباد	.. ..	۰ - ۸ - ۰
منتخب پریس نوٹ اور اعلامیے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی	.. ..	۱ - ۸ - ۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی	.. ..	۳ - ۸ - ۰

(اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں)

ممالک محروسہ میں گھریلو صنعتوں کا فروغ

نئی اسکیموں کی منظوری

ایک زمانہ تھا کہ ہندوستان گھریلو صنعتوں کا گھر مشہور تھا ۔ ان صنعتوں کی بدولت جو چیزیں وجود میں آئیں ان میں سے بعض صناعی اور دستکاری کا بہترین نمونہ ہوتی تھیں ۔ مثال میں ڈھاکے کی ململ ۔ بنارسی سلک ۔ اور اورنگ آباد کا ہمرو پیش کیا جاسکتا ہے ۔ یہ چیزیں عالمگیر شہرت اور خوبی و لطافت میں نظیر نہ رکھتی تھیں ۔ لیکن مشین سے بنے ہوئے ارزاں مال کی آمد شروع ہوئی تو ہندوستان آہستہ آہستہ اپنی اس انفرادی خصوصیت کو کھونے لگا جو ہوسکتا ہے کہ ایک عارضی سانحہ ہو ، لیکن یہ واقعہ ہے کہ صناعی و کاریگری سے تیار کی ہوئی خوشنما اشیاء کی مانگ میں کمی آگئی ۔

ہماری حکومت نے جس دور اندیشی سے کام لیکر ممالک محروسہ کی چھوٹے پیمانے کی دستکاریوں اور گھریلو صنعتوں کی نہ صرف حفاظت کرنے بلکہ ان کو ترقی دینے میں جو دلچسپی لی ہے اس پر وہ ہمارے شکریہ کی مستحق ہے کیونکہ حکومت کی اسی توجہ کی بدولت ان میں سے بعض صنعتیں مشین سے بنی ہوئی اشیاء کے شدید مقابلے کے باوجود اپنا وجود برقرار رکھنے کے قابل ہوگئیں ۔ حضرت اقدس و اعلیٰ کی حکومت کی پالیسی اصولی طور پر یہ رہی ہے کہ ملک کی بڑے اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے درمیان ایک خوشگوار تعلق قائم ہو جائے اور گھریلو صنعتوں کو دوبارہ ان کے عروج پر لایا جاسکے ۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ یہاں بعض صنعتوں کو ایسا نقصان نہیں پہنچا جیسا اور مقامات پر پہنچ چکا ہے اور وہ زوال و انحطاط کے اس درجے پر پہنچنے سے بچ گئیں جو ہندوستان کے دوسرے حصوں میں دیکھا گیا ہے ۔

فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کا محکمہ ہر صنعت کو ضروری ترقی دینے کی پالیسی کی مطابقت میں عام اس سے کہ بڑے پیمانے کی صنعت ہو یا چھوٹے پیمانے کی نہ صرف اس جد و جہد میں مصروف ہے کہ بڑے پیمانے کی زیادہ اہم صنعتوں کے لئے تربیت یافتہ صناع تیار کرے بلکہ چھوٹے پیمانے کی اور گھریلو صنعتوں کے لئے بھی ماہر کاریگروں کو تربیت دے ۔ سررشتہ نے سینگ کی صنعت ۔ نگینہ تراشی ۔ اور بنارسی سلک بافی جیسی چھوٹے پیمانہ کی صنعتوں کو دوبارہ فروغ دینے کی چند اسکیمیں منظور کی ہیں ۔

سینگ کی صنعت

غالباً لوگوں کو یہ اچھی طرح معلوم نہیں کہ ممالک محروسہ میں ایک زمانہ میں سینگ کی صنعت چھوٹے پیمانہ پر موجود تھی ۔ ان دنوں یہ صنعت بہت مقبول تھی لیکن تھوڑے دن بعد تقریباً ناپید ہوگئی ۔ اب اسے دوبارہ ترقی دینے کی تجویز ہے اور اس مقصد کے لئے حکومت نے ایک

اسکیم منظور کی ہے ۔ اس اسکیم میں ان لوگوں کو جو سینگ اور ھاتھی دانت کی صنعت میں تربیت حاصل کرنے کے خواھش مندھوں وظیفے دئے جانے کی تجویز بھی شامل ھے چونکہ یہاں ان کاموں کے لئے لائق معلم مہیا نہیں ہوسکتے ھیں اس لئے صرف عارضی مدت کے لئے بیرون ملک سے ماھرین کی خدمات حاصل کی جا رھی ھیں ۔

سینگ سے بہت سی زیبائشی اور کار آمد اسیاء مقامی طور پر بنائی جاسکتی ھیں ۔ یہ حقیقت ان تجربات سے واضح ھوچکی ھے جو مرکزی مدرسہ فنون لطیفہ و دستکاری میں انجام دئے گئے ھیں ۔

سردست یہ اسکیم دس سال کے لئے منظور ھوئی ھے اور اس پر تخمیناً (۱۱۶۳۰) روپے صرف ھونگے ۔

نگینہ سازی کی صنعت

مملکت حیدر آباد قدیم زمانے سے جواھرات کے علاوہ نیم قیمتی پتھروں کے مخزن کی حیثیت سے بھی بہت مشہور ھے جو اپنے تنوع اور رنگ روغن کے انتہائی حسن میں یکساں امتیاز رکھتے ھیں ۔ تاریخی مقامات پر جو کھدائیاں ھوئی ھیں ان سے اس واقع کا اظہار ھوتا ھے کہ یہ پتھر ابتدائی زمانے میں بھی زیورات اوردوسری زیبائشی چیزیں بنانے کے لئے استعمال ھوا کرتے تھے ۔ یہ پتھر اورنگ آباد اور گلبرگہ کے اضلاع میں بکثرت پائے جاتے ھیں اور ان سے ممالک محروسہ میں نگینہ سازی کی صنعت کے فروغ پانے کی اچھی توقعات وابستہ ھیں ۔

سررشتہ تعلیم صنعت و حرفت نے تخمیناً (۲۰۰۰۰) روپے کے صرفے کی ایک اسکیم صنعت نگینہ سازی کی ترقی کے لئے کاریگر تیار کرنے کی غرض سے تیار کی ھے ۔ توقع ھے کہ یہ کاریگر انگوٹھیاں بندے بٹن ۔ گلدان اور سگریٹ ھولڈر جیسی ارزان اور مقبول عام اشیاء تیار کرنے میں ان نیم قیمتی پتھروں سے کام لیا کریں گے ۔

بنارسی پارچہ بافی کی صنعت

دستی کرگھوں پر کپڑا بننے کی صنعت کا شمار ھندوستان کی بہت ھمہ گیر اور قدیم صنعتوں میں رھا ھے ایک زمانے میں ڈھاکے کا بے مثل ململ اور بنارس کی سلک کی وجہ سے ھندوستان نہایت دور درازملکوں میں بھی مشہور تھا ۔ بازار میں مشین سے بنے ھوے کپڑے کی آمد سے ان صنعتوں کو بہت کچھ نقصان پہنچا ھے اور ان کے بالکل معدوم ھو جانے تک کا اندیشہ پیدا ھوگیا ھے ۔ بظاھر ان صنعتوں کو بچانے کا صرف یہی طریقہ ھے کہ ان میں ایسی اصلاحیں کی جائیں جو انہیں مشین سے بنے ھوے کپڑے کی حریفانہ حدود سے دور رکھیں ۔ بنارسی کپڑے کی متعدد اقسام ھیں مثلاً کمخوہ ۔ تار بانا ۔ مشجر ۔ کمخواب ۔ والا پوت ۔ جارجٹ پوت ۔ جامدانی ۔ الغی وغیرہ جن میں قابل لحاظ اصلاح کی جا سکتی ھے ۔ حکومت نے دستی کرگھوں پر پارچہ بافی کی صنعت کو عام طورسے ترقی دینے اور بنارسی پارچہ بافی کو ممالک محروسہ میں منفعت بخش صنعت کی حیثیت سے رواج دینے کے خیال سے سررشتہ تعلیم و صنعت و حرفت کی ایک اسکیم منظور کی ھے ۔ اس کا مقصد یہ ھے کہ مدرسہ فنون لطیفہ و دستکاری کے چیدہ چیدہ طلبا کو بنارسی پارچہ بافی کی صنعت سکھائی جائے ۔ اس کام کے لئے ایک ماھرفن کی خدمات حاصل کی جارھی ھیں تاکہ اس مدرسہ کے شعبہ پارچہ بافی کی نگرانی اسکے تفویض ھوسکے ۔ جو طلبا تربیت کے لئے منتخب کئے جائیں گے انہیں سہ سالہ مدت تعلیم میں فی کس پندرہ روپے ماھوار وظیفہ دیا جائے گا ۔ اس مدت کے اختتام پر انہیں اس صنعت کو مزید ترقی دینے کے لئے کافی معلومات حاصل ھو جائیں گی ۔

یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ھوگا کہ ھرسال ممالک محروسہ میں (۲۵) سے (۳۰) لاکھ روپے تک کی قیمت کا بنارسی کپڑا در آمد کیا جاتا ھے ۔ اگر اس قسم کا کپڑا جس کی مقبولیت و ھر دلعزیزی ملک میں محتاج پرسش نہیں تیار صرف دس بارہ لاکھ روپے کی قیمت کا بھی مقامی طور پر ھے ھونے لگے تو اس سے نہ صرف ایک طرف منفعت بخش صنعت کی داغ بیل پڑ جائے گی بلکہ بڑا فائدہ یہ بھی ھوگا کہ مملکت کے تقریباً (۲۰۰) خاندانوں کی روزی طمانیت بخش طریقے پر محفوظ ھوجائے گی ۔

ہندوستانی ریاستوں کا ترقی پسندانہ نقطۂ نظر

مختلف سرگرمیوں کی قیادت

نواب صاحب بھوپال نے ریاستوں کے شعبۂ تشہیر کے عہدہ داروں کی پہلی تربیتی جماعت کا افتتاح فرمایا

ہندوستانی ریاستوں کے شعبۂ تشہیر کے عہدہ داروں کی پہلی تربیتی جماعت اور ہندوستانی ریاستوں کے شعبۂ تشہیر کے عہدہ داروں کی پہلی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے ایوان رؤساء کے جانسلر هزهائی نس نواب صاحب بھوپال نے فرمایا کہ محض لاعلمی کی بناء پر ریاستوں کی سرگرمیوں کے بارے میں جو غلط بیانیاں ہوئی ہیں اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ ریاستوں میں تشہیر کو معیوب اور خلاف شان سمجھنے کا رجحان پایا جاتا ہے ۔

هزهائنس نواب صاحب بھوپال نے یہ دعوی فرمایا کہ کم از کم چند خاص میدانوں کی حد تک ریاستوں نے سب سے پہلے قدم اٹھایا اور باقی ہندوستان کی رہنمائی کی ۔ اس سلسلہ میں نواب صاحب نے حیدرآباد کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہاں تقریباً ۲۰ سال پہلے مقننہ سے عاملہ کی علحدگی عمل میں آئی اور اعلی تعلیم کےلئے ملکی زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دیا گیا ۔

هزهائنس نواب صاحب نے وثوق کیساتھ اس بات کا اظہار فرمایا کہ ہندوستانی ریاستوں میں انہیں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی ریاست نے جدید ترقی پسند رجحانات کے قبول کرنے سے انکار کیا ہو ۔

کاموں کی تشہیر اپنے آپ نہیں ہوتی

ہندوستانی ریاستوں کے شعبہ تشہیر کے عہدہ داروں کا خیر مقدم کرتے ہوئے هزهائنس نواب صاحب بھوپال نے فرمایا کہ جدید دنیامیں تشہیرکی ضرورت جو اهمیت رکھتی ہے ۔ وہ اظہر من الشمس ہے ۔ زمانہ ماضی میں ہندوستانی ریاستیں عام طور پر تشہیر کو معیوب اور خلاف شان سمجھتی تھیں ۔ اور یہ کہاجاتا تھاکہ ہمارے کام اور کامیابیاں خود ہماری تشہیر ہیں ۔ لیکن تجربہ نے یہ بتادیا کہ اگر ایک طرف موجودہ زمانہ میں کام کم اور باتیں زیادہ ۔ بے وقعت اور خطرناک ہیں تو دوسری طرف یہ خیال بھی مایوس کن ہے کہ کاموں کی تشہیر اپنے آپ

ہوتی ہے ۔ ہزھائنس نواب صاحب نے فرمایا کہ انہیں یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی کہ بدلے ہوئے زمانہ نے ریاستوں کے نقطہ نظر کو بھی بدل دیا اور اب انہوں نے ایک مستحکم اور سچی شہیر کی اہمیت کو محسوس کرلیا ۔

ہندوستانی ریاستوں کی قیادت

ایوان رؤسا کے چانسلر ہزھائنس نواب صاحب بھوپال نے خاص خاص کاموں میں ہندوستانی ریاستوں کی قیادت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک ہندوستانی ریاست ہی تھی جس نے برقابی اسکیم کی ترقی میں سب سے پہلے قدم اٹھایا ۔ اور ملک کے برقابی وسائل کو اپنی قدیم اور روایتی جرأت سے کام لیکر استعمال کیا جس کی وجہ سے چند خاص علاقوں کی صنعتی ترقی میں ایک انقلاب نمودار ہوگیا ہے ۔ ایک اور ہندوستانی ریاست ہے (حیدرآباد) جس نے اعلیٰ تعلیم کا ایک بلند نصب العین پیدا کیا اور جس نے زرکثیر اور انتھک کوششوں کے ذریعہ ایک ہندوستانی زبان میں نئے ادب کو جنم دیا ۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج اس ریاست کے نوجوان جامعاتی تعلیم اپنی زبان میں حاصل کررہے ہیں ۔ ہزھائنس نواب صاحب نے فرمایا کہ ملک کے قدرتی وسائل صنعت و حرفت ، زراعت ، سائنس اور آرٹ کی ترقی میں ہندوستانی ریاستوں نے شایان شان حصہ لیا ۔ ہندوستان کی ترقی میں ان ریاستوں نے جو حصہ لیا ہے وہ سچ بوچھئے توان کے وجود کو ہرطرح حق بجانب قرار دیتا ہے ۔ سب سے پہلے ایک ہندوستانی ریاست (حیدرآباد) میں ریل ۔ سڑک اور ہوائی آمد و رفت میں ربط قائم کرنے کا کامیاب تجربہ کیا گیا ۔ مقننہ اور عاملہ کو الگ الگ کرنے کا تجربہ بھی سب سے پہلے ایک ہندوستانی ریاست (حیدرآباد) ہی میں کیا گیا ۔ جہاں آج بھی اس پر عمل ہو رہا ہے ۔ پست اقوام کے بچوں کے لئے سب سے پہلے ہندوستانی ریاستوں ہی میں خاص مدارس کھولے گئے اور معمولی مدرسوں میں بھی ان کو شرکت کی عام اجازت ہے ۔

ریاستیں اور نمائندہ ادارے

وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ریاستوں نے اپنے نظم و نسق میں جو نئے سرے سے تنظیم کی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے ہزھائنس نے فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ ہر ریاست اپنے اپنے طریقہ پر نظم و نسق چلارہی ہے لیکن ان ریاستوں کے فراہم کئے ہوئے مواد سے جو ایوان میں شریک ہیں ظاہر ہوتا ہے کہ آبادی کا ۴ء۶۰ فیصد حصہ نمائندہ اداروں کا حامل ہے ۔ جن کی نمائندگی کے مختلف مدارج ہیں ۔ اس آبادی کے تقریباً ۶۰ فیصد حصہ میں منتخب کئے ہوئے اراکین کی اکثریت ہے ۔ تقریباً ۲۰ ریاستیں ایسی ہیں جہاں نمائندہ اداروں کے قیام کے لئے دستور میں ترمیم کیجارہی ہے ۔

واجبی ناراضگی

ہزھائنس نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ دنیا والوں کو ابھی تک ریاستوں کی ان مخلصانہ کوششوں سے بے خبر رکھا گیا ہے جو نظم و نسق کے معیار کو بڑھانے اور اصلاحات نافذ کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً عمل میں لائی گئیں ۔ ان اصلاحوں اور ترقیوں سے استفادہ کرنے والی آبادی کسی طرح ۹۰ فیصد سے کم نہیں ہے ۔

ناقدین اگر ریاستوں پر سست حال ہونے کا الزام لگائیں ان کی تعداد گنائیں اور ترقی سے مستفید ہونے والی آبادی کے تناسب کو خاطر میں نہ لائیں تو وہ حق بجانب نہیں کیونکہ ہر نظم و نسق میں خامیاں ہوتی ہیں ۔ صرف کمزوریاں ہی تلاش کیجائیں تو بہتر سے بہتر ترقی یافتہ نظم و نسق میں بھی ملینگی ۔ ہم اس کا دعویٰ نہیں کرتے کہ تمام ریاستوں کا نظم ونسق مکمل ہے یا اعلیٰ ترقی یافتہ ریاست مزید اصلاحوں یا ترقیوں کو قبول کرنا نہیں چاہتی ۔ اصلاحوں اور ترقیوں کی ہمیشہ گنجائش رہے گی ۔ ایسی حالت میں محض لاعلمی کی بنا پر ان کی سرگرمیوں کے بارے میں غلط بیانیوں سے کام لیا جائے گا تو ان کی ناراضگی بجا ہے ۔ خصوصاً جبکہ چند ذمہ دار حلقے حقیقی صورت حال کا صحیح اندازہ لگائے بغیر اس میں حصہ لیں ۔

فن تشہیر

ایوان روساء نے جن مقاصد کے تحت اس تربیتی نصاب کی

ملاحظہ ہو صفحہ (۳۴)

حیدرآباد میں زرعی تحقیقات

زیر نفاذ اور زیر غور اسکیمیں

حیدرآباد جیسے ملک میں جہاں باشندوں کی عظیم اکثریت کا دار و مدار زراعت پر ہے زرعی پیدا وار میں اضافہ کی تدابیر کو غیر معمولی اھمیت حاصل ہے ۔ ان تدابیر میں زرعی تحقیقات بھی شامل ہے ۔ چنانچہ زراعت سے متعلق تحقیقاتی اور تجرباتی کام انجام دینے کے لئے تین سال قبل ایک علحدہ محکمہ قایم کیا گیا جس نے تین سال کے مختصر عرصہ میں قابل قدر کام انجام دیا ہے ۔ چار خصوصی مزرعوں اضلاع کے مزرعوں اور بکثرت امدادی مزرعوں میں باقاعدہ تجربات کے علاوہ مواضعات کے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوے کاشتکاروں کے ذاتی کھیتوں میں بھی تجربے کئے جاتے ہیں ۔ حال ہی میں تنگبھدرا ، ڈنڈی اور روٹی کے ذخائر آب کے تحت علاقوں میں تحقیقاتی مزرعے اور مدیرہ میں تمباکو سے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ایک مرکز قایم کرنے کی منظوری دی گئی ہے ۔

پیدا وار کی اصلاح و ترقی

یہ محکمہ پیدا وار کی اصلاح وترقی پر خاص طور سے متوجہ ہے ۔ چنانچہ چاول ، جوار ، گیہوں ، کپاس اور ارنڈ سے متعلق تحقیقی کام کئی سال سے انجام دیا جارہا ہے ۔ ان تمام فصلوں کی بہتر قسمیں حاصل کی جاچکی ہیں اور ان میں سے بعض کے تخم وسیع رقبہ میں کاشت کرنے کے لئے ہر سال تقسیم کئے جاتے ہیں ۔ کپاس کی ایک خاص قسم گورانی نمبر ۶ سے متعلق تجربات سب سے زیادہ کامیاب ہوے اور تقریباً ۶ لاکھ ایکڑ اراضی پر اس کی کاشت ہوئی ہے ۔ بہتر قسم کا چاول تقریباً ۲ لاکھ ایکڑ پر کاشت کیا جارہا ہے اور عنقریب ہزار ہا ایکڑ پر بہتر قسم کی جوار اور گیہوں کی کاشت بھی شروع ہوجائے گی ۔ جن علاقوں میں بارش کی قلت ہے وہاں اجناس خوردنی کی مقدار پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے خشک اراضی کی کاشت سے متعلق تجربات سے فائدہ اٹھایا گیا ہے اور ضلع رائچور میں کھیتوں میں پشتے باندھنے کا کام وسیع پیمانہ پر جاری ہے ۔

تحقیقاتی کام کی وسعت

گزشتہ دو سال کے عرصے میں طویل المدت اور قلیل المدت دونوں قسم کے تجربات کو کافی وسعت دی گئی ۔ ان سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لئے سررشتہ زراعت کو مرکزی مجلس تحقیقات زرعی ، ہندوستانی مرکزی مجلس کپاس ، اعظم جاہی ملز محدود اور ہندوستانی فوج کی جانب سے بھی امداد دی جاتی ہے ۔

فی الوقت حسب ذیل امدادی اسکیمیں زیر نفاذ ہیں ۔
الف ۔ مرکزی مجلس تحقیقات زرعی سے امداد حاصل کرنے والی اسکیمیں ۔

۱ ۔ نے شکر کی کاشت سے متعلق اسکیم ۔
۲ ۔ نے شکر کو کیڑوں سے محفوظ رکھنے کی اسکیم ۔
۳ ۔ میووں سے متعلق تحقیقاتی اسکیم ۔
۴ ۔ دالوں کی کاشت کو ترقی دینے کی اسکیم ۔
۵ ۔ خشک اراضی کی کاشت سے متعلق تحقیقاتی اسکیم ۔

۶ - مونگ پھلی اور ارنڈ کی کھلی سے کھاد تیار کرنے کی اسکیم -

۷ - ارنڈ اور دوسرے روغن دار تخم کو کیڑوں سے محفوظ رکھنے کی اسکیم -

۸ - ارنڈ کی کاشت کو ترقی دینے کی کل ہند اسکیم -

۹ - سنترہ اور اس قسم کے دوسرے پھلوں کو کیڑوں سے محفوظ رکھنے کی اسکیم -

۱۰ - گیہوں کو گھن لگنے سے محفوظ رکھنے کی اسکیم -

۱۱ - ورنگل میں چاول کی کاشت کو ترقی دینے کی اسکیم -

ب - ہندوستانی مرکزی مجلس کپاس سے امداد حاصل کرنے والی اسکیمیں -

۱ - گورانی کپاس کو بہتر بنانے کی تحقیقاتی اسکیم -

۲ - کمٹا کپاس کو بہتر بنانے کی اسکیم -

۳ - اومرا کپاس کو بہتر بنانے کی اسکیم -

ج - اعظم جاھی ملز محدود سے امداد حاصل کرنے والی اسکیم -

۱ - ورنگلی کپاس کو ترقی دینے کی اسکیم -

- ہندوستانی فوج سے امداد حاصل کرنے والی اسکیم -

۱ - سکندرآباد میں فوجوں کے لئے آلو کی کاشت کرنے کی اسکیم

مذکورہ بالا اسکیموں کے علاوہ علاقہ نظام ساگر کے زرعی مسائل کو حل کرنے کے لئے بھی ایک اسکیم نافذ کی گئی ہے جس کے مصارف مرکزی مجلس ترقیات نظام ساگر برداشت کرتی ہے - اس اسکیم کے تحت جو کام انجام دئے جاتے ہیں ان میں اراضی کا تفصیلی جائزہ ، چاول کی پیداوار کی ترقی، سیاہ مٹی پر دھان کی کاشت کرنے کے لئے معاشی پہلو کا مطالعہ ، محصول آب پاشی، تمباکو سے متعلق تحقیقات اور پودوں کی کاشت سے متعلق دریافت جیسے امور بھی شامل ہیں -

بیدر میں آلو سے متعلق تحقیقات کرنے کی ایک اسکیم بھی حکومت نے منظور کی ہے -

حیدرآباد کی صنعتی و حکمیاتی تحقیقاتی مجلس نے بھی گیہوں اور دوسرے اجناس کے ذخیروں کو گھن اور کیڑوں سے محفوظ رکھنے کی تدابیر اختیار کرنے کے لئے ایک اسکیم منظور کی ہے -

زیر غور اسکیمیں

حسب ذیل اسکیمیں حکومت سرکار عالی کے زیر غور ہیں -

۱ - ارنڈ کے تخم تقسیم کرنے کی اسکیم -

۲ - منتخب کردہ اضلاع میں مخلوط کاشت کے کھیت بنانے کی اسکیم -

۳ - اضلاع میں تجرباتی کام کی وسعت -

۴ - جنگ کے بعد سابق فوجیوں کو آباد کرنے کے لئے زراعت کے بہتر طریقے کی تربیت -

۵ - محکمہ تحقیقات زرعی کے زیر نگرانی پودوں کی حفاظت کا انتظام -

۶ - بہتر قسم کے خالص تخم حاصل کرنے کے لئے کھیتوں کا قیام -

۷ - شہر حیدرآباد میں مالٹہ انگور کی کاشت کو وسعت دینے کی اسکیم -

۸ - ممالک محروسہ میں پیدا ہونے والے خاص میووں کا تفصیلی اور قسم واری جائزہ -

۹ - جوار ، باجرہ اور السی اور چارے کی کام آنے والی پیداوار کو ترقی دینے کی اسکیم -

۱۰ - ورنگل اور رائچور کے سرکاری مزرعوں میں کاشتکاری کی تعلیم کا انتظام -

۱۱ - پودوں کو نقصان پہونچانے والے امراض سے متعلق تحقیقاتی کام کی وسعت -

۱۲ - ضلع میدک میں رویا پلی پروجکٹ کے تحت علاقے میں امداد باھمی کے اصول پر کاشت کا انتظام -

۱۳ - اضلاع اورنگ آباد اور پربھنی میں زراعت کو اجتماعی ترقی دینے کی اسکیم -

مذ کورۂ بالا اسکیموں کے علاوہ محکمہ متعلقہ نے مندرجہ ذیل اسکیمیں حکومت کی منظوری کے لئے پیش کرنے کی غرض سے تیار کی ہیں -

الف -پودوں کے لئے ایک فروخت گاہ کا قیام اور دفتر نظامت میں میووں کو محفوظ رکھنے کی تعلیم کا انتظام -

ب - چاول کے تخم تقسیم کرنے کی اسکیم اور

ج - مزرعہ حمایت نگر میں آم کا باغ لگانے اور پودوں کی پرورش گاہ قائم کرنے کی اسکیم -

بسلسلہ صفحہ (۲۱)

بنیاد رکھی ہے اس کی تشریح کرتے ہوئے ، نواب صاحب بھوپال نے فرمایا کہ موجودہ زمانہ میں تشہیر کے کام ایک خاص فنی حیثیت رکھتے ہیں - اسلئے ریاستوں کے بارے میں معلومات بہم پہنچانے اور خبروں کی تشہیر کرنے کے لئے خصوصی مہارت کی ضرورت ہے - اس کے علاوہ ایسے بہت سے مسائل ہیں ، جن کے لئے مختلف ریاستوں کی تشہیری تنظیموں کی سرگرمیوں میں ربط کی ضرورت ہے تاکہ آپس میں معلومات کا تبادلہ آسانی سے ہوسکے - انہی دو مقاصد کی تکمیل کے لئے اس ترسیلی جماعت اور ریاستوں کے شعبہ تشہیر کے عہدہ داروں کی کانفرنس کا قیام عمل میں آیا ہے جو آئندہ سے ہماری سرگرمیوں کا خاص جز سمجھا جائے گا -

حیدر آباد کے معدنی وسائل

ابراق — ضلع نظام آباد کے تعلقہ آرمور کے بعض حصوں میں مسکوی ابراق پائی جاتی ہے ۔یہ ابراق پپڑیوں یا ڈیڑھ تا دو مربع انچ پرت در پرت کتاب کی شکل میں پائی جاتی ہے ۔ ضلع ورنگل کے تعلقہ مدھرہ میں کلور کے قریب کیل بنڈم اور بائل پلی میں تجارتی ضروریات کے لئے مناسب شکلوں میں بھی ابراق موجود ہے ۔ ڈلوں کی شکل میں جو ابراق نکلتی ہے زیادہ سے زیادہ ۱ × ۱ انچ ہوتی ہے ۔ لیکن ۲ × ۲ انچ بھی پائی جاتی ہے ۔ ۳ × ۳ سے لیکر ۶ × ۴ انچ تک ابراق کے ڈلے کھدائی کے قریب مٹی میں ملے ہوئے پائے گئے ہیں ۔ جو ابراق پرت در پرت کتاب کی شکل میں نکلتی ہے اس کے تمام ورقوں کو علحدہ نہیں کیا جاسکتا ۔ ضلع رائچور کے تعلقہ گنگاوتی میں اور ناورگیری سے کشٹگی جانے والی سڑک کے کنارے بھی مسکوی ابراق پائی جاتی ہے ۔ مٹی کے ڈھیروں میں تقریباً ۰۷۱ ٹن ابراق عام شکل میں موجود ہے جو صنعتی ضروریات کے لئے بہت کارآمد ہوسکتی ہے ۔ بعض صنعتوں کے لئے ابراق کی پپڑیوں کی بہت مانگ ہے ۔

فلورائٹ — ضلع نلگنڈہ کے تعلقہ دیورکنڈہ میں گلابی رنگ کے ایک پتھر میں فلورائٹ پایا گیا ہے ۔ تجارتی اعتبار سے اس کی بہت اہمیت ہے ۔ کیونکہ یہ دھاتیں نگلانے اور ہائڈروفلورک ایسڈ تیار کرنے میں استعمال ہوتا ہے فن کوزہ گری کے لئے یہ بہت کارآمد ہے ۔

کیل سائٹ — ضلع رائچور میں وانڈلی سے ہٹی جانے والی سڑک کے شمال میں کیل سائٹ دھاریوں کی شکل میں پایا جاتا ہے ۔ تعلقہ دیورکنڈہ میں بھی کیل سائٹ کثیر مقدار میں موجود ہے ضلع نلگنڈہ کے تعلقہ دیورکنڈہ میں ملا پلی اور ٹڈا ادی سرلا پلی کے قریب گلینا کے ساتھ کیل سائٹ کی دھاریاں نظر آتی ہیں ۔ بلچنگ بوڈرکی تیاری میں خالص کھریا مٹی کے استعمال کی سفارش حال ہی میں کی گئی ہے ۔ اور یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے متعلق تحقیقات کرنا ضروری ہے ۔ اس وقت ممکن ہے کہ کیل سائٹ کی کھدائی میں گلینا کو بھی ایک ضمنی پیدا وار کی حیثیت حاصل ہو جائے ۔

چت کبرا پتھر — ضلع محبوب نگر کے تعلقہ کلوا کرتی میں زوپلی کے قریب چت کبرے رنگ کی انساء پائی جاتی ہیں اس علاقہ میں قدیم کھدائیوں کے نشان بھی موجود ہیں ۔ ضلع نلگنڈہ کے تعلقہ مریال گوڑہ میں سوریا پالم کے قریب بھی ایک چٹان ہے جس کا پتھر مقامی ضروریات کے لئے برتن وغیرہ بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ۔

زیولائٹ — ممالک محروسہ کے جنوبی خطہ میں یہ بکثرت پایا جاتا ہے اور قصبات میں آبرسانی کی اسکیموں کے تحت پانی کو صاف کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے ۔

ہدایات برائے کاشتکاران و قماش کنندگان تمباکو

تحت دستور العمل محصول تمباکو

(۱) خاکہ قانون۔

جدید محصول تمباکو ایسا محصول ہے جسے تمباکو استعمال کرنیوالا برداشت کریگا اور اس کا کوئی بار کاشتکار پر نہیں پڑیگا اگر آپ سے کوئی یہ کہے کہ محصول کا کوئی حصہ آپ سے حاصل کیا جائیگا یا یہ کہ یہ نظام آپ پر کسی قسم کی قیود عاید کرنیوالا ہے تو آپ ہرگز اس کا اعتبار نہ کریں ۔ جو کچھ آپ سے مطلوب ہے وہ صرف یہی ہے کہ آپ عہدہ داران مجاز کو یہ بتلائیں کہ آپ کسقدر تمباکو اگاتے ہیں یا صاف کرتے ہیں۔ تاکہ عہدہ داران ٹھوک فروشوں اور تمباکو کی اشیاء تیار کرنے والوں کے بیانات کی تصدیق کرسکیں۔ اس خصوص میں آپ کے فرائض نہایت آسان ہیں اور مقامی عہدہ دار آبکاری آپ کے فرائض کی انجام دہی کا طریقہ بتائینگے۔

یہ معلوم کرنا آپ کے لئے باعث دلچسپی ہوگا کہ حکومت سرکارعالی نے کثیر رقم کے صرفہ سے ایسی اسکیمیں نافذ رمائی ہیں کہ ریاست حیدرآباد میں کاشت اور بیدا وار تمباکو میں ترقی ہو اور نکاسی پیدا وار کے لئے بھی ایسی سہولتیں فراہم کی ہیں کہ آپ کے تمباکو کے لئے زیادہ سے زیادہ قیمت وصول ہوسکے ۔ یہ پرچہ آپ کو یہ بتلاتا ہے کہ ہے کہ آپ کو کیا کرنا چاہئیے اور کس وقت کرنا چاہئیے ۔ اس کو غور سے پڑھ لیجئے اور اس کو اپنے ساتھ رکھئیے تا کہ ئندہ بوقت ضرورت استفادہ کیا جاسکے ۔

(۲) عام ہدایات۔

الف ۔ آپ ہر موسم کاشت بر حسب معمول اپنا تمباکو اشت کیجئے بلکہ جتنا چاہیں آپ کاشت کیجئے ۔ جس قت آپ کے مقامی عہدہ دار آپ کے پاس آئیں تو آپ انہیں ہ بتلائیں کہ آپ نے کسقدر زمین میں تمباکو کی کاشت کی ہے کس قسم کے تمباکو آپ اگا رہے ہیں کسقدر تمباکو اصل ہونے کی توقع ہے اور یہ کہ آپ کس شخص کے ہاتھ فروخت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا صاف کرنے کے لئے کس کے پاس بھجوانا چاہتے ہیں ۔

ب ۔ فصل کے آجانے کے بعد آپ اپنے تمباکو کی کٹوائی کا کام کرلیجئے اور جس طرح آپ چاہیں اسے بیچ ڈالئے ۔ لیکن یہ معلوم کرلیجئے کہ جس تاجر کو آپ فروخت کررہے ہیں اس کے پاس سررشتہ ھذا کا اجازت نامہ موجود ہے

ج ۔ جس وقت عہدہ دار متعلقہ دوبارہ آپ کے پاس آئیں انہیں یہ بتلائیے کہ آپ نے مختلف اقسام تمباکو کس کس مقدار میں اگایا ہے اور وہ تمباکو بغرض قماش کس کو بھیجیں گے یا بھیجا ہے آپ نے خود کسقدر قماش کیا ہے اور آپ نے کس کو فروخت کیا ہے یا فروخت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور یہ کہ آپ کسقدر اپنے ذاتی استعمال کے لئے رکھ لینا چاہتے ہیں ۔ جس پر کوئی محصول نہیں لیا جائیگا۔ لیکن آپ اگر تمباکو مقامی بازار میں فروخت کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو پہلے محصول ادا کرنا ہوگا ۔ اور اس کے لئے عہدہ دار مجاز سے ایک اجازت نامہ حاصل کرنا پڑیگا ۔

(د) اگر آپ اپنا تمباکو خود قماش نہیں کرتے تو آپ کو کسی اجازت نامہ کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی آپ کو کسی قسم کا محصول ادا کرنا ہوگا ۔

(ھ) اگر آپ اپنا یا کسی اور کا تمباکو قماش کرتے ہیں تو آپ قماش کنندہ کی تعریف میں آجاتے ہیں اوراس لئے آپ کو ایک اجازت نامہ رکھنا پڑیگا ۔ لیکن تاوقتیکہ آپ سالانہ (۱۰۰) من سے زیادہ تمباکو قماش نہ کریں اجازت نامہ سے کسی قسم کا بار آپ پر عاید نہوگا۔ عہدہ داران مجاز عند الضرورت آپ کی درخواست تحریر کردیں گے ۔ جو کچھ آپ کو کرنا ہے وہ یہی کہ آپ اس پر دستخط ثبت کریں یا نشان ابہام ثبت کریں ۔ جس کے بعد وہ آپ کو اجازت نامہ عطاء کرینگے ۔

(و) یہ اجازت نامہ ایک سال کےلئے ہوگا اگر آپ آیندہ سال بھی تمباکو فاش کرنے کی خواہش رکھتے ہوں تو آپ کو عہدہ دار مجاز سے مکرر درخواست کرنی ہوگی کہ وہ اس کی تجدید کریں ۔

(ز) آپ کو اپنا اجازت نامہ بڑی احتیاط سے رکھنا ہوگا اور جو عہدہ دار مجاز اسے آپ سے طلب کرے اس کو بتلانا ہوگا ۔

(ح) اگر آپ دس ایکر سے زیادہ زمین پر تمباکو اگاتے ہیں تو آپ کو بونے اور فصل کاٹنے کی تواریخ کا اندراج اس رجسٹر میں کرنا چاہئے جو آپ کو عہدہ دار آبکاری اس عرض کےلئے دینگے ۔ اور اگر آپ سالانہ ایکسو س سے زیادہ تمباکو صاف کرتے ہوں تو آپ کو اپنی درخواست برائے عطائے اجازت نامہ سے قبل مبلغ (۶) چھ روپبہ جمع خزانہ کرا کر مثنی چالان درخواست پیش کرنی ہوگی ۔ اور آپ کے مختلف عملیات کو رجسٹر میں درج کرنا ہوگا ۔ عہدہ دار متعلقہ آپ کو یہ بتلائینگے کہ کس طرح اندراجات کا عمل کیا جانا چاہئے ۔

(ط) جب آپ کا تمباکو فروخت کےلئے تیار ہو تو ۔

(۱) آپ خود محصول ادا کرسکتے ہیں ۔ اگر آپ ایسا کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو عہدہ دار متعلقہ کو مطلع کرنا چاہئے جو اطلاع پانے پر آپ کے پاس آئینگے اور اس کا وزن معلوم کرینگے ۔ اس پر محصول عائد کرینگے اور بتلائیں گے کہ وہ محصول کہاں ادا کیا جائے ۔ جب آپ ادائی محصول کی رسید ان کو بتلائیں گے تو آپ کو ایک اجازت نامہ منتقلی دیں گے جس کی وجہ سے آپ اس تمباکو کو دوسرے مقام پر لے جاسکیں گے ۔

(۲) آپ اس تمباکو کو ایسے تاجر کے پاس بھیج سکتے ہیں جو کسی ضمانت دادہ گودام کا مالک ہو اگر آپ ایسا کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو صداقت نامہ جات منتقلی کی ایک کتاب کےلئے عہدہ دار مجاز کو درخواست دینی چاہئے ۔ جسمیں سے بوقت منتقلی آپ ایک صداقت نامہ تمباکو کے همراہ روانہ کریں گے ۔ عہدہ دار متعلقہ آپ کو بتلائیں گے کہ کس طرح صداقت نامہ تکمیل کیا جاتا ہے بشرطیکہ آپ ان سے دریافت کریں ۔ آپ کو چاہئے کہ ان صداقت ناموں کی نقول اپنے پاس محفوظ رکھیں اور جسوقت وہ کتاب ختم ہو جائے تو آپ کو وہ تمام نقول عہدہ دار آبکاری کے حوالہ کر دینا چاہئے ۔ اگر آپ خواہش کریں تو آپ کو مزید ایک کتاب دیجائیگی ۔ یا

(۳) اپنے حدود ارضی کے اندر آپ اپنا تمباکو کسی اجازت یافتہ تاجر یا دلال کو فروخت کرسکتے ہیں ۔ اگر آپ ایسا کریں تو خرید کنندہ اپنے صداقت نامہ کی بنیاد پر وہ تمباکو اپنی گودام بھیج سکتا ہے ۔

(ی) یاد رکھئے کہ تمباکو کی کوئی مقدار آپ کے حدود ارضی کے باہر نہیں لے جائی جاسکتی بجز اس صورت کے کہ عہدہ دار کا اجازت نامہ حاصل کیا گیا ہو یا آپ کا دستخط شدہ صداقت نامہ متعلقہ ساتھ ہو یا یہ کہ لے جانے والا سند یافتہ تاجر ہو ۔ اگر آپ کا تمباکو راہداری متعلقہ کی موجودگی کے بغیر آپ کے حدود ارضی سے باہر ہو جائے تو وہ ضبط کر لیا جائیگا اور آپ حسب قاعدہ جرمانہ کے مستوجب ہونگے ۔

(ك) اگر آپ کسی دوسرے صاف کنندہ تمباکو کو یا اگانے والے کے پاس سے کوئی تمباکو وصول کریں تو آپ کا فرض ہوگا کہ آپ عہدہ دار متعلقہ کو اس کی اطلاع کریں ۔

(ل) اگر آپ چاہتے ہیں کہ ایک قابل لحاظ مدت تک اپنے تمباکو کو اپنی حدود ارضی کے اندر جمع رکھیں تو آپ کو اعلی عہدہ دار آبکاری کے پاس اس غرض کےلئے درخواست دینا چاہئے تاکہ وہ آپ کے گودام کی پسندیدگی یا نا پسندیدگی کا اظہار کرسکے ۔ آپ کو اجازت نامہ کےلئے درخواست دینی ہوگی جس کےلئے آپ کو اپنی گودام کی سائز کے بموجب فیس ادا کرنی ہوگی ۔ آپ کو ایک ضمانت نامہ کی بھی تکمیل کرنی ہوگی اور چند رجسٹرات رکھنے ہونگے ۔ آپ کی استدعا پر مقامی عہدہ دار آپ کو تفصیلات سے واقف کرائیں گے ۔

(۳) اگر آپ نے مندرجہ بالا توضیحات پڑھ لی ہیں تو آپ جان لینگے کہ تا وقتیکہ آپ نہ چاہیں آپ کو کسی قسم کا محصول ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کسی ضمانت دادہ گودام کو بغیر کسی ادائی محصول کے اپنا تمباکو بھیج سکتے ہیں۔ اگر آپ سالانہ (۱۰۰) من سے کم تمباکو فراہم کرتے ہوں تو آپ کو اپنے اجازت نامہ کے لئے کسی قسم کی فیس ادا کرنی نہ ہوگی۔ اگر آپ (۱۰۰) یا (۱۰۰) من سے زیادہ فراہم کرتے ہوں تو آپ کو فیس ادا کرنی ہوگی۔

(۴) اگر آپ کو کسی دقت کا سامنا ہو تو عہدہ داران متعلقہ سے مشورہ کیجئے۔ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ آپ کی حتی الوسع امداد کریں۔

محکمہ آبکاری ممالک محروسہ سرکار عالی حیدرآباد

تمباکو کے بیوپاریوں۔ دلالوں۔ کمیشن ایجنٹوں اور سانبوالوں کے لئے ہدایات

نمبر (۱) مندرجہ ذیل ہدایتوں سے معلوم ہو جاوے گا کہ تمباکو پر محصول لگنے سے تھوک خرید و فروخت پر کیا اثر پڑا ہے یہ ہدایتیں قاعدے اور قوانین کو منسوخ نہیں کرتی ہیں۔ تم کو اسے قاعدہ کے لئے ایک کتاب ایکٹ اور ایک قانون کی لے لینی چاہئے۔ ان کی شرائط خوب اچھی طرح پڑھو اور اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے تو مقامی افسر محکمہ ہذا سے دریافت کر لو۔ وہ حاکم بالا کے حکم کے موافق ہر ممکن طریقہ سے تمہاری امداد کرینگے

نمبر (۲) لیسنس | سب سے پہلے تم کو نزدیک تر ین افسر محکمہ کے پاس جانا چاہئے وہ تم کو درخواست کے فارم دیدینگے اور تم کو بتلائیں گے کہ کس طرح عمل کرنا چاہئے۔ جو تمباکو بنانیوالے کچا تمباکو تھوک نرخ پر خریدتے ہیں ان کو بھی تھوک بیوپاری کی طرح لسنس لینا ہوگا۔ اگر تم ایسا تمباکو رکھنا چاہتے ہو جس پر ڈیوٹی نہیں دی گئی ہے تو تمکو ایک لیسنس گودام کا بھی فیس دیکر لیناہوگا۔ اور ایک اقرار نامہ تحریر کرنا ہوگا اور اسی ضمانت دینی ہوگی جسے محکمہ منظور کرلے اپنے لیسنسوں کو گودام میں اسی جگہ لگا دیں جہاں سے دیکھا جاسکے۔

نمبر (۳) تمباکو خریدنا رکھنا اور بیچنا | تاوقتیکہ تمہارے پاس تمباکو رکھنے کے لئے لسنس لیا ہو گودام نہ ہو تم صرف ایسا تمباکو خرید سکتے ہو اور رکھ سکتے ہو جس پر ڈیوٹی دے دی گئی ہو۔ اور ضروری پرمٹ حاصل کرلیا گیا ہو۔ اگر تم گودام سے باہر تمباکو بھیجنا چاہو تو سب پہلے مقامی افسر محکمہ سے پرمٹ حاصل کرو۔

نمبر (۴) رجسٹر اندراج | درخواست کرنے پر افسر محکمہ تم کو ایک رجسٹر اندراج دیدینگے اس میں تم کو روزآنہ لکھنا ہوگا کہ کتنا تمباکو آیا اور کتنا باہر گیا۔ اس رجسٹر کو ہر افسر محکمہ کے معائنہ کے لئے پیش کرنا ہوگا۔ کسی قسم کی حیل وحجت نہ ہونی چاہئے۔ اس میں کوئی حرف چھیلا یا مٹایا نہ جاوے اور نہ کوئی ورق اس میں سے پھاڑا جاوے۔

نمبر (۵) صرف مندرجہ ذیل آدمی ہی گودام رکھ سکتے ہیں۔

(۱) تمباکو تیار کرنے والے صرف اپنی کاشت کئے ہوئے تمباکو کے واسطے۔

(۲) تھوک فروش۔

(۳) تھوک فروش جو اپنے تمباکو کو قبل فروخت بہترین بنانا چاہیں۔

(۴) تمباکو بنانے والے۔

(۵) ان کے لئے مندرجہ ذیل پابندیاں ہونگی۔

(الف) جب تک تمباکو کے ساتھ سر ٹیفکٹ مجوزہ یا سرکاری پرمٹ نہو اس وقت تک اس کو اپنے گودام میں نہ آنے دو۔ جس وقت تمباکو گودام میں آوے تم کو مقامی افسر محکمہ کو اطلاع دینی ہوگی تاکہ وہ اسکو دیکھ لیں اور تول لیں اور اگر ضرورت ہو تو اسپر محصول قائم کر دیں۔

(ب) تم کو ایک رجسٹر گودام رکھنا ہوگا جس میں روزانہ کی آمد و نکاسی کا حساب صاف صاف لکھنا ہوگا۔ نیز یہ بھی دکھانا ہوگا کہ آیا کوئی کام تمباکو بنانے وغیرہ کا بھی کیا گیا ہے۔ ہر ایک افسر محکمہ ہذا کے معائنہ کے لئے رجسٹر پیش کرنا ہوگا۔ کسی قسم کی حیل و حجت نہیں ہونی چاہئے۔ اس میں کوئی حرف جھیلا یا مٹایا نہ جاوے اور نہ کوئی ورق اس میں سے پھاڑا جاوے۔

(ح) اگر تم اپنے گودام سے باہر تمباکو لے جانا ہو تو تم کو (۲۴) گھنٹے بیشتر افسر محکمہ کو اطلاع دینی ہوگی۔ چاہے تم محصول ادا کرکے تمباکو کو اٹھاؤ چاہے دوسرے گودام میں منتقل کرو۔ مجوزہ فارم میں درخواست دینی ہوگی۔ بہر حال تمباکو جب ہی علحدہ کیا جاسکتا ہے۔ جب افسر محکمہ سے مجوزہ فارم میں پرمٹ حاصل کرلیا جاوے۔ یہ پرمٹ تمباکو کے ساتھ جانا چاہئے۔ ورنہ وہ گرفتاری میں آجاویگا۔

(د) تمباکو کے بنڈلوں پر ایسے نشان اور نمبر ڈالنے چاہئیں کہ وہ رجسٹر کے اندراج یا کسی دوسرے کاغذات سے شناخت کئے جاسکیں۔

(س) گودام میں تمباکو کے بنڈل اس طرح رکھنے چاہئیں کہ معائنہ کے وقت آسانی ہو اور ان کا رجسٹر گودام سے مقابلہ ہوسکے۔

(ش) افسر محکمہ کو ہر وقت گودام کا اسٹاک لینے کے لئے جملہ سہولتیں بہم پہنچانی چاہئیں۔ کسی قسم کی روک ٹوک نہیں ہونی چاہئے۔

(ص) گودام میں ایسا تمباکو نہیں رکھنا چاہئے۔ جس پر ڈیوٹی دیدی گئی ہو۔ ورنہ دوبارہ ڈیوٹی لگ جانے کا احتمال ہے۔

نوٹ نمبر (۱) تمباکو تیار کرنے سے مراد ہے کہ تمباکو کو کاٹنے کے بعد کھیت میں کچھ دنوں کے لئے پھیلانا اور اس کے بعد اس کی جٹی یا گچھی باندھ کر گری لگانا۔

نوٹ نمبر (۲) بنانے سے مراد ہے کھانے یا پینے کے لئے تمباکو کوٹ کاٹ کر اور مصالحہ وغیرہ ڈال کر بنانا۔

نشرگاہ حیدرآباد

آذر سنہ ۱۳۵۴ف کے پروگرام

تقاریر

یکم آذر کو ''نئے سال،، کی خیر مقدمی تقریر نشر ہوگی ساعت خواتین میں ۱۱ تا ۱۱-۱۰ ساعت صبح اور عام پروگرام میں ۸ تا ۸-۱۵ ساعت شب - نیا سال امن پسند دنیا کے لئے ایک کھلی بشارت لا رہا ہے - اتحادیوں کی فتح سے کہ گزرے ہوئے سال میں کیا کیا واقعات گزرے اور آنے والے سال سے دنیا کن کن توقعات کو وابستہ کررہی ہے -

۲ - آذر کے پروگرام میں رات کے آٹھ بجے سے مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب ''ھجو،، پر تقریر نشر فرمائینگے اردو ادب میں مزاح نگاری ایک اہم صنف ہے - اور اس کی باریکیاں ایک مبسوط توضیح چاہتی ہیں - اور مرزا فرحت اللہ بیگ جیسے مزاح نگار سے اس عنوان پر کچھ سننا یقیناً ضیافت گوش ہے -

۳ - آذر سنہ ۱۳۵۴ف کو ۸ تا ۸ - ۱۵ ساعت شب آفتاب حسن صاحب صنعتی وسائل اور سائنس کے عنوان پر تقریر نشر کرینگے - صنعت اور سائنس کے تعلق کو موجودہ دور میں جو اہمیت حاصل ہے - امید ہے کہ سننے والوں کے لئے معلومات آفریں ثابت ہوگی -

۴ - آذر - کو جناب مشتاق احمد خان صاحب حیدرآباد میں کرکٹ کے عنوان پر ۸ تا ۸ - ۱۵ ساعت شب تقریر سنینگے - اسی سلسلہ کی دوسری تقریر ۱۶ آذر کو بھارت چند صاحب کھنہ کرکٹ کی قسمیں کے عنوان سے نشر کرینگے -

۵ - آذر - کو لفٹننٹ مظفرالدین ''بھانامتی،، پر تقریر نشر کرینگے اس تقریر میں مقرر صاحب اپنے مشاہدات بھی بیان فرمائینگے -

۸ - آذر سنہ ۵۴ ف کو ۱۱ - ۱۰ تا ۱۲ ساعت صبح خواتین کے لئے ایک مشاعرہ نشر کیا جائیگا - جس میں خوش فکر شاعر خواتین حصہ لینگی - جامعہ عثمانیہ اور مقامی کالجوں کے اساتذہ کی تقریروں کا ایک سلسلہ جامعات نشر ہوگا جسمیں ۸ - آذر کو رات کے آٹھ بجے ''ڈاکٹر رضی الدین صدیقی،، سائنس اور اردو زبان کے عنوان پر تقریر نشر فرمائینگے - یہ تقریر جامعات کے لئے رکھی گئی ہے -

۱۳ - آذر کو قاضی عبدالغفار صاحب کی تقریر کا عنوان ہے ''میں نے محمد علی مرحوم سے کیا سیکھا،، محمد علی مرحوم کی زندگی ہر ایک کے لئے شمع راہ ہے - ایک ایسی داستان بھی شامل ہے جس کا ہر باب سبق آموز ہے -

۱۴ - آذر کو حیدرآباد کی سب سے دلکش اور پرفضاء ''نوآبادی،، جوبلی ہل پر مہدی نواز جنگ بہادر تقریر نشر فرمائینگے - جوبلی ہل کی آبادی اور توسیع کو نواب مہدی نواز جنگ بہادر سے جو نسبت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں -

۱۵ - آذر کو مولوی عبدالرحمن خان صاحب ہارون کی بستی کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے -

۱۹ - آذر سنہ ۱۳۵۴ف کو مولوی سید عبدالواحد صاحب ''بڑا شکار،، کے عنوان پر تقریر نشر فرمائینگے - شکار جیسے دلچسپ موضوع پر ایک دلچسپ تقریر ۱۹-آذر رات کے ۸ بجے نشرگاہ حیدرآباد نے ان حضرات کی مصروفیتوں اور مقاصد سے متعلق ایک تقریر سلسلہ شروع کیا ہے جو ملازمت سے وظیفہ پر سبکدوش ہو کر زندگی کے ایک دور میں قدم رکھتے ہیں اس دور زندگی کو ''پچپن کے بعد،، کا نام دیا جاسکتا ہے - پہلی تقریر سید محمد تقی صاحب سابق نائب ناظم آبکاری کی ہوگی -

۲۱ - آذر کو فیاض الدین صاحب ''نیا دور نیا شہر،، کے عنوان پر تقریر نشر کرینگے - جنگ کے بعد حیدرآباد کی شہری منصوبہ بندی حیدرآباد کی خوشحالی اور صحت بخش رہائش پر بہت نمایاں اثر ڈالنے والی ہے - اس تقریر سے

عظیم تر شہر حیدرآباد کا تصور اپنے خدو خال متعین کرلے سکتا ھے -

۲۳ - آذر کو ڈاکٹر مظفرالدین قریشی "تجربہ خانہ" کے عنوان پر تقریر نشر فرمائینگے یہ تقریر جامعات کے لئے ہوگی -

"مگس پروری" ایک دلچسپ مشغلہ اور منفعت بخش فن ھے - نواب فخر نواز جنگ بہادر اس موضوع پر ۲۵ - آذر کو رات کے ۸ بجے اپنے خیالات کا اظہار فرمائینگے -

۲۷ - آذر کو سید محمد ھادی صاحب حیدرآباد میں فٹبال کے عنوان پر تقریر فرمائینگے -

۳۴ - آذر کو سننے والوں کا مشاعرہ پیش کیا جائیگا - اس مشاعرہ میں سامعین کا بھیجا ہوا کلام نشر ہوگا -

فیچر اور ڈرامہ

"نیا سال" - نئے سال کی تقریب میں یکم آذر کو دن کے ساڑھے گیارہ بجے سے سال پر اور رات کے دس بجے "آصفی پرچم" کے عنوان سے فیچر پیش کئے جائیں گے - یکم آذر ھمارے نئے موازنے کا آغاز کا دن اور ھماری قومی عہد ھے روایات نے اسے مسرت اتحاد اور عزم ترقی کی تجدید کا دن بنادیا ھے - اس دن ہم "حیات نو" میں قدم رکھ کر عظیم تر زندگی کی تعمیر کا عہد کرتے ہیں -

"کشمکش" زندگی ایک کشمکش ھے اقبال نے کہا ھے
خدا تجھے کسی طوفان سے آشنا کردے
جب تک یہ طوفان نہ ہو زندگی میں ہنگامہ نہیں پیدا ہوتا - ۸ - آذر کو رات کے ۹ بجکر ۴۵ منٹ سے سید محمد اکبر وفاقانی صاحب کا ڈراما "کشمکش" پیش کیا جائےگا

"کڑوی" مٹھاس نام پر غور کیا آپ نے - ڈرامے کا یہ نام شائد آج آپ سننا پسند نہ کریں لیکن آج سے ربع صدی پہلے کچھ ایسے ھی نام ہوتے تھے تھیٹر ھال سیٹیوں اور تالیوں سے گونج رہا ھے - گھنٹی بجی - پردہ اٹھا پھر اس کے بعد - اس کے بعد قافیہ پیائی - آہ اور واہ پھر وھی تالیاں اور وھی سیٹیاں "کڑوی مٹھاس" ۱۴ - آذر کو رات ۹ بجکر ۴۵ منٹ سے سنئے -

"چوٹیں" کسی نے نگاہ غلط انداز سے دیکھا اور دل کے چوٹ لگی - یہ تو ایک شاعرانہ بات ہوئی - لیکن ھماری زندگی ہر قدم پر چوٹیں ھی چوٹیں ھیں - بعض چوٹیں ۱۵ - آذر کو دن کے ساڑھے گیارہ بجے سنئے -

انتظار کیجئے ۲۲ - آذر کو دن کے ساڑھے گیارہ بجے اور رات کے دس بجے سے جو ڈرامے پیش کئے جارھے ھیں ان کے عنوانوں کا انتظار کیجئے -

"نئی روشنی" یہ ڈرامہ تعارف کا محتاج نہیں - اسے آپ نے اسٹیج پر کئی بار دیکھا ھے اب اسے ریڈیو پر سنئے - اس ڈرامہ میں محمد فضل الرحمن صاحب نے طنز اور ظرافت سے زندگی پر ایک لطیف تبصرہ کیا ھے -

موسیقی

"شعاع اولین" سنہ ۱۳۵۳ ف کا مسافر جب زندگی کے آغاز کا پرچم سنہ ۱۳۵۴ ف کے سپرد کردیگا اور یکم آذر کی صبح جب نئے سال کی نئی امنگوں کا تحفہ پیش کریگی ہم تازہ امنگوں اور تازہ امیدوں کے ساتھ نئے سال کا پروگرام پیش کرینگے - اس پروگرام میں آپ صبح کے ۹ بجکر ۵ منٹ سے ایک کورس "شعاع اولین" سنینگے - ۱ بجے سے ساڑھے دس تک "کرنیں" کے عنوان سے تقریبی نظمیں سنوائی جائینگی نشر دوم میں شام کے پانچ بجکر ۴۵ منٹ تک غزلوں کا پروگرام ہوگا - اور مختلف شاعروں کی ایسی غزلیں گوائی جائینگی جن میں "بہار" کا ذکر ہو - رات میں ۹ بجکر ۲۰ منٹ سے ۱۰ بجے تک ھمارے غناکاروں سے بعض شاعروں کی نئی غزلیں سنئے -

"غالب کا فلسفہ رشک" غالب میں رشک کا جذبہ زیادہ تھا - اس کی شاعری کے اکثر مقامات رشک کے جذبات سے معمور ہیں - وہ کبھی رقیب سے رشک کرتا ھے - کبھی اپنے معشوق سے کبھی خود سے رشک کرنے لگتا ھے اور انتہا یہ ھے کہ اسے اپنے خدا پر رشک آنے لگتا ھے - غالب کے

کلام میں فلسفہ رتنک کے اس ارتقاء کو ٦ آذر کے پروگرام میں ساڑھے پانچ بجے سنئیے -

''قوس قزح'' پسندانی اپنی - آپ خیال سننا پسند کرینگے - ٹھمری - گیت یا غزل ۱۰ - آذر کو ساڑھے ٦ بجے سے ''قوس قزح'' سنئے آپ کی کوئی نہ کوئی پسندیدہ چیز آپ کے لئے سننے کو مل جائینگی -

''دیپک'' ۱۲ - آذر کو دیوالی کا خاص پروگرام شام کے ساڑھے پانچ سے شروع ہوگا ساڑھے پانچ سے ساڑھے چھ تک ''دیپک'' کے عنوان سے خاص گانے سنائے جائینگے - ساڑھے چھ بجے سے نشرگاہ حیدرآباد کا اسٹوڈیو آرکسٹرا تقریبی نغمہ سنائیگا - ٦ - ۴۰ سے ساڑھے سات تک ایک پروگرام ہوگا - ''سمعیں'' سوا آٹھ بجے دیوالی پرسازوں کے ساتھ نظمیں سنائی جائینگی - ۱۵ - آذر کو رات کے ساڑھے نوبجے سے ایک آپرا پیش کیا جائیگا - عنوان کیا ہوگا - کہانی کیا ہے - آپ یہ اسی وقت سنئیے -

''بچوں کے پروگرام''

ہمارے چھوٹے بھائی بہنوں کی یہ شکایت تھی کہ ہم ان کی فرمائشوں کی تکمیل نہیں کرتے - اس مہینہ سے ہم اس عنوان کے تحت بچوں کی فرمایش پوری کیا کریں گے -

۸ - آذر کو بچوں کے لئے ایک معلوماتی پروگرام پیش کیا جائے گا جس میں تاریخی اور معلوماتی اجزاء شریک ہیں - ۳۰ - آذر کو ایک پروگرام ہوگا ''شہد کہانے'' یہ ایک فیچر ہے جس میں شہد کے خواص اور فوائد بتائے جائینگے -

فیچر ز -

بھکارن - ''غریب بھی کبھی امیروں پر احسان کرسکتے ہیں سرکار'' سماج پر ایک طنز - نوشتہ آنسہ پروین جمال تاریخ نشر ٥ - آذر

نشرگاہ اورنگ آباد

تقاریر

لاسلکی او رجراثیم کی دریافت - لاسلکی کے موجدوں کو کیا معلوم تھا کہ سیدھا سادھا پیام رسانی کا ذریعہ ہزاروں مختلف کاموں میں بھی استعمال ہونے لگے گا - حتی کہ ملکوں اور قوموں کی بربادی میں بھی اس سے کام لیا جائے گا - نوشتہ مولوی علی احمد صاحب تاریخ نشر ۱۹ - آذر

ہندوستان میں سڑکوں کی ضرورت - ہندوستان جیسے طول طویل ملک میں ذرایع حمل ونقل کی ابھی بہت کمی ہے - جس کے اضافہ کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی ہے - نوشتہ مولوی عبدالمجید صاحب صدیقی - تاریخ نشر ۲۲ - آذر

نمائش مصنوعات مملکت آصفیہ

جلالت مآب حضرت سلطان العلوم خلداللہ ملکہ مدظلہم العالی ساتویں نمائش مصنوعات مملکت آصفیہ کا بہ نفس نفیس اپنے دست ہمایونی سے افتتاح فرمائیں گے -

نمایش یکم ذی الحجہ سنہ ۱۳٦۳ھ مطابق ۴ دے سنہ ۱۳۵۴ف م ۱۸ - نومبر سنہ ۱۹۴۴ع) سے باغ عام بلدہ حیدرآباد میں منعقد ہوگی -

تفصیلات دفتر مجلس نمایش (معاشی کمیٹی) باغ عام حیدرآباد دکن سے حاصل کی جائیں -

قرآن مجید

معہ ترجمہ انگریزی

انگریزی زبان میں قرآن مجید کا یہ تفسیری ترجمہ
مسٹر محمد مارما ڈیوک پکتھال مرحوم کا کیا ہوا ہے۔
جسے خاصی شہرت حاصل ہو چکی ہے۔ یہ ترجمہ
پڑھنے والے کو اسلام کی روح تک لیجاتا ہے۔

قرآن مجید کو دو مختلف جلدوں میں مجلد کیا گیا ہے
جن کا ہدیہ :

قسم اول جلد چرم ولایتی معہ کیس ۶۰ روپے
قسم دوم جلد ریگزین ۲۴ روپے

نمونہ کا دو ورقہ مفت حاصل کیا جاسکتا ہے
سررشتہ نظامت طباعت سرکار عالی
حیدرآباد دکن

معلومات

حیدرآباد

جلد ۵ .... شمارہ ۲
دے سنہ ۱۳۵۴ ف — نومبر سنہ ۱۹۴۴ء
ماہنامہ
شائع کردہ محکمۂ اطلاعات - حیدرآباد دکن

فہرست مضامین

صفحہ

احوال و اخبار	..	۱
ہندوستانی فوجوں کی خدمات کا اعتراف	..	۳
سال رواں کے لئے غذائی پروگرام	..	۸
حیدرآباد کی جنگی نمائش	..	۱۳
یوم افواج سرکارعالی	..	۱۶
صحرا گلزار بن گئے		۱۹
رہائش اور حفظان صحت کا معقول انتظام	..	۲۳
اضلاع کی خبریں	..	۲۶
نمائش کی تعلیمی اہمیت	..	۲۷
وسائل نقل وحمل کو باہم مربوط کرنے میں حیدرآباد کی سبقت		۲۸
مابعد جنگ دنیا میں ہندوستان کا مرتبہ		۳۱
لاسلکی نشریات	..	۳۲

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکارعالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں ۔

سرورق

یہ تصویر ڈنڈی پروجکٹ کی نہر کی ہے۔ یہ پروجکٹ ضلع کریم نگر میں تعمیر کیا گیا ہے ۔ پس منظر میں جو محرابیں ہیں ان سے زائد پانی خارج کیا جاتا ہے ۔

"اس نے یہ تمام قوت کہاں سے حاصل کی؟"
ان تندرست اور طاقتور بچوں کی مائیں پھولے نہیں سماتیں جب ان کے بچوں کی تعریف
کوئی دوسری عورتیں کرتی ہیں اور وہ مائیں بے شک بڑی عقلمند ہیں جو اپنے
بچوں کی تندرستی اور توانائی میں دلچسپی لیتی ہیں۔ بچہ جس میں زیادہ قوت
ہو وہ جلدی اپنی طاقت خرچ کر دیتا ہے اور آخر میں کمزور ہو جاتا ہے
سب سے لازمی بات یہ ہے کہ اپنے بچوں کو ایسی خوراک کھلانی چاہیے
جو وٹامن سے لبریز ہو اور فوراً صرف شدہ قوت کو پر کر سکے۔ اور
یہی وجہ ہے کہ وٹامن والا ڈالڈا ایک عمدہ چیز ہے وٹامن والے ڈالڈا
سے پکائے ہوئے کھانے جسمانی طاقت اور صحت میں ایک نئی روح پھونک دیتے ہیں
گھر کے تمام کھانے ڈالڈا سے پکائیں کیونکہ کنبہ کے ہر بشر کو قوت کی ضرورت ہے
ہر شخص ڈالڈا سے تیار شدہ کھانے شوق سے کھاتا ہے
وٹامن والا ڈالڈا جسم کو مضبوط اور صرف شدہ قوت کو پُر کرنے میں مدد دیتا ہے ۔ ۔ ۔
DALDA
VANASP
وٹامن والا
ڈالڈا
شرطیہ خالص بناسپتی ہے
HVM. 80-190 UD
THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO., LTD., BOMBAY

معلومات حیدرآباد

جلد ۵ | دے سنه ۱۳۵۴ف - نومبر سنه ۱۹۴۴ع | شمارہ ۲

احوال و اخبار

حیدرآباد کی جنگی مساعی پر ایك نظر - یه امر موجب مسرت ہے که جنگ کے آغاز سے ستمبر سنه ۱۹۴۴ع کے اختتام تک حیدرآباد نے جنگی اغراض کے لئے ۲,۸۸,۵۵,۰۰۰ روپیه عطیوں کی شکل میں دئے، ۴,۶۷,۵۲,۰۰۰ روپے جنگ سے متعلق امور پر صرف کئے اور ۵۰,۲۳,۰۰,۰۰۰ روپے حکومت ہند کے جنگی قرضوں میں لگائے اور اس طرح مملکت آصفیه نے جنگی مساعی کے ضمن میں جمله ۵۷,۸۰,۰۰,۰۰۰ روپے کے قریب رقم صرف کی - عطیوں میں صرف خاص مبارك، حکومت اور رعایا سب کی عطا کی ہوئی رقمیں شامل ہیں -

اس عرصه میں ۸ کروڑ روپے مالیت کی تیار شده اشیاء فراہم کی گئیں اور حکومت ہند کی طرف سے ۱۲۶ کروڑ روپے کے صرفه سے فوجی پروجکٹ تعمیر کئے گئے - محکمۂ تعمیرات عامه نے فوجی عمارتوں کی تعمیر، فوجی اغراض کے لئے سڑکوں کی مرمت اور زیاده غله اگانے کی مہم کے تحت آبپاشی کے انتظامات پر ایک کروڑ روپے سے زیاده رقم صرف کی - محکمۂ تعمیرات کے کارخانوں میں ۱۳۷۵۰۰۰ روپے مالیت کی جنگی اشیاء تیار کی گئیں - ریلوے کے کارخانوں میں ۲۰۰ اقسام کی ۱۰ لاکھ سے زیاده اشیاء بنائی گئیں، ۵۰۰۰ ڈرائیور میکانکوں کو تربیت دی گئی اور فنی تربیتی مرکز اور اس کے کارخانوں میں بھی ۲۰۰۰ میکانکوں اور کاریگروں نے تربیت حاصل کی - سمندر پار جنگی ضروریات کے لئے محکمه ریلوے نے ۱۳۰ بندگاڑیاں، ۸ انجن اور ۲ سامان رکھنے کی گاڑیاں روانه کیں -

حیدرآباد نے ہندوستانی فضائیه اور سیول طیاره رانی کی اسکیم کے لئے ۲۷۳، ہندوستانی فوجی اسکیم کے لئے ۱۴۱۹، کاریگروں کی تربیتی اسکیم کے لئے ۲۷۶۵ اور ہندوستان کی دفاعی سروس کے لئے ۱۸۹۰ رضاکار فراہم کئے - جامعه عثمانیه نے ۱۲۶ کیڈٹوں کو فضائی تربیت دی جن میں ۹۱ کو اہلیت کی سند عطا کی گئی، ۲۲ کے تقرر کے لئے سفارش کی گئی اور ۱۴ فضائیه میں مختلف حیثیتوں سے شریک ہو گئے - فوج کے چھ دستے، جونوب خانوں، میکانکی سواره رسالوں، پیاده دستوں اور نقل و حمل کے میکانکی دستوں پر مشتمل ہیں اور جنہیں ہندوستانی فوجوں کے مماثل تربیت دی گئی اور مسلح کیا گیا، بیرون ممالك محروسه خدمات انجام دینے کے لئے تاج کے سپرد کئے گئے - ان میں سے تین دستے دشمن کے خلاف جنگ میں شریک رہے - ان دستوں میں حیدرآباد کی پہلی پلٹن بھی شامل ہے جو ملایا میں گرفتار کرلی گئی تھی - جنگ کے لئے فوجوں کو مسلح کرنے پر بھی حیدرآباد نے تقریباً ۸۲۰۰۰۰۰ روپے صرف کئے -

* * * * *

کان کنوں کے لئے سہولتیں - اعلی حضرت بندگان عالی نے حال ہی میں دو قوانین کو شرف منظوری عطا فرمایا ہے - جو کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے حالات کو بہتر بنانے میں بہت مفید ثابت ہونگے - ان میں سے ایک قانون کانوں میں کام کرنے والی عورتوں کے لئے زچگی کے زمانے میں سہولتیں فراہم کرنے سے متعلق ہے اور اس کی رو سے ایسی عورتیں جو مسلسل ۶ ماہ تک کانوں میں کام کرتی رہی ہوں زچگی کے زمانے

میں گزارہ پانے کی مستحق ہونگی ۔ دوسرا قانون کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی بہتری کے لئے ایک فنڈ سے متعلق ہے اور اس قانون کی رو سے کانوں سے روانہ کئے جانے والے کوئلے اور کوک پر ایک محصول عائد کیا جائےگا اور اس سے جو آمدنی ہوگی وہ مزدوروں کے لئے طبی امداد، آب رسانی اور تعلیم جیسی سہولتیں فراہم کرنے اور ان کے معیار زندگی کو بہتر بنانے پر صرف کی جائے گی ۔ حکومت نے عمال کی فلاح و بہبود سے متعلق ایک عہدہ دار کا تقرر بھی کیا ہے جن کا یہ فرض ہوگا کہ وہ کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے حالات سے حکومت کو آگاہ کریں اور ان کی جائز شکایات دور کرنے کا خیال رکھیں ۔ کوئلہ نکالنے والی کمپنی نے جنوری سنہ ۱۹۴۴ع سے گرانی کے الاؤنس میں نصف اجرت تک اضافہ کردیا ہے۔ اور یہ بھی انتظام کیا ہے کہ مزدوروں کے لئے ایک روپیہ کے ۳¾ سیر چاول یا ۸ سیر جوار فروخت کی جائے ۔ اس کے علاوہ کپڑے اور سگریٹ بھی کم نرخ پر فروخت کئے جاتے ہیں اور رہائش اور طبی امداد کا انتظام بھی مفت کیا گیا ہے ۔ ہر مہینے کی پہلی اور ۱۶ تاریخ کو مزدوروں کے لئے تفریح کے ایام قرار دیا گیا ہے ۔

* * * * *

زیادہ غلہ اگانے کی مہم ۔ حکومت سرکارعالی نے حال ہی میں منیر پروجکٹ کی تعمیر کے لئے منظوری دی ہے جس سے ۱۶۰۰۰ ایکڑ آراضی سیراب ہوسکے گی ۔ یہ پروجکٹ ضلع کریم نگر کے تعلقہ سرسلہ کو سیراب کریگا اور اس کی تعمیر پر تقریباً ۳۵۰۰ لاکھ روپے صرف ہونگے ۔ اس کے علاوہ ساکت پروجکٹ بھی منظور کیا گیا ہے جس سے ۷۰۰۰ ایکڑ آراضی سیراب ہوگی ۔ اضلاع رائچور اور گلبرگہ میں بند بنانے کا کام ترقی کررہا ہے اور گزشتہ دو سال کے عرصہ میں تقریباً ۱۴۰۰۰ ایکڑ آراضی پر بند باندھے جاچکے ہیں ۔ مزدوروں کی قلت اور دوسری مشکلات کے باعث یہ کام زیادہ تیزی سے انجام نہیں دیا جاسکا ۔ لیکن اب چونکہ آراضی کو ترقی دینے سے متعلق ایک قانون منظور ہوچکا ہے اس لئے یہ توقع کی جاتی ہے کہ یہ کام زیادہ تیزی سے جاری رہے گا ۔ بند بنانے کی وجہ سے بارش کی قلت والے علاقوں میں قحط کی روک تھام کرنے اور زیادہ غلہ اگانے کی کوششوں میں بہت مدد ملی ۔

کاشتکاروں کے لئے ارزاں کھاد فراہم کرنے کے لئے متعدد شہروں میں کوڑہ کرکٹ سے کھاد تیار کرنے کی ایک اسکیم نافذ کی گئی ہے اور اسے دوسرے قصبات تک وسعت دینے کی کوشش بھی جاری ہے ۔ حکومت نے اس کے لئے ۱۱ لاکھ روپے منظور کئے ہیں ۔

حکومت سرکار عالی نے زیادہ غلہ اگانے کی مہم پر گزشتہ تین سال کے عرصہ میں تقریباً ۸۰ لاکھ روپے صرف کئے ۔

* * * * *

عورتوں اور بچوں کی صحت پر توجہ ۔ یہ ہماری بڑی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے شاہذیجاہ کو اپنی رعایا کی فلاح و بہبود کا بہت خیال رہتا ہے اور شاہی خاندان کے تمام افراد بھی عوام کی بہتری کو پوری طرح ملحوظ رکھتے ہیں ۔ چنانچہ ہر ہائنس شہزادی صاحبہ برار اور شہزادی نیلوفر فرحت بیگم صاحبہ جس جوش و خروش کے ساتھ خواتین حیدرآباد کی سماجی ترقی میں منہمک ہیں وہ ہم سب کے لئے باعث فخر ہے ۔ اس ضمن میں عورتوں اور بچوں بالخصوص غریب طبقوں کی جسمانی صحت کو ترقی دینے کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے ۔ شہزادی نیلوفر صاحبہ نے حیدرآباد کی عورتوں اور بچوں کے لئے طبی امداد فراہم کرنے والی انجمن کی صدر کی حیثیت سے حال ہی میں اضلاع کے عہدہ داروں کو مخاطب فرمایا اور دیہی علاقوں میں طبی امداد کے انتظامات کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے یہ خواہش ظاہر فرمائی کہ تمام ممالک محروسہ میں اس تنظیم کو وسعت دینے کی جدوجہد کی جائے اور محکمہ طبابت اور مقامی حکومتی اداروں کے علاوہ دیہی علاقوں کے باشندے بھی ان کوششوں کو کامیاب بنانے میں حصہ لیں ۔ شہزادی صاحبہ نے بعض ایسے اضلاع میں انجام دئے ہوئے کام کی تعریف فرمائی جہاں اس مقصد کے لئے کافی سرمایہ جمع کرکے امدادی کام باقاعدہ طور پر شروع کردیا گیا ہے ۔

ہندوستانی فوجوں کی خدمات کا اعتراف

اعلحضرت فرمانروائے دکن نے جنگی نمائش کا افتتاح فرمایا

حضرت بندگان اقدس نمائش کا افتتاح فرمانے کے بعد آنریبل سرسلطان احمد کے ساتھ واپس تشریف لا رہے ہیں۔

حضرت بندگان اقدس نے جنگی نمائش کا افتتاح فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ ''اگر اس نمائش کی وجہ سے ہمارے لوگ ہمارے فوجیوں کی حالت سے زیادہ واقف ہو جائیں اور قوم کے نو جوان زیادہ تعداد میں فوج کے مختلف شعبوں میں شریک ہونے لگیں تو یہ نمائش کی کامیابی اور قومی خدمت کی دلیل ہوگی ۔،،

اعلی حضرت شہریار دکن جنگی نمائش میں افتتاحی خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

علی حضرت بندگان عالی حیدرآباد کی جنگی نمائش میں سلامی لے رہے ہیں۔ آنریبل سر آرتھر لوتھین رزیڈنٹ حیدرآباد بھی اس تصویر میں موجود ہیں۔

اعلحضرت بندگان عالی آنریبل سر سلطان احمد کے ساتھ نمائش ملاحظہ فرمارہے ھیں ۔

نمائش کے افتتاح سے کچھ دیر پہلے شدید بارش ہونے لگی جس کی وجہ سے انتظامات میں کچھ خلل پڑ گیا تاھم اس بارش سے نمائش دیکھنے والوں کا جوش سرد نہیں پڑا اور جب رسم افتتاح انجام دیگئی تو ہزارہا اشخاص کا ھجوم تھا ۔

اعلحضرت بندگان عالی جب نمایش گاہ میں تشریف لائے تو آنریبل سر آرتھر لوتھین ریزیڈنٹ حیدرآباد ، والاشان ہزھائینس شہزادہ برار سپہ سالار عساکر آصفی، والاشان شہزادہ معظم جاہ بہادر، صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر، ہزاکسلنسی نواب صاحب چھتاری اور حکومت ہند کے محکمہ اطلاعات و لاسلکی کے نمائندوں نے استقبال فرمایا ۔ نمائش گاہ سے واپسی سے قبل حضرت بندگان اقدس نے آنریبل سر سلطان احمد کے ساتھ چند اسٹالوں کا معائنہ فرمایا ۔ بارش کی وجہ سے اس روز کے پروگرام کا بڑا حصہ منسوخ کردیا گیا ۔

نمائش کا مقصد

حضرت بندگان عالی نے جنگی نمائش کا افتتاح فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ ”مجھے آج وار سروسز کی نمایش کا افتتاح کر کے مسرت ھوئی ۔ یہہ نمائش ہندوستان کے دیگر حصوں کا دورہ کرتی ہوئی یہاں آئی ھے اور ھرجگہ اس کو کامیابی حاصل ہوئی ھے ۔

”اس نمائش کا مقصد یہ ھے کہ ھمارے ملک کے جنگی شعبوں میں جو لوگ کام کرتے ھیں انکی زندگی اور تربیت اور فرائض سے ھم کو واقفیت حاصل ھوتا کہ ھم فوج میں زیادہ دلچسپی لیں اور میدان جنگ میں اپنے سپاھیوں کی دلیری و شجاعت کی قدر کریں ۔ اس کے ساتھ ھی جنگ کے جدید ترین اسلحہ کی بھی نمایش کی گئی ھے ۔

اعلی روایات

''ہندوستانی فوج کی شاندار روایات ہیں جو قدیم سے چلی آتی ہیں ۔ موجودہ زمانہ میں اس فوج میں دونئے شعبوں کا اضافہ ہوا ہے یعنی ایک بحری دوسرے ہوائی ان دونوں نے ابھی سے بڑے کارنامے دکھائے ہیں اور اعلی روایات قائم کی ہیں جو اس ملک کی تاریخ میں زرین حروف لکھنے کے قابل ہیں ۔ مزید برآں انہوں نے برٹش اورد اتحادی فوجوں کے ساتھ اپنے ملک کی حفاظت کی ہے لوگوں کے جان و مال اور آبرو کو خطرہ سے بچایا ہے۔ سپاہیوں کی بہادری کی وجہ سے جو انہوں نے جنگ کے مخ محاذ پر دکھائی ہے جن کے منجملہ ش آفریقہ کی بھی لڑائی ہے جو انہوں نے ہمار موجودہ ہر دلعزیز سپہ سالار و وائسرا بہادر کی سرکردگی میں لڑی ہے اس ان کی بہادری چاردانگ عالم میں مشہ ہوگئی ہے ۔ موجودہ خطرناک زمانہ کوئی خدمت اپنے وطن کی اس سے بہتر ہوسکتی جوانہوں نے کی ہے اورنہ اس زیادہ کوئی کام احسان ماننے کے ق ہوسکتا ہے ۔

ہزهائنس شہزادۂ برار ، سپہ سالار عسا آصفی، یوم افتتاح کی پریڈ کے موقع پرسلا لے رہے ہیں ۔

ضروری اداروں کی نمائندگی

”جیسا کہ ظاہر ہے نمائش جنگی خدمات کے لئے ہی بالکلیہ مختص نہیں ہے بلکہ دیگر ضروری اداروں کی بھی نمائندگی ہے جس میں اسکیم برائے ٹکنیکل تعلیم شعبہ عال کو بھی جگہ پانے کا فخر حاصل ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ حرفت، اغذیہ، صحت عامہ و دیگر داخلی محاذ کے خدمات بھی قابل ذکر ہیں۔

رکروٹنگ کی حالت

”اس ضمن میں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ میری ریاست میں رکروٹنگ کی حالت ایسی نہیں ہے جیسی کہ ہونی چاہئے اور میں زیادہ مسرت محسوس کرونگا اگر اس جانب زیادہ گرمجوشی کا اظہار ہو اور زیادہ رکروٹس افواج باقاعدہ میں بھرتی ہونے کے لئے آئیں“۔

افتتاحی تقریر ختم فرماتے ہوے اعلحضرت بندگان عالی نے نمایش کے منتظمین کو ان کے عمدہ بندوبست و نیز اس کامیابی پر جو نمائش کو حاصل ہوئی ہے مبارک باد دی اور فرمایا کہ ”مجھے یقین ہے کہ میری رعایا برایا کو اس نمایش سے گہری دلچسپی پیدا ہوگی اور اس کو ایسی ہر دلعزیزی حاصل ہوگی جس کی وہ مستحق ہے۔“

سر سلطان احمد یوم افواج سرکار عالی کے موقع پر ہز هائنس شہزادۂ برار کا خیر مقدم فرمارہے ہیں۔

سال رواں کے لئے غذائی پروگرام

بدعنوانیوں کے انسداد کے لئے شدید تدابیر

حکومت سرکارعالی نے مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کی کامل تائید سے سنہ ۱۳۵۴ف (۱۹۴۴-۴۵ع) کے لئے ایک غذائی پروگرام مرتب کیا ہے۔ گزشتہ سال جو تجربات حاصل ہوئے ہیں ان کے پیش نظر قوانین اغذیہ اور غذائی پالیسی کے نفاذ میں متعدد اصلاحیں کی جائیں گی۔

لیوی کی شرحوں پر نظرثانی کرکے موجودہ حالات سے زیادہ مطابقت پیدا کردی گئی ہے۔ چونکہ حکومت کو اس کا صحیح علم ہونا ضروری ہے کہ مختلف اجناس کس مقدار میں وصول ہونگے اور ان کے ذخائر کہاں کہاں قائم ہونگے اس لئے اجناس خوردنی کی نگرانی سے متعلق قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ تاہم کوئی مطالبہ اس وقت تک نہ کیا جائے گا جب تک کہ اس کے لئے کافی وجوہات موجود نہ ہوں حیدرآباد کمرشل کارپوریشن کی جانب سے جو خریداری ہوگی اس کی قیمت فوراً ادا کردی جائیگی۔

ملحقہ علاقوں میں چوری سے غلہ لے جانے کے طریقوں کی روک تھام کے لئے زیادہ سخت تدبیریں اختیار کی جائیں گی اور اغذیہ سے متعلق انتظامات میں یہ کوشش کی جائے گی کہ خالصہ اورغیرخالصہ علاقوں میں یکسانی پیدا ہوجائے۔

حصہ پیداوار کی وصولی

حصہ پیداوار کی وصولی کا کام بدستور مجالس موضع کے تفویض رہےگا۔ تعلقداران ضلع کو یہ ہدایات دی گئی ہیں کہ جولوگ قومی خدمت کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں انہیں مجالس میں شامل کرکے غیر سرکاری عنصر کو قوی تر بنایا جائے اور غیر سرکاری ارا کین پٹیلوں اور پٹواریوں کی صرف ہاں میں ہاں ملانے والے ہی نہ ہوں۔

اس ضمن میں یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ مجالس موضع یہ انتظار نہ کریں کہ کسی موضع سے وصول طلب حصہ پیداوار کی کل مقدار وصول ہوجانے کے بعد ہی غلہ گوداموں میں روانہ کیاجائے بلکہ وہ متعدد اقساط کی شکل میں علحدہ چالان کے ساتھ بھی بھیجا جاسکتا ہے۔ اس طریقہ پر عمل کرنے سے قیمت کی ادائی میں عجلت اور نقل و حمل میں سہولت ہوگی۔

گوداموں کا انتظام

سنہ ۱۳۵۳ف میں گوداموں کا انتظام ساہوکاروں اور تاجروں کے سپرد تھا۔ لیکن بعض مقامات پر یہ لوگ اپنے فرائض بخوبی انجام نہ دے سکے اور کاشتکاروں کا اعتماد حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ چنانچہ حکومت سے بارہا یہ درخواست کی گئی کہ ان لوگوں کے بجائے یہ کام امداد باہمی کی انجمنوں کے سپرد کیا جائے۔

حکومت نے ان درخواستوں کے پیش نظر اور ممالک محروسہ میں تحریک امداد باہمی کو ترقی دینے کی پالیسی کے تحت یہ فیصلہ کیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہوسکے ان اشخاص

کے بجائے امداد باھمی کی انجمنوں سے کام لیا جائے - لیکن اس فیصلہ سے یہ نہ سمجھنا چاھئے کہ حکومت ان ساھوکاروں اور تاجروں کی دیانت پر اعتماد نہیں کرتی جنھوں نے گودام داروں کی حیثیت سے اپنی خدمات پیش کیں - جن مقامات میں مطلوبہ معیار کے مطابق مجالس امداد باھمی موجود نہیں ھے وھاں مقامی عہدہ داروں کے مشورہ سے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی جانب سے مناسب انتظام کیا جائے گا - یہ بھی ممکن ھے کہ جن مقامات کے ساھوکاروں اور تاجروں کی خدمات الزام سے مبرا ھوں وھاں موجودہ انتظام ھی برقرار رھے -

• گوشوارہ

جنس	علاقہ	کاشتکار کا طبقہ	حصہ پیداوار کی شرح فی ایکڑ حصہ پیداوار کی شرح
دھان	ممالک محروسہ	ھر ایک کاشتکار	فصل آبی میں تین من فی ایکڑ فصل تابی میں چار من فی ایکڑ
دھان کے علاوہ دوسرے تمام اجناس	مرھٹواڑہ ، کرناٹک اور عادل آباد	دس ایکڑ سے کم کاشت کرنے والا ھر ایک کاشتکار	ایک من فی ایکڑ
,,	,,	دس ایکڑ یا اس سے زیادہ کاشت کرنے والا ھر ایک کاشتکار	دو من فی ایکڑ
,,	تلنگانہ بہ استثناء عادل آباد	دس ایکڑ سے کم کاشت کرنے والا ھر ایک کاشتکار	عموماً $\frac{3}{4}$ من فی ایکڑ لیکن اگر زرخیز علاقوں میں فصل اچھی ھو تو تعلقدار مقامی مشاورتی مجلس اغذیہ کے مشورہ اور صدر ناظم رسد کی منظوری سے یہ شرح ایک من فی ایکڑ تک بڑھا سکیں گے-
,,	,,	دس ایکڑ یا اس سے زیادہ کاشت کرنے والا ھر ایک کاشتکار	بالعموم $\frac{1}{4}$ ۱ من فی ایکڑ لیکن مذکورہ بالا قسم کے علاقوں میں جہاں دس ایکڑ سے کم کاشت کرنے والوں سے ایک من فی ایکڑ وصول کیا جائے گا تعلقدار مقامی مشاورتی مجلس اغذیہ کے مشورے اور صدر ناظم رسد کی منظوری سے دس ایکڑ یا اس سے زیادہ کاشت کرنے والوں سے دو من فی ایکڑ تک وصول کرسکیں گے - اگر فصل چھ آنے سے کم ھو تو نصف حصہ پیداوار وصول کیا جائیگا - اور تین آنے سے بھی کم ھو تو یہ حصہ قطعاً وصول نہ کیا جائے گا-

گوداموں کا محل وقوع اور تعداد

ایک تجویز یہ بھی ہے کہ اس سال گوداموں کی تعداد میں کافی اضافہ کردیا جائے ۔ نئے گودام زیادہ تر دیہی علاقہ میں قائم کئے جائیں گے ۔ حکومت نے یہ طے کیا ہے کہ ہرایک تعلقہ کے کسی مناسب کاروباری مرکز میں دو یا تین پختہ گودام بھی تعمیر کئے جائیں ۔ اس تجویز پرعمل کرنے کی وجہ سے اس رقم میں کافی بچت ہوجائے گی جو کرایہ کی شکل میں ادا کی جاتی ہے اور غلہ کے ذخیرے زیادہ محفوظ بھی ہو جائیں گے جب ان گوداموں کی ضرورت باقی نہ رہے گی تو یہ غلے کے بینک قائم کرنے کے لئے محکمہ امداد باہمی کودے دئے جائیں گے ۔

غلے کی خریداری

مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کی اسکیم کے تحت حکومت راتب بندی والے مقاموں ، فوجی ضرورتوں اور قلت پیداوار والے علاقوں کے لئے جو غلہ وصول کرتی ہے وہ ممالک محروسہ کی مجموعی پیداوار کے آٹھویں یا نویں حصہ سے زیادہ نہیں ہوتا ۔ اگر حکومت کو یہ اطمینان ہوتا کہ باقی ماندہ پیداوار بازار میں لائی جائے گی اور مقررہ نرخ پر دستیاب ہوسکے گی تو وہ حصہ پیداوار کے علاوہ غلہ کی مزید خریداری کا طریقہ اختیار نہ کرتی ۔ لیکن سنہ ۱۳۵۳ ف میں جو تجربہ ہوا اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ بڑے کاشتکار اور تاجر صحیح طرزکار اختیار نہیں کرتے اور محکمہ رسد کو جو دشواریاں پیش آئیں ان کی زیادہ تر وجہ یہی ہے کہ اس نے ان اشخاص پر جو اعتماد کیا وہ غلط ثابت ہوا ۔

چنانچہ حکومت کا یہ خیال ہے کہ بڑے کاشتکاروں کی ذاتی ضروریات اور تخم کے لئے کافی غلہ چھوڑ کر باقی ماندہ غلہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں حاصل کرے ۔ غلہ کی خریداری کا یہ کام امداد باہمی کی مجالس کے بھی سپرد ہوگا ۔ جن مقامات میں یہ مجالس موجود نہیں وہاں حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی جانب سے کوئی اور مناسب انتظام کیا جائے گا ۔ خرید کیا ہوا غلہ متعلقہ ضلع اور تعلقہ میں جمع کیا جائے گا اور اس وقت تک ضلع سے منتقل نہ کیا جاسکے گا جب تک کہ تعلقدار اس بات کی تصدیق نہ کردیں کہ اس منتقلی سے مقامی غذائی صورت حال پر برا اثر نہ پڑے گا ۔

خرید کئے ہوے غلہ کی قیمت اسی وقت ادا کردی جائے گی چنانچہ اس کے لئے تعلقداروں کے پاس کثیر رقم جمع کردی گئی ہے اور تحصیلداروں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ایسی جملہ خریداری کی قیمت خزانہ سے فوراً ادا کردی جائے جو یہ یک وقت سو روپئے سے زیادہ نہ ہو ۔ قیمت خرید قواعد میں مقررکی ہوئی انتہائی قیمت یا بازار کے نرخ (دونوں میں سے جو کم ہو) سے کم نہ ہوگی ۔

نقل و حمل

سنہ ۱۳۵۳ ف میں جو تجربہ ہوا ہے اس کی بنا پرحیدرآباد کمرشیل کارپوریشن نے زیادہ عجلت اور کفایت سے غلہ منتقل کرنے کا خاص طور پر انتظام کیا ہے معقول کرایہ پر بنڈیاں حاصل کرنے کے علاوہ دیہی علاقوں سے سڑکوں تک غلہ لانے کے دوسرے انتظامات بھی کئے جائیں گے اور جب سڑکوں تک غلہ پہنچ جائے گا تو انہیں لاریوں کے ذریعہ بہ آسانی منتقل کیا جاسکے گا ۔ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے پاس دوسو سے زیادہ لاریاں موجود ہیں اور برطانوی فوجی عہدہ داروں اور شاہی فضائیہ کے ارباب اقتدار نے بھی یہ وعدہ کیا ہے کہ جب ضرورت ہوگی تو وہ اپنے وسائل نقل وحمل حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے حوالہ کردیں گے ۔

ریلوں کے ذریعہ غلہ کی منتقلی کے بارے میں یہ انتظام کیا گیا ہے کہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن سے متعلق غلہ کو ترجیح دی جائے گی ۔ خانگی تاجروں کا غلہ ریل کے ذریعہ اس وقت تک منتقل نہ کیا جاسکے گا جب تک کہ تعلقدار یا حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن اس کی اجازت نہ دیں ۔

امید ہے کہ ان انتظامات کی وجہ سے حیدرآباد اورسکندرآباد اور ممالک محروسہ کے دوسرے مقامات میں چور بازار کم

ہوجائیں گے ۔ شہروں میں صرف اتنا ہی غله لایا جائے گا جو وہاں کی آبادی کےلئے ضروری ہے اور باقی ماندہ غله دیہی علاقوں میں ہی رہےگا اور اس طرح ان علاقوں میں بے‌چینی کا اہم سبب باقی نه رہےگا ۔ مختلف اضلاع میں غلے کی باہمی منتقلی پر تعلقداروں کی نگرانی بدستور قائم رہےگی ۔

پیداوار کی قلت والے اضلاع کےلئے مقررہ مقدار

اجناس خوردنی سے متعلق صحیح زرعی‌اعداد فراہم ہونے کے ساتھ ہی محکمه رسد اجناس کی تقسیم کا ایک خاکه مرتب کرے گا اور اس‌کی ترتیب میں تعلقداروں سے بھی مشورہ لیا جائے گا ۔ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کا شعبه نقل وحمل اسی خاکه کے مطابق عمل کرےگا ۔

قانون کا نفاذ

گزشته سال اجناس خوردنی سے متعلق قانون کے نفاذ میں اتنی سختی نہیں برتی گئی جتنی که حالات کے پیش نظرضروری تھی اور اس‌کا نتیجه یه نکلا که پوشیدہ ذخیروں کو برآمد کرنے میں پوری طرح کامیابی نہیں ہوئی ۔ گزشته سال جو تجربه ہوا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک نیا طریقه‌اختیار کیا گیا ہے جس سے حکومت یه پته چلائےگی که غله کے پوشیدہ ذخیرےکہاں کہاں اورکتنی مقدار میں موجود ہیں

سنه۱۳۵۳ف انتظامات رسد کا پہلا سال تھا اور حکومت نے یه مناسب نه سمجھا که نگرانی کے قواعد کی خلاف‌ورزی کرنے والوں کے خلاف شدید کارروائی کی جائے ۔ چنانچه عہدہ‌داران‌ضلع کو یه ہدایت‌کی گئی که وہ عوام کوان‌قوانین کی اخلاقی اہمیت اور ان سے متعلق معلومات سے آگاہ کریں اور ان پر عمل کرانے کےلئے ترغیبی طریقے اختیار کریں ۔ لیکن سنه۱۳۵۴ف میں اس بارے میں مختلف طرز عمل اختیار کیاجائےگا ۔ چونکه اجناس خوردنی کی نگرانی سےمتعلق قوانین کے مضمرات سے عوام کو بخوبی آگاہ کیا جاچکا ہے اسلئے اب ان کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف‌سخت تدابیر اختیار کی جائیں‌گی۔ حکومت کا مقصد صرف یہی ہے که کاشتکار تاجر اور صارف حکومت کو ذخیروں کی‌مقدار اور محل وقوع سے مطلع کریں ۔ جب تک که کافی اورمعقول وجه نه ہو غله وصول نہیں کیا جائے گا اور جب کبھی‌غله حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی تو اس‌کی قیمت قواعد میں مقرر کی ہوئی انتہائی قیمت‌یا بازارکے نرخ (دونوں میں سے جوکم ہو)کے مطابق ادا کی جائے گی ۔

راشن بندی

حیدرآباد اور سکندرآباد میں راشن بندی کے نفاذ میں جو کامیابی ہوئی ہے اس‌کی وجه سے دوسرے مقامات میں بھی اس‌کا نفاذ ممکن اور آسان ہوگیا ہے۔ ورنگل اور نارائن پیٹھ میں راشن بندی نافذ کی جاچکی ہے اور اورنگ آباد ، جالنه ، کھمم ، ناندیڑ ، گلبرگه ، سورا پور شاہ پور ، بادگیر اور دوسرے مقامات میں بھی‌عنقریب‌نافذ ہوجائیگی

چاول کی قلت کے مدنظر مرکزی مشاورتی مجلس اغذیه کی مجلس عامله سے مشورے کے بعد یه طے کیا گیا ہے که چاول کی مقدار فی کس چار چھٹانک یومیه کے بجائے تین چھٹانک یومیه کردی جائے ۔

دیہی علاقوں میں اجناس خوردنی کی تقسیم

دیہی علاقوں میں غیر زراعت پیشه اشخاص کےلئے اجناس خوردنی کی تقسیم کے ضمن میں نلگنڈہ میں جو طریقه‌اختیار کیا گیا ہے اسی پر تمام ممالک محروسه میں عمل کیاجائیگا اس طریقے کے مطابق مجالس امداد باہمی کے ذریعه بڑے کاشتکاروں سے غله خرید کر ایسے غیر کاشتکاروں یا غله کی کمی کے ایام میں چھوٹےکاشتکاروں میں تقسیم کیاجائےگا۔ امداد باہمی کی مجالس کو اس کاروبار کے عوض مناسب کمیشن دیاجائےگا اور اس طرح جو فائدہ ہوگا وہ ایسے کاشتکاروں یا صارفوں کو منافع کی شکل میں ملے گا جو ان مجالس کے رکن ہوں گے ۔

قیمتیں

فی‌الحال حکومت موجودہ قیمتوں میں مداخلت کرنانہیں

چاہئے ۔ لیکن جب کبھی ممکن ہوگا حیدرآباد کمرشیل کاربوریشن قیمتوں کو کم کرنے کی کوشش کریگا تاکہ صارفوں کو فائدہ پہنچ سکے ۔

چوری سے غلہ کی منتقلی کا انسداد

اگرچہ کہ حیدرآباد میں غلہ کی قسمت اپنی ہی زیادہ ہے جتنی کہ ملحقہ صوبوں میں تاہم چوری سے غلہ لیجانے کا طریقہ بالکل ختم نہیں ہوا ۔ اسلئے حکومت کا یہ ارادہ ہے کہ مسلح سوار سرحدوں کی نگرانی کریں اور حصہ طور پر غلہ جمع کرنے اور منتقل کرنے کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لئے پولیس کے سرواری دستوں سے بھی کام لیا جائے ۔ کوتوالی اضلاع کے حصہ سے کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کروڑ گیری کی تمام چوکیوں اور ریلوں تک رسائی والے مقاموں پر شدید نگرانی رکھیے ۔ مشاورتی مجلس اغذیہ کی ایک ذیلی کمیٹی کے لئے ضروری سہولتیں فراہم کی جائیں گی تاکہ وہ اضلاع کا دورہ کر کے مواد فراہم کرے اور ناجائز طریقے اختیار کرنے والے اشخاص کے خلاف حکومت کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرے ۔ محکمہ انسداد رسوت ستانی بھی اغذیہ سے متعلق انتظامات کی نگرانی کرتا رہے گا ۔

بر آمد و در آمد

اجناس خوردنی کی برآمد پر پابندیاں برقرار رہیں گی ۔ تاہم ربیع اور آبی فصلوں کے بعد صورت حال پر نظر ثانی کی جائے گی ۔ اگر اپنی بچت ہوئی کہ اسے بہ آسانی برآمد کیا جاسکے تو مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ سے مشورہ کے بعد ضروریات سے زیادہ مقدار ہندوستان کے حاجتمند حصوں کے لئے برآمد کی جائے گی ۔ حیدرآباد کمرشیل کاربوریشن دالیں برآمد کرے گا جو اس مقصد کے لئے ٹنڈر طلب کرنے کے بعد خریدی جائیں گی ۔

غیر خالصہ علاقوں میں غذائی انتظامات

غیرخالصہ علاقوں میں اجناس خوردنی ذخیرہ کرنے کے رجحان کے مدنظر تعلقداروں کو ایسے اختیارات دئے گئے ہیں جن سے کام لے کر وہ ذخیرہ بندی کا انسداد کرسکینگے خالصہ علاقوں سے غیرخالصہ علاقوں میں غلہ منتقل کرنے کے لئے تعلقداروں سے اجازت نامہ حاصل کرنا ضروری ہے ۔

یہ تمام تدابیر اختیار کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ممالک محروسہ میں غذائی صورت حال بہتر ہوجائے اورعوام اطمینان محسوس کرنے لگیں ۔ اس موقع پر یہ واضح کردینا بھی ضروری ہے کہ ان تدابیر کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ باشندگان ملک کے تمام طبقے ان کی تائید اوراشتراک عمل کریں اور اسی بنا پر یہ توقع کی جاتی ہے کہ ان تدابیر کو ہرطرح کامیاب بنانے میں پبلک پورا حصہ لے گی ۔

حیدرآباد کی جنگی نمائش

قابل دید چیزیں

باسندگان حیدرآباد بہت دنوں سے اس روز کا انتظار کررہے تھے جب ان کے محبوب فرمانروا ''یار وفادار سلطنت برطانیہ،، حیدرآباد میں جنگی نمایش کا افتتاح فرمانے والے تھے ۔ آخرکار ان کی مراد برآئی اور ۲۳ ۔ اکتوبر کو اس نمائش کا افتتاح ہوا ۔ بریسموورڈ بولو گراونڈ میں جو شاندار جنگی نمائش منعقد ہوئی ہے وہ اس سلسلہ کی پندرھویں نمائش ہے جس کا آغاز گزشتہ سال ماہ مارچ میں دھلی کی جنگی نمائش سے ہوا تھا ۔ یہ نمائش تقریباً ایک سو ایکڑ رقبہ پر پھیلی ہوئی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک نیا شہر آباد ہوگیا ہے جہاں ہر دم چہل پہل رہتی ہے ۔ جنگی نمائش کو دیکھنے کےلئے روزانہ ہزارہا اشخاص آتے ہیں ۔

تعلیمی اور معلوماتی اعتبار سے یہ نمائش بہت مفید ہے اور اسے بجا طور پر ''برطانوی سلطنت میں اپنی نوعیت کی سب سے بڑی نمائش،، کہاجاتا ہے ۔ یہ نمائش بہت دلچسپ ہے اور عامیوں اور ماہروں سب کےلئے یکساں جاذب توجہ ہے ۔ دبابو کی لڑائی ، فضائی مظاہرے اور بحریہ سے متعلق اشیا، عوام کےلئے بڑی کشش رکھتی ہیں ۔ نمائش گاہ میں ایک تھیٹر بھی بنایا گیا ہے جہاں صداقتی تقریریں ہوتی ہیں اور روزانہ شام کو مختلف قسم کی دلچسپیوں کا انتظام کیا جاتا ہے ۔

جنگی نمائش کے کئی شعبے ہیں اور ہرایک شعبہ اتنا بڑا ہے کہ بجائے خود ایک نمائش کی حیثیت رکھتا ہے ۔ چنانچہ اس نمائش میں حربی سرویسوں یعنی بحریہ فوج اور فضائیہ سے متعلق شعبے موجود ہیں عالی شعبہ سے جنگی اغراض کےلئے تربیت کی نوعیت کا اندازہ ہوتا ہے صنعت تجارت ، مویشیوں کی پرورش اغذیہ اور حفظان صحت سے متعلق شعبے بھی قائم ہیں ان کے علاوہ صلیب احمر اور سینٹ جان اسوسی ایشن کی سرگرمیوں اور پس اندازی کی تحریک سے متعلق شعبے بھی موجود ہیں ۔

وطنی محاذ کا بھی اس نمائش میں بخوبی مظاہرہ کیا گیا ہے اور حیدرآباد کی جنگی مساعی سے متعلق کاموں کے علاوہ حکومت سرکارعالی کے قومی تعمیری محکموں کی سرگرمیوں کا بھی مظاہرہ کیا گیا ہے ۔ اور موجودہ جنگ اور مابعد جنگ تعمیر و تنظیم کےلئے اہمیت رکھنے والی قومی سرگرمیوں سے واقفیت کے علاوہ اس نمائش میں عوام کےلئے دلچسپی کا بہت کچھ سامان بھی موجود ہے ۔

ہندوستانی بحریہ

شاہی ہندوستانی بحریہ سے متعلق شعبہ میں جو چیزیں نمائش کےلئے رکھی گئی ہیں ان میں سب سے زیادہ اہم ایک جنگی جہاز کا نمونہ ہے ۔ یہ جہاز اسی قسم کا ہے جس نے حال ہی میں ارکان کے ساحل پر گولہ باری کی تھی ۔ اس کے علاوہ ایک ۲۱ ۔ انچی تار پیڈو ایک مکمل بحری سرنگ ایک ۴ ۔ انچی توپ اور ۵ ۔ انچی مشین گن بھی قابل ذکر چیزیں ہیں ۔ نمائش کی غرض سے جنی چیزیں رکھی گئی ہیں ان کا مظاہرہ بھی کیا جاتا ہے اور ہندوستانی بحریہ سے متعلق اشخاص ضروری معلومات سے آگاہ کرتے رہتے ہیں ۔

ہندوستانی فضائیہ

نمائش گاہ کے اوپر ایک ''بیراج بلون،، اڑتا ہوا نظر آتا ہے اور اس کے نیچے یہ عملی مظاہرہ کیا جاتا ہے کہ

کسی شہر کے لئے ہیراج کس قدر مفید ہوتا ہے ۔ ان چیزوں کے علاوہ ہندوستانی فضائیہ سے متعلق شعبہ میں مختلف قسم کے ہیاروں ، بموں ، مختلف قسم کے ہوائی جہازوں کے انجنوں اور ڈھانچوں فضائی چھتریوں اور لاسلکی آلوں کی بھی نمائش کی گئی ہے ۔ ایک ہریکن جنگی طیارہ اور ایک دوانجی طیارہ نے بھی اس شعبہ کی کشش میں اضافہ کردیا ہے ۔

ہندوستانی فوج

فوجی شعبہ میں جو چیزیں نمائش کے لئے رکھی گئی ہیں ان میں مختلف قسم کے دبابے ، مسلح گاڑیاں ، توپیں ، سرنگیں اور پیام رساں آلات خاص طور پر قابل ذکر ہیں ہر شام کو مصنوعی جنگ کے مظاہرہ میں دبابے اور توپیں استعمال کی جاتی ہیں اور یہ لڑائی اس طرح ہوتی ہے کہ اس پر حقیقت کا شبہ ہونے لگتا ہے ۔

بم نکالنے والا دستہ

دوسری عالمگیر جنگ کا یہ دستہ سفر مینا کا ایک ترقی یافتہ شعبہ ہے جسے دیکھنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بم کو نکالنے میں کس قدر دشواریاں اور خطرے پیش آتے ہیں ۔ اس شعبہ میں مختلف قسم کے جرمن برطانوی او ر جاپانی بم اور بری سرنگیں بھی نمائش کے لئے رکھی گئی ہیں ۔

دریائی نقل وحمل

نمائش میں ایک بندرگاہ کا نمونہ بھی تیار کیا گیا ہے جس میں گودیاں اور جہاز اور ایسی مختلف عمارتوں کے نمونے دکھائے گئے ہیں جن کا موجود ہونا ضروری ہے ۔ یہ نمونہ بہت دلچسپ ہے ۔

دبابوں کی لڑائی

جنگی نمائش کا سب سے زیادہ جاذب توجہ حصہ دبابوں کی مصنوعی لڑائی ہے ۔ اس لڑائی میں مسلح گاڑیاں آگے بڑھتی ہیں اور ان کے پیچھے مختلف قسم کے دبابے ہوتے ہیں یہ گاڑیاں اور دبابے بری سرنگوں سے بھرے ہوئے میدان پر سے گزر کر دشمن کے مورچوں پر حملہ کرتے ہیں جہاں سے ۲۵ پونڈی اور دوسری مختلف توپیں پیہم گولہ باری کرتی ہیں اس مظاہرہ کو دیکھنے کے بعد اچھی طرح یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ مختلف محاذوں پر کس طرح لڑائی ہورہی ہے ۔ دبابوں کی لڑائی کے دوران میں غوطہ زن بمبار بھی حصہ لیتے ہیں ۔

مابعد جنگ تنظیم

مابعد جنگ نظم کا مسئلہ بہت اہمیت رکھتا ہے اور جنگی نمائش میں اس کا ایک عملی مظاہرہ سابق فوجیوں کے لئے ایک مکان کے نمونہ کی شکل میں پیش کیا گیا ہے اس نمونہ کے بنانے میں یہ خیال رکھا گیا ہے کہ بہت سے سپاہی رہائش کے بہتر انتظام کے خواہش مند ہوں گے ۔ اس نمونہ کا مکان کم خرچ سے بن سکتا ہے اور بہت سے سپاہی زمانہ جنگ میں پس انداز کئے ہوئے روپیہ سے ایسا مکان بنا سکیں گے ۔

عالی شعبہ

عال سے متعلق شعبہ میں مستقبل کے ہندوستان کی ایک جھلک دکھائی گئی ہے اور شہروں اور دیہاتوں کے جو نمونے پیش کئے گئے ہیں وہ بہت جاذب توجہ ہیں ان نمونوں میں باقاعدہ طور پر مرتب کئے ہوئے خاکون کے مطابق بستیاں آباد کرنے کی ضرورت کو واضح کیا گیا ہے اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے شہر اور مواضعات نہ صرف خوشنما ہوجاتے ہیں بلکہ صاف اور صحت بخش بھی ہوتے ہیں ۔

نمائش میں کارخانوں کے جو نمونے ہیں ان سے ہندوستان کی صنعتی جدوجہد کا اظہار ہوتا ہے اور انہیں دیکھنے کے بعد یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ہندوستان کے مستقبل کی تعمیر کن بنیادوں پر ہوگی ۔ ان کارخانوں میں مختلف تربیتی اداروں کے طلباء کام میں مصروف رہتے ہیں ۔

محکمہ ریلوے سرکارعالی

جنگی نمائش کے تمام شعبوں میں سرکارعالی کے محکمہ

ریلوے کا شعبہ خاص طور پر قابل ذکر ہے یہ محکمہ ممالک محروسہ کی جنگی مساعی میں بہت اہم حصہ لے رہا ہے۔ اس شعبہ میں جن اشیاء کی نمائش کی گئی ہے انہیں دیکھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جنگ کی پیدا کردہ مشکلات کے باوجود سرکارعالی کا محکمہ ریلوے کس قدر تن دھی سے مطالبات کی تکمیل کررہا ہے۔ اس شعبہ میں سب سے زیادہ جاذب توجہ ایک کھلا ہوا انجن ہے جسے دیکھنے سے مقامی کاری گروں کی مہارت کا اندازہ ہوتا ہے اشیا نمائش میں ایر کنڈشنڈ ڈیزل کارس بھی شامل ہیں جو تمام ہندوستان میں صرف اسی ریلوے کے پاس ہیں۔ ان کے علاوہ بانصویر نقشے اور خاکے وغیرہ بھی ہیں جن سے اس محکمہ کی مختلف سرگرمیوں کا اظہار ہوتا ہے۔ مسافر گاڑیوں میں جو حفاظتی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں ان کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔ محکمہ سارعی نقل وحمل اورڈرائیورمیکانکس اسکول سے متعلق متعدد اشیاء کی نمائش کی گئی ہے اور یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ پرانے اور ازکار رفتہ ذریعے کس طرح درست کرکے کارآمد بنائے جاتے ہیں۔ ہوائی جہاز کا ایک انجن بھی نمائش کی غرض سے رکھا گیا ہے۔

صحت عامہ

محکمہ صحت عامہ سرکارعالی نے بھی بہت اچھی طرح نمائش میں حصہ لیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ بہت دلچسپ طریقہ پر یہ دکھلایا گیا ہے کہ غیر صحت بخش مقامات میں جراثیم کیوں کر پیدا ہوتے ہیں اور وبائیں کیسے پھیلتی ہیں اور ان سے محفوظ رہنے کے لئے کیا کیا انسدادی تدبیریں اختیار کرنی چاہئیں۔ طاعون کاانسداد کرنے کے لئے جو مہم جاری ہے اس سے متعلق امور کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ متعدد نقشوں اور خاکوں کے ذریعہ صحت عامہ کو برقرار رکھنے اور ترقی دینے کی تدابیر بھی بتلائی گئی ہیں۔

صنعت و حرفت

محکمہ صنعت و تجارت نے کئی اسٹالوں میں نمائشی اشیاء رکھی ہیں جو قابل دید ہیں۔ کاغذ اور کمل سازی اور روز مرہ استعمال کی بعض خوشنما اشیاء کی تیاری کے مظاہرے بھی کئے جاتے ہیں کپڑوں کے ایسے نمونے بھی ہیں جن میں حسن کاری سے بھی کام لیا جاتا ہے اور ایلورہ اور ایجنٹہ کے غاروں کے نقش و نگار بنے جاتے ہیں بیدری ظروف، کریم نگر کا چاندی کے تار کا کام اور پھول دار قالین بھی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ فروخت گاہ کا قایم کیا ہوا اسٹال ممالک محروسہ میں بنی ہوئی اشیاء سے نہایت خوبی کے ساتھ آراستہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور اسٹال بھی ہے جہاں جنگی اغراض کے لئے ممالک محروسہ میں تیار کی ہوئی اشیاء نمائش کے لئے رکھی گئی ہیں۔

جنگلات

محکمہ جنگلات کے اسٹال میں جنگل کا ایک بہت اچھا نمونہ رکھا گیا ہے اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کٹاؤ کی وجہ سے کیونکر جنگل بتدریج ختم ہو جاتے ہیں۔ اس اسٹال میں ممالک محروسہ میں پائی جانے والی مختلف قسم کی لکڑیاں بھی نمائش کے لئے رکھی گئی ہیں۔

اعداد و شمار

اعداد و شمار نظم و نسق کے ترقی یافتہ رجحانات کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ سررشتہ اعداد و شمار اور محکمہ اطلاعات نے نہایت دلچسپ مصور خاکوں اور کتابوں کے ذریعہ زندگی کے مختلف شعبوں میں ممالک محروسہ کی ترقیات کا اظہار کیا ہے۔ محکمہ اطلاعات کی شائع کردہ مطبوعات ان خاکوں اور نقشوں کے ذریعہ فراہم کردہ معلومات کی اطمینان بخش طور پر وضاحت کرتی ہیں۔

ان اسٹالوں کے علاوہ زراعت، اغذیہ، زچگی اور بہبودی اطفال اور مویشیوں سے متعلق معلومات فراہم کرنے والے کئی اسٹال بھی موجود ہیں۔ محکمہ زراعت کا اسٹال بہت جاذب توجہ ہے جسے دیکھنے کے بعد تخم ریزی سے لے کر فصل کاٹنے تک تمام تفصیلات کا علم ہو جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زراعت کے جدید طریقے اختیار کرنے کی وجہ سے پیداوار میں کس قدر اضافہ ہو جاتا ہے اس شعبہ میں جن چیزوں کو پیش کیا گیا ہے ان کی تعلیمی اور معلوماتی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

یوم افواج سرکار عالی

والاشان شہزادۂ برار کا خطبۂ صدارت

حیدر آباد کی جنگی نمائش کا پروگرام کئی ایام پر مشتمل ہے اور ہر ایک یوم قومی سرگرموں کے کسی اہم شعبہ کےلئے مخص کردیا گیا ہے ۔ "یوم افواج سرکار عالی" کی صدارت فرماتے ہوئے ہزہائینس شہزادۂ برار سپہ سالار عساکر آصفی نے جنگی مساعی سے افواج سرکارعالی کے گہرے تعلق اور ان مساعی کو انتہائی حدتک ترقی دینے میں ان کی کوششوں کا خاص طور پر ذکر فرمایا ۔

حضرت بندگان عالی کی فیض رساں رہنمائی

ہزہائینس شہزادۂ برار نے اپنے صدارتی خطبہ میں یہ ارشاد فرمایا کہ " جنگی نمائش کے سلسلہ میں یوم افواج سرکارعالی کے موقع پر میں افواج باقاعدہ کی جانب سے ، جن کا کہ میں سپہ سالار ہوں ، اس دلی مسرت کا اظہار کرنا چاہتا ہوں جو ہم اس نمائش سے تعلق کی بناپر محسوس کر رہے ہیں ۔ کیونکہ یہ نمائش اس ملک کی جنگی مساعی کو ترقی دینے میں نہایت ممدومعاون ثابت ہوئی ہے۔ حیدرآباد کی افواج کا جنگی مساعی سے گہرا تعلق ہے اور انہیں شاہ ذیجاہ سے قریبی ربط ہونے کی عزت حاصل ہے ۔ چنانچہ یہ افواج حضرت بندگان اقدس کی فیض رساں رہنمائی کی بدولت مساعی جنگ میں بیش از بیش حصہ لے رہی ہیں ۔

اپنے ملک کی آواز پر لبیک کہئے

جنگی نمائش کے مقاصد کا ذکر فرماتے ہوئے ہزہائینس نے باشندگان ملک میں سے زیادہ جری لوگوں کو فوج میں شریک ہونے کا مشورہ دیا اور فرمایا کہ " جنگی نمائش باشندگان ہند کی قابل قدر خدمت انجام دے رہی ہے ۔ کیونکہ یہ انہیں جنگی حقائق اور ان آلات و وسائل سے واقف کردیتی ہے جو انسانی آزادی کے دشمنوں کے خلاف اس تباہ کن جنگ میں استعمال کئے جار ہے ہیں ۔ اس کے علاوہ یہ نمائش بہت کچھ تعلیمی اہمیت بھی رکھتی ہے ۔ کیونکہ دبابے ، مسلح گاڑیاں اور جنگی آلات ایسی چیزیں ہیں جن کے متعلق عوام صرف سنتے ہیں اور انہیں دیکھنے کا موقعہ بہت کم ملتا ہے ۔ لیکن نمائش میں ملک ان چیزوں کو دیکھتی ہے اور اس کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ جنگی محاذوں پر کیا ہو رہا ہے اور اس طرح عوام کا نقطۂ نظر وسیع تر ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے فوجی بھرتی پر لازمی طور سے اچھے اثرات مرتب ہوں گے اور جیسا کہ میرے عظیم المرتبت والد ماجد نے بھی اس نمائش کے افتتاح کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا باشندگان ملک میں سے جو لوگ زیادہ جری ہیں انہیں چاہئیے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں فوج میں شریک ہو کر اپنے ملک کی آواز پر لبیک کہیں ۔ یہ نمائش اس اعتبار سے بھی ایک اہم ضرورت کی تکمیل کر رہی ہے کہ اس کی وجہ سے ایک طرف تو عوام افواج اور ان کے آلات جنگ سے زیادہ واقف ہو رہے ہیں اور دوسری طرف شہری آبادی کی اخلاقی حالت کا معیار بلند تر کرنے میں بھی مدد ملتی ہے جو اب خدا کے فضل سے نہایت بلند ہو چکا ہے ۔ہم اپنے سپاہیوں ،دریا نوردوں اور طیار چیوں کے شکر گزار ہیں جن کے بہادرانہ کارنامے ہم حیرت و مسرت سے دیکھ رہے ہیں اورجنہوں نے شدید خطرات پر قابو پا کر جارحانہ اقدام کی رو پلٹ دی اور آخری فتح کا دن قریب تر کر دیا ۔"

جد و جہد میں کوئی کمی نہ ہو

ہزہائینس نے جنگ کی رفتار میں اتحادیوں کے موافق تبدیلی کا ذکرفرماتے ہوئے یہ تنبیہ فرمائی کہ فیصلہ کن فتح حاصل ہونے تک جنگی مساعی میں کوئی کمی

نہ ہونی چاہئے - چنانچہ ہزہائنس نے فرمایا " جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں اتحادی فوجوں کی شدید ضربوں نے دشمن کے قدم اکھاڑ دئے ہیں اور اب ان کی غیر مشروط اطاعت کا دن بہت دور نہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم بے فکر ہو جائیں اور اپنی مساعی میں کمی کردیں بلکہ ہمیں نہایت شدت سے اپنے اس اہم کام کو قائم اور جاری رکھنا ہے جس میں ہم مصروف ہیں - دنیا کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ جنگ میں مبتلا ملکوں کی شہری آبادی بھی جنگ کی رفتار سے اتنا ہی قریبی تعلق محسوس کرتی ہے جتنا کہ محاذ جنگ کے سپاہی اور اس اعتبار سے اس نمائش کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ یہ عوام کے سامنے محاذ جنگ کا ایک نقشہ پیش کر رہی ہے اور اسی بنا پر افواج باقاعدہ سرکارعالی کو بھی اس نمائش سے تعلق ہونے پر خاص طور سے مسرت محسوس ہو رہی ہے - "

نہر کا وہ حصہ جو ایک چٹان کو ۷۰ فیٹ کی گہرائی تک تراش کر بنایا گیا ہے ۔

صحرا گلزار بن گئے

آبپاشی کی بے نظیر اسکیم

ممالک محروسہ سرکارعالی کے نقشہ سے مزید ایک بڑا قحط زدہ علاقہ خارج کردیا گیا۔ ڈنڈی پراجکٹ جو آبپاشی کی اسکیم میں پورے ہندوستان میں انوکھی حیثیت رکھتا ھے اب بالکل تیار ھوچکا ھے۔ اس وقت آبپاشی کے اس بہت بڑے ذخیرہ کی وجہ سے ممالک محروسہ میں زیادہ غلہ اگانے کی مہم میں بڑی سہولتیں پیدا ھو گئی ھیں۔ اس کی کامیابی میں ڈنڈی پراجکٹ قابل قدر اھمیت کا حامل ھے۔ اس کا ایک بہت بڑا قطعہ جہاں ھر دوسرے سال کسانوں کو اپنی کاشت کا پورا پورا حاصل نہیں ملتا تھا اور جو زمین ریتلی اور بنجر تھی اور جہاں کے کسان ھمیشہ قحط کی مصیبتوں سے دوچار رھتے تھے اس پراجکٹ کی وجہ سے گلزار بن گئی ھے۔ اب اس قحط زدہ صحرا کو گلزار کہنا ھر طرح زیب دیتا ھے۔

اس علاقہ میں ایک تالاب تعمیر کیا گیا ھے جو ۸ مربع میل پر محیط ھے اور جس میں دو ہزار چھ سو دس مکعب فیٹ پانی ذخیرہ کیا جاسکتا ھے یہ تالاب ایک ہزار پانچ سو تیرہ مربع میل رقبہ کو سیراب کرتا ھے اس کا بند ڈیڑھ میل لانبا ھے۔ اس بند کے ذریعہ دریائے ڈنڈی کوروکا گیا ھے جو ضلع نلگنڈہ کے تعلقہ دیورکنڈہ میں بہتا ھے۔ اتنے بڑے اھم کام کی تکمیل تین سال کی نسبتاً کم مدت میں ھوئی اس پر ۴۰ لاکھ روپے صرف کئیے گئے اور اس کی تعمیر میں مقامی مزدوروں نے کام کیا جو عام طور پر پالموری کہلاتے ھیں۔ تمام ہندوستان میں یہ قوم اس قسم کے کاموں کے انجام دینے میں اپنی آپ نظیر ھے۔

تاریخی پس منظر۔ ڈنڈی پراجکٹ کی دلچسپ تاریخ بھی ھے جس کا تعلق ابراھیم قلی قطب شاہ کے عہد حکومت (وسط سولھویں صدی) سے ھے۔ ابراھیم قلی قطب شاہ نے دیورکنڈہ میں قیام کے دوران میں پانی ذخیرہ کرنے کے لئے دو تالاب تعمیر کئے تھے جن میں سے ایک کا نام کنڈ کور تھا۔ مدت ھوئی یہ تالاب بیکار ھوگئے اور ان سے جو نہر نکالی گئی تھی اس کے نشانات صرف ایسے پہاڑی علاقوں میں باقی رہ گئے ھیں جہاں کاشت نہیں ھوتی۔ قدیم اور جدید پروجکٹ میں غالباً یہ فرق ھے کہ اول الذکر کا ذخیرہ آب اصل ندی کے بجائے نہر پر بنایا گیا تھا۔

موجودہ پروجکٹ سنہ ۱۳۴۹ف میں منظور ھوا اور کام فوراً ھی شروع کردیا گیا اس کی تعمیر کا بنیادی مقصد یہ ھے کہ تعلقہ دیورکنڈہ میں آب پاشی کی سہولتیں فراھم کی جائیں کیونکہ یہ علاقہ شدید قحط کے مصائب میں مبتلا رھتا تھا۔
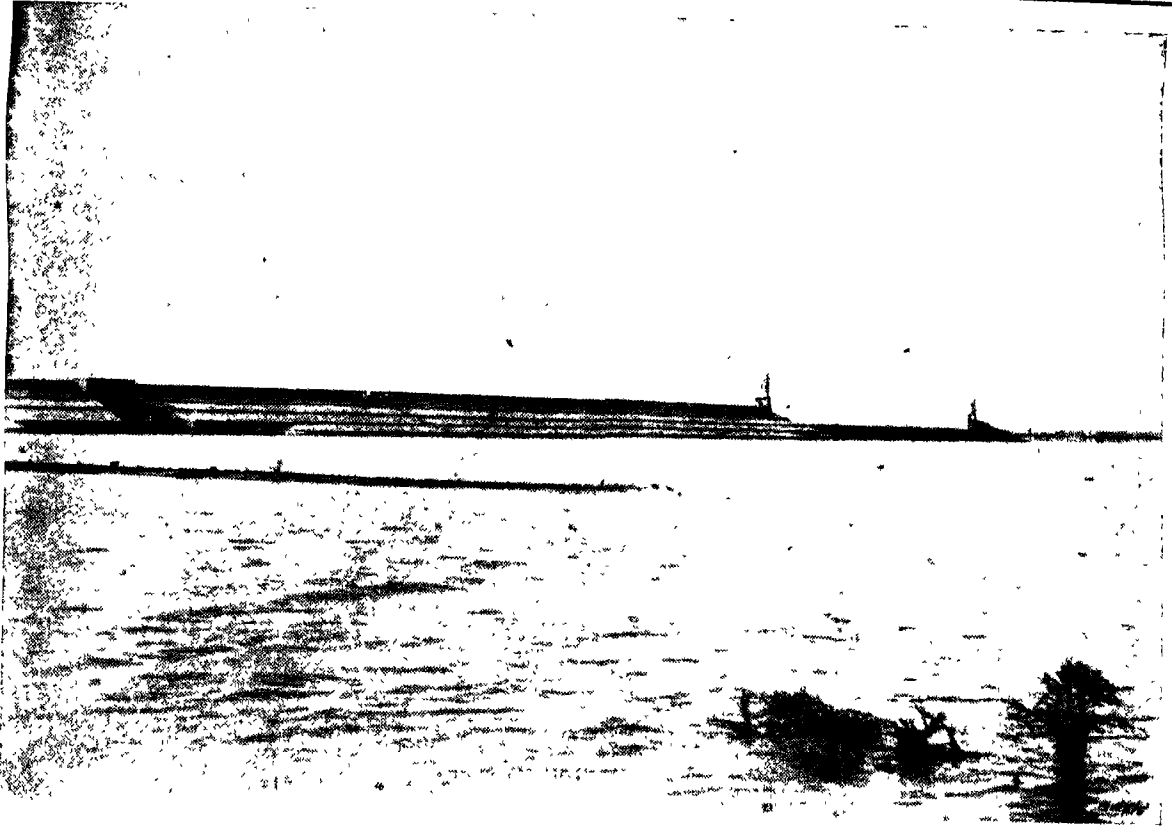
ذخیرۂ آب کے مقابل بند کا ایک منظر -

بند

دریائے ڈنڈی پر جو بند تعمیر کیا گیا ہے وہ فن انجینیری کے کمال کا اظہار کرتا ہے ہندوستان میں اپنی وضع کا یہ پہلا بند ہے - جسکی تعمیر کامیابی سے عمل میں آئی اس وقت جدید وضع کے جتنے بھی پانی کے ذخیرے ہیں وہ سب کے سب چونے اور گچ سے تعمیر کئے گئے ہیں - ڈنڈی پراجکٹ کی تعمیر ایک مرکب طریقہ پر عمل میں آئی ہے - دریا کی کم سے کم چوڑائی پر بھی اس کی لمبائی ایک ہزار فٹ سے کم نہیں ہے - اس کے بازوون پر مٹی کے پشتے ہیں جو ۲۵۰۰ فٹ لانبے ہیں دوسرا پشتہ دریا کے شمالی جانب ہے - جہاں پانی کے کٹاؤ کو روکنے اور بہاؤ کو کم کرنے کے لئے سرخ پتھر کی چھوٹی چھوٹی سلوں کے پشتے تیار کئے گئے ہیں -

فن دانوں کی شاندار کامیابی

ایک مقامی انجنیر نے جنھوں نے لندن میں تعلیم حاصل کی ہے اور امریکہ میں بڑے بڑے آبپاشی کے ذخیروں کا بغور معائنہ کیا ہے اس شاندار اور مرکب طرز تعمیر کے بند کے خاکے کو تیار کیا اور اس کی تعمیر کی ہے اس کام کو شروع کرنے سے پہلے انجینیر مذکور نے اس کا چھوٹے پیمانے پر نمونہ تیار کیا تھا جس پر کئی تجربہ کئے گئے ان تجربوں اور آزمائشوں کے اطمینان بخش نتیجوں کے

بعداس حقیقی پراجکٹ کی تعمیر عمل میں آئی جو زمینی فن دانوں کی خدمات سے عملی استفادہ کرنے کی ایک شاندار اور کامیاب مثال ہے۔

نکیلے محراب

اس بند کی ایک دوسری نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کا اندار نکیلے محراب بنائے گئے ہیں یہ عجیب و غریب نعمر جو (۸۰) فیٹ بلند ہے دریا کے ایسے حصہ در بنائی گئی ہے جہاں سب سے زیادہ گہرا پانی ہے۔ اس کاته آب حصہ طغیانی کے زور کو کمتر کر دیتا ہے اوراسی مناسبت سے اس کا نام بھی رکھا گیا ہے۔ اس خاص قسم کے بند کا مقصد یہ ہے کہ معمولی قسم کے پانی کے بہاؤ سے جو خطرناک کٹاؤ پیدا ہوجاتے ہیں وہ نہ ہونے پائیں۔ ہندوستان میں عام طور پر آبپاشی کے بندوں میں یہ رعایت رکھی جاتی ہے لیکن ڈنڈی میں بالکل نئے طریقے سے آبشار کو گرایا گیا ہے۔ اس کا خاکہ اس طرح نیار کیا گیا کہ (۹ ½) فٹ حجم کی بانی کی چادر ۷۰ فٹ نیچے دریا میں گرتی ہے لیکن اس سے نہ تو دریا کو نقصان پہنچتا ہے اور نہ بند کو۔ سائنس کی معلومات میں موجودہ ترقی اس ایجاد کی مرہون منت ہے جسکی وجہ سے بانی کے اتنے بڑے حجم کی قوت کو سمنٹ اور جونے کے خاص قسم کے آمیزے کے فرس پر گرانے سے توڑنا ممکن ہوسکا۔ جس مقام پر بانی پوری طاقت سے گرتا ہے وہاں چھوٹی چھوٹی

زاید پانی خارج کرنے والی محرابیں۔

مسافر بنگلہ - یہ خوش نما عمارت عظم ساگر کے درمیان ایک ٹاپو پر بنائی گئی ہے۔ ڈنڈی کی نہر اس تالاب میں سے بھی گزرتی ہے۔

رکاوٹوں کی ماہرانہ تعمیر سے اور خود کمانوں کی ساخت کی وجہ سے گرتا ہوا پانی بل کھانے لگتا ہے اور نسیبی حصہ پر اترنے سے پہلے اتنا کمزور ہو جاتا ہے جتنا کہ فوارہ کا اُبلتا ہوا پانی - پانی کا زور توڑنے کے لئے یہ ماہرانہ طریقہ برقابی کے کئی مسلسل مقامی تجربوں کا نتیجہ ہے۔

خرچ میں کمی

ڈنڈی پراجکٹ کی یہ عجیب و غریب خصوصیات نہ صرف انجینیری کے نقطۂ نظر سے دلچسپ ہیں بلکہ سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ان کی وجہ سے تعمیر کے خرچ میں بڑی حد تک کمی ہوگئی کیونکہ اسی قسم کے بند کو تیار کرنے میں ۸۰ لاکھ کے بجائے ۶۰ لاکھ خرچ ہوئے - زمانہ جنگ میں اُس بند کی تیاری میں خرچ کی کفایت یقینی لائق تحسین ہے - یہ کفایت مرکب طرز تعمیر کے اختیار کرنےکی وجہ سے ممکن ہوسکی مزید کفایت نہر کے دروازوں کی وجہ سے ممکن ہوئی جو حیدرآباد کے محکمہ تعمیرات کے کارخانہ میں تیار کئے گئے -

ناظتی کام

ڈنڈی پراجکٹ کے تحت ۲۷ ہزار ۶ سو ایکر زمین جو قابل آبپاشی ہے سیراب ہوتی ہے اس میں ۲۸ میل لانبی نہر بہتی ہے اور اس بنجر علاقہ کے ۳۴ دیہاتوں کو پانی

فراہم کرتی ہے یہ نہر دو ایسے آبشار بناتی ہے جو برقابی قوت حاصل کرنے کے لئے موزوں ہیں۔ اوراس طرح بھی یہ پراجکٹ بہت مفید اور کار آمد ہے۔ محکمہ مال کے عہدہ داروں کو یقین ہے کہ اس پراجکٹ کی وجہ سے آمدنی میں اضافہ ہوگا کیونکہ وہاں کی زمین ہلکی اور گہری آبپاشی کے لئے موزوں ہے اس نہر کے تحت سیراب ہونے والے علاقہ کو خریف ربیع اور آبی حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور ان حصوں کے لئے علحدہ علحدہ نہریں فراہم کی گئی ہیں۔ محاصل کی شرح میں بھی فیاضانہ رعایتیں کی گئی ہیں۔ غذا کی موجودہ کمی کی وجہ سے فصل ربیع کے لئے دس ہزار ایکڑ کو سیراب کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور آبی فصل کے لئے ۵ ہزار ایکڑ مختص کئے گئے۔

پست اقوام کو ترجیح حاصل ہے

اس رقبہ کو برقی دینے کی اسکیم کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ اس کے خاص خاص معاشی حصوں کو پست اقوام کے لئے مختص کیا گیا ہے اور زمین ہراج کئے بغیر ان کے حوالے کی جاتی ہے۔ ایک خاندان کے لئے آبی کے دو ایکڑ اور آبپاشی کے ذریعہ سیراب ہونے والے ۸ ایکڑ دیئے جاتے ہیں ایسے کسان جن کے پاس مقررہ معاشی حصہ سے کم زمین ہے انہیں پست اقوام کے بعد حق ترجیح حاصل رہے گا۔

ماڈل ٹاؤن

اس پراجکٹ کی وجہ سے جونوآبادی قائم ہوگئی ہے اسی نمونہ کا گاؤں بنایا جائے گا۔ جس کا نام پراجکٹ کے نام پر ڈنڈی ہوگا۔ اس نئے گاؤں کا خاکہ نہر کے منصوبہ بندی کے عہدہ داروں نے تیار کرلیا ہے۔ یہ گاؤں اس علاقہ کے ان تمام گاؤں کے لئے مرکزی مقام کا کام دے گا جو زیادہ صحت بخش اور بلند مقاموں پر منتقل کئے جارہے ہیں۔ اس گاؤں میں زمانہ جدید کی زندگی کی تمام ضروریات فراہم کی جائیں گی۔ اس علاقہ کے بہت سے گاؤں میں اتحاد باہمی کی انجمنیں قائم ہوگئی ہیں۔ ایسا نظام العمل بھی تیار کرلیا گیا ہے جو دیہی ترقی کی سرگرمیوں پر مشتمل ہے جن میں مشترکہ زراعت اور گھریلو صنعتیں بھی شامل ہیں۔ امداد باہمی کی انجمنوں کے ذمہ تقاوی تقسیم کرنے کا کام کیاجانے والا ہے۔ کیونکہ مضبوط بنیادوں پر زرعی کفایت کاقیام مدنظر ہے تاکہ کسان گاؤں کے ساہوکار سے چھٹکارہ پاسکے۔ جانور، تخم اور کھاد کی خریدی کے لئے جو رقم اب تک تقسیم کی گئی ہے اس کی مقدار دو لاکھ پچاس ہزار ہے اس کے علاوہ ایک تجرباتی اور تحقیقاتی مزرعہ قائم کیا گیا ہے جہاں اس فصل میں کاروبار شروع کردیئے گئے ہیں۔ ملیریا کے انسداد کا کام بھی شروع ہو چکا ہے۔

معاشی ترقی کے امکانات

مملکت حیدرآباد میں ارنڈی کی پیداوار دنیا کی ارنڈی کی پیداوار کا ۲۰ فیصد ہے۔ خوش قسمتی سے ڈنڈی ایسے علاقے کے مرکز میں واقع ہے جہاں ارنڈی زیادہ اگائی جاتی ہے۔ یہ ثابت کیا جاچکا ہے کہ آبپاشی کی مدد سے ارنڈی کی فصل میں نین گنا اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس قحط زدہ علاقہ کے ارنڈی اگانے والوں کو اپنی بڑی ضمانت حاصل ہوگئی ہے ترقیات کے خاکے تیار کرنے والوں نے ارنڈی کے تیل کی صنعت کے امکانات کو محسوس کرلیا ہے۔ چانول کی گرنیوں کے علاوہ ڈنڈی کے لئے ارنڈی کا تیل نکالنے کے کار خانے کی بھی ضرورت ہے۔ نہر کے آبشاروں سے برقابی اسکیم کے ذریعہ سستی برقی قوت اس کار خانے اور چانول کی گرنیوں کے لئے فراہم ہوسکے گی۔ اس کے علاوہ گھروں اور گاؤں کی گلیوں کے لئے بھی یہ قوت کام آسکے گی۔ ارنڈی کے تیل میں کافی چکناہٹ ہوتی ہے اس لئے اس کی بہت مانگ ہے۔ ان بانوں کی موجودگی سے ڈنڈی پراجکٹ کی جلد اور اطمینان بخش ترقی میں سہولت ہوگی۔ آخر میں یہ کہنا ضروری ہے کہ ڈنڈی پراجکٹ اس مقصد کو اچھی طرح محسوس کرتا ہے جو دیہی تنظیم جدید کی اصطلاح میں بہتر کھیت بہتر مکان اور بہتر صحت سے عبارت ہے۔

رہائش اور حفظان صحت کا معقول انتظام

یوم شہریات میں شہزادہ معظم جاہ بہادر کی صدارتی تقریر

والا شان شہزادہ معظم جاہ بہادر نے جنگی نمائش کے یوم شہریات کی صدارت فرمائی اور اپنی صدارتی تقریر میں یہ ارشاد فرمایا کہ ''اپنے عظیم ملک کے ایک شہری کی حیثیت سے مجھے یہ ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں کہ باشندگان ملک کی صحت وعافیت سے مجھے انتہائی دلچسپی ہے اور میری یہ دلی خواہش ہے کہ وہ بہتر ماحول میں مفید زندگی بسر کریں اور اپنی تمام صلاحیتوں کے ساتھ اپنے ملک کی خدمات انجام دیں ۔''

شہزادہ والا شان نے اپنی تقریر میں ان رہائشی سہولتوں اور آرائشی کاموں کا بھی ذکر فرمایا جو شہر حیدرآباد کے لئے فراہم کی گئی ہیں اور آئندہ شہروں کو ترقی دینے کی اسکیموں میں زیادہ منظم طور پر بستیاں آباد کرنے اور شہری زندگی کو بہتر بنانے کی اہمیت پر زور دیا ۔

جنگی نمائش کی اہمیت ۔ شہزادہ معظم جاہ بہادر نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ ''میرے نزدیک اس نمائش کی دوگونہ اہمیت ہے کیونکہ یہ ایسے نازک وقت میں جب کہ ہر سمت ہلاکت و تباہی کی گرم بازاری ہے ہمیں اپنی ذمہ داریاں اور فرائض یاد دلانے کے ساتھ ہی ایسے بہتر مستقبل کی جھلک بھی دکھاتی ہے جب جنگ کا زور بالکل ٹوٹ جائے گا اور نوع انسانی دور امن کی سرگرمیوں میں پھر مصروف ہو جائے گی ۔ جنگ کے بعد ہمارا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ میدان جنگ سے واپس آنے والوں کے لئے تمام ممکنہ سہولتیں فراہم کی جائیں تاکہ وہ بہتر معاشی حالات میں زندگی بسر کرسکیں ۔

شہری ضروریات

'' اگرچہ کہ ہم نے زیادہ منظم طور پر بستیاں آباد کرنے اور شہری زندگی کو بہتر بنانے کی اہمیت پر اب توجہ کی ہے لیکن اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئیے کہ ان ضروریات کو قطعاً نظر انداز کر دیا تھا ۔ ہم نے اپنے شہر میں جدید ترین اصول کے مطابق آب رسانی کا انتظام کیا ہے ، صفائی اور گندے پانی کی نکاسی کے بہتر طریقے اختیار کئے ہیں ، سڑکوں کی صفائی اور روشنی پر بھی پوری توجہ کی گئی ہے اور سارے شہر میں گرد سے محفوظ سڑکوں کا ایک جال سا بچھا ہوا ہے ۔ ان تمام امور کی انجام دہی کے باعث ہمارے شہر کی آبادی کے لئے مزید آسائش اورسہولتیں فراہم ہو گئی ہیں ۔

مجلس آرائش بلدہ کی کارگزاری

'' جہاں تک کہ رہائش کا تعلق ہے مجلس آرائش بلدہ کے صدر کی حیثیت سے میری ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ تنگ و تاریک گلیوں اور بوسیدہ مکانوں میں رہنے والے اشخاص کے لئے رہائش کا بہتر انتظام کیا جائے ۔ میرا یہ عقیدہ ہے کہ اچھی صحت ہر قوم کی زندگی کا ایک لازمی عنصر ہے اور یہ موزوں مکانوں کی موجودگی اور

حفظان صحت کا معقول انتظام ہونے کی صورت میں ہی بر قرار رہ سکتی ہے اس ضمن میں یہ بیان کرتے ہوئے مجھے مسرت ہوتی ہے کہ مجلس آرائش بلدہ نے تقریباً ....۴ مکانات تعمیر کرکے ....۲ اشخاص کے لئے رہائش کا انتظام کیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ جنگ ختم ہونے کے بعد جب اشیاء تعمیر کی دستیابی میں سہولت ہوجائیگی تو ہم اپنے تعمیری پروگرام پر زیادہ تیزی سے عمل کرسکیں گے۔،،

شاہانہ توجہات

،، حیدرآباد میں اب تک جتنے کام انجام دیئے گئے ہیں ان کی تکمیل اعلی حضرت بندگان اقدس کی شاہانہ توجہات کی رہین منت ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہماری آئندہ سرگرمیوں کی تکمیل میں بھی شاہ ذیجاہ کی فیض رساں رہنمائی مشتعل ہدایت بنی رہے گی۔

پیش نظر کام

،،موجودہ جنگ نے نئے خیالات کو تقویت بخشی ہے اور مجھے یقین ہے کہ جب نئی تعمیر اور نئی تنظیم کا وقت آئیگا تو حیدرآباد اپنے باشندوں کی فلاح و بہبود میں اضافہ کرنے اور ان کے معیار زندگی کو ترقی دینے کی جدو جہد میں دوسرے ممالک سے پیچھے نہ رہے گا۔ فی الحال ہمارے پیش نظر فوری کام دشمن کو شکست دینا ہے۔ ہمارا یہ کام بہت اہم اور عجلت طلب ہے۔ یہ ہماری تمام جد و جہد کا متقاضی ہے۔ نتائج ہماری قربانیوں کو حق بجانب ثابت کریں گے۔ میں باشندگان حیدرآباد سے بیش از بیش مساعی کا متوقع ہوں یہاں تک کہ آخری فتح حاصل ہوجائے۔،،

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت
رپورٹ ونظم نسق ممالك محروسه سرکارعالی بابته سنه۱۳۴۸ ف (۱۹۳۸-۳۹ ع) ..	۳-۰-۰
،، ،، ،، ۱۳۴۹ف (۱۹۳۹-۴۰ ع) ..	۳-۰-۰
جامعه عثمانیه مؤلفه مسز ای۔ ڈی۔ پلین	۱-۰-۰
حیدرآباد میں دیہی تنظیم	۱-۸-۰
کوائف حیدرآباد	۰-۸-۰
منتخب پریس نوٹ اور اعلامیے مرتبه محکمه اطلاعات سرکارعالی . ..	۱-۸-۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی	۳-۸-۰

(اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں

اضلاع کی خبریں

عثمان آباد ۔ ضلع عثمان آباد میں طاعون شدت سے پھیل گیا ہے اور ایک سو کے قریب مواضعات اس سے متاثر ہوگئے ہیں ۔ ضلع کا طبی عملہ سیول سرجن صاحب کی نگرانی میں اور محکمہ مال اور کوتوالی کے مقامی عہدہ داروں کے اشتراک عمل سے ممکنہ حد تک انسدادی اور احتیاطی تدابیر اختیار کررہا ہے ۔ طبی عملہ میں چار انسپکٹروں کا اضافہ بھی کیا گیا ہے ۔ متاثرہ مقامات کے باشندوں کو آبادی سے باہر لے جانے کا سلسلہ جاری ہے اور مانع طاعون ٹیکے لگانے اور وبائی مادہ کو صاف کرنے کا کام وسیع پیمانہ پر انجام دیا جارہا ہے ۔

موجودہ وبا در اصل اسی بیماری کا سلسلہ ہے جو گزشتہ امرداد میں شروع ہوکر دو ماہ تک پھیلی رہی تھی ۔ اس کے بعد تقریباً دو ماہ تک بیماری کا زور کم رہا لیکن بارش کا موسم شروع ہوتے ہی ضلع کے بعض حصوں میں بیماری کا پھر زور ہوگیا اب تک ۷۰۹ اشخاص کے مبتلا ہونے کی اطلاع ملی ہے جس میں سے ۳۹۴ فوت ہوگئے ۔

بیماری پر قابو پانے کے لئے پوری جدو جہد کی جارہی ہے ۔ پہلے اس ضلع میں صرف تین طبی انسپکٹر تھے لیکن نئی اسکیم کے تحت چار اور انسپکٹروں کا تقرر کیا گیا ہے ۔ چنانچہ اب ان کی تعداد سات ہوگئی ہے ۔ ان میں سے پانچ تعلقوں میں متعین ہیں اور دو مستقر ضلع میں ۔ موخرالذکر انسپکٹر ایسے مقامات پر روانہ کئے جاتے ہیں جہاں بیماری کی شدت ہوتی ہے تاکہ وہ مقامی عملہ کی امداد کریں۔ طبی عملہ متاثر علاقوں کا پابندی سے دورہ کرتا ہے اور ان کی سرگرمیوں کی نگرانی کا کام مددگار طبی عہدہ دار کے تفویض ہے ۔

بیماری پھیلنے کے بعد سے اب تک ۰۰۰ ،۵ سے زیادہ مانع طاعون ٹیکے لگائے جاچکے ہیں ۔ وبائی مادہ صاف کرنے کا کام لاتور میں بدوران سنہ ۱۳۵۳ ف جاری رہا اور تعلقہ جات عثمان آباد اور کلم کے متعدد مواضعات میں بھی صفائی کا انتظام کیا گیا ۔ نائب ناظم صاحب صحت عامہ نے حال ہی میں بعض متاثرہ مقامات کا دورہ کیا تھا اور ان کی ہدایت کے مطابق طبی عملے نے وبائی مادہ کی صفائی کے کام میں اضافہ کردیا ۔ محکمہ مال کے عہدہ دار بھی اس میں مدد دے رہے ہیں ۔ چنانچہ اب تک متاثرہ مقاموں میں ۱۰۰۰۰ سے زیادہ مکانات کی صفائی ہوچکی ہے ۔

چونکہ سردی کے موسم میں یہ مرض بڑھ جاتا ہے ۔ اس لئے مقامی عہدہ دار یہ کوشش کررہے ہیں کہ بیماری صرف متاثرہ علاقوں تک ہی محدود رہے اور قرب و جوار کے مواضعات محفوظ رہیں ۔ متاثرہ مقاموں سے جن لوگوں کو منتقل کیا گیا ہے ان کے لئے مناسب انتظامات کردئے گئے ہیں ۔

غذائی صورت حال بہ حیثیت مجموعی اطمینان بخش ہے ۔ ضلع اور تعلقہ جات کے صدر مقاموں اور بعض اہم قصبوں میں جزوی راشن بندی نافذ کی گئی ہے جس کے تحت ہر خاندان کے لئے ایک قسم کے کارڈ جاری کئے جاتے ہیں ۔ دیہی علاقوں کی حد تک ایسے مواضعات میں دوکانیں قائم کی گئی ہیں جو مناسب جگہ واقع ہیں اور ان دوکانوں میں اطراف کے مواضعات کے باشندوں کے لئے ضروری اشیاء فراہم کی جاتی ہیں ۔

سنہ ۱۳۵۳ ف میں ۶۳۶۰۰۰ ایکڑ رقبہ اجناس خوردنی کے زیر کاشت تھا اور ۱۵۰۰۰ من غلہ لیوی سسٹم کے تحت وصول ہوا ۔ جن علاقوں میں غلہ کی قلت ہے ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے عثمان آباد کا حصہ ۱۵۶۰۰۰ من مقرر کیا گیا ہے جس میں سے یہ ضلع ۱۲۹۰۰۰ من غلہ روانہ کرچکا ہے ۔

زیادہ غلہ کاشت کرنے کی مہم کے تحت اس سال اجناس خوردنی کے زیر کاشت رقبہ میں ۹۰۰۰۰ ایکڑ کا اضافہ ہوا حکومت نے تقاوی کی جو سہولتیں فراہم کی ہیں ان سے ضلع کے کاشتکار زیادہ فائدہ نہیں اٹھا رہے ہیں اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کی معاشی حالت بہتر ہے ۔

نمائش کی تعلیمی اہمیت

یوم مدارس وکلیات کے موقع پر نواب بسالت جاہ بہادر کی تقریر

صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر نے حیدر آباد کی جنگی نمائش کے یوم مدارس و کلیات کی صدارت فرمائی اور اپنی صدارتی تقریر میں یہ خیال ظاہر فرمایا کہ جنگی نمائش جیسے مظاہرے طلباء میں ایسی چیزوں سے دلچسپی پیدا کردیتے ہیں جن سے واقف ہونا ان کے لئے بہت ضروری ہے اور چونکہ طلباء جنگ اور امن کے دو دروازوں کے درمیان نوجوان نسل کے نقیب کی حیثیت سے کھڑے ہوتے ہیں اس لئے ان پر ذمہ داریوں کا بار زیادہ ہوتا ہے -

یہ یوم حقیقتاً مدارس اور کلیات کا یوم ثابت ہوا اور نمائش کا وسیع میدان ہزاروں طلباء سے بھر گیا -

شہریت کی درسگاہ - نواب بسالت جاہ بہادر نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ ”درحقیقت اسکولوں اورکالجوں ہی میں شہریت کے ابتدائی درس دئے جاتے ہیں اور ان مختلف علوم و فنون سے آگاہ کیا جاتا ہے جن پر انسانی علم و ادراک مبنی ہوتے ہیں۔علم کسی ایسے گوشہ تنہائی میں پروان نہیں چڑھ سکتا جو زندگی کے حقائق و بصائر سے دور ہو - اسکول اور کالج صدہا طریقوں سے نو جوانوں کو حقیقت شناس بنا کر اپنے فرائض انجام دیتے ہیں اوران طریقوں کی کوئی نوعیت عملی اعتبار سے اس نمائش جیسے مظاہروں سے زیادہ مفید نہیں - اس نمائش کو دیکھ کر آپ ایک حد تک جنگ کی نوعیت کا اندازہ کرسکیں گے اور آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ اس میں کون کون ہتیار استعمال کئے جارہے ہیں ، اس کے لئے کیسی تنظیم کی گئی ہے ، فوجیوں کی سلامتی اور آسائش کا کس قدر خیال رکھا جاتا ہے اور شہریوں کے مفاد کے تحفظ کے لئے کیا تدبیریں اختیار کی جاتی ہیں - ہمارے دشمنوں نے ہمارے لئے جنگ کو ایک ناگزیر بدی بنادیا ہے اور **بہ ہر صورت اپنے ملک کی حفاظت کرنا ہمارا مقدس فرض ہے -**

مشترک فرائض

” اس زمانے میں جنگ کی نوعیت کچھ ایسی **ہمہ گیر** ہے کہ یہ صرف فوجوں تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ سارا ملک اس سے متاثر ہوجاتا ہے - مختلف طبقوں **اور افراد کے** منفرد فرائض تو مختلف ہوسکتے ہیں لیکن مشترک ذمہ داریاں سپاہیوں اور انجنیروں، ڈاکٹروں اور سرکاری ملازموں، کاشتکاروں اور مزدوروں،شہریوں اور **طالب علموں سب پر** یکساں عاید ہوتی ہیں - دوسرے نوجوانوں کی **طرح طلباء** پر بھی ذمہ داریوں کا بار زیادہ ہوتا ہے - **نو جوان نسل** کے یہ نقیب جنگ اور امن کے دو دروازوں کے درمیان کھڑے ہوتے ہیں اور ان کے مفوضہ کام کی نوعیت دوگونہ ہوتی ہے - یعنی ایک طرف تو ان پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ وسائل جنگ مہیا کریں اور اپنے ملک کی مدافعت کے لئے لڑنے کے لئے تیار رہیں اور دوسری طرف انکا یہ فرض ہے کہ وہ امن کی بنیادوں کو مستحکم بنائیں اگر یہ نمائش حیدرآباد کے ہر ایک نو جوان مرد اور عورت کو

ملاحظہ ہو صفحہ (۳۴)

وسائل نقل و حمل کو باہم مربوط کرنے میں حیدر آباد کی سبقت

آمد و رفت کے ذرائع کو مزید وسعت دینے کی تجاویز زیر غور ھیں

سرکار عالی کے محکمہ ریلوے کی جنگی مساعی

هز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی نے جنگی نمائش کے یوم ریلوے کی صدارت فرماتے ھوئے اپنی تقریر میں یہ دعویٰ فرمایا کہ نقل و حمل کے مختلف شعبوں کو باھم مربوط کرنے میں حیدر آباد نے پیش قدمی کی ھے ۔ ممالک محروسه میں وسائل نقل و حمل کی ترقی کی سر گزشت بیان کرتے ھوئے هز اکسلنسی نے فرمایا کہ حیدر آباد میں ریلوے اور شارعی و فضائی نقل و حمل کو ایک ھی محکمہ کے تحت باھم مربوط کردیا گیا ھے ۔ حیدر آباد کی جنگی مساعی کے ضمن میں نواب صاحب نے محکمہ ریلوے سرکار عالی کی کوششوں کا بطور خاص ذکر فرمایا ۔ ممالک محروسه میں وسائل نقل و حمل کی وسعت و ترقی پر تبصرہ کرتے ھوئے هز اکسلنسی نے یہ بھی فرمایا کہ آمد رفت کے ذرائع کو مزید وسعت دینے کی تجاویز حکومت کے زیر غورھیں ۔

سب سے بڑا نظام - نواب صدر اعظم بہادر نے اپنے صدارتی خطبه میں یه ارشاد فرمایا که " مملکت آصفیه کو یه امتیاز حاصل ھے که اس کی حدود میں ریلوں کا جو نظام قائم ھے وہ ھندوستانی ریاستوں میں سب سے بڑا ھے ۔ سنه ۱۹۳۰ع میں حکومت سرکار عالی نے ریلیں خریدلیں اور ممالک محروسه کا نظام ریلوے ایک بورڈ کے زیر نگرانی آگیا اور اس مملکت کا ایک اھم ترین اثاثه ثابت ھوا ۔ سنه ۱۹۳۰ع سے سنه ۱۹۳۶ع تک شدید معاشی پستی کے دور میں بھی محکمه ریلوے نے کامیابی سے مشکلات پر قابو حاصل کیا اور اسی زمانے میں بیدر کو ہرلی سے مربوط کرنے کے لئے ۱۰۰ میل طویل لائین بنا کر ریلوں کے مجموعی طول میں اضافه بھی کیا ۔

ایک اھم ترین واقعه

" ممالک محروسه میں نقل و حمل کے انتظامات کی تاریخ میں ایک اور اھم ترین واقعه سنه ۱۹۳۲ع میں سرکاری شارعی سرویسوں کا قیام ھے ۔ اس نظام کا آغاز صرف ۲۷ بسوں سے کیا گیا تھا لیکن یه تجربه اس قدر کامیاب ثابت ھوا که اب مسافروں کی بسوں کی تعداد تقریباً ۳۰۰ اور بار بردار گاڑیوں کی تعداد ۲۰۰ ھوگئی ھے جو چار ھزار میل سے زیادہ مجموعی طول کی سڑکوں پر چلتی ھیں اور جن سے متعلق عملے کی تعداد تقریباً ۲۵۰۰ ھے ۔ گزشته سال ایک کروڑ ستر لاکھ سے زیادہ مسافروں نے ان بسوں سے سفر کیا ۔

فضائی نقل و حمل

'' نقل و حمل کے تمام شعبوں کو ایک ھی نظام کے تحت باھم مربوط کرنے کے ضمن میں جو ایک اور اھم قدم اٹھایا گیا وہ جنگ شروع ھونے سے کچھ ھی قبل تجارتی فضائی سرویسوں کا قیام ھے - ان سرویسوں کو ترقی دینے میں جو رکاوٹ پیدا ھوگئی اس کا سبب یہ ھے کہ حیدرآباد کے طیرانی میدانوں اور دوسری سہولتوں کو جنگی مساعی کے لئے وقف کر دینے کی اھم ترین ضرورت کو پوری طرح محسوس کیا -

تیسرے درجہ کے مسافروں کے لئے سہولتیں

''سرکارعالی کی ریلوے نے اس بات کو ھمیشہ پیش نظر رکھا کہ تیسرے درجے کے مسافروں کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراھم کی جائیں - چنانچہ سنه ۱۹۳۱ع میں ڈیزل انجن والی چار ایر کنڈیشنڈ ریل کارس اونی درجوں میں سفر کرنے والے مسافروں کے لئے فراھم کیں اور ان مسافروں کے لئے تیسرے درجے کے ڈبوں میں پنکھے بھی لگائے گئے - ان دونوں امور کی حدتک ھماری ریلوں کو ھندوستان کی دوسری ریلوں پر سبقت حاصل ھے -

محکمہ ریلوے کی جنگی مساعی

ممالک محروسہ کی جنگی مساعی کو ترقی دینے میں محکمہ ریلوے نے جو قابل قدر حصہ لیا ھے اس کا ذکر کرتے ھوے نواب صاحب نےفرمایا کہ'' ھماری ریلیں جنگی مساعی کےضمن میں بہت بڑھ ھی ھوئی ضروریات کی تکمیل میں شایان شان حصہ لیتی رھی ھیں - سنه ۱۹۳۱ع کے مقابلہ میں سنه ۱۹۴۳ع میں ھماری ریلوے نے مسافروں کی تقریباً دوگنی تعداد اور اشیاء کی ڈیڑھ گنی سے بھی زیادہ تعداد منتقل کی - مسافروں اور مال کی منتقلی میں اضافہ کے علاوہ جنگی حالات کی وجہ سے وسائل نقل و حمل کو جاری رکھنے میں بھی بڑی دشواریاں پیش آئیں اور بعض اھم چیزوں کی کمی ھوگئی - تا ھم جہاں تک ممکن ھوسکا ھم نے یہ کوشش کی کہ اشیاء کی تیاری اور مرمت کا کام خود اپنے کارخانوں میں انجام دیں - اس کے ساتھ ھی ھمیں جنگی مساعی کے سلسلہ میں بھی بہت زیادہ کام کرنا پڑا- چنانچہ ریلوے کے کارخانوں میں تقریباً دس لاکھ چیزیں تیار کی گئیں جو توپ گاڑی کے حصوں سے لیکر پرزوں اور طیاروں کے لئے ضروری سامان تک مختلف اقسام کی متعدد چیزوں پر مشتمل ھیں اور جن میں سے کچھ اشیاء کی تیاری کےلئے اعلی مہارت ضروری ھے - اس کے علاوہ ھندوستانی فوج کےلئے ۵۰۰۰ ڈرائیور میکانکس تیار کئے گئے - فنی تربیتی اسکیموں کے ذریعہ ۱۰۷۰ نوجوانوں کو تربیت دی گئی - طیران گاہیں تعمیر کی گئیں - طیاروں کےلئے ارضی سہولتیں فراھم کی گئیں اور طیارہ رانی کی تعلیم کےلئے ھزار ھا گھنٹے پرواز کی گئی - ایک موٹر ٹرانسپورٹ کمپنی کو بھرتی کرکے اٹھارہ ماہ تک تربیت دی گئی - فوجی ڈرائیوروں کی تربیت کےلئے ۱۵۰ موٹر گاڑیاں فراھم کی گئیں ایک خبر نامہ کی ۶۰۰۰ کاپیاں ھر ھفتہ تقسیم کی جاتی رھیں - شہری قافلوں کے ۱۲۰۰ مظاھروں کا انتظام کیا گیا - جنہیں تقریباً ۵ لاکھ اشخاص نے دیکھا - انتہائی مشکل حالات میں نقل و حمل کا انتظام کرنے کے بنیادی فرض کے علاوہ ان وسیع اور اھم کاموں کی انجام دھی محکمہ ریلوے کی اعلی کارکردگی کا بہترین ثبوت ھے -

ریلوے کو ایندھن اور دوسری متعداد اشیاء کی قلت کا بھی سامنا کرنا پڑا اور محکمہ شارعی نقل و حمل کو پرزوں ٹائروں اور پٹرول کی کمی سے سابقہ ھوا - اس کے ساتھ ھی معاشی حالات خراب ھوجانے کی وجہ سے عملے کو مزیدبار برداشت کرنا پڑا - جس کی وجہ سے خصوصی الاؤنس دئے گئے جو اس سال اضافہ کر کے تقریباً ۴۰ لاکھ روپئے کر دئے گئے -

اجناس خوردنی کی منتقلی

'' جنگ کی وجہ سے آمد و رفت اور بار برداری میں جو اضافہ ھوا اس کا انتظام کرنے کے علاوہ ھماری ریلوے اور شارعی نقل و حمل کے محکموں کو اندرون ممالک محروسہ اجناس خوردنی کی منتقلی کا اھم کام بھی انجام دینا پڑا ریل کے اسٹیشنوں تک اجناس خوردنی پہنچانے کا کام موٹر لاریوں کے ذریعہ انجام دیا جارھا ھے- ان لاریوں کے کئی

دستے بنائے گئے ہیں اور ہر ایک دستہ سولہ لاریوں پر مشتمل ہے جن کے لئے ڈرائیوروں دیکھ بھال کرنے والے ملازموں، سائیبانوں اور دوسرے ضروری سامان کا پوری طرح انتظام کیا گیا ہے۔ موٹر لاریوں کے ایسے چھ مکمل دستے موجود ہیں اور نئے دستے قائم کئے جا رہے ہیں گزشتہ چھ ماہ کے عرصے میں ان لاریوں کے ذریعہ تقریباً دس لاکھ من غلہ منتقل کیا گیا اور اسی مدت میں ریلوں کے ذریعہ بھی ۵۴ لاکھ من غلے کی منتقلی عمل میں آئی اور اس کے لئے زیادہ تر اسپیشل ٹرینیں چلائی گئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ممالک محروسہ میں نقل و حمل کی تمام سرویسوں نے ایسی اشیاء کی منتقلی پر پوری توجہ کی جو جنگی مساعی یا دوسرے اہم اغراض کے لئے ضروری ہیں اور ان میں شہری آبادی کی شدید معاشی ضروریات بھی شامل ہیں۔

زیر غور تجاویز

ممالک محروسہ میں نقل و حمل کے مختلف شعبوں کو باہم مربوط کرنے کے ضمن میں آئندہ کے لئے جو تجاویز حکومت کے زیر غور ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ ''ہمارا ارادہ ہے کہ ہم اس باہمی ارتباط سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور سڑکوں اور ریلوں کی تعمیر کے پروگراموں میں بھی اس بات کو ملحوظ رکھیں اور نقل و حمل کی تمام سرویسوں کو ایک ہی سمت کے طور پر ترقی دیں۔ تقریباً پانچ سو میل طویل ریلوں کی تعمیر کے امکانات کا ہم بہت تفصیل سے مطالعہ کر رہے ہیں اور یہ ریلیں مدکھیڑ اور عادل آباد کے درمیان ریلوے لائن کے علاوہ ہیں جس کا کچھ حصہ مکمل ہوچکا ہے۔ مسافروں کے لئے شارعی سرویسوں کو ہم اس قدر وسعت دینا چاہتے ہیں کہ ممالک محروسہ کے تمام حصے اس انتظام کے تحت آجائیں اور ریلوں اور سڑکوں کے درمیان بار برداری کی سرویسوں کو اس طرح ترقی دینا چاہئیے کہ ممالک محروسہ کے ہر ایک اہم مارکٹ تک راست سرویس قائم ہوجائے ان سرویسوں کے لئے تقریباً ایک ہزار گاڑیاں استعمال کرنے کا ارادہ ہے۔

منزل مقصود تک اشیاء پہونچانے کا انتظام

''ہمارا یہ بھی ارادہ ہے کہ مقام مقصود تک اشیاء پہونچانے کے انتظام کو وسعت دی جائے تاکہ بار برداری کے مصارف ممکنہ حد تک کم ہو جائیں شہروں اور قصبوں کی خاکہ سازی میں بھی ہم ایسے انتظامات کا خیال رکھیں گے جن کے ذریعہ مارکٹوں میں موٹر گاڑیوں کا مال فوراً اتارا اور لادا جاسکے۔ اسی طرح ہمارا یہ بھی خیال ہے کہ مسافروں کے لئے سڑکوں کے کنارے جدید طرز کے اسٹشن بنائے جائیں۔

مسافروں کے لئے مزید انتظامات

''مسافروں کے لئے ریلوے سرویسوں کو بہتر بنانے کے لئے ہم گاڑیوں میں کافی گنجائش رکھیں گے اور ریل کاریں زیادہ چلائیں گے بالخصوص ایسی لائنوں پر جہاں آمد و رفت کم ہوتی ہے اس کے علاوہ ریلوے اسٹیشنوں پر بھی جدید طرز کے مطابق اور زیادہ سہولتیں فراہم کریں گے۔

تجارتی اور سیول فضائی سرویس

''حکومت سرکارعالی کی یہ دلی خواہش ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہوسکے تجارتی اور سول فضائی سرویسوں کو ریلوے اور شارعی سرویسوں سے پوری طرح مربوط رکھ کر ترقی دی جائے تاکہ مسافر محفوظ طور پر مدراس یا بمبئی سے حیدرآباد تک فضائی سفر کر کے گھر پہونچ سکیں۔

شہر حیدرآباد میں جدید طرز کا ایک ہوٹل تعمیر کرنے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ جس کی تکمیل کے بعد ملک کی ایک ایسی ضرورت پوری ہو جائے گی جو عرصہ سے محسوس کی جارہی ہے۔''

مابعد جنگ دنیا میں ہندوستان کا مرتبہ

اقوام عالم میں جذبہ مفاہمت و یگانگت کو فروغ دینے کا کام

آنریبل سر سلطان احمد رکن اطلاعات ولاسلکی
کومت ہند نے جنگی نمائش کے یوم تعمیر نو کی
دارت کرتے ہوئے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ ''مابعد
نگ دنیا میں ہندوستان کو ایک اہم مقام حاصل
وگا اور اسے بین الاقوامی مفاہمت و خیر سگالی میں
ایت اہم حصہ لینا ہے،، ۔ اعلی حضرت فرمانروائے
یدر آباد و برار حکومت سرکار عالی اور باشندگان
لک محروسہ نے انسانی قوت ، روپیہ اور سامان جنگ
طرح سے جنگی مساعی میں جو قابل قدر امداد
ی ہے اس کی تعریف کرتے ہوئے سر سلطان نے
پیشین گوئی فرمائی کہ وہ دن دور نہیں جب ہندوستان
طانوی دولت عامہ اقوام کا مساوی المرتبہ رکن
وگا۔

ایشیا کی قیادت

مابعد جنگ زمانہ کے لئے تجاویز مرتب کرنے کی ضرورت
زور دیتے ہوئے سر سلطان احمد نے فرمایا کہ ''جنگی
اعی کے ذریعہ ہم نے ایشیا میں قیادت حاصل کرلی ہے
زمانہ امن کے لئے منصوبہ بندی کے ذریعہ ہی ہم
مرتبہ کو قائم رکھ سکتے ہیں ۔ باشندگان ہند کی
لہ خوش حالی کے لئے یہ ضروری ہے کہ جنگ کی وجہ سے
ہمیں جو صنعتی ، معاشری اور معاشی فوائد حاصل ہوئے ہیں
ان سے مستقل طور پر فائدہ اٹھائیں اور انہیں اپنی آئندہ ترقی کا
ذریعہ بنائیں ۔ ،،

وسعت نظر

دوسروں سے رواداری اور خیر سگالی کا جذبہ پیدا کرنے
کی ضرورت کا اظہار کرتے ہوئے سر سلطان احمد نے فرمایا
کہ ''ہمیں چاہئیے کہ ہم خود اپنا اور دوسروں کا نقطۂ نظر
فائدہ بخش بنائیں ۔ ہر ایک ہندوستانی کو خواہ وہ
کاشتکار ہو یا مزدور یا کارخانہ دار اس بات کو پوری طرح
ملحوظ رکھنا چاہئیے کہ وہ اپنی اولاد کو ذہنی اور جسمانی
ہر اعتبار سے دنیا کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ سے زیادہ
بہتر طور پر تیار کرے ۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئیے کہ
انسانوں کے باہمی تعلقات بہتر ہوں اور وہ متحدہ طور پر
کام کرنے کے لئے آمادہ ہوں ۔ آپ ہندو ہوں یا عیسائی
پارسی ہوں یا یہودی آپ کو چاہئیے کہ اچھی اور خوش گوار
زندگی بسر کرنے کے لئے دوسرے انسانوں کی مدد کریں
اور بوقت ضرورت خود ان سے مدد لیں ۔ ،،

اہم فرض

سر سلطان احمد نے یہ خیال بھی ظاہر فرمایا کہ
''ہندوستانی برطانوی طرز کے عمومی اداروں سے زیادہ واقفیت
رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ مشرق کو مغرب سے اور مغرب
کو مشرق سے واقف کر کے دونوں میں ایسے مفاہمتی رجحانات
پیدا کرتے ہیں، جو دیرپا امن کی مستقل ضمانت ہوسکتے ہیں، ایشیا
کی دوسری قوموں سے زیادہ کام کرسکتے ہیں ۔ ہم سب پر اور
بالخصوص ہمارے نوجوان مردوں اور عورتوں پر یہ لازم
ہے کہ ہم ہندوستان کو جسے اس قدر اہم کام انجام دینا
ہے قوی ، متحد، سرگرم عمل اور بامقصد بنائیں ۔ ہم آپس
میں مفاہمت اور خیر سگالی پیدا کرنے کی طاقت رکھتے
ہیں اور اپنے اسی جذبہ سے اقوام عالم میں جذبات مفاہمت
و یگانگت کو فروغ دینے کا کام لے سکتے ہیں ۔ ،،

نشرگاہ حیدرآباد

تقاریر

"نئی تعلم ،، ۔ ماضی کے تجربوں اور حال کی آزمائشوں سے گذرتے ہوئے ہر سنجیدہ فکر انسان اپنے آپ کو عملا واقعی دور اندیش ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگا ہے ۔ اگر یہ کوششیں کامیاب ہوجائیں تو حیات انسانی کا مستقبل روشن سے روشن تر ہوسکتا ہے ۔ معاشری زندگی کی اہم ترین ضرورت یعنی تعلم کے بارے میں یکم دے کو رات میں آٹھ بجے مرغوب الدین صاحب تقریر کریں گے ۔

"شعر اور شاعر ،، ۔ ادب تمدنی دولت ہے اور شاعر مدنی زندگی کو سنوارنے والا وجود ۔ ہمارے ملک کا مقبول شعراء کا کلام آپ کو سناتے رہے ہیں ۔ لیکن ۲ ۔ دے سنہ ۵۴ ف (٦ ۔ نومبر سنہ ۱۹۴۴ ع) کو رات میں ۸ بجے خود سکندر علی صاحب وجد اپنا منتخب کلام سنائیں گے ۔

"جامعات کے لئے ،، ۔ خاص تقریروں کا سلسلہ ہم نے شروع کیا ہے ۔ اس سلسلے کی دوسری تقریر ۳ ۔ دے (۷ ۔ نومبر سنہ ۱۹۴۴ ع) کو رات میں ۸ بجے پروفیسر سعید الدین صاحب کریں گے ۔ عنوان ہے "مملکت آصفی کے بابات ،،

" اگلے وقتوں کی باتیں ،، ۔ تمدنی تاریخ کا سہارا لئے بغیر آگے بڑھنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی اندھا لغزشوں سے دو چار ہوتا ہوا بڑھتا رہے ۔ اپنوں کی باتوں سے ہمیں درس عمل ملتا ہے ۔ اس سلسلہ کی کئی تقریریں ہوچکی ہیں ۔ ۱۱ ۔ دے سنہ ۱۳۵۴ ف (۱۵ ۔ نومبر سنہ ۱۹۴۴ ع) کو رات میں ۸ بجے آغا حیدر حسن صاحب کی ایک اور تقریر ہوگی ۔

" شہد کی مکھی ،، ۔ اس کے چھتے کو چھیڑئیے تو خیر نہیں ۔ لیکن اس کی پرداخت کیجئیے تو یہ نہ صرف ایک دلچسپ مشغلہ کا سبب بن سکتی ہے بلکہ فائدہ بخش بھی ۔ زراعت کے ضمنی کاموں میں مگس پروری کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے لیکن اسے نظر انداز اس لئے کیا جاتا رہا ہے کہ اس کے طریقے عام نہیں ہیں ۔ ہماری نشرگاہ سے اس سلسلے کی کئی تقریریں نشر ہوچکی ہیں ۔ ۱٦ ۔ دے کو نواب فخر نواز جنگ اسی عنوان پر تقریر فرمارہے ہیں جس میں موصوف اپنے تجربات بیان فرمائیں گے ۔

" وضع جسمانی ،، ۔ جسمانی نشو و نما کا انحصار باقاعدہ کسرت یا ورزش ہی پر نہیں بلکہ اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے میں جسم اور اعضا کو ایک خاص طریقہ سے حرکت میں لانے کا بھی بڑا اثر پڑتا ہے اس سلسلہ کی دوسری تقریر غوث الدین صاحب ۱۹ ۔ دے کو نشر کریں گے ۔

" اردو نظم کی رفتار اور اردو ہجو ،، ۔ شاعروں کی بڑھتی ہوئی تعداد نے اردو نظم میں کافی تنوع پیدا کردیا ہے لیکن یہ تنوع بعض "مجتہدین ،، کی جدت طرازیوں کی وجہ سے سنجیدہ فکر نقادان ادب کے لئے ناگوار ہوگیا ہے ۔ اردو نظم کی اس رفتار پر شاہد صدیقی صاحب ۲۰ ۔ دے کو تبصرہ کریں گے ۔ ہجو اور طنز میں بڑا فرق ہے ۔ عام طور پر یہ سمجھا جارہا ہے کہ آجکل کے ادب میں "ہجو ،، کی گنجائش نہیں اور ہجو کی ہجو کی جاتی رہی ہے لیکن یہ بھی ادب کی ایک صنف ہے اور ہر ادبی صنف کی طرح سماجی اصلاح کے لئے اسے استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ اس عنوان پر مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب ۲۱ ۔ دے کو تقریر فرمائیں گے ۔ عنوان یاد رکھئے اور مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب کا نام بھی ۔

" اردو میں حکمیاتی ادب ،، ۔ ہماری زبان کی میزبانی اور میزبانی کے بعد اپنانے کی صلاحیت کی تعریف ہر دوسری زبان بولنے والے کی زبان پر ہے ۔ حکمیاتی ادب جدید اردو ہی کا سرمایہ ہے ۔ تفصیلات آفتاب حسن صاحب کی زبان سے سنئیے ۔ ۲۸ ۔ دے سنہ ۱۳۵۴ ف ۔

(تقریروں کے وقت یاد رکھئے روزانہ رات میں ۸ بجے سے سوا آٹھ بجے تک۔)

فیچر و ڈراما

''**طوفان سے پہلے**'' اور ''**طوفان کے بعد**'' دنیا موج و ساحل کی کشاکش کا نام ہے۔ طوفان کے پہلے کا سکون اس کے بعد طوفانی تلاطم اور آخر میں طوفان کے بعد کا سکون۔ دنیا کے لمحے ان ہی طوفانوں میں گذرتے ہیں۔ ۶ - دے کو آپ دن کے ساڑھے گیارہ بجے سے بارہ بجے تک فیچر ''طوفان سے پہلے'' سنینگے اور اسی دن رات کے دس بجے سے آپ کو فیچر ''طوفان کے بعد'' سنایا جائے گا۔

''**زاویے**'' انسان دنیا کو مختلف زاویوں سے دیکھتا ہے اس کا نقطۂ نظر اس کو کسی چیز کے متعلق رائے قائم کرنے میں مدد دیتا ہے فیچر ''زاویے'' میں ان زاویوں کو پیش کیا جائے گا جن سے انسانی نگاہ دیکھتی ہے۔ ۱۳ - دے دن کے ساڑھے گیارہ بجے۔

''**بے گناہ**'' - بے گناہ - ناکردہ گناہوں کی حسرت کی داد ہے ایک جرم بے گناہی کی روئداد ہے۔ کیا بے گناہی بھی ایک گناہ ہے۔ ۲ - دے کو صبح کے ساڑھے گیارہ بجے سنئے۔

''**علاج بالمثل**'' میں آپ تضاد کو ایک رنگی کی صورت میں دیکھیں گے۔ زندگی بر بہ ایک طنز ہے۔ یہ ایک مذاق ہے جو سنجیدگی پر سے نقاب اتارتا ہے۔ ۲ - دے کو رات کے ۹ بجکر ۰ ۵ منٹ سے سنئے۔

''**پتوار**'' - طوفانوں کے سینے میں سے پتوار مانجھی کے دل کی دھڑکنیں چنتا ہے۔ ''موج و ساحل'' کی جنگ میں پتوار نقوش حیات ابھارتا ہے۔ اس فیچر کو ۲۷ - دے کی صبح کی نشر میں سنئے۔

''**زرتاج**'' - زرتاج ایک تاریخی رومان ہے۔ اس میں چنگیز جیسا ظالم بے بس۔ ہلاکو جیسا بہادر - بزدل اور زرتاج جیسی حسین بے چارہ نظر آتی ہے یہ فاتح کی شکست حسن کی پشیمانی اور عشق کی سپردگی کا افسانہ ہے اسے ۲۷ - دے کی رات میں سنئے۔

موسیقی

''**اپنی اپنی پسند**'' - سننے والے ریکارڈوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اور آئے دن ان کی فرمائشوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ اب ''پسند اپنی اپنی'' کے عنوان سے ہر ہفتے پیر کے دن فرمائشی ریکارڈوں کا پروگرام شریک کیا گیا ہے۔ ریکارڈوں کے شائقین اپنی پسند کے ریکارڈ اس پروگرام میں سن سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ روزانہ صبح کی نشریات میں ریکارڈ بجائے جاتے ہیں۔

''**گیتوں کا سنسار**'' - گیت اردو شاعری کی پرانی صنف نہیں ہے لیکن اس میں شاعری اور ترنم کو اس طرح ہم آہنگ کیا جاتا ہے کہ موسیقی کے ذریعہ اس صنف سخن نے کافی مقبولیت حاصل کرلی ہے۔ ۱۳ - دے کو ہم شام کے چھ بجکر ۴۵ منٹ سے آپ کو گیت سنائیں گے۔

''**ٹھمریاں**'' ۱۴ - دے کے پروگرام میں رات کے دس بجے سے آپ ٹھمریاں سنیں گے۔ ٹھمری فنی اور عام پسند موسیقی کے درمیان کی ایک چیز ہے اسے عام پسند کی پکی موسیقی کا نام دیا جاسکتا ہے۔ جو سننے والے پکے گانوں کو پسند نہیں کرتے اور نہ عام پسند موسیقی ان کی سماعت میں جچتی ہے ان سے اس پروگرام کو سننے کی سفارش کی جاتی ہے۔

''**عید**'' - ۲۲ - دے کی رات جب آپ صبح عید کے انتظار میں ہوں ''عید'' ایک غنائیہ سنئے۔ یہ غنائیہ ایک خواب ہے جس کی تعبیر صبح عید کی صورت میں نظر آئیگی ۲۳ - دے کو آپ فن کاروں سے عید سے متعلق کلام سنیں گے۔ اس رات دس بجے سے آپ کی خدمت میں غزلوں کا پروگرام پیش کیا جائے گا۔ غزل اردو شاعری کی پرانی صنف ہے اور اس کی پائیدار جاذبیت کا ثبوت یہ ہے کہ ادب کا کوئی دور اپنے بدلتے ہوئے رجحانات میں بھی اس کو نظر انداز نہیں کرسکتا۔

''**دریائے عشق**'' - ''عشق ہے تازہ کار تازہ خیال'' - میر تقی میر کی مشہور مثنوی ''دریائے عشق'' محبت اور سوز و گداز کی ایک لطیف داستان ہے اس کو او یس احمد صاحب ادیب نے غنائی فیچر میں مرتب کیا ہے۔ ۹ - دے کو رات کے ۹ بجکر ۲۰ منٹ سے اس مثنوی کو پیش کیا جائے گا۔

معلومات
حیدرآباد

وائسرائے بہادر کی آمد

جلد ۵ .... شمارہ ۴
اسفندار سنہ ۱۳۵۴ ف - جنوری سنہ ۱۹۴۵ ع
ماہنامہ
شائع کردہ - محکمۂ اطلاعات - حیدرآباد دکن

فہرست مضامین

صفحہ
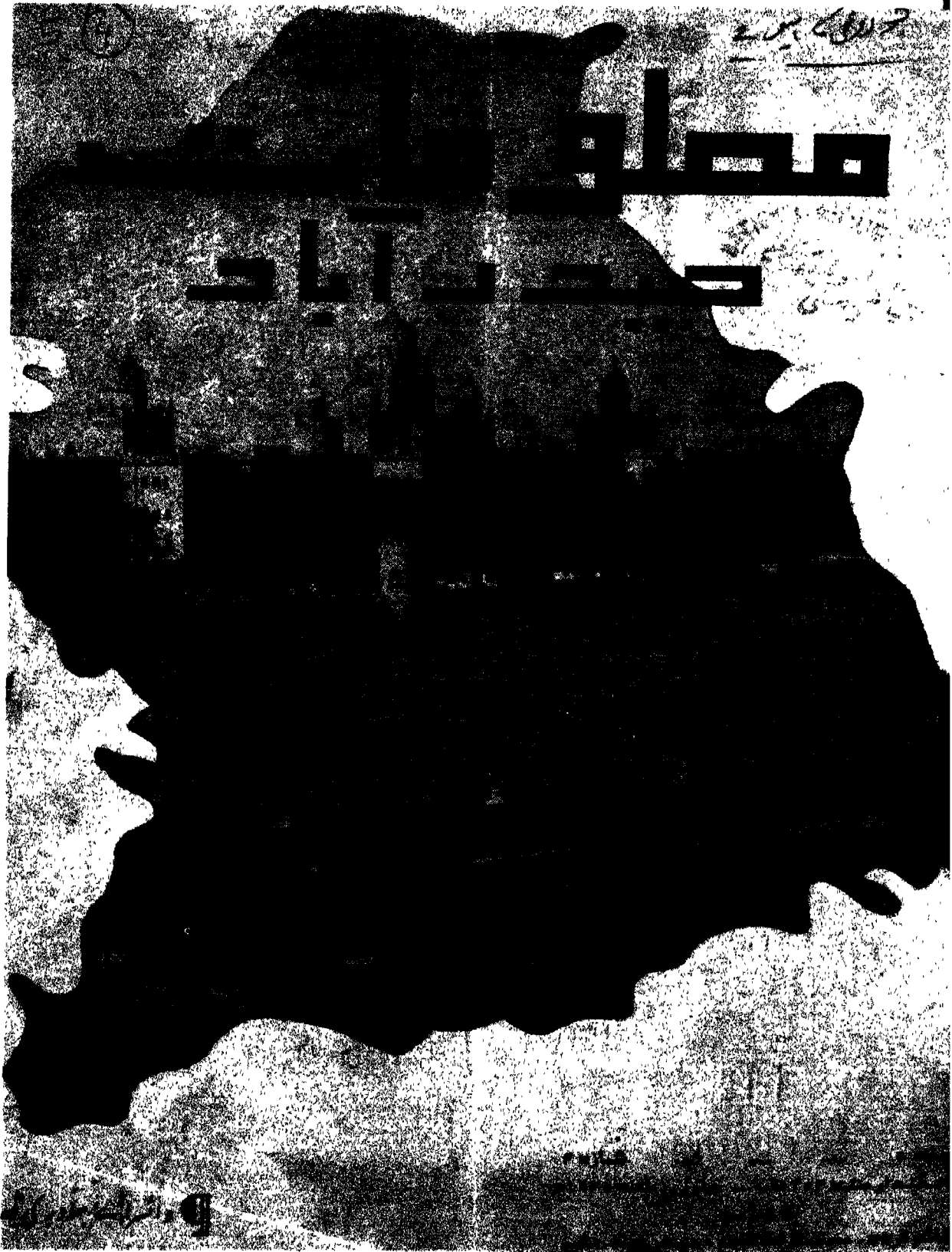
احوال و اخبار ۱

وائسرائے ھند نے باشندگان حیدر آباد کی فلاح و بہبود کی تجاویز کو بہت پسند فرمایا ۳

حیدر آباد میں وائسرائے بہادر کی آمد .. ۱۳

خواتین اور جنگ ۱۸

تعلیم اور تنظیم مابعد جنگ .. ۲۰

شہر حیدر آباد کی بے ترتیب توسیع کو روکنے کی تجاویز ۲۳

تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ذمہ داریاں .. ۲۹

غذائی قوانین کے نفاذ کا بہتر انتظام .. ۳۴

مملکت آصفی میں کاروباری صورت حال کا ماہواری جائزہ ۳۸

سرورق

صدر شفاخانہ عثمانیہ ۔ حیدر آباد ۔

طاقت
کا مطلب
صحّت ہے!
وہ بچے جو ہمیشہ اپنے اندر فاضل طاقت رکھتے ہیں۔ مضبوط اور تنومند ہو کر پرورش پاتے ہیں اور دوسرے .... جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں۔ اس سے ان کی بہت سی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ آپ اپنے بال بچوں کو صحیح خوراک مہیا کر کے اور اسے قوّت بخش ڈالڈا میں پکا کر انھیں مضبوط اور تنومند طور پر نشو نما پانے میں مدد دیجئے ڈالڈا میں حیاتین (وٹامن) شامل کئے گئے ہیں اور وہ خوراک کا اہم ترین جزو پیدا کرتا ہے جو قدرت کا بہترین قوّت بخش اور طاقت ساز کہلاتا ہے۔ وہ فاضل قوّت کو پرورش دیتا ہے جس سے نو خیز جسموں کو اعلیٰ نشو نما پانے میں مدد ملتی ہے اور پائدار صحت اور تندرستی کی تعمیر ہوتی ہے
آپ کو ڈالڈا سے کھانے پکانے کی کتاب (بزبان انگریزی) اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ اس میں خوراک کے متعلق مفید معلومات اور ہندوستانی کھانوں کے ۱۵۰ طریقے درج ہیں۔ چھ آنے کے ٹکٹ اس پتے پر ارسال کیجئے۔
Dept C41 P O Box No. 353, Bombay
وٹامن آمیز
ڈالڈا
قوّت بخش
DALDA
VANASPATI
مشرطیہ مکمل وناسپتی - ایک پونڈ - ۲ پونڈ - ۵ پونڈ ۱۰ پونڈ کے صرف مہر بند ڈبوں میں فروخت ہوتا ہے

*1

معلومات حیدرآباد

جلد ۵ — اسفندار سنه ۱۳۵۴ف - جنوری سنه ۱۹۴۵ع — شماره ۴

احوال و اخبار

آنریبل نواب ظهیر یار جنگ بهادر - آنریبل نواب ظهیر یار جنگ بهادر کی خدمت میں هم پر خلوص مبارکباد پیش کرتے هیں که نواب صاحب معز کا تقرر به حیثیت صدرالمهام عمال و امور مذهبی عمل میں آیا هے - نواب صاحب جامعه عثمانیه کے طیلسان اور همارے ملک کے امرائے عظام میں سے هیں - پچھلے سالوں میں نواب صاحب معز نے اضلاع کے نظم و نسق کی تعلیم بھی حاصل کی اور کوئی دس سال سے به حیثیت امیر پائیگاه اپنی جاگیر کے کاروبار خود انجام دے رهے هیں - ان نئے فرائض کی سپردگی پر هم نواب صاحب کی کامیابی کے دل سے متمنی هیں -

* * * *

محکمهٔ رسد کو خراج تحسین - هم مسٹر ڈبلو - وی - گریگسن سی - ایس - آئی ، آئی - سی - ایس صدرالمهام مال و کوتوالی و رسد کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتے هیں ، که انهیں سنه ۱۹۴۵ع کے نئے سال کے اعزازات میں جو ملک معظم کی طرف سے عطا هوئے هیں ، سی - ایس - آئی کا اعزاز عطا هوا هے - مسٹر گریگسن باب حکومت سرکار عالی کے مصروف اراکین میں سے هیں ، کیونکه ان کے ذمه جو قلمدان کیا گیا هے وہ گراں بار اور اهم هے ، خصوصاً موجوده غیر معمولی زمانه میں به حیثیت صدرالمهام کوتوالی وہ ممالک محروسه سرکار عالی میں امن و ضبط برقرار رکھنے کے ذمه دار هیں - به حیثیت صدرالمهام مال ملک کے کسانوں کو خوش اور مطمئن رکھنا ان کا اهم فریضه هے ، اور به حیثیت صدرالمهام محکمه رسد ، عوام کو معقول قیمتوں پر غله کی فراهمی کے وہ ضامن هیں - مقامی مطالبات کی تکمیل کے علاوہ ان پر یه اخلاقی ذمه داری بھی هے که هندوستان کے ان علاقوں میں غله فراهم کریں ، جہاں غله کی ضرورت هے - اس کام کو بلا جبر و تشدد جس خوبی سے مسٹر گریگسن انجام دے رهے هیں ، یه ان کی بهترین صلاحیتوں کا ثبوت هے اور وہ هر طرح لائق تحسین هیں اس لئے یه امر باعث طمانیت هے که ان کی بیش بها خدمات کے اعتراف کے طور پر انهیں ملک معظم کی حکومت نے ایک اعلی اعزاز سے سرفراز فرمایا -

* * * *

ممالک محروسه میں چاول کی صورت حال - پچھلے سال ۴ لاکھ ۷۳ هزار ٹن چاول کی پیداوار هوئی ، جس میں سے حکومت نے ۴۸ هزار ٹن حاصل کئے اور باقی کسانوں کی ضروریات اور عام تجارتی مقاصد کے لئے دے دئے گئے - اگر غله کے سرکاری مقررہ قیمتوں پر ان چاولوں کو کھلے بازار میں بیچتے تو کمی کی شکایت هوتی لیکن ایسا نهیں هوا - چنانچه چاول کھانے والوں کی نظریں اپنی ضرورت کی تکمیل کے لئے محکمه رسد کی طرف لگ گئیں محکمه رسد کے پاس ایک محدود ذخیرہ تھا ، اس لئے وہ عوام کی ضرورت کی تکمیل سے قاصر رها - یهی وجه تھی که محکمه رسد نے ان علاقوں میں راشن کی مقدار گھٹادی ، جہاں

راتب بندی ہوچکی تھی - چنانچہ روزانہ چار چھٹانک فی کس کے بجائے روزانہ تین چھٹانک فی کس چاول مقرر کئے گئے - مرہٹواڑہ اور کرناٹک کے علاقوں میں جو لوگ چاول کھاتے ہیں ، انہیں چاول نہ مل سکے یا ملے تو بہت کم - یہ تکلیف محض اس وجہ سے ہوئی کہ غلہ کے بیوپاریوں نے پچھلے سال ، ساڑھے تین لاکھ ٹن چاول ، یہ جان کر ذخیرہ کرلیا کہ ذخیرہ بندی اور اس طرح نفع بازی سے وہ مزے میں رہیں گے - حالانکہ انہیں ایمانداری سے ان چاولوں کو کھلے بازار میں بیچنا چاہئے تھا -

پچھلے سال کے تلخ تجربہ نے حکومت کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ ایک ایسا قانون نافذ کرے جس کی رو سے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے سوائے کسانوں سے اور کوئی شخص دھان نہیں خرید سکتا جب اس قانون کو موثر طریقہ پر استعمال کیا گیا تو ، ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں دھان یا چاول کا تبادلہ ممنوع قرار پایا - غلہ حاصل کرنے کے سلسلہ میں یہ قانون غیر آزمودہ کیا نہیں ہے - ہندوستان کے دوسرے صوبوں اور ریاستوں میں اس کا نفاذ ہوچکا ہے - ذخیرہ بندی اور نفع اندوزی کے خلاف یہ تدبیر بہت موثر ثابت ہوئی ہے - اس قسم کی اہم تدابیر کے اختیار کرنے میں سچ پوچھئے تو حکومت سرکار عالی ، ہندوستان کے دوسرے صوبوں اور ریاستوں سے پیچھے تھی اور یہ قدم اس وقت اٹھایا گیا جبکہ پچھلے سال حکومت کے اعتماد کو ملک کے بڑے کاشتکاروں اور دھان اور چاول کے بیوپاریوں نے دھکا پہنچایا - چنانچہ ٹھیک وقت پر ایسے قانون کا نفاذ عمل میں آیا - اس قانون میں جو سہولتیں ہیں ،اس کے علاوہ کہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن انجمن ہائے امداد باہمی کو غلہ حاصل کرنے کے سلسلہ میں اپنا ایجنٹ بنانا چاہتی ہے یہ سب اس بات کی ضمانت ہے کہ کسانوں کے مفاد کو دھکا پہونچانا اس کا مقصد نہیں ہے ، اس لئے ہمیں توقع ہے کہ اس حکم کے نفاذ کے نتیجہ کے طورپر زیادہ اور اچھے قسم کا چاول ان لوگوں کو مل سکے گا ، جن کی غذا خاص طورپر چاول ہے ، اور یہ بھی توقع ہے کہ چاول کی تقسیم منصفانہ طور پر عمل میں آسکے گی - یہ ایک نیک شگون ہے کہ غیر سرکاری اشخاص جن میں بیوپاری اور کسان شامل ہیں اس بات پر متفق ہیں کہ حکومت نے اس اہم تدبیر کو استعمال کرکے عوام کی عین موقع پر مدد کی ہے - ہمیں یقین ہے کہ صارفین ، حکومت کے ممنون ہوں گے کہ صرف ان کے مفاد کی خاطر محکمہ رسد نے بھاری ذمہ داریاں اپنے ذمہ لے لی ہیں -

حیدرآباد کا جنگی ہفتہ- آنریبل سر آرتھر لوتھیان رزیڈنٹ حیدرآباد اور ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی کی مشترکہ سرپرستی میں حیدرآباد میں ۲۶ - فبروری مطابق ۲۵ - فروردی سے ۹ - مارچ مطابق ۵ - اردی بہشت تک جنگی ہفتہ منانے کا انتظام ہوا ہے - اس کے لئے ایک نمائندہ مجلس بنائی گئی ہے جو مسٹر عمر ایس - طیب جی کی صدارت میں ضروری انتظامات عمل میں لائے گی - اس سلسلہ میں ایک دلچسپ پروگرام مرتب کیا گیا ہے ، جس میں ساتھ ہی ایک جلوس،فوجی سپند مظاہرہ، ہوائی مظاہرہ،ورزشی کھیل اور کرکٹ کا مقابلہ شامل ہیں - ایک لاٹری بھی رکھی گئی ہے جس میں اچھے اچھے انعامات تقسیم کئے جائیں گے -

جنگی ہفتہ ان لوگوں کی امداد کے لئے منایا جارہا ہے جو اس جنگ میں زخمی اندھے یا معذور ہوگئے ہیں جو رقم جمع ہوگی وہ حیدرآباد کے جنگی اغراض کے اور رزیڈنسی کے جنگی اغراض کے فنڈ میں ایک خاص نسبت کے ساتھ تقسیم کی جائے گی - جنگی ہفتہ کی مجلس کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری نے چندے کی اپیل فرمائی اور عوام کو اس بات کی طرف متوجہ کیا کہ ملک ان لوگوں کے احسان کے بارے کبھی سبکدوش نہیں ہوسکتا جنہوں نے ہمارے گھروں اور زندگی کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں خطرہ میں ڈالی ہیں - جنگی فنڈوں کی ضرورت ممکن ہے باقی نہ رہے لیکن ان لوگوں کی امداد کی ضرورت ہمیشہ باقی رہے گی جنہوں نے ہمیں بربادی سے بچایا - ہز اکسلنسی نے ذاتی طور پر ایک ہزار روپیہ کا عطیہ دیکر ایک عملی مثال قائم فرمائی -

آپ کے لئے یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ هز اکسلنسی وائسرائے بہادر نے بھی از راہ کرم ایک ہزار روپے جنگی ہفتہ کے فنڈ کے لئے عطا فرمائے ہیں اور ایک ہمت افزا پیام بھی بھیجا ہے ۔ اس پیام میں هزاکسلنسی وائسرائے بہادر نے اس اقدام کی کامیابی کی تمنا کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ''حیدرآباد کے جنگی ہفتہ کی کامیابی کے لئے میری اور میری بیوی کی بہترین تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں ۔ حیدرآباد کے جنگی مقاصد کے فنڈ اور رزیڈنسی کے جنگی مقاصد کے فنڈ کے لئے منفقہ کوشش ایک بہترین خیال ہے ۔ ہمیں یقین ہے کہ حیدرآباد اپنی روایتی فیاضی کا ثبوت دیگا ۔''

توقع ہے کہ حیدرآبادی عوام ہندوں کی اپیل کا فیاضی سے جواب دینگے کیونکہ ان کے لئے اس سے بڑھ کر کیا اطمینان ہو سکتا ہے کہ یہ چندہ ایک اعلی مقصد کے لئے جمع کیا جارہا ہے ۔ ایسے لوگ جو جنگ کی ہولناکیوں اور مصیبتوں سے بچا لئے گئے ہیں ، ان کے لئے اس سے بہتر کیا طریقہ ہوسکتا ہے کہ وہ ان بہادروں کے کارناموں کی قدر کریں اور ان سے عملی ہمدردی کا ثبوت دیں جنہوں نے اپنی قربانیوں سے انسانیت کی حفاظت کی ہے ۔ ہمیں پورا پورا یقین ہے کہ حیدرآبادی عوام جنگی ہفتہ کی کامیابی کے لئے ہرطرح کوشش کریں گے ۔

* * * *

جسمانی تربیت کی اہمیت ۔ کسی قوم کی زندگی میں جسمانی تربیت کی اہمیت اور شہری اور دیہی علاقوں میں اس کی اشاعت پر زور دیتے ہوئے نواب علی یاور جنگ بہادر معتمد امور عامہ و تعلیمات نے فزیکل ایجوکیشنل کانفرنس کے افتتاح کے موقعہ پر اس پالیسی کی وضاحت فرمائی جو حکومت سرکارعالی نے جسمانی تربیت کے بارے میں اختیار کی ہے ۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ حکومت جسمانی تربیت کی اہمیت اور افادہ کو پوری طرح محسوس کرتی ہے ۔ چنانچہ جنگ کے بعد کے منصوبوں میں حکومت نے اس کی توسیع کے لئے کافی گنجائش رکھی ہے ۔ نواب صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ آج کل جسمانی تربیت قدیم زمانہ کے ڈرل ماسٹروں کے تخیل سے بالکل مختلف ہے ۔ موجودہ خیال کے لحاظ سے غذا ، جسمانی حالت ، صحت اور انسانی نفسیات کی کافی چھان بین کی گئی ہے ۔ اسی لئے جسمانی تربیت سے متعلق سرگرمیاں اب ان سرگرمیوں سے مختلف نہیں ہیں جو زراعت ، طبابت اور صحت عامہ کے محکمے انجام دیرہے ہیں اور اب ان سب کا تعاون ضروری ہے ۔

معتمد صاحب تعلیمات نے عوام سے اپیل فرمائی کہ وہ ان اہم اور وسیع منصوبوں کی ترقی میں ہاتھ بٹائیں جو باشندگان ممالک محروسہ کی جسمانی ، اور اخلاقی بھلائی کے لئے تیار کئے جارہے ہیں ۔ تربیت جسمانی کو ترقی دینے اور عملی طور پر کامیابی حاصل کرنے کے لئے جس بات کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ تربیت یافتہ اور سند یافتہ استادوں کی ہے ، کیونکہ انہیں ایک اعلی مقصد کی ذمہ داری کا بوجھ سنبھالنا ہوگا ۔ نواب صاحب نے اس بات پر مسرت کا اظہار فرمایا کہ فزیکل کالج کے طالبعلموں نے زخمی سپاہیوں کے علاج کے سلسلے میں جو نفسیاتی طریقہ اختیار کیا ، اس کی فوجی عہدہ داروں نے تعریف کی ہے ۔

وائسرائے ہند نے باشندگان حیدرآباد کی فلاح و بہبودگی تجاویز کو بہت پسند فرمایا

جنگی مساعی میں ممالک محروسہ کا بیش قیمت حصہ

حضرت بندگان اقدس کی فیض آفرین رہنمائی

اعلیٰ حضرت فرمانروائے حیدرآباد و برار نے سالگرہ صحافت کے موقع پر ہز ایکسلنسی وائسرائے اور وائی کاؤنٹس ویول کی جام صحت تجویز فرماتے ہوئے ممالک محروسہ کی جنگی مساعی پر روشنی ڈالی اور صرف خاص مبارک ، حکومت سرکارعالی اور باشندگان حیدرآباد کی جانب سے جو شاندار امداد دی گئی ہے اس کا مختصراً ذکر فرمایا ۔ تاریخ عالم کی اس ایک مہیب ترین جنگ کے پیدا کردہ مسائل پر قابو پانے کے لئے حیدرآباد میں جو تدابیر اختیار کی گئی ہیں ان کا تذکرہ فرماتے ہوئے حضرت بندگان اقدس نے افراط زر پر قابو پانے اور غذائی مسائل کو حل کرنے کی جد و جہد میں حیدرآباد کے کامل اشتراک عمل اور جنگی مساعی کو زیادہ سے زیادہ تقویت دینے کے لئے حیدرآباد کے تمام صنعتی وسائل سے استفادہ کرنے کی کوششوں کا خاص طور پر ذکر فرمایا ۔

اعلیٰ حضرت بندگان عالی نے جنگی حالات کے باعث ممالک محروسہ کی آمدنی میں غیر معمولی اضافہ (ما قبل جنگ آمدنی سے تقریباً ۹۰ فی صد زیادہ) کی جانب بھی اشارہ فرمایا جس کی وجہ سے حکومت سرکارعالی قومی تعمیری سرگرمیوں کو وسعت اور ترقی دینے کے لئے کثیر رقمیں فراہم کرنے کے قابل ہوئی اور ما بعد جنگ ضروریات کے لئے بھی بڑی بڑی رقمیں محفوظ کرلیں ۔ مابعد جنگ ترقیات کے ضمن میں اعلیٰ حضرت نے یہ ارشاد فرمایا کہ '' ہم ہندوستان کی باقاعدہ اور باضابطہ معاشی ترقی کی تدابیر سے تعاون کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور میں باور کرتا ہوں کہ میں یور ایکسلنسی کی حکومت سے بھی پوری طرح یہ توقع رکھ سکتا ہوں کہ وہ بھی اسی جذبہ کے ساتھ حیدرآباد کی تجاویز کو کامیاب بنانے میں ہر ضروری امداد دیگی ۔،،

ہز ایکسلنسی وائسرائے نے اعلیٰ حضرت بندگانعالی کی رہنمائی میں مملکت حیدرآباد کی جنگی مساعی کا تہ دل سے اعتراف کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمہ گیری تسلط کے خلاف اس جنگ کے تاریک ترین ایام میں بھی حضرت بندگان اقدس کا پایہ استقامت کبھی نہیں ڈگمگایا ۔ ہز ایکسلنسی نے اس امر پر اظہار اطمینان فرمایا کہ مملکت آصفیہ کے باشندوں کی آیندہ خوشحالی کے لئے مابعد جنگ تنظیم کی تجاویز
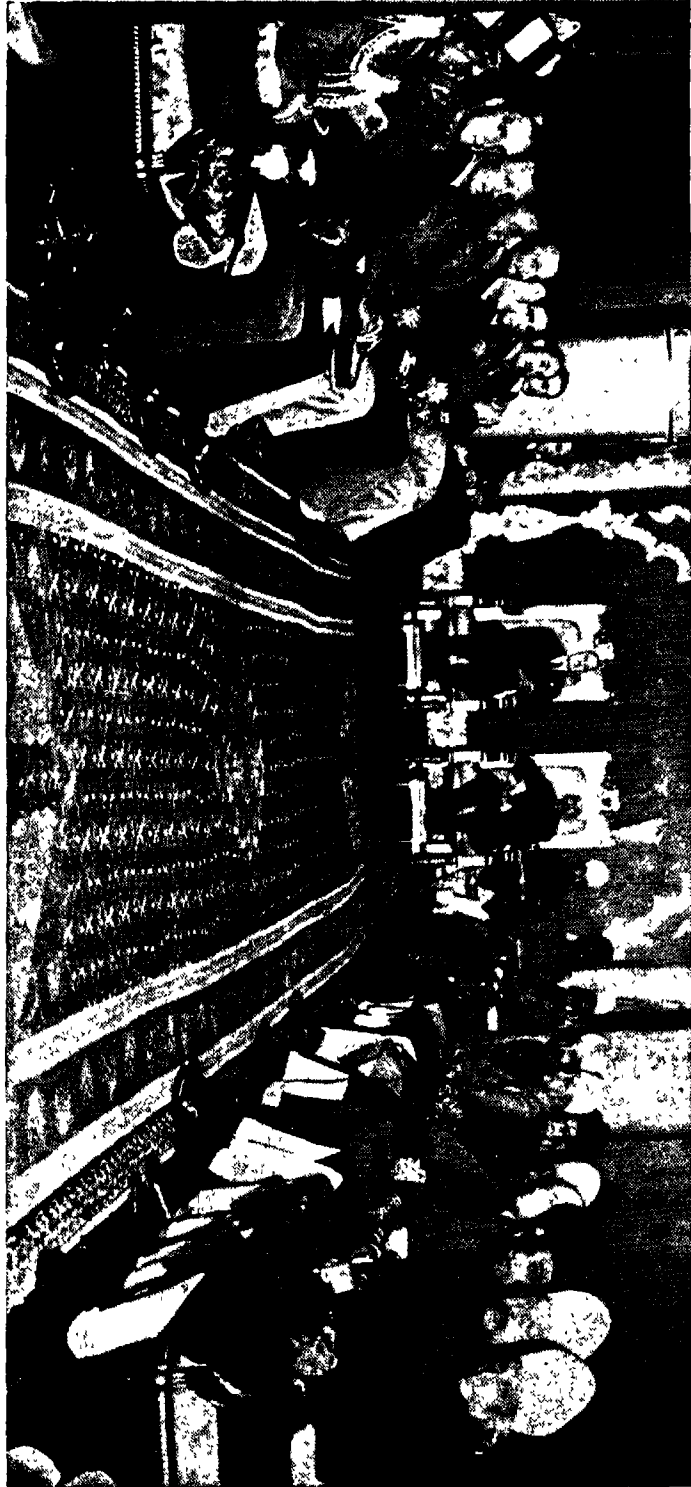
اعلحضرت بندگان اقدس سے ملاقات کے لئے ہز اکسلنسی وائسرائے کی چومحلہ میں تشریف آوری

پر عمل شروع ہوچکا ہے اور اعلیٰ حضرت بندگانعالی کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اس ضمن میں حکومت ہند ریاستوں کو ہر ممکنہ امداد دے گی۔

اعلیٰ حضرت بندگان عالی کی تقریر

" آج شب کی اس محفل میں ہز ایکسلنسیز وائسرائے اور لیڈی ویول کا خیر مقدم کرنا میرے لئے انتہائی مسرت کا باعث ہے۔

" فیلڈ مارشل وائی کاؤنٹ ویول وائسرائے کے منصب جلیلہ پر فائز رہنے والی ممتاز ترین شخصیتوں میں سے ہیں ہز ایکسلنسی ایک بہت بڑے سورما۔ ایک دانشمند و دور اندیش مدبر اور ایک باکمال عالم اور ادیب ہیں اور آپ کی ذات میں وہ تمام صفات جمع ہیں جو موجودہ نازک دور میں ہندوستان کی عنان قسمت سنبھالنے کے لئے ضروری ہیں۔

ہندوستان کے جانباز فرزند

" آزادی کی مدافعت میں متحدہ اقوام تاریخ عالم کی ایک مہیب ترین جنگ میں مبتلا ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوں کہ جنگ کے ابتدائی دور میں قسمت کے کچھ شکست و فرار کے بعد اتحادی فوجیں پھر فتح مند ہونے لگی ہیں اور مشرق و مغرب کے محاذوں پر دشمن کی فوجیں شکست کھا کر منتشر اور پسپا ہو رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے یورپ کا ایک بڑا حصہ آزاد ہورہا ہے اور ہندوستان بھی حملے کے خطرے سے محفوظ ہوگیا ہے۔ سرزمین افریقہ میں جرمنوں کے شدید حملے کی تباہ کن رو کو جس جنرل نے سب سے پہلے روکا وہ ہمارے معزز مہمان لارڈ ویول ہی تھے۔ یہ امر باعث طمانیت ہے کہ برطانیہ اور اس کے حلیفوں نے جس مستحکم طاقت کو سپر بنا کر ہندوستان کو جنگ کی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھا اس کی تشکیل میں خود ہندوستان کے ان جانباز فرزندوں کا حصہ کچھ کم نہیں جنہوں نے جنگ کے مختلف محاذوں میں نہایت بلند حوصلگی اور شجاعت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دئے۔

برطانیہ سے تعلق کی قدر

" حیدرآباد۔ برطانوی تعلق کو ہندوستان میں امن و امان اور سکون و اطمینان کی ضمانت کے طور پر ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھتا رہا ہے اور اس کی یہ قدر ایسے وقت میں اور بھی بڑھ گئی ہے جبکہ ملک کی سلامتی کو ایک طاقتور اور سنگدل دشمن سے خطرہ لاحق ہے۔ چنانچہ جذبات سے قطع نظر یہ بھی ایک ایسا اہم سبب ہے جس کی بناء پر میں ذاتی طور سے "یار وفادار" کے خطاب پر ہمیشہ فخر کرتا رہا ہوں جو ملک معظم نے مجھے عطا فرمایا ہے اور ہمیشہ میری یہی کوشش رہی ہے کہ اس خطاب کو اپنے عمل سے درخشاں بناؤں۔

وسائل کا اجتماع

" حیدرآباد نے جنگ شروع ہوتے ہی اپنے تمام وسائل مجتمع کئے اور غیر مشروط طور پر انہیں ہز مجسٹی ملک معظم کے سپرد کردیا۔ لہذا یہ موقع حیدرآباد کی جنگی مساعی پر ایک سرسری تبصرہ کرنے کے لئے موزوں ہے۔

عصری فوج

" جنگ شروع ہونے کے بعد سے اپنی فوج میں تقریباً دو چند اضافہ اور تمام حربی دستوں کی عصری تشکیل کا میں فخریہ طور پر ذکر کرسکتا ہوں۔ فی الوقت آٹھ یونٹیں تاج کے تحت خدمات انجام دے رہی ہیں جن میں سے تین دشمن سے جنگ کر چکی ہیں۔ ان تین کے سوا باقی تمام یونٹیں بیرون ہند خدمات انجام دے رہی ہیں۔ اور ایک اور یونٹ عنقریب سمندر پار روانہ ہونے والی ہے۔ جو یونٹیں ممالک محروسہ میں خدمت انجام دے رہی ہیں ان میں توپخانہ میکانکی رسالہ اور پیادہ فوج کے لئے تین تربیتی مرکز سب سے زیادہ اہم ہیں۔ یہ تینوں مرکز ہندوستانی فوج کے تربیتی مرکزوں کی طرح عصری طرز کے مطابق منظم اور ضروری سامان سے لیس کئے گئے ہیں۔ جنگ ختم ہونے کے بعد ان فوجیوں کو شہریوں کی حیثیت سے آباد کرنے کے مسئلہ کو بھی ہم نے نظر انداز نہیں کیا۔ چنانچہ سال رواں کے موازنہ میں اس مقصد کے لئے دس لاکھ روپے مہیا کئے گئے ہیں اور آباد کاری کی قائم شدہ مجلس حسب موقع اپنی تجویز کو جتنی وسعت دے گی اس کے مطابق آئندہ برسوں میں بھی مزید رقمیں فراہم کی جائیں گی۔

شاہ ذیجاہ کے عطیے

" جنگی اغراض کے لئے میں نے ذاتی طور پر جو چندے دیئے ہیں وہ حربی طیاروں کا ایک دستہ قائم کرنے کے لئے ساٹھ ہزار پونڈ اور وائسرائے کے سرمایہ اغراض جنگ کے لئے ساٹھ لاکھ روپے کی رقمیں پر مشتمل ہیں ۔ میری حکومت نے براہ راست اور بالواسطہ جنگی اغراض اور چندوں پر جو رقمیں صرف کی ہیں ان کی مجموعی مقدار چھ کروڑ اسی لاکھ روپے ہے ۔ بیرون ممالک محروسہ میری جو فوجیں مختلف جنگی محاذوں پر خدمات انجام دے رہی ہیں ان کے بڑھے ہوئے مصارف کی ادائی کے لئے حکومت ہند نے میری مملکت کو جو امدادی رقم پیش کی تھی اسے میری حکومت نے قبول نہیں کیا کیونکہ ایک "وارووادار" کی حیثیت سے میں نے یہ محسوس کیا کہ زائد مصارف بھی میری ہی سلطنت برداشت کرے ۔ میری حکومت نے برطانوی وزارت ہوائیہ کو حیدرآبادی ہوائی دستوں کی فراہمی اور برطانوی بحریہ کو "حیدرآباد" نامی ایک جنگی کشتی کی خریدی کے لئے علی الترتیب ساڑھے باون لاکھ روپے عطا کئے اور ہندوستانی شاہی بحریہ کو بھی "ناسٹ ٹرالر مائن – ایم – آئی – ایس " برار " نامی ایک جہاز پیش کیا ۔

افراط زر پر قابو

" افراط زر پر قابو پانے کی جدو جہد میں بھی حیدرآباد نے پوری طرح اشتراک عمل کیا اور میں یہ کہتے ہوئے مسرت محسوس کرتا ہوں کہ دوسری اختیار کردہ موثر تدابیر کے علاوہ میری حکومت نے حکومت ہند کے جاری کردہ متعدد دفاعی اور دوسرے قرضوں میں اب تک پچاس کروڑ روپے لگائے ہیں ۔ حیدرآباد کی پبلک نے بھی حیدرآباد کے سرمایہ اغراض جنگ میں چوبیس لاکھ روپے سے زیادہ کے چندے دیئے ہیں اور مزید چوبیس لاکھ روپے کے صرف سے شاہی ہوائیہ کے لئے طیاروں کا ایک دستہ بھی فراہم کیا ہے ۔

جنگی ضروریات کی فراہمی

" ممالک محروسہ کے صنعتی وسائل سے بھی کام لیا گیا اور ایسٹرن گروپ کانفرنس میں ہماری نمائندگی کے نتیجہ کے طور پر ، جس کا انعقاد آپ کے بیش رو کی دور اندیشی کا رہین منت ہے ، نئی صنعتوں اور کارخانوں کا قیام عمل میں آیا تاکہ ان اہم ضروریات کی تکمیل ہوسکے جنگی کمی شدت سے محسوس کی جارہی تھی ۔ یہ تمام وسائل جنگی اغراض کے لئے محکمہ جات رسد اور فوج کے سپرد کردئے گئے میرے ملک کے صنعتی تعلیمی اور دوسرے ادارے بھی جنگی خدمات کے لئے غیر مشروط طور پر استعمال کئے گئے اور کاریگروں کی بڑی تعداد کو تربیت دی گئی ۔ نیز سیول (غیر فوجی) طیارہ رانی کے محفوظ دستوں کے لئے بھی متعدد نو جوانوں کو تربیت دی گئی ۔

محکمہ ریلوے کی مساعی

" ممالک محروسہ کی ریلوے نے بیز فوجی نقل و حمل کا انتظام کرنے میں نمایاں حصہ لیا اور روڈ سرویسوں نے ریل کے اسٹیشنوں تک اجناس خوردنی کی منتقلی کا کام بہت اچھی طرح انجام دیا ۔ اس کے علاوہ سالانہ ایک کروڑ اسی لاکھ مسافروں نے بھی ریل کے ذریعہ سفر کیا ۔ ہوائی شعبوں کے انتظامات کو جنگ شروع ہونے کے بعد مسدود کردیا گیا تاکہ ہوا بازوں کی تربیت کے لئے طیارے فراہم ہوسکیں ۔ مزید بر آں دس انجن اور ایک سو تیس بند ویگن اور اسباب رکھنے کے ڈبے اور میکانی اشیاء سمندر پار روانہ کی گئیں اور ہمارے طیارے ملک کی حفاظت میں مدد کرنیکی غرض سے برطانوی حکومت کے حوالے کئے گئے اس کے علاوہ سررشتہ ریلوے کے زیر اہتمام ایک اہم طیران گاہ بھی تعمیر کی گئی ۔

کاریگروں کی تربیت

" ریلوے کے کارخانوں میں اسلحہ کے دس لاکھ سے زیادہ پیچیدہ اجزاء تیار کئے گئے اور ہمارے مصارف سے جو ایک اور اہم امداد دی گئی وہ یہ ہے کہ ہندوستانی فوج

چومحلہ میں شاہی ضیافت

کے لئے پانچ ہزار پانچ سو ڈرائیور میکا نکوں اور دو ہزار گراونڈ انجینروں اور میکانکوں کو تربیت دی گئی ۔ اس کے علاوہ فوجی ڈرائیوروں کی تربیت کے لئے تقریباً اٹھارہ ماہ تک روزانہ ایک سو پچاس گاڑیاں اور کام سکھانے والے فراہم کئے جاتے رہے ۔ سنہ ۱۹۴۱ تا ۱۹۴۲ ع کے نازک ایام سے گذرنے والی فوجوں کے لئے ضروری سامان کی تیاری اور تربیت یافتہ کارکروں کی فراھمی کی شکل میں بروقت امداد دی گئی تا کہ ہم یہ دعوی کرسکیں کہ حیدر آباد نے انسانی قوت اور اشیاء کی صورت میں بہتر سے بہتر طریقہ پر امداد کی ہے ۔

طیران گاھوں اور فوجی عمارتوں کی تعمیر

'' میرے محکمہ تعمیرات عامہ نے ھندوستان کی دفاعی ضروریات کے لئے ممالک محروسہ کے مختلف حصوں میں متعدد طیران گاہیں اور دوسری فوجی عمارتیں ایک کروڑ روپے سے زیادہ مصارف سے تعمیر کیں اور محکمہ تعمیرات کے کارخانوں میں بھی چودہ لاکھ روپے مجموعی قیمت کا جنگی کام انجام دیا گیا ۔

قومی تعمیری سرگرمیوں میں وسعت

'' جنگ کے باوجود گزشتہ چند سال کا زمانہ خوش حالی کا زمانہ رہا ہے چنانچہ ممالک محروسہ کی آمدنی نو کروڑ سے بڑھ کر سترہ کروڑ روپے کے قریب پہنچ گئی ۔
اس اضافہ کی بدولت اعلی، فنی اور عام تعلیم ۔ قدیم قبائل کی تعلیم کے لئے ایک اسکیم، صحت عامہ کی ترقی اور طبی سہولتوں میں اضافہ اور اصلاح جیسی اھم قومی تعمیری سرگرمیوں کے لئے بڑی بڑی رقمیں مہیا کرنا اور مابعد جنگ ضروریات کی تکمیل کے لئے کثیر رقمیں فراھم کرنا ممکن ہوسکا ہے ۔ ایک مرکزی صنعتی تحقیقاتی تجربہ خانے اور ایک زرعی کالج کا قیام عمل میں آرہا ہے ۔ جامعہ عثمانیہ میں صنعتی کیمیا۔ جغرافیہ اور تجارت کے شعبے قائم کئے گئے ہیں اور معدنی انجینیری کا ایک شعبہ قائم کرنے اور کلیہ اناث کے لئے نئی عمارتیں تعمیر کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے ۔ مزید برآں ایک پنج سالہ لائحہ عمل کے تحت ایک ہزار یا اس سے زیادہ آبادی والے ہر ایک موضع میں مفت ابتدائی تعلیم کا انتظام کیا جارہا ہے ۔

غذائی صورت حال

'' ھندوستان کے دوسرے حصوں کی طرح حیدر آباد کو بھی معاشی دشواریاں درپیش ھیں جن میں سب سے زیادہ نازک مسئلہ غذائی صورت حال ہے ۔ میری حکومت نے درآمد بند ہو جانے کے باعث خود اپنے پاس چاول کی انتہائی قلت ہونے اور اضلاع کرناٹک میں بارش کی شدید کمی ہونے اور عام طور پر فصلیں خراب ھو جانے کے باوجود اس نہایت اھم مسئلہ میں اپنی مشکلات کو پیش نظر رکھتے ہوئے باقی ماندہ ھندوستان سے جہاں تک ممکن ہوسکا پوری طرح اشتراک عمل کیا ۔ گزشتہ ماہ مئی سے حیدر آباد اور مضافات میں راشن بندی نافذ ہوچکی ہے ۔ ورنگل میں ماہ ستمبر سے اس کا نفاذ ہوا ہے اور دوسرے متعدد مقامات میں بھی یا تو راشن بندی نافذ ہوچکی ہے یا عنقریب نافذ کی جائیگی ہمہ حصہ پیداوار کی لازمی ادائی اور وسیع پیمانہ پر سرکاری طور پر غلہ کی خریداری کے ذریعہ غلہ کے ٹھوک کاروبار پر بڑی حد تک حکومت کی پوری نگرانی قائم کردی ہے ۔ قانون سازی اور نشرواشاعت کے ذریعہ ہم نے اس سال فصل خریف میں کپاس کے زیر کاشت رقبہ میں ساٹھ فیصد کمی کردی ہے سال رواں کے اجناس تک زیادہ غلہ اگانے کی مہم پر جملہ مصارف کا تخمینہ ایک سو ستر لاکھ روپے ہے غلے کی پیداوار میں اضافہ کرنے اور اس کی مناسب تقسیم عمل میں لانے کے لئے میری حکومت ھر ممکن طریقہ اختیار کررہی ہے اور تاوقتیکہ ناموافق موسمی حالات توقعات پر پانی نہ پھیر دیں مجھے یہ قوی امید ہے کہ ہم ھندوستان کے دوسرے زیادہ حاجتمند حصوں کی امداد کرسکیں گے ۔

مابعد جنگ تنظیم کی تجاویز

'' میری حکومت نے کچھ عرصہ ہوا مجلس تنظیم مابعد جنگ اور محکمہ معتمدی تنظیم مابعد جنگ قائم کیا ہے جنھوں نے آئندہ کے لئے معاشی ۔ صنعتی اور زرعی ترقی ۔

صحت عامہ اور عام ترقیات سے متعلق تجاویز مرتب کرنے کے ضمن میں قابل لحاظ کام انجام دیا ہے ۔ حیدر آباد ہر جہتی ترقی کے آنے والے دور پر نظریں جمائے ہوئے ہے ہم ہندوستان کی باقاعدہ اور باضابطہ معاشی ترقی کی بدا ... سے تعاون کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور میں توقع کرتا ہوں کہ میں پورا تسلسل کی حکومت سے بھی پوری طرح یہ توقع رکھ سکتا ہوں کہ وہ بھی اسی جذبہ کے ساتھ حیدر آباد کی تجاویز کو کامیاب بنانے میں ہر ضروری امداد دے گی ۔ مجھے مسرت ہے کہ تنگبھدرا کے پانی کی تقسیم کے بارے میں میری حکومت اور حکومت مدراس کے درمیان ایک راضی نامہ ہوگیا ہے جس کی بدولت ہم وسیع علاقوں کے لئے ارزاں برقی قوت حاصل کرنے اور دو آبہ رائچور کے قحط سے متاثر علاقوں کے لئے آب پاشی کی سہولتیں بہم پہنچانے کے قابل ہو سکیں گے ۔

دستوری اصلاحات

" اگر چہ میری حکومت کی تو جہات زیادہ تر جنگی مساعی پر مرتکز رہی ہیں تاہم وہ اس دوران میں دستوری اصلاحات کی اس اسکیم کے نفاذ سے متعلق مسلسل کام کرتی رہی ہے جس کا اعلان میں نے سنہ ۱۳۴۹ع میں کیا تھا ۔ ان اصلاحات کی اساس میرا یہ ارادہ ہے کہ میری مملکت کے مختلف مفادات اور میری حکومت کے درمیان زیادہ موثر اشتراک عمل قائم کرنے کی تدبیر اختیار کی جائے چنانچہ صلع واری کمشنرسوں کا باضابطہ آغاز ہو چکا ہے ۔ زرعی ترقی ۔ تعلیمات ۔ مالیات ۔ صنعتی ترقی ۔ صحت عامہ ۔ امور مذھبی اور مزدوروں سے متعلق امور میں میری حکومت کو مشورہ دینے کے لئے سرکاری اور غیر سرکاری اراکین کی مساوی تعداد پر مشتمل آئینی مشاورتی مجالس قائم ہوچکی ہیں ۔ میں نے بعض ایسے آئین بھی منظور کئے ہیں جنکا مقصد میری مملکت میں ایسے چھوٹے اور بڑے مقامی اداروں کا ایک جال سا پھیلادینا ہے جن میں غیر سرکاری اراکین کی اکثریت ہو ۔ چنانچہ ان آئین کے مطابق میری حکومت نے پندرہ اضلاع میں مجالس صلع ۔ چند مجالس جاگیر اور بڑی تعداد میں مجالس بلدیہ و مجالس قصبہ اور متعدد مواضعات میں پنچائتیں قائم کی ہیں ۔ مجوزہ ترقی یافتہ مجلس وضع قوانین سے متعلق بھی قوانین و قواعد سرگرمی کے ساتھ زیر ترتیب ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ تمام تدابیر میری اس خواہش کی تکمیل میں ممد و معاون ثابت ہونگی کہ میری حکومت ۔ میرے عہدہ داران اور میری رعایا کے درمیان ان کے ذریعہ ایسا باہمی ربط قائم ہو جائے جو حقیقی مفادات کی اس یکسانی کو اور زیادہ مستحکم کردے جو ان سب کے درمیان پہلے ہی سے موجود ہے ۔

" خواتین و حضرات ۔ اب میں آپ سے یہ خواہش کرونگا کہ اپنے اور میرے ساتھ ہمارے معزز مہمانوں یعنی ہز ایکسلنسی لارڈ اور لیڈی ویول کی خوش اقبالی اور مسرت و صحت کا جام نوش کیجئے ۔ "

وائسرائے ہند کی جوابی تقریر

" میں یور اکزالٹڈ ہائینس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس قدر کرم جوشی سے میری رفیق زندگی کا اورمیرا جام صحت تجویز فرمایا اور آپ خواتین و حضرات کا بھی ممنون ہوں کہ اس پر تپاک طریقہ سے آپ نے اس کا خیر مقدم کیا ۔

قدیم مغلیہ شہر کو جدید نمونہ کا شہر بنادیا گیا

" میری رفیق زندگی کی اورمیری مدت سے یہ تمنا تھی کہ اس تاریخی ریاست کی سیر کریں اور یور اکزالٹیڈ ہائینس سے ہمیں شخصی طور پر ملاقات کا موقع حاصل ہو ۔ آپ کے اس خوبصورت دارالسلطنت کے متعلق ہمارا پہلا تاثر ہماری توقعات کے خلاف نہ رہا اور اس شہر کی ترقی میں جن حضرات نے حصہ لیا ہے وہ قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے ایک قدیم مغلیہ شہر کو اس کے گزشتہ تاریخی آثار برباد کئے بغیر ایک جدید طرز کا شہر بنانے میں کامیابی حاصل کی جس میں ایک طرف تو عالی شان وسیع شاھراہیں ہیں اور دوسری طرف رفیع الشان عمارتیں ۔

شاہ ذیجاہ کا استقلال

" ہمارے تمام خیالات کی تہہ میں جنگ کے پس منظر کا ہمیشہ موجود رہنا ناگزیر ہے ۔ حتیٰ کہ ایسی سماجی تقریب

میں بھی جیسی کہ یہ ھے یہ خیال موجود ھے ۔ یورا گزالٹڈ هائینس کا یہ بیان بالکل صحیح ھے کہ یہ تاریخ عالم کی ایک مہیب ترین جنگ ھے اور کس درجہ مہیب ھے اس کا پورا پورا اندازہ صرف وھی لوگ کرسکتے ھیں جو اس کی تباہ کاریوں کے مناظر سے گزر چکے ھیں ۔ آمریت کے اقتدار اور تسلط کے خلاف جو یہ جنگ کی جارھی ھے اس کے تاریک ترین ایام میں بھی یور اگزالٹڈ ھائینس کا پائے استقامت کبھی نہیں ڈگمگایا اور اس سے قبل میرے ممتاز پیشرو نے بھی اس امر کے متعلق اپنی گہری شکر گزاری کا اظہار کیا ھے کہ یور اگزالٹڈ ھائینس نے نہ صرف اس عظیم الشان مملکت کے جملہ وسائل کو انصرام جنگ کے لئے پوری طرح مجتمع کیا بلکہ اپنی رعایا میں یہ ایمان و اعتماد پیدا کیا کہ اتحادی مقصد مبنی بر انصاف ھے اور اس لئے اس کو بالآخر فتح حاصل ھوگی ۔ میں نے بھی گزشتہ سال ماہ دسمبر میں یور اگزالٹڈ ھائینس کو یہ لکھنے کی مسرت حاصل کی تھی کہ انصرام جنگ میں آپ کی اور حیدر آباد کی مساعی کی میرے نزدیک کس درجہ اھمیت ھے ۔ ان خراج ھائے تحسین کی پوری پوری تائید اس تبصرے سے ھوتی ھے جو ابھی یور اگزالٹڈ ھائینس نے تفصیل سے فرمایا کہ مساعی جنگ میں کن کن مختلف طریقوں سے آپ نے اور آپ کی ریاست نے حصہ لیا ۔

ما بعد جنگ تنظیم کی تجاویز

” یہ سن کر مجھے بڑی طمانیت حاصل ھوئی کہ اس مملکت کے باشندوں کی آئندہ خوش حالی کے لئے تنظیم مابعد جنگ کی تجاویز شروع ھو چکی ھیں کیونکہ یہ ضروری ھے کہ ھرحکومت پہلے ھی سے تیار رھے کہ وہ حالات امن کو پوری طرح بحال کرسکے ۔ معاشی حالات کی از سر نو تنظیم کرنے کا ایک کٹھن دور جنگ کے بعد لازمی طور پر آئے گا اور اگر دانشمندانہ منصوبہ بندی کے ساتھ ابھی سے جب کہ زر کی افراط ھے سرمایہ فراھم کرلیا جائے تو عبوری دور کی مشکلات کا آسانی سے مقابلہ کیا جاسکے گا ۔ ایسے کئی اھم مسائل سے جو در پیش ھیں عہدہ برآ ھونے کیلئے حکومت ھند وسیع تیاریاں کررھی ھے اور میں یور اگزالٹڈ ھائینس کو یقین دلاتا ھوں کہ میں اس بات کی پوری کوشش کروں گا کہ اس باب میں ریاستوں کو حکومت ھند کی ھر ممکنہ امداد اور کامل تعاون حاصل ھو ۔ تنگبھدرا کی آبپاشی کی اسکیم سے متعلق حکومت مدراس اور یور اگزالٹڈ ھائینس کی حکومت کے درمیان جو معاھدہ ھوا ھے اس کی بدولت ایک بڑا قدم آگے بڑھایا گیا ھے اور اس سے یہ ظاھر ھوتا ھے کہ اگر حیدر آباد کی اسکیموں کو اس کے ھمسایہ علاقوں کی اسکیموں کے ساتھ مربوط کیا جائے تو کس قدر باھمی فوائد حاصل ھوسکتے ھیں ۔

اھم مسائل

” جیسا کہ آپ کو علم ھے جس وقت سے میں نے اپنے موجودہ عہدہ کا جائزہ لیا ھے اس وقت سے میں ایک نہایت اھم مسئلہ سے دو چار ھوں اور وہ ھندوستان کی روز افزوں آبادی کے لئے غذا کی فراھمی کا مسئلہ ھے ۔ شکر ھے کہ اس مسئلہ کی جو اساسی تجویز ھے اس کو روبہ عمل لانے میں صوبوں اور ریاستوں کے تعاون ، راتب بندی کی تیزی کے ساتھ وسعت ”غلہ زیادہ اگاؤ ،، کی مہم میں کامیابی اور سمندر پار ممالک سے در آمدات کی بدولت گزشتہ سال سے غذائی صورت حال کافی بہتر ھو چلی ھے ۔ لیکن غذائی مسئلہ سارے ھندوستان کے لئے باعث تردد بنا رھے گا نہ صرف جنگ کے دوران میں جبکہ نقل و حمل کی دشواریاں جاری رھیں گی بلکہ آئندہ چند سال تک بھی یعنی جب تک کہ بین الاقوامی اشتراک عمل سے دنیا کے تمام ممالک میں غذائی پیداوار اور اس کی تقسیم معمولی حالات پر عود کر آئے یہ مشکلات باقی رھیں گی ۔ اس لئے یہ حد درجہ ضروری ھے کہ ملک میں راتب بندی کے انتظامات کو وسعت دینے اور اجناس خوردنی کی پیداوار بڑھانے میں اس ملک کی کسی حکومت کو اپنی کوششوں میں کوتاھی نہ کرنی چاھئے ۔ اس بہت ھی اھم معاملے میں حیدر آباد نے جو کچھ کیا اس کی میں قدر کرتا ھوں ۔ لیکن حکومت حیدر آباد کو اس بارہ میں اب تک جس درجہ کامیابی حاصل ھوئی ھے اس پر مبارکباد دیتے ھوئے میں اس پر زور دونگا کہ آئندہ اس سے بھی زیادہ کوشش کی جائے نہ صرف یہاں کے باشندوں کے مفاد کی

خاطر بلکہ باہر کے ان افراد کو کسی حد تک مدد دینے کے لئے بھی جو بد قسمتی سے کم پیداوار والے علاقوں میں بستے ہیں۔

پست اقوام کے لئے تعلیمی سہولتیں

میں نے بڑی دلچسپی سے سنا کہ جنگ کی بدولت سلطنت حیدرآباد کی سالانہ آمدنی میں جو کثیر اضافہ ہوا اس کا مفید استعمال حیدرآباد نے کس طرح کیا اور آئندہ کیونکر کرنے کی تجویز اس کے پیش نظر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ قدیم قبائل کی تعلیمی اسکیم جس کو ہز اگزالٹڈ ہائنس نے کاشت آبادی کے ایک ادنیٰ طبقہ کی زندگی کے معیار کو بلند کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوگی جس کے مفاد کے ساتھ اکثر غفلت برتی جاتی ہے۔ میں اس تجویز کی بھی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا جس کی رو سے ایک ہزار سے زیادہ آبادی والے دیہات میں ابتدائی تعلیم مفت دی جائے گی۔ اگر ہندوستان کو ترقیات سائنس سے پورا پورا فائدہ حاصل کرنا ہے تو اس کے بچوں اور بڑوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ کم از کم تعلیم کے مبادی سے واقف ہوں۔ میں اس ریاست کو ان تدابیر پر مبارکباد دیتا ہوں جو اس کی حکومت نے مالیاتی افراط زر کی روک تھام کے لئے اختیار کی ہیں۔ مجھے یہ معلوم کرکے دلچسپی ہوگی کہ لازمی سرمایہ داری کی اسکیم جو ہز اگزالٹڈ ہائنس کی حکومت کی جانب سے حال میں جاری کی گئی، کس حد تک اس خلا کو پر کرنے میں کامیاب ثابت ہوتی ہے جو ممالک محروسہ میں انکم ٹیکس کے کسی باقاعدہ نظام کی عدم موجودگی کے باعث پایا جاتا ہے۔

دستوری اصلاحات

'' ہز اگزالٹڈ ہائنس نے اصلاحات کا جو ذکر بھی فرمایا جن کا اعلان سنہ ۱۹۳۹ء میں کیا گیا تھا اور جن کے متعلق آپ کی حکومت کارروائی میں مصروف ہے مجھے یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی کہ آپ کی حکومت کے مختلف محکموں کے ساتھ تعاون عمل کرنے کے لئے مشاورتی مقامی مجالس قائم کی گئی ہیں اور انہوں نے اپنے فرائض بھی انجام دینا شروع کردئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ جو آئین آپ نے مجالس کو ترقی دینے کے لئے نافذ فرمائے ہیں اور جن کا مقصد یہ ہے کہ یہ مجالس ملک کے نظم و نسق میں مدد پہنچائیں وہ آپ کی مملکت کی رعایا کی مزید دلچسپی کا باعث اور ان کی خوش حالی بڑھانے میں بار آور ثابت ہونگے۔

بر محل مشورہ

'' مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ ہز اگزالٹڈ ہائنس نے اپنے جاگیرداروں کے لئے حال میں ایک فرمان جاری فرمایا ہے جس میں اس ضرورت پر زور دیا گیا ہے کہ جاگیردار اپنی جاگیروں میں رہیں اور وہاں کے نظم و نسق میں بذات خود دلچسپی لیں اور اپنی رعایا کی کچھ نہ کچھ خدمت کرتے رہیں۔ کوئی نصیحت اس سے زیادہ بروقت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ان دنوں ایسے اشخاص جنہیں کوئی امتیازی حیثیت حاصل ہو اس وقت تک اپنی خصوصی حیثیت برقرار نہیں رکھ سکتے جب تک کہ وہ ان لوگوں کی کچھ نہ کچھ خدمت نہ کریں جن سے وہ اپنی معاش حاصل کرتے ہیں۔

'' خواتین و حضرات ۔ میں اب آپ سے خواہش کرتا ہوں کہ آپ استادہ ہوں اور ہز اگزالٹڈ ہائنس دی نظام آف حیدرآباد اینڈ برار کا جام صحت نوش کریں اور دعا کریں کہ وہ سالہائے دراز تک صحت و سلامتی اور شادمانی کے ساتھ اپنی ریاست پر حکمراں رہیں۔''

حیدر آباد میں وائسرائے بہادر کی آمد

اہم پبلک سرگرمیاں

کثیر مصروفیات

ہز اکسلنسی وائسرائے بہادر نے اپنی مختلف اہم مصروفیات اور ذمہ داریوں کے باوجود ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کے پائے تخت حیدر آباد کے دورہ کے لئے وقت نکال ہی لیا۔ اور تاج برطانیہ کے یار وفادار اور اعلی حضرت خسرو دکن و برار آصفجاہ سابع کی مملکت میں تشریف فرما ہوے۔ یہ بات ہمارے لئے باعث طمانیت ہے کہ تاج برطانیہ کے موجودہ نمائندہ نے حیدر آباد کو ہندوستانی ریاست کے پہلے

اعلحضرت فرمانروائے حیدرآباد وبرار ہزاکسلنسی وائسرائے ہند کا خیرمقدم فرمارہے ہیں
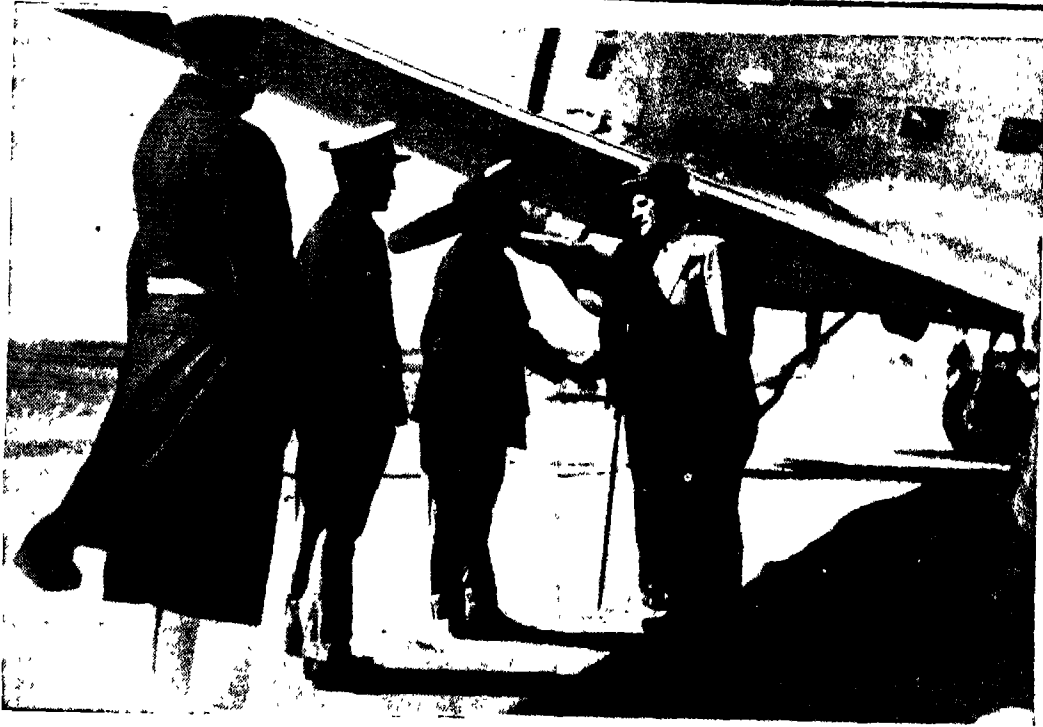
ھز ھائنس شہزادۂ برار ھز اکسلنسی **وائسرائے** کو خوش آمدید کہہ رہے ھیں

سرداری دورہ کے لئے منتخب فرمایا - دوسری بات کے علاوہ یہ بات خاص طور پر قابل لحاظ ھے کہ وائسرائے بہادر کی یہ سرفرازی اس گراں قدر امداد کے اعتراف کے طور پر ھے ، جو اس ریاست کے حکمران اور ان کی رعایا نے اعادی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے دی ھے -

وقت کی اھم ضروریات کی وجہ سے وائسرائے بہادر کا قیام قلیل المدت ھونے کے باوجود کامیاب رہا اور مملکت حیدرآباد نے اپنی شاندار روایات کو جو اوسکی خصوصیات ھیں برقرار رکھا - عوام نے بھی اپنے معزز مہمان کا استقبال خلوص اور گرم جوشی سے کیا اور روایتی مراسم کی بجائے دوسری مصروفیات پروگرام کا جزو رہیں -

ھز اکسلنسی وائسرائے بہادر و لیڈی ویول کے اعزاز میں دوسری سماجی تقاریب کے علاوہ چومحلہ مبارک میں سرکاری ضیافت اور بدری باغ میں عشائیہ ترتیب دیا گیا - حیدر آباد میں ھز اکسلنسی وائسرائے اور لیڈی ویول کا قیام پانچ دن رہا جو مصروفیات سے پر تھا -

آمد - ۹ - دسمبر - مملکت حیدر آباد کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ تاج برطانیہ کے نمائندہ ھوائی جہاز کے ذریعہ تشریف لائے - ھوائی جہاز سے اترنے کے بعد اعلی حضرت خسرو دکن و برار نے ھز اکسلنسی وائسرائے بہادر اور لیڈی ویول کا

هز اکسلنسی وائسرائے اور هز اکسلنسی صدر اعظم بهادر باب حکومت سرکار عالی
ساه منزل کی بستانی ضیافت میں

اسقبال فرمایا ـ آنریبل سرآرتهر لوتهیان رزیڈنٹ حیدرآباد نے ، هزهائنس شهزاده برار ، شهزاده معظم جاه بهادر اور هزاکسلنسی نواب صاحب چهتاری کا تعارف هز اکسلنسی وائسرائے بهادر سے فرمایا ـ یه رسم ادا هونے کے بعد هز اکسلنسی وائسرائے بهادر اعلی حضرت خسرو دکن و برار کی معیت میں قصر فلك نما تشریف لے گئے ـ تهوڑی دیر بعد اعلی حضرت خسرو دکن و برار نے قصر فلك نما میں وائسرائے بهادر سے ملاقات فرمائی ـ جس کے بعد هز اکسلنسی وائسرائے بهادر نے قصر چو محله میں ملاقات باز دید فرمائی ـ

چند اهم پبلک سرگرمیاں

فوجی دستوں کا معائنه ـ ۱۰ ـ دسمبر ـ فوجی وائسرائے هونے کی حیثیت سے هز ایکسلنسی وائسرائے بهادر نے فطری طور پر یه خواهش ظاهر فرمائی که وه ممالک محروسه کے اون سپاهیوں کا معائنه فرمائینگے جو هز هائنس شهزاده برار سپه سالار عساکر آصفیه کی رهنمائی میں عصری طریقوں پر تربیت پا رهے هیں ـ هز ایکسلنسی وائسرائے بهادر نے ان افواج کی فنی کارکردگی اور اعلی جنگی قابلیتوں کی رفتار ترقی دیکهنے کی خواهش فرمائی ـ چنانچه هزهائی نس پرنس آف برار کے ساتھ وائسرائے بهادر نے افواج باقاعده سرکار عالی کے مختلف دستوں کا معائنه فرمایا اور اس کام میں تین گهنٹے صرف فرمائے ـ

ہز اکسلنسی نے ان منصوبوں اور خاکوں سے بہت زیادہ دلچسپی کا اظہار فرمایا جو فوجی وظیفہ یابوں کی نو آبادی کے سلسلہ میں تیار کئے گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ اس نو آبادی کے نمونہ سے بھی دلچسپی کا اظہار فرمایا گیا جو منیج نگر میں جنگ سے واپس آنےوالے سپاہیوں کے لئے بسائی جانےوالی ہے ۔ جنگ سے واپس ہونےوالے سپاہیوں سے ہز اکسلنسی کو جو دلچسپی ہے اس کا اظہار ان سوالوں سے ہوا جو انہوں نے اس موضوع پر کئے ۔

ہز اکسلنسی لیڈی ویول نے دواخانہ عثمانیہ اور نیم خانہ سرورنگر کا معائنہ فرمایا ۔ دواخانہ عثمانیہ میں لیڈی ویول کو مختلف وارڈ دکھائے گئے ۔ لیڈی ویول نے بچوں اور زچگیوں کے وارڈ سے اپنی دلچسپی کا اظہار فرمایا ۔

ہز اکسلنسی نے دواخانہ عثمانیہ میں جو کام انجام پارہے ہیں ان کی تعریف کی ۔ نیم خانہ سرورنگر میں ہز اکسلنسی نے صنعتی شعبے کے کاموں پر اظہار مسرت فرمایا اور خاص طور پر بید بافی کے کام کو پسند فرمایا ۔

سہ پہر میں ہز اکسلنسی وائسرائے بہادر اور لیڈی ویول نے جامعہ عثمانیہ کی عمارتوں کا معائنہ فرمایا ۔ اور بلند پایہ طرز تعمیر اور عمارتوں کو دیکھکر بہت متاثر ہوئے ۔ ہز اکسلنسی وائسرائے بہادر نے حیدرآباد کی صنعتی نمائش کا بھی معائنہ فرمایا اور اس واقعہ سے اپنی دلچسپی کا اظہار فرمایا کہ نمائش نے سات سالہ قلیل مدت میں حیرت انگیز ترقی کی ہے ۔ مقامی مصنوعات کو دیکھکر وائسرائے بہادر نے پسندیدگی کا اظہار فرمایا ۔ اس سال نمائش میں مفید مظاہرات کے اضافہ کی وجہ سے صناعوں کو اپنے طریقوں میں تبدیلی اور ترقی کا جو موقع ملا ، اسکی ہز اکسلنسی نے تعریف فرمائی ۔

حیدرآباد لیڈیز کلب میں ہز اکسلنسی لیڈی ویول جب تشریف فرما ہوئیں تو خواتین و اراکین کے ایک ممتاز اور کثیر مجمع نے ان کا استقبال کیا ۔ کلب کی صدر شہزادی نیلوفر فرحت بیگم صاحبہ نے لیڈی وائسرائے کا خیر مقدم فرمایا اور ہرہائی نس شہزادی صاحبہ برار اور کلب کمیٹی کے دوسرے اراکین سے تعارف کروایا ۔ ہز اکسلنسی نے لیڈیز کلب کے ان کاموں کی تفصیل سے اپنی دلچسپی کا اظہار فرمایا جو تمام فرقوں کی عورتوں اور بچوں کی بھلائی کےلئے انجام دئے جارہے ہیں وہ یہ جانکر بہت مسرور ہوئیں کہ لیڈیز کلب حیدرآباد کی جنگی کوششوں میں عملی حصہ لے رہا ہے ۔ اس دن کا پروگرام جو محلہ پیالس میں سرکاری ضیافت کے بعد ختم ہوا ۔

فوجی دواخانوں کا معائنہ

۱۱ ۔ دسمبر ۔ تیسرے دن بھی ہز اکسلنسی وائسرائے بہادر اور لیڈی ویول بہت مصروف رہے ۔ ہز اکسلنسی نے چند فوجی دواخانوں ۔ بیماروں کی آرام گاہوں اور دوسرے فوجی مقاموں کا معائنہ فرمایا ۔ اس اثنا میں ہز اکسلنسی لیڈی ویول نے محبوبیہ گرلز اسکول کا معائنہ فرمایا ۔ یہ ادارہ انگریزی اسکول کے اصولوں پر چلایا جارہا ہے ۔ اس کے بعد لیڈی ویول ٹاؤن ہال تشریف لے گئیں ، جہاں خواتین کے جنگی کاموں کا مرکز قائم ہے ۔ یہ کام ہرہائی نس شہزادی صاحبہ برار کی راست نگرانی میں انجام پارہے ہیں ، جو اس ادارے کی بانی بھی ہیں ۔ شہزادی صاحبہ اس ادارہ میں کام کرنے والی خواتین کے کاموں میں بہ نفس نفیس دلچسپی لیتی ہیں آخر میں لیڈی ویول نے سکندرآباد کی انجمن خواتین کا معائنہ فرمایا جہاں انہوں نے سپاہیوں کو بھیجے جانےوالے پارسلوں کو تیار ہوتے دیکھا ۔

ہز اکسلنسی وائسرائے بہادر اور لیڈی ویول نے ہل فورٹ میں والاشان شہزادہ نواب معظم جاہ بہادر و شہزادی نیلوفر فرحت بیگم صاحبہ کے ساتھ ظہرانہ تناول فرمایا ۔ اس کے بعد دونوں معزز مہمانوں نے شاہی ہوائی فوج کی طیران گاہ کا معائنہ فرمایا اس دن کا پروگرام بلاوسٹہ میں ہزہائی نس شہزادہ برار و شہزادی صاحبہ برار کے ساتھ عشائیہ کے بعد ختم ہوا ۔

قلعہ گولکنڈہ کا معائنہ

۱۲ ۔ دسمبر ۔ ہز اکسلنسی وائسرائے و لیڈی ویول نے گولکنڈہ کے تاریخی قلعہ کا معائنہ فرمایا اور ظہرانہ حیدرآباد

کے بانی محمد قلی قطب شاہ کے مقبرہ کے قریب تناول فرمایا ۔ اس بادشاہ نے ہمارے شہر کی مشہور عمارت چارمینار اور بہت سی دوسری عالی شان عمارتیں تیار کروائی تھیں ۔ دونوں معزز مہمانوں نے مقبرہ کی عمارت کا بغور معائنہ فرمایا ، جسکے طرز تعمیر میں ہندو اور مسلم فن تعمیر کے نمونوں کو سمویا گیا ہے ۔ اس کے بعد حیات بخش بیگم کے مقبرہ کا معائنہ فرمایا گیا حیات بخش بیگم قطب شاہی تاریخ میں ایک بلند مقام رکھتی ہیں ۔ دونوں معزز مہمان فتح دروازے سے ہو کر پیٹلہ برج کی فصیل کی طرف روانہ ہوئے ۔ فتح دروازہ اس وقت کی یادگار ہے جبکہ ۸ مہینے کے محاصرے کے بعد اورنگ زیب نے قلعہ گولکنڈہ پر قبضہ کیا تھا ۔ پیٹلہ برج پہنچکر انہوں نے کانسی کی اس بڑی توپ کا معائنہ فرمایا جسے شہنشاہ اورنگ زیب کے زمانہ میں محمد علی عرب نے تیار کیا تھا۔

سہ پہر میں ہزا کسلنسی وائسرائے بہادر اور لیڈی ویول نے عصرانہ میں شرکت فرمائی جو ہزا کسلنسی نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی کی جانب سے ترتیب دیا گیا تھا ۔ اس دن کا پروگرام نذری باغ میں اعلی حضرت خسرود کن کے ساتھ عشائیہ میں شرکت کے بعد ختم ہوا ۔

روانگی

۱۳ ۔ دسمبر کی صبح کو ہزا کسلنسی وائسرائے و لیڈی ویول ہوائی جہاز کے ذریعہ کلکتہ روانہ ہوئے ۔ طیران گاہ پر حضرت اقدس و اعلی نے معزز مہمانوں کو خدا حافظ کہا ۔

خواتین اور جنگ

خواتین حیدر آباد کے مرکز کارہائے جنگ کی سرگرمیاں

ھرھائی نس ساھزادی صاحبہ برار کی سر جوش رھبری میں حیدرآباد کی خواتین نے ریاست کی عام جنگی مساعی کو بڑھانے میں قابل قدر کام انجام دیا ہے - جنگ شروع ھونے کے بعد سے خواتین نے انجمن ھلال احمر کی ان سرگرمیوں میں اضافہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو باقاعدہ مصروف رکھا ، جن کے ذریعہ معذور سپاھیوں کو سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ھیں -

ستمبر سنہ ۱۹۳۹ع میں جب اعلان جنگ ھوا تو انجمن ھلال احمر کی اشیا کی تیاری اور اس انجمن کے لئے عملہ کی تربیت کے لئے مرحومہ لیڈی حیدری کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی - لیڈی حیدری کے انتقال پر کمیٹی کی صدارت ھرھائی نس شاھزادی صاحبہ برار نے قبول فرمائی - کام کی وسعت اور اس کے تنوع میں اضافہ کے مد نظر جولائی سنہ ۱۹۴۱ع میں خواتین حیدرآباد کی جنگی مساعی کی کمیٹی کا انعقاد عمل میں آیا اور اس کمیٹی کو حیدرآباد کے جنگی امداد کی کمیٹی میں نمائندگی دی گئی -

کام کرنے والی جماعتوں کے ذریعہ سپاھیوں کو آرام پہنچانیوالی اشیاء کی فراھمی ، چھاؤنی کے سپاھیوں اور فوجی ھسپتالوں کے معذور سپاھیوں کے لئے تفریح کا انتظام ، محاذ جنگ پر لڑنے والے سپاھیوں ، متوفی سپاھیوں کے متعلقین اور جنگ کے قیدیوں کے لئے کرسمس اور عید کے تحفے بھیجنا - یہ سارے کام اس مرکز نے اپنے ذمہ لئے ھیں - حیدرآباد کے شعبہ تیمارداری کا قیام بھی اسی کمیٹی کی کوششوں کا نتیجہ ہے -

کام کرنے والی جماعتوں کی سرگرمیاں

اس وقت کام کرنے والی تقریباً ۳۰ جماعتیں فوجی ضرورتوں کی اشیاء سینے اور ھسپتال کے لئے ضروری چیزیں تیار کرنے میں مصروف ھیں - پچھلے پانچ سال کے عرصہ میں (اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ع سے ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع تک) ۲۳۷۲۰۱ - اشیاء جن میں ۴۹۰۵۴ - اونی اشیاء شامل ھیں تیار کی گئیں یہ اشیاء صرف ان ۸ فوجی ھسپتالوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے تیار کی گئیں ، جنھیں مجلس کارھائے جنگ (حیدرآباد) نے ان اشیاء کی فراھمی کے لئے منتخب کیا ہے - ان اشیاء کو حسب ذیل پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے -

(۱) ھسپتال میں استعمال کے لئے کپڑے -
(۲) زخم وغیرہ پر باندھنے کے لئے پٹیاں اور عمل جراحی کے لئے لباس -
(۳) آبرسن کے لئے موزے اور سب خوابی کے پائجامے -
(۴) بنے ھوئے اون کے کپڑے -
(۵) دوسری اشیاء -

سپاھیوں کے لئے تفریح

جنگی کمیٹی نے جولائی سنہ ۱۹۴۲ع سے برطانوی اور ھندوستانی سپاھیوں کی تفریح کے مواقع بہم پہنچانے کے لئے باقاعدہ کام شروع کیا - دلچسپ مقاموں ، خانگی مکانوں اور وائی - ایم - سی - اے کی عمارتوں میں پارٹیاں دیجاتی ھیں - کمیٹی ، افاقہ یاب سپاھیوں کے لئے بھی تفریح کا انتظام کرتی ہے اور اس کمیٹی کے اراکین ھر ھفتہ معذور اور بیمار سپاھیوں کو فوجی ھسپتالوں میں تحفہ پہنچاتے ھیں -

ہوابازوں کا کلب

جنوری سنہ ۱۹۴۴ع میں ایک کلب کا افتتاح عمل میں آیا جہاں ہوائی فوج کے عملے کے لئے تفریحی سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ یہاں ہندوستانی، برطانوی اور دوسری فوجوں کے ارکان بھی تفریح سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ہفتہ میں ایک مرتبہ ڈرامہ اور سینما کے شو کا انتظام کیاجاتا ہے اور ہرسام مناسب نرخوں پرچائے، سوڈا، لمن اور کھانے پینے کی چیزیں فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ کلب امیر بیٹھ کی ایک عمارت میں ہے جہاں کلب کی ساری سہولتیں مہیا کی گئی ہیں اور اس میں ۵ سو آدمیوں کی گنجائش ہے۔

شعبہ بیمار داری

حیدرآباد کی مجلس کار ہائے جنگ کی ایک اپیل کے جواب میں حیدرآباد کی ۳۶ خواتین نے شعبہ بیمارداری کے لئے اپنی رضاکارانہ خدمات پیش کیں۔ سوائے ایک کے ساری خواتین پہلی طبی امداد کا امتحان پاس ہیں اورانہیں عثمانیہ جنرل ہسپتال حیدر آباد، کے۔ ای۔ ایم ہسپتال سکندر آباد اور ہندوستانی فوجی ہسپتال ترملگری میں عملی تربیت دی گئی ہے۔ حیدر آباد کے شعبہ تیمارداری کے ۱۰ اراکین ہندوستان کے کسی حصے میں فوجی فرائض انجام دینے کے لئے اگزیلری نرسنگ سروس میں شامل ہوئیں ان میں سے ایک نے سمندر پار کے کام کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں اور ایک حیدرآباد کے فوجی ہسپتال میں منتظم کی حیثیت سے کام کررہی ہیں۔ پہلی طبی امداد اور بیمار داری کے لئے ۱۲ اراکین اے۔ آر۔ پی کے محکمہ میں شامل ہوئیں۔ بقیہ میں سے ایک شاہی ہوائی فوج میں ایک ڈبلیو اے۔ ایس (برما) میں اور دو اراکین شعبۂ علاج میں کام کررہی ہیں۔

شاہزادی صاحبہ برار کے کرسمس اور نئے سال کے تحفے

سپاہیوں کے واسطے کرسمس اور نئے سال کے تحفوں کے لئے ہر ہائی نس شاہزادی صاحبہ برار کی اپیل کے جواب میں ہر سال جس جوش و خروش سے عطایا اور چندے وصول ہوتے ہیں ان کی تعداد ۴۰ ہزار روپیوں تک پہنچ جاتی ہے۔ اس رقم سے مختلف محاذوں پر کام کرنے والے ۵ ہزار سپاہیوں کے لئے کرسمس کے تحفے، جنگ میں ہلاک شدہ حیدرآبادی سپاہیوں کی بیواؤں اور متعلقین، اور حیدر آبادی جنگی قیدیوں کی بیویوں کے لئے عید کے دن کپڑوں کے تحفے دئے جاتے ہیں اور حیدرآبادی بین ہوائی دستوں اور حیدرآباد نامی جہاز کے ملاحوں کے لئے کرسمس کے تحفے شکل زر دئے جاتے ہیں۔

مالی پہلو

پچھلے ۵ سال کے عرصے میں اس کمیٹی کو اپنے کام کی تکمیل کے لئے جملہ (۲۰۱۶۲۰) روپیہ کے اخراجات درکار ہوے، اس کمیٹی کو حیدرآباد کے جنگی مقاصد کے فنڈ، عوام اور ہرہائی نس شاہزادی صاحبہ برار کے جنگ فنڈ سے مالی امداد اور چندے وصول ہوتے ہیں۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حیدرآبادی خواتین ان تدابیر میں عملی حصہ لیتی ہیں جن سے مختلف محاذوں پر لڑنے والے سپاہیوں کے لئے ضروری سہولتیں اور آرام مہیا ہوسکتا ہے اور یہ امداد اصل میں ان جانبازوں کو دی جاتی ہیں جو مختلف جنگی محاذوں پر انسانیت کے لئے جنگ کر رہے ہیں۔ اس کام میں خواتین کو اپنی کوششوں میں جو بے مثال کامیابی ہوئی ہے وہ نتیجہ ہے ہرہائی نس شاہزادی صاحبہ برار کی گہری شخصی دلچسپی کااور ان پر جوش اور بے غرض کام کرنے والی خواتین کی کوششوں کا۔ جنہیں شاہزادی صاحبہ برار نے اس کام کے لئے منتخب کیا ہے۔ جب حیدرآباد کی جنگی مساعی کی تاریخ لکھی جائیگی تو یقینا اس تاریخ کا ایک باب خواتین کے ان کار ہائے نمایاں کے لئے وقف رہیگا جو سپاہیوں کو آرام پہنچانے کے لئے انجام دئے گئے ہیں۔

تعلیم اور تنظیم مابعد جنگ

اسلامی تعلیمات کے اساسی تصورات

جامعہ علی گڈھ میں نواب مہدی یار جنگ بہادر کا خطبہ

نواب سر مہدی یار جنگ بہادر صدرالمہام تعلیمات ممالک آصفیہ نے جامعہ علی گڈھ میں خطبہ جلسہ تقسیم اسناد ارشاد فرماتے ہوئے طالب علموں کو مخاطب کرکے فرمایا کہ '' اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ڈگریاں ایک طرح کا اعزاز ہیں مگر ڈگریاں ہی سب کچھ نہیں ۔ آپ نے جامعہ میں مل جل کر زندگی گزارنے کی جو بہترین تربیت حاصل کی ہے اور نکانگ کے اس ماحول میں جس کردار کے آپ مالک بنے ہیں وہی اصل چیز ہے اور اسی کے لئے آپ کا ملک آپ کی قدر کرسکتا ہے،، ۔ نواب صاحب نے اپنے خطبہ کے ایک بڑے حصہ میں اسلامی تعلیم کی امتیازی خصوصیات پر بحث کی اور فرمایا کہ اسلامی تعلیم کا مرکزی خیال ضبط و نظم ہے اور یہ ضبط و نظم جسم، روح، دل اور دماغ سب میں قائم ہونا ضروری ہے ۔

نواب صاحب نے اپنے خطبہ میں ڈگری حاصل کرنے کے لئے تین سالہ نصاب خصوصی ، صنعتی مدرسوں کے قیام اور تعلیم نسواں کی اشاعت میں مزید آسانیوں پر زور دیا اور یہ بھی فرمایا کہ طالب علم ملک کے سیاسی مسائل میں نظری طور پر دلچسپی لے سکتے ہیں مگر انہیں کسیطرح عملی طور پر سیاسیات میں حصہ نہیں لینا چاہئیے ۔ دنیا میں کوئی ملک یہ نہیں چاہے گا کہ اس کے سیاسی مسائل ادھورے اور زیر تعلیم سیاست داں حل کریں ۔

نواب صاحب نے اس امر پر بھی زور دیا کہ تعلیم ملک کی حالیہ اور آئندہ صنعتی ضرورتوں کے مطابق ہونی چاہئے ۔

علی گڈھ اور حیدرآباد

نواب مہدی یار جنگ بہادر نے خطبہ کے شروع میں **ان مستحکم** تعلقات کا ذکر کیا جو علی گڈھ اور حیدرآباد کے **درمیان قائم** ہیں ۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ اعلیٰحضرت **بندگان اقدس** نے جامعہ علی گڈھ کی چانسلری کو مسلسل **چوتھی بار شرف قبولیت** بخشا ہے ۔ اپنی مملکت کے امور میں اعلی حضرت کی مصروفیات کے علاوہ شاہ دکن کے لئے مملکت سے باہر کی ذمہ داریوں کو قبولیت بخشنا بھی خاندان آصفی کی عام روایات کے مطابق نہیں ۔ لیکن حضرت بندگان اقدس نے علی گڈھ کی چانسلری قبول فرمائی اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذات ہمایونی کو جامعہ علی گڈھ سے کتنی وابستگی ہے اور اعلی حضرت بندگان عالی اس جامعہ کی ترقی کے

کس درجه خواهش مند هیں ۔ سنه ۱۹۳۶ع میں جب
اعلی حضرت بندگان اقدس وائسرائے وقت هز اکسلنسی
لارڈ ولنگڈن کو جامعه کی جانب سے اعزازی ڈگری عطا
کرنے کے سلسله میں علی گڈھ تشریف فرما هوئے تھے ۔
تو ارباب جامعه نے بارگاه همایونی میں ایک سپاسنامه
گذراننے کی سعادت حاصل کی تھی ۔ اس سپاسنامه
کے جواب میں بندگان عالی نے ان هی احساسات کا اظهار
فرمایا تھا ۔ اعلی حضرت خسرو دکن جامعه عثمانیه کے
سرپرست هیں اور اس جامعه کی تخلیق حضور هی کی توجهات
شاهانه کی رهین منت هے ۔اس طرح جامعه عثمانیه اور جامعه
علی گڈھ دو تمام جامعات هیں جنهیں ذات همایونی کی شفقت
و مرحمت حاصل هے ۔

" محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کے قیام سے حیدرآباد کے قریبی
تعلقات علی گڈھ سے قائم رهے هیں ۔ سرکاری عطیوں اور
حیدرآباد کے امیروں کی مالی امداد کے علاوه حیدرآباد نے
سر سید احمد خاں کی هر کوشش کا بھی سرگرمی سے خیرمقدم
کیا اور بلادریغ امداد دی ۔ سرسید احمد خاں کے جاں نثار ساتھی
اور جانشین جو حیدرآباد کے اعلی عهدوں پر فائز تھے
بڑے صاحب بصیرت اور جهاں دیده لوگ تھے اور
انهوں نے علی گڈھ کی قابل قدر خدمات انجام دیں ۔"

مسلمانوں کی تعلیمی پستی

ان اسباب کی وضاحت کرتے هوئے جو مسلمانوں کی تعلیمی
پستی کا باعث رهے هیں نواب صاحب نے فرمایا که " اس کی
بڑی ذمه داری اس کریسنس کے سر هے جو ابتداء میں چند
مسلمان انگریزی تعلیم کے خلاف کرتے رهے هیں ۔ اگرچه که
اب مسلمان تعلیم کے میدان میں بهت کچھ آگے بڑھ چکے
هیں مگر دوسروں کے مقابله میں وه اب بھی پیچھے هیں
اور اب بھی یه کها جاسکتا هے ، گو اس یقین کے ساتھ نهیں
جیسا که سر سید کے زمانه میں کها جاسکتا تھا ، که مسلمان
جب تک تعلیمی میدان میں بهت کچھ آگے نه بڑھیں
ملک میں وه مرتبه حاصل نهیں کرسکتے جو ان کی تعداد اور
اهمیت کے شایان شان هے ۔"

جامعاتی زندگی

جامعه میں میل جول کی زندگی کی ضرورت اور اهمیت پر
زور دیتے هوئے نواب سر مهدی یار جنگ بهادر نے فرمایا
که " ثقافتی پس منظر اور بهترین روایات کے ساتھ مشترکه
زندگی گذارنے کے لئے یه ضروری هے که جامعه اقامتی هو ۔
اسے صرف امتحانات کا مرکز نه هونا چاهیے ۔ میں یهاں یه
کهه سکتا هوں که علی گڈھ کی سب سے بڑی خصوصیت
یهی مشترکه زندگی هے جس میں استاد اور طالبعلم ایک
ساتھ رهتے اور مل جل کر زندگی بسر کرتے هیں ۔علی گڈھ
کا طرهٔ امتیاز یهی هے که اس جامعه کے طالب علم اس طرز کی
جامعاتی زندگی بسر کرتے هیں جو ان کے مستقبل کی کامیابی
کی ضامن هے ۔ همیں ان روایات کو برقرار رکھنا چاهئیے
جو سر سید احمد خاں اور تھیوڈور بک اور موریسن جیسے
مشهور پرنسپلوں کی قائم کی هوئی هیں ۔

" بهتر طرز کی جامعاتی زندگی یعنی اقامتی زندگی پیدا
کرنے کے لئے یه ضروری هے که ڈگری حاصل کرنے کی مدت
مناسب اور موزوں هو ۔ میرا اپنا یهی خیال هے که یه مدت
تین ساله هونی چاهئے ۔ جامعه دهلی میں یهی مدت رکھی
گئی هے اس کے علاوه بین جامعاتی مجلس اور سارجنٹ کمیٹی
نے بھی اس مدت کی پرزور سفارش کی هے ۔ اس تین ساله
مدت کا مطلب یه هے که انٹر میڈیٹ کے امتحان کو ختم
کردیا جائے اور فوقانی تعلیم کے معیار کو اس درجه بلند
کیا جائے که هائی اسکول لیونگ سرٹیفیکٹ یا میٹریکولیشن
کے امتحانات کے بعد طالب علم ڈگری حاصل کرنے کے لئے
تین ساله نصاب کی تعلیم کے قابل هوجائے ۔ برطانوی جامعات
میں یهی هوتا هے ۔ کوئی وجه نهیں هے که هندوستان میں
بھی اس طرح کا عمل نه هو ۔ اس سلسله میں اس کی سخت
ضرورت هے که هماری ثانوی تعلیم کے معیار کو بلند کیا جائے
صرف تعداد میں اضافه هی نهیں بلکه اهلیت میں ترقی بھی
ضروری هے ۔ اس کا مطلب یه هے که اگر معیار بلند کرنے
هوں تو زیاده استادوں اور بهتر تعلیم پانے والوں کی ضرورت هے
انٹر میڈیٹ کا ایک سال فوقانی تعلیم میں بڑھانے کے علاوه
تعلیمی معیار کو بلند تر کرنا بھی ضروری هوگا ۔ صرف فوقانی
مدرسوں کی تعداد بڑھانے سے کچھ حاصل نهیں کیونکه
ایک بڑی تعداد میں ایسے طالب علموں کو پیدا کرنے سے

کیا فائدہ جو جامعاتی تعلیم کے قابل نہ ہوں اس طرح وہ کسی پیشے کے قابل نہ ہوسکیں گے۔"

تعلیم اور صنعت

نواب صاحب نے اس حقیقت کا بھی اظہار فرمایا کہ جنگ کی وجہ سے کثیر مقدار میں مالی ساکھی بچتی ہے اس لئے مستقبل کی تمام تعلیمی اسکیموں کی تشکیل اس طرح ہونی چاہئے کہ ان کی وجہ سے ملک کی عام معاشی حالت کی تعمیر نو میں مدد مل سکے اور ملک کی صنعتی ترقی میں سرگرمی پیدا ہو جائے۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ "جنگ نے جو تباہیاں پھیلائی ہیں اور مالی نقصان برداشت کرنا پڑرہے ہیں ان کی وجہ سے دنیا کی مالی حالت کمزور ہوگئی ہے۔ ہمیں ان تجربات کی روشنی میں بدلنا اور ساکھی کا بدل حاصل کرنا چاہئے اور یہ اسی وقت ممکن ہوسکتا ہے جب کہ ہم دولت یعنی ایک بڑی مقدار میں قدر والی اشیاء پیدا کریں۔ مزدوروں کی بڑی تعداد کو مصروف رکھنا ہوگا۔ ان میں غیر ماہر مزدور اور ماہرین فن اور موجدین سب شامل رہیں گے۔ کیونکہ یہ یقینی ہے کہ ملک کو سخت مزدور کاری اور اس سے پیدا ہونے والی برائیوں مثلاً افلاس اور بیماری کا بھی ان دنوں میں سامنا کرنا پڑیگا۔ کیونکہ خوش حالی کے اس عارضی دور کے بعد عام معاشی کسادبازاری کا دور آئے گا۔ ضرورت ہے کہ اب ہمارے تعلیمی خاکے اس طرح بنائے جائیں اور تعلیمی وسائل کو اس طرح استعمال کیا جائے کہ وہ تعمیر نو میں مدد دے سکیں اور آنے والی مصیبتوں کو کم کرسکیں۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ملک کو صنعتی بنانے کی ضرورت ہے اور اس کی بھی ضرورت ہے کہ ملک میں ایسی تعلیم دی جائے کہ جس کے بعد مرد اور عورتیں صنعتی پیشہ اختیار کرسکیں ہمارے ملک کے لوگ صنعتوں میں کام کرنے کے عادی نہیں ہیں اور نہ ہی وہ صنعت پسند ہیں۔ جنگ کی وجہ سے نئی صنعتیں قائم ہورہی ہیں اور جنگ کے بعد بھی ہوتی رہیں گی اس لئے ملک میں ہر قسم کے مزدوروں کی مانگ ہے۔ نو جوانوں کی ایک بڑی تعداد جو جامعاتی تعلیم کے قابل نہیں ہے انہیں ایسی تربیت ملنی چاہئے کہ وہ کارکرد صنعتی کام کرنے والے بن سکیں۔ پیشہ ورانہ تعلیم کے لئے صنعتی بنیادوں پر شہری مدرسوں میں اور زرعی بنیادوں پر دیہی مدرسوں میں تعلیم ہونی چاہئے۔ خصوصی صنعتی مدرسوں کا قیام بھی ضروری ہے تاکہ تعلیم کی مختلف منزلوں میں طالب علم ان میں شریک ہوسکیں۔ جامعہ علی گڈھ میں ٹکنالوجی کا ایک بہتر مدرسہ قائم ہے۔ اس مدرسہ میں عملی سائنس کی تعلیم ہونی چاہئے۔ خاص کر عملی کیمیا اور صنعتی تحقیقات اور ایجادات کے لئے طالب علموں کو تربیت دی جانی چاہئے۔"

آخر میں نواب صاحب نے فرمایا کہ "صرف ڈگری حاصل کرنے سے آدمی عالم نہیں ہوجاتا۔ اگر آپ مستند عالم بننا چاہتے ہیں تو آپ کو عمر بھر پڑھنا اور مطالعہ کرنا ہوگا۔ علم کا سمندر اتنا وسیع ہے کہ جتنا آپ آگے بڑھتے جائیں گے علم کی تشنگی بڑھتی جائے گی۔ کھیلوں اور اسپورٹس کے ذریعہ آپ نے جو جسمانی موزونیت حاصل کی ہے وہ بھی تعلیم ہی کی طرح اہم ہے۔ کمزور آدمی کچھ حاصل نہیں کرسکتا۔ طاقتور کا ہاتھ چلتا ہے تو اس کی زبان چلتی ہے اور اس طرح اس کی رسوائی ہوتی ہے۔ اسلامی روایات یہ ہیں کہ ہر مسلمان کو حقیقی معنوں میں طاقتور سپاہی ہونا چاہئے۔ اب بھی اس روایت کو برقرار رکھنے کی کوشش کیجئے اور جسمانی حیثیت سے اس طرح ہوجائیے کہ ایک لمحہ کے اندر آپ سپاہی بن سکیں۔ آپ کی جامعہ نے کیمیائی اجزا کے لئے اس جنگ میں بہت سی چیزیں فراہم کرکے بھیجی ہیں اور اس طرح مفید کام انجام دیا ہے۔ آپ یہ کرسکتے ہیں کہ ہندوستانی فوج یا ہندوستانی بحریہ یا ہوائیہ میں شریک ہو جائیں اور اس طرح محاذ جنگ کے انمول تجربات حاصل کریں۔ جب آپ جنگ کے بعد شہری زندگی میں واپس ہونگے تو اس وقت اس تجربہ سے آپ کو بڑی مدد ملے گی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنی جامعہ کے وقار کو ہمیشہ قائم رکھئے اور کوئی ایسی حرکت نہ کیجئے کہ کسی طرح اس کی نیک نامی پر حرف آئے۔ میری دعا ہے کہ آپ زندگی میں کامران اور بامراد رہیں۔"

شہر حیدر آباد کی بے ترتیب توسیع کو روکنے کی تجاویز

دارالسلطنت کی منطقہ واری منصوبہ بندی کا خاکہ

شہر کی منتشر اور بے ڈھنگے طریقے پر توسیع کو روکنے کے لئے حکومت مقامی کے افسر شہری منصوبہ بندی ، مسٹر فیاض الدین نے عظیم تر حیدرآباد کے لئے ایک صدر خاکہ تیار کیا ہے ۔ یہ خاکہ کئی منطقہ واری منصوبہ بندیوں پر مشتمل ہے ۔ جن میں بلدہ حیدر آباد کے لئے ایک مفصل اسکیم پیش کی گئی ہے ۔ منصوبہ بندیوں کے اس خاکہ کی طرف حکومت سرکار عالی خاص طور پر متوجہ ہے اور باب حکومت کی ایک خصوصی کمیٹی اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے ۔ بلدہ حیدر آباد اور اس کے مضافات میں منطقہ واری اور مقامی منصوبہ بندی کی ضروریات کا مقابلہ کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی ایک مرکزی منطقہ واری مجلس کا قیام بھی حکومت کے زیر غور ہے۔ یہ مجلس کافی غور و خوض کے بعد دارالسلطنت کی موجودہ اور آئندہ ضروریات کے پیش نظر مفصل معیاری خاکہ تیار کریگی ۔

عظیم تر حیدر آباد کی منصوبہ بندی کا مسئلہ لازمی طور پر منطقہ واری نوعیت رکھتا ہے لہذا منصوبہ بندی کی مرکزی مجلس شہری توسیع کی حد بندی سے متعلق تمام تفصیلات طے کریگی اور ان حدود کے اندر مختلف محکموں کے عہدہ دار محکمہ واری ترقیوں کی اسکیمیں تیار کر کے روبہ عمل لائیں گے ۔ عظیم تر حیدرآباد کو وجود میں لانے کے لئے مجوزہ اندرونی زمینات کو جو اب مختلف مقامی عناصر کے تحت ہیں مرکزی مجلس کے تحت لانا پڑے گا ۔

تاریخی پس منظر حیدرآباد کی شہری تشکیل تین دوروں سے گزری ہے ۔ اس کا آغاز گولکنڈہ کے مضافات سے ہوا اور اب وہ ہندوستان کے سب سے زیادہ ترقی یافتہ شہروں میں شمار ہوتا ہے ۔

سلطان محمد قلی قطب شاہ نے جب شہر کی روز افزوں آبادی کی سماجی اور بلدی ضرورتوں کی تکمیل کے لئے گولکنڈہ کو ناکافی محسوس کیا تو اس نے سنہ ۱۵۹۰ع میں موجودہ شہر حیدرآباد کی بنیاد رکھی ۔ ان وجوہات سے بڑھکر سلطان کے پیش نظر سیاسی مصلحت بھی تھی ، جس کی وجہ سے اس نے اپنی سلطنت کے پایہ تخت کے لئے گولکنڈہ کو غیر موزوں خیال کیا ۔ چار مینار کو مرکزی حیثیت دیتے ہوے اس کے چاروں سمت چار بڑی شاہراہیں نکالی گئیں ۔ یہ شہر موسی ندی کی وادی میں پھیلتا گیا اور رفتہ رفتہ اس نے قرون وسطی کے ایک بہترین شہر کی
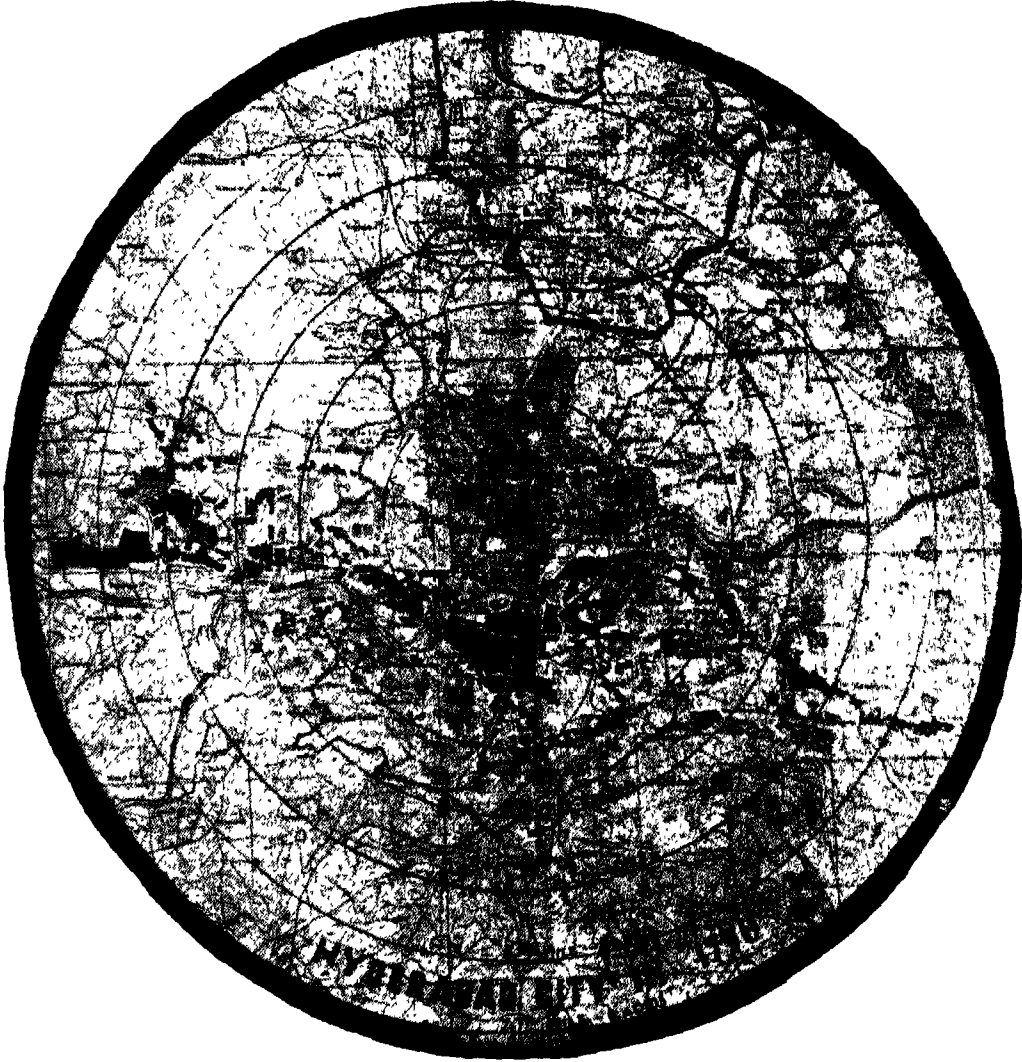
حیدرآباد سنہ ۱۷۵۰ء میں

شکل اختیار کرلی اور مکانوں کی تعداد بارہ ہزار تک پہنچ گئی۔ جن میں شاہی محلات، سرکاری دفاتر، امیروں کی دیوڑھیاں، بازارات اور کارخانے شامل تھے۔ شہر کے اطراف وسیع اور خوبصورت باغ لگائے گئے۔

دوسرا دور

حیدرآباد کی تشکیل شہری کا دوسرا دور دکن میں آصفجاہی عہد کے آغاز کے ساتھ ہوا۔ شہر کی چند منتخب بستیوں کو فصیل کے ذریعہ محصور کرنے کی وجہ سے شہر دو حصوں میں تقسیم ہوگیا ایک اندرونی دوسرے بیرونی۔ چارمینار کے نواح کے کھلے مقام اور شکستہ ایوانات شاہی کے رقبوں کو رہائشی مکانوں کی تعمیر اور شہر کے ویران حصوں کو از سر نو آباد کرنے کے خیال سے ہراج کرا دیا گیا

حیدر آباد سنہ ۱۹۰۰ع میں

اس کی وجہ سے وسط شہر میں من مانے عمارتیں تعمیر ہونے لگیں۔ یہ سلسلہ تقریباً ایک صدی تک جاری رہا اور منطقہ واری ترتیب مفقود ہونیکی وجہ سے شہر بے ترتیب اور گنجان بستیوں سے معمور ہو گیا۔ اسی طرح شہر کے بیرون میں بھی کھلے میدان اور باغ اور زراعتی رقبے رفتہ رفتہ آبادیوں میں تبدیل ہو گئے۔ اس دور میں شہر کے مضافات سکندر آباد بیگم پیٹھ اور سوماجی گوڑہ تک پہنچ گئے۔

موجودہ دور

حیدرآباد کی تشکیل کا تیسرا یعنی موجودہ دور سنہ ۱۹۰۸ع کی طغیانی سے شروع ہوتا ہے، جبکہ موسی ندی کے پانی کی سطح اتنی اونچی ہو گئی کہ اس کے کناروں کی ناکارہ بستیاں نیست و نابود ہو گئیں۔ طغیانی کے ختم ہوتے ہی حکومت نے شہر کی

حیدر آباد سنہ ۱۹۴۴ع میں

" عصری منطقہ واری منصوبہ بندی کی شہر حیدرآباد اور اس کے مضافات سے بڑھکر کسی اور مقام کے لئے ضروری نہیں ۔ اور یہ نہ صرف مزید ترقی کے خیال سے بلکہ مچھروں کی افزائش کو روکنے اور دوسری حفظان صحت کی تدبیروں سے متعلق حالیہ سرگرمیوں کو بحال رکھنے کے لئے بھی ناگزیر ہے ۔ اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے کہ شہری حدود کو وسعت دینی چاہئے اور موجودہ بلدی حدود کے علاوہ چارمینار کے اطراف کئی میل کے وسیع علاقوں کو جو اب میدک، باغات اور مختلف غیر خالصہ علاقوں میں شامل ہیں ایک با اقتدار مقامی عہدہ دار کی نگرانی میں منتقل کر دینا چاہئے :— آنریبل ڈبلیو۔ وی۔ گریکسن صدر المہام مال

عظیم تر حیدر آباد

ازسرنو تشکیل کے لئے کام شروع کئے جو غلط اور گنجان بستیوں کی صفائی شہر کی آرائش و زیبائش، مانع گرد سڑکوں کی تعمیر، نیز بجلی سامان مہیا کرنے کے لئے چمن اور کھیلنے کے میدانوں کا قیام، بدررو کا عصری انتظام اور دیگر بلدی آسائشوں کی فراہمی پر مشتمل ہیں۔ جامعہ عثمانیہ، عدالت العالیہ، عثمانیہ دواخانہ، یونانی شفاخانہ، جیسی دلفریب اور جاذب نظر عمارتوں کے علاوہ کئی اور شاندار عمارتیں تعمیر ہوئیں، جن پر ہر بری نافعہ شہر بجا طور پر فخر کرسکتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ حیدرآباد میں بہترین قسم کی سمینٹ کی سڑکوں کا جال بچھا دیا گیا اور جدید وضع کے ہزاروں خوبصورت مکانات پچھلے چند سالوں میں تعمیر ہوئے۔ حیدرآباد کی ان ترقیوں سے قطع نظر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ شہر کی جو کچھ تعمیر و توسیع عمل میں آئی ہے وہ منتشر اور بغیر کسی منصوبہ بندی کے ہوئی ہے۔ منطقہ واری منصوبہ بندی کے نہ ہونے سے بعض ناخوشگوار امتزاجات بستیوں میں صنعتی کارخانوں کے علاقے وجود میں آگئے۔

ترقی کے امکانات

شہر حیدرآباد اور اس کے مضافات کا رقبہ تقریباً ۸۰ مربع میل ہے۔ شہر کی بلا روک ٹوک اور بے ڈھنگے

طریقہ پر توسیع کی وجہ سے بہت سے خوبصورت مقامات بد نما ہوگئے ہیں حدود صفائی کے باہر دور دور تک " جدھر راستہ ادھر مکان " کے کلیہ کے تحت شہر سرعت کے ساتھ بڑھتا جارہا ہے ۔ خصوصاً شہر سے باہر جانے والی شاہراہوں پر ہردوجانب مکانوں کی قطاریں بنتی جارہی ہیں ۔ اس کی وجہ سے نہ صرف دیہات کی قابل کاشت زمینات سرعت کے ساتھ بنجر ہوتی جارہی ہیں بلکہ بلدیہ کے لئے ان کی نگہداشت مشکل ہوگئی ہے ۔ چنانچہ حفظان صحت کے انتظامات کثیر اخراجات کے باوجود غیر کارکرد ثابت ہورہے ہیں ۔

شہر حیدرآباد کی تشکیل میں اب بھی باضابطہ پھیلاؤ کی صلاحیتیں موجود ہیں ۔ وہ روایات تہذیب و تمدن اورآرٹ کا قیمتی پس منظر رکھتا ہے ۔ قدرت نے بھی حیدرآباد کے لئے بخل سے کام نہیں لیا ہے ۔ موسی ندی وسیع ذخائر آب ، جنگلات کی قدرتی دلفریبیاں ، خوشنما پہاڑیاں اور وادیاں یہ تمام اس کو شاندار اور باعظمت بنانے میں حصہ لیتی ہیں اور شہر کی آئندہ منصوبہ بندی میں ان وسائل سے بہتر طریقہ پر استفادہ کیا جاسکتا ہے ۔

منصوبہ بندی کے خد و خال

حیدرآباد کی منظم واری ترقی کے معماری خاکہ کا بنیادی اصول یہ ہے کہ شہر کے جو حدود قائم ہوگئے ہیں ان کو تبدیلی یا بلا تبدیلی کے قائم رکھا جائے اور انہیں حدود کے اندر آئندہ توسیع و ترقی کے لئے تمام اسکیمیں مرتب کی جائیں ۔ کسی شہر کا موجودہ تصور یہ ہے کہ وہ منظم ہو ، اس میں شہری ، تجارتی ، رہائشی اور کارخانے کے رقبے علحدہ علحدہ ہوں ، سڑکوں کا جال پھیلا ہوا ہو اور حفظان صحت کی عصری خدمات کا انتظام ہو ۔ جہاں شہر پہلے مقرر کی ہوئی حدوں سے بڑھ جائے تو اس توسیع شدہ رقبہ کو طبقاتی نو آبادی کی حیثیت دینی چاہئے ، جو بہ طور خود ایک مکمل شہر ہوگی اور جس میں بڑے شہر کی تمام ضروریات فراہم کی جائیں گی ۔ عظم حیدرآباد کے منصوبہ میں بھی اس اصول کو پیش نظر رکھا گیا ہے ۔

شہر کے اطراف انتہائی سبز منطقہ کے باہر کارخانوں کا رقبہ رکھا جائیگا ۔ فوجوں کے لئے مخصوص حلقے مقرر کئے گئے ہیں ، رہائشی حلقوں میں تفریحی میدانوں کے لئے گنجائش نکالی گئی ہے ۔ اندرونی اور بیرونی سبزمنطقے رکھے جائیں گے جو کھلے مقامات کا کام دینگے ۔ شہر کے اندر اور شہر کے اطراف شاہراہیں ہوں گی جو نہ صرف تفریح کا سامان ہوں گی بلکہ مختلف حصوں کو ایک دوسرے سے متصل کردینگی ۔ ان کے علاوہ شہر اور اس کے مضافات کے اطراف ریلوے لائن ڈلوائی جائیگی جو آدمیوں اور مال و اسباب کے نقل و حمل کا مزید ذریعہ ہوگی ۔

طبقاتی نوآبادیاں

طبقاتی نو آبادیوں کی تجویز کا منشا خاص شہر کی آبادی کو کم کرنے اور گنجان آبادیوں پر جو دباو بڑھ رہا ہے اسے گھٹانا ہے ۔ یہ نو آبادیاں معظم جاہی مارکٹ سے جو شہر کا مرکزی مقام قرار دیا گیا ہے ، دس میل دور قائم کی جائینگی جو خود مکتفی ہونگی ۔ اور ان کی منصوبہ بندی " ہمسایہ شہر " کی اکائی کی حیثیت سے عمل میں آئیگی ۔

نقل وحمل کے راستوں کی از سرنو منصوبہ بندی

شہر کے اندر رسل و رسائل کے موجودہ نظام شطرنج کی جال کے اصول پر ترقی پائی ہے ، جو آمد و رفت کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنے سے قاصر ہے ۔ حمل و نقل میں سہولت پیدا کرنے کے لئے شہر کے اندر اور اطراف شاہراہوں کی تعمیر پیش نظر ہے ۔ اندرونی راستوں سے شہر کے اہم مرکز ایک دوسرے سے ملائے جائینگے اور بیرونی راستے بھاری فوجی سواریوں اور تیز رفتار گاڑیوں کے لئے مخصوص رہینگے ۔

کھلے مقامات

عظم تر حیدرآباد کے خاکہ میں گنجان بستیوں کے لئے سماجی مرکز اور تفریحی میدان فراہم کرنے کے مسئلہ پر خاص طور سے توجہ مبذول کی گئی ہے ۔ اس کے تحت

ملاحظہ ہو صفحہ (۳۷)

تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ذمہ داریاں

خدمت عامہ کے وسیع مواقع

آنریبل صدر المہام مالیات کا خطبہ جلسۂ تقسیم اسناد

زندگی کے ایک حقیقی نقطہ نظر سے اکتساب فیض کرنا اور اس نقطہ نظر پر استقلال کے ساتھ قائم رہنا اور حقائق زندگی سے پوری طرح آگاہ ہونا۔ یہ ہے لب لباب اس ہدایت کا جو آنریبل غلام محمد صدر المہام مالیات سرکار عالی نے آندھرا یونیورسٹی کے خطبہ تقسیم اسناد کے دوران میں طلبا کو مخاطب کرکے فرمائی ۔ زندگی کی پرانی قدروں اور روایتوں کی صحیح اہمیت کو تسلیم کرتے ہوے موصوف نے سامعین کو یاد دلایا کہ ”آپ کی دنیا حال اور مستقبل کی دنیا ہے اس لئے صرف ماضی کی شان و شوکت اور کارناموں کے گیت گانا بے معنی ہے۔“ مسٹر غلام محمد نے ہماری موجودہ زندگی کی ضروریات اور مطالبات کے حقیقی پہلو پر زور دیتے ہوے طلباء سے فرمایا کہ انہیں عملی مسائل کا مقابلہ اس نقطہ نظر سے کرنا چاہئے کہ انسانی علم او تہذیب اور بنی نوع انسان کی عام فلاح و بہبود میں اضافہ ہو۔ انہیں کبھی بھی اس خواہش کا شکار نہ ہونا چاہئے کہ زندگی کی کشمکش سے فرار اختیار کریں ان مسائل سے بے اعتنائی برتیں جو تلخی پیدا کرتے ہیں اور ان تحریکات کو نظر انداز کریں جنھوں نے ان کے اطراف ساری دنیا میں ایک ہل چل مچا رکھی ہے۔ مسٹر غلام محمد نے حیدرآباد اور آندھرا کے قدیم اور دوستانہ تعلقات پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور یہ بتایا کہ اعلی حضرت بندگان عالی اور ان کی حکومت نے آندھرا کے باشندوں کی تمدنی یادگاروں کو محفوظ رکھنے میں ہمیشہ سے دلچسپی کا اظہار کیا ہے ۔

مسٹر غلام محمد نے حیدرآبادیوں اور آندھرا والوں کے دوستانہ تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ

"حیدرآباد کے اندر اور باہر آندھرا اداروں میں قریبی ربط پیدا کرنے کی جو بھی کوشش کی جائے وہ ان تمام لوگوں کے لئے باعث طمانیت ہونا چاہئے جو آندھرا دیس کے باشندوں کی خوشحالی اور آندھرا تہذیب کی بقا و ترقی سے دلچسپی رکھتے ہیں۔

آندھرا ثقافت کا گہوارہ ۔"حیدرآباد اور آندھرا کے باشندوں کے تعلقات ہمیشہ خوشگوار اور قریبی رہے ہیں۔ حیدرآباد آندھرا ثقافت کا گہوارہ رہا ہے اور اس سر زمین پر مختلف آندھرا خاندان ایک نہ ایک وقت حکمراں رہے ہیں یہاں پر آندھرا حسن کاروں نے پتھر یا پلاسٹر میں اپنے جذبات اور مذہبی حسن کاری کے نقوش چھوڑے ہیں۔ اور یہیں آندھرا شاعروں نے اس کی عظمت کے گیت گائے ہیں اور آندھرا علما نے عالمی ادبیات میں گرانقدر اضافے کئے ہیں۔ اس اعتبار سے حیدرآباد کے آندھرا باشندوں کی فلاح و بہبود میں گہری دلچسپی لئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ کے جذبات آپ کے تصورات آپ کی امیدیں اہل حیدرآباد کے قلوب کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکیں۔ اور سیاسی حد بندیوں کے باوجود تمدنی رشتے اپنی گہرائیوں کے ساتھ اب بھی استوار ہیں اور رہینگے۔

قریبی تعلقات کا استقرار ۔"آندھرا قوم کے تمدنی یادگاروں کو محفوظ رکھنے میں اعلحضرت بندگانعالی اور حکومت سرکارعالی نے ہمیشہ گہری دلچسپی لی ہے۔ حال حال میں جو آثار دریافت ہوئے ہیں اون سے دنیا کو معلوم ہوچکا ہے کہ آندھرا ثقافت ترقی کرکے کن بلندیوں پر پہنچ چکی تھی۔ گزشتہ چند برسوں میں آپ کے وائس چانسلر نے صمیم قلب سے آپ کی جامعہ اور جامعہ عثمانیہ کے مابین جو رشتہ اتحاد باندھا ہے میں امید کرتا ہوں کہ امتداد زمانہ کے ساتھ وہ مضبوط تر ہوتا جائیگا اور اس طرح ان ہر دو نوخیز جامعات کو اتحاد عمل کے زیادہ مواقع حاصل ہوتے رہینگے نیز آپس کے اتصال سے ماضی کو بہتر طریقہ پر سمجھا جا سکیگا اور مستقبل کی ترقی کی راہ میں قدم اٹھائے جاسکیں گے۔

آندھرا علاقہ کا معاشی استحکام ۔"یہ موقع ایک خاص اہمیت اس طرح رکھتا ہے کہ اس سے آندھرا علاقے کی خواہ وہ حدود حیدرآباد میں واقع ہوتا مدراس میں معاشی ترقی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ مدراس اور حیدرآباد کی حکومتوں کے مابین حال ہی میں دریائے تنگبھدرا کے پانی کی جزوی تقسیم سے متعلق ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جو در اصل اعلحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ اور ہزا ئسلنسی گورنر مدراس ہر دو کے دو راندیشانہ تدبر اور رعایا کی خوشحالی کے جذبات کا نتیجہ ہے۔ اس معاہدے سے باہمی مفاہمت کے طریق کار کا آغاز ہوتا ہے اور مستقبل میں معاشی دائرۂ عمل میں تعاون کی زیادہ توقعات باندھی جاسکتی ہیں۔ اپنی رعایا کی فلاح و بہبودی اور ان کی معاشی حالت کی سطح بلند کرنے کے معاملوں میں اعلحضرت بندگانعالی کو جوشاہانہ دلچسپی اور انہماک ہے اسکا ثبوت دور عثمانی کی ہمہ جہتی ترقیات سے ملتا ہے۔ اس نئے زاویہ نگاہ اور بہتر مفاہمت کی داغ بیل کا سہرہ آپ کے چانسلر، عجنبت گورنر مدراس، کے سر ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جائیگا تعاون عمل اور باہمی سمجھوتہ کی بنا پر لازمی طور پر دریائے گوداوری اور کرشنا سے متعلق بھی مماثل کارروائی کی صورت پیدا ہوسکیگی کیونکہ یہ محسوس کیا جارہا ہے کہ قدرتی فوائد کے اساس پر قائم کی ہوئی خطہ واری منصوبہ بندی ہی آیندہ معاشی ترقی کی صحیح بنیاد ہوسکتی ہے۔ معاشی اور ثقافتی میدان میں سیاسی حدود باہمی بہتری کے لئے تعاون عمل میں سد راہ نہیں ہوسکتے۔ حیدرآباد اور مدراس کی جانب سے حال میں جس دور اندیشانہ طریق کار کا مظاہرہ ہوا ہے اس سے آیندہ معاشی اور ثقافتی میدان میں قریب تر تعاون اور اتحاد کے لئے راہ عمل ہموار ہوجائیگی۔ حیدرآباد میں ہم آندھرا علاقوں کے قدرتی وسائل کو ترقی دینے کے امکانات پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں تاکہ معاشی مرفہ الحالی کی سطح بلند ہوسکے۔

ی قوت اور آبپاشی کی بڑی بڑی اسکیموں کے امکانات کے
ھ اور طبقات الارض اور صنعتی پیمایش کی مدد سے
قبل درخشاں نظر آتا ہے ۔ اور غالباً وہ دن دور نہیں
کہ آندھرا علاقوں کے وسط میں آپ ایک بڑے صنعتی
کز کو قایم ہوتے ہوئے دیکھینگے ۔ جسکی بدولت اس
قہ کے قدرتی وسائل جو قدرت نے اس کو بڑی فیاضی سے
کئے ہیں بڑے پیمانہ پر استعمال کئے جائینگے ۔ جسکا
ید مقصداس علاقہ کے با۔ ۔وں کی زندگی کے معیار کو
۔کرنا ہوگا ۔

ں کے فرائض کیا ہونے چاہئیں " اس میں شک نہیں کہ
کی معاشرتی ساخت اور اس کی شہری زندگی کا لازمی تعلق
کی تاریخ اور روایات سے ہوتا ہے لیکن آپ کے لئے جو دنیا ہے
کا تعلق حال اور مستقبل سے ہے ۔ آپ کے اسلاف نے
کارہائے نمایاں کئے ہیں وہ ان کے زمانہ کے لحاظ سے
ایہ افتخار ہیں لیکن ہم دراصل ایک حقیقت پسند
نہ میں زندگی گزار رہے ہیں ۔ اقوام اور جماعتیں اگر
اسلاف کے کارناموں ہی پر فخر و مباہات کرتی رہیں
۔ " پدرم سلطان بود " کے گت گاتی رہجائیں اور بطور
د اپنے اسلاف کے کاموں میں اضافہ کی جانب
ل نہوں اور خود اپنے نقوش چھوڑنے کی کوشش نہ کریں
نکا تباہ ہوجانا لازمی ہے ۔ یہ سوال کرنا بالکل برمحل
گا کہ ثقافت کے بے بہا خزانوں اور کارناموں میں دور
ضر کی اقوام کا کیا حصہ ہے ۔ مگر اس سے بھی زیادہ
سب یہ سوال ہوگا کہ کل خود آپکا اس میں کیا حصہ
گا ۔ کیا تم جو آج نوجوان ہو اپنے ماضی کے کارناموں
پر اکتفاء کرنے پر تیار ہو یا اپنی قوم کے علم ۔ ثقافت
رمرفہ الحالی میں اضافہ کے لئے نئے راستے تلاش کرکے
سانی سرگرمیوں کے مختلف شعبوں کا دائرہ وسیع کرنا چاہتے
۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ اپنی گزشتہ عظمتوں اور
ی قدیم ثقافت کو نظر انداز کردو یا یہ کہ ان کو تم وہ
ام اور مرتبہ نہ دو جسکے وہ مستحق ہیں ۔ میرا مطلب
ہ ہے کہ صرف وہی لوگ قدیم ثقافت کی صحیح معنوں میں
قدر کرسکتے ہیں جو خود بھی سعی پیہم کے ذریعہ
بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے علم انسانی میں اضافہ کرتے
رہے ہیں ۔ زمانہ حال میں ہندوستان کے نوجوانوں کی
نشوونما آسودہ خاطری اور خود اطمینانی کے ماحول میں
نہیں ہوسکتی ۔ تم میں ، جواب عملی زندگی میں داخل
ہو رہے ہو ، اس وجدانی بے اطمینانی اور تجسس کا ہونا
لازمی ہے جسکے ذریعہ تم ہر اس موقعہ کی تلاش کرسکو
جس سے علم انسانی میں اضافہ ہو اور خدمت خلق کا ہر
راستہ معلوم ہوسکے ۔ تمکو چاہئے کہ ہر مسلمہ عقیدے
اور مقبول عام تصور کو قوم اور ملک کی افادیت کی کسوٹی پر
پرکھو "۔

جامعات کا مقصد ۔ ہندوستانی جامعات کے اصل مقصد کی
طرف اشارہ کرتے مسٹر غلام محمد نے فرمایا کہ "کل کے
ہندوستان کی ضروریات اور مطالبات کو پورا کرنے میں ہندوستانی
جامعات کو جو خدمت انجام دینا چاہئے اس پر کافی توجہ
کی ضرورت ہے ۔

"تعلیم یا کسی اور میدان میں حقیقت شناسی کی بڑی
اہمیت ہے ۔ جامعات کو انسانی معلومات میں اضافہ کرنیکا
مقصد ہمیشہ پورا کرنا چاہئے ۔ لیکن یہ نا ممکن سا معلوم
ہوتا ہے کہ جامعات کے مقصد کو ملک کی ضروریات سے
مربوط کرنے کے وسیع انسانی مسئلہ سے غفلت برتی جائے ۔
معاشی میدان میں ملک کے سامنے مختلف بڑی بڑی ترقیات
کے منصوبے موجود ہیں ان منصوبوں کا تعلق زراعت ۔
حرفت ۔ تعلیمات ۔ صحت عامہ اور دیگر سرگرمیوں سے ہے ۔
جب اس قسم کے عظیم الشان کام زیر غور ہوں اور بطور
نصب العین ملک کے سامنے ایک مقررہ میعاد کے اندر
ممکن الحصول بتائے جا رہے ہوں تو ان کے حصول میں
ہماری جامعات کا جو معاونانہ طریق کار ہونا چاہئے اس کو
نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ۔ ہندوستان کی تعمیر میں جن
ماہران، طلباء انجینیروں اور سائنسدانوں کی ضرورت ہوگی
ان کو تیار کرنا جامعات کا فریضہ ہے ۔ آئندہ کے ہندوستان
کا جو تصور ہم کرتے ہیں اس میں افلاس اور بیماری کو
دخل نہوگا اور اس کا معیار زندگی بلند ہوگا ۔ یہ وہ اہم

پہلو ہے جسکی جانب جامعات کو خاص طور پر توجہ کرنی
ہوگی تاکہ سرکاری اور جامعاتی جدوجہد میں ہم آہنگی
پیدا ہوسکے ۔

پیشہ کا انتخاب ۔ "اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جو
آپ کی جامعہ نے مجھے ازراہ عنایت عطا کیا ہے میں آپ
سے ایک سوال کرونگا ۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ سوال اس
قدر جامع ۔ وسیع اور پیچیدہ ہے کہ اس کا فوری جواب دینا
ممکن نہیں ۔ آپ سب نوجوانوں نے ہندوستانی ثقافت کے
ایک اہم مرکز پر تعلیم حاصل کی ہے ۔ بھلا بتائیے تو
سہی کہ ثقافت یا تہذیب سے آپ کیا مراد لیتے ہیں ۔
مجھے یقین ہے کہ آپ کا اس سے یہ منشاء ہرگز نہیں کہ
آپ تن آسانی کی زندگی بسر کرنے کی تمنا کریں اور غیر
فطری حالات میں اپنی شخصیت کی اس طرح پرورش کریں
جس طرح غیر ملک سے لائے ہوئے پودے کو مصنوعی
حرارت پہنچا کر بڑھایا جاتا ہے اور نہ ہی میں یہ خیال
کرسکتا ہوں کہ آپ نے اپنے کو بالکلیہ تقدیر کے ہاتھوں
سونپ دیا ہے ۔ اور اس پر قانع ہیں کہ ہرچہ آید بر سر
اولاد آدم بگذرد ۔ سب آپکی خواہشات کیا ہیں ۔ زندگی کے
اعلیٰ مناصب، جن پر آپ فائز ہونا چاہتے ہیں ان کے متعلق
آپ کا تخیل کیا ہے ۔ کیا آپ کو اپنی کتابوں سے اس قدر
ربط و شغف پیدا ہوگیا ہے کہ آپ صرف ان ہی کی تخلیق
کردہ دنیا میں زندگی بسر کرسکتے ہیں اور آنیوالی نسلوں
کے لئے دیگر تمام امور سے قطع نظر کرکے صرف علمی ذوق
کی ہی مثال قائم کرنا چاہتے ہیں ۔ یا آپ اس نتیجہ پر
پہنچے ہیں کہ کتابیں صرف حصول مقصد کا ایک ذریعہ
ہیں اور اصل مقصد آپکے منتخبہ پیشہ میں حصول کامرانی
ہے ۔ پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پیشہ کے انتخاب میں
کیا امور آپکے پیش نظر رہے ہیں اور اس میں آپ کی کامیابی کا
اندازہ کرنیکا کیا معیار ہے بہ حیثیت ایک ادیب ۔ مورخ ۔
ماہر اقتصادیات ۔ سائینسدان یا ملازم سرکار آپ اپنے
ثقافتی تخیل کو کسطرح ختم کرینگے ۔ آپ میں سے بہت
سے اصحاب ایسے ہونگے جنہوں نے اس مرکز فضائل کی فضاء
سے اپنے ذوق علم کو خوب نکھار لیا ہوگا اور اس امر کے
قائل ہونگے کہ زندگی کی اعلیٰ اور لطیف مسرتوں کا واحد
منبع تکمیل علم ہی ہے ۔ لیکن کیا آپ کو یقین ہے کہ
اگر آپ اس "علم برائے علم" کی مجرد تلاش میں
سرخرو بھی ہو جائیں تو آپ کی یہ کامیابی احساس ناکامی
کے تلخ احساس سے آلودہ ہوگی ۔ کیا آپکے گردو پیش کی
پھیلی ہوئی جہالت آپکے علم کی ایک کھلی ہوئی تضحیک
نہیں ہوگی ۔ کیا آپ کو یہ خیال بار بار پریشان نہیں
کریگا کہ آپ کو ٹھہرا جوش بے لوث تلاش حق معلوم
تھی اس کی حقیقت ایک غیر فطری تکمیل ذوق سے زیادہ
نہ تھی ۔ یقیناً وہی لوگ جو محض علم کی خاطر علم کے
دلدادہ ہیں یہ دیکھکر رنجیدہ ہونگے کہ جہالت کی تاریک
فضاء میں اس کی حقیقت ایک ٹمٹماتے ہوئے چراغ سے زیادہ
نہیں ہے ۔ ان لوگوں کا مقدس فریضہ ہے کہ وہ اشاعت
علم میں نہایت مناسب اور باقاعدہ طور پر ان بے اثر اٹکل
پچو طریقوں سے احتراز کرتے ہوئے جو اب تک ان کا
طرہ امتیاز رہے ہیں اپنا پورا پورا حق ادا کریں۔ آپ کے سامنے
ایک نہایت وسیع میدان عمل موجود ہے ۔ اگر آپ حقیقی
ذوق علم کے مالک ہیں اور اگر آپ کو اس کا احساس ہے
کہ کسی فرد کی اصلی دولت وہی ہوتی ہے جس میں اسکی
جماعت کو بھی اس کا مستحقہ حصہ ملے تو آئیے ہمارے
ابتدائی اور ثانوی مدارس، جو ایک ہماری بے توجہی کا
شکار رہے ہیں، ہمارے ناخواندہ اور نیم خواندہ بالغ بھائی
اور خود ہمارے تعلیم یافتہ شہری آپکی رہنمائی کے لئے
چشم براہ ہیں ۔ اس سے میرا منشاء ہرگز یہ نہیں کہ آپ
فن معلم یا تالیف و تصنیف کو اپنا پیشہ بنالیں ۔ اپنے
ذریعہ معاش کے انتخاب میں آپ کاملا آزاد ہیں اور
طریق کار کو آپ اپنے اختیار تمیزی سے اپنے ارادہ کے مطابق
اختیار کرسکتے ہیں۔ لیکن اوس درسگاہ کی طرف سے جس نے
آپ کو تمدن سے مالا مال کیا ہے اور آپکے ہم جنسوں کی
طرف جنکے تمدن پر آپ کے عرفان خودی کا بالکلیہ دار و
مدار ہے آپ پر ایک مقدس فرض عائد ہوتا ہے ۔ آپ کو
یہ ثابت کرنا پڑیگا کہ آپ نے جو کچھ حاصل کیا ہے اسکی
بناء پر نہیں بلکہ دوسروں کو منفعت پہنچانے کے قابل بنکر

آپ نے اپنا دامن ثقافت کے مونیوں سے بھرلیا ہے،،۔

کام کا اصل مقصد ہے مسٹر غلام محمد نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔''ہمارے سامنے مسئلہ ہماری معاشی تعمیر کا ہے اور اس کےلئے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم کوئی صحیح تصوراتی الحاق قائم کریں بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ہندوستان کے وسائل و ذرائع اور ہندوستانی حالات کی بنظر غائر تحقیق کریں اور ایسی انسانی جنس کی تخلیق کا انتظام کریں جنکی فکر و نظر اور قوت عمل مختلف قسم کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں مدد و معاون ہوسکے۔ یہ انسانی جنس آپ ہی ہیں ۔ کیا آپ نے طے کیا ہے کہ آپ کی پسندیدہ لائحہ بندی کے متعلق جو عظیم الشان کام آپ کا انتظار کررہا ہے اس میں آپ کس حد تک حصہ لینگے ۔ کیا آپ نے ثقافتی اقدار کے حقیقی سدین کی حیثیت سے اپنے اندر ان رجحانات کو کبھی ٹٹولا ہے جو آپ کے ہمعصروں کے لئے زیادہ منفعت بخش ثابت ہوسکیں ۔ آپ کے ملک کو ایسے اشخاص کی ضرورت ہے جو اپنی بہترین صلاحیتیں اس کے لئے صرف کرسکیں ۔ کسی خاص قسم کی معاش یا اس کے متعلقہ مواقع کی نسبت غور و خوض کرنا لاحاصل ہے ۔ آپ کے ملک کوحقیقی معنوں میں کام کی ضرورت ہے اور یہی کام آپ کا مقصد حیات ہونا چاہئے اگر آپ صمیم قلب سے اس اصول پر ایقان رکھینگے تو آپ اس کو محض ایک نا قابل عمل مقولہ نہیں بلکہ زندگی کی تمام دولت کا حامل پائینگے ۔ لیکن آپ کے نزدیک یہ اصول محض بے سود قرار پائے تو آپ سراسر خسارہ اٹھائینگے اور عجب نہیں کہ اس کار خدمت کو بھی کھودیں جسکے لئے آپ قسمت کی مہربانی اور اپنے بزرگوں کی عنایت اور خوش تدبیری سے متوقع ہیں ۔

اہم ذمہ داریاں۔''جنگ کے بعد ہندوستان ایک نئے دور کا آغاز کرے گا ہر نوجوان مرد اور عورت کو نہایت مہتم بالشان کام انجام دینے ہونگے۔ ملک کو اس وقت معاشرتی۔ سیاسی اور معاشی مستقبل کی تعمیر جدید اور اپنی قوتوں کی آزاد نشو و نما کی توقع ہے ۔ ہندوستان اقدار کی ایک نئی صبح کا منتظر ہے اور اپنے لئے نئے معیارات اور تخیلات پیدا کر رہا ہے۔ اگر آپ ہندوستان کی آزادی کو عوام الناس کے لئے پرعظمت بنانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اس کے تحفظ اور استقامت کے خواہاں ہیں تو آپ کو اس عمل پیہم میں اپنے پورے غور و فکر، سرگرمی عمل اور باہمت سعی و جہد کے ساتھ ہمہ تن مصروف ہو جانا پڑیگا ۔ آزادی کا حصول مقابلتاً آسان ہے لیکن اس کے بقا اور استحکام میں ہی اصل دقتیں پیش آتی ہیں ۔ کھیتوں اور کار خانوں میں کسانوں اور مزدوروں کا کام اور جامعات اور دیگر مراکز علمی میں محققین اور مفکرین کی منصب سبھی مل کر ایک آزاد زندگی کی بنیاد رکھنے میں مدد کرتی ہیں ۔ آج جبکہ تقریباً پورے ہندوستان میں تعلیم، صحت اور رہنے سہنے کا عام معیار بہت پست ہے آپ کو نہایت عظیم کاموں کو انجام دینا ہے ۔ آپ کے سامنے معاشی معیار کی بلندی ۔ انسانی زندگی کا تحفظ اور بیماریوں کی بیخ کنی جیسے اہم فرائض ہیں ۔ آپ کو ہر شخص کے واسطے صاف گھر فراہم کرنا ہے۔ زمین سے بہتر اور زیادہ پیدا وار حاصل کرنے کی سبیل کرنا ہے ۔ خطہ ارض سے اس کے قدرتی خزائن اگلوانا ہے اور اشیائے خام اور مزدوروں کو بہترین مصرف میں لگانا ہے ۔ اگر آپ اس کام میں سرخروئی چاہتے ہیں تو آپ کو ان اوصاف حمیدہ اور اخلاقی اقدار کی جو شہری زندگی کی روح رواں ہوئے ہیں پروان چڑھانا اور رواداری اور قوت برداشت سے کام لینا ہوگا ۔ انسانی عظمت و رفعت اور انسانی حقوق کا حقیقی شعور۔ حقیقت پسندی کی روشنی میں ہماری سابقہ روایات کا گہرا مطالعہ اور انفرادی اوراجتماعی سیرت کی پوری پوری نشو و نما ہماری اصلی ضروریات میں سے ہیں ۔ اگر ہم حقیقی آزادی کے خواہاں ہیں تو اسکو چند اشخاص تک محدود نہیں کرنا چاہیئے ۔ اگر آزادی کے ساتھ روحانی اور جذباتی اقدار شامل نہوں ، اگراس میں خدمت اور تعاون عمل کے معیارات سموئے ہوئے نہ ہوں تو یہ آزادی کل کی دنیا میں ایک خوف بے معنی بنکر رہ جائینگی۔ آپ کا مطمح نظر اور منزل مقصود بالکل واضح ہے اور ہر جوان مرد اور عورت جو اس وقت جامعہ کو خیر باد کہہ رہا ہے ۔ زمانہ کی نزاکت کے لحاظ سے ایک

ملاحظہ ہو صفحہ (۳۷)

غذائی قوانین کے نفاذ کا بہتر انتظام

بمبئی لیوی سسٹم کو اختیار نہ کرنے کے اسباب

صورت حال کی وضاحت

بمبئی لیوی سسٹم کے جاری کئے جانے کے خلاف حکومت نے جن باتوں پر غور کیا اوراس کے اختیار کرنے پر جن عملی مشکلات سے سامنا ہوگا ان کے بارے میں حکومت نے ایک نفصیلی اخباری بیان شائع کردیا ہے ۔ بمبئی لیوی سسٹم کو اختیار کرنے سے نہایت پیچیدہ نوعیت کے گوشوارے تیار کرنے کی دشواریوں کے علاوہ یہ اندیشہ بھی ہے کہ اس سے کاشتکاروں کے مفاد کو فائدہ نہیں پہونچے گا کیونکہ اس کی رو سے موجودہ طریقہ کے مقابلہ میں زیادہ مقدار میں لازمی طور پر غلہ جمع کرنا پڑے گا ۔ دوسرا اہم سبب جس نے حکومت کے فیصلہ کو متاثر کیا ہے، یہ ہے کہ غذائی مرکزی مشاورتی مجلس کے کسی غیر سرکاری رکن نے بمبئی اسکیم کا تجربہ کرنے کی تائید نہیں کی ۔

اخباری بیان میں یہ بھی ظاہر کردیا گیا ہے کہ موجودہ لیوی اسکیم کو کن اصولوں کے تحت بہتر طریقہ پر چلایا جاسکتا ہے ۔ چنانچہ مواضعات کی مجالس میں غیر سرکاری عنصر کو نہ صرف قوی تر بنایا جائےگا ، بلکہ کاشتکاروں کے نقطہ نظر کی نمائندگی کوزیادہ موثر بنانے کی کارروائی بھی کی جارہی ہے ۔ دیہی علاقوں میں انجمن ہائے اتحاد باہمی کے ذریعہ زیادہ اصولی طور پر غذائی اجناس کی تقسیم کے انتظامات بھی مکمل ہو چکے ہیں ۔ لیوی سسٹم کے تحت جو غلہ جمع کیاجائیگا اسکی قیمت کی فوری ادائیگی کا بہتر انتظام کرنے کی تدابیر بھی اختیار کی جارہی ہیں ۔

محکمہ رسد کی جانب سے حسب ذیل اعلامیہ جاری کیا گیا ہے :-

بعض مقامی ادارے اس امر پر اظہار مایوسی کر رہے ہیں کہ حکومت سرکارعالی نے فراہمی اجناس کی غرض سے مالک محروسہ میں وہ اسکیم نافذنہیں کی جو بمبئی میں نافذ ہے ۔

بمبئی اسکیم کے اہم نکات یہ ہیں کہ ہر کاشتکار حکومت کے عائد حکومت کی مقرر کردہ قیمت پر اپنی پیداوار کا وہ حصہ فروخت کرنے پر مجبور ہے جو متعلقہ جنتری میں درج کیا گیا ہو ۔ یہ جنتریاں جنکی تعداد یکصد سے زائد ہے کاشتکار کی مقبوضہ غلہ اراضی کے محاصل مالگزاری پر مبنی ہیں ۔ ان جنتریوں کی تدوین میں مختلف حلقہ ہائے بندوبست کی شرح مالگزاری کے علاوہ کاشت شدہ رقبہ کی مختلف قسمیں اور غذائی اجناس وغیرہ غذائی اجناس کے

رقبه جات کے باهمی تناسب کو پیش نظر رکھا گیا ہے ۔ ایسی اراضیات جنکی پیدا وار (۲۷) من (۲۰) سیر سے کم ہو حکم لیوی کے اثر سے مستثنی کردی گئی ہیں ۔ مالگزاری کی شرح میں اضافه کے ساتھ ساتھ لیوی کی مقدار میں بھی اضافه کیا جاتا ہے ۔ مقدار لیوی کے تعین میں فصل کی آنه واری کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے اگر کاشتکار پٹه دار نه ہو بلکه قولدار ہو تو ادائی لیوی کی حد تک پٹه دار اور قولدار ہردو یکساں ذمه دار قرار دئے جاتے ہیں اور بمقابل حقیقی کاشتکار کے ایسے پٹه داروں کو جو خود کاشت نه کرتے ہوں زیادہ لیوی ادا کرنی پڑتی ہے ۔

چار ماہ قبل پربھنی کے ایک جلسه عام کو مخاطب کرتے ہوئے معزز صدر المہام بہادر مال و رسد نے بمبئی سسٹم کے ممالک محروسه میں نفاذ کی عیاں مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا که حکومت اس امر پر غور کر رہی ہے که بمبئی سسٹم کو بعض مناسب ترمیمات کے ساتھ امتحاناً اضلاع اورنگ آباد ۔ بیڑ اور عثمان آباد میں نافذ کرے ۔ صاحب معز نے کبھی اس امر کا وعدہ نہیں کیا که بمبئی سسٹم نافذ کیا ہی جائیگا ۔ حکومت سرکارعالی نے حسبه اس مسئله کی کامل جانچ و تنقیح کی اور یه نتیجه اخذ کیا که ممالک محروسه کے خصوصی حالات کے پیش نظر اس علاقه میں بمبئی سسٹم کا نفاذ نه صرف کاشتکاروں بلکه تاجروں پر بھی گراں گزریگا ۔ سطور ذیل میں آن وجوہ کو مختصراً بیان کیا جاتا ہے جنکی بناء پر نتیجه بالا اخذ کیا گیا ۔

۱ ۔ کسی زمین کی زرخیزی کو جانچنے کےلئے اسکی شرح مالگزاری کو صحیح معیار قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکه شرح مالگزاری کے تعین میں دیگر معاشی امور مثلاً مارکٹ کی قربت اور حمل و نقل کی سہولتوں کو بھی پیش نظر رکھا جاتا ہے ۔ مثلاً ضلع بیڑ کا تعلقه منجلے گاؤں ضلع پربھنی کے تعلقه پاتھری یا ضلع اورنگ آباد کے تعلقه انبڑ سے بہت زیادہ زرخیز ہے لیکن منجلے گاؤں کی شرح مالگزاری دیگر تعلقات کی شروح سے کم ہے ۔

۲ ۔ بمبئی سسٹم میں متعدد جنتریوں کی تدوین لازم آتی ہے اولاً شرح مالگزاری کی بنیاد پر ثانیاً فصل کے آنه واری کی بنیاد پر اور بالآخر اس امر کے پیش نظر که کاشتکار پٹه دار ہے یا قولدار ۔ ہر کاشتکار یا قولدار پر جنتریوں کا صحیح اطلاق ایک ایسا کام ہے جو ہمارے مواضعات کے پٹیل اور پٹواری کے بس کی بات نہیں ۔

۳ ۔ بمبئی سسٹم کے نفاذ سے حکومت کے پاس اس مقدار سے بہت زیادہ غله جمع ہو جائیگا جس کی حکومت کو فی الواقع ضرورت ہے ۔ نتیجتاً کاشتکار اور غله کا تاجر دونوں اس عمل سے متاثر ہونگے ۔

۴ ۔ بمبئی سسٹم کے تحت جمله اجناس خوردنی کی خریدی کا اجارہ حکومت کو حاصل ہو جاتا ہے اس کے علاوہ غله کی ایک موضع سے دوسرے موضع کو حمل و نقل پر بھی پابندی عاید کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے ۔ یه پابندی اون تاجروں کے حق میں مضر ثابت ہوسکتی ہے جو بپابندی احکام سرکار اپنے پیشه کو جاری رکھنا چاہتے ہیں اور جنکی تعداد اب بھی کثیر ہے نتیجتاً ایسے تاجروں کا ذریعه معاش متاثر ہو جاتا ہے ۔

۵ ۔ بمبئی سسٹم حکومت پر دیہی علاقوں میں بھی غله کی سربراہی کی ذمه داری عاید کرتا ہے اور یه ذمه داری ایک وسیع نظام راتب بندی کے مترادف ہوتی ہے ۔ ایسا عمل علاوہ اس کے که خزانه سرکار پر غیرمعمولی اخراجات کا بار عاید کریگا نه فی الوقت قابل عمل ہے اور نه ضروری ۔

۶ ۔ مرکزی مشاورتی مجلس اغذیه کے جمله غیرسرکاری ارکان نے بمبئی سسٹم کے نفاذ کی اس بناء پر پرزور مخالفت کی که وہ سسٹم ایسے علاقه جات کےلئے زیادہ موزوں ہے جو ممالک محروسه کے بالمقابل زیادہ قلت زدہ واقع ہوئے ہیں ۔ غیر سرکاری ارکان کی یه بھی رائے تھی که ہمارے عمال دیہی کا معیار قابلیت بمبئی سسٹم کے نفاذ کا متحمل نه ہوسکیگا ۔

۷ ۔ ہمارے کاشتکار و عمال دیہی موجودہ نظام لیوی سے اس درجه واقف اور مانوس ہوچکے ہیں که اس نوبت پر کوئی تبدیلی انتشار اور پریشانی ہی کا موجب ہوسکتی ہے ۔ علاوہ بریں ہمارا نظام لیوی کافی محتاط

ہے اس کے تحت جوار - باجرہ - گیہوں وغیرہ کی حدتک پیداوار کا (۲۰) فیصد حصہ اوردھان کی حدتک (۲۵) فیصد حصہ حکماً خریدا جاتا ہے اور بقیہ پیداوار کاشتکار کی ضروریات خوراک اور تخم کے علاوہ عام تجارتی اغراض کےلئے چھوڑ دی جاتی ہے - یہ نظام منصفانہ بھی ہے کیونکہ (۱۰) ایکڑ سے کم رقبہ کے کاشتکاروں سے اس مقدار کا نصف حصہ خریدا جاتا ہے جو بڑا کاشتکار ادا کرتا ہے - حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن یا انجمن ہائے امداد باہمی کے ذریعہ اجناس کی خوش خریدی کا جوطریقہ رائج ہے وہ بالآخر اس امر کی ضمانت ہے کہ بڑے کاشتکاروں سے ان کی پیداوار کا قابل فروخت حصہ بغیر کسی دشواری کے حکومت کو حاصل ہو جاتا ہے - اس پر مستزاد یہ رعایت بھی ہے کہ فصل چھ آنے سے کم ہو تو مقررہ لیوی کی نصف مقدار خریدی جائے اور فصل تین آنے سے کم ہو تو ایسے کاشتکار کو حکم لیوی کے اثر سے مستثنی قرار دیا جائے -

تشریح بالا سے کاشتکار طبقہ کو مطمئن ہو جانا چاہئے کہ اسی کی سہولت کی خاطر حکومت نے بمبئی سسٹم کو جس کی بدولت سرکاری گوداموں میں زیادہ غلہ آسکتا تھا ممالک محروسہ میں نافذ نہیں کیا -

حکم ادائی مشترکہ حصہ پیداوار کے بہتر نظم و نسق کے لئے تعلقدار صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ موضع کمیٹیوں کے غیر سرکاری عنصر کو ایسے کاشتکاروں کی شرکت سے تقویت بخشیں جو عوام کی خدمت گزاری کا جذبہ رکھتے ہوں اور جو پٹیل پٹواریوں کی ہاں میں ہاں ملانے والے نہ ہوں -

یہ احکام بھی جاری کردئے گئے ہیں کہ موضع کی لیوی کا پورا غلہ جمع ہونے تک قیمت کی ادائی روکی نہ جائے - غلہ علحدہ چالانات کے ذریعہ بالاقساط روانہ کیا جاسکتا ہے اور قیمت کی ادائی ساتھ ساتھ ہو سکتی ہے - اس سہولت کی بدولت ادائی قیمت میں تاخیر کی شکایت بھی رفع ہوجائیگی اور ذرائع حمل و نقل کی فراہمی میں جو دقتیں ہیں ان کا بھی ایک مناسب حل نکل آئیگا -

یہ شکایت کہ غلہ کی قیمت میں ناجائز طور پر منہائیاں عمل میں آتی ہیں پیدا نہ ہوگی اگر کاشتکار گودام پر صاف اور ستھرا غلہ پیش کرے کیونکہ قیمت کے تعین میں آمیزش اور قسم کا لحاظ ضروری ہوتا ہے - بریں ہمہ اگر کاشتکار ادا شدہ قیمت پر راضی نہ ہو تو اس کو حق حاصل ہے کہ لوکل بورڈ کے فیصلہ کے خلاف تحصیلدار صاحبان کے پاس مرافعہ پیش کرے -

سنہ ۱۳۵۴ف کے دوران میں گوداموں کی تعداد میں کافی اضافہ ہو جائیگا بالخصوص ان علاقوں میں جہاں اجناس کی قلت ہے - یہ گودام زیادہ تر دیہی رقبہ جات میں قائم کئے جارہے ہیں تا کہ بوقت ضرورت مواضعات میں بھی فوری سربراہی ممکن ہوسکے - حکومت نے دیہی رقبہ جات میں گوداموں کےلئے پختہ عمارتوں کی تعمیر کا فیصلہ کیا ہے بعد ختم جنگ یہ عمارتیں امداد باہمی کی انجمنوں - مکتبوں - مطب دیہی اور دیگر اغراض کےلئے استعمال کی جاسکیگی -

دیہی رقبہ جات کے غیر کاشتکار طبقوں میں غلہ کی تقسیم کےلئے تقریباً ہر ضلع میں امداد باہمی کی انجمنیں قائم کی جارہی ہیں - یہ انجمنیں بڑے کاشتکاروں سے غلہ خرید کر غیر کاشتکار طبقے یا چھوٹے کاشتکاروں میں بوقت ضرورت فروخت کرسکیں گی - ان انجمنوں کو ان کے کاروبار پر معقول کمیشن دیا جائیگا اور اس میں جو نفع حاصل ہوگا وہ بالآخر انہیں کاشتکاروں اور صارفوں میں تقسیم ہوگا جو ان انجمنوں کے رکن ہونگے -

حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی جانب سے خریدے ہوے غلہ کی قیمت ہر سرکاری خزانہ سے ادا ہوسکیگی - تحصیلدار صاحبان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ بوقت واحد سو پلوں کی خریدی کی حد تک فی الفور قیمت ادا کریں -

اگر بازاری قیمت سرکار کی مقرر کردہ قیمت سے کم ہو تو خوش خریدی کی بھی قیمت قراردی جائیگی ورنہ سرکاری مقرر کردہ قیمت پر خوش خریدی عمل میں آئیگی -

لیوی کی قیمتیں وہی ہونگی جو گذشتہ ربیع و تابی کے موقعہ پر ادا کی گئی تھیں یعنی جوار - باجرہ - گیہوں

اور دیگرچھوٹے دانہ داراجناس کی حدتک گذشتہ خریف کی قیمتوں سے چار روپیہ فی پلہ زائد اور دھان کی حدتک گذشتہ آبی کی قیمت سے (۸/۱ ۵) روپیہ فی پلہ زائد ۔
اس امر کے پیش نظر کہ غیرخالصہ علاقہ جات میں غلہ کافی مقدار میں جمع ہورہا ہے حکومت سرکارعالی نے تعلقدار صاحبان کو اختیارات دئے ہیں کہ وہ اس رجحان کا انسداد کریں ۔ تعلقدار صاحبان کے اجازت نامہ کے بغیر علاقہ خالصہ کا غلہ غیر خالصہ علاقہ جات میں منتقل نہ ہوسکیگا ۔

بسلسلہ صفحہ (۲۸)

بستی میں بچوں کے کھیل و تفریح کے میدان اور کھلے سبزہ زار بنائے جائینگے ۔ بلدی حدود کے اندر موجودہ باغوں اور کھلے میدانوں پر رہاستی اور دوسرے مکانات تعمیر کرنے کی ممانعت کی جائیگی ۔ یہ بھی تجویز ہے کہ بلدی حدود سے باہر جو باغ اور کھلے میدان ہیں ، انہیں باغبانی اور میووں کی کاشت کے لئے سبز منطقوں کی حیثیت دی جائے ۔
حیدرآباد کے صدر خاکہ کی بعض اور اہم خصوصیتیں رہائشی علاقوں سے کارخانوں کی برخواستگی اور غریبوں اور کارخانے کے مزدوروں کے لئے رہائشی مکانوں کی تعمیر ہے ۔

بسلسلہ صفحہ (۳۳)

بارگران اپنے دوش پر لئے جا رہا ہے ۔ اس بحربیکراں میں صفائی قلب و نظر خلوص فکر و رائے ۔ تعصبات سے کنارہ کشی اور اعلے تصورات کی پرورش ہی آپ کی کشتی حیات کے لئے قطب نما اور صحیح راہ نما ثابت ہوسکتے ہیں ۔ آپ کی کامیابی و کامرانی کا اندازہ اس امر سے لگایا جائیگا کہ آپ اپنی عملی زندگی میں حصہ لینے کے لئے ان آلات سے کس حد تک لیس ہیں اور اپنے ملک کی ترقی اور مختلف اقوام عالم کے مابین مفاہمت و رواداری پیدا کرنے میں کس حدتک ممد و معاون ہوتے ہیں ،، ۔
مسٹر غلام محمد نے آخر میں فرمایا ’’میری دعا ہے کہ خدا آپ کو صحیح رہنمائی، بلند ہمتی اور دور اندیشی عطا کرے تاکہ ملک آپ کے ان تمام فضائل سے جن کو آپ نے اس جامعہ سے حاصل کیا ہے بہرہ اندوز ہوسکیں ۔ ،،

مملکت آصفی میں کاروباری صورت حال کا ماہوار جائزہ

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع مطابق آبان سنہ ۱۳۵۴ف

ماہ زیر تبصرہ میں بازار کی عام حالت گری ہوئی رہی -

تھوک قیمتیں - ماہ زیر رپورٹ میں اجناس خوردنی کے اسارئے کی اوسط تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - البتہ غیر غذائی اجناس کے اوسط اشیا کی تعداد میں ۵ اعشاریہ کی کمی ہوئی - اگست کے مہینے میں اسارئے کی عمومی تعداد میں ۳۰۳ کی بجائے ایک اعشاریہ کی کمی رہی - پچھلے مہینے اور اس سے پہلے کے مہینے کے مقابلہ میں ، زیر تبصرہ مدت کے دوران میں عموماً کمی ہوتی رہی -

چلر قیمتیں

اس مدت میں غلوں کی چلر قیمتیں سوائے راگی کے گری ہوئی رہیں - ذیل کے نقشے میں ۱۱ غذائی اجناس کی چلر قیمتوں اور ان کے اشارئے کی تعداد کا اوسط بتایا گیا ہے

(اگست سنہ ۱۹۳۹ = ۱۰۰)

(اوسط چلر قیمتیں بہ حساب سیر و چھٹانک ایک روپیہ حالی)

اشیاء	قیمت ستمبر سنہ ۴۴				اشاریہ کی تعداد - ستمبر سنہ ۴۴ع اگست سنہ ۳۹ع کی بنیادوں پر
موٹا چاول	۳	سیر	۱	چھٹانک	۲۴۳٫۷
دھان	۶	,,	۶	,,	۲۳۱٫۳
گیہوں	۲	,,	۷	,,	۳۰۰٫۰
جوار	۵	,,	۱۱	,,	۱۷۵٫۸
باجرا	۵	,,	۳	,,	۳۰۰٫۰
راگی	۵	,,	۱۲	,,	۱۹۸٫۸
مکئی	۶	سیر	۰	چھٹانک	۱۸٫۲
چنا	۳	,,	۸	,,	۲۱۷٫۸
نوھر	۵	,,	۶	,,	۱۸۷٫۲
نمک	۶	,,	۲	,,	۱۴۳٫۸
دل کا بیل	۱	,,	۱	,,	اعداد میں ہے

پریس کی ہوئی روئی

ممالک محروسہ کے روئی نکالنے والے اور گٹھہ بنانے والے کارخانوں نے ۴۳۴۰ کے گٹھہ تیار کئے یہ تعداد ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۳ع کی تعداد سے دس گنی زیادہ ہے -

گرنیوں کا صرفہ

اس ماہ میں مقامی گرنیوں میں پریس کی ہوئی روئی کا جو صرفہ ہوا ہے اس میں ۳٫۶ لاکھ پونڈ کی کمی ہوئی -

سوتی کپڑے

ماہ زیر تبصرہ میں سوتی کپڑوں کی پیداوار میں علی الترتیب ۱٫۰۵ لاکھ گز اور ۱۲٫۲ لاکھ گز کی کمی ہوئی - خصوصاً پچھلے مہینے اور پچھلے سال کے اس مہینے کے مقابلہ میں ستمبر سنہ ۴۴ع میں ۴۷٫۵ لاکھ گز کپڑا تیار کیا گیا تھا سوت کی پیداوار میں بھی قابل لحاظ کمی ہوئی اس مہینہ میں صرف ۱٫۰۵ لاکھ پونڈ تیار کیا گیا ، حالانکہ گزشتہ مہینے میں ۲۲٫۸ لاکھ پونڈ سوت تیار کیا گیا تھا -

روئی کی برآمد

ماہ اگست سنه ۴۴ع میں روئی کی برآمد کچھ زیادہ ہوئی چنانچہ ۱۴۰۰۱ گٹھوں کے بجائے ستمبر سنه ۴۴ع میں ۱۱۶۴۹ گٹھے باہر بھیجے گئے ۔

صنعتی پیدا وار

ذیل کے تختے میں ماہ ستمبر سنه ۴۴ع کی خاص خاص اسیاء کی پیداوار کی تفصیل اور ماہ اگست سنه ۴۴ع وستمبر سنه ۴۳ع کے تقابلی اعداد دئے گئے ہیں ۔

تعدادهزا ر و ں میں

انسیاء	اکائی	ستمبر سنه ۴۴ع	اگست سنه ۴۴ع	ستمبر سنه ۴۳ع	(+) یا (—) بمقابله اگست سنه ۴۴ع	(+) یا (—) بمقابله ستمبر سنه ۴۳ع
سوتی کپڑے	گز	۴۷۵۴۴	۵۸۰۰۴۱	۵۹۷۱۴۹	— ۱۰۳۸۴۷	— ۱۳۲۰۴۵
سوپ	پونڈ	..	۱۹۳۵۴۵	۲۵۳۵۴۹	— ۳۴۱۴۸	— ۵۹۰۴۴
سمنٹ	ٹن	۱۰۴۹	۱۷۴۸	۱۳	— ۶۴۸	— ۲
سکر	ہنڈرو یٹ	موسمی	ماهانه	اوسط	۵۸۴۱ پیداوار	..
کاڑی کی ڈبی	باکس	گراس	۱۶۴۹	۱۴۴۴	— ۴۴۹	— ۲۴۴

مشترکه کمپنیاں

سنه ۱۹۴۲ - ۴۳ع میں مشترکه سرمایه والی کمپنیوں کی تعداد ۲۰۱ تھی۔ اکتوبر سنه ۴۴ع مطابق آذر سنه ۱۳۵۴ف کے بعد ۱۳ نئی کمپنیاں وجود میں آئیں ۔

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسه سرکارعالی بابته سنه ۱۳۴۸ف (۱۹۳۸-۳۹ع) ..	۳-۰-۰
,, ,, ,, ۱۳۴۹ف (۱۹۳۹-۴۰ع) ..	۳-۰-۰
جامعه عثمانیه مؤلفه مسز ای - ڈی - پلن	۱-۰-۰
حیدرآباد میں دیہی تنظیم	۱-۸-۰
کوائف حیدرآباد	۰-۸-۰
منتخب پریس نوٹ اور اعلامیئے مرتبه محکمه اطلاعات سرکارعالی	۱-۸-۰
مملکت آصفیہ میں نشریات کی ترقی	۳-۸-۰

(اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں)

قرآن مجید

معہ ترجمہ انگریزی

انگریزی زبان میں قرآن مجید کا یہ تفسیری ترجمہ مسٹر محمد مارما ڈیوک پکتھال مرحوم کا کیا ہوا ہے جسے خاصی شہرت حاصل ہو چکی ہے یہ ترجمہ پڑھنے والے کو اسلام کی روح تک لیجاتا ہے

قرآن مجید کو دو مختلف جلدوں میں مجلد کیا گیا ہے جن کا ہدیہ یہ ہے:

قسم اول جلد چرم ولایتی معہ کیس ۶۰ روپے

قسم دوم جلد ریگزین ۲۴ روپے

نمونہ کا دو ورقہ مفت حاصل کیا جاسکتا ہے

سررشتہ نظامت طباعت سرکار عالی

حیدرآباد دکن

"معلومات حیدر آباد" میں اشتہار دینے سے یقیناً آپ کو خاطر خواہ معاوضہ مل جائیگا۔

یہ رسالہ اردو، انگریزی، تلنگی، مرہٹی اور کنڑی میں شائع ہوتا ہے۔ ممالک محروسہ سرکار عالی میں اس کی اشاعت کثیر ہے۔

تفصیلات کے لئے ناظم صاحب محکمہ اطلاعات سرکار عالی حیدر آباد سے مراسلت کیجئے۔

مطبوعہ نظامت طباعت سرکار عالی

5 (5)
معلومات
حیدرآباد
MAR 1940

فہرست مضامین

صفحہ

احوال و اخبار	۱
ضلع نلگنڈہ میں غلہ کی تقسیم کا انتظام ..	۵
" اقتصادی ترقی اور اقتصادی آزادی سیاسی ترقی سے بھی کہیں زیادہ ضروری ہے"	۸
" آپ کی امداد کی ضرورت ہے "	۱۶
ہر شخص کے لئے بہتر غذا	۱۷
قدیم اور جدید مشرقی و مغربی علوم و فنون کا امتزاج	۱۹
معاشری خدمت کے مواقع	۲۵
مچھر اور کھٹمل مارنے والی دوا کی تیاری ..	۳۰
سابق فوجیوں کو آباد کرنے کا انتظام ..	۳۲
کاروباری حالات کا ماہانہ جائزہ	۳۴
صحت کی احتیاط	۳۶
لاسلکی نشریات	۴۰

سرورق

چار مینار - حیدر آباد

قرآن مجید

معہ ترجمہ انگریزی

انگریزی زبان میں قرآن مجید کا یہ تفسیری ترجمہ مسٹر محمد مارما ڈیوک پکتھال مرحوم کا کیا ہوا ہے جسے خاصی شہرت حاصل ہوچکی ہے یہ ترجمہ پڑھنے والے کو اسلام کی روح تک لیجاتا ہے

قرآن مجید کو دو مختلف جلدوں میں مجلد کیا گیا ہے جن کا ہدیہ یہ :

قسم اول جلد چرم ولایتی معہ کیس ۶۰ روپے

قسم دوم جلد ریگزین ۲۴ روپے

نمونہ کا دو ورقہ مفت حاصل کیا جاسکتا ہے
سررشتہ نظامت طباعت سرکار عالی
حیدرآباد دکن

"معلومات حیدرآباد" میں اشتہار دینے سے یقیناً آپ کو خاطر خواہ معاوضہ مل جائیگا۔

یہ رسالہ اردو، انگریزی، تلنگی، مرہٹی اور کنڑی میں شائع ہوتا ہے۔ ممالک محروسہ سرکار عالی میں اس کی اشاعت کثیر ہے۔

تفصیلات کے لئے ناظم صاحب محکمہ اطلاعات سرکار عالی حیدرآباد سے مراسلت کیجئے۔

مطبوعہ نظامت طباعت سرکار عالی

معلومات حیدرآباد

جلد ۵ — فروردی سنه ۱۳۵۴ف - فروری سنه ۱۹۴۵ع — شماره ۵

احوال و اخبار

قومی پس اندازی کی ''پندره روزه مہم'' - افراط زر اور اس کی پیدا کرده خرابیوں کی وجہ سے تمام ملك کا معاشی نظام بری طرح درهم و برهم هوگیا هے اور اسیاء کی قیمتیں اتنی بڑھ گئی هیں که عوام کے لئے ان کا خریدنا دشوار هے - چنانچه حکومت سرکار عالی اس بات پر مجبور هوگئی هے که عوام کے مفاد کے پیش نظر فاضل روپے کو جمع کرنے کی متعدد تدابیر اختیار کرے -

باشندگان ملك بالخصوص ادنی اور اوسط طبقوں میں کفایت شعاری کی عادت کو فروغ دینے کے لئے حکومت سرکار عالی نے معمولی پس اندازی کی اسکیم نافذ کی هے - اس اسکیم کے تحت اجازت یافته کارندے مقرر کئے گئے هیں جو سررشته ڈپه کے جاری کرده مختلف قیمتوں والے قومی وثائق پس اندازی کی فروخت کو وسعت دیں گے - ان وثائق کی خریداری میں جو رقم لگائی جائے گی اس پر ۳½ فی صد منافع ملے گا - اور بازار میں زر کی موجوده ارزانی کے پیش نظر یه منافع بہت ترغیب دلانے والا هے - یه امر کسی صراحت کا محتاج نہیں که روپیه پس انداز کرنے اور اسے سرکاری وثائق میں لگانے کی وجه سے کم آمدنی والے اشخاص بھی ملك کی معاشی حالت کو بہتر بنانے میں مدد دے سکیں گے کیونکه اس طرح موجوده قیمتیں کم هو جائیں گی جن کی بدولت آج کل هرطرف پریشانی پھیلی هوئی هے - اس کے علاوه پس انداز کرنے والے خود اپنے مفاد کو بھی ترقی دے سکیں گے -

۶ تا ۲۰ - اسفندار (۸ تا ۲۲ جنوری) تمام ممالك محروسه میں قومی پس اندازی کی پندره روزه مہم جاری کرنے کا انتظام کیا گیا تا که عوام کو روپیه بچانے اور اسے سرکاری وثائق میں لگانے کے فوائد سے آگاه کیا جائے - اس ضمن میں اخبارات کے ذریعه وسیع پیمانے پر نشر و اشاعت کی گئی اور نشرگاه حیدرآباد سے کئی تقریریں بھی نشر هوئیں - جناب غلام محمد صاحب صدرالمہام مالیات نے ریڈیو کے پروگرام کا افتتاح فرمایا اور اس حقیقت سے آگاه کیا که معاشی نظام کو مستحکم رکھنے کے لئے معمولی رقمیں پس انداز کرنا کس قدر اهمیت رکھتا هے - مزید بر آں اس سلسله میں تمام ممالك محروسه میں عام جلسے بھی منعقد کئے گئے تا که عوام کو کفایت شعاری پر عمل پیرا هونے اور فاضل رقم سے قومی وثائق خریدنے کے فوائد سے آگاه کیا جائے -

بد عنوانیوں کا انسداد - مسٹر ڈبلیو - وی گرگسن صدرالمہام رسد نے مرکزی مشاورتی مجلس اغذیه کے گذشته سه ماهی جلسه میں اس کا اظہار فرمایا که حکومت سرکار عالی ایک ایسا مناسب نظام قائم کرنے پر غور کررهی هے جو انتظامات رسد میں رشوت ستانی کے امکانات کو ختم کردے - چنانچه یه تجویز هے که ایسا مناسب عمله مقرر کیا جائے جو رشوت ستانی کے واقعات کا پته چلائے اور ان مقدمات کے لئے خصوصی عدالتیں بھی قائم کی جائیں - اس ضمن میں ابتدائی انتظامات مکمل هوچکے هیں اور اسکیم کی قطعی منظوری کا انتظار هے -

حیدرآباد کی معاشی کانفرنس کی صدارت کرتے هوئے

مسٹر گرگسن نے اس الزام کا تذکرہ فرمایا تھا کہ معمولی عہدہ داروں اور عوام میں رشوت ستانی بڑھ گئی ہے اور یہ اعتراف فرمایا کہ اغذیہ سے متعلق متعدد تدابیر کے نفاذ کی وجہ سے رشوت لینے اور رشوت دینے والوں کے لئے بے شمار مواقع پیدا ہو گئے ہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ بعض دیہی عہدہ دار اور مواضعاتی کمیٹیاں ایسی تھیں جنہوں نے اغذیہ سے متعلق اطلاعات یا تو عمداً پوشیدہ رکھیں یا اعداد کم کر کے پیش کئے اور اس کا ناجائز معاوضہ حاصل کیا ۔ چنانچہ مسٹر گرگسن نے یہ رائے ظاہر فرمائی کہ اس خرابی کو دور کرنے کا موثر طریقہ صرف یہی ہے کہ اس قسم کی بد عنوانیوں کے خلاف عوام کا شعور بیدار کیا جائے ۔ چونکہ کوئی شخص اس وقت تک رشوت نہیں لے سکتا جب تک کہ کوئی رشوت دینے والا نہ ہو ، اسلئے یہ ضروری ہے کہ عوام میں روشن خیالی پیدا کی جائے ۔ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر حکومت مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ اور اضلاع و مواضعات کی مجالس کے ذریعہ غیر سرکاری اشخاص کا اشتراک عمل حاصل کرنا چاہتی ہے ۔

اس کے علاوہ مسٹر گرگسن نے یہ خیال بھی ظاہر فرمایا کہ حکومت تحصیل اور تقسیم کے انتظامات میں امداد باہمی کے اصول کو بتدریج اختیار کر رہی ہے اور اس کی وجہ سے رشوت ستانی کے انسداد میں بڑی مدد ملے گی ۔ چنانچہ ہم میں سے بعض لوگ اس کے منتظر ہیں کہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو تمام ممالک محروسہ کے لئے امداد باہمی کے اصول پر خرید و فروخت کرنے والے اعلیٰ تر مستقل نظام میں تبدیل کردیا جائے ۔

کچرے سے کھاد کی تیاری ۔ حکومت سرکارعالی نے مرکزی مجلس تحقیقات زرعی کے تعاون سے شہر کے کوڑہ کرکٹ سے کھاد تیار کرنے کی اسکیم ایک سال قبل نافذ کی تھی ۔ اس اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ کاشتکار کے لئے ارزاں کھاد فراہم کی جائے تاکہ وہ اپنے کھیت کی پیداوار میں اضافہ کرسکے ۔

خمیر اٹھا کر کھاد تیار کرنے کے لئے ایک علحدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے ۔ یہ شعبہ ایک تربیت یافتہ حیاتی کیمیادان کے تحت ہے جس کی مدد کے لئے چار مدد گار حیاتی کیمیادان اور متعدد انسپکٹر ہیں جنہیں اس کی خصوصی تربیت دی گئی ہے ۔ اب تک جملہ ۳۴ بلدی مجالس میں سے ۱۸ بلدی مجالس اس اسکیم میں شریک ہوچکی ہیں کھاد تیار کرنے کی اسکیم کے نفاذ کے پہلے سات مہینوں میں ۶۶۸۹۳ کیوبک فیٹ یا ۱۳۳۷ ٹن کھاد تیار کی گئی ۔ اس اسکیم میں شریک ۱۸ بلدیاتی مجالس میں سے ۷ مجالس کی تیار کردہ کھاد اس مقدار میں شامل نہیں ۔

یہ اسکیم زیادہ غلہ اگانے کی مہم کا ایک جزو ہے جو گزشتہ تین سال سے ممالک محروسہ میں بڑی شدت سے جاری ہے اور جس پر حکومت ۸۰ لاکھ روپے سے زیادہ رقم صرف کر چکی ہے ۔

جنگ کے مصیبت زدوں کی امداد ۔ حیدرآباد اپنے جنگی ریکارڈ پر بجا طور پر فخر کرسکتا ہے ۔ انسانی قوت اور اشیاء کی شکل میں کثیر امداد کے علاوہ ملک کی عام جنگی مساعی کو ترقی دینے کے لئے مسلک حیدرآباد نے جو مالی امداد دی ہے وہ نرعہ دی ہندسہ تک پہنچ گئی ہے ۔ (۸۵ کروڑ روپے) اس مجموعی رقم میں ادنی و اعلی سب کے چندے شامل ہیں ۔

گزشتہ ماہ دسمبر میں جب ہز اکسلنسی وائسرائے حیدرآباد تشریف لائے تھے تو حیدرآباد کے سرمایہ اغراض جنگ کی مجلس عاملہ نے ایک لاکھ روپے اس غرض سے پیش کئے تھے کہ ہز اکسلنسی اس رقم کو اپنے اختیار تمیزی سے صرف کریں ۔ چنانچہ اب یہ معلوم ہوا ہے کہ ہز اکسلنسی یہ رقم جنیوا میں واقع مجالس صلیب احمر کی بین الاقوامی انجمن کے مشترکہ امدادی کمیشن کو ارسال فرما رہے ہیں تاکہ اس سے یورپ کے تباہ شدہ علاقوں کے باشندوں کی امداد کی جائے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس رقم کا اس سے بہتر مصرف نہیں ہوسکتا ۔

حیدرآباد کے سرمایہ اغراض جنگ کی مجلس عاملہ نے فیلڈ آرٹیلیری ٹریننگ سنٹر واقع متھرا کے ہندوستانی ترپخیوں کے لئے حال ہی میں ۲۰۰۰ روپے عطا کئے ہیں ۔ ان ترپخیوں میں حیدرآباد و برار کے رہنے والے مرہٹے اور

تلنگے بھی کافی تعداد میں ھیں - یاد ھوگا کہ جنگ شروع ھونے کے فوراً بعد ھی ھز ھائنس شہزادہ برار نے حیدرآباد کے سرمایہ اغراض جنگ کا افتتاح فرمایا تھا - اب اس سرمایا کے لئے عطا کردہ چندوں کی تعداد ۲۰۷۴۴۱۴ روپے سکہ عثمانیہ اور ۳۶۸۸۵۹ روپے سکہ کلدار تک پہونچ گئی ھے - اس سرمایہ کی آمدنی زیادہ تر جنگی سرویسوں کے لئے سامان آسائش بہم پہونچانے اور جنگ کے مصیبت زدوں کی امداد کرنے پر صرف کی جاتی ھے -

حیدر آبادی سپاھیوں کیلئے اعزازات - ھمارے لئے یہ امر موجب مسرت ھے کہ تین

حیدرآبادیوں نے میدان جنگ میں نمایاں خدمات انجام دیکر بہادری اور فرائض کی تکمیل کے صلہ میں اعزازات حاصل کئے - ان میں سے دو کا تعلق آئی - اے - ایم - سی سے ھے اور ایک پاھچویں مرھٹہ لائٹ انفینٹری سے متعلق ھے ایمبولنس سپاھی محمد ابراھیم آئی - اے - ایم - سی کو آئی - ڈی - ایس - ایم ، ایمبولنس نائک ایم - دورالنگم آئی - اے - ایم - سی کو فوجی تمغہ اور صوبہ دار محمد عمر پانچویں مرھٹہ لائٹ انفینٹری کو ملیٹری کراس عطا کیا گیا ھے -

ھز اکسلنسی سپہ سالار ھند نے حیدر آباد کے تین باشندوں کو اعزازات حاصل ھونے پر اعلی حضرت بندگان عالی کی خدمت میں ھدیہ مبارکباد پیش کیا ھے - اور حضرت بندگان اقدس نے اظہار مسرت فرماتے ھوئے یہ توقع ظاھر فرمائی ھے کہ فرض کی ادائی اور وفاداری کے جن جذبات کا مظاھرہ ان لوگوں نے کیا ھے اس کی تقلید دوسرے سپاھی بھی کریں گے اور سرکار عالی کی مسلح افواج کی روایات اور مملکت آصفیہ کی شہرت کو ھمیشہ برقرار رکھا جائے گا -

ھمیں یقین ھے کہ ھمارے شاہ ذیجاہ نے جن توقعات کا اظہار فرمایا ھے انہیں ھمارے سپاھی پوری طرح ملحوظ رکھیں گے - اور ھمیں امید ھے کہ اعلی حضرت بندگان عالی کے حوصلہ افزا الفاظ ھمارے سپاھیوں میں ایسے مزید کارنامے انجام دینے کا جذبہ پیدا کرادیں گے جو قوت پر حق کی فوقیت قائم کرنے کے لیے لڑی جانے والی جنگ کی تاریخ میں حیدرآباد کے نام کو زندہ جاوید بنادیں گے -

اعلیحضرت بندگان عالی کی جانب سے ہز اکسلنسی وایسرائے اور لیڈی ویول کی دعوت کے مہمان -

ضلع نلگنڈہ میں غلہ کی تقسیم کا انتظام

طریقہ امداد باہمی کا نفاذ اور مجالس فروخت کا قیام

ضلع نلگنڈہ کے دیہی علاقوں میں غیر زراعت پیشہ اشخاص کو اجناس خوردنی تقسیم کرنے کے لئے ایک نیا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ غلہ کی تقسیم سے متعلق یہ انتظام غلہ کی فراہمی اور تقسیم دو شعبوں پر مشتمل ہے ۔ مجالس امداد باہمی کے توسط سے بڑے کاشتکاروں سے غلہ خریدا جاتا ہے اور پھر یہ غلہ مجالس فروخت کے ذریعہ چھوٹے کاشتکاروں اور غیر زراعت پیشہ اشخاص میں تقسیم کیا جاتا ہے ۔ اس کام کی انجام دہی کے لئے اس ضلع میں مجالس فروخت بڑی تعداد میں قائم کی گئی ہیں ۔ کئی مواضعات کو مجتمع کرکے متعدد حلقے بنادئے گئے ہیں اور ہر حلقہ کی ضروریات کی تکمیل کے لئے ایک ایک مجلس قائم کی گئی ہے چونکہ یہ طریقہ عملا بہت آسان اور کار آمد ہے اور پیداوار کی قلت کے زمانے میں خاص طور پر زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے اس لئے یہ بہت مقبول ہوتا رہا ہے اور خیال ہے کہ بہت جلد یہ طریقہ ضلع نلگنڈہ کی دیہی معاشیات کی ایک مستقل خصوصیت بن جائے گا ۔ چونکہ یہ طریقہ کامیاب رہا ہے اس لئے اب یہ تجویز ہے کہ اسے مقامی حالات کے مطابق کچھ ترمیم کے ساتھ تمام ممالک محروسہ میں نافذ کردیا جائے ۔

پیداوار کی قلت و الاعلاتہ ۔ بحیثیت مجموعی ضلع نلگنڈہ اجناس خوردنی بالخصوص جوار اور باجرہ کی پیداوار کے اعتبار سے کبھی خود مکتفی نہیں ہوسکا ۔ چنانچہ یہ تخمینہ کیا گیا ہے کہ جب پیداوار اوسط درجہ کی ہوتی ہے تب بھی سالانہ ۶۰۰۰۰ تا ۷۰۰۰۰ پلے جوار ، باجرہ اور چاول درآمد کرنا پڑتا ہے ۔ اس درآمد کا بیشتر حصہ تعلقہ جات نلگنڈہ ، مریال گوڑہ اور دیورکنڈہ میں صرف ہوتا ہے ۔

نقصان رساں رجحانات کی روک تھام

اگرچہ کہ حکم نگرانی اجناس خوردنی گزشتہ تین سال سے نافذ ہے لیکن اس کے تحت جو انتظام کیا گیا وہ سنہ ۱۳۵۳ف (سنہ ۱۹۴۳ع) کے آغاز سے قبل پوری طرح روبہ عمل نہ لایا جاسکا ۔ حصہ پیداوار کی لازمی وصولی سے متعلق تدابیر اور بعض اجناس کی انتہائی قیمت کے تعین کی وجہ سے عوام ابتدا کچھ پریشان ہوگئے اور چونکہ ان تدابیر کی کامیابی سے تاجروں کی نقصان رساں کارروائیاں جاری نہ رہ سکتی تھیں اس لئے انہوں نے نہایت ہوشیاری کے ساتھ اغذیہ سے متعلق ایسی تمام تدابیر کے خلاف پروپگنڈہ شروع کردیا جو حکومت نے رعایا کی بہتری کے لئے اختیار کی تھیں ۔ ان تاجروں نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ نہایت جلد بازی سے غلہ کا ذخیرہ علحدہ کرکے یا آیندہ ضروریات کا لحاظ کئے بغیر اسے صرف کرکے ایک تباہ کن صورت حال پیدا کردی حکومت کو ان بدعنوانیوں

کا مقابلہ کرنا تھا - چنانچہ اس نے زیادہ سمجھ دار طبقہ کے
اشتراک عمل سے عوام کو یہ باور کرانے میں کامیابی
حاصل کی کہ لیوی سسٹم کے تحت جو غلہ جمع کیا جارہا
ھے اس کا بنیادی مقصد برآمد نہیں بلکہ مقامی ضروریات کی
تکمیل ھے -

مجالس فروخت کی افادیت

غلہ کی قیمت کے باعث جو غیر معمولی حالات پیدا
ھوگئے تھے ان پر قابو پانے کےلئے یہ ضروری خیال کیا گیا
کہ غلہ خرید کر اسے ضرورت مند اشخاص کےلئے فراھم
کرنے کا مناسب انتظام کیا جائے - چنانچہ اس کام کی
انجام دھی کےلئے مجالس فروخت قائم کرنے کا تصفیہ کیا گیا
غلہ کی فراھمی کے ضمن میں یہ طے کیا گیا کہ مقامی طور
پر اور حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن سے غلہ حاصل کیا جائے
سنہ ۱۳۵۳ف میں ان مجالس کی تعداد ۶۳ تھی اور ان میں
لگایا ہوا سرمایہ ۵۱۶۱۹۳ روپے تھا - ان مجالس کو اس قدر
کامیابی ھوئی ھے کہ ابھی موجودہ غذائی مشکلات
ختم ھو جانے کے بعد بھی برقرار رکھنے کی تجویز ھے -

سنہ ۱۳۵۳ف کے انتہائی نازک دور میں یہ مجالس
حکومت اور عوام دونوں کے حق میں بہت مفید ثابت ھوئیں
لیوی اسکیم کے تحت جو ۵۵۲۶۷ پلے جوار اور باجرہ وغیرہ
وصول ھوا اس کے علاوہ جوار اور باجرہ کے ۶۰۳۳۶ پھلے
بیرون ضلع سے درآمد کرکے انہی مجالس فروخت کے ذریعہ
غیر زراعت پیشہ آبادی میں تقسیم کیا گیا - فی الحال ان
مجالس میں سے ھر ایک کے زیر نگرانی مواضعات کی تعداد دس سے
لیکر تیس تک ھے اور اس ضمن میں کوئی قطعی اصول نہیں بنایا
جاسکتا کیونکہ مقامی حالات مختلف ھیں - مجلس فروخت کا
صدر بالعموم کوئی ایسا دیشمکھ یا وطن دار ھوتا ھے جس کا
اپنے حلقہ پر کافی اثر ھو -

آسان طریقہ

غلہ کی تقسیم کے لئے ایک آسان طریقہ اختیار کیا گیا
ھے جس کے مطابق سب سے پہلے تو مقامی عہدہ داروں اور
مجلس موضع کے ارکین کی امداد سے کسی موضع کے
ھر باشندہ کی حقیقی ضروریات کا تعین کیا جاتا ھے اور
پھر اسی مواد کی بنا پر تقسیم کی غرض سے مجالس فروخت
کو غلہ فراھم کیا جاتا ھے - انفرادی طور پر غلہ فراھم
کرنے کےلئے ھر ایک موضع میں دوکانیں قائم کی جاتی ھیں
جن پر متعلقہ مجلس فروخت نگرانی رکھتی ھے -

مجالس فروخت کے صدر اپنے اپنے حلقہ کے مواضعات کا
دورہ کرکے مقامی حالات کا مطالعہ کرتے اور باشندوں کی
ضروریات کا اندازہ لگاتے ھیں - اس کے علاوہ یہ لوگ
عوام کو موجودہ صورت حال اور اس پر قابو پانے کےلئے
حکومت کی اختیار کردہ تدابیر سے آگاہ کرتے ھیں - بعض
اوقات یہ اپنے دوروں کی روداد بھی مرتب کرتے ھیں اور
اسے مستقر ضلع میں واقع صدر دفتر کو بھیجدیتے ھیں - ضلع
کے سرکاری اور غیر سرکاری اشخاص مشترکہ طور پر مجالس
فروخت کے کام کی نگرانی کرتے ھیں اور اس کی تنقیح کرنے
کےلئے باقاعدہ طور پر دورہ بھی کرتے ھیں -

مقامی شاخ بنادینے کا خیال

ان مجالس کا کام اس قدر اطمینان بخش رہا ھے کہ
عہدہ داران ضلع نے ان کو حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی
کی مقامی شاخ بنا دینے کی سفارش کی ھے اور یہ طے کیا
ھے کہ شکر - تیل - گڑ اور معیاری کپڑا تقسیم کرنے کا
کام بھی انہی کے سپرد کردیا جائے -

آئندہ پروگرام

چونکہ سال رواں کےلئے وسیع تر پیمانے پر انتظام کرنے
کی ضرورت ھے اس لئے یہ طے کیا گیا ھے کہ مجالس فروخت
کی از سر نو تنظیم کرکے ان کا دائرہ عمل زیادہ وسیع
کردیا جائے - چنانچہ شروع سال میں اسی مقصد کے تحت
ایک مہم جاری کی گئی جس کے نتائج بہت ھی اطمینان
بخش ھیں - اب ان مجالس کی تعداد ۸۰ تک بڑھ گئی ھے
اور اسی تناسب سے ان کے سرمایہ میں بھی اضافہ ھوا ھے -
توقع ھے کہ ختم سال سے پہلے اس سرمایہ کی مقدار ۱۰ لاکھ
روپیے ھو جائے گی -

هزهائنس شہزادۂ برار اور هزاکسلنسی وائی کاؤنٹس ویول گولکنڈہ میں منعقد کی ہوئی ایک زیر سماں ضیافت میں

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ عوام کے پورے اشتراک عمل کے بغیر ان مجالس کو وہ کامیابی نصیب نہ ہو سکتی جو اب حاصل ہوئی ہے ۔ اس اشتراک عمل کی وجہ سے جو کامیابی ہوئی ہے وہ حوصلہ افزا ہے اور اس کے پیش نظر اس بات کا پورا یقین ہے کہ حکومت نے غذائی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے جو تدابیر اختیار کی ہیں انہیں کامیاب بنانے میں تمام اضلاع کے باشندے عہدہ داران ضلع سے پوری طرح تعاون کریں گے ۔ ضلع نلگنڈہ نے ممالک محروسہ کے دوسرے اضلاع کے لئے مشترکہ جد و جہد کے فوائد کی ایک بہتر مثال قائم کردی ہے اور امید ہے کہ وہ اپنے اس امتیازی طرز کار پر آیندہ بھی کاربند رہے گا ۔

''اقتصادی ترقی اور اقتصادی آزادی سیاسی ترقی سے بھی کہیں زیادہ ضروری ہے''

— هز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری

حیدرآباد میں ساتویں معاشی کانفرنس کا انعقاد

اهل ملك کے ایثار اور تعاون کی ضرورت

هز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی نے مملکت حیدرآباد کی ساتویں معاشی کانفرنس کا افتتاح فرماتے هوئے ان تدابیر کا ذکر فرمایا جو حکومت سرکار عالی نے ممالک محروسہ کی معاشی ترقی کےلئے اختیار کی هیں یا جن پر حکومت غور کر رهی هے - هز اکسلنسی نے مابعد جنگ تنظیم سے متعلق تجاویز کا خاص طور پر ذکر فرمایا اور باشندگان ملك سے یہ اپیل کی کہ وہ ان تجاویز کو روبہ عمل لانے اور کامیاب بنانے میں حکومت سے دلی تعاون کریں - نواب صاحب نے اقتصادی علحدگی کے تصور کی شدید مخالفت فرمائی کیونکہ یہ پالیسی ''نہ صرف ملك کےلئے مضر هوگی بلکہ ناممکن العمل بھی ہے''

مسٹر ڈبلیو - وی - گرگسن صدرالمہام رسد نے ممالک محروسہ میں غذائی صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوے ان تدابیر پر اظہار خیال فرمایا جو حکومت نے حالات کو بہتر بنانے کےلئے اختیار کی هیں - مسٹر گرگسن نے غلہ اور چارہ کی پیداوار میں اضافہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ باشندگان ملك کی اهم ضروریات مناسب حد تک پوری هوسکیں -

جناب غلام محمد صاحب صدرالمہام مالیات نے مابعد جنگ تنظیم پر اظہار خیال فرماتے هوے اس امر پر زور دیا کہ جنگ کے بعد جدید تنظیم سے متعلق تجاویز کو کامیاب بنانے کےلئے یہ ضروری هے کہ زندگی کے تقریباً ایک شعبہ میں ضروری مداخلت کی جائے اور هر شعبۂ حیات کی تنظیم میں حکومت اپنے اقتدار سے کام لے -

*2

معاشی آزادی کی اہمیت

ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری نے اپنی افتتاحی تقریر میں یہ خیال ظاہر فرمایا کہ "اقتصادی ترقی اور اقتصادی آزادی سیاسی ترقی سے بھی کہیں زیادہ ضروری ہے۔ کوئی قوم اور ملک اوس وقت تک صحیح معنے میں آزاد نہیں جب تک کہ اسے اقتصادی آزادی حاصل نہ ہو۔ اگر تاریخ عالم کا مطالعہ کیا جائے تو یہ صاف ظاہر ہوجائےگا کہ اکثر سیاسی کشمکش محض اقتصادی برتری کے حصول کے واسطے ہوتی ہے لہذا بجز اس کے چارہ نہیں ہے کہ ایک نئے نظام کی داغ بیل ڈالی جائے اور ایک نئی عمارت تعمیر کی جائے۔ اس نئی عمارت کو نئے اصولوں پر بنانا ہوگا تاکہ خود ہمارے ملک کا وہ طبقہ کہ جو اقتصادی طور پر درماندہ ہے ترقی کرسکے اور اس میں بے چینی کہ جو درماندگی کا نتیجہ ہے پیدا نہ ہو۔

" چونکہ اس دور میں قومی زندگی میں معاشی پہلو کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہوگئی ہے ایک دور اندیش اور مدبر حکومت کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اس طرف خاص توجہ کرے اور جنگ ختم ہونے سے پہلے ہی اسے اسکیم بنائے اور قومی معاشیات کی اس طرح تنظیم اور تشکیل کرے کہ جنگ کے اختتام پر اہل ملک کی زندگی میں خلفشار اور بد نظمی پیدا نہ ہونے پائے۔

آئندہ مسائل

" حکومت حیدر آباد ان پیش آنے والے مسائل سے غافل نہیں ہے۔ حیدرآباد کی جدید صنعتی زندگی کا سنگ بنیاد سنہ ۱۹۲۹ ع میں رکھا گیا جب ایک کروڑ روپے کی خطیر رقم سے ایک انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ قائم کیا گیا تاکہ ممالک محروسہ سرکار عالی کی چھوٹی اور بڑی صنعتوں کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے میں مدد دی جائے۔

" موجودہ جنگ کے ابتدائی دور ہی میں، یہ محسوس کرتے ہوئے کہ ہم صنعتی میدان میں دوسروں سے بہت پیچھے اور اپنی ضروریات حاصل کرنے میں ان کے دست نگر ہیں، حکومت سرکار عالی نے اس طرف فوری توجہ کی چنانچہ ایک انڈسٹریل کارپوریشن قائم کیا گیا جس کے خطیر سرمایہ کے ایک بڑے حصہ کی ذمہ داری خود حکومت سرکار عالی کی جانب سے کی گئی۔ اس کارپوریشن کے ذریعہ بھاری کیمیاوی اشیاء شیٹ گلاس، شیشہ، گلوکوس، اسٹارچ، کیسین اور پلاسٹکس وغیرہ بڑے پیمانہ پر بنانے کا انتظام کیا گیا۔

" یہ امر ہم سب کے لئے مسرت کا باعث ہے کہ حیدر آباد صنعتی میدان میں آگے بڑھ رہا ہے اور ہماری موجودہ کامیابی مستقبل کی عظیم تر اور درخشاں تر کامیابیوں کی تمہید ہے کیونکہ حکومت سرکار عالی موجودہ صنعتوں میں توسیع دینے کے علاوہ جدید صنعتوں مثلاً خزافی، روغن سازی، کیمیاوی کھاد، مصنوعی ریشم اور آلات سازی وغیرہ کے مزید بڑے بڑے کارخانے قائم کرنے کی اسکیموں پر غور کررہی ہے۔ مگر جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کسی ملک میں محض کارخانوں کا قیام ہی کافی نہیں بلکہ کارخانوں کے قیام سے بھی زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ ان کی ساختہ اشیاء کے لئے نہ صرف اندرون ملک ایک اچھا بازار پیدا کیا جائے بلکہ بیرون ملک بھی ان کی نکاسی کا انتظام کیا جائے اور اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ان صنعتوں کو اس قابل بنادیا جائے کہ جنگ کے ختم ہونے پر عالمگیر کساد بازاری اور صنعتی و تجارتی مسابقت کے باوجود یہ صنعتیں اپنی جگہ قائم رہ کر ملک کی دولت اور خوش حالی میں اضافہ کریں۔ حکومت سرکار عالی ان جملہ تدابیر پر غور کررہی ہے اور ملک کے صاحب الرائے اور بالغ نظر طبقہ سے متوقع ہے کہ وہ بھی اپنی توجہ اور تعاون سے ملک کے مستقبل کو درخشاں تر بنانے میں حکومت کا ہاتھ بٹائےگا"

ما بعد جنگ ترقیات

حکومت سرکار عالی نے مابعد جنگ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو انتظامات کئے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ "بعض ایسے کاموں کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے جو مملکت حیدر آباد کی معاشی

اور حرفتی ترقی میں مدد و معاون ہوسکیں گے ۔ چنانچہ ایک مرکزی صنعتی تجربہ خانہ کے قیام کے لئے سترہ لاکھ روپیہ فراہم کیا گیا ہے ۔ ایک بڑے ٹکنالوجیکل انسٹی ٹیوٹ کا قیام زیر غور ہے اور اس کالج کے علاوہ ملک کے طول و عرض میں متعدد صنعتی مدارس کے قیام کی تجاویز بھی زیر غور ہیں ،، ۔ اس ضمن میں ہز اکسلنسی نے حکومت کی جانب سے ممالک محروسہ میں کاٹن جن سے متعلق تمام اجارہ دارانہ حقوق کی خریداری کا بھی ذکر فرمایا جس کی بدولت ،، ہر قسم کی بیماری اور دیگر صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے ایک وسیع میدان کھل گیا ہے ،، ۔

ارزاں برقی قوت کی فراہمی

ملک کی صنعتی ترقی کے لئے ارزاں برقی قوت کی فراہمی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ ،، حیدرآباد میں برقی قوت پیدا کرنے کے کافی وسائل موجود ہیں اور حکومت ان سے کام لینے پر پوری طرح متوجہ ہے ۔ نظام ساگر ہائیڈرو الکٹرک اسکیم اور گوداوری پراجکٹ تکمیل کے تقریباً جملہ مراحل طے کرچکے ہیں ۔ چنانچہ مشنری کا آرڈر بھی دیدیا گیا ہے ۔ تنگبھدرا کے بارے میں حکومت سرکار عالی اور صوبہ مدراس کے مابین معاہدہ کی رو سے ممالک محروسہ سرکار عالی میں ایک کثیر رقبہ کو پانی مل سکے گا اور ارزاں قیمت پر برقابی قوت بھی میسر آسکے گی ۔ تنگبھدرا کی برقابی اسکیم تقریباً مکمل ہوچکی ہے اور مشنری کی ضرورتوں کا اندازہ لگایا جارہا ہے ۔ ان اسکیموں کے علاوہ حکومت سرکار عالی گوداوری اور دیگر دریاؤں کی برقابی اسکیموں پر بھی غور کررہی ہے جن کا تعلق زمانہ مابعد جنگ کے مسائل سے ہے ۔ صنعتی اعتبار سے گوداوری کی اسکیم کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس اسکیم کے روبہ عمل آجانے کے بعد ملک سرکار عالی کے ایک بہت بڑے حصہ میں سستی بجلی بافراط فراہم کی جاسکے گی جس سے توقع کی جاتی ہے کہ نہ صرف بڑے کارخانوں کو بلکہ گھریلو صنعتوں کو بھی کثیر فائدہ پہنچے گا ۔

،، ان بڑی اسکیموں کے ساتھ ساتھ حکومت سرکار عالی نے ایک ایسے کارخانہ کے قیام پر غور کرنا شروع کردیا ہے جس میں برقی سامان بنایا جائے گا ۔

حل طلب مشکلات

،، جدید کارخانوں کے قیام میں سب سے بڑی جو دقت پیش آتی ہے وہ مشنری کی عدم دستیابی ہے ۔ اس دقت کو دور کرنے کے لئے حکومت سرکار عالی اس امر کا انتظام کررہی ہے کہ ممالک متحدہ امریکہ اور سلطنت متحدہ کے مشین ساز کارخانوں سے کوئی سمجھوتہ کرے اور انہیں بشرط ضرورت رائلٹی دیکر ممالک محروسہ میں پلانٹ اور آلات و اوزار بنانے کے کارخانے قائم کرائے تاکہ آئندہ حیدرآباد اپنی صنعتی ترقی میں دیگر ممالک کا محتاج نہ رہے ۔

زرعی اور صنعتی ترقی میں ربط و توازن

،، صنعتی ترقی کے منصوبوں پر زور دینے کا یہ مقصد نہیں ہے کہ زراعت کی ترقی کو نظر انداز کیا جائے یا اس کو صنعتی ترقی کے بعد کا درجہ دیا جائے ۔ تاوقتیکہ زراعتی اور صنعتی ترقی میں قریبی ربط اور توازن نہ پیدا کیا جائے یہ ممکن نہیں ہے کہ بہ حیثیت مجموعی ملک کی خوشحالی اور ابنائے ملک کی قوت خرید میں اضافہ ہو ۔ ان جملہ حالات کے مد نظر حکومت سرکار عالی نے ایک بڑے زرعی کالج کے قیام کی غرض سے موازنہ سال حال میں پندرہ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی ہے ۔ نیز منصوبہ صحرا ،علم طبقات الارض اور معدنیاتی انجنیری کی تعلیم اور سائنس طبقات الارض کے لئے گیارہ لاکھ روپے کی گنجائش فراہم کی گئی ہے ۔ تنظیم مابعد جنگ کی متعلقہ کمیٹی زراعت کو فروغ دینے کے عام مسائل مثلاً بہتر تخم اور آلات کی فراہمی، کاشت کے بہتر طریقوں کی ترویج ، ذرائع آبپاشی کی تعمیر وغیرہ جیسے اہم مسائل پر غور کررہی ہے ۔ جس کے سفارشات ضرور سرکار عالی کی توجہ کے مستحق ہونگے ۔

معاشی خود اکتفائی

،، میں اس سلسلہ میں آپ کو اس امر سے مطلع کو ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم ساری دنیا سے الگ ہوکر اپنی

ترقی اور بہبود کی کوششوں میں کامیاب نہیں ہوسکتے ۔ یہ خیال کہ ہم خود مکتفی ہوسکتے ہیں میری دانست میں صحیح نہیں ہے۔ ہندوستان ایک عظیم الشان ملک ہے اور حیدر آباد اپنی خصوصی وحدت کے باوجود اسی کل کا ایک جزو ہے اسلئے یہ ضروری ہے کہ یہ جزو اپنے کل کی اقتصادی مساعی میں شریک ہو کر مجموعی فلاح میں ممد ہو ۔ اقتصادی علحدگی نہ صرف ملک کے لئے مضر ہوگی بلکہ ناممکن العمل بھی ۔ ،،

ھزاکسلنسی نے حاضرین کو ان کے فرائض پر متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ''مابعد جنگ کی اسکیموں کو روبہ عمل لانے کے لئے ایک خطیر رقم کی ضرورت ہوگی جس کے لئے ایک جانب حکومت اور ملک کے اہل الرائے اصحاب کی بالغ نظری ، جرات ، استقلال اور محتاط پالیسی کی اور دوسری جانب اہل ملک کے ایثار اور تعاون کی ضرورت ہے ۔ اگر آپ کے سامنے معاشی لحاظ سے خوشحال حیدرآباد کا نصب العین ہے اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی معاشرتی زندگی کا معیار بلندتر ہو اور اگر آپ اپنے ملک میں خوشحالی کا دور دورہ دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو چاہئے کہ اس کے لئے اپنے آپ کو تیار کرلیں ۔ آپ کا کوئی ایثار اور آپ کی کوئی قربانی رائیگاں نہ جائے گی اور آپ خود اپنی آنکھوں اپنی کوششوں کو بار آور ہوتے ہوئے دیکھیں گے اور اس سے مستفید ہوں گے ۔

صدر المہام بہادر مال کی تقریر

مسٹر ڈبلیو ۔ وی ۔ گرگسن نے معاشی کانفرنس کے پہلے اجلاس کی صدارت فرماتے ہوئے اس واقعہ پر زور دیا کہ ''ہندوستان بہ حیثیت مجموعی غلہ کی قلت والا ملک ہے ۔ زمانہ امن میں بھی ہندوستان کی اکثر آبادی کو کافی مقدار میں خوراک نہ ملتی تھی اور غذائیت کے اعتبار سے یہ خوراک بھی ناقص تھی ۔ ہندوستان اور حیدرآباد میں غذا سے متعلق تمام مسائل کو حل کرنے میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ یہ حل صرف موجودہ آبادی کے حالات کو بہتر بنانے اور بیرون ممالک سے در آمد کئے جانے والے غلہ کی تلافی کرنے اور فوجیوں کے لئے غذا بہم پہنچانے کی حد تک ہی محدود نہ ہو ۔ بلکہ اس ضمن میں ایسی پالیسی اختیار کی جائے جو موجودہ آبادی کے لئے غلہ اور مویشیوں کے لئے چارہ کافی مقدار میں فراہم کرسکے اور اس سے بھی زیادہ یہ کہ ہندوستان کی روز افزوں آبادی کے لئے آئندہ تیس یا چالیس سال تک غذا مہیا کرنے کی تدابیر بھی اختیار کی جائیں ،، ۔

حیدر آباد کی بہتر حالت

مسٹر گرگسن نے فرمایا کہ '' حیدرآباد کی حالت اس اعتبار سے ہندوستان کے بعض صوبوں سے بہتر ہے کہ یہ غلہ برآمد کرتا تھا ۔ سنہ ۱۳۴۷ف سے سنہ ۱۳۵۱ف تک (سنہ ۳۸ - ۱۹۳۷ع تا سنہ ۴۲ - ۱۹۴۱ع) پانچ سال کے دوران میں حیدر آباد نے ۲,۶۴,۰۹۵ ٹن جوار اور باجرہ برآمد کیا اور اس کے برعکس ۲,۴۸,۷۲۲ ٹن چاول درآمد کیا۔ اس دوران میں دوسرے اجناس برآمد کی مقدار ۲,۸۰,۴۰۰ ٹن اور گیہوں کی مقدار در آمد ۳۱,۸۲۴ ٹن تھی اور اگر ان اعداد کو بھی شمار کیا جائے تو خالص برآمد کی مقدار ۲,۶۳,۹۵۲ ٹن یا ۲,۷۰۹۰ ٹن سالانہ تھی ۔ لکن یہ مسئلہ کل ہند مسئلہ تھا اور کوئی جز اس کل سے الگ رہکر اپنی پالیسی کا تعین نہیں کرسکتا ۔

پیش نظر مسائل

''ممالک محروسہ میں غذائی مسئلہ کی فوری اہمیت کا سوال اس لئے پیدا ہوا کہ ایک تو قیمتوں میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے آبادی کا غریب طبقہ مصائب میں مبتلا ہوگیا اور دوسرے اسلئے کہ ممالک محروسہ میں فصلیں خراب ہوگئیں ۔ تیسرا سبب ایسے علاقوں میں غلہ کی فراہمی کے ضمن میں پیدا ہوا جہاں غلہ کے بجائے تجارتی اعتبار سے نفع بخش اشیاء کی کاشت زیادہ ہونے لگی ۔ چنانچہ ہمارے مسائل کے حل ہونے کا دارو مدار اس پر تھا کہ قیمتوں پر پوری طرح نگرانی قائم کی جائے اور مواضعات سے غلہ حاصل کر کے اسے شہروں اور دیہاتوں میں تقسیم کیا جائے ۔ لیکن چونکہ غلہ کا مسئلہ ایک کل ہند مسئلہ ہے اس لئے ہم

اس پر صرف اپنی ضروریات کو ھی ملحوظ رکھ کر غور نہیں کرسکتے اور نہ ایسا کرنا چاھئے - بلکہ دوسرے اجزاء کی طرح ھمیں بھی، یہ انتظام کرنے کے بعد کہ ہر ایک حیدرآبادی کو اس کی ضروریات کے لئے مناسب مقدار میں غلہ مل جائے، جہاں تک ممکن ہوسکے باقی ماندہ ھندوستان کی امداد کرنا چاھئے ،، -

قیمت کی نگرانی

مسٹر گرگسن نے بعض اھم اجناس خوردنی کی قیمتوں پر نگرانی قائم کرنے کے اسباب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ''موجودہ حالات میں یہ ضروری ھے کہ حکومت قیمتوں پر نگرانی قائم کرے اور اجناس خوردنی کی تجارت طلب و رسد کے اصول پر ھی نہ چھوڑ دی جائے - حکومت کو صرف بالواسطہ طریقہ پر ھی قیمتوں کا تعین کرنا نہ تھا بلکہ اسے قانونی اختیار سے کام لے کر انتہائی قیمتوں کا بھی تعین کرنا تھا تا کہ اھم اجناس خوردنی مقررہ حد کے اندر قیمت پر فروخت ہوں - قیمتوں پر نگرانی اسوقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک کہ اجناس کے بڑے بڑے ذخیرے بھی قائم نہ کئے جائیں - چنانچہ عدالتی انتظامات کے تحت غلہ حاصل کرنا بھی ضروری ہوگیا - حکومت کے لئے غلہ حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ھے کہ وہ براہ راست یا اپنے کارندوں کے ذریعہ سے غلہ حاصل کرے اور ایسی قیمتوں پر غلہ کی ٹھوک خریداری کرنے لگے جو کاشتکار کو مناسب فائدہ پہونچاسکے - تجارت کے اس اصول کی وجہ سے حکومت کو غذائی صورت حال پر قابو حاصل ہو جاتا ھے جو بدوران جنگ یا تمام ملک میں غلہ کی قلت کے زمانہ میں بہت ضروری ھے - اگر حکومت پورا اجارہ حاصل کرلے یا غلہ کی ٹھوک تجارت کو قومی بنادیا جائے تو نظری طور پر یہ نگرانی قائم کرنے کا کامیاب ترین طریقہ ہوگا - کیونکہ اس طرح نفع اندوزی بالکل ختم ہو جائے گی اور تقسیم مساوی طریقہ پر ہوسکے گی - لیکن دوسرے علاقوں کی طرح حیدرآباد کو بھی اس قسم کی کامل نگرانی قائم کرنے میں بڑی دشواریاں ھیں بالخصوص اس لئے کہ عوام اور خاص کر دیہی باشندے اس کے لئے آمادہ نہیں اور ہمارے پاس ایسا تربیت یافتہ عملہ موجود نہیں جو اس انتظام کو چلا سکے - تاھم اس ضمن میں ھم نے کافی تدابیر اختیار کیں - حصہ پیداوار کی لازمی ادائی سے متعلق احکام کے مطابق اجناس خوردنی کی کاشت کرنے والے ہر ایک کاشتکار کے لئے یہ لازمی ھے کہ وہ پیداوار کا ایک حصہ حکومت کے ہاتھ فروخت کرے ،، -

مجالس امداد باھمی کے ذریعہ خرید و فروخت

صدرالمہام بہادر رسد نے یہ بھی فرمایا کہ '' حکومت کی طرف سے غلہ حاصل کرنے کے لئے مجالس امداد باھمی سے زیادہ سے زیادہ کام لیا جارہا ھے - اس ضمن میں ضلع نلگنڈہ پیش پیش ھے اور دوسرے اضلاع بھی خرید و فروخت کے لئے امداد باھمی کی مجالس کا ایک جال سا بچھارھے ھیں ان مجالس نے اتنا سرمایہ حصص فراھم کرلیا ھے کہ وہ ضلع کے مواضعات میں تمام فاضل غلہ خرید کرسکیں ،، - مسٹر گرگسن نے یہ خیال بھی ظاھر فرمایا کہ '' امداد باھمی کے اصول پر خرید و فروخت کا یہ انتظام ممالک محروسہ کے لئے نہ صرف موجودہ حالات میں بلکہ جنگ کے بعد کی دیہی تنظیم میں بھی بہت کارآمد ثابت ہوگا - چنانچہ ھم میں سے بعض لوگ اس کا انتظار کر رھے ھیں کہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو تمام ممالک محروسہ کے لئے امداد باھمی کے اصول پر خرید و فروخت کرنے والے ایک اعلی تر مستقل نظام میں تبدیل کردیا جائے ،، -

زیادہ غلہ اگانے کی مہم

زیادہ غلہ اگانے کی مہم کو شدید تر کرنے کے لئے حکومت نے جو کامیاب کوششیں کی ھیں ان کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر گرگسن نے فرمایا کہ '' سنہ ۱۳۵۳ف میں اجناس خوردنی (خریف میں باجرہ اور دالیں اور آبی میں چاول) کے زیر کاشت رقبہ ۱۰٫۳ ملین ایکڑ تھا اور سال رواں میں یہ رقبہ ۱۰٫۹ ملین ایکڑ ھے - لیکن اس ضمن میں اھم ترین کارنامہ یہ ھے کہ فصل خریف میں کپاس کے زیر کاشت رقبہ میں کمی کی گئی - سنہ ۱۳۵۳ف میں یہ رقبہ

۳٫۲۷ ملین ایکڑ تھا لیکن سنہ ۱۳۵۴ ف میں یہ صرف ۱٫۳۲ ملین ایکڑ رہ گیا ۔ مونگ پھلی کے زیر کاشت رقبہ میں بھی ۰٫۹۹ ملین ایکڑ کی کمی ہوئی ۔ ان نفع بخش فصلوں کی کاشت سے جو رقبہ نکالا گیا اس میں سے فصل خریف میں صرف ایک حصہ پر اجناس خوردنی بالخصوص دالیں کاشت کی گئیں لیکن فصل ربیع میں کثیر رقبہ پر اجناس خوردنی کی کاشت کی توقع ہے ۔ زیادہ پیداوار حاصل کرنے کی پالیسی کی مزید صراحت کرنے کی ضرورت ہے ۔ کاشتکار کو زیادہ پیداوار حاصل کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے لیکن اب تک وہ یہ اچھی طرح نہیں جانتا کہ اسے کن اجناس کی کاشت کرنی چاہئے ۔

”طویل المدت پالیسی کے مطابق اجناس خوردنی وغیر خوردنی کے متعلق منصوبہ بندی کرنی ہوگی ۔ زراعت اور صنعت کے درمیان زیادہ قریبی ربط ہونا چاہئے ۔ غیرخوردنی فصلیں صرف اسی حد تک کاشت کرنے کی اجازت ہو جتنی کہ ہندوستان میں صنعتی ضروریات اور بیرونی ممالک کو برآمد کرنے کےلئے ضروری ہوں اور اس کے علاوہ ان فصلوں کی کاشت ایسے پیمانہ پر نہ ہونے پائے کہ اس کی وجہ سے مقامی ضروریات کےلئے غلہ اور چارہ کی قلت کا اندیشہ پیدا ہو ۔ مزید برآں واضح طور پر اس کا بھی تعین کیا جائے کہ غذا میں ایسی کون کون تبدیلیاں کرنا ضروری ہے کہ جن کی وجہ سے اس میں غذائیت زیادہ ہوجائے۔

ہماری غذائی ضروریات

”ممالک محروسہ کی موجودہ ۱٫۶۳٫۳۸٫۰۰۰ آبادی کے واسطے ایک سال کے لئے غذا کی مقدار کا تخمینہ ۲۲٫۷۰٫۰۰۰ ٹن کیا گیا ہے ۔ (ہر شخص کےلئے روزانہ ایک پاونڈ اور ۲ تا ۱۲ سال کے بچوں کےلئے روزانہ ½ پاونڈ کے حساب سے) سنہ ۱۳۵۳ ف میں اجناس خوردنی کے زیر کاشت رقبہ ۱٫۳۳٫۶۰٫۰۰۰ ایکڑ تھا ۔ اس رقبہ سے اوسطاً ۳۳٫۱۰٫۰۰۰ ٹن پیداوار ہونی چاہئے ۔ سنہ ۱۳۵۴ ف میں فصل خریف میں زیر کاشت رقبہ میں تقریباً ۵ لاکھ ایکڑ کا اضافہ ہوا ۔ گو ربیع اور تابی فصلیں اوسط درجہ کی ہوں تب بھی عام غذائی صورت حال اس سال کافی بہتر ہوگی اگر چہ کہ چاول کی قلت بدستور قائم رہے گی ۔ فصل آبی میں زیر کاشت رقبہ گزشتہ سال کے مساوی تھا یعنی ۹۹٫۰۰۰ ایکڑ لیکن ۔ اب تک حکومت ہند نے صرف ۵٫۰۰۰ ٹن درآمدات کا وعدہ کیا ہے حالانکہ جنگ سے قبل یہ مقدار ۶۰٫۰۰۰ ٹن تھی ۔ حیدرآباد کو خود مکتفی بنانے یا کم از کم چاول کی پیداوار بڑھانے کےلئے زیادہ کھاد اور بہتر آب پاشی کی ضرورت ہے ۔،، اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے مسٹر گرگسن نے پبلک سے اپیل فرمائی کہ وہ حکومت سے اشتراک عمل کرے اور ان غلط افواہوں کو دور کرنے میں خاص طور سے حصہ لے جو ممالک محروسہ میں غذائی صورت حال کے بارے میں پھیلائی گئی ہیں ۔

صدر المہام بہادر مالیات کی تقریر

جناب غلام محمد صاحب صدر المہام مالیات نے حیدرآباد میں تنظیم مابعد جنگ کے مسائل پر تقریر کرتے ہوئے سب سے پہلے اس امر کی وضاحت فرمائی کہ وہ جن خیالات کا اظہار کریں گے وہ ان کے شخصی خیالات ہیں اور ان خیالات کا حکومت کی غور کردہ حکمت عملی کا ترجمان ہونا لازمی نہیں ۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے غلام محمد صاحب نے فرمایا کہ آج جو مسائل ہمارے پیش نظر ہیں وہ غریب عوام کےلئے ایسی آزادی کا حصول ہے جو خواہشات اور تحریف کی روزمرہ جد و جہد سے بلند و بالا ہو اور ان کےلئے ایسی عام معیاری شہری زندگی کی ضروریات بھی مہیا کرنا ہے جس سے کہ انہیں بھی بہتر زندگی بسر کرنے کے مواقع حاصل ہوں ۔

عوام کے قائدین سے غلام محمد صاحب نے یہ اپیل فرمائی کہ وہ عوام کو صحیح طور پر غور و فکر کرنے کی تعلیم دیں اور رائے عامہ کو صحیح راستہ پر گامزن کریں ۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے غلام محمد صاحب نے فرمایا کہ ” اعلحضرت بندگان عالی نے تنظیم مابعد جنگ کی اہمیت کو محسوس فرماتے ہوئے اس کےلئے ایک علحدہ محکمہ کے قیام کی منظوری صادر فرمائی ہے اور جب تک کہ اراکین حکومت حضرت اقدس و اعلی کی شاہانہ رہنمائی میں کام

انجام دیتے رہیں انہیں عوام کی تائید حاصل ہونا ضروری ہے اور وہ اس کے حقدار بھی ہیں۔ اب تک عدل و انصاف ہی نظم و نسق کا مقصد رہا ہے لیکن اب ایک ایسے نظم و نسق کے اختیار کرنے کی یقیناً ضرورت ہوگی جو بالکلیہ خدمت کے اصول پر مبنی ہوگا اور سرکاری کارکن یہ خیال رکھیں کہ وہ عوام کی خدمت انجام دیرہے ہیں اور ان کے خادم ہیں۔ خود آپ کا کردار اور آپ کی صلاحیت کار اور معاملہ فہمی اور بے لوث خدمت کا جذبہ ہی تنظیم مابعد جنگ کے منصوبوں کی کامیابی کا ذمہ دار ہوگا۔"

حضرت بندگان اقدس کی رہنمائی

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے غلام محمد صاحب نے فرمایا کہ "جو مفادات عوام کی بھلائی کے لئے نہیں ہیں انہیں یقیناً اپنے لئے تبدیل شدہ حالات کے مطابق راہ تلاش کرنی ہوگی۔" اس سلسلہ میں آپ نے حضرت اقدس و اعلی کے فرامین کی جانب توجہ دلائی جو مختلف اوقات میں فیض آفریں رہنمائی کرتے رہے ہیں اور شاہی ضیافت کے موقع پر ہزا کسلنسی وائسرائے کی حالیہ تقریر کا بھی حوالہ دیا جس میں اس مسئلہ پر بھی اظہار خیال فرمایا گیا تھا۔ غلام محمد صاحب نے فرمایا کہ "جو لوگ اپنی زیست کے لئے دوسروں سے کچھ حاصل کرتے ہیں اس کے عوض انہیں ان لوگوں کی خدمت کرکے خود کو اس کا مستحق ثابت کرنا چاہئے۔ مستقبل کی اقتصادیات میں خدمت اور افادیت ہی سب سے اعلی و ارفع اصول ہونا چاہئے۔" غلام محمد صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ "حضرت اقدس و اعلی کی رہنمائی کے باعث حکومت کی نگرانی میں صنعتوں نے ہمیشہ فروغ حاصل کیا اور انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کا قیام عمل میں آیا جس کے باعث حکومت نے حیدرآباد کی صنعتی ترقی میں خود بھی حصہ لیا ہے۔"

اشتراک عمل کی ضرورت

مجالس تنظیم مابعد جنگ میں غیر سرکاری اراکین کی تعداد کم ہونے کے الزام کی تردید کرتے ہوئے غلام محمد صاحب نے فرمایا کہ "مابعد جنگ تنظیم کی مختلف کمیٹیوں میں ۳۵ سرکاری اور ۹۴ غیر سرکاری اراکین موجود ہیں۔"

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے غلام محمد صاحب نے فرمایا کہ "معاشی منصوبہ بندی کی کامیابی کم از کم صنعتی طور پر، سیاسی حدود میں حد بندی نہیں کی جاسکتی کیونکہ منطقہ واری اساس پر مختلف حدود میں تعاون عمل نہ صرف ضروری ہے بلکہ بعض مقاصد کے حصول کا واحد ذریعہ بھی ہے۔" چنانچہ آپ نے اس ضرورت کی جانب بھی توجہ دلائی کہ "پورے ملک کی منصوبہ بندی کا لحاظ کرتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ حکومت ہند کے ساتھ پورا تعاون عمل کیا جائے۔" آپ نے اس پر اظہار افسوس کیا کہ "کامل معلومات حاصل کئے بغیر جو تبصرہ کیا جاتا ہے وہ بعض اوقات بغض و عناد پر مبنی ہوتا ہے۔ اور غیر مناسب طرز کار بعض مواقع پر اس مقصد کے منافی ہو جاتا ہے۔ اپنی دستوری حیثیت کے حدود میں رہتے ہوئے ہمیں اس صورت میں کسی سے بھی تعاون عمل کرنے میں جھجک محسوس نہیں کرنی چاہئے جو ہمارے مقصد کے حصول میں ممد و معاون ہو۔"

جسد بے روح

صدر المہام بہادر مالیات نے اعداد و شمار پیش کرکے اس حقیقت کا اظہار فرمایا کہ ممالک محروسہ میں صحت عامہ تعلیم اور زرعی پیداوار کا معیار کسقدر کم ہے اور ان حالات کو بہتر بنانے کی ضرورت کسقدر اہمیت رکھتی ہے۔ غلام محمد صاحب نے اس ضرورت کی جانب توجہ دلائی کہ مزدوروں کے لئے اچھے مکانات مہیا کئے جائیں اور عائلی حالات کو بہتر بنانے پر توجہ کی جائے۔ "حکومت ان مسائل پر پوری طرح غور کررہی ہے۔ ہم پر ہماری آبادی کے ان ۸۸ فیصد عوام کے لئے سہولتیں بہم پہونچانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو زراعت پیشہ اور عائلی طبقات سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم اپنا یہ فرض ان لوگوں میں شعور بیدار کرکے اور انہیں تعلیم دے کے پورا کرسکتے ہیں۔ اگر ہم اس فرض کی ادائی میں کامیاب ہو جائیں تو مابعد جنگ تنظیم کا مستقبل بہت درخشاں ہوگا۔ ورنہ اس کا نتیجہ اس کے سوا کچھ اور نہ نکلے گا کہ چند عہدہ داروں

کا مزید اضافہ ہو جائے اور یہ جسمانے روح رہے ۔ جہاں تک کہ عوام کی صحت کا تعلق ہے صرف حکومت ہی اس کام کو انجام نہیں دے سکتی ۔ اس کے لئے عوام بالخصوص طبقہ امرا کا تعاون ضروری ہے اور دنیا کے تمام متمدن ممالک میں یہی ہوتا ہے ۔ ،،

مالی پہلو

مابعد جنگ تجاویز کے مالی پہلو کے بارے میں غلام محمد صاحب نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ ’’ ماہرین معاشیات ان منصوبوں پر غور کر رہے ہیں لیکن ان کے لئے جن رقموں کی ضرورت ہوگی وہ آسان سے برسیں گی نہیں ۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام جذبہ ایثار کا اظہار کریں اور ان مصارف کا بار برداشت کرنے پر آمادہ رہیں ۔،، مابعد جنگ تنظیم سے متعلق تجاویز کے فوری نفاذ کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ ’’ اس ضمن چند دشواریاں در پیش ہیں اور وہ دشواریاں یہ ہیں کہ تربیت یافتہ اشخاص کی کمی ہے ۔ بیرونی ممالک سے اشیاء برآمد کرنا دشوار ہے ۔ خود غرض اشخاص رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں ۔ عوام کی غیر معاشری عادتیں اور ... بڑی اس راہ میں حائل ہیں اور انہیں بدلنا ضروری ہو گیا ہے ۔ عوام کی تائید حسب منشاء حاصل نہیں ۔ نظم و نسق کا معیار بلند کرنے کی ضرورت ہے تا کہ وہ بدلتے ہوئے حالات کے مطابق بن سکے اس کے علاوہ ایک اور اہم سبب عوام کا کردار بھی ہے ۔ ،،

اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے غلام محمد صاحب نے جامعہ عثمانیہ کے طیلسانین سے اپیل فرمائی کہ وہ اس موقع پر آگے بڑھیں کیونکہ عوام کی صحیح رہنمائی کی ذمہ داری تعلیم یافتہ طبقہ پر ہوتی ہے ۔ غلام محمد صاحب نے طیلسانین کو یہ نصیحت فرمائی کہ ’’آپ اپنے ملک کی خاطر اپنے خیالات کا جائزہ لیجئے ۔ آپ کی پبلک او ذاتی مصروفیات میں مطابقت ہونی چاہئے ۔ ملک اور خانگی ہر ایک زندگی میں ریاکاری اور بناوٹ کے بجائے خلوص کو اختیار کیجئے ۔ اپنی خامیاں دور کر کے اپنی خوبیوں کو فروغ دیجئے اور میدان ترقی میں آگے بڑھئے ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اپنی منزل مقصود تک پہونچنے میں کامیاب ہوں گے ۔،،

مطبوعات برائے فروخت

		قیمت
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۸ ف (۳۹-۱۹۳۸ ع)	..	۳ - ۰ - ۰
،، ،، ،، ۱۳۴۹ ف (۴۰-۱۹۳۹ ع)	..	۳ - ۰ - ۰
جامعہ عثمانیہ　مؤلفہ مسز ای ۔ ڈی ۔ پلین	.. ..	۱ - ۰ - ۰
حیدرآباد میں دیہی تنظیم	.. ..	۱ - ۸ - ۰
کنزائنز حیدرآباد	.. ..	۰ - ۸ - ۰
منتخب پریس نوٹ اور اعلامیئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی	.. ..	۱ - ۸ - ۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی	.. ..	۳ - ۸ - ۰

(اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں)

آپ کی امداد کی ضرورت ہے

حیدر آباد کا جنگی ہفتہ

پیام ہمایونی

متحدہ اقوام دنیا کو نانسیوں کے جارحانہ اقدام اور جاپانیوں کے مظالم سے محفوظ رکھنے کےلئے یہ جنگ کر رہی ہیں اور میں نے برطانوی حکومت سے اپنے روایتی تعلقات کے مطابق اپنی مملکت کے جملہ وسائل اس کے تصرف میں دیدئے ہیں ۔ چنانچہ میں ''حیدرآباد وار ویک،، کمیٹی کی اس تحریک کا خیر مقدم کرتا ہوں کہ جنگ کے ضمن میں انسانی ہمدردی کے تحت جو کام انجام دئے جارہے ہیں ان کے لئے سرمایہ فراہم کیا جائے ۔ میں اس تحریک کی کامیابی کا متمنی ہوں ۔ اورمجھے امید ہے کہ باشندگان ملک سے جو اپیل کی جارہی ہے اس کا جواب وہ فراخ دلی سے دیں گے ۔

'' حیدر آباد وار ویک ،، کے صدر سر ایس ۔ طیب جی صاحب نے حسب ذیل اپیل جاری فرمائی ہے ۔

'' حیدر آباد و سکندر آباد کے باشندے جنگی مساعی کےلئے مالی امداد کی ہر ایک اپیل کا جواب ہمیشہ ماضی سے دیتے رہے ہیں ۔ چنانچہ اس حوصلہ افزا تجربہ اور باشندگان حیدر آباد و سکندر آباد کی روایتی فیاضی پر یقین کی بناء پر آنریبل ریذیڈنٹ اور ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری نے اپنی سرپرستی میں حیدر آباد کے جنگی ہفتہ کا افتتاح فرمایا ہے ۔

حیدر آباد کے جنگی ہفتہ کے ضمن میں جو آمدنی ہوگی اس کا دو تہائی حصہ حیدر آباد کے سرمایہ ، اغراض جنگ کےلئے اور ایک تہائی حصہ ریذیڈنٹ کے سرمایہ اغراض جنگ کےلئے دیا جائے گا ۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس موقع پر فراخ دلی سے کام لیا جائے گا اور اتنی زیادہ رقم جمع ہوجائیگی کہ وہ ہمیں یوم فتح تک کےلئے کافی ہوسکے ۔

ہمارے سپاہیوں ، دریانوردوں اور ہوا بازوں کے دلیرانہ کارنامے کسی صراحت کے محتاج نہیں کیونکہ ہر شخص ان سے بخوبی واقف ہے ۔ آج کل ان جانبازوں کو یورپ میں سرمائی مہم اور برما و مشرق بعید میں صحرائی مہم کی سختیاں درپیش ہیں اور وہ ان تمام مشکلات کا مقابلہ نہایت خندہ پیشانی سے کر رہے ہیں ۔ لیکن ان حالات میں یہ ضروری ہے کہ ان کی زندگی کو ممکنہ حد تک آرام دہ بنایا جائے اور ان کےلئے بعض ایسی آسائشیں فراہم کی جائیں جو ان سختیوں کوقابل برداشت بنادیں ۔ سپاہیوں کی زندگی کو ممکنہ حد تک خوشگوار بنانے کےلئے روپے کی شدید ضرورت ہے اور اس ضرورت کی تکمیل ہمارا ایک اہم فرض ہے ۔ مختلف اداروں کے ذریعہ جو مالی امداد دی جاتی ہے اس سے سپاہیوں کےلئے ضروری سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں چنانچہ زخمیوں اور قیدیوں نے خود بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ ان کےلئے انجمن صلیب احمر نے اور نابیناؤں کےلئے انجمن سینٹ ڈنسٹن نے کس قدر مفید خدمات انجام دی ہیں ۔

اگرچہ کہ ''جنگی ہفتہ ،، کا آغاز ۲۶ ۔ فروری سنہ ۱۹۴۵ء سے ہوگا لیکن عطیوں کا سلسلہ شروع ہوچکا ہے ۔ اگر آپ اپنا عطیہ از راہ عنایت اس پتہ پر روانہ فرمائیں تو باعث ممنونیت ہوگا ۔

اعزازی خازن '' حیدر آباد وار ویک ،،
حیدر آباد اسٹیٹ بینک ۔ حیدر آباد ۔

ہر شخص کے لئے بہتر غذا

بعض عادتیں بدلنی پڑیں گی

اغذیہ سے متعلق تحقیقات کی ترقی

کمزور انسان اس ملک میں عام طور پر نظر آتے ہیں اور کوئی مقام بھی اس سے خالی نہیں ۔ عوام کی جسمانی صحت کی اس افسوس ناک حالت کے اسباب تلاش کرنا دشوار نہیں ۔ اکثر و بیشتر حالات میں اس کا سبب غذا کی کمی یا خرابی ہوتی ہے ۔ یہ ثابت ہوچکا ہے کہ کھانے سے متعلق عادتوں کے سماجی ، معاشی اور نفسیاتی اسباب ہوتے ہیں جو مختلف لوگوں پر مختلف طریقوں سے اثر انداز ہوا کرتے ہیں ۔

جسمانی نظام کو بہتر حالت میں رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ غذا معقول ہو ۔ انسانی اعضاء اسی وقت اپنے فرائض بہتر طور پر انجام دے سکتے ہیں اور جسمانی صحت اسی صورت میں ترقی کرسکتی ہے جب غذا میں اعتدال اور باقاعدگی ہو ۔ ایسے بہت سے امراض ہیں ، بالخصوص جسمانی نشو و نما کے لئے ضروری اجزا کی قلت کے باعث پیدا شدہ امراض ، جن کا سبب یا تو غذائی کمی ہوتی ہے یا غذا میں بے ترتیبی ۔

مسئلہ اغذیہ کا وسیع اور باقاعدہ طور پر مطالعہ کرنے کی ضرورت جتنی زیادہ ہمارے ملک میں ہے اتنی کہیں اور نہیں ۔ چنانچہ حکومت سرکارعالی گزشتہ چند سال سے اس اہم مسئلہ پر متوجہ ہے اور تمام ممالک محروسہ میں اغذیہ سے متعلق تحقیقات جاری ہے ۔ اس تحقیق و دریافت کے دوران میں جو مواد فراہم ہوا ہے اس سے غذائیت کی موجودہ حالت اور غذا سے متعلق عادات کے بارے میں وسیع معلومات حاصل ہوئی ہیں ۔ غذا سے متعلق عوام کی عادتیں بدلنے کے لئے یہ بہت ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ غذائی تحقیقات کرنے والے اشخاص اور خام اشیائے خورد و نوش تیار کرنے والے اشخاص کے درمیان زیادہ قریبی ربط پیدا کیا جائے ۔ چنانچہ اس مقصد کے تحت ایک مشاورتی مجلس اغذیہ قائم کی گئی ہے جو محکمہ جات زراعت ، پرورش حیوانات ، سمکیات مارکٹنگ اور صحت عامہ وغیرہ کے درمیان قریبی تعلق قائم کرے گی ۔ تمام اشخاص کے لئے خواہ ان کی آمدنی کچھ ہی ہو ممکنہ حد تک بہترین غذا فراہم کرنے کی جو مہم شروع کی جانے والی ہے اس کی وسعت اور کامیابی کا دار ومدار باہمی اشتراک عمل پر ہوگا ۔

مکرر تحقیقات

بدوران سنہ ۱۳۵۳ف (۴۴ - ۱۹۴۳ ع) اضلاع اورنگ آباد ، نظام آباد اور محبوب نگر میں مکرر تحقیقات کی گئی تاکہ موجودہ غذائی صورت حال اور عوام کی صحت اور غذائیت پر اس کے اثرات کا مطالعہ کیا جاسکے ۔ اس ضمن میں کل پندرہ مواضعات میں غذائی تحقیقات کی گئی ۔ ہر ایک ضلع سے پانچ پانچ مواضعات اس کام کے لئے منتخب کئے گئے تھے ۔ سابقہ تحقیقات کے لئے جن خاندانوں کا انتخاب کیا گیا تھا ان پر اس مرتبہ خاص طور سے توجہ کی گئی ۔ جن خاندانوں سے متعلق غذائی تحقیقات کی گئی ان کی مالی حالت کا بھی تعین کرلیا گیا اور یہ پتہ چلا کہ ہر ایک خاندان کی آمدنی بڑھ گئی ہے ۔ اس اضافہ کا سبب یہ ہے کہ غلہ کی قیمت زیادہ ملنے لگی ہے اور اجرت میں بھی کافی اضافہ ہوگیا ہے ۔

متروہ غذا سے متعلق تحقیقات

مقررہ غذا کے بارے میں جو تحقیقات کی گئی اس سے یہ ظاہر ہوا کہ مختلف طبقوں کے لوگ جو چیزیں استعمال کرتے ہیں ان میں تبدیلی نہیں ہوتی اور روزانہ ایک ہی قسم کی چیز استعمال کی جاتی ہے۔ اس ضمن میں یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے جو اچھی اشیاء استعمال کی جاتی تھیں ان کے بجائے اب خراب قسم کی چیزیں استعمال کی جانے لگی ہیں کیونکہ یہ آسانی سے دستیاب ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی پتہ چلا کہ تمام طبقوں میں معمولی اناج کا استعمال بڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے ضروری حرارت پیدا کرنے والی اشیاء کی مقدار کافی ہو گئی ہے۔

اورنگ آباد کے باشندے جوار اور نظام آباد کے باشندے چاول حسب سابق استعمال کرتے رہے ہیں۔ ضلع محبوب نگر میں معمولی اناج کا استعمال نمایاں طور پر بڑھ گیا ہے۔ چنانچہ گرسیوں میں صاف کئے ہوئے چاول کا استعمال بالکل بند ہو گیا۔ اس کے علاوہ جوار کے استعمال میں بھی اضافہ ہوا اگرچہ کہ یہاں کے باشندوں کی عام غذا چاول، باجرہ اور راگی وغیرہ ہے۔ سابقہ تحقیقات میں یہ ظاہر ہوا تھا کہ یہاں دالیں بہت کم استعمال کی جاتی ہیں اور مکرر تحقیقات سے یہ پتہ چلا کہ اب دالوں کے استعمال میں اور بھی کمی ہو گئی ہے۔ ترکاریوں کے استعمال میں تینوں اضلاع میں اضافہ ہوا لیکن یہ اضافہ ایسی اس سے بہت کم ہے جیسا کہ ہونا چاہئے۔ ترکاریوں کے علاوہ تیل بھی زیادہ استعمال کیا جانے لگا ہے۔

ضلع محبوب نگر میں گوشت، مچھلی اور انڈہ خوراک کا جزو نہیں لیکن اورنگ آباد اور نظام آباد میں کمتر طبقہ کے لوگ بھی یہ چیزیں استعمال کرتے رہے۔ تینوں اضلاع میں چٹنی اور اچار وغیرہ کے استعمال میں اضافہ ہوا بالخصوص ایسے لوگوں میں جن کی غذا انواع و اقسام کی نہیں ہوتی۔

بعض امراض میں اضافہ

غذائی تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جسمانی صحت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری اشیاء کی قلت کے باعث پیدا شدہ امراض میں تینوں اضلاع میں اضافہ ہوا جس کی وجہ سے عام صحت متاثر رہی۔ تینوں اضلاع میں محبوب نگر کی حالت سب سے خراب اور اورنگ آباد کی سب سے اچھی ہے۔ آشوب چشم اور خارش وٹامن اے کی کمی سے پیدا ہونے والے امراض ہیں اور اضلاع نظام آباد و محبوب نگر میں ان امراض کا اضافہ ہوا۔ لیکن ضلع اورنگ آباد میں کمی ہوئی۔ وٹامن بی کی کمی کے باعث پیدا شدہ امراض تینوں اضلاع میں بڑھ گئے۔

مدارس کے طلباء کی صحت کے بارے میں جو دریافت کی گئی اس سے یہ پتہ چلا کہ ان میں وٹامن اے اور بی کی کمی سے پیدا ہونے والے امراض بڑھ گئے ہیں۔

فلوراسس وبائی شکل میں

مقررہ غذا اور غذائیت کے بارے میں دریافت کے دوران میں پینے کے پانی میں فلورین کی موجودہ مقدار اور اس سے متاثر ہونے والے اشخاص کے متعلق بھی تحقیقات کی گئی تھی۔ اس ضمن میں یہ معلوم ہوا کہ اضلاع محبوب نگر نلگنڈہ اور رائچور میں کنوؤں کے پانی میں ۰٫۲۵ تا ۰٫۴ اجزائی ملین موجود ہیں۔ اور بچے بڑے دونوں اس کے اثرات سے متاثر پائے گئے۔ مختلف اضلاع میں پانی جمع کر کے اس کا کیمیاوی تجزیہ کیا گیا جس سے یہ پتہ چلا کہ فلورائن ہر جگہ موجود ہے۔ گرینائٹ نما پتھر پر بہنے والے پانی میں فلورائن مختلف مقدار میں پائی گئی۔

فلورائن کے اثرات کی شدت دریافت کرنے کے لئے ۴ تا ۲۰ سال عمر والے ۴۰۰۰ اشخاص کا معائنہ کیا گیا۔ جس میں سے ۱۶ فیصد کے دانت چونہ جیسے ہو گئے تھے اور ۲۱٫۷ فیصد کے دانتوں پر دھبے اور نشانات پڑ گئے تھے۔ فلورائن کے شدید براثرات کا ایک سبب ناقص غذا بھی ہے۔ چنانچہ مختلف طبقوں کے اشخاص کی معاشی حالت اور ان کی خوراک میں غذائیت کے تناسب سے فلورائن کے اثرات میں بھی کمی یا زیادتی پائی گئی۔

نشر و اشاعت

عوام کو اچھی اور مفید غذا کی اہمیت سے واقف کرنے کے لئے فانوسی تصویروں کے مظاہرے کئے گئے اور مدارس

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۳)

قدیم اور جدید مشرقی و مغربی علوم و فنون کا امتزاج

جامعہ عثمانیہ کا اساسی تصور

سر راماسوامی مدلیار کا خطبۂ جلسۂ عطائے اسناد

'' جامعہ عثمانیہ ہندوستانی جامعات میں کئی حیثیتوں سے یکتا ہے۔ اس کا نام اور اس کی شہرت دور دور پہونچی ہوئی ہے اور جامعہ عثمانیہ کی یہی امتیازی خصوصیات ہندستان کے مختلف حصوں اور نیز چند بیرونی ممالک کے ماہرین تعلیم کی زندہ دلچسپی کا موضوع بنی رہی ہیں۔ '' جامعہ عثمانیہ کے متعلق یہ خیال سر راما سوامی مدلیار رکن محکمہ رسد حکومت ہند نے اپنے خطبۂ جلسۂ عطائے اسناد میں ظاہر فرمائے ہیں۔ سر راما سوامی مدلیار نے آزادی خیال اور اس کے بیباکانہ اظہار کی تائید کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ مسائل حاضرہ کو حل کرنے کے لئے نیا زاویہ نگاہ پیدا کیا جائے اور جنگ سے پہلے کی ذہنیت کے مطابق لکیر کے فقیر بن کر مقررہ راستوں پر چلنے سے احتراز کیا جائے۔

سر راما سوامی نے فرمایا کہ ''جامعہ عثمانیہ نے اپنے نو نہالوں کو جو ایک بڑی نعمت بخشی ہے وہ خود فکری ہے۔'' چنانچہ انہوں نے طلباء جامعہ عثمانیہ سے یہ توقع ظاہر کی کہ وہ آزاد خیالی اور سنجیدہ غور و فکر کے علمبردار ثابت ہونگے۔ سر راما سوامی نے اپنا یہ خیال شد و مد کے ساتھ پیش کیا کہ '' ہمیں کسی خاص فرد یا ٹولی کی ذہنیت کا غلام نہ بننا چاہئے۔ چاہے وہ کتنی ہی بڑی اعلی اور مقدس ہستی کیوں نہ ہوں۔''

حضرت بندگان عالی کی دور اندیشی

جامعہ عثمانیہ کے مقاصد کے تعین میں اعلحضرت بندگان عالی نے جس دور اندیشی سے کام لیا ہے اس کا اعتراف کرتے ہوئے سر راما سوامی مدلیار نے فرمایا کہ '' ہز اگزالٹڈ ہائینس نے اپنے فرمان مبارک مشرشدہ ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۷ع میں جامعہ کے انعقاد کی منظوری صادر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ ''ممالک محروسہ کے لئے ایک ایسی یونیورسٹی قائم کیجائے جس میں قدیم اور جدید، مشرقی و مغربی علوم و فنون کا امتزاج اس طور سے کیا جائے کہ موجودہ تعلیم کے نقائص دور ہو۔ اور دماغی و روحانی تعلیم کے قدیم و جدید طریقوں کی خوبیوں سے پورا فائدہ حاصل ہو سکے''۔ اس سلسلہ میں جامعہ کے متعلق مزید ارشاد مبارک یہ ہے کہ '' جس میں علم پھیلانے کی

کوشش کے ساتھ ایک طرف طلباء کے اخلاق کی درستی کی نگرانی ہو اور دوسرے طرف تمام علمی شعبوں میں اعلی درجہ کی تحقیق کا کام جاری رہے۔ اس یونیورسٹی کا اصل اصول یہ ہونا چاہئے کہ اعلی تعلیم کا ذریعہ ہماری زبان اردو قرار دیا جائے مگر انگریزی زبان کی تعلیم بہ حیثیت ایک زبان کے ہر طالب علم پر لازم گردانی جائے ،،۔ یہاں میں ہزاگزالٹڈ ہائینس کی اس دور اندیشی اور اعلی تدبر کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتا جو اس نئی جامعہ کے تاسیسی مقاصد میں کار فرما ہے۔ واضح خاطر ہو کہ ان تعلیمی نظریوں کو یونیورسٹی کے سامنے ایسے زمانہ میں پیش کیا گیا جب کہ نہ سادلر کمیشن کی رپورٹ مرتب ہوئی تھی اور نہ جامعاتی تعلیم کے مقاصد کا تصور اس قدر واضح تھا۔ اس اعتبار سے میں اس بے مثال فرمان مبارک کی جدت خیال سے اور بھی متاثر ہوں۔ اس جامعہ کے تعلیمی انتظامات نے جن کی رو سے اردو کو اعلی تعلیم کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے کئی ایک خراج تحسین حاصل کئے ہیں اور ہمارے ملک میں یہ خیال روز بروز تقویت حاصل کرتا جا رہا ہے کہ ہمارے نوجوان تعلیم سے کماحقہ استفادہ نہیں کر سکتے تاوقتیکہ تعلیم کا ذریعہ ایک ایسی زبان قرار نہ دی جائے جس کے گرد میں وہ پلے ہوں۔،،

علوم و تمدن میں طریق استغنا تنزل کا سبب بن جاتا ہے

"مغربی خیالات سے مشرقی دماغوں کو متاثر کرنے کے لئے انگریزی زبان کی افادیت پر بحث کرتے ہوئے سر راما سوامی نے تمدنی علحدگی پسندی سے اختلاف کیا اور فرمایا کہ "میں اس بات کا پکا معتقد ہوں کہ ہمارے ملک میں اعلی ترین تعلیم حاصل کرنے والوں کے لئے کسی ایک یورپی زبان کی گہری واقفیت لابدی ہے۔ اور اس تعلیم یافتہ طبقے سے ہمیں اپنے قائدین اور علمی ماہرین مہیا ہونے کی توقع ہے۔ یاد رہے کہ جس طرح کوئی ملک تجارت و حرفت میں خود مکتفی نہیں رہ سکتا اس طرح ترویج، علم خیال آفرینی اور حکمیاتی تحقیقات میں مستغنی نہیں رہ سکتا۔ جس طرح تجارتی معاملات میں خود اکتفائی کے اصول نے تباہی پھیلائی ہے اسی طرح تمدن و علوم میں بھی طریق استغنا ملک اور اہل ملک کے انحطاط و کامل تنزل کا سبب بنے گا۔ زمانہ کی رفتار کے آگے رہنا اور دوسرے ممالک کی تعلیمی ترقی سے مستفید ہونا اور اپنے علوم و تہذیب سے دیگر ممالک کو بہرہ ور کرنا یہی وہ ذرائع ہیں جن سے قوموں کی ثقافت میں گہرا اصل حل پیدا ہوسکتا ہے۔ جس کے متعلق ہزاگزالٹڈ ہائنس نے اپنے قابل یادگار فرمان مبارک میں بیحد موزوں اشارہ فرمایا ہے۔ بحالت موجودہ جس طرح مجھے یقین ہے کہ ارباب جامعہ کے پیش نظر وہی اعلی خیالات و معیارات ہیں اس طرح میں امید وار ہوں اور یقین کرتا ہوں کہ آیندہ بھی جامعہ کی تمام کارروائیوں میں یہی مقصد کار فرما رہیگا۔،،

سررشتہ تالیف و ترجمہ کی مفید خدمات

جامعہ عثمانیہ کے شعبہ تالیف و ترجمہ نے جو مفید کام انجام دیا ہے اس پر اظہار خیال کرتے ہوئے سر راما سوامی نے فرمایا کہ " مجھے یہ معلوم ہے کہ قانون، طب، انجنیری اور دوسرے دقیق علوم کی کتابوں کو اس سررشتہ نے اردو میں منتقل کر دیا ہے اور ان سے طلبہ بلا تکلف استفادہ کرتے ہیں۔ سررشتہ تالیف و ترجمہ محض جامعہ عثمانیہ کے طلباء کی خدمت انجام نہیں دے رہا ہے بلکہ جہاں جہاں اردو بولی اور سکھائی جاتی ہے وہاں اس سررشتہ کے کام کو قدر کی نگاہوں سے دیکھاجاتا ہے۔ یہ ایک ایسا کام ہے جو مملکت حیدرآباد کے باہر بھی نفع بخش ثابت ہو رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ رفتہ رفتہ شمالی ہند کی اکثر جامعات اس عظیم الشان کارنامے سے استفادہ کریں گی اور آپ کی جامعہ کی احسان مند رہیں گی۔

کورانہ تقلید کی نقصانات

" میں نے مملکت حیدرآباد کی جامعی تعلیم کی چند خصوصیات کا اور نیز ان مقاصد کا ذکر کیا ہے جو طلباء کے پیش نظر رکھے گئے ہیں لیکن یہی امتیاز اس جامعہ کے آستانہ سے سال بسال نکلنے والے طیلسانین پر مزید ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ آپ کی جامعہ کو وجود میں آئے ہوئے ایک

ربع صدی کا زمانہ گزر چکا ہے ۔ آپ کے طیلسانین آپ کی ریاست کے مختلف حصوں میں پھیل چکے ہیں اور قومی جدوجہد کے مختلف کاموں میں حصہ لے رہے ہیں ۔ ایسی صورت میں ان سے بجا طور پر توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کے تمام امور میں حاصل کردہ تعلیم کی امتیازی شان باقی رکھینگے ۔ پھر وہ کونسی خصوصیات ہیں جو جامعہ عثانیہ کے طیلسانین سے طلب کی جاتی ہیں ۔ اردو ذریعہ تعلیم ہونیکی وجہ سے خالص تعلیمی مضامین میں انہیں پختہ معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں اس کے علاوہ انہوں نے اخلاقی تعلیم اور روحانی تربیت بھی حاصل کی ہے جس کی بدولت ان کو جامعہ عثانیہ کے سپوتوں کے حیثیت سے امتیاز حاصل ہونا چاہئے ۔ میرا یہ منشا ء نہیں کہ دوسری جامعات کے فرزند ان اوصاف سے عاری ہیں لیکن اس جامعہ میں ان اوصاف کو پرورش کرنے کی خاص کوشش کی گئی ہے ۔ پھر اس جامعہ کے نو نہالوں کو اپنی آیندہ زندگی میں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے ۔ جامعہ عثانیہ کے روشن خیال طیلسانوں سے کن چیزوں کی توقع کی جاسکتی ہے ۔ آپ ہی وہ لوگ ہیں جو علوم و فنون اور پیشوں کی وسیع تعلیم حاصل کرچکے ہیں اور آپ میں بہت سے ایسے ہیں جنہیں اعلی علمی تحقیقات کے بیش بہا موقعے حاصل رہے ہیں ۔ وہ موقعے جن کو آپ کی جامعہ نے کافی اہمیت دی ہے اور جن کی فراہمی کےلئے آپ کی حکومت نے کافی وسائل مہیا کئے ہیں ۔ نوجوانوں کی موجودہ نسل سے بڑی بڑی توقعات وابستہ ہیں ۔ اس نسل کے نوجوان اپنے پچھلے بھائیوں کے برعکس اندھی تقلید میں لکیر کے فقیر بن کر ان مقررہ راستوں پر نہیں چلنا چاہتے جو ان کے بزرگوں یا حکومتوں نے ان کےلئے بنا رکھے تھے ۔ ہم آج کل کے نوجوانوں کے روز افزوں جوش عمل اور بھر پور امنگوں کو سمجھ سکتے اور خوشی سے قبول کرسکتے ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ وہ قوم کی تعمیر اور خلق کی خدمت انجام دینا چاہتے ہیں ۔ وہ ایک نئی دنیا بنانا چاہتے ہیں اور ان وعدوں کو جو بہ دوران جنگ مدبرین عالم نے کئے ہیں عملی جامہ پہنتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں اور انسان اور انسان اور قوم اور قوم کے درمیان خوشگوار تعلقات اور بھارت شانتی کی بنیادیں پختہ کرنا چاہتے ہیں ۔ ان کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نئی دنیا کس قدر بہتر ہوگی کیا ہم ہمیشہ کےلئے نہ سہی کم از کم دو نسلوں تک جنگ اور اسباب جنگ کو مٹاسکتے ہیں ۔ کیا ہم فرقے اور فرقے اور خواص و عوام اور امیر و غریب کے درمیان کشمکش کو دور کرسکتے ہیں ۔ کیا قومیت کے صحیح احساس کی شدت کو کم کر کے مقتدر مملکتوں کے جارحانہ اقدام کی روک تھام کی جاسکتی ہے ۔ جب امن قائم ہو جائے تو کس قسم کا بین الاقوامی سیاسی اور معاشی نظام ہمیں حاصل ہوگا ۔ مختصراً دنیا اور ہمارا ملک آئندہ کس قدر بہتر ہو جائیگا ۔

مابعد جنگ تنظیم نہ کہ از سر نو تعمیر

” ان میں سے اکثر سوالوں کے جواب تنظیم ما بعد جنگ کے طلسمی فقرہ میں پنہاں سمجھے جاتے ہیں ۔یعنی بین الاقوامی سمجھوتوں اور معاہدوں کے ذریعے از سر نو دنیا کی تعمیر اور مقامی منصوبوں ، حکمت عملی اور دوسالہ منصوبوں کے ذریعے فرداً فرداً اقوام اور ممالک کی از سرنو تشکیل کرنا ۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ مجھے اس مسئلہ کے دونوں پہلوؤں کے ضمن میں ” تعمیر نو ،، کی اصطلاح قطعاً ناپسند ہے ۔ بلا شبہ ہمیں کل کی تیاری کےلئے کھلی ہوئی آنکھوں سے ماضی پر نظر ڈالنی چاہئے ۔ یہ بڑی ترغیب ہے کہ ہم اس مفروضہ سے شروع کریں کہ دنیا میں کوئی چیز نہیں بدلی اور آنے والے واقعات پچھلے واقعات کا جن سے ہم گزرچکے ہیں محض چربہ ہیں ۔

جدید زاویہ نگاہ

” اس لئے میں قومی اور بین الاقوامی تعمیر ما بعد جنگ کے منصوبوں اور ممالک کے فوری اعلانات کو ترجیح دونگا ۔ میں نے اس جدید زاویہ نگاہ کو پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دینے کی جسارت کی ہے اور جنگ سے پہلے کی ذہنیت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے ۔ کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ ابھی سے ان تمام بین الاقوامی

گفتگوؤں اور مشوروں اور کانفرنسوں میں جو تا حال منعقد ہوئی ہیں نیز مقامی اصلاحات اور ترقی کے منصوبوں میں یہ خطرہ دھندلی شکل میں نمایاں ہو رہا ہے گو ذرا ہی کیوں نہ ہو۔"

حیدرآباد میں مابعد جنگ منصوبہ بندی

مملکت حیدرآباد میں ما بعد جنگ منصوبہ بندی پر اظہار خیال کرتے ہوئے سر راما سوامی نے فرمایا کہ "آپ کا نشانہ بلند ہے اور آپ کا مقصد خیالی نہیں ہے۔ چونکہ میں نے ان کا مطالعہ کیا ہے اسلئے میں ان کے عملی اور حقیقی ہونے کی وجہ سے ان سے بیحد متاثر ہوں۔ میری دلی تمنائیں آپ کی حکومت اور باشندگان حیدرآباد کے ساتھ ان منصوبوں کی کامیابی کےلئے وابستہ ہیں۔ میری نظر اس پر بھی پڑی ہے کہ اکثر منصوبے خواہ وہ زراعت وتعلیم یا صنعت و حرفت کی ترقی سے متعلق ہوں ان سب کے سلسلہ میں آپ کی حکومت عدم مداخلت کے مسلک کو اختیار نہیں کرنا چاہتی بلکہ کسی نہ کسی شکل میں ان کو پروان چڑھانے اور عملی جامہ پہنانے میں مدد دینا چاہتی ہے۔

حکومت کی ذمہ داریاں بڑھ جائیں گی

"میرا اپنا خیال یہ ہے کہ ترقی مابعد جنگ کے سلسلے میں حکومت کی ذمہ داریاں بڑھتی ہی جائیں گی نہ کہ گھٹیں گی۔ سارے منصوبوں کا اصل منشاء اور اہم مقصد یہ ہے کہ عوام کی زندگی کے معیار کو بلند کیا جائے اور آج کی بہ نسبت اس کو یقینی طور پر کل زیادہ مرفہ الحال بنا دیا جائے اور دوسرے مقاصد اس کے آگے ضمنی یامعاونی ہیں۔ تنظیم جدید کے جملہ اغراض میں ہندوستان کی صنعتی ترقی کو صف اول میں کھڑا کیا جاتا ہے۔ میری رائے میں متوازن معیشت حاصل نہیں ہوسکتی جب تک مستقبل قریب میں صنعتی ترقی میں معتد بہ اضافہ نہ کیا جائے۔ ہم صنعتی ترقی کے اس لئے خواہاں نہیں ہیں کہ ہم اس بات پر فخر کریں کہ ہندوستان میں جہاز طیارے اور موٹریں تیار ہوتی ہیں بلکہ ہمیں اس کا خیال ہے کہ صنعتی ترقی کی وجہ سے دیہی اور شہری مزدور کو بہتر معیشت نصیب ہوگی جس کے بہبود کی ہمیں ہمیشہ فکر لگی رہتی ہے۔ یہاں مجھے اس امر کے اظہار کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ ہمیں ان خرابیوں سے بچنا چاہئے جو بعض مغربی ممالک میں سرمایہ دارانہ نظام کے سرچشموں سے پھوٹ پڑیں۔

ملک کی محض تیز رفتار صنعتی ترقی حاصل کرنے سے کہیں زیادہ حکومتوں کو کٹھن فریضہ انجام دینا پڑتا ہے۔ صنعتوں کی ایسی رقبہ واری ترقی جس سے جملہ رقبوں کے باشندوں کو صنعتی خوشحالی کا مساویانہ موقعہ مل سکے۔ صنعتی مزدوروں کے لئے مناسب اور معقول اجرتوں کے نظام کا تعین اور اجاروں اور "کاروباری اتحادات" کی ترقی کی روک تھام اور صارف کے لئے معقول اور واجبی قیمت پر اشیاء کی بہم رسانی۔ ان سب معاملات میں حکومت پر اپنی ہی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے حتی کہ صنعتی اور زرعی ترقی میں۔ کیا میں بیجا توقعات کا اظہار کرونگا جب میں یہ تصور کروں کہ خوش نصیب مملکت حیدرآباد میں بہ نسبت دیگر ممالک کے ان مقاصد کا صحیح اندازہ کرلیا گیا ہے اور ان پر پابندی کے ساتھ عمل بھی کیا جائیگا۔ کیا خصوصاً ایسے خوش نصیب افراد جو دنیا کی نعمتوں سے متمتع ہو رہے ہیں وہ اپنے بد بخت بھائیوں کے حق میں بھی اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کر کے اس بات پر آمادہ ہوجائیں گے کہ چوٹیوں کو چھانٹ دیں اور وادیوں کو پاٹ دیں۔

آزادی فکر

آزادانہ غور و فکر کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے سر راما سوامی نے فرمایا کہ "ایک بڑی نعمت جو طلباء کو اس جامعہ نے بخشی ہے وہ "خود فکری" ہے۔ روز مرہ کے پیچیدہ مسائل کی گتھیاں سلجھانا اور غایت اور عمل کی صحیح قدر و قیمت کا جانچنا، ہر حالت میں صداقت ذہنی پر ہمت کے ساتھ قائم رہنا، بے معنی فقروں کو دہرا کر اور چھوٹے نعروں کو بلند آہنگی کے ساتھ پیش کرکے سامعین کی صدائے تحسین حاصل کرنے کے

ترغیبات سے بچا کیا یہ سب ایسے خصوصیات نہیں ہیں جن کی توقع اس جامعہ کے سپوتوں سے کی جائے جو تمدنوں کے امتزاج سے مستفید ہوتے رہے ہوں اور اس روحانی اور اخلاقی تعلیم کی نعمت سے بہرہ ور ہوتے رہے ہوں جو ہزا گزالٹیڈ ہائنس نے ان کے لئے نصب العین قرار دی ہے ؟،، سر راما سوامی نے یہ توقع ظاہر فرمائی کہ جامعہ عثمانیہ کے طیلسان آزاد خیالی اور سنجیدہ غور و فکر کے علمبردار ثابت ہوں گے ۔

ضبط و نظم

تعلیمی اداروں میں ضبط و نظم کی اہمیت پر اظہار خیال کرتے ہوئے سر راما سوامی نے فرمایا کہ ” میں اس ضبط و نظم کی بیحد قدر کرتا ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ اس جامعہ کے طلبہ اس کا سب سے بہتر ثبوت دینگے ۔ خوش نصیبی سے یہ جامعہ حیدرآباد کی پر سکون فضا میں واقع ہے ۔ لیکن یہ ضبط و نظم جس کو اس قدر اہمیت حاصل ہے وہ انضباط عملی ہے نہ کہ انضباط خیالی ۔ ساری تعلیم انضباط عمل پر زور دیتے ہوئے اس بات کی مسلسل کوشش کرتی ہے کہ طلباء اپنے خیالات اور ذہنی ترغیبات و اعتقادات میں آزاد مسرت رہیں ۔،،

سر راما سوامی نے اپنا خطبہ ختم کرتے ہوئے سال حال کے طیلسانین کے مستقبل کی کامیابی کی تمنا ظاہر کی اور فرمایا کہ ” یہ کامیابی ایسی ہو جس کا اندازہ نہ صرف اس عہدے یا منصب و اقتدار یا شان و شوکت یا دولت و وجاہت کی چمک دمک سے کیا جائے جو آپ کے نصیب میں آئے ہوں بلکہ زیادہ تر اس پیمانہ سے کیا جائے جس کے ذریعہ آپ ان افراد کی صحیح خدمت انجام دینے کے قابل بنیں جن کی ذات سے آپ کی قسمت وابستہ ہے ۔،،

بسلسلہ صفحہ (۱۸)

کے طلباء کو جمع کر کے ان کے سامنے اس موضوع پر تقریریں بھی کی گئیں ۔ اس کے علاوہ بہت آسان زبان میں لکھے ہوئے متعدد اشتہارات وغیرہ بھی تقسیم کئے گئے جن میں غذا ، غذائیت اور کھانے کی تیاری کے بارے میں مفید مشورے دے گئے ۔
غذائیت معلوم کرنے کے لئے ایک تختہ مرتب کیا گیا ہے جس سے بہ آسانی یہ دریافت کیا جاسکتا ہے کہ اگر مختلف اشیاء خوردنی مختلف اشیاء کے ساتھ مختلف مقدار میں استعمال کی جائیں تو ان کی غذائی قدر کیا ہوگی ۔ یہ نرسوں ، طبیبوں ، طبی دوا کنندوں ، غذائی تحقیقات کرنے والوں اور ایسے لوگوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا جو یہ معلوم کرنا چاہیں کہ وہ جو چیزیں استعمال کرتے ہیں ان کی غذائی قدر کیا ہے ۔

انسٹی ٹیوشن آف انجینیرس (انڈیا) کے اراکین جو حیدرآباد میں منعقد شدہ سالانہ اجلاس میں شریک ہوئے

معاشری خدمت کے مواقع

انجینیروں کو اہم کام انجام دینا ہے

معاشری اور تمدنی نقطۂ نظر پیدا کرنے کی ضرورت

نواب زین یار جنگ بہادر صدرالمہام تعمیرات اور تجارت و صنعت نے انسٹی ٹیوشن آف انجنیرس (انڈیا) کے مرکز حیدر آباد کے ساتویں سالانہ جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ ''وہ زمانہ گزر گیا جب انجنیر سوا انجنیر کے کچھ اور نہ ہوتا تھا - اب یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے محدود دائرے سے باہر نکلیں ، بہ حیثیت شہریوں کے سماجی مشاغل اور اس قسم کی زندگی میں زیادہ حصہ لیں جس میں ہم بھی شامل ہیں -'' نواب صاحب نے انجنیروں کو یہ مشورہ دیا کہ وہ سماجی اور تمدنی نقطۂ نظر اور جمالیاتی احساس کو ترقی دیں اور ایک والہانہ جوش کے ساتھ اپنے آپ کو معاشری خدمت کے لئے وقف کردیں -

نواب صاحب نے یہ اعلان فرمایا کہ ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی نے مرکز کے بلڈنگ فنڈ کے لئے ۱۰،۰۰۰ روپے عطا فرمائے ہیں اور راجہ دھرم کرن بہادر نے بھی اس مقصد کے لئے ۲۰۰۰ روپے کا عطیہ دیا ہے -

مسٹر ڈبلیو - وی - گرگسن صدر المہام مال و کوتوالی نے مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا کہ'' یہ امر موجب اطمینان ہے کہ ہندوستان کے منظم معاشی ارتقاء کے ایک تشکیلی دور میں ہمیں ہندوستان کے سر برآوردہ انجینیروں کو اس کانفرنس میں مجتمع دیکھنے کا موقع ملا ہے -'' حیدرآباد کی ہر جہتی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر گرگسن نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ ہندوستان میں ایسے شہر بہت ہی کم ہیں جن کا مقابلہ مملکت آصفیہ کے دارالسلطنت سے کیا جاسکے -

جذبہ خدمت

نواب زین یار جنگ بہادر نے اپنا صدارتی خطبہ رجائیت پسندانہ خیالات کے ساتھ شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ ''سنہ ۱۹۴۵ع بڑی امیدوں کے ساتھ آرہا ہے- موجودہ کشمکش میں قریبی فتح اور آنے والی دنیا کی بہتری کی امیدوں کے ساتھ اس دنیا میں انجینیر کو تعمیر اور مکرر

تعمیر کا جو کام انجام دینا ہوگا وہ بہت وسیع ہوگا اور اس کے لئے ہماری تمام صلاحیتوں کی ضرورت ہوگی ۔ اس کے لئے بہت کام کرنا ہوگا ۔ ایسا کام جو مجھے یقین ہے کہ ہم سب نوع انسانی کی خدمت کے لئے بہ خوشی انجام دیں گے او ایک دوسرے کی خدمت کرنے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کے اسی جذبہ میں ایک نئی دنیا کی تشکیل کی اساس مضمر ہے ۔ ہندوستان میں جو مسائل درپیش ہیں ان کا مقابلہ کرتے ہوئے یہاں انجینیروں کی تعداد اتنی کم ہے کہ آئندہ چند سال میں عائد ہونے والی زبردست ذمہ داریوں کا بار برداشت کرنے کے لئے ہمارے سب سے کم عمر ساتھی تک طلب کئے جائیں گے موجودہ کشمکش اور بحران کے ختم ہونے تک جو دور آئے گا میں اسکو انجینیروں کی جنت بنا کر نہیں دکھانا چاہتا بلکہ یہ زمانہ مسلسل اور مستقل جد و جہد اور کام کرنے کا زمانہ ہوگا اور ہمیں اس کا صلہ وہی خدمت کی شکل میں ملے گا ۔

سماجی اور تمدنی نقطۂ نظر

" اس موقع پر میں ایک حقیقت سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں ۔ انجینیر کو یہ فراموش نہ کرنا چاہئے کہ وہ انسان ہے ۔ ہندوستان میں اکثر انجینیر اپنے فنی کام میں اس قدر محو ہوجاتے ہیں کہ اس کے علاوہ دوسری سرگرمیوں پر توجہ نہیں کرتے ..... ہماری فنی مصروفیات کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے سماجی اور تمدنی حالات کو بہتر بنائیں، اپنی تہذیب و تمدن سے پوری طرح مستفید ہونے کے لئے ضروری سہولتیں پیدا کریں اور زندگی کے جمالیات پہلو کی پوری پوری قدر کریں ۔ معاشرتی مباحث میں ہمیں زیادہ حصہ لینا چاہئے، ادب اور شاعری موسیقی حسن کاری ڈرامہ اور ان دوسرے تمام مباحث سے ہمیں دلچسپی لینا چاہئے جو روشن خیال بنانے والی تعلیم میں دیرینہ اہمیت کے حامل ہیں ۔ میری خواہش ہے کہ انجینیری کے ہر ایک کالج میں ان سرگرمیوں سے روز افزوں دلچسپی لی جائے تاکہ یہاں تعلیم حاصل کرنے والوں میں رواداری اور یگانگت کا وہ جذبہ پیدا ہو جو علم کا لازمہ ہے ۔

جمالیاتی ذوق کی اہمیت

" میں اس امر پر بھی زور دونگا کہ انجینیر اس احساس کو فروغ دیں جسے جمالیاتی ذوق کا نام دیا گیا ہے ۔ کیونکہ احساس حسن پیدا کرنے کے لئے یہ لازمی ہے ۔ گزشتہ زمانے میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ مشین سے تیار کی ہوئی اشیاء میں جمالیاتی خوبیاں پیدا کی جائیں جو نہ موزوں ہوتی ہیں اور نہ اصلی ۔ ہمارا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ مشینوں کے ذریعہ مناسب اور خوشنما ضروری اشیا تیار کرنے کی عملی شکل اختیار کریں ۔

" صنعت کی طرح تعمیر میں بھی سول انجینیر کے لئے جمالیاتی ذوق لازمی ہے ۔ البتہ تعمیر کا کام جن انجینیروں کے تفویض ہوگا ان سے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ فن تعمیر کا مطالعہ کریں ..... داخلی اور خارجی دونوں طرح تمام جمالیاتی اصولوں کا اطلاق ہونا چاہئے اور عمارت کی ساخت ایسی ہونی چاہئے جو ماحول سے مطابقت رکھتی ہو ۔ فن تعمیر کے اصولوں کے صحیح اطلاق کی ایک بہترین مثال جامعہ عثمانیہ کی عمارات ہیں ۔ اگر ان اصولوں کو عام طور سے ملحوظ رکھا جائے تو کوئی چھت دار اینٹوں کے ایسے بھدے مکانات بہت کم نظر آئیں گے جو آج کل بہت عام ہیں اور جن کی وجہ سے منظر کی خوبصورتی برباد ہوجاتی ہے ۔

ہماری مابعد جنگ تجاویز کا مقصد محض نئی عمارتوں کی تعمیر سے زیادہ ہے ۔ اپنے صنعتی لائحہ عمل کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہم اپنے شہروں کی ترقی بھی ضروری تصور کرتے ہیں شہروں کے اچھے خاکوں کی ترتیب میں جمالیاتی ذوق اور فن تعمیر کے اصولوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے ۔ حسن کاری کے اصول سے، پل، کارخانے، قوت گاہیں اور بند اور ذخائر آب جیسی تعمیرات میں بھی کام لیا جا سکتا ہے ۔

معاشی پہلو

" تاہم یہ ضروری ہے کہ ہمارا جمالیاتی ذوق ہمارے کام کے معاشی پہلو کو نظر انداز نہ کرے کیونکہ اچھے انجینیر کفایت شعار بھی ہوتے ہیں ۔ کسی قوم کے معاشی استحکام

کا دارومدار اس کی قوت پیدائش اور خدمات پر ہوتا ہے اور یہ صلاحیت اس کے قدرتی وسائل، دولت اور آبادی کی تعداد اور اس کے کردار پر منحصر ہوتی ہے ۔ کسی ملک کی تیار کردہ اشیاء اور خدمات کے مجموعہ کو معاشیات دان اس کی قومی آمدنی کہتے ہیں ۔ قومی آمدنی میں اضافہ کیاجاسکتا ہے اور اس اضافہ کے اسباب دوسری چیزوں کے علاوہ صنعت زراعت اور خدمات بھی ہیں ۔ یہ ظاہر ہے کہ کوئی صنعت قوت محرکہ کے بغیر قائم نہیں کی جاسکتی چنانچہ یہ لازمی ہے کہ معاشی استحکام کی طرف قدم اٹھانے کے لئے پہلے قوت محرکہ کو ترقی دی جائے ۔

برقابی اسکیمیں

" ارزاں برق قوت کا حصول صنعتی ترقی کا راز ہے ۔ پانی کی مسلسل فراہمی کے لئے یہ ضروری ہے کہ پانی کے بڑے بڑے ذخیرے قائم کئے جائیں ۔ ہم نے ممالک محروسہ میں برقابی کی ایک چھوٹی اسکیم سے اپنے کام کا آغاز کیا ہے اور نہر نظام ساگر کے آبشاروں سے برق قوت پیدا کررہے ہیں ۔ یہ اسکیم اگرچہ چھوٹی ہے لیکن اس اعتبار سے بہت اہم ہے کہ اس کی وجہ سے ہمارے انجینیر اس کام سے متعلق مسائل سے واقفیت حاصل کرسکیں گے اور اس کا قطعی تجربہ ہو جائے گا کہ صنعتی اور زرعی اغراض کے لئے برق قوت کتنی کار آمد ہوسکتی ہے ۔ یہ اسکیم آئندہ نافذ ہونے والی ان بڑی اسکیموں کی پیش رو ہے جن میں بعض کے متعلق ضروری دریافت ہوچکی ہے اور حکومت کے زیر غور ہیں اور بعض کے متعلق تفصیلی مواد فراہم کیا جارہا ہے ۔ برقابی کی آئندہ اسکیم جو زیادہ وسیع ہوگی تنگبھدرا کے وسائل آپ پاشی سے برق قوت حاصل کرنے کی اسکیم ہے ۔ یہ پروجکٹ مدراس اور حیدرآباد کے لئے جو اہمیت رکھتا ہے اس کی وجہ سے عوام اس سے ایک عرصہ سے واقف ہیں اور یہ ان متعدد اسکیموں میں سے ایک ہے جو حیدرآباد میں وسیع پیانے پر برقابی حاصل کرنے کے لئے مرتب کی گئی ہیں ۔ صنعتوں کی توسیع اور ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ برق قوت حاصل کرنے کے اہم وسائل سے کام لیا جائے اور ضروری سہولتیں فراہم ہوتے ہی ان پراجکٹوں کی تکمیل کے لئے ضروری مشینیں درآمد کی جائیں ۔

تربیت

کچھ عرصہ سے یہ دیکھاجارہا ہے کہ ہمارے انجینیری کے طیلسانین کی تعداد اور اہلیت میں ہمارے رو بہ ترقی پروگراموں کامقابلہ کرتے ہوئے کمی ہورہی ہے ۔ جامعہ عثمانیہ کے شعبہ انجینیری کے ڈین کی حیثیت سے میری یہ خواہش ہے کہ کلیہ انجینیری کے سندی نصاب کو وسعت دی جائے اور اس کے لئے اساتذہ کو یہ موقع دیا جائے کہ وہ اپنا تمام وقت ان نصابوں پر صرف کریں ۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ابتدائی جماعتوں کو کلیہ انجینیری سے علحدہ کر کے ان کے لئے کہیں اور انتظام کیاجائے اور ان میں کاریگروں کی جماعتوں کا بھی اضافہ کیا جائے ۔

میکانی یا برقی انجینیری میں سندی نصابات عام نوعیت کے ہونے چاہئیں تاکہ وہ ممکنہ حد تک متعدد اقسام کی صنعتی اور دوسری ضروریات کی تکمیل کرسکیں ۔ برق قوت کی فراہمی کو جو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور اس صنعت کے لئے اعلی درجہ کی خصوصی اہلیت رکھنے والے اشخاص کی جو بڑی تعداد درکار ہے اس کے پیش نظر یہ یقینی ہے کہ ان کے لئے مابعد طیلسانی تعلیم کے لئے خاص سہولتیں فراہم کرنا ضروری ہے ۔ میرے خیال میں اس مقصد کے لئے تمام ہندوستان کے واسطے برقی انجینیری کا ایک علحدہ کالج قائم کرنا چاہئے اور میں اس بات کی پوری کوشش کروں گا کہ اگر ممکن ہوسکے تو یہ ادارہ حیدرآباد میں قائم ہو انجینیری اور صنعت کے تمام شعبوں میں سپروائزر اور فورمن کے درجوں کے کارکنوں کی اہمیت بھی کچھ کم نہیں ۔ اس کے لئے ایک بہت وسیع ٹکنیکل کالج کی شدید ضرورت ہے کیونکہ اب ایسے اشخاص کی اتنی زیادہ ضرورت ہوگی جس کا پہلے خیال بھی نہ تھا ۔ میکانی اور برقی انجینیری اور کامرس کے موجودہ نصابات ڈپلوما کے علاوہ جنہیں وسیع تر کرنا ضروری ہے ، ٹکنیکل کالج میں شعبہ جات تعمیر ، پارچہ ، طباعت اور کیمیاوی حرفیات کا اضافہ کرکے اسے

صحیح معنوں میں کئی فنون کی درس گاہ بنانا ضروری ہے ۔ سپر وائزرس کو تربیت دینا بھی مقصد ہے ممکن ہے کہ ان کی تعداد اتنی زیادہ ہوجائے کہ میٹرک تک بھی تعلیم نہ پائے ہوئے کاریگروں کو حداکانہ تجارتی مدارس میں تربیت دینے کی ضرورت لاحق ہو یا نہ ٹکنیکل کالج مابعد میٹرک سپروائزری گریڈس پر پوری توجہ کرسکے ۔

تحقیقات

"اس موقع پر میں تحقیقات میں ربط پیدا کرنے پر خاص طور سے اظہار خیال کروں گا ۔ تحقیقات کی اہمیت اب اتنی مسلم ہوچکی ہے کہ آئندہ کا دارومدار سرمایہ لگانےوالوں سے زیادہ تحقیقات کرنے والوں پر ہوگا ۔ حکومت نے صنعتی اور حکمیاتی تحقیقات کا ایک نیا مرکزی تجربہ خانہ قائم کیا ہے لیکن آب پاشی ، برقابی کا حصول اور فراہمی، سڑکوں کی تعمیر اور انجنیری کے دوسرے اہم شعبوں جیسے اہم موضوعات کے بارے میں تحقیقات کرنے کےلئے بہت کم سہولتیں فراہم کی گئی ہیں ۔ میری خواہش ہے کہ محکمہ تعمیرات عامہ کے بعض انجینیر دوسرے ممالک میں جاکر مذکورہ بالا موضوعات سے متعلق بڑےاداروں اور پراجکٹوں کا مطالعہ کریں اور ان سے متعلق مسائل میں جس طرح تحقیق و دریافت کی جاتی ہے اس سے واقفیت حاصل کریں ۔ فی الحال میں نے اس مقصد کےلئے تین انجینیروں کے دوسرے ممالک کو جانے کا انتظام کیا ہے جن میں سے ایک نو برقابی کی ترقی کا مطالعہ کرنے کےلئے جاچکے ہیں اور دو سڑکوں سے متعلق تحقیقی معلومات حاصل کرنے کےلئے عنقریب روانہ ہونگے ۔

خوش حالی کا نیا دور

اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے نواب زین یار جنگ بہادر نے ذات شاہانہ سے باشندگان ممالک محروسہ کی گہری عقیدت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "اعلی حضرت بندگان عالی اپنی رعایا کی فلاح و بہبود سے جو گہری دلچسپی لیتے ہیں انہی کی وجہ سے ہر شعبہ کی سرگرمیوں کو بڑی تقویت حاصل ہوئی ہے اور یہ سے مستقبل قریب میں فلاح و ترقی کے ایک نئے دور کی ضامن ہوگی ۔ "

صدر المہام بہادر مال کی افتتاحی تقریر

مسٹر ڈبلیو ۔ وی گرگسن نے مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا کہ " آپ کو حیدر آباد میں ہرجہتی ترقی کی بہت سے علامتیں ملیں گی ۔ ہندوستان میں ایسے شہر بہت ہی کم ہیں جن کا مقابلہ مملکت آصفیہ کے دارالسلطنت سے کیا جا سکے ۔ حیدرآباد میں جامعہ عثمانیہ کی نئی شاندار عمارتیں ، خوبصورت شاہراہیں ، میلوں طویل سمینٹ سڑکیں روشنی ، پانی کی نکاسی اور انسداد ملیریا کے انتظامات موجود ہیں ۔ یہاں کے گندے اور تاریک محلے صاف کردئے گئے ہیں اور اس ضمن میں مزید کام صرف اس وجہ سے ملتوی کردیا گیا ہے کہ جنگ کے باعث تعمیری اشیاء کی قلت ہوگئی ہے ۔ اس عظیم الشان شہر کی ترقی کےلئے جو کچھ کام کیا گیا ہے ہم صرف اسی پر قانع نہیں بلکہ متعدد دماغ اس مسئلہ پر غور کررہے ہیں کہ جنگ ختم ہونے کے بعد تعمیری پروگرام کو پھر جاری کرکے حیدر آباد کو جدید ترین نمونہ کا شہر بنادیا جائے ۔ تعمیر و ترقی کا یہ کام صرف دارالسلطنت تک ہی محدود نہیں بلکہ گزشتہ چندسال کے دوران میں اضلاع کے مختلف مقامات میں بھی آبرسانی اور پانی کی نکاسی کے جدید انتظامات کئے گئے ہیں نئی سڑکیں بنائی گئیں ہیں جن میں پرانے مقامات کی گنجان آبادی کے درمیان گزرنے والے راستوں کے علاوہ آبادی کے باہر سے گزرنے والی سڑکیں بھی شامل ہیں ۔ گندے محلوں کی صفائی ، غلہ اور کپاس کے نئے مارکٹ ، تفریح گاہیں سرکاری عمارتیں اور خرید و فروخت ۔ رہائش اورصنعتوں کےلئے مخص کردہ رقبے ان مقامات کی خصوصیات ہیں ۔ جنگ کی وجہ سے یہ کام بھی سست پڑگیا ہے لیکن یہ وقفہ نئی تجاویز کی ترتیب کےلئے کام میں لایا جارہا ہے ۔ "

اغذیہ میں بیش قیمت اضافہ

ممالک محروسہ میں آب پاشی کے انتظامات کی توسیع کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر گرگسن نے فرمایا کہ " نظام ساگر کا

عظیم الشان پروجکٹ چودہ یا پندرہ سال پہلے مکمل ہوا تھا اور تب سے اب تک اس کے افادہ میں برابر اضافہ ہورہا ہے۔ اس سے سیراب ہونے والے علاقہ میں چاول اور نیشکر کی پیداوار میں جو اضافہ ہوا ہے وہ موجودہ نازک دور میں ممالک محروسہ کے غذائی وسائل میں بیش قیمت اضافہ ہے ۔ اس کے علاوہ دوسرے متعدد تالابوں کی درستی اور پیمائش کا کام بھی انجام دیا گیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آئندہ سال تنگبھدرا پروجکٹ کی تعمیر شروع کردی جائے گی ۔ اس پروجکٹ کی تعمیر کا کام حکومت مدراس اور حکومت سرکار عالی مشترکہ طور پر انجام دیں گی ۔ تنگبھدرا کے ذخیرۂ آب میں ۰۰۰, ۰۰۰, ۲, ۱ ملین کیوبک فیٹ پانی جمع ہوسکے گا اور یہ ذخیرہ ہندوستان کے سب سے بڑے ذخائر میں سے ہوگا ۔ توقع ہے کہ صرف ممالک محروسہ میں ۰۰۰, ۰۰۰, ۶ تا ۰۰۰, ۰۰۰, ۷ ایکڑ آراضی سیراب ہوسکے گی ۔ جملہ ۵۰۲ فیٹ کے آبشاروں سے برقی قوت پیدا کی جائے گی اور تمام قوت گاہوں میں جملہ ۰۰۰, ۲۵, ۱ کیلوواٹ کے قریب برقی قوت ہوگی ۔ برقابی سے متعلق ہمارے پروگرام کا پہلا حصہ نافذ کیا جاچکا ہے یعنی نہر نظام ساگر کے آبشاروں کو ایک کروڑ روپے کے مصارف سے کار آمد بنایا گیا ہے ۔ اس سے ۰۰۰, ۱۲ کیلوواٹ قوت حاصل کرنے کی توقع ہے اور یہ قوت جنوب میں ۸۵ میل کے فاصلہ پر شہر حیدرآباد تک اور دوسری جانب ناندیڑ تک جو اتنے ہی فاصلہ پر واقع ہے ۶۶ کیلو وولٹ کے دوہرے برقی رو کے راستہ کے ذریعہ پہنچائی جائے گی ۔ برقابی اور آب پاشی کی ایک مستر کہ اسکیم بھی زیر غور ہے تاکہ دریائے گوداوری اور اسکی معاون ندی کدم کے پانی سے کام لیا جاسکے ۔ اس اسکیم کے مطابق حیدرآباد سے عادل آباد اور ناگپور جانے والی سڑک پر واقع سون برج کے قریب دریائے گوداوری پر ایک بند تعمیر کرکے پانی ذخیرہ کیا جائے گا ۔ امید ہے کہ اس اسکیم کی وجہ سے دس لاکھ ایکڑ سے زیادہ آراضی سیراب ہوگی اور ۰۰۰, ۰۰, ۱ کیلوواٹ برقی قوت حاصل کی جاسکے گی ۔ اس کے ساتھ ھی یہ تجویز بھی ہے کہ قاضی پیٹھ تا بلھارشاہ لائن پر منچریال اور رام گنڈہ اسٹیشنوں کے گرد و نواح میں واقع کوئلہ کی کانوں کے قریب ایک زبردست صنعتی شہر آباد کیا جائے ۔

سڑکیں تعمیر کرنے کا پروگرام

گزشتہ ربع صدی کے دوران میں ممالک محروسہ میں سڑکوں کو بہت وسعت دی گئی ہے ۔ چنانچہ اب سڑکوں کا مجموعی طول ۵,۷۰۱ میل ہوگیا ہے ۔ تاہم ہم اس سے مطمئن نہیں ۔ چنانچہ ہمارا یہ خیال ہے کہ جنگ کے بعد ہم ۷۹۳ میل کی موجودہ منتشر سڑکوں میں ۳۰ میل ، ۳,۵۷۰ میل کی صوبجاتی اور اضلاعی سڑکوں میں ۷,۷۰۰ میل اور چھوٹے اضلاع اور دیہی علاقوں کی موجودہ ۳۰۵۰ میل مجموعی طول کی سڑکوں میں ۱۲,۰۰۰ میل کا اضافہ کریں ۔ سڑکوں کی تعمیر کے اس وسیع پروگرام کی تکمیل پر ۳۴ کروڑ روپے صرف ہونگے ۔ ،،

دیہی علاقوں میں پانی کا انتظام

مسٹر گرگسن نے مواضعات و قصبات میں آبرسانی کے انتظام کو بہتر بنانے کی اہمیت پر زور دیا اور فرمایا کہ آراضی کو بہتر حالت میں رکھنے کا اہم مسئلہ نہ صرف موجودہ آبادی بلکہ ہر سال پیدا ہونے والے لاکھوں بچوں کی بھی پرورش اور صنعتوں کے لئے خام پیداوار کی فراہمی کے اعتبار سے بھی بہت اہم ہے ۔

اپنی تقریر ختم کرتے ہوے مسٹر گرگسن نے فرمایا کہ ''آخر میں میں یہ کہوں گا کہ اگرچہ کہ یہ وقت تمام دنیا بالخصوص ہندوستان میں رجائیت پسندی کا ہے تاہم جنگ کے پیدا کردہ نکان اور ان امیدوں کے افسردہ ہوجانے کی علامات بھی پائی جاتی ہیں جو اس کشمکش کے دوران میں ہمارا سہارا بنی رہیں ۔ اپنے ھی زمانہ میں امن کی اظہار کی علامات ہیں ۔ یہی ذہنیت عالم گیر جنگوں کے درمیان زمانہ کی پائیداری کا سبب ہوتی ہے ۔ ،،

مچھر اور کھٹمل مارنے والی دوا کی تیاری

ڈی ۔ ڈی ۔ ٹی ۔ بہت کارگر کرم کش ہے

پہلی جنگ عظیم کی طرح موجودہ جنگ نے بھی متناقض حالات پیدا کردیئے ہیں ۔ ایک طرف تو انسانی دماغ اور سائینس سے پورا کام لے کر انتہائی مہلک اور تباہ کن آلات حرب تیار کئے جا رہے ہیں اور دوسری طرف ایسی ایجادات ہورھی ہیں جو امراض اور ھلاکت سے محفوظ رکھ سکیں ۔

ان ایجادات میں ایک شے بہت اھمیت رکھتی ھے جو مختصر طور پر ڈی ۔ ڈی ۔ ٹی کہلاتی ھے اور ھندوستان میں یہ مرکب سب سے پہلے حیدرآباد کے سرکاری صنعتی تجربہ خانہ میں تیار کیا گیا ۔اس ضمن میں تجرباتی کام اگست سنہ ۱۹۴۴ع میں شروع ھوا اور دو ھفتوں کے اندر ۱۰ پاؤنڈ کرم کش مرکب تیار کرلیا گیا ۔ اب اس دوا کی بڑے پیمانہ پر تیاری کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ھے ۔

سرگزشت

اوتھمرزیڈلرنامی شخص نے سنہ ۱۸۷۴ع میں سب سے پہلے ڈی ۔ ڈی ۔ ٹی مرکب تیار کرنے کی کوشش کی ۔ لیکن اس کی بعض عضویاتی اور ادویاتی خاصیتیں معلوم نہ ھوسکیں ۔ پال ملر متعلق بہ محکمہ زراعت ریاست ھائے متحدہ امریکہ نے یہ مرکب دوبارہ دریافت کیا اور فرمے متعلق بہ سنسنٹی کمیکل ورکس امریکہ نے اسے تجارتی معیار پر تیار کرنے کا مسئلہ حل کیا ۔ امریکی اسے دوسری جنگ عظیم کے زمانے کی ایک اھم ترین ایجاد تصور کرتے ھیں ۔ پال ملر نے تجربہ سے یہ معلوم کیا کہ اس مرکب سے کھٹمل مر گئے اور سنہ ۱۹۳۹ع میں آلو کی فصل کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں کو مارنے کے لئے جب یہ مرکب آزمایا گیا تو کیڑے مارنے میں کامیابی ھوئی سنہ ۱۹۴۳ع میں نیپلزمیں اس کے ذریعہ ٹائفس پرقابو پالیا گیا جو وبائی شکل اختیار کر چکا تھا ۔ آخرکار اس کی اھمیت اس قدر بڑھ گئی کہ مسٹر چرچل نے دارالعوام میں تبصرہ کرتے ھوے ڈی ۔ ڈی ۔ ٹی کا خاص طور پر ذکر کیا ۔ امید ھے کہ ڈی ۔ ڈی ۔ ٹی کے ذریعہ مچھر مار کر ملیریا کا انسداد کیا جاسکے گا ۔ اور کھٹمل اور جھینگر جیسے کیڑوں سے نجات مل جائے گی اور ایسے کیڑے مکوڑے مارے جاسکیں گے جن کی وجہ سے بہت نقصان ھوتا ھے ۔ لفٹنٹ کرنل اھنفلڈٹ متعلق بہ دفتر سرجن جنرل ریاست ھائے متحدہ کی یہ رائے ھے کہ انسدادی ادویات میں ڈی ۔ ڈی ۔ ٹی کو وھی اھمیت حاصل ھوگی جو جراحی میں لسٹر کی دریافت کی ھوئی دافع جراثیم ایجاد کو حاصل ھے ۔

خاصیتیں

ٹائفس کا انسداد کرنے کے لئے لئے ڈی ۔ ڈی ۔ ٹی کے استعمال کے بارے میں کئی ماہ قبل امریکہ میں واقفیت حاصل کرلی گئی تھی ۔ گزشتہ ماہ جون میں اس کے تیار کنندوں اور فوجی زراعت اور جنگی نشر و اشاعت سے متعلق عہدہداروں نے اس کی بعض حیرت انگیز خصوصیات کا پہلی بار اعلان کیا ۔

(۱) اگر یہ مرکب دیوار پر چھڑك دیا جائے تو تین ماہ تک اس کا یہ اثر رھے گا کہ اس دیوار پر بیٹھنے والی مکھیاں اور کیڑے مرجائیں گے ۔

(۲) اگر اسے پلنگ پرچھڑک دیا جائے تو تقریباً ایک سال تک کھٹمل پیدا نہ ھوں گے ۔

(۳) اگر اسے کپڑوں پر چھڑک دیا جائےتو ایک ماہ تک ان میں جوں وغیرہ نہ پڑ سکیں گے اور یہ اثر آٹھ مرتبہ تک دھلنے کے بعد بھی باقی رھے گا ۔

(۴) اگر دلدلی زمین پر اس کے چند اونس چھڑک دئے جائیں تو مچھروں کے پھل روپ مرجائیں گے ۔

(۵) گھروں میں عام طور پر پائے جانے والے کیڑوں اور پتنگوں ، دیمک ، پسو اور کتوں پر بیٹھنے والی مکھیوں کے لئے یہ مرکب بہت مہلک ہے ۔

(۶) فصلوں کو کیڑوں وغیرہ سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ دوسری کرم کش اشیاء سے زیادہ مفید ہے اور اس کے اثرات زیادہ عرصہ تک باقی رہتے ہیں ۔ آلوگوبی اور میووں کو نقصان پہنچانے والے ایسے کیڑوں کو مارنے کے لئے بھی یہ بہت کارگر ہے جن کو مارنے میں دوسری کرم کش اشیاء نا کام رہیں ۔

اثرات

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اس مرکب کی تیاری کا بہت وسیع پروگرام مرتب کیا گیا ہے ۔ لیکن فی الحال یہ صرف فوجی اغراض کے لئے محفوظ ہے ۔ ڈی ۔ ڈی ۔ ٹی کے اس قدر کارگر ہونے کا سبب یہ ہے کہ نہ صرف کھانے بلکہ اسے چھونے سے بھی اثر ہوتا ہے ۔ چنانچہ پہلے تو کیڑوں کے جسم اس کی وجہ سے سن ہوجاتے ہیں اور پھر وہ مرجاتے ہیں ۔ خالص مرکب اتنا کارگر نہیں ہوتا جتنا کہ نیل یا سفوف کے ساتھ آمیزش کے بعد ہوجاتا ہے بالعموم مرکب میں ڈی ۔ ڈی ۔ ٹی کی مقدار ۵ فیصد ہوتی ہے ۔ کیڑوں وغیرہ کو مارنے کے لئے جس شکل میں مرکب تیار کیا جاتا ہے وہ انسان کے لئے زہر نہیں ہوتا ۔

سابق فوجیوں کو آباد کرنے کا انتظام

مزید آمدنی حاصل کرنے کے وسائل کی فراہمی

اعلیحضرت بندگان عالی نے ضلع نظام آباد میں سابق فوجیوں کو آباد کرنے کی ایک اسکیم کو سرف منظوری عطا فرمایا ہے ۔ اس اسکیم کے مطابق علاقہ نظام ساگر میں ۱۱۲۵ ایکڑ اراضی سابق فوجیوں کی ایک بستی بسانے کے لئے مختص کردی گئی ہے ۔ اس بستی کا نام " فتح نگر پنشنرس کالونی " ہوگا ۔ اس اسکیم کے ابتدائی مصارف کا تخمینہ (۸۲,۸۰۰) روپے ہے جس میں سے (۳۹,۹۰۰) روپے آباد کاروں کو بطور تقاوی اور (۲۷,۶۰۰) روپے مکانات تعمیر کرنے کے لئے تقسیم کئے جائیں گے باقی ماندہ (۱۵,۳۰۰) روپے کنویں ، چاوڑیاں ، موبستی جائے ، نالیاں ، سڑکیں اور عبادت گاہیں تعمیر کرنے پر صرف کئے جائیں گے ۔

یہ نئی آبادی نوی پیٹھ کے ریلوے اسٹیشن سے دو میل کے فاصلہ پر ہے اور فی الوقت یہاں ۷۰ اشخاص آباد ہیں ۔ لیکن توقع ہے کہ یہ اسکیم جتنی زیادہ مقبول ہوتی جائے گی اسی قدر آبادی میں بھی اضافہ ہوتا جائے گا ۔ اس اسکیم کا خاص مقصد یہ ہے کہ فوجی وظیفہ یابوں کی آمدنی میں اضافہ ہونے کے لئے ان کے واسطے زراعت کرنے کی سہولتیں فراہم کی جائیں ۔

اس اسکیم کا آغاز کرنے کے لئے (۲۴,۰۰۰) روپے فوجی صدر دفتر کے حوالے کردئے گئے ہیں ۔

فوجیوں کے لئے داخلہ کی عمر اوسطاً ۱۸ سال ہے اور وہ بالعموم ۲۰ سال کی ملازمت کے بعد وظیفہ پر علحدہ ہوتے ہیں ۔ چنانچہ جب کسی فوجی کو وظیفہ ملتا ہے تو اسکی عمر چالیس سال سے بھی کم ہوتی ہے اور وہ بہ آسانی کوئی اور پیشہ اختیار کرنے کے قابل ہوتا ہے ۔ چونکہ عموماً یہ ممکن نہیں ہوتا کہ فوجی خدمت سے علحدگی کے بعد سپاہیوں کو کسی سیول خدمت پر مقرر کیا جائے اس لئے فتح نگر میں ان کی آبادی قائم کرنے کی اسکیم مرتب کی گئی ہے تاکہ ان میں سے کچھ لوگ زراعت کے ذریعہ اپنی آمدنی میں اضافہ کرسکیں ۔

آراضی کی تقسیم

وظیفه یابوں کی نو آبادی میں مختلف درجه کے سابق فوجیوں کو آباد کرنے کے انتظامات کے مطابق کمیشنڈآفیسر کو ۴۰ ایکڑ، سب کمیشنڈآفیسر کو ۲۰ ایکڑ اور دوسرے درجوں کے فوجیوں کو ۸ ایکڑ اور کاریگروں اور ادنی ملازموں کو ۵ ایکڑ فی کس کے حساب سے آراضی تقسیم کی جائیگی۔ باقی مانده اراضی زرعی مزدوروں کو دی جائیگی اور کهاد کے گڑهے کهودنے اور چراگاهیں بنانے کے لئے محفوظ رکهی جائے گی۔ اراضی کی تقسیم میں یکجا زمینات دینے کا طریقه اختیار کیا گیا هے اور زراعت شروع کرنے کے لئے تقاوی قرضے بهی دیئے جارهے هیں۔

ضروری تربیت

زمین دینے سے قبل آباد هونے والے اشخاص کو زراعت کرنے اور مویشی اور مرغیاں وغیره پالنے کے طریقوں کی تربیت دینے کا انتظام کیا گیا هے۔ اب تک دو سب کمیشنڈ آفیسر اور دوسرے درجوں کے کئی فوجی تربیت حاصل کرچکے هیں اور انهوں نے نیشکر اور دهان وغیره کی کاشت شروع کردی هے۔ چه اشخاص کا ایک اور دسته بهی ردرور (ضلع نظام آباد) کے سرکاری مزرعه میں زیر تربیت هے اور تربیتی دور، جس کی مدت زیاده سے زیاده چه ماه هوتی هے ختم هو جانے کے بعد یه لوگ بهی نئی بستی میں آباد هو جائیں گے۔

رهائش گاهیں

مکانات کی تعمیر کا کام افواج باقاعده کی پائنیر کمپنی انجام دے رهی هے اور اب تک سب کمیشنڈ آفیسرس کے لئے ۲ نان کمیشنڈ آفیسرس اور دوسرے فوجیوں کے لئے ۱۲ اور کاریگروں کے لئے ۶ مکانات تعمیر کئے جاچکے هیں باقی مانده کام جاری هے۔ متعلقه قواعد کے مطابق ان مکانات کی لاگت کا ایک تهائی حصه محکمه فوج دے گا اور بقیه رقم رهنے والوں سے آٹه مساوی اقساط کی صورت میں وصول کی جائے گی۔

سهولتیں

نئی بستی میں آباد هونے والوں کے لئے ایسی تمام سهولتیں مهیا کی جارهی هیں جو ان کے نئے پیشه کو مفید بناسکیں۔ چنانچه فوجی محکمه طبابت نے طبی امداد بهم پهونچانے کا مناسب انتظام کیا هے۔ فوجی محکمه علاج حیوانات نے مویشیوں کا علاج کرنے اور مویشیوں کی پرورش سے متعلق فنی مشوره دینے کا کام ایک معالج کے تفویض کیا هے۔ سررشته تعلیمات سرکارعالی نے آبادکاروں کے بچوں کے لئے تعلیمی سهولتیں بهم پهونچانے کا انتظام کیا هے۔ نوی پیٹه کا تحتانی مدرسه و سطانی مدرسه بنایا جارها هے۔ اور نظام آباد کا محکمه لوکلفنڈ جنکم پیٹه سے نئی آبادی تک ایک سڑک تعمیر کر رها هے تاکه یه بستی نظام آباد اور حیدرآباد سے مربوط هو جائے۔

کاروباری حالات کا ماہانہ جائزہ

آذر سنہ ۱۳۵۴ف - اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ع

بدوران ماہ زیر تبصرہ بازار کے عام حالات میں کوئی خاص تغیر نہیں ہوا - تاہم ان میں کمی کی جانب رجحان پایا جاتا تھا -

نرخ تھوک فروشی

ماہ زیر تبصرہ میں تمام اشیاء خوردنی کا اوسط ظاہر کرنے والے اشاریہ میں ۱۳ اعشاریہ کا اضافہ اور غیر خوردنی اسیاء کی حد تک ۱۹ اعشاریہ کی کمی کا اندراج ہوا -

سابقہ مہینے کے مقابلہ میں روغن دار تخم اور نباتاتی تیل کے اشاریوں میں علی الترتیب ۳۰ اور ۳۳ اعشاریوں کی کمی ہوئی - کپاس کی اشیاء اور دوسری خام اور ساختہ اشیاء کے اوسط اشاریہ میں علی الترتیب ۱۸ اور ۳۷ اعشاریہ کی کمی ہوئی -

ماہ زیر تبصرہ میں عام اشاریہ ۲۵۰ تھا - گزشتہ ماہ یہ ۲۵۲ تھا - یعنی اس ماہ ۱۲ اشاریہ کی کمی ہوئی -

نرخ چلر فروشی

گیہوں اور مکئی کے سوا تمام اجناس کی قیمت میں اضافہ ہوا - نمک اور تل کے تیل کی قیمت میں تبدیلی نہیں ہوئی چنا کی قیمت کم ہوگئی اور نور کی قیمت میں اضافہ ہوا - بمقابلہ سال گزشتہ بالعموم کمی کی جانب رجحان پایا گیا -

نرخ چلر فروشی فی روپیہ سیروں اور چھٹانکوں میں درج کیا جاتا ہے -

اشیاء	اوّل نرخ اگست سنہ ۱۹۳۹ع سیر	چھٹانک	اشاریہ بابت اکٹوبر سنہ ۴۴ع	سپٹمبر سنہ ۴۴ع
چاول	۷	۳	۲۳۵٫۰	۲۳۳٫۰
دھان	۱۴	۱۲	۵۳۶٫۰	۲۳۱٫۱
گیہوں	۷	۵	۳۰۸٫۰	۳۰۰٫۰
جوار	۱۰	۰	۱۸۶٫۰	۱۷۶٫۰
باجرہ	۱۰	۸	۲۰۵٫۰	۲۰۰٫۰
راگی	۱۱	۵	۱۷۶٫۰	۱۹۹٫۰
مکئی	۱۰	۱۲	۱۷۰٫۰	۱۸۰٫۲
چنا	۷	۱۰	۲۱۸٫۰	۲۱۸٫۰
نور	۱۰	۱	۱۹۲٫۰	۱۸۷٫۰
نمک	۸	۱۳	۱۴۴٫۰	۱۴۴٫۰

سونا اور جاندی

بدوران ماہ زیر تبصرہ سونے کا بیش ترین و کمترین نرخ ۸۴ روپے اور ۷۶ روپے ۶ آنے فی تولہ تھا - اور چاندی کا بیش ترین اور کم ترین ۱۴۴ روپے اور ۱۳۵ روپے فی سوتولہ تھا -

سرکاری پرامیسری نوٹ اور اسٹیٹ بنک کے حصص کے بازار میں کوئی نمایاں تغیر نہیں ہوا - اکتوبر سنہ ۴۴ف میں جو بیش ترین نرخ رہے وہ یہ ہیں -

تفصیل	بیش ترین نرخ	کم ترین نرخ
پرامیسری نوٹ سرکار عالی (۱۳۵۵ف تا ۱۳۶۵ف)	۱۰۲-۰-۰	۱۰۱-۰-۰
,, (۱۳۶۰ف تا ۱۳۷۰ف)	۱۰۳-۰-۰	۱۰۳-۰-۰
,, (۱۳۶۳ف تا ۱۳۷۳ف)	۱۰۰-۱-۰	۱۰۰-۰-۰
,, اسٹیٹ بنک کے حصص	۱۲۸-۸-۰	۱۲۲-۰-۰

پریس کی ہوئی کپاس

ممالک محروسہ میں کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ع میں ۳۸۷۹ گٹھے کپاس پریس کی گئی - یہ مقدار اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ع میں پریس کی ہوئی مقدار سے تین گنی زیادہ ہے -

گرنیوں میں صرفہ

بہ دوران ماہ زیر تبصرہ ممالک محروسہ کی گرنیوں میں پریس کی ہوئی کپاس کی جو مقدار صرف ہوئی وہ سابقہ ماہ کے صرف سے ۲,۲ لاکھ پونڈ زیادہ ہے -

کپاس سے ساختہ اشیاء

کپاس سے تیار کی ہوئی اسیاء کی مقدار ۷,۹۰,۵ لاکھ گز تھی - گزشتہ ماہ یہ مقدار ۱۵,۷۴ لاکھ گز اور گزشتہ سال اس ماہ میں یہ مقدار ۷,۳,۲۵ لاکھ گز تھی - کپاس سے بنائے ہوئے سوت میں بھی اس ماہ بمقابلہ سابقہ ماہ ۹,۰,۲ لاکھ گز اضافہ ہوا - بدوران ماہ زیر تبصرہ تیار کیے ہوئے سوت کی مقدار ۲۱,۵۴ لاکھ گز تھی -

کپاس کی بر آمد

ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں ۱۱۶۳۹ گٹھے کپاس بر آمد کی گئی تھی - اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ع میں یہ مقدار بر آمد کم ہو گئی اور ۹۰۸۷ گٹھے بر آمد کیے گئے -

دیا سلائی

ممالک محروسہ کے کارخانوں میں اس ماہ ۱۱,۹ ہزار گروس ڈبے تیار کیے گئے گزشتہ ماہ اور اس سے سابقہ ماہ میں یہ تعداد علی الترتیب ۱۲,۰ اور ۱۶,۹ گروس ڈبے تھی -

صنعتی پیداوار

اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ع اور اس سے پہلے کے دو ماہ میں چند اشیاء کی مقدار پیداوار کی تفصیل یہ ہے - اعداد ہزار میں دئے گئے ہیں -

اشیاء	تعداد	پیداوار بدوران			(+) یا (−) بمقابلہ	
		اکتوبر سنہ ۴۴ع	ستمبر سنہ ۴۴ع	اکتوبر سنہ ۴۳ع	ستمبر سنہ ۴۴ع	اکتوبر سنہ ۴۳ع
پارچا	گز	۵۰۹۷,۴	۴۷۵۱,۴	۵۲۳۷,۷	۳۴۶,۰	—۱۴,۰۳
سوت	پاؤنڈ	۲۱۵۴,۱	۱۹۴۵,۵	۲۱۶۹,۱	—۲۰۸,۶	—۱۴,۹
سیمنٹ	ٹن	۱۱,۶	۱۰,۹	۱۶,۹	۰,۶	—۵,۳
شکر	ہنڈرویٹ	۰,۴	..	..	..	..
دیاسلائی	گروس باکس	۱۱,۹	۱۲,۰	۱۷,۰	۰,۱	۵۰۱

مشترکہ سرمایہ والی کمپنیاں

سنہ ۱۳۵۲ف میں مشترکہ سرمایہ والی کمپنیاں ۱۰۲ تھیں سنہ ۱۳۵۳ف میں ۱۳ کمپنیوں کا اضافہ ہوا -

صحت کی احتیاط

صحت اچھی رکھنے کے لئے مفید ہدایات

نشر گاہ حیدرآباد نے '' صحت کی احتیاط ،، کے عنوان سے تقریروں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے ذیل میں اس سلسلہ کی ایک تقریر شائع کی جارہی ہے جو ڈاکٹر نواب سعید یار جنگ بہادر نے نشر فرمائی تھی ۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ خیال ہے کہ '' صحت کی احتیاط ،، کے مضمون پر صرف یہ بتا کر اکتفا کرنا مناسب نہوگا کہ آپ یہ کریں وہ نہ کریں ۔ یہ کھائیں اور پئیں اور اس سے پرہیز کریں وغیرہ وغیرہ ۔ کیونکہ صحت کی اچھائی اور صحت کی خرابی ایسی چیزیں ہیں جن کا ایک حصہ ہمارے ورثہ میں آتا ہے ۔اس صورت میں اچھے ورثہ والا خوش قسمت ہے اور اسی لئے اس کو صحت جیسی بیش بہا نعمت کی بڑی قدر اور حفاظت کرنی چاہئے ۔ جو لوگ بد قسمتی سے اچھی صحت سے جزواً یا کاملاً محروم ہوں ان کی صحت بھی ایک حد تک درست ہوسکتی ہے ۔ اس مضمون میں ان دونوں طبقہ کے لوگوں کے لئے صرف غور و فکر کے لئے ہدایات مل سکیں گے ۔ صحت کے طریقے گنوا دینا اس مضمون کا مقصد نہیں ہے ۔ ایسا کرنا آسان ہے مگر بے سود ہے ۔کیونکہ ایسے عام ہدایات کسی آٹھ آنے کی حفظ صحت کے کتابچہ میں بھی مل سکتے ہیں ۔ ،،

ڈاکٹر نواب سعید یار جنگ کی تقریر درج ذیل ہے

''تن سکھی تو من سکھی ،، ۔ '' احتیاط علاج سے بہتر ہے ،، '' نہ بیمار ہوں اور نہ علاج کروانے کی نوبت آئے ،، ۔ یہ اور اس قسم کی کئی اور باتیں صحت کی احتیاط کے سلسلہ میں کہی جاتی ہیں ۔ لیکن عملی زندگی میں ان کہاوتوں کے منشاء کے مطابق عمل نہیں کیا جاتا ۔ یوں تو حفظان صحت کے اصولوں کی پابندی نہ کرنے کے کئی اسباب ہیں لیکن میرے خیال میں ایک تو لاعلمی ہے جو طبیعت ثانیہ بن گئی ہے ۔ اور دوسرا سبب افلاس ہے ۔ یہی دونوں بڑی حد تک اس کے ذمہ دار ہیں ۔ اس کے علاوہ سب سے بڑا سبب اس ملک کی قسمت پرستی ہے جو یہ سمجھنے پر مجبور کرتی ہے کہ غریبی خدا کی طرف سے ہے ۔ حالانکہ یہ واقعہ نہیں ہے۔ علالت بیماری اور یہاں تک کہ غربت بھی ایسی چیز نہیں ہے جس سے پیچھا نہ چھڑا یا جاسکے ۔

صحت فطری حالت ہے

صحت جسم کی ایسی حالت کا نام ہے جس میں تمام اعضاء اور جسم کے حصے ہم آہنگی کے ساتھ نشو و نما پائیں ۔ اگر یہ ہم آہنگی اور توازن باقی نہ رہے تو انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ صحت ایک فطری حالت ہے اور اس کے برخلاف بیماری ایک غیر معمولی کیفیت ہے جو ہماری غلطیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے ۔ بیماری جن غلطیوں کی وجہ سے آتی ہے ان میں ہماری طرز زندگی ہماری عادتوں ماں باپ اور آبا و اجداد کی غلطیوں اور پاس پڑوس کے لوگوں کی غلطیوں کو بڑا دخل حاصل ہے جن کی وجہ سے عام وبائیں پھیلتی ہیں اور ان کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اس طرح بالآخر انفرادی اور اجتماعی طور پر ان غلطیوں کے ذمہ دار ہم سب ہیں اور ہم سب سے مراد نہ صرف آپ ہم اور پاس پڑوس کے لوگ ہیں بلکہ ان میں ہمارے آبا و اجداد بھی شریک ہیں ۔

اچھی صحت کے اصول

'' حفظان صحت کے اصول مختصرطور پر یہ ہیں ۔ تازہ ہوا سے استفادہ ، صحت بخش غذا اور صاف پانی کا استعمال ، پابندی کے ساتھ ورزش ، روزانہ غسل ، ہلکے سادہ کپڑوں کا استعمال ، آنکھوں کی حفاظت ، کان ناک اور حلق کی صفائی نشہ آور چیزوں سے پرہیز ، کافی نیند لینا اور ہر چیز میں اعتدال ملحوظ رکھنا ۔

والدین کی صحت کی اہمیت

''صحت اور جسمانی اعتبار سے ہماری جو حالت ہے اس میں ہمارے والدین اور آبا و اجداد کی صحت اور جسمانی حالت

کو بڑا دخل ہے ۔ عموماً بچوں کی بڑی تعداد ایسی ہوتی ہے جن میں جسم اور اس کی ساخت کے کئی نقائص ہوتے ہیں اور وہ کئی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں ۔ اس قسم کے نقائص صرف اسی صورت میں دور ہوسکتے ہیں جبکہ مستقبل میں ماں باپ بننے والے اس بات کا خیال رکھیں کہ قدرت نے مختلف قسم کی عورتیں اور مرد پیدا کئے ہیں اور ان کے مناسب میل ہی کی صورت میں صحت مند اور موزوں قسم کی اولاد پیدا ہوسکتی ہے ۔

شادیاں حقیقی معنوں میں شادیاں اسی وقت کہلانے کی مستحق ہونگی جبکہ عورت اور مرد کا انتخاب فطری قوانین کی پابندی کے ساتھ معلومات اور تجربہ کی روشنی میں عمل میں آئے ۔ اگر ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک غیر صحت مند ہو تو ان سے کمزور قسم کی اولاد کے سوا کوئی توقع نہیں کی جاسکتی ۔ بجز اس کے کہ وہ اس معاملہ میں خاص طور پر احتیاط برتیں ۔ ہمارے سماج میں پہلے ہی سے بہت سنگوں طفیلیوں اور بیروزگاروں کی کثرت ہے ۔ ایسی صورت میں مزید غیر تندرست بچوں کا اضافہ کسقدر لعنت کا باعث بن جائیگا ؟ ،، بچوں کی صحت کو برقرار رکھنے اور بہتر بنانے کے بارے میں ڈاکٹر صاحب نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ ''سرخواری گی اور بچپن کے اس نازک زمانہ کی طرف توجہ ضروری ہے جس میں ایک سمجھدار ماں ہی اپنی اولاد کی نگہداشت کرسکتی ہے ۔ نیز حفظان صحت کا حقیقی احساس بچپن ہی میں اچھی طرح پیدا کیا جائے تو مفید نتائج نکل سکتے ہیں ۔

حفظان صحت کے لوازمات

''حفظان صحت کے مسئلہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ۔ ایک حصہ خارجی ہے جسکا تعلق جسم کے باہر کی چیزوں سے ہے ۔ دوسرا حصہ جسم اور اس کے اعضاء سے متعلق ہے ۔ خارجی چیزوں میں دھوپ ، ہوا پانی ، غذا ، کپڑے ، مکان ، پاس پڑوس سب شامل ہیں ۔ انسان ہمیشہ اس حقیقت کو بھول جاتا ہے کہ دوسرے جانداروں کی طرح اسے بھی کھلی ہوا کی ضرورت ہے اگر اس حقیقت کا اسے احساس ہو جائے تو وہ ہوا اور روشنی زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریگا ۔ اور صرف ایسے موسمی حالات میں ان سے پرہیز کریگا جبکہ وہ اسے تکلیف دینے والے یا نقصان رساں ثابت ہوں ۔ اس غرض کے لئے اسے اپنا زیادہ وقت گھر کی چار دیواری میں گزارنے کی بجائے کھلے مقامات پر صرف کرنا چاہئے ۔ ہوا غذا اور پانی اپنی فطری حالت میں پاک صاف ہوتے ہیں لیکن انسان کا غلط اور غیر معتدل طریق زندگی انہیں غلیظ اور غیر صحت بخش بنا دیتا ہے ۔ چونکہ انسان مل جل کر رہنے پر مجبور ہے اس لئے اس کو انفرادی اور اجتماعی طور پر یہ کوشش کرنی چاہئے کہ پانی ہوا اور غذا جیسے اہم لوازمات صحت میں کوئی خرابی پیدا نہو ۔ اور اگر احتیاط کے باوجود کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اسے دور کرنے کی جلد از جلد تدبیریں اختیار کی جائیں ۔

غذا میں اعتدال کی ضرورت

''انسان کو اس بات کا احساس ہونا بھی ضروری ہے کہ وہ جسقدر کم جسمانی مشقت کریگا اس کے جسم کو اسی قدر کم غذا کی ضرورت ہوگی ۔ اگر سنہری غذا کے استعمال میں اعتدال برتیں تو اس سے نہ صرف ان کی صحت بہتر ہوگی بلکہ غذائی اشیاء کی قیمتیں بھی شاید مناسب حد تک گھٹ جائینگی ۔

لباس کیسا ہو

''انسان محض گرمی اور سردی سے محفوظ رہنے کی خاطر رفتہ رفتہ اپنے جسم کو ڈھانکنے لگا ۔ لباس میں خوبصورتی اور جاذبیت کا خیال محض ضمنی اہمیت رکھتا ہے ۔ موجودہ ملبوسات میں لباس کی اہمیت کے ایک پہلو پر ضرورت سے زیادہ توجہ کی جاتی ہے ۔ اور دوسرے کو بری طرح نظر انداز کر دیا جاتا ہے ۔ لباس ایسا پہننا چاہئے کہ جس سے جسم ڈھنکے اور آرام دہ ہو اور جو دوسروں کو بھی بھلا معلوم ہو ۔

مکان کیسا ہو

''مکانات چاہئے وہ رہائشی ہوں یا پبلک قسم کے ان کی تعمیر مقامی موسمی حالات اور مکان کی نوعیت کے

پیش نظر ہونی چاہئے۔ مکانات میں ہوا اور روشنی کا معقول انتظام ہونا چاہئے۔ تندرستی کی حفاظت اور احتیاط کی تکمیل کے علاوہ ماحول کی خوبصورتی کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

انسانی جسم کی نوعیت

''انسانی جسم کی حالت ایک انجن کی طرح ہے۔ انجن بھی ایسا جو بہت ہی پیچیدہ نوعیت کا ہو۔ قدرت نئی طریقوں سے اس انجن اور اس کے نظام کو برقرار رکھتی ہے۔ لیکن اسے ہموار طور پر چلانے کا انحصار انسان پر ہے۔ اگر انسان لاپرواہی اور غیر اعتدال پسندی برتے تو اس کے جسمانی انجن کے بعض حصے ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح قبل از وقت موت واقع ہو جاتی ہے۔ انسان کی طبعی موت اسی وقت ہوتی ہے جبکہ اس کے جسمانی اعضا بالکل فرسودہ ہو جائیں۔ اور یہ ضعیفی کا زمانہ کہلاتا ہے۔ انسان کی عمر طبعی مختلف ملکوں میں مختلف ہوتی ہے۔ جو بہت کچھ مقامی موسمی حالات اور انسانی جسم کے اس بار پر منحصر ہے جو اس نے کشمکش حیات میں برداشت کیا ہے۔ ذاتی حفظان صحت کا مقصد جسم اور اس کے اعضا کو پاک صاف اور کارکرد حالت میں رکھنا ہے۔ اس سلسلہ میں غیر موافق موسمی حالات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور زندگی کی بھاگ دوڑ میں دماغی اور جسمانی محنت کرنے سے جو ناگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں ان کا ازالہ کرنا پڑتا ہے۔

دور جدید کے اثرات

''بڑے بڑے شہروں کے آباد ہونے اور ذرائع نقل و حمل میں روز افزوں سہولتوں سے دنیا کے مختلف حصوں میں قربت پیدا ہوگئی ہے۔ جسکی وجہ سے ذاتی حفظان صحت کا مسئلہ بھی زیادہ وسیع ہوگیا ہے۔ اب ایک انسان کو نہ صرف اپنے آپ سے محفوظ رہنے کی ضرورت ہے بلکہ اپنے ہمسائیوں سے بھی اور نہ صرف قریبی ہمسایوں سے بلکہ دور دراز ملکوں کے باشندوں سے بھی محفوظ رہنا پڑتا ہے۔

ذاتی حفظان صحت کی تدابیر

''انفرادی حیثیت سے ذاتی حفظان صحت کا مسئلہ بہت آسان ہے۔ یہ اصول اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ موجودہ نظریوں کے تحت جسم کی روزانہ یا خاص وقفوں کے بعد صفائی کافی سمجھی جاتی ہے۔ ناخنوں اور بالوں کی بر وقت تراش خراش۔ منہ کی صفائی، جو بتیس دانتوں کی موجودگی کی وجہ سے بہت غلیظ رہتا ہے۔ دانتوں کے بگڑنے کی بہ نسبت مسوڑھوں کے مساس یعنی مالش کی طرف زیادہ توجہ کرنا۔ مناسب غذاؤں سے آنتوں کے مقررہ نظام کو درست حالت میں رکھنا۔ ممکنہ حد تک کم پکی ہوئی غذا اور کم سے کم گوشت کا استعمال۔ بہت زیادہ بوی ہوئی یا تیز مصالحہ دار غذاؤں سے پرہیز کرنا۔ روزانہ مناسب قسم کی ورزش کا باقاعدگی کے ساتھ جاری رکھنا۔ ناک اور حلق کی حفاظت کا خیال رکھنا، جو بعض خطرناک جراثیم کے داخل ہونے کا راستہ ہیں۔ آنکھوں کے ضروری علاج کی طرف بر وقت توجہ کرنا۔ کیونکہ آنکھیں جو قدرت کی طرف سے صرف دیکھنے کے لئے دی گئی تھیں انسان نہ صرف پڑھنے اور لکھنے وقت ان سے غیر معمولی کام لیتا ہے بلکہ مصنوعی روشنی میں ان سے نازک سے نازک کام کرتا ہے اس لئے ان میں خرابی پیدا ہونیکے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

اجتماعی حفظان صحت کا مسئلہ

''جیسا کہ میں پہلے بیان کرچکا ہوں انسان چھوٹے بڑے گروہ میں ملکر زندگی بسر کرنے کا عادی ہے اور یہ گروہ عموماً تعداد میں بڑے ہی ہوتے ہیں۔ چونکہ انسان مل جل کر رہنے پر مجبور ہے اس لئے اس کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ اس کی زندگی کے اثرات چاہے وہ جسمانی ہوں یا اخلاقی نہ صرف اس کے پڑوسوں بلکہ دور رہنے والوں پر بھی پڑتے ہیں۔ ذاتی حفظان صحت کے بعد گھریلو حفظان صحت کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے جس میں خاندان کے ہر فرد کو آپس میں اشتراک عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس مسئلہ پر اگر مزید وسعت کے ساتھ نظر ڈالی جائے تو قومی حفظان صحت کا منشا سمجھنے میں کوئی دشواری نہ ہوگی۔ حفظان صحت کے وسیع ترین دائرہ میں مجلس بین الاقوام کی شاخ صحت ہے جس میں دنیا کی تمام قوموں کی نمائندگی ہوتی ہے۔ اس شاخ کا مقصد دنیا

کے ایک ملک کو دوسرے ملک کی بیماریوں سے محفوظ رکھنا ۔ بعض خاص ملکوں کی بیماریوں کو مقامی حدتک مقید رکھنا اور وہیں ان کا قلع قمع کرنا ہے ۔ قبل اس کے کہ ہم اس بین الاقوامی ادارہ کے معینہ مقاصد میں کوئی ہاتھ بٹا سکیں ہمیں حفظان صحت کے ابتدائی کاموں کی طرف توجہ کرنی چاہئے ۔

صحت کے لئے خطرات

" انفرادی طور پر ذاتی حفظان صحت کی تدبیریں بیان کرنے کے بعد اب ان خطرات سے آگاہ کرنا ضروری ہے جن سے انسان کو زندگی کے مختلف مراحل میں دو چار ہونا پڑتا ہے ۔ یہ خطرات بعض بیماریوں کے پھیلنے سے پیدا ہوتے ہیں ۔ خون کی خرابی سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں ملیریا طاعون اور چیچک شامل ہیں ۔ پانی کی خرابی سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں ہیضہ ، معیادی بخار اور پیچش ہے ہوا کی خرابی اور گرد سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں نزلہ کھانسی نمونیہ اور دق شامل ہیں ان بیماریوں کی احتیاطی تدبیروں سے روک تھام کی جاسکتی ہے یا ان کے شروع ہونے پر مناسب تدبیریں اختیار کرکے انہیں روکا جاسکتا ہے ۔ صحت عامہ سے دلچسپی رکھنے والے حضرات ان تدبیروں سے بخوبی واقف ہیں ۔ اور وہ تدبیریں یہ ہیں فضلہ کی جلد سے جلد منتقلی ۔ صاف پانی کی وافر فراہمی چوہوں سے محفوظ مارکٹوں کی تعمیر ۔ اور موزوں رہائشی مکانوں کی فراہمی ۔ گرد و غبار سے حفاظت کا انتظام اور ضرورت ہو تو ہر جگہ تھوکنے کی قانونی طور پر ممانعت ۔ "

اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ "محض بیمار نہ ہونا صحت کی علامت نہیں ہے ۔ حقیقی صحت تو اسی وقت حاصل ہوسکتی ہے جب انسان بیماری کے علاج سے زیادہ اپنی فطرتی تندرستی کے قائم رکھنے کو ہمیشہ اہمیت دیا کریں ۔ "

لاسلکی نشریات

نشرگاہ حیدر آباد

۴ - فروردی (۵ - فروری) سے، جب کہ اوقات نشر کی عارضی تبدیلی ختم ہوجائے گی اور نشرگاہ حیدر آباد کی مکمل نشریات شروع ہوں گی ، کوشش کی گئی ہے کہ آپ کے لئے دلچسپ پروگرام مرتب کیا جائے -

صباحی نشریات - ہماری صبح کی نشر ساڑھے آٹھ بجے سے شروع ہوگی - اور ورزش کے علاوہ آپ کی خدمت میں ریکارڈوں کا انتخاب پیش کیا جائے گا - ہر منگل کو آپ صباحی نشر میں شریمتی بھکرت گیتا کے اسلوک کرتن کے ساتھ آرتی اور کیرتن بھجن سنیں گے - ہرجمعہ کو تلاوت کلام پاک کے بعد نعت خوانی ہوگی - بعض دنوں میں ریکارڈوں کے بجائے آپ بیرونی فنکاروں کی موسیقی سے بھی محظوظ ہوں گے -

تقاریر

ہجو - ہجو کو آپ ایک زندہ دلانہ نوک جھونک سمجھئے یا شخصی مخالفت - یہ دونوں جذبے فطری ہیں - ایک زندہ دل آدمی خواہ مخواہ کسی کو چھیڑ کر اس کے عتاب سے لطف اندوز ہوتا ہے - اسی طرح ایک دشمن اپنے دشمن کے خلاف زہر اگل کر تسکین حاصل کرتا ہے - اردو شاعری میں ہجو کا عنصر دشمنی کی خاطر داخل ہوا ہو یا زندہ دلی کے طور پر اس میں ایک معاصرانہ چشمک ضرور ملتی ہے - مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب اپنے مخصوص انداز میں " اردو اور ہجو " پر تقریریں نشر فرما رہے ہیں اسی سلسلے کی ایک تقریر آپ ۴ فروردی - (۵ - فروری) کو سنیں گے -

تجارتی آرٹ - آرٹ برائے آرٹ کا نظریہ پامال ہوچکا ہے اب آرٹ برائے زندگی کا دور ہے اس کے علاوہ موجودہ معاشی دنیا میں آرٹ سے آرٹسٹ کی زندگی بھی وابستہ ہے - وہ نہ صرف آرٹ کو تعمیر حیات میں صرف کرتا ہے - بلکہ اس سے اپنی شخصی زندگی کے لئے بھی کچھ حاصل کرتا ہے - آرٹ کی ایک قسم تجارتی آرٹ ہے جو تشہیر کا موثر ذریعہ ہے اس موضوع پر آپ سید محمد اکبر وفا قانی صاحب سے ۵ - فروردی (۶ - فروری) کو ایک تقریر سنیں گے -

بے قافیہ شاعری - موجودہ دور میں اردو شاعری جدید تحریکات کو لئے ہوئے آگے بڑھ رہی ہے - سوچنے کے انداز کے ساتھ اس کے اظہار کا انداز بھی بدل رہا ہے اور اس غرض کے لئے وہ ایک تجرباتی دور سے گزر رہی ہے - بے قافیہ شاعری اردو کے لئے کوئی نئی چیز نہیں اس سے پہلے اسمعیل میرٹھی محمد حسین آزاد عبدالرحمن بجنوری اور نواب عابد نواز جنگ بے قافیہ نظمیں لکھ چکے ہیں - لیکن موجودہ دور میں بے قافیہ شاعری کو ایک تجربے اور ایک تحریک کے طور پر شروع کیا گیا ہے - ابو ظفر عبدالواحد صاحب اس عنوان پر ۷ - فروردی (۸ - فروری) کو تقریر فرمائیں گے -

آج کل - اس عنوان سے قاضی عبدالغفار صاحب ہر مہینے حالات حاضرہ پر تبصرہ فرماتے ہیں - اس مہینے میں قاضی صاحب ۸ - فروردی (۹ - فروری) اور ۲۲ - فروردی (۲۳ - فروری) کو تقریر فرمائیں گے -

اگلے وقتوں کی باتیں - ہم حال کی خوشی وقتوں میں کتنے ہی کھو جائیں ، مستقبل کے خواب ہمیں کتنا ہی آگے بڑھادیں لیکن ماضی سے ہم اپنا رشتہ نہیں توڑ سکتے - ماضی کے حسین گزرے واقعات تصور کے دھندلے پردوں میں جگنوؤں کی طرح رقص کرتے دکھائی دیتے ہیں - ماضی وقت کے بے پایاں سمندر میں ایک مینار روشن کی طرح دکھائی دیتا ہے جس کے پاس سے ہم گزر چکے ہیں - آغا حیدر حسین صاحب سے ان کے مخصوص رنگ میں ۱۱ - فروردی (۱۲ - فروری) کو " اگلے وقتوں کی باتیں " سنئے -

صحت کی احتیاط - موسم کے ساتھ ساتھ ہماری صحت کے خلاف ہمارے نادیدہ دشمن نئے نئے محاذ بناتے ہیں - اپنی بقا کے لئے ہمیں پہلے ہی سے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہونا پڑتا ہے - ہر مہینے اسی مقصد کے تحت صحت کی

احتیاط کے بارے میں ہم تقریریں نشر کروارہے ہیں اس سہنیے شبیر علی صاحب جعفری تقریر فرمائیں گے ۔

نازی بربریت ۔ چنگیز کی روح تن دیگری کی تلاش میں تھی اس نو برلن میں ایک ایسا پیکر مل گیا جس نے اسے پناہ دی ۔ چنگیز کا دل اس کے قالب میں دھڑکنے لگا اور نازیت کے نام سے چنگیز کی بدلی ہوئی عادات شروع ہوئیں "نازی بربریت"، پر ۱۷ - فروردی (۱۸ - فروری) کو تقریر سنئے ۔

جدید سائنسی اصطلاحیں ۔ اردو زبان سعری اور افسانوی دنیا سے نکل کر اب ایک علمی اور فنی زبان بن گئی ہے ۔ شمس الامراء کے دارالترجمے اور علی گڑھ کالج کے خوابوں کو جامعہ عثمانیہ کی بانسس نے سرمندہ تعبیر کیا ۔ اب سائنس کا زمانہ ہے اور اردو اس کے اظہار کا ساتھ دے رہی ہے اس غرض کے لئے نئی نئی سائنسی اصطلاحیں وضع ہورہی ہیں ۔ اس موضوع پر ۲۰ - فروردی (۲۱ - فروری) کو ایک تقریر سنئے ۔

بچپن کے بعد ۔ "بچس"، کی منزل بچپن اور بچپن کے درمیان دو نقاط کا اضافہ کردیتی ہے ۔ ان لفظوں میں مسلسل عمل اور مسلسل مصروفیت کے بعد تھکن اور آرام طلبی کی کیفیات ملتی ہیں لیکن انسان کی حرکت پسندی اسے بتاتی ہے کہ بچپن کے بعد تجربوں اور مشاہدوں نے اسے اور کام کا بنادیا ہے کہ اس کے عمل کا رخ اپنی منزل متعین کرلیتا ہے ۔ ۲۳ - فروردی (۲۴ - فروری) کو پروفیسر ہارون خاں شروانی صاحب بتائیں گے کہ بچپن کے بعد زندگی کو کس طرح خوشگوار بنایا جاسکتا ہے ۔

پولس ۔ چلچلاتی دھوپ ہو کڑاکے کے جاڑے یا برستی برسات آپ پولس کو ملک کی حفاظت میں مصروف دیکھیں گے پولس کا سپاہی امن کا محافظ ہے ۔ اس کے ہاتھوں کے اشارے حادثات کو روکتے ہیں چور، ڈاکو، ظالم اور قاتل اس سے ڈرتے ہیں ۔ پولس پر محمد یحیی صدیقی صاحب سے ۲۸ - فروردی (یکم مارچ) کو تقریر سنئے ۔

مذہبی تقریریں ۔ ۱۰ - فروردی (۱۱ - فروری) مہا شوراتری ۔ تقریر بابو لال سنگھی صاحب ۔

۲۴ - فروردی (۲۵ - فروری) دوازدہم شریف ۔ تقریر سید حسین صاحب

۲۵ - فروردی (۲۶ - فروری) جشن میلاد ۔ تقریر قاری تاج الدین صاحب ۔

۲۶ - فروردی (۲۷ - فروری) ہولی تقریر راجہ نرسنگ لعل صاحب

موسیقی

پسند اپنی اپنی ۔ آپ اپنی پسند کے ریکارڈ سننا چاہتے ہیں اور سن سکتے ہیں ۔ فرمائشی رکارڈوں کا پروگرام ہر پیر کو رات کے ۹ بجکر ۲ منٹ سے ساڑھے دس تک اور ہر جمعہ کو صبح میں ۹ بجکر ۵ منٹ سے دس بجے تک ہوتا ہے ۔ " پسند اپنی اپنی "، ۔ آپ اپنی پسند کے رکارڈوں کے نسبت ایک علیحدہ خط کے ذریعہ مطلع کیجئے ۔

محفل شوق ۔ آپ کے علم میں کیا ایسے شرقین فن کار ہیں جن کو موسیقی سے دلچسپی ہے لیکن وہ اپنی بے تکلف محفلوں سے باہر نکلنا نہیں چاہتے ۔ ان کی یہ جھجک ایک خود غرضی ہے جس کو آرٹ کا وسیع میدان برداشت نہیں کرسکتا ۔ اب آرٹ کسی ایک فرد کے لئے نہیں بلکہ سب کے لئے ہے ۔ ایسے فن کاروں کو ہم دعوت دیتے ہیں کہ ہمارے مائکروفون کو اپنی جھجک دور کرنے اور دوسروں کو مستفید کرنے کے لئے استعمال کریں ۔ ہمارے سننے والے بھی ہمیں ان کے پتے بتا سکتے ہیں تاکہ ہم خود ان تک پہنچ سکیں ۔ اس مہینے شرقین فن کاروں کے پروگرام ۶ - فروردی (۷ - فروردی) اور ۲۰ - فروری (۲۱ - فروری) کو ہوں گے ۔

زمزمہ تغزل ۔ غزل اردو شاعری کی قدیم لیکن مقبول صنف ہے ۔ بدلتے ہوئے حالات میں بھی ایک ایسی صنف سخن ہے جس نے اپنے آپ کو ہر خیال کے مطابق بنالیا ۔ غزلوں کا ایک خاص پروگرام آپ ۱۳ - فروردی (۱۴ - فروری) کو سنیں گے جس میں فن کاروں سے غزلوں کا انتخاب سنوایا جائے گا ۔

اول تا آخر - آپ کو کیا پسند ہے خیال، ٹھمری ، دادرا ، گیت ، غزل ، دوگانہ یا کورس - ۷ -فروردی (۸-فروری) کا پروگرام سنئے آپ کو اپنی پسند کی چیز مل جائے گی -

ہمارے فن کار - اس ماہ نے مقامی فنکاروں کے علاوہ حسب ذیل تواریخ میں آپ بیرونی فنکاروں کا گانا سنیں گے -

۳ - ۷ - ۹- اور ۱۱- فروردی (۴ - ۸ - ۱۰ اور ۱۲ فروری) آگرہ والی نذیر بائی ، ۱۵- ۱۷- فروردی (۱۶ - ۱۸ فروری) سرسوتی بائی ۲۳-۲۵- فروردی (۲۴-۲۶ فروری) ممتاز قوال اور ان کے ساتھی ، ۲۶- ۲۸ فروردی - (۲۷ - فروری اور یکم مارچ) - وسیلا لمنکر -

فیچر اور ڈرامے

سنگھار میز - سنگھار کرنا عورت کا فطری جذبہ ہے - اس کا یہ جذبہ کسی نہ کسی صورت میں ظاہر ہوتا ہے - سنگھار میز عورت کے لئے اس کا سب سے زیادہ قریبی دوست ہوتا ہے اس کے آئنے میں وہ خود کو دیکھتی ہے اور اپنی نگاہوں کے معیار پر خود کو لانے کی کوشش کرتی ہے اور خود ہی خود کے متعلق تنقید کرتی ہے - ۸ - فروردی (۹ - فروری) ۱۱ - ۳۰ - بجے دن -

سنہ ۵۴۴۴ ع - ہزاروں سال بعد کی ایسی دنیا جو تصورات میں پرورش پارہی ہے - ہزاروں سال پہلے جس طرح آج کی دنیا کے متعلق پیش قیاسی کی جاسکتی تھی اسی طرح آج کے بدلتے ہوئے حالات کی بناء پر اندازوں کی مدد سے مستقبل میں پیدا ہونے والی دنیا کے متعلق قیاس آرائی کی جاسکتی ہے - وہ دنیا اس دنیا کا مبالغہ ہوگی اور جس طرح آج ہم ماضی کو دورِ جہالت کہتے ہیں مستقبل کی دنیا والے ہمیں بے وقوف سمجھیں گے - ماضی پر ہنسنے والوں کے لئے ایک ضرب کاری ہے اور حال کے غرورِ ہمہ دانی پر ایک طنز - بھارت چند صاحب کھنہ نے لکھا ہے - ۸- فروردی (۹ - فروری) کو رات کے دس بجے سنئے -

نوکر - نوکر کو نظروں سے نہ گرائیے آپ اس کے محتاج ہیں - وہ آپ کا ہاتھ ہے آپ کا پاؤں ہے - جب آپ خس کی چلمنوں میں گرما کی دھوپ سے بچنے کے لئے مسہری پر دراز ہوتے ہیں اس وقت آپ کا نوکر تپتی ہوئی سڑکوں پر آپ کے لئے برف لانے جاتا ہے - آپ سوتے ہیں - وہ جاگتا ہے - آپ کھاتے ہیں وہ آپ کو کھلاتا ہے - ۱۵ - فروردی (۱۶ -فروری) دن کے ساڑھے گیارہ بجے سنئے -

کرکٹ - کرکٹ ایک کھیل کا نام ہے لیکن یہ نام ایک لفظ بن گیا ہے گپ بازی کے لئے لفظی جنگ کے لئے اور لفظی بازی گری کے لئے - کرکٹ کو فیچر کے روپ میں ۲۲ - فروردی (۲۳ - فروری) کو رات کے دس بجے سنئے -

مادام کیوری - ایک لڑکی جس کے تجسس اور عمل کی دنیا میں آنکھیں کھولیں - ایک بیوی جس نے اپنے عمل سے اپنے شوہر کو ذوق عمل کا درس دیا - ایک بیوہ جس نے افلاس اور رنگین لمحوں میں بھی شاہراہ حیات سے رخ نہ پھیرا - اس کی زندگی میں عورت کی بلند حوصلگی دیکھئے -۲۲ - فروردی (۲۳ - فروری) کے ساڑھے گیارہ بجے -

خواتین کے لئے

ہر جمعہ کو صبح کے دس بجے سے بارہ بجے تک خواتین کے لئے پروگرام ہوتا ہے - اس پروگرام میں عالم نسواں اور فیچر کے علاوہ اس مہینہ میں حسب ذیل تقریریں ہوں گی -

۸ - فروردی - (۹- فروری) سینما اور خواتین - مسز شمیم زہری

۱۵ - فروردی (۱۶-فروری) چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت - سرور فاطمہ صاحبہ

۲۲ - فروردی (۲۳ - فروری) افسانے - حمیدہ بانو صاحبہ

۲۹ - فروردی (۲ - مارچ) تیراندازی - مسز انوار اللہ -

مشاعرہ - ۲۹ - فروردی (۲ - مارچ) کو ۱۱ بجکر دس منٹ سے خواتین کے لئے ایک مشاعرہ ہوگا جس میں خاتون شعراء مختلف عنوانوں پر اپنی نظمیں سنائینگی -

منظری مشاعرہ -منظر شاعر کی جان ہے - ہر منظر میں شاعر کا خیال گم ہوجاتا ہے اور اس کا مشاہدہ ایسے شعری کیفیت عطا کرتا ہے - اس کا یہی تاثر جب الفاظ میں ظاہر ہوتا ہے

تو شعر بن جاتا ہے ۱۴- فروردی کو رات کے ۹ بجکر ۲۰ منٹ سے ایک منظری مشاعرہ نشر ہوگا جس میں ملک کے مشہور شعراء مناظر پر اپنی نظمیں سنائیں گے ۔

بچوں کا پروگرام

براہ کرم بچوں کو سنا دیجئے کہ

(۱) ۴ - فروردی (۵ فروری) سے ان کے پروگرام کا وقت شام کے ساڑھے سات بجے سے ۸ بجے تک ہوگا ۔

(۲) ان کے لئے بجائے جمعہ کے چہار شنبہ کو فیچر پیش کیا جائے گا ۔

(۳) وہ ہر جمعرات کو اپنی پسند کے ریکارڈ سنیں گے ۔

(۴) تقریروں کہانیوں اور گانوں کے علاوہ ان کے لئے اس مہینے میں حسب ذیل خاص پروگرام نشر ہوں گے ۔

آدم تا ایں دم - ۱۱ - فروردی (۱۲ - فروری)

تن من دھن - ۱۵ - فروردی - (۱۶ - فروری)

کتاب گھر کی سیر - ۲۹ - فروردی - (۲ - مارچ)

الف سے انار ب سے بکری - ۳۰ - فروردی - (۳ - مارچ)

(۵) ہر منگل کو سامری جان استاد سے بات چیت کریں گے ۔

(۶) ہر پیر کو ننھے بچوں کے لئے آچوں چوں کا پروگرام ہوگا ۔

(۷) ۲۳- فروردی (۲۴- فروری) کو بچیوں کے لئے دیوانی ہانڈی کا پروگرام مسز شمیم زھری مرتب کر کے پیش کریں گی ۔

نشرگاہ اورنگ آباد

تقاریر - حالات حاضرہ اور رفتار عالم کا اجمالی خاکہ مرتبہ محمد ابراھیم صاحب ۱۰ - ۱۴ - ۲۴ - فروردی (۱۱-۱۵-۲۵-فروری)

کامیاب زندگی - کامیاب زندگی گزارنے کے یہ معنی ھیں کہ انسان ہر دوسرے شخص کو خوش رکھے اور اسے اپنا ہم خیال بنائے - دنیا میں کسی نہ کسی طور پر ہر شخص دوسرے کا محتاج ہوتا ہے اور ایک کے اغراض دوسرے سے وابستہ ہوتے ہیں ۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ہر اس شخص کو جس سے ہمیں سابقہ پڑے خوش رکھیں اور کام نکال لیں ۔ کامیاب زندگی کے یہ گر ۴ - فروردی (۵ - فروری) محبوب الٰہی خاں صاحب آپ کو سنائیں گے ۔

جنگ اور ہندوستان میں نشر و اشاعت کی ترقی ۔ اس عالمگیر جنگ نے عام زندگی اور ہر شعبہ عمل میں ایک ہیجان برپا کردیا ہے ۔ اس مد و جزر سے ہندوستان کا جمود و سکوت بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا ۔ علی احمد صاحب ۱۵ - فروردی (۱۶ - فروری) کو اپنی تقریر میں آپ کو بتائیں گے کہ ہماری نشریات اور شعبہ تشہیر پر جنگ کے کیا اثرات پڑے ۔

کاشتکار کی معاشی خوشحالی کیلئے حکومت کی کوشش

مملکت آصفیہ اپنے کسان کے بہبودی پر ہمیشہ سے توجہ دیتی آئی ہے ۔ اراکین حکومت کو اس کا پورا احساس ہے کہ کسان ہماری قومی دولت ہے جس کو نہ صرف محفوظ رکھنا بلکہ اس میں اضافہ کرنا ترقی یافتہ قوموں کا اولین فریضہ ہے ۔ ہماری فیاض حکومت نے اس خصوص میں جو کچھ کیا اس کی تفصیل اس تقریر میں سنئے جسے محمد عاقل علی خاں صاحب نے تیار کیا ہے ۔ اور جو ۲۷ - فروردی (۲۸ - فروری) کو نشر ہوگا ۔

خاکہ

جہاں نما - دنیا کی خاص خاص خبروں کا اجمالی خاکہ ۔ ۱۷ - و ۳۱ فروردی (۱۸ - فروری و ۴ - مارچ)

فیچر

کلوپڑہ - زبان پہ بارخدا یا یہ کس کا نام آیا ۔ مصر قدیم کی مشہور ملکہ کی سوانح حیات ۔ نوشتہ ۔ بدرالدین صاحب بدر ۱۲ - فروردی (۱۳ - فروری)

معلومات

حیدرآباد

فہرست مضامین

	صفحہ
احوال و اخبار	۱
تنگبھدرا پروجکٹ کے یادگاری کتبہ کی نقاب کشائی ..	۵
حیوانوں کی نگہداشت اور زرعی معاشیات ..	۹
حیدرآباد اور مابعد جنگ ترقیات	۱۴
گولکنڈہ کے ہیرے	۱۹
حیدر آباد روبہ ترقی ہے	۲۱
انجمن ہائے ترقیات کا قیام	۲۳
''قیام امن عامہ ہر حکومت کا فرض اولین ہے،، ..	۲۷
چاول کے اقسام کو بہتر بنانے کی اسکیم ..	۲۹
کاروباری حالات کا ماہانہ جائزہ	۳۱
لاسلکی نشریات	۳۴

سرورق
ناگ ناتھ مندر۔ اونڈھا
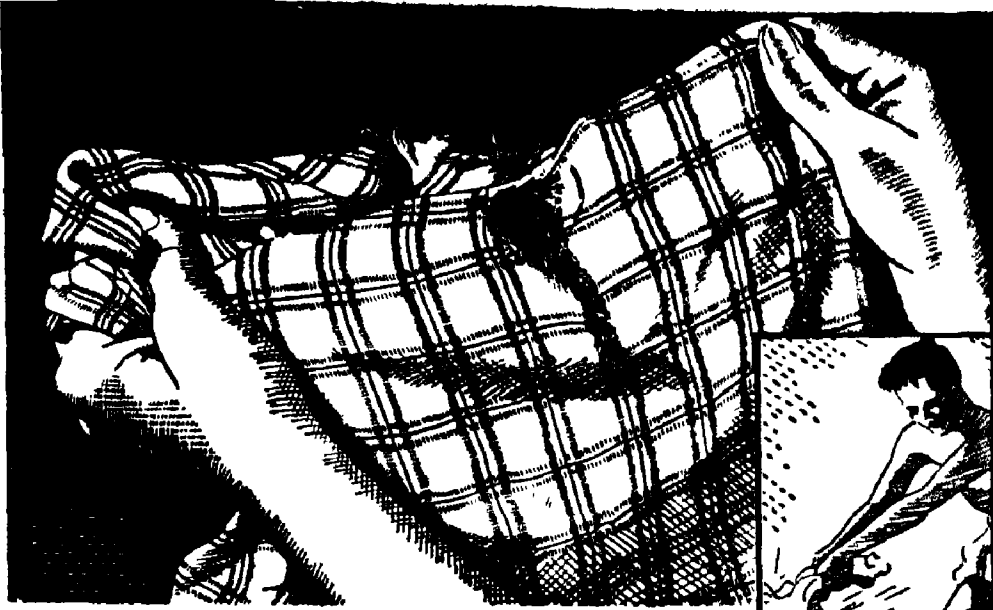
دھوبی نے نقصان کر دیا!

ذرا سوچئے تو کہ دوبارہ بنوانے میں کس قدر خرچ ہوگا۔

فی زمانہ کپڑوں کی قیمتیں کس قدر گراں ہیں اگر آپ نے دھوبی کو کپڑے پھاڑنے دیئے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ خود آپنے اپنا روپیہ مٹی میں ملا دیا۔ آپکو چاہئے کہ اپنے کپڑوں کی حفاظت کیجئے اور انہیں عرصہ دراز تک چلائیے۔ دھوبیوں کے کپڑا دھونے کے بھدے طریقوں کی کسی وجہ سے بھی ضرورت نہیں ہے۔ آپ سنلائٹ صابن کے ذریعہ بہت زیادہ میلے کچیلے کپڑوں کی بھی میل مٹی آسانی سے صاف کرسکتے ہیں۔ یقیناً آپنے سنلائٹ صابن کے خود بخود صاف کرنے والے پھین کی بابت سُنا ہوگا۔ قوی ترین دھوبی مضبوط ترین ڈنڈے اور سخت ترین چٹان سے زیادہ اس ملائم اور نازک پھین میں میل مٹی صاف کرنے کی قوت ہے۔ اور یہ میل مٹی دُور کرتے وقت کپڑوں کو نقصان بھی نہیں پہونچاتا ہے۔ مندرجۂ ذیل آسان ہدایات پڑھیئے اور اپنے گھر میں آج ہی سے کپڑے دھونے کا سنلائٹ "صابن اور کفایت" کا طریقہ سکھائیے۔

اپنے دھوبی کو سنلائٹ "صابن اور کفایت" کا طریقہ سکھائیے۔

۱۔ کپڑوں کو اچھی طرح بھگو لیجئے۔ اس طرح کپڑے صابن لگانے کے لائق ہو جاتے ہیں۔ ۲۔ کپڑے کے ہر حصے میں صابن لگا دیجئے۔ خاص طور پر میلی جگہ پر سنلائٹ کو اچھی طرح رگڑ دیجئے۔ ۳۔ پھر تھوڑی دیر تک کپڑوں کو صابن جذب کر لینے دیجئے۔ پچھاڑنے کی ضرورت نہیں۔ سنلائٹ کا صفائی بخش پھین کپڑوں سے تمام میل مٹی نکال کر اپنے اندر جذب کر لے گا۔ ۴۔ اب اچھی طرح دھو لیجئے اور دھو کر پھین نچوڑ ڈالئے۔ کیونکہ پھین میں اب میل مٹی شامل ہے۔ بہت زیادہ میلے کپڑے کو ایک بار پھر صابن لگانے کی ضرورت ہوگی۔

S. 68-23 UD

LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

معلومات حیدرآباد

جلد ۵ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۴ ف - مارچ سنہ ۱۹۴۵ ع شمارہ ٦

احوال واخبار

تنگبھدرا پروجکٹ - ۲۸ - نومبر کو منیر آباد کے اسٹیشن پر بڑی چہل پہل تھی کیونکہ ہزھائنس شہزادہ برار تنگبھدرا پروجکٹ کے یادگاری کتبہ کی نقاب کشائی کے لئیے تشریف لا رہے تھےاور گرد و نواح کے تمام مواضعات کے باشندے ہزھائنس کا خیرمقدم کرنے کے لئے اس چھوٹے سے اسٹیشن پر جمع ہوگئے تھے - تنگبھدرا پروجکٹ کی تعمیر میں حکومت سرکار عالی جو رقم صرف کرے گی اس کا تخمینہ ۲۰ کروڑ روپے ہےاور اس میں آب پاشی کے لئے نہروں کی تعمیر اور برقابی کے حصول کی اسکیمیں بھی شامل ھیں - بند مکمل ھوجانے کے بعد ۱۲۰۶۸۳ ملین کیوبک فیٹ پانی ذخیرہ کیا جاسکیگا جس کا انتہائی پھیلاؤ ۵۰ ۱ میل سے زیادہ ھوگا - تنگبھدرا پروجکٹ ٦ سال میں مکمل ھوگا اور ممالک محروسہ سرکارعالی اورصوبہ مدراس کا پانچ پانچ لاکھ ایکڑ سے بھی زیادہ رقبہ اس سے سیراب ھوسکے گا اور اس کی وجہ سے قحط کا وہ دائمی اندیشہ دور ھوجائے گا جو ان اضلاع کے باشندوں کو ھمیشہ پریشان رکھتا ھے -

مجلس وضع قوانین کا اجلاس - ہزا کسلنسی نواب صاحب چھتاری نے مجلس وضع قوانین کے سالانہ اجلاس کا افتتاح فرماتے ھوے جنگ کی صورت حال پر تبصرہ کے دوران میں اس حقیقت کا اعتراف فرمایا کہ باشندگان ممالک محروسہ نے نہ صرف جنگی مساعی بلکہ قومی تعمیری سرگرمیوں ، اغذیہ کی فراھمی ، مابعد جنگ تنظیم اور امن عامہ کی برقراری کے ضمن میں بھی بیش بہا تعاون کیا ھے - یہ امر نہایت امید افزا ھے کہ حکومت اور پبلک کے نمائندوں نے ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھنا اور اس کا احترام کرنا سیکھ لیا ھے اور انتہائی دشوار اور اھم مسائل باھمی بحث اور مشاورت کا موضوع بن گئے ھیں - اس اجلاس میں مجلس وضع قوانین کو جن اھم مسودات پر غور کرنا ھے ان میں تجارتی انجمنوں اور کاشت کاروں سے متعلق قوانین کے مسودے خاص اھمیت کے حامل ھیں -

* * * *

مویشیوں کی نگہداشت اور زرعی معاشیات میں حیدرآباد کی سبقت - شعبہ پرورش و نگہداشت حیوانات کا چھٹا جلسہ کچھ عرصہ قبل حیدرآباد میں منعقد ھوا تھا - مسٹر ایچ - آر اسٹیورٹ نائب صدر مجلس زراعت و پرورش و نگہداشت حیوانات نے اپنے صدارتی خطبے میں یہ خیال ظاھر فرمایا کہ حیدرآباد میں پرورش و نگہداشت حیوانات اور زرعی معاشیات کے متعلق جوترقی پذیر پالیسی اختیار کی گئی ھے وہ نہ صرف باشندگان ممالک محروسہ کو کثیر فائدہ پہنچانے کا ذریعہ ثابت ھوئی ھے بلکہ اس سے ایسے متعدد تجربات بھی حاصل ھوے ھیں جن سے دوسری حکومتیں بھی استفادہ کرسکتی ھیں - حیدرآباد میں مویشیوں کو بیل روگ اور دوسرے امراض سے محفوظ رکھنے کے لئیے جو کم خرچ اور موثر طریقے اختیار کئے گئے ھیں ان پر حیدرآباد بجا طور پر فخر کرسکتا ھے- سرکار عالی کے سررشتہ علاج حیوانات کی کوششوں کی بدولت ھڈیوں کی ایک ایسی

بیماری کا پتہ چل سکا جس کی وجہ سے جانور لنگڑے ہوجاتے ہیں جنوبی ہند کے بعض حصوں میں مویشیوں پر اس بیماری کا خاص طور پر اثر ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ مویسی زمین میں موجود فلورائن نقصان رساں مقدار میں کھالیتے ہیں ۔ ان امور کے علاوہ یہ امر بھی باعث طمانیت ہے کہ حیدرآباد میں زرعی علوم کا ایک ڈگری کالج قائم ہونے والا ہے اور یہ کالج دوسری ریاستوں کے لئے قابل تقلید مثال ہوگا ۔

تاہم جیسا کہ ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری نے اپنے افتتاحی خطبے میں ارشاد فرمایا تھا مویشیوں کی پرورش و نگہداشت کے بہتر طریقوں کو اختیار کرنے اور متعدی امراض پر قابو پانے کے سلسلے میں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے ۔ ہمیں یقین ہے کہ حیدرآباد نے اس سلسلے میں جو سبقت حاصل کی ہے وہ برقرار رہے گی ۔

اورنگ آباد میں منعقدہ کانفرنس ۔ ۔ ماہ فروری میں اورنگ آباد میں دو اہم کانفرنسیں منعقد ہوئیں ۔ جن میں سے مجلس قیام امن مملکت آصفیہ کی کانفرنس ۷- فروردی کو شروع ہوئی ۔ یہ مجلس دس سال قبل قائم کی گئی تھی اور اس کے تمام ارا کین غیر سرکاری اور قومی کار کن ہیں جو تقریباً تمام مکاتب خیال کے نمائندہ ہیں ۔ اس مجلس کے کام کی اہمیت کا اندازہ ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری کی افتتاحی تقریر کے ان الفاظ سے ہوسکتا ہے کہ " قیام امن عامہ خود ہر حکومت کا فرض اولین ہے ۔ لہذا اس ضمن میں پبلک کی جانب سے جو بھی کوششیں کی جائیں وہ حکومت کے واسطے قابل مسرت ہیں ۔ " تخریبی اور تاراجی سرگرمیوں سے حیدرآباد کے محفوظ رہنے کا سبب بڑی حد تک وہ مفید کام ہے جو قیام امن کی مختلف مجالس نے انجام دیا ہے ۔

حیدرآباد ایجو کیشنل کانفرنس کا سولھواں سالانہ جلسہ مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی صوبہ دار اورنگ آباد کی صدارت میں ۹- فروردی کو شروع ہوا ۔ اس کی ایک نمایاں خصوصیت ایک صنعتی نمائش تھی جس کا بڑی خوبی سے انتظام کیا گیا تھا اور جسے بہت بڑی تعداد نے دیکھا ۔ ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری نے کانفرنس کے نام ایک پیام میں یہ توقع ظاہر فرمائی کہ بانیان کانفرنس اپنا تعمیری کام جاری رکھیں گے اور حکومت سے ہرممکنہ تعاون کریں گے جو تعلیم پر سالانہ تقریباً ۱½ کروڑ روپے صرف کر رہی ہے ۔ اس کانفرنس میں متعدد قرار دادیں منظور کی گئیں جو ترقی پذیر رجحانات کی آئینہ دار ہیں ۔

* * * *

ہماری غذائی پالیسی ۔ جنگ کے پیدا کردہ حالات نے آج کل حکومتوں میں بہت سے پیچیدہ مسائل پیدا کردئے ہیں ۔ جن میں سب سے اہم اور ضروری مسئلہ غذا کی فراہمی ہے ۔ حکومت سرکارعالی نے اپنی غذائی پالیسی کو مرتب کرنے اور روبہ عمل لانے میں پبلک کی رائے اور اشتراک عمل کو ہمیشہ انتہائی اہمیت دی ۔ چنانچہ تمام تعلقوں اضلاع اور مراکز میں دیہی غذائی مجالس اور مشاورتی مجالس اعلیدہ قائم کی گئیں تاکہ دیہی اور شہری آبادی کے تمام طبقوں سے قریبی ربط قائم ہو جائے اور انکی رائے معلوم کی جاسکے ۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ادارے غذائی پالیسی کے عام اصول مرتب کرنے میں کار آمد ثابت ہوئے ہیں ۔ لیکن حالات کاتقاضہ یہ ہے کہ اس پالیسی کو پبلک کے ساتھ زیادہ موثر طور پر نافذ کرنے کے لئے مزید ذرائع اختیار کئے جائیں ۔

گزشتہ چند سال کے تجربے سے یہ ظاہر ہوا کہ غذائی پالیسی کو موثر طور پر نافذ کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اسے امداد باہمی کے اصول پر منظم کیا جائے اور اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ پیدا کنندوں ، صارفوں اور تاجروں کے نمایندے اجناس خوردنی کی تحصیل اور تقسیم کے لئے عملی طور پر اشتراک کریں ۔ چنانچہ اسی مقصد کے تحت حکومت نے تمام اضلاع کے صدر مقامات میں امداد باہمی کی تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات قائم کی ہیں ۔ امداد باہمی کی تمام انجمنیں اور تعلقہ میں رہنے والے یا کاروبار کرنے والے ایسے افراد جو دس روپے قیمت والا کم از کم ایک حصہ خریدیں تعلقہ واری انجمن ترقیات کے رکن ہوسکیں گے ان انجمنوں کا انتظام تعلقوں کے صدر مقاموں کی مجالس کے تفویض ہو گا جو ۲۰ تا ۳۰ مواضعات کے مجموعوں میں

قائم شا نون میں کام کرنے والی ذیلی مجالس کی نمائندہ ہیں۔ تحصیلدار بہ لحاظ عہدہ متعلقہ انجمنوں کے صدر ہونگے۔ اس قسم کی انجمنیں تمام تعلقوں میں قائم کی جارہی ہیں۔ یہ انجمنیں نسر و اشاعت، زرعی ضروریات کی تقسیم، ذخائر کی تصدیق اور محکمہ رسد اور حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے عطا کئے ہوئے اجازت نامجات در آمد و برآمد کی تقسیم کا کام انجام دیں گی۔ اس کے علاوہ جن انجمنوں کے پاس کافی سرمایہ ہوگا وہ اپنے حلقہ میں غلہ خرید کر ذخیرہ کریں گی اور حسب ضرورت اس کو تقسیم بھی کریں گی۔

تعلقہواری انجمنوں کے قیام اور ترقی کے ساتھ ہی محکمہ جات مال اور امداد باہمی امداد باہمی کے اصول پر غلہ کے گودام قائم کرنے کی مہم شروع کریں گے۔ ان گوداموں میں جو غلہ جمع ہوگا وہ اراکین کو قرض دیا جائے گا۔ آمدنی میں اراکین کو بطور منافع حصہ ملنے کا ادا قرض پر منہائی کا عمل ہوگا۔ خیال ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد لیوی کا انتظام بھی غلے کے گوداموں کو منتقل کردیا جائے گا جو اپنی ایک منتخبہ انتظامی مجلس کے تحت یہ کام انجام دیں گے۔

حکومت نے اس کی صراحت کردی ہے کہ اگر پبلک کے متعلقہ طبقے تعلقہ جات میں انجمنوں اور مواضعات میں غلے کے گوداموں کے قیام اور انتظام سے اطمینان بخش طور پر دلچسپی لینگے تو اس کا امکان ہے کہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو حیدرآباد کو آپریٹیو کارپوریشن میں تبدیل کردیا جائے گا تاکہ ممالک محروسہ میں بے نوضہ انجمن ہائے امداد باہمی کی وفاقی تنظیم مکمل ہوجائے۔ مجوزہ تنظیم مخروطی شکل کی ہوگی جس کے ابتدائی ادارے دیہی غلہ کے گودام ہونگے جو تعلقوں کی انجمنوں سے مربوط رہیں گے اور یہ انجمنیں بالائی ادارے یعنی کارپوریشن سے منسلک ہوں گی۔ جب یہ تجویز مکمل ہوجائے گی تو زرعی پیداوار کی خرید و فروخت اور زرعی ضروریات کی فراہمی کیلئے امداد باہمی کے اصول پر صحیح معنوں میں ایک وفاقی نظام قائم ہوجائے گا۔

ایک مرحوم پالیسی ہولڈر کی بیوی فرماتی ہیں۔

اورنگ آباد

مورخہ ۳۰-۳-۱۳۵۴ف

بخدمت شریف جناب معتمد صاحب اعزازی
حیدرآباد کوآپریٹیو انشورنس سوسائٹی محدود حیدرآباد دکن

جناب کے دفتر سے مبلغ (۵۰۰۰،۱۰) دس ہزار پانچ روپیہ کا چک مجھے بابت انشورنس مولوی سید شرف الدین صاحب قادری لکچرار عثمانیہ ٹریننگ اسکول اورنگ آباد وصول ہوا۔ میں آپ کی سوسائٹی کی بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے کارروائی کو اسقدر جلد طے کرکے ایصال رقم کا انتظام فرمایا۔

میں مقامی کارکنان اور صدر دفتر اور آپ کی اس عاجلانہ کارروائی کا مکرر دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ فقط

شرح دستخط۔ جمیل النساء بیگم صاحبہ بیوہ
سید شرف الدین صاحب قادری مرحوم۔ سابق لکچرار عثمانیہ ٹریننگ کالج

جامعہ عثمانیہ کا جلسہ عطائے اسناد ۔ جو ہز اکسلنسی نواب حاحب چھتاری کے زیر صدارت حیدر آباد کے ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا تھا ۔
سر اے ۔ آر ۔ راما سوامی مدلیار رکن رسد حکومت ہند نے خطبہ عطائے اسناد ارشاد فرمایا ۔

ہز ہائنس شہزادۂ برار نے ملاپورم میں تنگبھدرا پروجکٹ کے یادگاری کتبہ کی نقاب کشائی فرمائی

۲۰ کروڑ روپے کے مصارف سے ۶ سال میں تعمیر مکمل ہوگی

نواب زین یار جنگ بہادر نے گوداوری اور کرشنا کی عظیم الشان اسکیموں کا اظہار فرمایا

۲۸ - فروری سنہ ۱۹۴۵ع کو ملا پورم میں ، جہاں تنگبھدرا پروجکٹ کا ذخیرۂ آب تعمیر کیا جائے گا ، ہز ہائنس شہزادہ برار نے آب پاشی اور برقابی کے ایک ایسے پروجکٹ کی رسم افتتاح انجام دی جو ہندوستان میں اپنی نوعیت کا ایک عظیم ترین پروجکٹ ہوگا - جولائی سنہ ۱۹۲۳ع میں لائیڈ براج کا آغاز ہوا تھا اور اس کے بعد سے ہندوستان میں تنگبھدرا پروجکٹ جیسی کوئی اور زبر دست اسکیم نافذ نہیں ہوئی دریائے تنگبھدرا کا پانی روکنے کے لئے جو عظیم الشان اسکیم بنائی گئی ہے وہ تقریباً چھ سال کے عرصہ میں مکمل ہوگی اور اس سے صوبہ مدراس اور مملکت حیدر آباد میں پانچ پانچ لاکھ ایکڑ آراضی سیراب ہوسکے گی - ممالک محروسہ سرکار عالی میں ضلع رائچور کے تعلقہ جات گنگاوتی ، سندھنور ، مانوی ، رائچور گدوال اور عالم پور کی آراضیات سیراب ہوں گی - امید ہے کہ اس پروجکٹ سے سیراب ہونے والے علاقوں میں میووں اور ترکاریوں کی جو مقدار پیدا ہوگی وہ باشندگان ممالک محروسہ کی ضروریات کے لئے کافی ہوگی - تنگبھدرا اسکیم کے تحت برقابی بھی پیدا کی جائے گی جو آب پاشی کی اسکیم کے مقابلہ میں زیادہ تیزی کے ساتھ صرف شدہ رقم کی پابجائی کرسکے گی -

والا شان ہزہائنس شہزادۂ برار نے اس تاریخی اہمیت رکھنے والے موقع پر نواب زین یار جنگ بہادر کے پیش کردہ سپاس نامہ کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا کہ ”میں اپنے لئے اس کو ایک خصوصیت تصور کرتا ہوں کہ اعلحضرت بندگانعالی کے ارشاد کی متابعت میں تنگبھدرا پراجکٹ کا افتتاح کروں - اور مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس دریا کے پانی کو روک کر کام میں لانے اور ساتھ ہی ساتھ دیگر مائل اسکیات کی تکمیل سے ایک ایسے دور کا آغاز ہوگا جو ممالک محروسہ سرکارعالی میں زرعی اور صنعتی ترقیوں کے اہم امکانات کا ضامن ہوگا - ایسے رقبے جن کی

آب یاری دریاؤں سے کی گئی ہو اور جنھوں نے قدرت کی عطا کردہ فراوانی سے استفادہ کرکے اپنے کو خوش حال بنایا ہو، اکثر انسانی تہذیب کے گہوارے رہے ہیں اور بہر سبب یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ تنگبھدرا کا پانی خوش حالی پھیلا کر اور کشتی رانی کی سہولتیں بہم پہونچا کر اور برقی روشنی و قوت کو شہروں اور دیہات میں عام کرکے ان علاقہ جات میں ایک نئی تہذیب اور ایک نیا معیار زندگی جاری کرے گا جن میں دیرینہ خشک سالی کے حالات اس وقت تک حکومت کے لئے موجب تشویش رہے ہیں ۔ اگر چہ کہ اس پراجکٹ کے مسئلہ کو ابتداً چھیڑے ہوئے کئی سال گزر چکے ہیں تا ہم اسے خوش قسمتی سمجھنا چاہئے کہ تمام دشواریوں کو دوستانہ طور پر بادلہ خیالات اور باھمی تعاون سے حل کرنے کے بعد بالآخر مشترک ذخیرہ آب اور متعلقہ علاقوں کے مابین تقسیم آب کے مسائل طے پاگئے ۔ یہ تصفیے ہزا کسلنسی گورنر مدراس کی شخصی دلچسپی اور اعانت آمیز نظریہ کے مرھون ہیں اور آج اس تقریب میں ہزا کسلنسی کا خیر مقدم کرتے ہوئے مجھے بڑی مسرت ہے ۔ وہ تمام عہدہ دار بھی پرخلوص شکریہ کے مستحق ہیں جنھوں نے اپنی محنت شاقہ سے پراجکٹ کو موجودہ نوبت پر لانے میں مدد دی ہے ۔

جن غیر متزلزل وفاداری اور احسان مندی کے جذبات کا اظہار آپ نے کیا ہے میں اونھیں نہایت مسرت کے ساتھ اعلحضرت بندگانعالی کی خدمت میں پہنچادونگا ۔ اور اب میں آپ کے ساتھ اس دعا میں شریک ہوں کہ اعلحضرت بندگانعالی تا دیر سلامت باکرامت رہیں اور اپنی چشم مبارک سے اون خوش آئند نتائج کو ملاحظہ فرمائیں جو ان تمام اسکیمات کی تکمیل کے بعد جو بندگانعالی کی حکیمانہ رہبری میں نافذ ہوئی ہیں ملک کی خوش حالی و فراوانی کی شکل میں رونما ہوں ۔

اب میں بڑی مسرت کے ساتھ اوس کتبہ کو بے نقاب کرتا ہوں جو اس پراجکٹ کی افتتاح کی یادگار میں قائم کیا گیا ہے۔

یادگاری کتبہ

بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا ان ربی لغفور رحیم

یہ منارہ تنگبھدرا کے خزانہ آب کے قیام کے موقعہ پر اس دیرینہ عقیدت و دوستی کی یادگار میں تعمیر کیا گیا ہے جو مدراس اور حیدر آباد کی حکومتوں اور رعایا کے مابین قائم ہے ۔ خدا کرے کہ اس کا پانی ان علاقوں کی رعایا کے لئے امن و دولت کی نعمتیں مہیا کرے جیسے وہ سیراب کریگا ۔

جنرل والاشان ہز ہائنس نواب سر اعظم جاہ بہادر پرنس آف برار جی ۔ سی ۔ آئی ۔ ای نے آج بتاریخ ۱۴ ۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۴ ہجری اس یادگار کی نقاب کشائی فرمائی فقط

۲۸ ۔ فبروری سنہ ۱۹۴۵ ع ۲۷ ۔ فروردی سنہ ۱۳۵۴ ف

سپاسنامہ

نواب زین یار جنگ بہادر صدر المہام تعمیرات نے ہز ہائنس شہزادۂ برار کی خدمت میں جو سپاس نامہ پیش کیا وہ درج ذیل ہے۔

"یور ہائنس

"سررشتہ تعمیرات سرکارعالی کے عہدہ دار اور اسٹاف اپنے لئے اس کو باعث عزت تصور کرتے ہیں کہ حضرت والا شان تنگبھدرا پراجکٹ کی افتتاح کی یادگار میں جو کتبہ قایم کیا گیا ہے اس کی رسم نقاب کشائی کے لئے آج یہاں تشریف فرما ہیں ۔ اعلحضرت بندگانعالی کو اس اسکیم کے ساتھ جو دلچسپی ہے اس کا یہ بین ثبوت ہے کہ اپنی رعایا کی بہبودی کے پیش نظر جو اس اسکیم کی بدولت آب پاشی سے متمتع ہوگی اعلحضرت بندگانعالی نے اس موقع پر اپنی نمائندگی کرنے اور اس کو عزت بخشنے کے لئے خاص طور پر اپنے ولیعہد کو روانہ فرمایا ہے ۔

ہزاکسلنسی گورنر مدراس اور لیڈی ہوپ کا بھی ہم پر خلوص خیر مقدم کرتے ہیں جن کی یہاں موجودگی ہمارے لئے موجب عزت و باعث امتنان ہے ۔

تمدن کے ارتقاء کا دریاؤں اور ان کے پانی کے استعمال کی تاریخ سے بہت گہرا تعلق رہا ہے ۔ دریاؤں کے پانی کی مناسب تقسیم اور روک تھام کی بدولت بنجر اور غیرزرخیز اراضی شاداب زرعی اور صنعتی مراکز میں تبدیل ہوگئی ہیں ۔ زراعت کا دار و مدار آب پاشی پر ہے ۔ اور اس وقت تک زراعت کا کوئی ایسا ترقی یافتہ اور جدید طریقہ ایجاد نہیں کیا گیا ہے کہ جو مناسب آب پاشی کی سہولتوں کی ضرورت سے مستغنی ہو ۔ دنیا کی موجودہ کشمکش سے ایک سبق یہ بھی ملتا ہے کہ ملک کو غذا اور دیگر ناگزیر اشیاء مایحتاج کی حد تک خود مکتفی بنانے کےلئے ہرممکنہ کوشش کی جائے ۔ ہمارے ملک کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ زرعی ملک ہے ۔ لیکن ہماری پیداوار اور ہماری کثیر اور تیزی سے بڑھنے والی آبادی کو غذا فراہم کرنے کےلئے کافی نہیں ہیں اور بسبیل تذکرہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان میں اپنی ضرورت سے زیادہ پیداوار والے رقبے عموماً وہی ہیں جہاں پانی کے ذخائر کو مناسب طور پر ترقی دی گئی ہے ۔

جنوبی جزیرہ نما میں سے گذرنے والے دریاؤں میں سے تنگبھدرا ایک بڑا دریا ہے ۔ اس کا نام ماخوذ ہے دو ندیوں تنگا اور بھدرا کے ناموں سے جو ریاست میسور کے علاقہ میں غربی پہاڑی سلسلہ سے نکلتی ہیں ۔ از منہ قدیم میں بھی اس ندی کا پانی اس کے ساحل کے دونوں جانب کی اراضی کی آب پاشی کےلئے استعمال کیا جاتا تھا ۔ اور ابھی تک اس کی وادی میں قدیم آب پاشی کے مبادی و آثار پائے جاتے ہیں ۔ بہر حال یہ ایک واقعہ ہے کہ اس کثیر المقدار پانی کا صرف ایک نہایت ہی قلیل حصہ اس وقت تک استعمال کیا گیا ہے ۔

مشترک ذخیرۂ آب

مدراس ، بمبئی ، میسور اور حیدرآباد کی حکومتوں کے درمیان ایک عرصہ تک اس پراجکٹ کا مسئلہ زیر بحث رہا ہے ۔ مباحث میں دیگر امور کے منجملہ ان مختلف علاقوں کے حقوق کے تعین کا مسئلہ بھی شامل تھا جن میں سے یہ دریا بہتا ہے ۔

ملا پورم کے قریب مشترک ذخیرہ آب کے قیام کا مسئلہ پہلی مرتبہ جون سنہ ۱۹۰۳ع میں اٹھایا گیا اور متعلقہ علاقوں کے مابین تقسیم آب کا مسئلہ طے کرنے کےلئے حیدرآباد اور دیگر حکومتوں کے نمایندے ایک سے زیادہ مرتبہ اکھٹے ہوئے ۔ ایک نوبت پر یہ خیال کیا گیا تھا کہ امور تصفیہ طلب کے باقاعدہ فیصلہ کیلئے کوئی حکم یا کمیشن برائے تصفیہ آب مقرر کیا جائے ۔ لیکن نومبر سنہ ۱۹۳۸ع میں اس دریا کے پانی کے جزوی استفادہ سے متعلق ایک اصول طے ہو گیا ۔ ہز اکسلنسی سر آرتھر ہوپ گورنر مدراس کی گہری دلچسپی اور ان کی حکومت کے تعاون کا شکریہ ۔ کہ ایک مشترک ذخیرہ آب کی تعمیر اس مقام پر جہاں کہ آج ہم کھڑے ہیں شروع کرنے کا معاہدہ بالآخر جون سنہ ۱۹۴۴ع میں طے پا گیا ۔

۱۶۰ فیٹ اونچا بند

اس مقام پر (۱۰۸۸۰) دس ہزار آٹھ سو اسی مربع میل کے رقبہ کا جمع شدہ پانی ندی میں جمع ہوتا ہے ۔ کھدائی کے عمیق ترین مقام سے بند کی بلندی (۱۶۰) فیٹ ہوگی اور (۱۲۰۶۸۳۰۰۰۰۰) مکعب فیٹ پانی ذخیرہ ہوگا جس کا پھیلاؤ زیادہ سے زیادہ (۱۵۱) مربع میل ہوگا ۔ جدید ترین موجود الوقت میکانکی طریقے استعمال کئے جانے پر طغیانی کے وقت (۶۵۰۰۰۰) مکعب فیٹ پانی فی لمحہ اس ذخیرہ آب سے خارج ہوسکے گا ۔ تعمیر کی تکمیل کےلئے چھ سال کی مدت کا تعین کیا گیا ہے ۔

ضلع رائچور کےلئے ایک بڑی نعمت

دو نہریں (دریا کے ہر ایک ساحل کی جانب ایک) اس ذخیرہ آب سے نکالی جائیں گی ۔ سیدھے ساحل کی جانب کی نہر سے اضلاع کرنول و بلاری کی آب پاشی ہوگی جن کا تعلق کبھی اسی مملکت سے تھا اور جو حکومت برطانیہ

کے تفویض کئے گئے تھے ۔ بائیں ساحل کی جانب کی نہر (۳۱۱) میل لمبی ہوگی اور ضلع رائچور میں (۱۲۰۰۰۰) ایکڑ کا رقبہ اس کے زیر اثر ہوگا جس سے (۶۰۰۰۰) ایکڑ اراضی کی آب پاشی ہوسکے گی اور ضلع کی رعایا کو نئی زندگی حاصل ہوگی اور انکی امنگیں پوری ہوں گی ۔ یور ہائینس اس سے واقف ہیں کہ اس ضلع کی رعایا ایک دیرینہ خشک سالی کا شکار ہے ۔ اس اسکیم کی ایک جوئیر جو اول مرتبہ رو بہ عمل لائی جائے گی وہ ہوگی کہ جنگل اور چراگاہ کے ایک بڑے رقبہ کی آب پاشی کی جائے جن کا اضلاع کرناٹک میں فقدان ہے ۔

آب پاشی و برقابی

دوسری تجویز بھی جو پہلی مرتبہ رو بہ عمل لائی جائیگی یہ ہے کہ ان نہروں میں کشتی رانی کی جائے گی اور اس طرح سے کم خرچ حمل و نقل کے فوائد بہم پہونچائے جائیں گے ۔ نہر کے نشیب و فراز کو ترقی دے کر اس غرض کے لئے استعمال کیا جائے گا کہ (۱۰۰۰۰) کلوواٹ طاقت سے زاید برقی قوت پیدا کی جائے جس سے نہ صرف ضلع رائچور میں بلکہ ملحقہ اضلاع گلبرگہ اور محبوب نگر میں بھی صنعتی ترقی کےلئے سالانہ (۵۰۰۰۰۰۰۰) یونٹ سے زیادہ برقی قوت میسر آسکے ۔ اس سے نئی صنعتوں کے جاری کرنے میں مدد ملے گی کیونکہ ارزاں شرح سے برقی قوت کی فراہمی اس قسم کی ترقی کےلئے لازمات سے ہے ۔ زیادہ عرصہ نہ گزرے گا کہ سونا براری کی صنعت کے از سر نو جاری ہونے میں بھی اس سے مدد ملنے کا امکان پیدا ہوجائے جس کےلئے ضلع رائچور کبھی مشہور تھا ۔

۲۰ کروڑ روپے مصارف

اس پراجکٹ پر تخمیناً بیس کروڑ روپے صرف ہونگے ۔ اس صرفہ کا اندازہ یقیناً اس فائدہ کے مناسب سے کرنا چاہئے جو اس پراجکٹ کی بدولت رعایا کو خشک سالی اور قحط سے اپنے کو محفوظ رکھنے کی شکل میں حاصل ہوگا ۔ علاوہ از یں ہمارے پاس چند منفعت بخش تجاویز اور بھی ہیں ۔ جن سے اس سرمایہ پر جو اس پراجکٹ پر لگا یا جائے گا ایک معقول منافعہ حاصل ہوگا ۔ اسی پر اکتفا نہیں کیا جائے گا بلکہ سررشتہ تعمیرات اس سے بھی زیادہ اولوالعزم و مفید اسکیمات کی تیاری میں مصروف ہے جو دریائے گوداوری اور دریائے کرشنا کے پانی سے استفادہ سے متعلق ہیں ۔ یہ اسکیمات جب منظور ہو جائینگی تو نہ صرف ممالک محروسہ کو فراہمی غلہ اور برقی قوت کی ضروریات کی حد تک زیادہ خود مکتفی کر دینگی بلکہ مملکت حیدرآباد کو جنوبی ہند کے لئے غلہ کا خزانہ بنا دیں گی ۔

اظہار تشکر

یورہائینس کی خدمت میں ہم مودبانہ عرض پردازہیں کہ اس پراجکٹ سے جو اضلاع بہ صورت خوش حالی و اطمینان مستفید ہونگے ان اضلاع میں بسنے والی رعایا کے جذبات احسان مندی و شکر گزاری کو ہمارے شاہ جمجاہ کی بارگاہ میں ازراہ عطوفت پیش فرمادیں ۔ اس اظہار احسان مندی و شکر گزاری میں نہ صرف نسلاً بعد نسل ان کے جانشین شریک ہوتے رہینگے بلکہ ممالک محروسہ کی ساری رعایا اب بھی شریک ہے ۔

ہماری یہ دعا ہے کہ اعلحضرت بندگانعالی تا دیر سلامت و فائز مرام رہیں اور زیر سایہ ہمایونی اس سے زیادہ اہم اور عظیم تر اسکیمات جو زیر غور ہیں پوری ہوں ۔

مودبانہ گذارش ہے کہ یورہائینس اب اس کتبہ کو بے نقاب فرمانے کا شرف بخشیں جو آج ایک ایسے پراجکٹ کی افتتاح کی یادگار میں قائم کیا گیا ہے جس سے اعلحضرت بندگانعالی کی رعایاء کے لاکھوں نفوس کو خوش حالی و فراوانی نصیب ہوگی ۔

---

*2

حیوانوں کی نگہداشت اور زرعی معاشیات

مویشیوں کی حفاظت اور افزائش نسل کے لئے حیدر آباد کی نمایاں کوششیں

مسٹر ایچ ۔ آر ۔ اسٹیورڈ نائب صدر مجلس زراعت و پرورش حیوانات نے شعبہ پرورش و نگہداشت حیوانات کے چھٹے اجلاس منعقدہ حیدرآباد میں جو صدارتی خطبہ بڑھا اس میں یہ خیال ظاہر فرمایا کہ پرورش و نگہداشت حیوانات اور زرعی معاشیات سے متعلق حیدرآباد میں جو ترقی پذیر حکمت عملی اختیار کی گئی ہے وہ نہ صرف باشندگان ممالک محروسہ کو کثیر فائدہ پہونچانے کا ذریعہ ثابت ہوئی ہے بلکہ اس سے ایسے متعدد تجربات بھی حاصل ہوئے ہیں جن سے دوسری حکومتیں استفادہ کرسکتی ہیں ۔ حیدرآباد میں مویشیوں کو بیل روگ اور دوسرے امراض سے محفوظ رکھنے کے لئے جو کم خرچ اور موثر طریقے اختیار کئے گئے ہیں ان کا مسٹر اسٹیورڈ نے خاص طور پر ذکر کیا اور اس امر پر اپنی مسرت و طمانیت کا اظہار فرمایا کہ حیدرآباد میں زرعی علوم کا ایک ڈگری کالج قایم ہونے والا ہے اور یہ کالج ایک ایسا ادارہ ہوگا جو اب تک کسی ہندوستانی ریاست میں موجود نہیں ۔

ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی نے اجلاس کا افتتاح فرماتے ہوئے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ ” ہمارے ملک میں مویشیوں کی پرورش و افزائش کا مستقبل مویشیوں کی پرورش و علاج حیوانات کا کام کرنے والوں کی بہتر تربیت اور اعلی تر تعلیم پر اس حد تک منحصر ہے کہ یہ مسئلہ ہماری مستقل توجہ اور غور و خوض کا مستحق ہے ۔ کام کرنے والے عملے کا اچھی طرح تربیت یافتہ ہونا بہت ضروری ہے “ ۔ اس کام کے عملی پہلو کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ ” جو خیالات روبہ عمل نہیں لائے جاتے وہ اپنی قدر و قیمت سے بڑی حد تک محروم ہو جاتے ہیں ۔ “
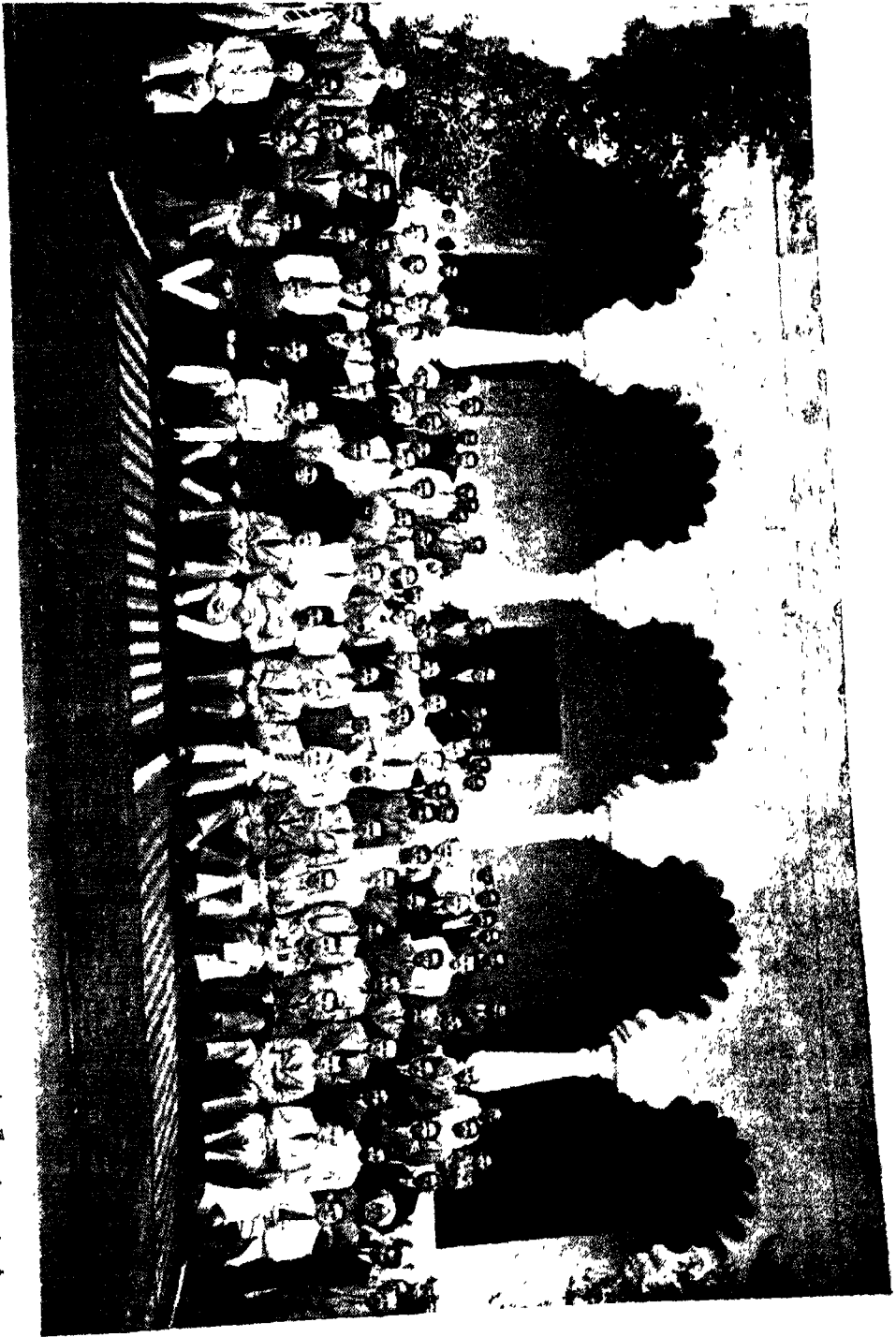
شعبہ پرورش ونگہداشت حیوانات کا چھٹا اجلاس حال ہی میں حیدرآباد میں منعقد ہوا تھا۔ ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری نے اس اجلاس کا افتتاح فرمایا۔

مرکزی مجلس تحقیقا زرعی سے حیدرآباد کا تعاون

مسٹر اسٹیورڈ نے حیدرآباد میں شعبہ پرورش ونگہداشت حیوانات کا اجلاس منعقد کرنے کی دعوت کے لئے حکومت سرکار عالی کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ ہندوستان کی تمام ریاستوں میں حیدر آباد نے مرکزی مجلس تحقیقات زرعی اوراس سے متعلق دوسرے ادارات سے سب سے پہلے تعاون کیا۔ یہی مملکت اس مجلس کی سب سے پہلی آئینی رکن بنی اور اپنی ترقی پسند پالیسی پرعمل پیرا ہو کر نہ صرف باشندگان ممالک محروسہ کے لئے مفید کام انجام دئے بلکہ اس نے ایسے تجربات بھی حاصل کئے جن سے دوسری حکومتیں بھی استفادہ کرسکتی ہیں۔

حیدرآباد کا امتیازی کام

حیوانات کی پرورش و نگہداشت کے ضمن میں حیدر آباد نے بعض صوبوں کی مرکزی مجلس تحقیقات زرعی کی مدد کی اور مویشیوں کو بیل روگ سے محفوظ رکھنے کے لئے جو تجربے کئے گئے ان میں حصہ لیا۔ چنانچہ حیدر آبامیں مویشیوں کو بیل روگ سے محفوظ رکھنے اور ٹیکہ لگانے کے لئے کم خرچ اور موثرطریقے اختیار کئے گئے ہیں اوراب مویشیوں کے ایک اورمہلک مرض لیور فلوک پر قابو پانے کی جدوجہد بھی جاری ہے سرکار عالی کے سررشتہ علاج حیوانات کی کوششوں کی بدولت ہڈیوں کی ایک بیماری کا پتہ چلا جس کی وجہ سے جانور لنگڑے ہوجاتے ہیں ۔ جنوبی ہند کے بعض حصوں میں مویشی اس بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں اور اس کا سبب یہ ہے نہ مویشی زمین میں موجود فلورائن نقصان رساں مقدار میں کھالیتے ہیں۔

کل ہند نمائش میں حاصل کردہ انعام

حیدر آباد میں دیونی نسل کے مویشیوں کی افزائش کا کام نہایت عمدگی سے انجام دیا گیا ہے اور اس میں اتنی کامیابی ہوئی ہے کہ دہلی میں منعقد شدہ کل ہند نمائش مویشیاں میں اسی نسل کے ایک سانڈ نے وائسرائے کا کپ حاصل کیا ۔

آئندہ پروگرام

مویشیوں کی پرورش و نگہداشت کے ضمن میں حیدرآباد میں جو کام انجام دیا جارہا ہے اس میں فوری اور مابعد جنگ توسیع کا مسئلہ بھی زیر غور رہا ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں زراعت کی ترقی اور مویشیوں کی پرورش ونگہداشت کے متعلق مرکزی مجلس تحقیقات زرعی نے جو یادداشت مرتب کی ہے اس میں مقامی حالات کے مطابق کچھ تبدیلیاں کر کے اسکیمیں مرتب کی جارہی ہیں ۔ ان اسکیموں کو روبہ عمل

پیام ہمایونی

دیگر اقطاع ہند کی طرح حیدر آباد بھی در اصل ایک زرعی ملک ہے۔ کاشتکاری کی کامیابی کا انحصار اچھے مویشیوں پر ہے ۔ چنانچہ زراعت اور حیوانات کی پرورش و نگہداشت میں باہم ایک قریبی تعلق ہے اور باشندگان ملک بالخصوص دیہی آبادی کی خوش حالی ان دونوں علوم کی ترقی سے وابستہ ہے ۔ ہمارے لیے اپنے مویشیوں کی حفاظت کرنا اور ان کی نسل کو بہتر بنانا ضروری ہے ۔ چنانچہ مویشیوں کی افزائش کی تدابیر سوچنے اور لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے سائنسی اور سرکاری کارکنوں کا مجتمع ہونا ایک برمحل کوشش ہے ۔ مجھے امید ہے کہ آپ کے مباحث سے ملک کی ترقی میں بڑی مدد ملے گی۔ میں اپنے دارالسلطنت میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور آپ کی کانفرنس کی ہر طرح کامیابی کا متمنی ہوں ۔

لانے کے لئے فنی قابلیت رکھنے والے اشخاص کی کثیر تعداد درکار ہوگی ۔ ہندوستان میں فی الحال جو سہولتیں حاصل ہیں وہ مناسب مدت کے اندر زیادہ اشخاص کو ضروری تربیت دینے کے لئے نا کافی ہیں ۔ چنانچہ یہ امر موجب مسرت ہے کہ حیدر آباد میں اس مقصد کے تحت ایک ایسا کالج قائم کیا جارہا ہے جہاں زراعت اور مویشیوں کی پرورش و نگہداشت کے فن کی اعلی درجوں تک تعلیم دی جائے گی ۔ اب تک کسی ہندوستانی ریاست میں اس قسم کی سہولتیں فراہم نہیں کی گئی ہیں اور حیدرآباد مستحق مبارک باد ہے کہ وہ ایک ایسے کام کی انجام دہی میں سبقت کررہا ہے جس سے باشندگان ملک کی خوش حالی میں بہت اضافہ ہوگا ۔

صدر اعظم بہادر کا خطبہ صدارت

" میرے خیال میں غالباً یہ پہلا موقع ہے کہ سعید پرورش و نگہداشت حیوانات کا جلسہ برطانوی ہند کے باہر منعقد ہورہا ہے ۔ اور جیسا کہ اصولاً ہونا بھی چاہئے تھا برطانوی ہند کے باہر منعقد ہونے والے اس پہلے جلسہ کے لئے ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کا انتخاب کیا گیا ۔ میں نے ابھی آپ کے سامنے اعلی حضرت بندگان عالی کا پیام پڑھنے کی عزت حاصل کی ہے ۔ اور اب حیدرآباد و حکومت سرکار عالی کی جانب سے آپ سب کا خیر مقدم کرنا میرے لئے موجب مسرت ہے ۔ مجھے امید ہے کہ آپ کے مباحث ہندوستان میں مویشیوں کی پرورش سے متعلق متعدد مسائل کو حل کرنے میں ممدو معاون ثابت ہوں گے ۔

ابھی بہت کچھ کام کرنا ہے

" ہندوستان جیسے ملک کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ سائنس دانوں اور سرکاری کارکنوں کو ایک دوسرے سے قریب تر ہونے کے مواقع فراہم کئے جائیں تا کہ ان کی مشترکہ جدو جہد سے ان مسائل کو حل کرنے میں مدد ملے جو تمام ملک کے لئے یکساں اہمیت رکھتے ہیں ۔ کارکنوں کے درمیان جو بے تعلقی حائل ہے اس کی وجہ سے سائنس داں کو دشواری پیش آتی ہے اور وہ اپنی تمام تر توجہات پیش نظر کام پر مرتکز نہیں کرسکتے ۔ اس قسم کے اجتماعات مشترکہ غور و فکر اور عمل کو ترقی دینے میں بہت مفید ثابت ہوئے ہیں ۔ اگر چہ کہ آپ یہاں تبادلہ خیال کرنے تجربات کی روشنی میں اپنے منصوبوں میں ردو بدل کرنے اور آئندہ کے لئے نئے پروگرام مرتب کرنے کی غرض سے جمع ہوئے ہیں تاہم مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس رائے سے اتفاق کریں گے کہ جو خیالات روبہ عمل نہیں لائے جاتے وہ اپنی قدر و قیمت سے بڑی حد تک محروم ہوجاتے ہیں ۔ میں اس بات کو ترجیح دونگا کہ معمولی پروگرام بنا کر ہم اپنی تمام کوششیں اسے ایک معقول مدت کے اندر روبہ عمل لانے پر مرتکز کردیں ۔ یہ امر یقیناً تعجب خیز ہے کہ ہم مویشیوں جیسی بہ کثرت زرعی دولت کے تحفظ اور نشو و نما پر بہت ہی حقیر رقم صرف کرتے ہیں ۔ گزشتہ جلسوں کی روئداد سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نیک ارادوں کی کمی نہیں ۔ لیکن اب تک جو تجاویز منظور کی جاچکی ہیں کاش وہ سب روبہ عمل بھی لائی گئی ہوتیں ۔ اس سے میرا یہ مقصد ہر گز نہیں ہے کہ جن لوگوں نے آپ ہی کی طرح ماہرانہ قابلیت اور وسیع تجربہ سے کام لے کر مویشیوں کی افزائش اور امراض بالخصوص وبائی امراض پر قابو پانے کے ضمن میں جو مفید کام انجام دیا ہے میں اس کی اہمیت کو کم کروں ۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کے بعض حصوں میں جو بہترین قسم کے مویشی موجود ہیں (چنانچہ حیدر آباد میں بھی دیونی اور اور وادی کرشنا کے مویشیوں کی نسل کی افزائش پر ہم خاص طور پر فخر کرسکتے ہیں) ان کی پرورش و افزائش کے بہتر طریقوں کو اختیار کرنے اور متعدی امراض پر قابو پانے کے ضمن میں ابھی بہت کچھ کام کرنا باقی ہے ۔

اہم مسائل

" آپ کے پیش نامہ میں بہت سے اہم امور شامل ہیں ان میں آئندہ مویشیوں کی پرورش کا فن سیکھنے والے اشخاص کی تعلیم کے بہترین طریقے خاص اہمیت رکھتے ہیں ۔ ڈاکٹر رالف فلپ ساکن ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے ہمارے مویشیوں کی نشو و نما کے بارے میں جو رپورٹ پیش کی ہے وہ یقیناً غور و فکر میں ممد ثابت ہوگی اور ممکن ہے

ان کی کئی تجاویز بہت عمدگی سے روبہ عمل لائی جائیں جن علاقوں میں شدید بارش ہوتی ہے وہاں مویشیوں کی پیدائش میں اضافہ کرنا اور ادنی درجہ کے مویشیوں کی نسل کو بہتر بنانا ایسے مسائل ہیں جو اس ملک کے لئے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں ۔ جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں بعض علاقوں میں اچھی نسل کے مویشی موجود ہیں لیکن بیشتر علاقوں میں زیادہ تر ایسے مویشی ہیں جو ہر اعتبار سے غیر پیدا آور ہیں ۔ آپ اس جلسہ میں جن طریقوں پر غور کرنے والے ہیں اگر ان میں سے کوئی صورت ان کو بہتر بناسکی تو یہ بھی ہندوستان کی دشواریاں کم کرنے میں بہت ممد و معاون ثابت ہوگی ۔

مرغبانی

” مجھے یہ دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی کہ آپ مرغبانی کو ترقی دینے کے امکانات پر بھی غور و بحث کررہے ہیں اور ایک ایسا طرز کار دریافت کرنا چاہتے ہیں جو انڈوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے اختیار کیا جاسکے ۔ جہاں تک کہ عام غذا کا تعلق ہے دودھ کے ساتھ بالعموم استعمال کی جانے والی شئے کی حیثیت سے انڈہ بھی ہندوستانی غذا کا ایک اہم حصہ ہے ۔ اس کے علاوہ جانوروں کی غذا میں غذائیت سے متعلق تحقیقات کرنے کا انتظام بھی آپ کے پیش نظر مباحث میں شامل ہے ۔

امراض کا انسداد

” متعدی امراض بالخصوص بیل روگ کی وجہ سے ہندوستان کو ہر سال زبر دست نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور ان امراض پر قابو حاصل کرنا یہاں مجتمع اشخاص جیسے ماہرین کا پہلا کام ہونا چاہئے ۔ مجھے یہ معلوم کرکے بڑی مسرت ہوئی کہ یہاں ایسی تجاویز بھی مرتب کی جائیں گی جن کے ذریعہ بیل روگ جیسے پرانے دشمن کا پوری طاقت سے انسداد کیا جاسکے گا ۔ بیل روگ سے حفاظت کے لئے ٹیکے لگانے کا طریقہ بہت کار آمد ثابت ہوا ہے ۔ اگر وسیع پیمانہ پر کوئی بہتر لائحہ عمل اختیار کیا جائے اور ایک کارکرد عملہ کے ذریعہ اسے روبہ عمل لایا جائے تو یہ خطرناک مرض اور دوسری وبائیں جن کی وجہ سے بکثرت جانور ہلاک ہوتے ہیں موثر طور پر دور کی جاسکتی ہیں ۔

زیادہ اہم کام

” کسی زندہ نظام میں حالات کے مطابق نئے نئے طریقے اختیار کرنا ضروری ہے ۔ ایک غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ صوبوں اور ریاستوں کے محکمہ جات علاج حیوانات کو اتنی ترقی کیوں کر دی جاسکتی ہے کہ وہ متعدی امراض پر قابو پانے کے زیادہ اہل ہوجائیں ۔ اب تک ان محکموں کا کام حیوانوں کا الگ الگ علاج اور دیکھ بھال کرنے تک محدود رہا ۔ اس میں شک نہیں کہ یہ کام بھی قابل تعریف ہے اور مویشیوں کے مالک اسے بہت پسند کرتے ہیں ۔ لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ اہم کام گلہ کا علاج اور نگہداشت ہے کیونکہ معاشی اعتبار سے اسی کو حقیقی اہمیت حاصل ہے ۔

تربیت

” ہمارے ملک میں مویشیوں کی پرورش و افزائش کا مستقبل مویشیوں کی پرورش و علاج حیوانات کا کام کرنے والوں کی بہتر تربیت اور اعلی تر تعلیم پر اس حد تک منحصر ہے کہ یہ مسئلہ ہماری مستقبل توجہ اور غور و خوض کا مستحق ہے ۔ کام کرنے والے عملہ کا اچھی طرح تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے اور ان کے رہنمائی کے لئے ایسے اشخاص بھی ہوں جو جدید سائنٹفک طریقوں سے بخوبی واقف ہوں ۔ مجھے مسرت ہے کہ آپ نصابات کو از سرنو مرتب کرنے کے مسئلہ پر بھی غور کریں گے ۔

ایک مرتبہ پھر میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ یہ امر نہایت طمانیت بخش ہے کہ شعبہ پرورش ونگہداشت حیوانات جیسا ماہرین فن کا ادارہ حیدرآباد میں اپنا جلسہ منعقد کررہا ہے مجھے پورا یقین ہے کہ آپ کی کانفرنس بہت کامیاب ثابت ہوگی اور میں امید کرتا ہوں کہ اس موقع پر آپ کے مباحث مملکت آصفیہ کے لئے بہت مفید اور کار آمد ثابت ہوں گے ۔ آپ کے پیش نظر مباحث سے تمام ملک کو دلچسپی ہے اور آپ کے فیصلے اصولی اور معاشی اعتبار سے بہت اہم ہوں گے ۔“

حیدرآباد اور ما بعد جنگ ترقیات

مسائل اغذیہ کو فوقیت حاصل ہوگی

سر آرد سیر دلال رکن منصوبہ بندی و ترقیات حکومت ہند نے حیدرآباد کے ایوان تجارت کے سالانہ عشائیہ میں تقریر کرتے ہوئے حیدرآباد کی ما بعد جنگ ترقیات کی تجاویز کی بہت تعریف فرمائی اور یہ یقین دلایا کہ مرکزی حکومت ملک کی غذائی صورت حال پر قابو پانے کے لئے فوری اور دور رس دونوں قسم کی تدابیر اختیار کر رہی ہے۔

میر لائق علی صاحب صدر ایوان تجارت نے مہمانوں کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے موجودہ اہم مسائل بالخصوص ترقیات ما بعد جنگ کے بارے میں تجارتی طبقے کے نقطہ نظر کی وضاحت فرمائی۔ لائق علی صاحب نے حیدرآباد کے لئے ایک آزاد بندرگاہ کا مطالبہ کیا اور یہ توقع ظاہر فرمائی کہ جنگ ختم ہونے کے فوراً بعد ہی باشندگان ممالک محروسہ کی یہ آرزو پوری ہو جائے گی۔

غذائی مسئلہ

میر لائق علی صاحب نے اس امر پر زور دیا کہ ہمیں غذائی مسئلہ کو اپنی تمام مصروفیات میں پہلا مقام دینا چاہئے اور جب تک کہ ہمارے پاس وافر مقدار میں غذا موجود نہ ہو جائے ہمیں اس مسئلہ سے تغافل نہ برتنا چاہئے۔ ابھی تک ہم کاشت کار کو زراعت کے بہتر طریقے سمجھانے یا آبپاشی کی نئی اسکیموں اور کھاد کی تیاری کی بحث ہی میں الجھے ہوئے ہیں تاکہ ان کی مدد سے ہم زیادہ غلہ فراہم کرسکیں۔ ہم ابھی تک کسانوں کی ترقی تعلیم اور اچھے طریقہ کاشت کی اشاعت کی صرف باتیں کر رہے ہیں اور مویشیوں کی روز افزوں کمی پر بھی تا حال کوئی خاص توجہ نہیں کی۔

ترقیات ما بعد جنگ

ما بعد جنگ ترقیات کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے میر لائق علی صاحب نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ ما بعد جنگ تنظیم کے لئے کوئی ایسی اسکیم مرتب کرنا عملی اعتبار سے ممکن نہیں جو ہندوستان جیسے ذیلی بر اعظم کے تمام حصوں میں سائنٹفک اصولوں پر اور پوری خوبیوں کے ساتھ نافذ ہوسکے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہر علاقے کی ترقی کا انتظام اس کے مقامی حالات کے اعتبار سے ہو اور اس علاقے کی حکومت ایسی تدابیر سوچے اور ایسے وسائل اختیار کرے کہ جس سے یقینی اور جلد تر ترقی ہوسکے۔ نیز جہاں ضرورت ہو فراخ دلی سے بیرونی امداد بھی

پہنچائی جائے۔ اگر اس اصول کی پوری پوری پابندی نہ کی گئی تو اس ملک میں غیر متوازن معاشی حالت پیدا ہوجائے گی۔

حیدرآباد کا موقف

میر لائق علی صاحب نے اس بات کی وضاحت فرمائی کہ ہم یہاں حیدرآباد میں ایک ایسا عام زاویہ نگاہ رکھتے ہیں جو ہمارے بقیہ ہندوستانی بھائیوں کے زاویہ نگاہ سے بہت زیادہ مختلف نہیں ہے۔ لیکن ہماری روایات اور ہمارے یہاں کے قدرتی تعلقات کی بدولت جو ہمیں اپنی اس سرزمین سے اور یہاں کے مہربان اور فیاض حکمران سے ہیں ہم تمام معاملات کو بالکل اس نظر سے نہیں دیکھ سکتے جس نظر سے ہمارے ہمسایہ دیکھتے ہیں۔ ہم اپنی امتیازی شان کو بر قرار رکھنا اور دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس امتیازی حیثیت کو بر قرار رکھتے ہوئے اور اپنی قدرتی اور جائز تمناؤں کو باعزت دیکھتے ہوئے ہم آپ سے انتہائی ممکنہ تعاون کرنے کےلئے تیار ہیں۔ ہم فطرتاً فیاض واقع ہوئے ہیں اس لئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے ساتھ جو کچھ بھی سلوک ہوگا اس کا بدل ہماری جانب سے اس سے زیادہ ہی ہوگا۔

جائز مطالبات

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے لائق علی صاحب نے فرمایا کہ ہم حیدرآباد کےلئے ایک آزاد بندرگاہ دیکھنے کے عرصہ سے متمنی ہیں اور مجھے قوی امید ہے کہ ما بعد جنگ زمانہ میں جلد ہی ہماری یہ تمنا پوری ہو جائے گی نیز ہمیں اپنی ترقی کےلیے باہر سے چند خام اشیاء کی بھی ضرورت ہے۔ بعض اور ذرایع اندرون ملک ہیں جن پر ہمیں پوری طرح دسترس حاصل نہیں ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہماری ان ضروریات کا جلد از جلد تکملہ ہوسکے گا جس سے نہ صرف ہماری معاشی حالت بہتر ہو جائے گی بلکہ ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ اپنے ہمسایوں کی بھی کافی مدد کرسکیں۔

اس کے علاوہ ہندوستان کے اسٹرلنگ کی فاضلات اور ہندوستان میں قابل وصول ڈالر رقوم کے طریقہ خرچ کا مسئلہ بھی در پیش ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ ان دونوں قسموں کی رقوم میں حیدرآباد کا خاص حصہ رہے گا اور ان کے خرچ کرنے کے معاملات میں حیدرآباد کو کافی دست رس رہے گی۔ ہمارے فینانس ممبر آنریبل مسٹر غلام محمد کی عقلمندی اور دور اندیشی کی بدولت اس وقت علاوہ تمام دوسری امدادوں کے حیدرآباد نے حکومت ہند کو پچاس کروڑ سے زیادہ قرض دیا ہے اور اس لئے ہمارے حقوق مرجح ہیں جن کو کسی صورت میں بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

غلط فہمیوں کا ازالہ

مابعد جنگ ترقیات سے متعلق حکومت کی پالیسی کے بارے میں بعض غلط فہمیوں کو دور کرتے ہوئے میر لائق علی صاحب نے فرمایا کہ میرا یہ خیال ہے کہ زمانہ ما بعد جنگ میں سب کو موزوں مقام حاصل رہے گا۔ اگر چہ یہ مقام مالی نقطہ نظر سے ایک حد تک واجبی طور پر محدود ہو جائے گا۔ ہمیں اپنا مقصد حاصل کرنے کےلئے سوسائٹی کے ہر ایک رکن کی مدد کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ موقع رد عمل اور مبادل تحریکوں کا ہر گز نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی پر خلوص رواداری اور فیاضانہ حکمت عملی ایسے تمام شکوک و شبہات کو دور کردے گی۔

اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے لائق علی صاحب نے فرمایا کہ میں نواب صاحب چھتاری کے حسن تدبر اور توازن فکر کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور مجھے امید ہے کہ آیندہ چل کر یہ دونوں خوبیاں حکومت حیدرآباد کے ہر شعبہ کے خصوصیت بن جائیں گی۔

شاہ ذیجاہ کی مدبرانہ رہنمائی

ہزاکسلنسی نواب صاحب چھتاری نے اپنی تقریر میں ان عظیم الشان ترقیات کا ذکر فرمایا جو **حضرت بندگان عالی** کی مدبرانہ و دور اندیشانہ رہنمائی میں مملکت حیدرآباد کے مختلف شعبہ ہائے حیات میں ہوئی ہیں اور حیدرآباد نے

اپنی گذشتہ امتیازی روایات کو برقرار رکھا ہے ۔ ہز اکسلنسی نے میر لائق علی صاحب کے اس خیال سے اتفاق کیا کہ نہ صرف حیدرآباد بلکہ مجموعی طور پر ہندوستان کے ہر حصہ میں آج کل اہم ترین مسئلہ غذائی مسئلہ ہے ۔ ہندوستان کے دوسرے حصوں سے حیدرآباد کا مقابلہ کرتے ہوئے ہز اکسلنسی نے فرمایا کہ حیدرآباد کی غذائی صورت حال مقابلتاً کہیں زیادہ بہتر ہے ۔ " ہم نہ فاقہ کرنا چاہتے ہیں اور نہ اپنے ہمسایہ کو فاقہ کشی میں مبتلا دیکھنا چاہتے ہیں " ۔

ما بعد جنگ ترقیات

ترقیات ما بعد جنگ کا تذکرہ کرتے ہوئے ہز اکسلنسی نے فرمایا کہ حکومت سرکار عالی ما بعد جنگ ترقیات کے مسئلہ پر واجبی توجہ کر رہی ہے ۔ چنانچہ حیدرآباد میں اس مسئلہ کو نہ صرف حل کیا گیا بلکہ اس ضمن میں کچھ عملی کام بھی ہوچکا ہے ۔ حکومت سرکار عالی کے سامنے خود اپنے مسائل اور مشکلات ہیں اور مجھے پورا یقین ہے کہ حکومت کو ما بعد جنگ منصوبہ بندی اور اسکیمات کو روبکار لانے میں تجارتی طبقہ کا کامل تعاون عمل حاصل ہوگا ۔ نواب صاحب نے اپنے اس ایقان کا بھی اظہار فرمایا کہ ترقیات ما بعد جنگ میں حیدرآباد ہمہ ہندوستان کی رہبری کرے گا اور ہم حضرت بندگان اقدس کی مدبرانہ قیادت میں ایک عظیم تر، قوی تر اور زیادہ خوش حال حیدرآباد کو دیکھیں گے ۔

ما بعد جنگ منصوبہ بندی میں حیدرآباد کی ترقی

سر آردشیر دلال نے ما بعد جنگ تنظیم میں ان امور کی انتہائی تعریف فرمائی جو اس ضمن میں جناب غلام محمد صاحب نے انجام دیئے ہیں ۔ سر آردشیر نے فرمایا کہ " چونکہ میں صوبجات متوسط جیسے پس ماندہ صوبہ سے تعلق رکھتا ہوں اس لئے آپ کی ترقیاں میرے لئے بہت دل خوش کن ہیں " ۔

قربانیوں کی ضرورت

سر آردشیر نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ ما بعد جنگ ترقیات کی اسکیموں کو صرف جمع شدہ محفوظ مدات سے ہی روبہ عمل لانا ممکن نہیں ۔ اگر باشندگان ملک ان اسکیموں سے فائدہ اٹھانے کے خواہش مند ہیں تو ان کو قربانیاں کرنی پڑیں گی ۔ برطانوی ہند میں محاصل کی سطح موجودہ سطح سے بہت بلند نہ ہوگی ۔ اگر آپ ان اسکیموں کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں تو یہاں محاصل کی سطح کو بتدریج برطانوی ہند میں محاصل کی سطح کے برابر کرنا پڑے گا ۔ کیونکہ صرف اسی صورت میں آپ کی مملکت میں ما بعد جنگ ترقیات کی اسکیموں سے برطانوی ہند کے مماثل فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے ۔

سب کے لئے مواقع

معاشی مسائل کے بارے میں سر آردشیر نے فرمایا کہ ان کی نوعیت سیاسی ہے اور ان کے متعلق وہ کوئی رائے ظاہر نہیں کرسکتے ۔ طبقہ واری مفاد اور ما بعد جنگ زمانہ میں ان کی حیثیت کے متعلق غلط فہمیوں کے بارے میں سر آردشیر نے فرمایا کہ ما بعد جنگ زمانہ میں ہر ایک کے لئے وسیع مواقع ہوں گے ۔ ہم روسی نظام کو اختیار نہیں کریں گے ۔ ہم کسی طبقے یا کسی معاشرے کو ختم کرنا نہیں چاہتے ۔ ہمارا نصب العین منظم ترقی ہے اور کسی شخص کے لئے تشویش کی کوئی وجہ نہیں ۔ تاہم جنگ کے بعد طبقوں کی اجارہ داری اور خصوصی حقوق کے لئے اتنی آسانیاں نہ ہوں گی جتنی کہ اب تک رہی ہیں چنانچہ اشخاص کی خود غرضیوں کو اجتماعی مفادات کا تابع ہونا لازمی ہے ۔

مشترکہ جد و جہد

جناب غلام محمد صاحب نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ حیدرآباد کے لئے ما بعد جنگ ترقی کی تمام تجاویز میں برطانوی ہند کی تقلید کرنا ضروری نہیں ۔ حیدرآباد میں اب تک ما بعد جنگ تنظیم کے جو منصوبے مرتب کئے گئے ہیں وہ سرکاری اور غیر سرکاری افراد کے تعاون اور مشترکہ غور و خوض کا نتیجہ ہیں جن کی ما بعد جنگ تنظیم سے متعلق مختلف کمیٹیوں میں تقریباً مساوی نمایندگی رہی ہے ۔

بتدریج تبدیلیاں

غذائی مسئلہ اور غذائی صورت حال پر قابو پانے کےلئے اختیار کردہ مختلف تدابیر کا ذکر کرتے ہوئےصدرالمہام بہادر مالیات نے فرمایا کہ غذائی پالیسی کو روبہ عمل لانے میں حکومت نے قلیل المدت اور طویل المدت دونوں پالیسیوں کو پیش نظر رکھا ۔ حکومت کو کاشتکاروں کے مفادات کی حفاظت کرنا ہے اور ہر وہ شخص جس نےزرعی تنظیم کے مسئلہ پر غور و فکر کیا ہے اس کا اعتراف کرےگا کہ درمیانی اشخاص کا واسطہ برخواست کردینے سے پیدا کنندہ کو فائدہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے باشندگان ملک کے معیار زندگی کو بلند کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے غلام محمد صاحب نے یہ یقین دلایا کہ تبدیلیاں بتدریج عمل میں لائی جائیں گی اور زرعی پیداوار کی خرید و فروخت میں جو لوگ مشغول ہیں انہیں آہستہ آہستہ ہٹایا جائےگا ۔ چونکہ ان لوگوں کےلئے روزگار کے نئے وسائل کھل جائیں گے اس لئے ان لوگوں کےلئے صرف روزگار کے تعین کا سوال ہوگا ۔ کسی خاص طبقے کو پامال کرنا مقصود نہیں ۔ غلام محمد صاحب نے یہ توقع ظاہر فرمائی کہ ایوان‌تجارت ایسے اراکین کو اعتدال پسندبنانے کےلئے اثر ڈالے گا جو ان مسائل کے متعلق صرف محدود اور مقامی نقطہ نظر سے غور کرتے ہیں ۔

حکومت کی ترقی تدبیر عمالی حکمت عملی

غلام محمد صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ حکومت نے ایک علحدہ عمالی شعبہ قایم کیا ہے اور تربیت یافتہ عملہ کی فراہمی‌میں مصروف ہے تاکہ ایک ترقی یافتہ عمالی پالیسی پر عمل کیا جاسکے ۔ عمال‌کی حالت میں ترقی، ایک ایسی مملکت‌میں‌جہاں‌صنعت‌کاری‌بالکل‌نئی ہے،انتہائی‌ضروری ہے اورایوان تجارت کوچاہئے کہ‌وہ اس مسئلہ‌میں فراخ دلی سے تعاون کرے ۔ آپ نے اس حقیقت سےبھی آگاہ کیا کہ سرمایہ داری اور صنعت کاری کا بھدی شکل میں رکھنا کسی قسم کےصنعتی نظام کے نہ رکھنے سےبھی زیادہ خطرناک ہے ۔ اور اس بات پر زور دیا کہ ایوان تجارت کے اراکین ان مسائل پرپوری‌طرح توجہ کریں ۔

زیادہ سے زیادہ تعداد کی بھلائی

مابعد جنگ منصوبہ بندی کے مسائل کا تذکرہ کرتے ہوئے غلام محمد صاحب نے اپنے آپ کو سرآردشیر دلال کے خیالات سے بالکل متفق بتلایا ۔ منصوبہ بندی کا مقصد عوام کا معیار زندگی بلند کرنا ہے اور ہر متمدن حکومت کا بھی مقصد ہوتا ہے کہ زیادہ سےزیادہ تعداد کی بھلائی ہو اور فائدہ پہنچایا جائے ۔ آپ نے اس ایقان کا اظہار فرمایا کہ ایوان تجارت یا کوئی ادارہ جس کے مفادات مضمر ہوں اس قسم کے مقصد کی افادیت کا منکر نہ ہوگا ۔ اور اگراس مقصدکےحصول میں اس کواپنےمفادات میں کسی قسم کی کمی بیشی کرنی پڑے اور اس سے عوام کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو فائدہ پہونچتا ہو تو یقین ہے کہ‌ترقی یافتہ اوروسعت نظر کےتحت سونچاہواذاتی مفاد ہی ایسے طبقات کو مجبور کرےگا کہ وہ اس قسم کی کمی بیشی کا لحاظ نہ کریں بلکہ اس بڑے نصب العین کے حصول میں ممد و معاون ہوں جو ان کے پیش نظر ہے ۔ چند کی بھلائی اکثریت کی فلاح و بہبود پرغالب نہیں آسکتی ۔ حکومت بہر حال یہ خواہش رکھتی ہے کہ اس قسم کے انتظامات جہاں تک ہوسکے رضا کارانہ خواہش کی بناء پر کئے جائیں اور ان پر کسی قسم کی سختی نہ ہو تاکہ منظم طریقہ پر ترقی کی منزلیں طے کی جاسکیں ۔ قربانیاں پیش کرنی ہوں‌گی اور بغیر قربانیوں اور ایثار اور زیادہ ذمہ داریاں قبول کئے یہ نا ممکن ہے کہ کسی قسم کی ترقی کی جاسکے ۔

محاصل

مابعد جنگ ترقیات کے مصارف کی پابجائی کےلئےمحاصل بیجی اضافے پر اظہار خیال کرتے ہوئے غلام محمد صاحب نے سر آرد شیر دلال کے اس خیال سے اتفاق فرمایا کہ اگر ما بعد جنگ منصوبوں کو نافذکرنا ہے تو محاصل کی شرح پر نظر ثانی کرنی ضروری ہے اور اپنا یہ ذاتی خیال بھی

ظاہر فرمایا کہ مابعد جنگ اسکیموں کی ترقی خود جدید ذرائع آمدنی پیدا کردے گی۔ محاصل کی اسکیم میں بہر حال مقامی حالات اور ماحول پر نظر رکھنا ضروری ہے اور کسی مخصوص رقبہ کی حیثیت و حالت اور کامل اقتصادی حالات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ مزید برآں ممالک محروسہ میں محاصل کے طریق کا فیصلہ کرنے میں کامل محاصلی نظام پر نظر رکھنی پڑے گی نہ کہ علحدہ محاصل پر۔ جہاں آپ نے اس کی ضرورت محسوس کی کہ جارحیت اصحاب ایثار اور قربانی کے لئے تیار ہو جائیں وہاں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ اس خیال کی بھی تائید نہیں کرسکتے کہ حیدرآباد تفصیلی طور پر اس نظام محاصل کی پیروی کرے جس پر برطانوی ہند میں عمل ہو رہا ہے۔ جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ بڑے بڑے فنڈ حاصل کئے جائیں تا کہ ما بعد جنگ اسکیمیں نافذ کی جائیں اور محاصل کے ایسے طریقے، جن سے زائد رقم حاصل ہوسکے، اختیار کرنے کا سوال سیاسی سوال نہیں۔

حکومت کی اعلی ساکھ

غلام محمد صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ابھی کہا گیا ہے کہ حیدرآباد کے بڑے بڑے فاضلات حکومت ہند کے پاس ہیں حیدرآباد کے اب تک کوئی اسٹرلنگ فاضلات نہیں ہیں اور یہ کہ برطانوی ہند میں جو ۵۰ کروڑ روپے لگائے گئے ہیں ان میں سے تقریباً نصف کاغذی کرنسی کی محفوظ رقم ہے اور اس لئے اس رقم کو مابعد جنگ اسکیموں میں صرف کرنے کے لئے حاصل نہیں کیا جاسکے گا۔ آپ نے اس کا بھی ذکر فرمایا کہ حکومت حیدرآباد نے ڈھائی فی صدی کے منافع کا اعلان کرکے چند کروڑ روپیے کے قرضے حاصل کئے ہیں اور ان کی آمدنی کو بعض ایسی اسکیموں کو روبہ عمل لانے میں صرف کیا جائے گا جن پر حکومت دوران جنگ ہی میں کام شروع کر دینا چاہتی ہے۔ حکومت حیدرآباد کے ان قرضوں کے حصول میں کامیابی کا باعث اس کی اعلی ساکھ ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ حید رآباد کا مارکٹ اس قابل ہے کہ قرضہ کی ایک متوازن اسکیم کو ترقی پذیر مقاصد کے لئے نافذ کیا جاسکے۔

بہتر نظم و نسق

غلام محمد صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ کامیابی کے ساتھ مابعد جنگ اسکیموں پرعمل کرنے کے لئے ایک اور ضروری چیز نظم و نسق کی بہتر صلاحیت رکھنے والی مشنری ہے۔ نظم و نسق کی کارکردگی پر تنقید کرتے ہوئے اس پہلو کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ تا وقتیکہ نظم و نسق کا ایک اعلی معیار برقرار نہ رکھا جائے کام کی خرابی کا ہونا لازمی ہے اس لئے کہ ان کی کامیابی کے لئے متعدد قسم کی اور عوام کی عادتوں میں دخل اندازی کی لامحالہ ضرورت ہوگی۔ ایک ایسی سول سروس جو کسی قسم کی تخریبی کارروائیوں سے متاثر نہ ہوسکے اور نظم و نسق کی ایک بہترین مشنری معاشی منصوبہ بندی کی ہر ایک اسکیم کے لئے لابدی ہے۔

اپنی تقریرختم کرتے ہوئے غلام محمدصاحب نےحکومت اور صنعتی اور تجارتی طبقہ کے درمیان زیادہ اشتراک عمل کی اہمیت پر زور دیا اور اپنے اس ایقان کا اظہار فرمایا کہ طبقہ واری مفادات بتدریج رائے عامہ کے رجحانات کو پوری طرح محسوس کرنے لگیں گے اور حیدرآباد کو ترقی دینے میں زمانہ کے ساتھ چلیں گے۔

گولکنڈہ کے ہیرے

(ازمسٹر ٹی - ڈبلیو - لاتوش)

گولکنڈہ کا پہاڑی قلعہ کسی زمانہ میں قطب شاہی سلاطین کا اہم مورچہ تھا اور ہیرے کی کانوں کی بدولت اس نے اتنی شہرت حاصل کرلی کہ انگریزی زبان میں یہ نام دولت کی کان کے معنوں میں استعمال ہونے لگا - سیاحوں نے گولکنڈہ میں ہیروں کی کانوں کے تذکرہ کو اپنے سفر ناموں میں نمایاں جگہ دی ہے اور گولکنڈہ ہیروں کا خزینہ تصور کیا جاتا رہا ہے - اگرچہ کہ یہ کانیں اس قلعہ سے کافی فاصلہ پر واقع تھیں لیکن گولکنڈہ کو یہ شہرت حاصل ہونا لازمی تھا کیونکہ نہ صرف قطب شاہی سلاطین بلکہ هندو حکمرانوں کے زمانہ میں بھی گولکنڈہ ہیروں کی تجارت کا مرکز تھا -

کیپٹن من کی تحریروں کے مطابق یہ کانیں دریائے کرشنا سے متصل علاقہ میں واقع تھیں جو اب اضلاع کڑپہ، کرنول، بلاری اور گرداوری پر مشتمل ہے - ان کانوں میں ہیروں کی تعداد لا محدود تھی اور سنہ ۱۹۲۸ع تک تمام دنیا کے لئے ان ھی کانوں سے ہیرے فراہم کئے جاتے تھے - ایک سنسکرت کتاب میں جو چھٹی صدی عیسوی میں لکھی گئی تھی ان علاقوں کا تذکرہ ہے جہاں سے ہیرے نکالے جاتے تھے اور مارکوپولو نے بھی " متوفیلی " کے عنوان سے ان کا تذکرہ کیا ہے - پندرھویں صدی کے ایک اطالوی تاجر اور سیاح نکولودی کونتی نے بھی ہیرے کی کھدائی کا تذکرہ کچھ ایسے پر اسرار انداز میں کیا ہے کہ وہ الف لیلہ کی ایک کہانی معلوم ہوتی ہے کیپٹن من کے خیال میں یہ کہانی دولت کی دیوی کی پوجا کے مراسم پر مبنی ہے -

ابتدائی زمانہ کے یورپی سیاحوں میں سے جن لوگوں نے ہیروں اور ان کی کانوں کی کھدائی کے متعلق لکھا ہے ان میں اہم ترین شخص ٹیورنیر ہے - جو ہیروں کا تاجر تھا اور جس نے جواہرات جمع کرنے کے لئے سنہ ۱۶۳۶ع اور ۱۶۶۲ع کی درمیانی مدت میں چھ مرتبہ مشرق کا سفر کیا - ٹیورنیر گولکنڈہ بھی آیا تھا اور اس نے گولکنڈہ اور اس سے منسوب ہیرے کی کانوں کا تفصیلی طور پر ذکر کیا ہے - ٹیورنیر نے اپنے سفر نامہ ھند میں راول کنڈہ (پہاڑی قلعہ) اور گنی کولور کا بھی ذکر کیا ہے - موخرالذکر مقام کی شہرت کا سبب یہ ہے کہ یہاں ایک ہیرا نکلا تھا جو پہلے " مغل اعظم " اور پھر " کوہ نور " کے نام سے مشہور ہوا - ٹیورنیر نے راول کنڈہ اور کولور میں ہیرے نکلتے ہوئے بھی دیکھا اور اس زمانہ کے کان کنی جو طریقے اختیار کرتے تھے ان کا مطالعہ کیا - چنانچہ اس نے ہیرے کی کانوں والے علاقے اور کانوں سے ہیرے نکالنے کے آلات کا تفصیلی ذکر کیا ہے - کان کی کھدائی سے قبل جو رسمیں انجام دی جاتی تھیں ٹیورنیر نے ان کا بھی تذکرہ کیا ہے -

ٹیورنیر کے بیان کے بموجب مغل اعظم نامی ہیرا سنہ ۱۶۵۶ع یا ۱۶۵۷ع میں کولور میں نکلا تھا جو دریائے کرشنا کے کنارے واقع ہے - یہ ہیرا میر جملہ نے ترشوائے بغیر شاہجہاں کو پیش کیا - کہا جاتا ہے کہ اس وقت اس کا وزن ۹۰۰ رتی تھا - ٹیورنیر نے سنہ ۱۶۶۵ع میں یہ ہیرا اورنگ زیب عالمگیر اعظم کے خزانہ میں دیکھا تھا اور اس وقت اس کا وزن صرف ۳۱۹ ½ رتی رہ گیا تھا - کیونکہ وینس کے ایک فرنگی ہیرا تراشنے والے نے اس کا بڑا حصہ کاٹ دیا تھا - جب نادر شاہ نے دھلی پر حملہ کیا تو یہ ہیرا بھی اس کے قبضہ میں آیا - چنانچہ اس نے اس کا نام " کوہ نور " رکھا - کوہ نور دنیا کا ایک مشہور ترین ہیرا ہے اور اس کے متعلق کئی کہانیاں بیان کی جاتی ہیں - فی الوقت یہ ہیرا انگلستان کے شاہی خاندان کی ملک ہے اور آمسٹرڈم میں دو بارہ تراشے جانے کے بعد اس کا وزن ۱۰۶ $\frac{1}{16}$ کیرٹ رہ گیا ہے -

میر جملہ جس نے یہ ہیرا شاہجہاں کو پیش کیا تھا قطب شاہی سلطنت کا ایک بڑا امیر تھا جس کی دولت کا ذکر کرتے ہوئے ٹیورنیر نے کہا ہے کہ میر جملہ کے

پاس جو ہیرے تھے ان کا مجموعی وزن بس من تھا - جب گولکنڈہ کے امرا کی دولت کا یہ حال تھا تو پھر بادشاہ کی دولت کا کیا کہنا۔ سلطان گولکنڈہ کی مملوکہ ہیرے کی کانوں کے بارے میں ٹیورنیر نے یہ لکھا ہے کہ مسولی پٹم کے قریب جو کانیں ہیں ان سے ہیرے نکالنے کی جن لوگوں کو اجازت دی جاتی ہے وہ فی گھنٹہ ایک پگوڈا ادا کرتے ہیں چاہے ہیرے نکلیں یا نہ نکلیں - اس کے علاوہ جو خاص کانیں ہیں ان سے جتنے ہیرے نکلتے ہیں وہ سب بادشاہ کی ملک ہوتے ہیں - ان کانوں میں چھ ہزار آدمی مسلسل کھدائی کرتے ہیں اور روزانہ اوسطاً دس پاونڈ وزن کے ہیرے نکالے جاتے ہیں - ہیرے کی ان کانوں کی وجہ سے ہی گولکنڈہ کی دولت کے قصے تمام دنیا میں مشہور ہو گئے -

سنہ ۱۶۶۷ع میں تھیونیو نامی ایک اور فرانسیسی سیاح گولکنڈہ آیا تھا جس نے عبد اللہ قطب شاہ کے بیش قیمت جواہرات کا بہت تفصیلی ذکر کیا ہے- جس سے بخوبی یہ اندازہ ہوسکتا ہے کہ یہ بادشاہ جواہرات کس کثرت سے استعمال کرتے تھے اور ان کے خزانوں میں کس قدر دولت رہتی تھی - گولکنڈہ کے سلاطین کی دولت کے متعلق جو قصے بیان کئے گئے ہیں ان کی تصدیق اس بے شمار دولت سے بھی ہوتی ہے جو گولکنڈہ فتح ہونے کے بعد اورنگ زیب عالمگیر اعظم کے ہاتھ آئی -

ان سیاحوں کے علاوہ سنہ ۱۶۶۲ع میں ویلم میتھد ، سر انڈریس سکوری اور سر آڈولف ٹامسن بھی گولکنڈہ آئے تھے اور انہوں نے بھی دریائے کرشنا کے کنارے واقع ہیرے کی کانوں کا تذکرہ کیا ہے - ان کا بیان ہے کہ ان کانوں سے ہیرے نکالنے کے لئے ٹھیکیدار بادشاہ کو ۳۰۰۰۰۰ پگوڈے (۱۲۰۰۰۰) پونڈ دیتے تھے اور دس کیرٹ سے زیادہ وزن کے جتنے ہیرے نکلتے وہ بھی بادشاہ کی ملک ہوتے تھے -

سنہ ۱۶۷۷ع میں ارل مارشل نے برطانیہ کی رائل سوسائٹی میں بیجا پور اور گولکنڈہ کی ہیروں کی کانوں کے متعلق ایک رپورٹ پیش کی تھی جو غالباً چو ملی نامی ایک شخص کی مرتب کی ہوئی تھی - یہ شخص ایسٹ انڈیا کمپنی کی جانب سے ہیرے خریدنے کے لئے گولکنڈہ آیا تھا اور یہاں کئی سال قیام کیا - اس رپورٹ میں ایسی ۲۳ کانوں کے نام دئے ہوئے ہیں جو سلطنت گولکنڈہ میں واقع تھیں اور ان کانوں سے نکلنے والے ہیروں کی تفصیل بھی درج ہے -

ارل مارشل نے کورور کی کان کو سب سے قدیم قرار دیا ہے جو خیال ہے کہ گنتکل سے بیس میل کے فاصلے پر تھی اور اب وجرا کورور نامی ایک موضع یہاں آباد ہے جہاں اب بھی کبھی کبھی ہیرے پائے جاتے ہیں - چنانچہ تقریباً ۳۰ سال پہلے مسرز بی - اور اینڈ سنس مدارس ، کو اس مقام پر ایک ہیرا ملا تھا جو "کارڈو نور" کہلاتا ہے اور اس کی قیمت کا اندازہ دس یا پندرہ ہزار پاونڈ کیا گیا ہے -

سنہ ۱۷۰۱ع میں ممالک محروسہ کے ایک مقام پرنیال میں ایک ہیرا ملا تھا جو "پٹ" یا "ریجنٹ" کہلاتا ہے - اس ہیرے کا وزن ۴۱۰ کیرٹ اور اس کی قیمت کا اندازہ ۴۸۴ پاونڈ تھا - یہ ہیرا گورنرنٹ نے ڈیوک آف آرلینس کے ہاتھ فروخت کر دیا - تراشنے کے بعد اس کا وزن ۱۳۶ ۱۴/۱۶ کیرٹ رہ گیا - اب یہ ہیرا فرانسیسی جمہوریہ کی ملک ہے اور اپولو گیلری میں موجود ہے - کیپٹن من کے بیان کے مطابق حیدرآباد دکن کمپنی نے سنہ ۱۸۹۰ع میں کان کنی کا حق حاصل کرنے کے بعد پرنیال کی کان سے ہیرے نکالنے کی کوشش کی تھی اور قدیم کانوں سے ۳۳۴۰ ہیرے نکالے تھے جن کا مجموعی وزن ۲۰۸۵ کیرٹ تھا - لیکن سنہ ۱۸۹۴ع میں یہ کام بند کردیا گیا - کیونکہ یہ نفع بخش نہ ثابت ہوا - کیپٹن من کا خیال ہے کہ اگر قدیم شگافوں کے بجائے دوسری جگہ سے ہیرے نکالنے کی کوشش کی جاتی تو بہت فائدہ ہوتا -

گولکنڈہ کے مشہور اور قابل ذکر ہیروں میں "نظام" نامی ہیرا بھی شامل ہے - ڈاکٹر بال کے بیان کے مطابق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ ہیرا کہاں نکلا تھا - کیونکہ سنہ ۱۹۳۵ع میں یہ اس طرح ملا کہ ایک بچہ اس سے

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۲) -

حیدر آباد روبہ ترقی ہے

بعض تاثرات

حکومت سرکارعالی کی دعوت پر مجلس وزرائے ریاست ہائے ہند نے اپنا ایک جلسہ حال ہی میں حیدرآباد میں منعقد کیا جس میں پندرہ سے زیادہ ریاستوں کے نمائندے شریک تھے ۔ معزز مہانوں نے حیدرآباد کے دلچسپ مقامات کی سیر کی اور بعض تعلیمی اور دوسرے اداروں کا معائنہ بھی فرمایا ۔ جس کی وجہ سے انہیں تمام چیزوں کو بہ چسم خود دیکھنے اور ممالک محروسہ کی زندگی کے تمام اہم شعبوں میں ترقی پزیر رجحانات کا مطالعہ کرنے کا بیش بہا موقع ملا ۔ حیدرآباد نے دور جدید بالخصوص عہد عثمانی میں جوہر جہتی ترقی کی ہے اس سے ہمارے مہمان بہت متاثر ہوئے ۔

چند آرا کے اقتباسات درج ذیل ہیں ۔

سر منو بھائی مہتا ، صدر مجلس وزرائے ریاست ہائے ہند اور وزیر سیاسیات و امور خارجہ ریاست گوالیار نے ایک صحافتی ملاقات میں یہ خیال ظاہر فرمایا کہ ”گذشتہ دس سال کے دوران میں مملکت حیدر آباد نے نظم و نسق ، تعلیم اور قومی تعمیری سرگرمیوں میں جو ترقی کی ہے اس سے میں بہت متاثر ہوا ۔ حیدرآباد کی صنعتی ترقی بھی بہت نمایاں ہے ۔ بودھن اور صنعتی نو آبادیوں کے لئے حکومت نے جدید آبادیوں کے جو خاکے مرتب کئے ہیں وہ میرے لئے بہت جاذب توجہ ہیں ۔ صنعتی نوآبادیوں میں میں نے یہ بھی دیکھا کہ دھقانوں کو گندے جھونپڑوں کے بجائے صحت بخش مکانوں میں آباد کیا گیا ہے اور مواضعات کا معیار زندگی بھی ترقی کرگیا ہے “ ۔

خان بہادر عبد القادر محمد حسین دیوان ریاست جونا گڑھ نے فرمایا کہ ” حیدرآباد نے بے انتہا ترقی کی ہے ۔ سترہ سال قبل میں یہاں آیا تھا اور اس وقت کی حالت سے جب میں موجودہ حالت کا مقابلہ کرتا ہوں تو مجھے ہر سمت ایک حیرت انگیز انقلاب نظر آتا ہے ۔ اپنے کو متعارف کئے بغیر میں نے مختلف صحبتوں میں شرکت کی اور مختلف فرقوں کے افراد سے گفتگو کرنے سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ باشندگان ملک کو اپنے حکمران اور شاہی خاندان سے گہری عقیدت اور محبت ہے اور وہ اس کے معترف ہیں کہ مملکت آصفیہ نے جو ترقی کی ہے وہ شاہ ذیجاہ کی شاہانہ توجہات کی رہین منت ہے ۔ نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی ملک و مالک کے بہی خواہ ، نظم و نسق کے ماہر ،دور اندیش مدبر اور تجربہ کار سیاست دان ہیں اور مجھے یقین ہے کہ حیدرآباد ان کی رہبری میں اطمینان بخش طور پر ترقی کرے گا ۔ باب حکومت میں صدر اعظم بہادر کے رفقاء کار نہایت قابلیت سے ان کی امداد فرمارہے ہیں ۔ “

ڈاکٹر پی ۔ ایس ۔ دیسمکھ رکن سیاسیات ریاست دیواس (جونیر) نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ ” جامعہ عثمانیہ اور دارالترجمہ کا قیام اس امر کا بین ثبوت ہے کہ اعلی حضرت فرمانروائے حیدرآباد و برار ہندوستان کو جدید ترین اصولوں پر سائنسی اور صنعتی ترقی دینے کی اہمیت کو عملاً محسوس فرماتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ہندوستان کی زبان ، ادب اور روایات کو قربان کرنے پر آمادہ نہیں ۔

میں ۱۹۳۷ع میں بارگاہ خسروی میں ایک سپاسنامہ پیش کرنے والے وفد کے رکن کی حیثیت سے آیا تھا جس میں حضرت بندگان اقدس سے برار کا دورہ فرمانے کی استدعا کی گئی تھی ۔ اس وقت کی حالت سے جب میں حیدرآباد کی موجودہ حالت کا مقابلہ کرتا ہوں تو مجھے بہت فرق محسوس ہوتا ہے ۔ ہم نے حکومت سرکارعالی سے دو تعلیمی اداروں کو امداد دینے کی بھی درخواست کی تھی کیونکہ حکومت سرکارعالی ایسی درخواستیں نہایت فیاضی سے قبول کرتی ہے ۔ چنانچہ اس نے دونوں اداروں کے لئے بیس بیس ہزار روپیے منظور کئے ۔ امراوتی کے مرہٹہ ہائی اسکول

کو جو بیس هزار روپے ملے اس سے ایک دو منزلہ عمارت تعمیر کی گئی هے جو بطور اقامت خانہ استعمال کی جاتی هے۔ باشندگان برار بالخصوص نوجوان نسل کو اپنے شہزادے سے جو محبت و عقیدت هے اس کا اظہار کرنے کے لئے اس اقامت خانہ کا نام هز هائنس شہزادہ برار کے نام پر رکھا گیا هے،،

مسٹر دیسمکھ امراوتی کی سواحی تعلیمی انجمن کے صدر هیں۔ انہوں نے هز هائنس شہزادہ برار سے یہ درخواست کی هے کہ وہ مذکورہ بالا اقامت خانہ کی رسم افتتاح انجام دیں اور دیہاتوں کا دورہ فرمائیں ۔ ڈاکٹر دیسمکھ نے یہ بھی بیان کیا هے کہ ان کی درخواست کو شرف قبولیت حاصل ہوا هے اور هز هائنس عنقریب برار کا دورہ فرمائیں گے ۔

جامعہ عثمانیہ میں ذریعہ تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر دیسمکھ نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ " اعلی حضرت بندگان عالی کا یہ سب سے بڑا اصلاحی قدم هندوستان کی قومی ترقی میں غیر معمولی اهمیت رکھتا هے۔" ڈاکٹر دیسمکھ نے یہ خیال بھی ظاهر فرمایا کہ " جب تک انگریزی زبان کو اهمیت دی جاتی رہے گی اور انگریزی میں قابلیت هی کو کسی امیدوار کی اهلیت موزونی اور کارکردگی کو پرکھنے کا معیار قرار دیا جائے گا اس وقت تک کسی هندوستانی زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دینے سے کم ترقی یافتہ طبقوں پر برا اثر پڑے گا۔ برار کے طلباء جامعہ عثمانیہ سے استفادہ نہیں کر رہے هیں اور میری یہ خواهش هے کہ براری طلباء بھی جامعہ عثمانیہ میں تعلیم حاصل کریں۔ چونکہ یہ حیدرآباد اور ممالک محروسہ کے ایک علحدہ کئے هوئے علاقے یعنی برار کے درمیان جذبہ رفاقت اور خیرسگالی کو استوار کرنے کا ایک اهم ترین ذریعہ هوگا۔،،

بسلسلہ صفحہ (۲۰)

کھیل رہا تھا۔ اس کے برعکس کیپٹن برٹن کا بیان هے کہ نرکولا نامی مقام میں ایک شخص نے یہ هیرا مٹی کی هانڈی میں چھپا کر رکھا تھا۔ کہا جاتا هے کہ اس هیرے کے دس ٹکڑے هوگئے تھے جن میں سب سے بڑے ٹکڑے کا وزن ۳۷۵ قیرٹ هے۔ لیکن اس کے متعلق صحیح تفصیلات کا علم نہیں۔

کیپٹن برٹن نے بیان کیا هے کہ سنہ ۱۷۲۸ع تک دریائے کرشنا سے ملحق دکن کا علاقہ هیروں کی کان تھا۔ جہاں سے تمام دنیا کے لئے هیرے بھیجے جاتے تھے۔ یہ هیرے دوسرے هیروں سے مختلف تھے اور ان کی آب اور چمک دمک اتنی زیادہ هے کہ جوهری کی آنکھ یہ فوراً پہچان لیتی هے کہ یہ هیرا هندوستان کی کان سے نکلا هے۔ دکن کی کانوں سے هیرے نکالنے کا کام اگرچہ کہ مدت سے بند هے تاهم اب بھی اسے دو بارہ جاری کرنا ممکن هے۔ حکومت سرکارعالی نے ممالک محروسہ میں سونے کی کانوں کی کھدائی کا کام دو بارہ شروع کیا هے اور یہ توقع خارج از امکان نہیں کہ هیرے نکالنے کا کام بھی دو بارہ شروع کردیا جائے۔ کیپٹن برٹن نے هیرے کی کانوں کے محل وقوع کے بارے میں بہت سی تفصیلات بیان کردی هیں جن سے اس کام کو دو بارہ شروع کرنے میں یقیناً بہت مدد ملے گی۔

انجمن ہائے ترقیات کا قیام

امداد باہمی کے اصول پر غلہ کی تحصیل اور تقسیم

حکومت سرکارعالی کی غذائی پالیسی کو زیادہ موثر طور پر نافذ کرنے کے لئے تمام اضلاع کے صدر مقامات میں امداد باھمی کی تعلقہ واری انجمن ھائے ترقیات کا قیام عمل میں آیا ھے ۔ ان انجمنوں کے قیام کا محرک یہ خیال ھے کہ اجناس خوردنی کی تحصیل اور تقسیم کے انتظامات کے ذریعہ پیدا کنندوں صارفوں اور تاجروں کے نمائندوں کو اصول امداد باھمی کی اساس پر با ھم اس طرح مربوط کر دیا جائے جو دونوں کے حق میں مفید ثابت ھو ۔

ممالک محروسہ سرکارعالی کے مختلف حصوں میں ۵۰۰ کے قریب غلہ کے گودام امداد باھمی کے اصول پر کام کر رھے ھیں اور اب یہ کوشش جاری ھے کہ باشندوں کی رضامندی سے تمام مواضعات میں اس قسم کے گودام قائم کر دئے جائیں ۔ ان گوداموں میں جو غلہ وصول ھوگا وہ اراکین کو قرض دیا جائے گا اور اس سے جو منافع حاصل ھوگا وہ مصارف انتظام منہا کرنے کے بعد اراکین میں تقسیم کر دیا جائے گا ۔

حکومت کا یہ بھی ارادہ ھے کہ حیدرآباد کمرشل کارپوریشن کو حیدرآباد کوآپریٹیو کارپوریشن میں تبدیل کردے تاکہ ممالک محروسہ میں بے قرضہ انجمن ھائے امداد باھمی کی وفاق تنظیم مکمل کی جاسکے ۔

حکومت سرکارعالی نے اپنی غذائی پالیسی کو مرتب کرنے اور روبہ عمل لانے میں پبلک کی رائے اوراشتراک عمل کو ھمیشہ انتہائی اھمیت دی کیونکہ ھر شخص کی بنیادی اور اھم ترین ضرورتوں کی تکمیل سے اس پالیسی کا بہت قریبی تعلق ھے ۔ مواضعات میں مجالس اغذیہ اور تمام تعلقوں ضلعوں اور مرکز میں مشاورتی مجالس اغذیہ اس غرض سے قایم کی گئی ھیں کہ دیہاتوں سے لے کر شہروں تک آبادی کے ھر ایک حصہ کے خیالات سے قریبی ربط قایم ھو جائے ۔ گزشتہ سال کے تجربہ سے یہ پتہ چلا کہ اگرچہ یہ ادارے غذائی پالیسی کے عام اصول مرتب کرنے میں کار آمد ثابت ھوے ھیں لیکن حالات کا تقاضہ یہ ھے کہ اس پالیسی کو دیانت کے ساتھ موثر طور پر نافذ کرنے کے لئے مزید ذرائع کی ضرورت ھے ۔ ممالک محروسہ کے بعض حصوں میں عہدہ داران مال کو مقامی مسائل اغذیہ کو حل کرنے کے لئے امداد باھمی کے اصولوں کے آزمائشی نفاذ میں جو کامیابی ھوئی ھے اس سے یہ ظاھر ھوگیا کہ موجودہ نظام کی خامیوں کو کیوں کر دور کیا جاسکتا ھے اور اس مسئلہ سے متعلق مختلف سرگرمیوں کی مناسب نگرانی

دس طریقہ پر کی جاسکتی ہے -

کثیر ترین تعداد کا بیش ترین فائدہ

مشاورتی مجلس اغذیہ نے کچھ عرصہ قبل یہ مسئلہ پیش کیا تھا اور اس بات پر زور دیا تھا کہ حکومت اجناس خوردنی کی وصولی اور تقسیم کے انتظامات کے ذریعہ پیدا کنندوں صارفوں اور تاجروں کے نمائندوں کو امداد باہمی کی اساس پر عملاً باہم مربوط کرنے کی صورتیں جلد از جلد اختیار کرے اس کے علاوہ باخبر پبلک کے اس مسئلہ پر متوجہ ہونے کا مزید ثبوت اس طرح ملا کہ مقامی اخبارات نے اس تجویز سے دلچسپی لی اور حکومت سے اس پر غور کرنے کی سفارش کی - چنانچہ حکومت نے ان علاقوں کے تجربات کو پیش نظر رکھ کر جہاں غذائی انتظامات امداد باہمی کے اصول پر لئے گئے تھے اس مسئلہ کی جانچ پڑتال کی اور اب وہ اس نتیجے پر پہونچی ہے کہ امداد باہمی کے اصول پر مبنی غذائی انتظام میں نہ صرف یہ خوبی ہے کہ وہ ان تمام بے قاعدگیوں سے مبرا ہے جو انفرادی جد و جہد پر مبنی موجودہ انتظام میں ہونالازمی ہے بلکہ بعید تر نقطہ نظر سے یہ پیدا کنندوں اور صارفوں کے لئے تعلیمی اہمیت بھی رکھتا ہے اور انہیں ایک ایسے کاروباری نظام میں ایک دوسرے سے قریب تر کردیتا ہے جو دونوں کے لئے فائدہ بخش ہے -

تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات

فی الحال تمام اضلاع کے صدر مقامات میں امدادباہمی کی تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات قایم کرکے اس کام کا آغاز کیا جارہا ہے اور انجمنوں کے مناسب انتظام اورنگرانی کے لئے جب حالات موافق ہو جائیں گے تو دوسرے تعلقوں میں بھی اس قسم کے ادارے جلداز جلد قایم کردئےجائیں گے امداد باہمی کی تمام انجمنیں اور تعلقہ میں رہنے والے ایسے افراد جو دس روپے قیمت والا کم از کم ایک حصہ خریدیں انجمن کے رکن ہوسکیں گے - ان انجمنوں کا انتظام تعلقوں کے صدر مقاموں کی مجالس کے تفویض ہوگا جو ۲۰ تا ۳۰ مواضعات کے مجموعوں میں قایم شاخوں میں کام کرنے والی ذیلی مجالس کی نمائندہ ہیں - تحصیلدار بلحاظ عہدہ متعلقہ انجمنوں کے صدر ہوں گے -

مفوضہ کام

ابتدائی دور میں متعلقہ کی انجمن نشرو اشاعت اور محکمہ زراعت کی جانب سے زرعی ضروریات کی تقسیم کا کام انجام دےگی - اس کے علاوہ یہ ذخائر کی تصدیق اور مونگ پھلی تل ، تنولہ ، گڑ ، املی اور دالوں جیسی اشیاء کی برآمد اور درآمد کےلئے محکمہ رسد اور حیدرآباد کمرشل کارپوریشن کے عطا کئے ہوئے اجازت ناموں کی تقسیم کاکام بھی انجام دیگی - یہ انجمن ذخیروں کی تصدیق کرنےوالے اشخاص ملازم رکھے گی جنہیں محکمہ جات مال اور امداد باہمی مقامی تجربہ کار اشخاص میں سے منتخب کریں گے اور جن کو اس کام کے لئے اجرت دی جائے گی - جو ارا کین اجازت نامے حاصل کرنے کےلئے ذخائر سے متعلق غلط اطلاعات دیں گے وہ انجمن سے نکال دئے جائیں گے اور محکمہ رسد اور حیدرآباد کمرشل کارپوریشن کی جانب سے انہیں اجازت نامے حاصل کرنے سے محروم کردیا جائے گا -

اجناس خوردنی کی خرید

کسی ایسی انجمن کےلئے جس کے پاس کافی سرمایہ حصص ہو یہ موزوں ہوگا کہ حیدرآباد کمرشل کارپوریشن کی جانب سے اپنے حلقہ میں غلہ خریدے اور ذخیرہ کرے اور اگر ضرورت ہو تو اس کو دیہی اور بلدی علاقوں میں تقسیم کرے-حیدرآباد کمرسل کارپوریشن انجمن کے کاروبارکو ترقی دینے میں ہر ممکن امداد دےگا - چنانچہ انجمنوں کواس کی اجازت ہوگی کہ وہ خریداری کا اجارہ حاصل کرنےوالے احکام کے تحت دھان خریدیں اور اس کو چاول کی شکل میں حیدرآباد کمرسل کارپوریشن کے ہاتھ فروخت کریں - یہ ایک ایسی رعایت ہے جو حیدرآباد کمرشل کارپوریشن کے انفرادی کارندوں کو حاصل نہیں - نلگنڈہ اور محبوب نگر جیسے پیدا وار کی قلت والے اضلاع میں تعلقوں کی انجمنوں

کو یہ اختیار ہوگا کہ اگر ان کے پاس کافی سرمایہ ہو تو وہ دھان کے علاوہ سنتر کہ ادائی حصہ پیداوار کے احکام کے تحت دوسرے اجناس خوردنی بھی خریدیں اور مقامی ضروریات کے لئے ذخیرہ کریں -

ادارہ کی نوعیت

جب کوئی انجمن کافی ترقی کرلے گی تو تعلقہ کے مقامی اداروں کا انتظام بھی اس کے تفویض کر دیا جائے گا تا کہ وہ سنتر کہ ادائی حصہ پیدا وار کے احکام کے تحت جمع ہونے والے اجناس وصول اور ذخیرہ کرے - اس صورت میں محکمہ رسد اور محکمہ امداد باہمی انجمن کے اس اہم کام اور حسابات کی نگرانی کے لئے ضروری انتظام کریں گے - چنانچہ تعلقہ کی انجمن اس طرح دین منزلیں طے کرکے ترقی کرے گی اور بحیثیت مجموعی تعلقہ میں مختلف نوعیتوں کے کام کرنے والا ادارہ بن جائے گی اور پیدا کنندہ صارف اور فروخت کنندہ تینوں کے مفاد کی نمائندہ ہوگی -

غلہ کے گودام

تعلقہ واری انجمنوں کے قیام و ترقی کے ساتھ ہی محکمہ جات مال و امداد باہمی کو مواضعات میں امداد باہمی کے اصول پر غلہ کے گودام قایم کرنے کی بھی ہدایت دی گئی ہے - یہ گودام ترقی کرکے مجالس تنظیم دیہی کی شکل اختیار کرلیں گے - پیدا وار کی قلت والے علاقوں کے سوا جہاں قحط اور مصائب سے تمام مواضعات کو محفوظ رکھنے کے لئے کچھ جبری تدابیر اختیار کرنا لازمی ہے غلہ کے گودام عموماً اختیاری اصول پر قایم کئے جائیں گے - یہ گودام جو غلہ وصول کریں گے وہ ارا کین کو قرض دیا جائے گا اور اس سے جو منافع ہوگا وہ مصارف انتظام منہا کرنے کے بعد ارا کین میں تقسیم ہوگا - حصص پر منافع دیا جائے گا اور قرضے پر منہائی کا عمل ہوگا -

جب کسی موضع میں ادائی حصہ پیدا وار کے حکم کے تحت لیوی ادا کرنے والے کاشت کاروں کی اکثریت اس پر متفق ہو جائے گی کہ لیوی کے طور پر ادا کئے جانے والے ہر ایک من غلہ پر کم از کم پانچ سیر غلہ گودام قایم کرنے کے لئے بھی جمع کرے تو موضع کی موجودہ مجلس اغذیہ مسدود کر دی جائے گی اور لیوی کا انتظام غلہ کے گودام کو منتقل کر دیا جائے گا جو خود اپنی ایک منتخبہ انتظامی مجلس کے تحت کام کرے گا - جن گوداموں کی حالت امید افزا ہوگی ان سے محکمہ زراعت اچھی قسم کے تخم کھاد اور زرعی آلات تقسیم کرنے کے لئے ایک مرکز کا کام لے گا جو تعلقہ کی انجمن ترقیات سے منسلک ہوگا - جہاں ممکن ہوگا حکومت گودام تعمیر کرنے کے لئے رعایتی شرح پر سرمایہ بھی فراہم کرے گی - چنانچہ اس مقصد کے لئے حکومت ایک ٹرسٹ فنڈ قایم کرنے کا خیال رکھتی ہے -

حیدرآباد کوآپریٹو کارپوریشن

اگر ملک کے متعلقہ طبقے تعلقہ میں انجمنوں اور مواضعات میں غلہ کے گوداموں کے قیام اور انتظام سے اطمینان بخش طور پر دلچسپی لیں تو حکومت کا یہ ارادہ ہے کہ وہ عنقریب حیدرآباد کمرشل کارپوریشن کو حیدرآباد کوآپریٹیو کارپوریشن میں تبدیل کردے تا کہ ممالک محروسہ میں بے قرضہ انجمن ہائے امداد باہمی کی وفاقی تنظیم کو مکمل کر دیا جائے - اس تنظیم کے ابتدائی ادارے دیہی غلہ کے گودام ہوں گے - جو تعلقہ کی انجمنوں سے مربوط ہوں گے اور یہ انجمنیں ممالک محروسہ کے بالائی ادارہ یعنی کارپوریشن سے منسلک ہوں گی - اس طرح امداد باہمی کی ایک مخروطی تنظیم قایم ہو جائے گی جو زرعی پیداوار کی خرید و فروخت اور زرعی ضروریات کی فراہمی کا کام انتہائی نفع بخش طور پر انجام دے گی -

ما بعد جنگ مشکلات پر قابو

فی الحال ممالک محروسہ کے مختلف حصوں میں امداد باہمی کے غلہ کے گوداموں کی تعداد تقریباً ۷۰۰ ہے اور ایسی مجالس امداد باہمی کی تعداد تقریباً ۴۰۰ ہے جنہیں تعلقہ کی انجمن ترقیات کی شکل دی جا رہی ہے - حکومت کو یقین ہے کہ غلہ کے گوداموں کے قیام سے اس تنظیم کا

آغاز ہو جانے کے بعد پبلک اور اس کے مانندین بےقرسه تحریک کو وسعت دینے کے شاندار مواقع سے پورا فائدہ اٹھائیں گے اور ایک ایسا مستحکم نظام بن جائے گا جو کاشت کاروں کو ما بعد جنگ زمانے کی مشکلات کا مقابلہ کرنے کے قابل بنا دے گا۔

دو گونه مقاصد

غلے کی تقسیم کے اعتبار سے مذکورۂ بالا مجالس دو گونه مقاصد والے اداروں کا کام دیں گی اور مواضعات میں نہ صرف زرعی پیداوار کی خرید و فروخت بلکہ غیر زراعت پیشہ آبادی کے لئے غلے کی فراہمی کا ذریعہ بھی ثابت ہوں گی۔ بلدی علاقوں میں فراہمی کا مسئلہ ایسا آسان نہیں۔ تاوقتیکہ خود صارفین اپنی مجالس امداد باہمی قایم نہ کریں ان کےلئے اپنے روپیہ کا پورا معاوضہ حاصل کرنا ممکن نہ ہوگا۔ ممالک محروسہ کے بڑے مقامات میں راشن بندی کا نفاذ بہت تیزی سے ہو رہا ہے اور اس سے صارفوں کو اسٹور قایم کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ حکومت اس بات سے بہت دلچسپی لے گی کہ شہروں کے رہنے والے اپنے آپ کو معاشی استحصال سے محفوظ رکھنے کےلئے اس موقع سے کس قدر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس ضمن میں جو کوشش ہوگی اسے حکومت قدر کی نظر سے دیکھے گی اور اس مقصد کام کےلئے مجالس کے قیام اور ترقی میں ضروری سہولتیں بہم پہونچائے گی۔

بہتر ذریعہ

حکومت یہ محسوس کرتی ہے کہ ایک طرف پیدا کنندوں اور تاجروں کی مجالس امداد باہمی اور دوسری طرف صارفوں کی مجالس امداد باہمی قایم ہو جانے کی وجہ سے حکومت کےلئے اغذیہ سے متعلق تمام اہم امور میں پبلک کی مستند رائے معلوم کرنے کا بہتر ذریعہ فراہم ہو جائے گا۔ تعلقوں اور ضلعوں کی مشاورتی مجالس اغذیہ زیادہ نمائندہ نوعیت اختیار کرلیں گی۔ جس سے مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کو بھی نمائندہ بنانے میں مدد ملیگی۔ حکومت کو یہ توقع ہے کہ دیہی مجالس امداد باہمی کے ذریعہ لیوی کی وصولی اور ان مجالس اور تعلقہ واری انجمنوں کی جانب سے قابل فروخت زائد مقدار کی خریداری ذخائر کی تصدیق انجمنوں کی انتظامی مجالس کے توسط سے برآمدات کے اجازت ناموں کی اجرائی اور انجمنوں کے ذریعہ مقامی اداروں کی تنظیم کی وجہ سے عہدہ داروں میں (جو صحیح یا غلط طور پر موجودہ انتظام میں بد نام ہیں) بدعنوانیوں کی کمی ہوجائے گی اور ایسی رائے عامہ پیدا ہو جائے گی جو قوی اور اتنی تربیت یافتہ ہوگی کہ کمزوریوں کا پتہ چلاسکے اور ان کی اصلاح کےلئے تدابیر پیش کرے۔

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۸ف (۱۹۳۸-۳۹ ع) ..	۳-۰-۰
" " " ۱۳۴۹ف (۱۹۳۹-۴۰ ع) ..	۳-۰-۰
جامعہ عثمانیہ مؤلفہ مسز ای۔ ڈی۔ پلین	۱-۰-۰
حیدرآباد میں دیہی تنظیم	۱-۸-۰
کوائف حیدرآباد	۰-۸-۰
منتخب پریس نوٹ اور اعلامیئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی	۱-۸-۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی	۳-۸-۰

(اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں)

"قیام امن عامہ ہر حکومت کا فرض اولیں ہے"

"بدامنی ملک میں سماجی اور معاشی زندگی کے درہم برہم کرنے کا باعث ہوتی ہے"

مجلس قیام امن مملکت آصفیہ کی کانفرنس میں
هز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری کی افتتاحی تقریر

مجلس قیام امن مملکت آصفیه تقریباً تین سال پہلے قائم کی گئی تھی یه مجلس قریب قریب هر مکتب خیال کے نمائندوں پر مشتمل هے اور اس کا مقصد بدامنی اور تاراجی و تخریبی اعمال کا انسداد کرنا هے ۔ مجلس قیام امن نے امن و امان کو بر قرار رکھنے کے لئے بہت کچھ مفید کام انجام دیا هے ۔ اور یه باشندگان ملک کی خوش نصیبی هے که برطانوی هند کے بعض صوبوں میں شر انگیزی اور تاراجی کے جو واقعات پیش آئے ان سے مملکت آصفیه محفوظ رهی ۔ مجلس قیام امن کی شاخیں تمام ممالک محروسه میں موجود هیں اور اضلاع میں بھی بہت کافی کام انجام دیا گیا هے ۔

مجلس قیام امن مملکت آصفیه کی ایک کانفرنس حال هی میں اورنگ آباد میں منعقد هوئی تھی جس کا افتتاح هز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی نے فرمایا ۔ هز اکسلنسی کی افتتاحی تقریر درج ذیل هے ۔ :—

" افتتاح کانفرنس کی دعوت کو میں نے اس لئے بخوشی قبول کیا که قیام امن عامه خود هر حکومت کا فرض اولیں هے لهذا اس ضمن میں پبلک کی جانب سے جو بھی کوششیں کی جائیں وه حکومت کے واسطے قابل مسرت هیں ۔ گزشته کانفرنس کے موقع پر میں نے عرض کیا تھا که بدامنی ملک میں سماجی اور معاشی زندگی کے درهم برهم کرنے کا باعث هوتی هے اور مدنی الطبع انسان کے لئے زحمت اور مصیبت بن جاتی هے ۔ ملک هر جہتی ترقی کرهی نہیں سکتا جب تک که سکون اور اطمینان عام میسر نه هو ۔ اور اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے هر حکومت کو عوام کا تعاون چاهئے ۔ خود آپ کی انجمن کو حسن مختلف جماعتوں اور با اثر افراد کا تعاون حاصل هوا هے وه آپ کی کامیابی کے لئے ایک فال نیک بلکه ابھی تک آپ کو جو کامیابی نصیب هوئی هے اس کی عین وجه یہی هے ۔ مجھے امید هے که وه تعاون آپ کو همیشه حاصل رهیگا ۔

متفقه کوشش همیشه کامیابی کے مدارج کو آسان کردیتی هے آپ کی انجمن نے ایک پر آشوب زمانه میں جنم لینے کے باوجود جس طرح اپنی کوششوں سے ملک کے سکون اور امن عامه

کے برقرار رکھنے میں حصہ لیا ہے وہ قابل قدر ہے اور مجھے یہ معلوم کرکے بڑی مسرت ہوئی کہ گزشتہ سال میں اس جماعت نے اپنی چند شاخیں بھی قائم کیں ۔

یاد رفتگاں

میں اس موقع پر یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ نواب کمال یار جنگ مرحوم کی رہبری اور مولوی بہادر خاں صاحب مرحوم اور مولوی سید فضل حسین مرحوم کی تائید سے آپ کی انجمن کا محروم ہو جانا ایک المناک حادثہ ہے اور میں اس رنج میں آپ کا بدل شریک ہوں ۔ نواب کمال یار جنگ بہادر آپ کے سب سے پہلے صدر تھے اور انہوں نے جس انہماک اور دلچسپی سے اپنے فرائض انجام دئے اس سے سرکارعالی تو واقف تھی ۔ مولوی بہادرخاں صاحب گو ان کا تعلق ایک بڑی سیاسی جماعت سے تھا لیکن باوجود اختلافات کے انہوں نے اپنے خلوص اپنی شخصیت اور اپنی برادرانہ رواداریوں سے ملک زندگی میں ایک اہم مقام پالیا تھا ۔ مولوی فضل حسن صاحب کی وقعت و عزت بھی اپنی ہی جماعت تک محدود نہیں تھی ۔

روشن خیال صدر

انجمن کی خوش نصیبی تھی کہ اس کو نواب ظہیر یار جنگ بہادر جیسے روشن خیال ، ہمدرد ملک ، خیر خواہ مالک امیر کی صدارت حاصل ہوئی ۔ نواب صاحب موصوف سے جو توقعات وابستہ تھیں ان کو نواب صاحب نے بوجوہ احسن اس قلیل عرصہ ہی میں پورا کیا جس میں وہ آپ کے صدر رہے ۔ سرکاری ضروریات نے ان کو آپ کی صدارت سے لے کر باب حکومت میں اہم جگہ دیدی ۔ لیکن اس موقع پر ان کی موجودگی ان کی گہری دلچسپی کی کھلی دلیل ہے ۔ میں اس موقع پر اونہیں مبارکباد دیتا ہوں کہ ہمارے مالک مجازی خسرو دکن کی نظر کیمیا اثر اون پر پڑی اور مجھے یقین ہے کہ وہ ہر طرح اپنے کو اوس کا مستحق ثابت کرینگے ۔

صدر منتخب

مجھے امید ہے کہ آپ کے صدر منتخب نواب رشید نواز جنگ بہادر موجودہ زمانہ کی رفتار اور حالات سے عہدہ برآ ہونے کےلئے ایک بہترین صدر ثابت ہوں گے اور حیدرآباد کی قدیم روایات رواداری اور باہمی خلوص و ایثار کو برقرار رکھنے میں آپ کی مدد کریں گے ۔ نواب صاحب موصوف حیدرآباد کے ایک قدیم اور معزز خاندان کے رکن اور نائب امیر پائیگاہ ہیں اور ان کا قیام ان کی خدمات کا حامل ہمارا ملک کے لئے نیک شگون ہے ۔ میں ان کا پبلک زندگی کے میدان میں خیر مقدم کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ حیدرآباد کی روایات رواداری اور مخصوص امرائے حیدرآباد کی وسیع نظری انہیں آپ کے مقاصد کے لئے مفید ثابت کرسکے ۔

اہم ضرورت کی تکمیل

امن پسندی کی خواہش تو ایک فطری جذبہ ہے لیکن اس جنگ کی ہولناکیوں کے تلخ ترین تجربوں نے ہر ذی فہم کو اس کی نعمت اور برکت کے حقائق کو سمجھنے کے بہترین مواقع بہم کر دئے اور ان تجربوں کے بعد شاید ہی کوئی ایسا ہی ہوگا جو اس عامہ میں خلل ڈالنے کی آرزو رکھے ۔ آپ کی تنظیم کی معمولات اور سود مندی کی نسبت مجھے جو شبہ تھا اس میں اور بھی اضافہ ہوگیا جب متعدد ذمہ دار عہدہ داروں نے اضلاع سے آپ کی تنظیم کی تعمیری حیثیت اور اہمیت کو محسوس کرنا شروع کیا اور اسے تسلیم کیا کہ آپ کا وجود ایک اہم ضرورت کو پورا کر رہا ہے ۔

شاخوں کی کارگزاری

یوں تو آپ کی اضلاع کی شاخوں کی کوششیں عام طورپر مقبول رہیں لیکن خصوصیت سے شاخ محبوب نگر کی کارگزاری کا حوالہ اس موقع پر اس لیے خوشگوار ہے کہ شاخ مذکور نے کئی مواقع پر سخت آزمائشوں اور مشکلات کو بڑی خوبی اور حسن تدبیر سے اس طرح سنبھالا کہ حیدرآباد کی اچھی روایتیں وہاں مجروح ہونے سے محفوظ رہیں ۔

اضلاع کی اہمیت

میں بانیان کانفرنس اور اراکین و عہدہ داران انجمن

ملاحظہ ہو صفحہ (۳۰)

چاول کے اقسام کو بہتر بنانے کی اسکیم

پانچ سالہ لائحہ عمل کا نفاذ

ممالک محروسہ سرکارعالی کے علاقہ تلنگانہ میں چاول بہت استعمال کیا جاتا ہے ۔ ممالک محروسہ میں مجموعی زیر کاشت رقبے کے تین فی صد حصہ پرچاول کی کاشت ہوتی ہے اور اس کی پیدا وار کی قیمت اوسطاً ۳ تا ۵ لاکھ روپے سالانہ ہوتی ہے ۔ برما پر جاپانیوں کا قبضہ ہونے سے پہلے حیدرآباد میں سالانہ ۵۰۰۰۰ ٹن چاول درآمد کیا جاتا تھا ۔ جس کی قیمت ۵۵ اور ۷۰ لاکھ روپے کے درمیان ہوتی تھی ۔

سرکارعالی کا محکمہ زراعت گزشتہ چند سال سے یہ کوشش کر رہا ہے کہ چاول کے اقسام کو بہتر بنایا جائے ۔ چنانچہ جلد فصل لانے والی بعض قسمیں حاصل کی گئی ہیں جن میں سے چند کی آزمائش کاشت کاروں کے کھیتوں میں کی جارہی ہے اور ایک قسم کا بہتر چاول عام طور پر کاشت کرنے کے لئے دیا جا رہا ہے ۔ چاول کی یہ قسم ۶۰۰۰ ایکڑ اراضی پر کاشت کی جاتی ہے ۔

کاشت کی جانے والی قسمیں

ممالک محروسہ میں تقریباً ۱۵۰ اقسام کے چاول کی کاشت ہوتی ہے یہ قسمیں نہ صرف بلحاظ پیدا وار بلکہ فصل تیار ہونے کی مدت میں بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں ۔ بعض مقامات میں تو کم مدت میں فصل تیار ہونے والی قسم کی کاشت زیادہ مدت میں فصل تیار ہونے والی قسم کے ساتھ ہی کی جاتی ہے اول الذکر کی کاشت اچھی طرح سیراب ہونے والی زمین پر زاید فصل کی حیثیت سے ہوتی ہے ۔ اس کے برعکس موخرالذکر کی کاشت تالابوں اور نہروں سے سیراب ہونے والی اراضی پر خاص فصل کی حیثیت سے کی جاتی ہے ۔

رقبہ اور پیدا وار

سنہ ۱۳۴۴ف سے سنہ ۱۳۴۸ف تک ممالک محروسہ میں چاول کے زیر کاشت سالانہ رقبہ کا اوسط ۱۱۲۰۵۵۰ ایکڑ اور پیداوار کا اوسط ۳۷۳۶۱۳ ٹن تھا ۔ اس رقبہ کا ۸۶ فی صد علاقہ تلنگانہ میں واقع ہے او ر باقی ماندہ حصہ مرہٹواڑی اور کرناٹک میں تھا ۔

تکمیل شدہ کام

چاول کی قسم کو بہتر بنانے کی اسکیم میں اب تک اس بات کا زیادہ خیال رکھا گیا کہ ایسی قسمیں معلوم کی جائیں جن سے پیدا وار زیادہ مقدار میں ہو اور فصل جلد تیار ہو جائے تاکہ سال میں دو فصلیں حاصل کی جاسکیں یہ اقسام علاقہ تلنگانہ کے اضلاع محبوب نگر و باغات اور مرہٹواڑی اور کرناٹک کے ایسے علاقوں کے لئے موزوں ہے جہاں بڑے تالاب اور آب پاشی کی بڑی اسکیم موجود نہیں ۔ چنانچہ ایک ایسی قسم حاصل کرلی گئی جس کی فصل جلد تیار ہوجاتی ہے اور جو ان علاقوں کے لیے موزوں ہے اور اب اس کی کاشت بھی کی جانے لگی ہے ۔ لیکن یہ چاول موٹی قسم کا ہے اور اچھی قسم ابھی دریافت کرنا باقی ہے ۔

گزشتہ تین سال کے دوران میں ضلع نظام آباد میں نہر سے سیراب ہونے والے علاقوں میں بعض ایسی قسموں کے متعلق تجربے کئے گئے ہیں جو مقدار پیدا وار اور فصل کی تیاری کی مدت کے اعتبار سے مختلف ہیں ۔ ان میں سے بعض کار آمد ہوسکتے ہیں لیکن عام طور پر ان کی کاشت کرنے کی سفارش کرنے سے قبل مزید کام کرنا پڑے گا ۔ رودرور ضلع نظام آباد کے تجرباتی مزرعہ میں زیادہ بہتر اقسام حاصل

کرنے کےلئے کام جاری ہے۔ حکومت سرکارعالی نے اس مقصد کےلئے خصوصی رقم منظور فرمائی ہے۔

اضلاع کریم نگر اور ورنگل میں کاشت کی جانے والی اقسام کو بہتر بنانے کے بارے میں اب تک کچھ زیادہ کام نہیں ہوا۔ اس علاقے کے حالات کے اعتبار سے بہت دیر سے فصل تیار ہونے والی قسم کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ ان اقسام کےلئے مناسب کھاد کا تعین بھی کرنا ہے چنانچہ ضلع ورنگل میں مناسب اقسام کے حاصل کرنے اور ان کےلئے کھاد کا تعین کرنے کےلئے ایک اسکیم مرتب کی گئی ہے۔

آئندہ لائحہ عمل

ایک پانچ سالہ لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے جو حسب ذیل امور پر مشتمل ہے۔

۱ ۔ کثیرپیدا وار والے موٹے درمیانی اور اعلی درجہ کے چاولوں کی ایسی قسموں کے متعلق فراہم شدہ مواد کا مطالعہ جن کی فصل بہت دیر میں تیار ہوتی ہے اور جو گرمیوں میں صاف کرنے اور نکالنے کےلئے بہت موزوں ہیں۔ اگر ممکن ہوسکے تو یہ بھی کوشش کی جائے گی کہ کثیر پیدا وار والی اعلی درجہ کی خوشبودار قسمیں علحدہ کردی جائیں۔

۲ ۔ موجودہ اقسام کے مقابلہ میں بہتر اقسام کی آزمائش۔

۳ ۔ بہترین اقسام کے تخم کا حصول۔

۴ ۔ بہتر اقسام کے چاول کی دیر اور بہت دیر سے تیار ہونے والی فصلوں کےلئے مناسب کھاد کی دریافت۔

مصارف

اس اسکیم کے مصارف کا تخمینہ ۳۵۰۰۰ روپے کیا گیا ہے۔

(سلسلہ صفحہ ۲۸)

حیدرآباد و اورنگ آباد کو تیار باد دیتا ہوں کہ اس مرتبہ انہوں نے حیدرآباد کے بجائے کانفرنس کو اضلاع ممالک محروسہ کے ایک اہم مرکز میں منعقد کیا۔ اکثر ایسی کانفرنسوں میں اضلاع کی اہمیت کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ ملک کا اصل کام اضلاع ہی میں ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ امن عامہ کے قیام کے اعتبار سے بھی آپ کی انجمن کی جدوجہد زیادہ تر اضلاع ہی میں ہونی چاہئے۔ بانیان کانفرنس اور وہ جملہ جماعتیں اور اشخاص جنہوں نے اس کانفرنس کے انتظامات میں مدد دی ہے فی الحقیقت قابل مبارکباد ہیں اور میں اس سلسلہ میں خاص طور سے کنٹونمنٹ کے ارباب مقتدر کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے آپ کے ساتھ اس درجہ تعاون کیا۔ جناب صوبہ دار صاحب اور دیگر مقامی عہدہ داروں نے بھی آپ کی جو مدد کی وہ قابل تعریف ہے۔

کانفرنس کے مقاصد کی بہترین کامیابیوں اور آپ کی مساعی کی بوجوہ احسن مشکور ہونے کی تمناؤں کے ساتھ میں اب اس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے یہ دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالی ہمارے شاہ ذیجاہ کے سایہ ہمایونی کو صدہا سال تک قائم رکھے۔،،

کاروباری حالات کا ماہانہ جائزہ

دے سنہ ۱۳۵۴ ف - نومبر سنہ ۱۹۴۴ ع

به دوران ماہ زیر تبصرہ غلہ کا اوسط ظاہر کرنے والا اساریہ بدستور ۲۷۹ رہا - تاہم دالوں کے اساریہ میں ۲ اعشاریہ کی کمی ہوئی - گزشتہ ماہ یہ اشاریہ ۲۳۱ تھا۔

دوسری اشیا خوردنی کا اوسط ظاہر کرنے والا اساریہ ماہ اکتوبر میں ۲۴۰ تھا اور پیاز اور پرندوں کی قیمت بڑھ جانے کی وجہ سے اس میں ۴ اعشاریہ کا اضافہ ہوا -

سابقہ ماہ کے مقابلہ میں تمام اسماء خوردنی کا اوسط ظاہر کرنے والے اشاریہ میں اعشاریہ ۴ کا اضافہ ہوا اور روغن دار تخم اور نباتاتی نسل کے اشاریوں میں بھی علی الترتیب اعشاریہ ۹ اور ۱٦ کا اضافہ ہوا - اینٹوں کی قیمت میں یکایک اضافہ ہوجانے کی وجہ سے اشیاء تعمیر کے اشاریہ میں اعشاریہ ۴ کا اضافہ ہوگیا -

غیر خوردنی اشیاء کا اوسط ظاہر کرنے والا اشاریہ اکتوبر میں ۲۰۹ تھا جو بدوران ماہ زیر تبصرہ ۲۷۰ تک بڑھ گیا -

نومبر سنہ ۱۹۴۴ع میں عام اشاریہ ۲۵٦ تھا - سابقہ ماہ کا اشاریہ ۲۵۰ تھا - یعنی اس ماہ اعشاریہ ٦ کا اضافہ ہوا -

نرخ چلرفروشی - موٹے چاول دوسرے درجہ کے دھان اور جوار کی قیمتوں میں اضافہ ہوا - لیکن گیہوں اور نمک کے نرخ برقرار رہے اور باجرہ راگی مکئی چنا اور تور کی دال کی قیمت کم ہوگئی - گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں اس ماہ بالعموم کمی کی جانب رجحان پایا گیا -

نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اساریہ درج ذیل ہے - اقل نرخ بابتہ اگست سنہ ۱۹۳۹ع ۱۰۰ ہے -

اسیاء	اقل نرخ اگست سنہ ۳۹ع		نرخ بابت نومبر سنہ ۴۴ع		نرخ بابت اکتوبر سنہ ۴۴ع		اعشاریہ بابت اکتوبر سنہ ۴۴ع	اعشاریہ بابت اکتوبر سنہ ۴۴ع
موٹا چاول	۷	۳	۲	۱۵	۲	۱۵	۲۴۲	۲۴۵
دھان	۱۴	۱۲	۵	۴	۴	۱۴	۲۸۱	۳۱۰
گیہوں	۷	۵	۲	۵	۲	٦	۳۱۸	۳۰۸
جوار	۱۰	۰	۵	۵	۵	٦	۱۸۸	۱۸٦
باجرہ	۱۰	۸	۵	۴	۵	۲	۲۰۰	۲۰۵

راگی	۱۱	۵	۶	۲	۶	۷	۱۸۵	۱۷۶
مکئی	۱۰	۱۳	۶	۷	۶	۶	۱۶۸	۱۷۰
چنا	۷	۱۰	۳	۸	۳	۸	۲۱۸	۲۱۸
تور	۱۰	۱	۵	۸	۵	۳	۱۸۳	۱۹۲
نمک	۸	۱۳	۶	۳	۶	۲	۱۳۱	۱۳۳

شہر حیدرآباد میں اشیاء خوردنی کی در آمد

بلدہ حیدرآباد میں برطانوی ہند، دیسی ریاستوں اور ممالک محروسہ کے مختلف حصوں سے ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۴ع اور سنہ ۱۹۴۳ع میں درآمد کردہ اشیاء خوردنی کی مفصل درج ذیل ہے -

مجموعی در آمد

اشیاء	نومبر سنہ ۱۹۴۴ع		نومبر سنہ ۱۹۴۳ع	
گیہوں	۱۳۳۷۲	پلے	۱۳۰۸	پلے
گیہوں کا آٹا	۲۳۹۲	,,	۱۶۸	,,
دھان	۰		۰	
چاول	۳۰۸۸۸	,,	۱۳۷۶۲	,,
جوار	۳۲۱۸۲	,,	۵۶۳۹	,,
باجرہ	۷۱۰	,,	۱۹	,,
راگی	۰		۰	۰
ماش	۱۱۱۳۷	,,	۶۰۸	,,
چنا	۵۳۲۷	,,	۲۳۰۰	,,
گھی	۵۶	,,	۱۲۱	,,
چائے	۳۳۰	,,	۶۷۸	,,
شکر	۳۰۷۵	,,	۲۹۱۲	,,

سونا اور چاندی

بہ دوران ماہ زیر تبصرہ سونے کا بیش ترین و کم ترین نرخ ۸۱ روپے ۸ آنے اور ۷۷ روپے ۷ آنے فی تولہ تھا اور چاندی کا بیش ترین اور کم ترین نرخ ۱۴۳ روپے اور ۱۳۶ روپے فی سو تولہ تھا -

پریس کی ہوئی کپاس

ممالک محروسہ میں کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں نومبر سنہ ۱۹۴۴ع میں ۳۰۱۴ گٹھے کپاس پریس کی گئی - اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ع اور نومبر سنہ ۱۹۴۳ع میں یہ تعداد علی الترتیب ۸۶۵ اور ۱۶۶۷ گٹھے تھی -

گرنیوں میں صرفہ

ممالک محروسہ کی گرنیوں میں صرف شدہ کپاس کی مقدار میں گزشتہ سال کے مماثل مہینے کے مقابلہ میں ۳٫۱۳ لاکھ پونڈ کی کمی ہوئی - بدوران ماہ زیر تبصرہ ۲۴٫۸۲ لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی -

کپاس سے بنی ہوئی اشیاء

نومبر سنہ ۱۹۴۴ع میں کپاس سے بنی ہوئی اشیاء کی مجموعی مقدار میں اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ع اور نومبر سنہ ۱۹۴۳ع کے مقابلہ میں ۳٫۷۲ اور ۱۰٫۱۱ لاکھ گز کی کمی ہوئی -

ممالک محروسہ کی گرنیوں میں جو سوت بنایا گیا اس میں بھی گزشتہ سال کے اس ماہ کے مقابلہ میں ۳٫۴۱ لاکھ پونڈ کی کمی ہوئی - نومبر سنہ ۱۹۴۴ع میں یہ مقدار ۲۱٫۰۰ لاکھ پونڈ رہی -

دیاسلائی

ممالک محروسہ کے کار خانوں میں اس ماہ ۱۳۹۴۵ گروس ڈبے تیار کئے گئے گزشتہ ماہ یہ تعداد ۱۱۹۳۲ تھی- گزشتہ سال اس ماہ کے اعداد کے مقابلہ میں نومبر سنہ ۱۹۴۴ع میں ۴۶۵۰ گروس ڈبوں کی کمی ہوئی -

صنعتی پیداوار

نومبر اور اکتوبر سنه ۱۹۴۴ع اور نومبر سنه ۱۹۴۳ع میں تیار شدہ بعض اشیاء کی تفصیل درج ذیل ہے ۔ یہ اعداد لاکھوں میں دئے گئے ہیں ۔

اشیاء	تعداد	پیداوار بدوران نومبر سنه ۴۴ع	اکتوبر سنه ۴۴ع	نومبر سنه ۴۳ع	(+) یا (−) بمقابله اکتوبر ۴۴ سنه ع	نومبر سنه ۴۳ع
پارچه	گز	۴۷,۶۰	۵۰,۹۷	۵۷,۷۱	−۳,۳	−۱۰,۱۰
سوت	پونڈ	۲۱,۰۰	۲۱,۵۴	۲۴,۴۱	−,۵	−۳,۴
سمنٹ	ٹن	,۱۲	,۱۱	,۱۴	+,۰۱	−,۰۲
شکر	هنڈرویٹ	,۵۴	,۰۰۴	۰۵	+,۵۳۶	+,۰۴
دیا سلائی	گروس ڈبے	,۱۳	,۱۱	,۱۸	+,۰۲	−,۰۵

مشترکه سرمایه والی کمپنیاں

سنه ۱۹۴۴ع میں ممالک محروسه میں مشترکه سرمایه والی ایک کمپنی کا اضافه هوا اور اس کی رجسٹری کرائی گئی ۔

نقل و حمل

بدوران ماه زیربصره سرکاری ریلوں اور شارعی نقل و حمل کی آمدنی علی الترتیب ۳۸,۶۱ اور ۶,۹۹ لاکھ رهی ۔ گزشته سال اسی مهینے میں یه آمدنی ۳۳,۳۶ اور ۵,۶۴ لاکھ تهی ۔

نومبر ۱۹۴۴ع میں ریلوں کے ذریعه اشیاء کی منتقلی سے ۲۰,۳۶ لاکھ آمدنی هوئی جو گزشته سال اس ماه کی آمدنی سے ۲,۳۶ لاکھ زیاده ہے ۔

نومبر سنه ۱۹۴۴ع میں محکمه ریلوے کی بسوں کے ذریعه سفر کرنے والے مسافروں کی تعداد نومبر سنه ۱۹۴۳ع کے تعداد سے ۱,۸۸ لاکھ زیاده ہے ۔

نومبر سنه ۱۹۴۴ع اور نومبر سنه ۱۹۴۳ع میں ریلوے شارعی نقل و حمل اور اشیاء کی منتقلی سے آمدنی اورمسافروں کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے ۔ اعداد لاکھوں میں دئے گئے ہیں ۔

مجموعی ماهانه آمدنی							
ریلوے		شاعی نقل و حمل		اشیاء کی منتقلی سے آمدنی		بسوں کے ذریعه سفر کرنے والوں کی تعداد	
نومبر ۴۴ع	نومبر ۴۳ع	نومبر ۴۴ع	نومبر ۴۳ع	نومبر ۴۴ع	نومبر ۴۳ع	نومبر ۴۴ع	نومبر ۴۳ع
۳۸,۶۱	۳۳,۳۶	۶,۹۹	۵,۶۴	۲۰,۳۶	۱۸,۱۰	۱۵,۹۵	۱۳,۰۷

نشر گاہ حیدر آباد

تقاریر

بے قافیہ نظمیں - اردو شاعری ہر دور میں عصری تحریکات کا ساتھ دیتے رہی ہے - بدلتے ہوئے رجحانات کے ساتھ نہ صرف اس کے انداز فکر میں تبدیلی ہوتی ہے بلکہ اسلوب اظہار بھی بدل گیا ہے - انہیں تبدیلیوں میں ''بے قافیہ شاعری،، کی تحریک بھی ہے جسے بعض لوگ وسعت خیال کے لئے ضروری سمجھتے ہیں اور بعض لوگ حسن ادا کی موت خیال کرتے ہیں - اسی عنوان پر ڈاکٹر عبدالواحد صاحب ۲ - اردی بہشت (۲۰ - مارچ) کو تقریر فرمائیں گے -

مشرق میں موجودہ جنگ کی رفتار - موجودہ جنگ کے دو بڑے محاذ ہیں - ایک محاذ مغرب میں ہے اور ایک محاذ مشرق میں ہے - مشرق - اج جاپان کی ضد انگریزوں سے اپنے آپ کو بے چین پاتا ہے - جاپان نے مشرق کی سر زمین کو جہاں سے آفتاب طلوع ہوتا ہے تاریکیوں میں ڈھکیل دیا ہے - اتحادی اندھیرے سے نور کی طرف کو آزاد کر رہے ہیں اس موضوع پر ایک تقریر ۳ - اردی بہشت (۲۱ - مارچ کو) سنئیے -

پامسٹری - ہتھیلی پر یہ آڑی ترچھی لکیریں - ماضی کی داستان اور مستقبل کی پیشگوئی ہیں - ان میں زندگی نظر آتی ہے - پامسٹری پر محمد نظام الدین خان صاحب ۱۶ - اردی بہشت (۱۰ - مارچ) کو تقریر فرمائیں گے -

اردو اور ہجو - اردو میں ہجو کا عنصر بہت قدیم ہے - اب ہجو نے ظرافت اور ظرافت نے طنز کی صورت اختیار کرلی ہے لیکن ناموں کی تبدیلی نے اس کی روح کو نہیں بدلا - جس جذبہ کے تحت ادب میں غم و غصہ مذاق بنکر ظاہر ہوتا تھا وہی جذبہ اب بھی کار فرما ہے - دیکھنے کے زاوے اور اظہار کے طریقے بدل گئے ہیں - مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب اس عنوان پر تقریر پیش فرمار ہے ہیں - اس سلسلہ کی تقریر ۹ - اردی بہشت (۱۳ - مارچ) کو سنئیے -

بچے اور سائنس - وہ زمانہ گیا جب گھر گھر کو گھروندا اور بچوں کو کھلونا سمجھا جاتا تھا - اب سائنس نے ہر شعبہ زندگی کو منظم کردیا ہے - انہیں سائنس کی مدد ہی سے اس دنیا کو آگے بڑھاتا ہے - قیص محمد صاحب اس موضوع پر ۱۰ - اردی بہشت (۱۴ - مارچ) کے پروگرام میں تقریر فرمائیں گے -

اس مہینے کے رسالے - اردو میں آئے دن رسالے نکلتے ہیں اور آئے دن ختم ہوجاتے ہیں - بعض ایسے ہیں جن کے جذبہ خدمت اور خلوص عمل سے انکار نہیں کیا جا سکتا - رسالہ کئی ناموں کا مجوز ہوتا ہے - اس میں مختلف الخیال لوگوں کے نقطۂ نظر کو ظاہر کرتے ہیں - اس عنوان سے ہر مہینہ رسالوں پر تنقید کی جائے گی - اس مہینے کی تقریر ۱۱ - اردی بہشت (۱۵ - مارچ) کو سنئیے -

حیدر آباد - ''یہ حیدر آباد ہے،، اور ''وہ حیدر آباد تھا،، - ہمارا وطن نہ صرف ایک بلند ماضی کی امانت ہے بلکہ وہ ایک بلند تر مستقبل کی طرف بڑھتا جارہا ہے - وہ ماضی کا پیام اور مستقبل کی آواز ہے - اس کے حال میں اس کے ماضی اور مستقبل کو دیکھئیے ۱۲ - اردی بہشت (۱۶ - مارچ) کو موجودہ حیدر آباد پر اور ۱۵ - اردی بہشت (۱۹ - مارچ) کو پرانے حیدر آباد پر تقریریں ہوں گی ۲۱ - اردی بہشت ۲۵ - مارچ کو ڈاکٹر رحم اللہ بھی اسی عنوان پر تقریر کرینگے

ظرافت نگاری - ظرافت منہ چڑانے کا نام نہیں ہے بلکہ مذاق سنجیدگی اور ذوق کا امتحان ہوتا ہے - ظرافت کسی شخص کے مذاق کی کسوٹی سمجھا جاسکتا ہے - یوسف ناظم صاحب اس عنوان پر ۱۶ - اردی بہشت (۲۰ - مارچ) کے پروگرام میں تقریر فرمائیں گے -

اردو نظم - نظم غالب کے اس خواب کی تعبیر ہے جس کا اظہار اسے ''کچھ اور چاہئے وسعت میرے بیان کے لئے،، کہہ کر کیا تھا - نذیر اکبر آبادی اور انیس نے مستقبل کی

پیش رفت میں جونقش قدم چھوڑےوھیں سے اردو کے شاعروں کا جدید کارواں آگے بڑھا ۔ علی اختر صاحب اردو نظم پر ۱۸ - اردی بہشت (۲۲ - مارچ) کے پروگرام میں تعریر فرمائیں گے ۔

والدین اور اساتذہ ۔ بچوں کی ذھنی نشو و نما اور ان کے کردار کی تعمیر کے ذمه دار صرف اساتذه ھی نہیں والدین بھی ھیں ۔ یه ذمه‌داری ان دونوں پر عاید ھوتی ھے ۔ جب تک که ان دونوں کا تعاون نه هو خاطر خواہ نتائج بر آمد نہیں ھوتے ۔ اس موضوع پر ۲۱ - اردی بہشت (۲۵ - مارچ) کے پروگرام میں تقریر ھوگی ۔

ھردلعزیزی ۔ ظالم بھی یہی چاھتا ھے که دوسرے اس پر رحم کریں ۔ ھر دلعزیز ھونے کی تمنا ایک عالمگیر تمنا ھے ۔ ھر شخص یه توقع کرتا ھے که دوسروں کی نگاھیں اس کی عزت کریں ۔ ۲۷ - اردی بہشت (۳۱ - مارچ) کو جمیل احمد صاحب فاروقی بتائیں گے که ھر دلعزیزی کی نفسیات کیا ھے اور روز مرہ زندگی کے معمولی اعمال ھی کس طرح ایک انسان کو ھر دلعزیز بناسکتے ھیں ۔

گفته آید درحدیث دیگران - ۲۹ - اردی بہشت (۲ - اپریل) کے پروگرام میں اکبر صدیقی صاحب جدید افسانوی ادب پر تقریر فرمائیں گے ۔ جدید افسانہ مثنویوں داستانوں اور ناولوں کی ایک ترقی یافته صورت ھے ۔ اس تقریر کو سننے سے پہلے آپ ۱۳ - اردی بہشت (۱۷ - مارچ) کو اشفاق حسین صاحب سے اور ۲۶ - اردی بہشت (۳۰ - مارچ) کو احمد محی الدین صاحب سے افسانے سنئیے ۔

اگلے وقتوں کی باتیں اور آج کل - دونو عنوان آپ کے لئے نئے نہیں ۔ ھر مہینے آپ ان عنوانوں پر تقریریں سن رھے ھیں اس مہینے آغا حیدر حسن صاحب اپنے خاص رنگ میں ۴ - اردی بہشت (۸ - مارچ) اور ۲۰ - اردی بہشت (۲۴ - مارچ) کو اگلے وقتوں کی باتیں سنائیں گے اورقاضی محمد عبد الغفار صاحب آج کل کے عنوان کے تحت ۷ - اردی بہشت (۱۱ - مارچ) اور ۲۳ - اردی بہشت (۲۷ - مارچ) کو حالات حاضرہ پر تبصرہ فرمائیں گے ۔

موسیقی

پسند اپنی اپنی - فرمائشی رکارڈوں کے پروگرام کے لئے دوشنبه اور جمعه کے دن یاد رکھئیے ۔ دو شنبه کو رات کے ۹ بجکر ۲۰ منٹ سے ساڑھے دس بجے تک اور جمعه کو دن کے ۹ بجکر ۲۰ منٹ سے دس بجے تک ۔

۶ - اردی بہشت - آپ اپنے پروگرام بلٹین میں ۶ - اردی بہشت (۱۰ - مارچ) کی تاریخ کو نشان بنالیجئیے اس تاریخ آپ دو بیرونی فن کاروں سے دو گانے سنیں گے ۔

غزلیں - غزلیں آپ ھر پروگرام میں سنتے ھی ھیں غزل کا مقام شاعری میں کچھ بھی ھو موسیقی اسے زیادہ حسین بنادیتی ھے ۹ - اردی بہشت (۱۳ - مارچ) کے پروگرام میں آپ رات کے ۹ بجکر ۲۰ منٹ سے ساڑھے دس بجے تک غزلوں کا انتخاب سنیں گے ۔

شام - شام اپنی غمگیں خاموشی میں نغمه و ساز کی ایک سحر آفریں کیفیت رکھتی ھے ۔ جب آسمان کے کناروں پر سرخ شفق کی دھاریاں خون جگر بن کر پھیلتی ھیں تو انسانی دل میں غم کروٹیں لینے لگتا ھے ۔ ۸ - اردی بہشت (۱۲ - مارچ) کو شام کے سات بجے سے یه خاص پروگرام سنئیے

لهو ترنگ - علامه اقبال نے کہا ھے ۔ فطرت لهو ترنگ ھے ظالم نه جل ترنگ ۔ اس لہو ترنگ کو اقبال نے فطرت اور شعر کی ھم آھنگی سے جگه جگه پیش کیا ھے ۔ اقبال کے کلام سے ترتیب دئے ھوئے اس پروگرام کو آپ ۱۵ - اردی بہشت (۱۹ - مارچ) کی نشریات میں سنیں گے ۔

خیال - شاعر کا خیال اور مصور کا خیال ۔ ان خیالوں سے الگ مغنی کا خیال ھوتا ھے ۔ وہ خیال کے ذریعے اپنے فن کو ظاھر کرتا ھے ۔ خیالوں کا ایک خاص پروگرام آپ ۱۶ - اردی بہشت (۲۰ - مارچ) کو رات کے ساڑھے نو بجے سے سنیں گے ۔

کھوئے ھوؤں کی جستجو - انسان کی زندگی ایک مسلسل جستجو کا نام ھے وہ کبھی نئی چیزوں کی جستجو کرتا ھے اور کبھی کھوئے ھوؤں کی تلاش میں رھتا ھے

۲۳-اردی بہشت (۲۷ مارچ) کو آپ شعر و نغمہ کا ایک پروگرام سنیگے۔ جس میں ننھے ہوؤں کی اسی حستجو کو پیش کیا جائیگا۔

ہمارے فن کار - ۳۱- اردی بہشت (۴ - اپریل) کو ہم اس سال کے پہلے چھ مہینے ختم کرتے ہیں۔ وقت کا مسافر اس تاریخ کو اپنا آدھا سفر طے کریگا - اس موقع پر ہم شام کے ساڑھے پانچ بجے ایک خاص پروگرام " ہمارے فن کار " پیش کرینگے -

نذیر اکبر آبادی - نذیر اکبر آبادی اردو کا پہلا شاعر ہے جس نے اردو شاعری کو خار جست سے روشناس کرایا - اس نے اپنے موضوع اپنے ماحول سے چنے اور اپنی شاعری کو عوام کے لئے استعمال کیا۔اس شاعر سے متعلق ۱۳- اردی بہشت (۴- اپریل) کو رات کے ۹ - بجکر ۴۵ منٹ سے ایک پروگرام سننے -

سننے والوں کا مشاعرہ

ہمارے سننے والوں میں بہت سے شاعر ہیں جو اپنا کلام سنانا یا دوسروں سے سننا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے ۲۶ -اردی بہشت (۳۰- مارچ) کو رات کے ساڑھے نو بجے سے ایک مشاعرہ ترتیب دیا جا رہا ہے جس میں سننے والوں کے بھیجے ہوئے کلام کا انتخاب سنوایا جائیگا -

خواتین کا پروگرام

خواتین کے پروگرام میں جو ہر جمعہ کو دن کے دس بجے سے ہوتا ہے آپ یہ تقریریں سنیں گے -

● - اردی بہشت (۹ مارچ) گرلز گائیڈ - محبوب یونس صاحبہ -

۱۲ - اردی بہشت (۱۶ - مارچ)لڑکیوں کے تفریحی مشغلے - مس محمدی احمد -

۱۹ - اردی بہشت (۲۳ - مارچ) میری پسندیدہ کتابیں سکینہ بیگم صاحبہ -

۲۶ - اردی بہشت (۳۰ - مارچ) بچوں کے لئے اچھی کہانیاں - مسز محسن -

بچوں کے لئے

براہ کرم بچوں کو ان پروگراموں کی نسبت یاد دلادیجئے

(۱) ہر پیر کو ننھوں کے لئے آچوں چوں کا پروگرام ہوتا ہے (۲) ہر منگل کو ماموں جان استاد سے بات چیت کرتے ہیں (۳) ہر چہارشنبہ کو فیچر ہوتا ہے -(۴)اس کے علاوہ ان کے لئے حسب ذیل خاص پروگراموں کا انتظام کیا گیا ہے۔

(۱) ۵ - اردی بہشت (۹ - مارچ)کو " آواز کی دنیا " -

(۲) ۸ - اردی بہشت (۱۲ - مارچ)کو بچیوں کے لئے دیوانی ہانڈی کا پروگرام - سلطانہ عزیز رفعت صاحبہ خود لکھیں گی اور خود ہی پیش کرینگی -

(۳) ۱۵ - اردی بہشت (۱۹- مارچ)کو " زبان " مرزا عصمت اللہ بیگ صاحب اپنا لکھا ہوا پروگرام خود پیش کرینگے۔

(۴) ۱۹ - اردی بہشت (۲۳ - مارچ) کو " مشرق نا مغرب " بادشاہ حسن صاحب اپنا لکھا ہوا پروگرام خود پیش کرینگے -

(۵) ۳۱ - اردی بہشت (۴ - اپریل) کو ایک خاص پروگرام ہوگا جسمیں پچھلے چھ مہینے کے پروگراموں سے متعلق والدین سے بات چیت کی جائیگی -

جنگی ہفتہ

ہمارا جنگی ہفتہ جس کا آغاز فروردی کے اواخر میں ہوا تھا اس مہینہ کی ۵-تاریخ تک جاری رہیگا۔ان اجزا کو یاد رکھئے۔

۲ - اردی بہشت (۶ - مارچ)بچوں کے لئے خاص پروگرام " جنگ " -

۱۰ تا ۱۰ - ۳۰ شب - " اتحادی " فیچر -

۴ - اردی بہشت (۸- مارچ) ساتھی ملکوں کی دوستی - بچوں کے لئے ایک پروگرام -

۵ - اردی بہشت (۹ - مارچ) کو خبروں کے ساتھ ایک نوشتہ سنایا جائیگا -

ڈرامے اور فیچر

ستارے - آسمان پر ہر شام سینکڑوں ستارے بکھرے ہوتے ہیں - کسی غمگین کے آنسوؤں کی طرح صبح ہونے سے پہلے آسمان ان کا مدفن بن جاتا ہے - ان ستاروں میں ایک اضطراب ہوتا ہے انسان کے دل کی طرح -

اسے نثار فاطمہ صاحبہ نے لکھا ہے -

۵ - اردی بہشت (۹ - مارچ) کو دن کے ساڑھے گیارہ بجے سے سنئے -

حجت - یہ حجت ایک اتفاقی حجت ہے - دو اجنبیوں کی اتفاقی ملاقات ہے جو اجنبیوں کی طرح ملتے ہیں اور اجنبیوں کی طرح جدا ہو جاتے ہیں لیکن بعد کو معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کی دائمی دوستی کا تصفیہ ان کے ملنے سے بھی پہلے ہوچکا ہے - اس فیچر کو مہند راج صاحب سکسینہ نے لکھا ہے اور اسے ۱۲ - اردی بہشت (۱۶ - مارچ) کو دن کے ساڑھے گیارہ بجے سے پیش کیا جائیگا -

نشرگاہ اورنگ آباد

اردو تقاریر

پندرہ روزہ اخباری تبصرہ - حالات حاضرہ اور رفتار عالم کا اجمالی خاکہ مرتبہ محمد ابراہیم صاحب ۷ و ۲۱ - اردی بہشت (۱۱ - ۲۵ - مارچ)

اردو میں غزل کا درجہ - ادب کے نئے رجحانات اور نقاضوں کی وجہ سے غزل کی اردو ادب میں اب وہ اہمیت باقی نہیں رہی جو متاخرین کے زمانہ میں اسے حاصل تھی - لیکن غزل ہمارے ادب کا ایک بیش بہا سرمایہ ہے - غزل گو شعراء نے ادب کے اس صنف میں جو گرانقدر اضافے کئے ہیں اور فطری جذبات و احساسات کی ترجمانی کی ہے اس کی تفصیل آپ کو محمد علی صاحب ۹ - اردی بہشت (۱۳ - مارچ) کو سنائینگے -

سرما (افسانوی تقریر) موسم ہمارے اور آپ کے مہمان ہوتے ہیں - بن بلائے ہی سہی - لیکن ان کی خاطر تواضع بہر حال کی جاتی ہے - موسم سرما رخصت ہو رہا ہے - ۲ - اردی بہشت (۶ - مارچ) کو مسٹر سمپت رائے اپنی تقریر میں اس موسم کی کیفیتیں بیان کرتے ہوئے الوداع کہینگے -

ڈرامے و فیچر

جہان نما (خاکہ) دنیا کے خاص خاص واقعات اور خبریں ایک خاکہ کے روپ میں ۱۴ و ۲۸ - اردی بہشت (۱۸ - مارچ یکم اپریل)

رہ نورد - نو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول
ساحل تجھے عطا ہو تو ساحل نہ کر قبول

نوشتہ سیدعبد الرحیم صاحب - ۹ - اردی بہشت (۱۳ - مارچ)

گنگا جل (غنائیہ) تم سے بیجا ہے مجھے اپنی تباہی کا گلہ
اس میں کچھ شائبہ خوبی تقدیر بھی تھا

نوشتہ محمد عاقل علی خان صاحب تاریخ نشر ۸ - اردی بہشت (۱۲ - مارچ)

ریکارڈی کہانی - فلم '' قانون '' کی کہانی مکالموں تشریح اور ریکارڈز کے ساتھ - تاریخ نشر ۱۲ - اردی بہشت (۱۶ - مارچ) -

اور اُس نے
لائف بوائے کی
عادت سیکھی ہے!
وہ اِس وقت بہت کچھ سیکھ رہا ہے لیکن زندگی میں لائف بوائے
صابن کے روزانہ استعمال کی عادت سے زیادہ کوئی چیز کام
نہیں آئے گی۔ اُس کی ماں خوش ہے، اور اُسے
فخر ہے کہ اس نے گرد و غبار کے اس خطرہ کے
متعلق سبق دیا ہے جو ہر جگہ غیر محتاط آدمیوں پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہے۔
لائف بوائے ایک اچھا صابن ہی نہیں بلکہ
ایک اچھی عادت ہے۔
LIFEBUOY
SOAP
L. 77-28 (U)
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

ہر شخص طاقت کا خواہشمند ہے!
آپ جوان ہوں یا بوڑھے، اگر آپ طاقتور ہیں تو آپ کے تمام دوست اور
ساتھی آپ کی تعظیم کریں گے۔ زندہ رہنے کا لطف بھی تب ہی ہے جب
انسان زندگی کا لطف اٹھانے کے قابل ہو۔ اس لئے اپنے خاندان کے
افراد کو طاقت مسرت اور کامیابی حاصل کرنے کا ہر موقع عطا فرمائیے۔ طاقت کا
راز غذا میں پوشیدہ ہے۔ اعلیٰ غذا میں جو احتیاطاً قوت دہ ڈالڈا میں پکائی گئی ہو۔
وٹامن آمیز ڈالڈا طاقت کو اونچے پیمانہ پر برقرار رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ
جسم میں ان بہترین عناصر کو بہم پہنچاتا ہے جو قدرتی طور پر بیش بہا قوت بخش ہیں۔
آپ کو ڈالڈا سے کھانا پکانے کی کتاب (بزبان انگریزی) اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔
اس میں خوراک کے متعلق مفید معلومات اور ہندوستانی کھانوں
کے ۵۰ طریقے درج ہیں۔ چار آنے کے ٹکٹ اس پتہ پر ارسال کیجئے
Dept. E41 P.O. Box No. 353, Bombay
DALDA
VANASPATI
وٹامن آمیز
ڈالڈا
قوت بخش
شرطیہ مکمل وناسپتی۔ ایک پونڈ۔ ۲ پونڈ۔ ۵ پونڈ۔ دس پونڈ کے صرف مہربند ڈبوں میں فروخت ہوتا ہے

فہرست مضامین

صفحہ

احوال و اخبار	۱
ہز ہائنس شہزادۂ برار کا دورہ امراوتی تھام دوں	۳
حکومت حیدرآباد کے مقصد اولیں	۱۳
کیا حیدرآباد طغیانی کا شکار ہوسکتا ہے	۲۳
عالی مشاورتی مجلس کی مصروفیات	۲۶
ممالک محروسہ میں تارجہ اور رسوت کی قسم	۲۸
وسیع ہمدردی اور بے لوث خدمت	۳۱
کاروباری حالات کا ماہانہ جائزہ	۳۷
لاسلکی نشریات	۴۰

سرورق

تنگبھدرا پراجکٹ کا یادگاری کتبہ

دھوبی کی ہاتھوں کپڑوں کا اور نقصان!

— جبکہ کپڑے اس قدر گراں ہیں

اس زمانے میں جبکہ کپڑے اس قدر گراں ہیں آپ یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ آپکا دھوبی کپڑوں کو پٹخ پٹخ کر پھاڑ ڈالے۔ آپ کو کپڑوں کی دھلائی کا بے ضرر طریقہ معلوم کرنا چاہئے تاکہ کپڑے زیادہ سے زیادہ عرصہ تک چلیں۔ اب بہترین سنلائٹ "صابن اور رچپت" کا طریقہ شروع کرنے کا موقعہ ہے۔ کپڑے دھونے کا یہ آسان طریقہ دھوبی کے بے رحم طریقہ سے بدرجہا بہتر ہے کیونکہ اس طریقے سے کپڑے بآسانی اور صاف دُھلتے ہیں اور اس سے کپڑے کے ایک دھاگے تک کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ سنلائٹ کا ملائم خود بخود صاف کرنے والا جھاگ میلے کپڑوں کی میل مٹی بآسانی بغیر پٹخنے یا زیادہ رگڑنے کے نکال دیتا ہے۔ اور اس نرم برتاؤ کے بدلے میں کپڑے زیادہ اُجلے دکھائی دیتے ہیں اور زیادہ عرصہ تک چلتے ہیں۔ آج ہی اپنے نوکر کو سنلائٹ "صابن اور رچپت" کا طریقہ سمجھا دیجئے۔

اپنے نوکر کو سنلائٹ "صابن اور رچپت کا طریقہ سکھائیے

۱۔ کپڑوں کو اچھی طرح بھگو لیجئے اسطرح کپڑے صابن لگانے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں ۲۔ کپڑے کے ہر حصے میں سنلائٹ صابن لگائیے خاص طور پر میلی جگہ پر سنلائٹ کو اچھی طرح لگائیے ۳۔ کچھ تھوڑی دیر تک کپڑے کو ہاتھوں سے ملیں۔ ہرگز پچھاڑیئے مت سنلائٹ کا خود بخود صاف کرنے والا جھاگ تمام میل اکھیڑ کر اپنے اندر جذب کر لے گا۔ ۴۔ اب اچھی طرح کھلے پانی میں ہلائیے اور تمام جھاگ نکال دیجئے بہت زیادہ میلے کپڑے کو ایک بار پھر صابن لگانے کی ضرورت ہوگی

سنلائٹ صابن کپڑوں کی حفاظت کرتا ہے

S. 60-23 UD

LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

معلومات حیدرآباد

جلد ۵ — خورداد سنه ۱۳۵۴ف - اپریل سنه ۱۹۴۵ع — شمارہ ۷

احوال واخبار

شہزادۂ برار کا دورہ برار - کچھ عرصہ ہوا والاشان ہزہائنس شہزادۂ برار امراوتی اور کھام گاؤں تشریف لے گئے تھے جہاں ان کا نہایت شاندار اور پر جوش خیر مقدم کیا گیا - امراوتی اور کھام گاؤں میں مسرت کی ایک لہردوڑ گئی تھی - جگہ جگہ خوشنما کمانیں نصب کی گئی تھیں اور تمام راستے جھنڈیوں سے آراستہ کئے گئے تھے - ان مقامات کے علاوہ راستہ میں جو ریلوے اسٹیشن پڑے وہاں بھی جوش و مسرت کے اثر انگیز مظاہرے دیکھے گئے- تعلیمی، طبی اور دوسرے متعدد اداروں نے سپاس نامے اور کاسکٹ پیش کئے - چنانچہ مختلف اداروں کی جانب سے جو ۲۷ سپاس نامے پیش کئے گئے ان سے یہ بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ ہزہائنس کے اس سفر نے باشندگان برار کے دل میں کسقدر جوش و مسرت کے جذبات پیدا کردئے - ہز ہائنس کی خوش اخلاقی اور دلکش انداز مخاطبت نے لوگوں کے دلوں پر بہت گہرے نقوش چھوڑے - کھام گاؤں میں انجمن ہائی اسکول کے عہدہ داروں کے ساتھ ہز ہائنس کی ایک تصویر لی جارہی تھی - جس میں طلباء شریک نہیں کئے گئے تھے - یہ لوگ بڑی حسرت سے دیکھ رہے تھے - جب ہزہائنس نے انکے پر حسرت چہروں پر نظر ڈالی تو سب کو تصویر میں شریک فرمالیا - ہزہائنس کے اس شفقت آمیز طرز عمل نے حاضرین پر بہت اچھا اثر ڈالا اور ہر طرف سے صدائے تحسین بلند ہوئی - خود طلباء کو اس سے جو مسرت ہوئی اس کے بہترین شاہد ان کے مسرور چہرے تھے -

شیواجی مرہٹہ ہائی اسکول کے پیش کردہ سپاس نامہ کے جواب میں ہز ہائنس نے یہ فرمایا تھا کہ ''علم اور تمدن تمام مصنوعی رکاوٹوں کو توڑ دیتے ہیں - ،، اور یقین ہے کہ اس مدرسہ کے طلباء حقیقت و صداقت پر مبنی ان الفاظ کو ہمیشہ یاد رکھیں گے اور ان پر عمل پیرا بھی ہوں گے -

نواب مہدی یار جنگ کی سبکدوشی- نواب سر مہدی یار جنگ بہادر صدرالمہام تعلیمات سرکار عالی چھ سال سے زیادہ اس صدرالمہامی پر فائز رہنے کے بعد اب اپنے عہدہ سے سبکدوش ہورہے ہیں- سنہ ۱۳۴۹ف میں نواب سر مہدی یار جنگ بہادر باب حکومت کی رکنیت پر فائز ہوئے اور نواب سر نظامت جنگ بہادر کی جگہ صدرالمہامی سیاسیات کا جائزہ حاصل فرمایا - حکومت حیدر آباد کی تعلیمی پالیسی کو ضروریات زمانہ کے مطابق بنانے اور تعلیمی مسائل میں ترقی پذیر اور حقیقت پسندانہ رجحان پیدا کرنے میں نواب سر مہدی یار جنگ بہادر نے بہت نمایاں حصہ لیا اور ایک حقیقت پسند ہونے کے اعتبار سے نواب صاحب نے تعلیم کے عملی پہلو پر ہمیشہ زور دیا تاکہ وہ زیادہ مفید ثابت ہو اور روز مرہ زندگی سے پوری طرح مطابقت پیدا کرسکے - اس کے علاوہ نواب صاحب نے فنی اور پیشہ واری تعلیم پر بھی خاص توجہ فرمائی اور اس کی وسعت و ترقی کا ہر طرح خیال رکھا - مملکت آصفیہ میں ابتدائی ثانوی اور حکمیاتی ہر قسم کی تعلیم میں جو نمایاں

ترقی ہوئی ہے اس کے لئے نواب سرمہدی یار جنگ بہادر کی دور اندیشی اور وسیع النظری مستحق ستائش ہے۔ ہماری دعا ہے کہ نواب صاحب وظیفہ حسن خدمت پر علحدگی کے بعد مدت دراز تک صحت و عافیت کے ساتھ خوش وخرم رہیں

یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ مولوی سید محمد اعظم صاحب نواب سر مہدی یار جنگ بہادر کے جانشین ہو رہے ہیں۔ نئے صدرالمہام تعلیمات کو ایک بہت بڑی سہولت یہ حاصل ہے کہ وہ گزشتہ ۲۷ سال سے سرکار عالی کے محکمہ تعلیمات میں مختلف حیثیتوں سے کام کرچکے ہیں اور اس کے تمام حالات سے بخوبی واقف ہیں۔ سٹی انٹرمیڈیٹ کالج کے پرنسپل کی حیثیت سے انہوں نے اس ادارہ پر اپنی تمام توجہات مبذول رکھیں اور اس کالج نے جو ممتاز حیثیت حاصل کرلی ہے وہ ہمارے نئے صدرالمہام تعلیمات کی اعلیٰ صلاحیتوں کا ثبوت ہے۔ گزشتہ تین سال کے دوران میں سید محمد اعظم صاحب کو جلد جلد ترقیات ملتی رہیں جن کے وہ ہر طرح مستحق تھے۔ چنانچہ پہلے تو ناظم تعلیمات ہوئے اس کے بعد جامعہ عثمانیہ کے معتمد امیر اور اب صدرالمہامی تعلیمات کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے ہیں۔

مولوی سید محمد اعظم صاحب کو نہایت مشکل فرائض اور ذمہ داریوں کی تکمیل کرنا ہے۔ حکومت سرکار عالی کے پیش نظر ممالک محروسہ میں عام اور فنی اور پیشہ واری تعلیم کی توسیع و اشاعت کا ایک وسیع لائحہ عمل ہے جس کی ترتیب میں خود اعظم صاحب نے بھی نمایاں حصہ لیا ہے اور اس لائحہ عمل کو کامیابی سے نافذ کرنے کے لئے انہیں غیر معمولی اقدام اور قوت عمل سے کام لینا ہوگا۔ ہماری دعا ہے کہ سید محمد اعظم صاحب اپنے فرائض کو بہ حسن وخوبی انجام دینے میں ہر طرح کامیاب ہوں۔

ہم جامعہ عثمانیہ کو مستحق مبارک باد تصور کرتے ہیں کہ نواب علی یاور جنگ بہادر اس جامعہ کے نئے معتمد امیر مقرر ہوئے ہیں۔ نواب صاحب سے کچھ عرصہ قبل تک ہمارا نہایت گہرا اور قریبی تعلق رہا ہے اور ہم اس سے بھی بخوبی واقف ہیں کہ وہ شہرت پسندی سے کسقدر محترز رہتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کی صلاحیت اور اہلیت کار پر تفصیلی تبصرہ کرنے سے احتراز کررہے ہیں اور صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں کہ جامعہ عثمانیہ کے مستقبل کو سنوارنے کے لئے نواب علی یاور جنگ بہادر سے زیادہ قابل شخص کا ملنا بہت دشوار تھا۔

دوستانہ مشورہ - ہز ایکسلنسی نواب صاحب چھتاری نے مجلس وضع قوانین کے گزشتہ اجلاس کا افتتاح فرماتے ہوئے جاگیرداروں کو جو دوستانہ مشورہ دیا تھا وہ یقین ہے کہ اسی جذبہ کے ساتھ قبول کیا جائیگا۔ نواب صاحب کا تعلق زمیندار طبقہ اعیان سے ہے اور اس بنا پر جاگیرداروں کے مفادات کو آئندہ محفوظ رکھنے کا خیال ایک قدرتی جذبہ ہے۔

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ اکثر جاگیروں بالخصوص چھوٹی جاگیروں کے نظم و نسق کا معیار ممالک محروسہ کے علاوہ جات دیوانی میں اختیار کردہ معیار سے بہت گرا ہوا ہے۔ ان جاگیروں میں بہت سے اہم امور پر توجہ نہیں کی گئی ہے اور متعدد شعبوں میں اصلاح و ترقی کی ابھی بہت زیادہ گنجائش ہے۔ اس کے علاوہ زمانہ کا تقاضہ یہ ہے کہ تمام ممالک محروسہ میں یکساں نظم و نسق قائم کیا جائے۔ اور یہ مقصد اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جبکہ جاگیرات کے نظم و نسق میں وسیع پیمانہ پر اصلاح کی جائے۔ جاگیرداروں کے حق میں یہ بہتر ہوگا کہ وہ نواب صاحب کے اس خیال کی اہمیت کو پوری طرح محسوس کریں کہ "موجودہ زمانہ کے معاشری تخیلات ایسے قائم ہوگئے ہیں کہ ایسے منافع اور مراعات کو موجودہ خدمت اور اس کے جملہ مضمرات پر مبنی کیا جانا ضروری سمجھا جاتا ہے"۔ چنانچہ یہ ضروری ہے کہ جاگیردار اپنے آپ کو جاگیری رعایا کی بے لوث خدمت کے لئے وقف کردیں اور اس کے مفاد کو ترقی دینے کیلئے ہر ممکن صورت اختیار کریں۔ اس طرح بہ حیثیت مجموعی تمام ممالک محروسہ کی رفتار ترقی کو تیز کرنے میں بھی بڑی مدد ملے گی۔

جاگیرداروں کو عنقریب ایسی تجاویز پر غور کرنے کا موقع دیا جائیگا جن میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جاگیری علاقوں میں نظم و نسق اور دوسرے امور میں اصلاح کی تدابیر کس حد تک اختیار کی جائیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارا زمیندار طبقہ اعیان اس موقع سے پورا فائدہ اٹھائیگا اور دنیا پر یہ ثابت کردیگا کہ عوام کی مسرت و خوشی کو ترقی دینے کی خواہش میں وہ کسی اور طبقہ سے کم نہیں۔

مشاورتی مجلس کا قیام - حکومت سرکارعالی نے دو مشاورتی مجلسیں قائم کی ہیں۔ ایک تو محکمہ آثار قدیمہ کے لئے اور دوسری فنی اور پیشہ واری تعلیم کے لئے۔ ان مجالس کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ ان دونوں محکموں کی پالیسی اور لائحہ عمل میں غیر سرکاری اراکین اور ماہرین کی رائے بھی شامل رہے۔ یہ مجالس کلیتاً مشاورتی نوعیت کی ہیں اور ان پر کوئی انتظامی ذمہ داری عائد نہ ہوگی۔

محکمہ آثار قدیمہ اور جامعہ عثمانیہ میں قریب تر تعلق قائم کرنے کی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس کی جارہی تھی کیونکہ جامعہ عثمانیہ میں آثار قدیمہ اور دوسرے متعلقہ علوم کی تعلیم اور آثار قدیمہ کے ماہروں کی تربیت کا انتظام کیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے افراد اور اداروں کو محکمہ آثار قدیمہ کی سرگرمیوں سے زیادہ واقفیت حاصل کرنے کا موقع دیا جائے۔ امید ہے کہ متعلقہ مجلس ان مقاصد کو پوری طرح ملحوظ رکھے گی۔ مزید برآں مجلس کے فرائض میں یہ بھی داخل ہوگا کہ حکومت یا اراکین آثار قدیمہ سے متعلق جن امور کے بارے میں مشورہ طلب کریں ان کے متعلق وہ انہیں مشورہ دے اور ایسے امور حکومت کے سامنے پیش کرے جن پر اس کی رائے میں حکومت کو متوجہ ہونا چاہئے۔

فنی اور پیشہ واری تعلیم کے محکمہ سے متعلق مشاورتی مجلس کو اس اعتبار سے بہت اہم کام انجام دینا ہے کہ تعلیمی نصابات امتحانات اور ممالک محروسہ میں فنی اور پیشہ واری تعلیم کی ترقی سے متعلق مسائل جیسے امور بھی اس کے دائرہ غور وفکر میں داخل ہیں۔ فنی اور پیشہ واری تعلیم کی روز افزوں اہمیت کے پیش نظر اس مجلس پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اس تعلیم کو آئندہ مستحکم بنیادوں پر ترقی دینے کے لئے مجلس کو بہت کچھ کام کرنا ہوگا۔ اس ضمن میں یہ بات ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ اس محکمہ کی عام پالیسی کی تشکیل اس طرح سے ہو کہ وہ نوجوانوں کو مناسب روزگار حاصل کرنے کے قابل بنا سکے اور یہ اسی شکل میں ممکن ہے کہ ملک کی صنعتی ضروریات کو پوری طرح ملحوظ رکھا جائے۔

مطبوعات برائے فروخت

		قیمت
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۸ف (۳۹-۱۹۳۸ع)	..	۳-۰-۰
,, ,, ,, ۱۳۴۹ف (۴۰-۱۹۳۹ع)	..	۳-۰-۰
جامعہ عثمانیہ مؤلفہ مسز ای ۔ ڈی ۔ پلین	..	۱-۰-۰
حیدرآباد میں دیہی تنظیم	..	۱-۸-۰
کوائف حیدرآباد	..	۰-۸-۰
منتخب پریس نوٹ اور اعلامیئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی	..	۱-۸-۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی	..	۳-۸-۰

(اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں)

ہزہائنس شہزادۂ برار کا دورہ امراوتی و کھام گاؤں

عقیدت مندانہ مظاہرے اور پرجوش خیر مقدم

حیدرآباد و برار کے باہمی تعلقات میں مزید استحکام

والاشان ہز ہائنس شہزادہ برار شیواجی ایجوکیشن سوسائٹی اور انجمن مفید الاسلام ہائی اسکول کی مشترکہ دعوت پر جب دو روز کے لئے امراوتی اور کھام گاؤں تشریف لے گئے تو براریوں نے اپنے شہزادے کا نہایت شاندار اور پرجوش خیر مقدم کیا۔ ہر فرقہ اس کوشش میں سرگرداں نظر آتا تھا کہ مملکت آصفیہ کے ولیعہد کا خیرمقدم کرنے میں دوسروں سے سبقت لے جائے اور ہزہائنس کی خدمت میں جو متعدد سپاس نامے پیش کئے گئے وہ باشندگان برار کے مختلف طبقوں کے جذبات عقیدت و وفاداری کے آئینہ دار ہیں۔

والا شان شہزادہ برار کی تشریف آوری سے باشندگان برار کے مختلف فرقوں اورطبقوں میں جو عام انہماک اورجوش پیدا ہوگیا اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ہز ہائنس کی خدمت میں ۴۷ اداروں نے سپاس نامے پیش کئے اور جیسا کہ ایک سپاس نامہ میں بیان کیا گیا ہزہائنس کی وجہ سے حیدرآباد برار سے اور برار حیدرآباد سے قریب ترہوگیا اور حیدرآباد و برار کے تعلقات زیادہ پرخلوص اور باہمی روابط زیادہ مستحکم ہوگئے ہیں۔

والا شان شہزادۂ برار نے امراوتی میں شیواجی مرہٹہ ہائی اسکول کے اقامت خانہ کا افتتاح فرمایا جو ہزہائنس کے نام سے منسوب ہے۔ اس موقع پر جو سپاس نامہ پیش کیا گیا اس کے جواب میں ہزہائنس نے یہ ارشاد فرمایا

کہ ”سب سے پہلے میں اپنے اس تاسف کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے مجھے اپنے سفر برار کو چند روز کے لئے ملتوی کرنا پڑا اور میرا خیال ہے کہ اس کی وجہ سے آپ کو بہت زحمت ہوئی ہوگی

طبیعت کی نا سازی کی وجہ سے خود مجھے بھی بڑی مایوسی ہوئی تھی کیونکہ میں اس حصہ ملک کا سفر کرنے کا ایک عرصہ سے منتظر تھا جو، جیسا کہ آپ واقف ہیں، میرے خطاب سے منسوب ہے۔ مجھے مسرت ہے کہ آج میری یہ خواہش پوری ہوگئی۔

"آپ کی یہ جد و جہد شدید مشکلات کے خلاف ایک مردانہ وار جنگ ہے اور یہ دیکھ کر مجھے بڑی مسرت ہوئی کہ آپ نے اپنے ناکافی مادی وسائل سے کس قدر کامیابی حاصل کی ہے۔ میں آپ کے ادارہ کی آئندہ ترقی کا متمنی رہوں گا اور اس سے ہمیشہ ذاتی دلچسپی لوں گا۔ علم اور تمدن تمام

هزهائی نس شہزادۂ برار امراوتی اسٹیشن پر رونق افروز ہونے کے بعد سلامی لے رہے ہیں۔

طلباء کی ذمہ داریاں

شیواجی ہائی اسکول کو موجودہ شکل دینے کے لئے جو کامیاب جدوجہد کی گئی ہے اس کے لئے برار مرہٹہ ایجوکیشن سوسائٹی کو مبارک باد دیتے ہوئے ہزہائنس نے فرمایا کہ

مصنوعی رکاوٹوں کو توڑ دیتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اس ادارہ سے جو طلباء فارغ التحصیل ہو کر نکلیں گے وہ انسانیت اور شہریت کے اس وسیع تر مفہوم کے حامل ہوں گے جو تعلیم کا اصل مقصد ہے۔ مجھے یہ بھی توقع ہے کہ یہ طلباء برار کے ہر ایک گاؤں کو علم وثقافت

کی مشعل سے منور کردیں گے ،، ۔

دل خوش کن یاد

،، آپ نے جن جذبات کا اظہار فرمایا ہے اور جس خلوص کے ساتھ میرا خیر مقدم کیا ہے اس سے میں بہت متاثر ہوا اور میں اپنے ساتھ امراوتی کے دورہ کی نہایت دلخوش کن یاد لئے جاتا ہوں ۔

سپاس نامہ

سوامی مرہٹہ ہائی اسکول ، امراوتی ، کی جانب سے پیش کردہ سپاسنامہ میں حیدرآباد کی شہرہ آفاق فیاضی اور علم نوازی کا اعتراف کرتے ہوئے ڈاکٹر بی ۔ آر ۔ دیشمکھ نے فرمایا کہ ،، نہایت خلوص و محبت اور عقیدت کے ساتھ یورہائنس کا خیر مقدم کرتے ہوئے ہم انتہائی مسرت
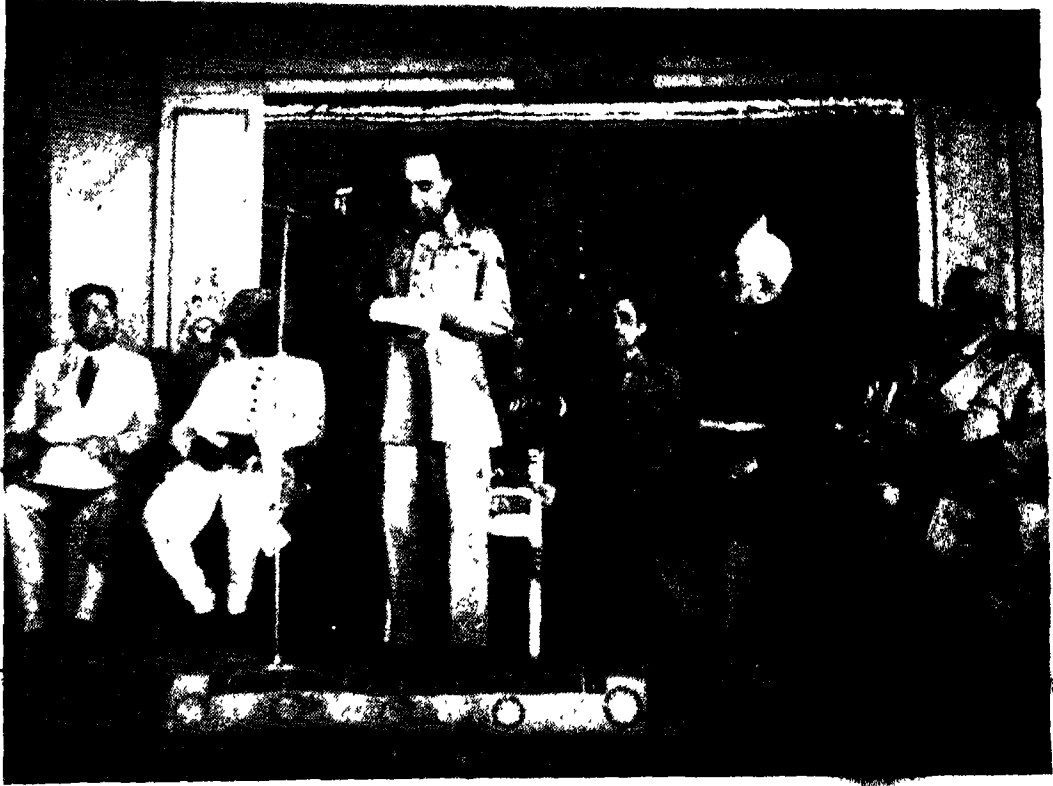
ہزہائنس شہزادۂ برار سوامی مرہٹہ ہائی اسکول امراوتی کی جانب سے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب ارشاد فرما رہے ہیں ۔

،، آپ نے جن گہرے جذبات وفاداری کا اظہار فرمایا ہے میں انہیں اعلی حضرت بندگان عالی کی بارگاہ میں پہنچادونگا ۔ اور ہرہائنس شہزادی برار کا ذکر بھی آپ نے جن عنایت آمیز الفاظ میں فرمایا ہے ان کو میں قدر کی نظر سے دیکھتا ہوں ،، ۔

محسوس کررہے ہیں ۔ برار میں یورہائنس کی تشریف آوری ایک نادر اور یادگار واقعہ ہے ۔ یورہائنس کے عظیم المرتبت والد ماجد اعلی حضرت فرمانروائے حیدرآباد و برار نے بمراحم خسروانہ اس چھوٹی سی عمارت کا افتتاح کرنے کے لئے، جس کی تعمیر حیدرآباد کی شہرۂ آفاق فیاضی کی رہین منت ہے

ان کاسکٹوں کا مجموعہ جن میں بمقام امراوتی برار کے مختلف اداروں کی جانب سے ہزہائی‌نس شہزادۂ برار کی خدمت میں سپاسنامہ اور ہار پیش کئے گئے -

ہزہائنس شہزادۂ برار امراوتی میں سابق وزیر مسٹر وی - بی‌چوبال کی تقریر سماعت فرمارہے ہیں -

ہماری درخواست منظور فرما کر اس ادارہ کو قابل رشک عزت ، بے پایاں عنایت اور موجب فخراعزاز سے سرفراز فرمایا ہے - اعلی حضرت بندگان عالی اور یورہائنس نے ہماری اور اس ادارہ کی عزت افزائی فرما کر ایک مرتبہ پھر اس شاہانہ شفقت کا اظہار فرمایا ہےجو حیدرآباد کے شاہی خاندان کی عنایتوں سے ہمیشہ زراعت پیشہ آبادی کے شامل حال رہی ہے- یورہائنس نے اس چھوٹی سی عمارت کی رسم افتتاح انجام دینے پر آمادگی ظاہر فرما کر انتہائی شفقت اور التفات کا ثبوت دیا ہے- کیونکہ ہم یہ جانتے ہیں کہ بمشکل صرف ۲۰ روزقبل یورہائنس نے دنیا کے ایک ایسے عظیم ترین پروجکٹ کا سنگ بنیاد نصب فرمایا ہے جس کے مصارف ہماری عمارت کی موجودہ قیمت سے بھی کم از کم ۵۰۰۰ گنا زیادہ ہیں- تنگبھدرا پروجکٹ لاکھوں انسانوں کو کثیر فائدہ پہونچائے گا اور یہ چھوٹا سا ادارہ بھی یہ کوشش کررہا ہے کہ دیہی علاقوں پر طاری جہالت کی تاریکی میں زندگی اور امید کی ایک کرن پہونچا دے -

عظمت و عزت

”یورہائنس نے اس تقریب کو اپنی موجودگی کے قابل تصور فرمایا اور یہ یورہائنس کی وسیع النظری اور حقیقی عظمت کا بین ثبوت ہے - مجھے یقین ہے کہ یور ہائنس نے یہاں تک
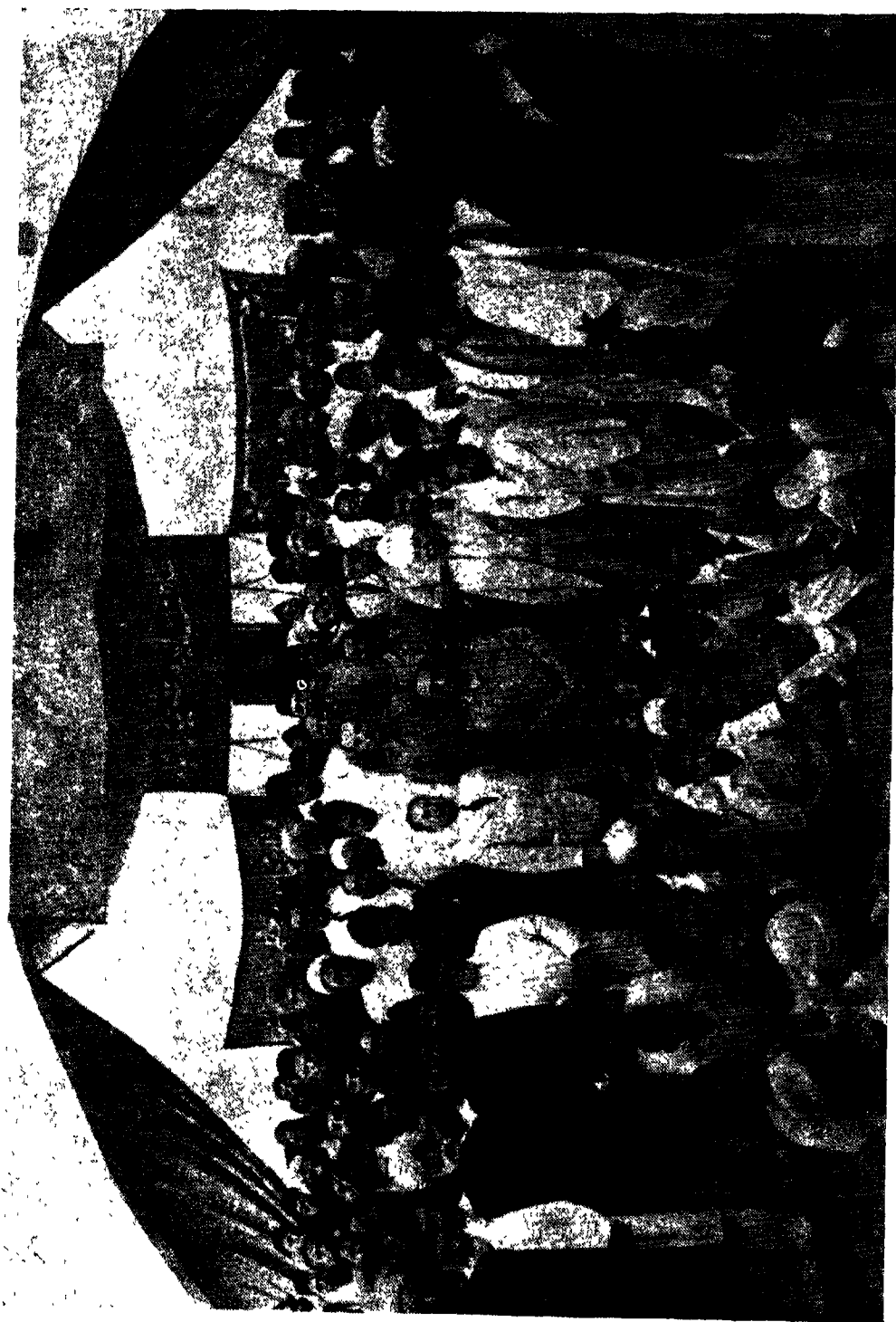
ہزہائنس شہزادۂ برار انجمن ہائی اسکول کہام گاؤں میں

سفر کی جو زحمت گوارا فرمائی ہے اس کی وجہ سے ہر ایک سچے براری کے دل میں یورہائنس کی عزت ہمیشہ قائم رہے گی۔‘‘

مرہٹہ۔ مسلم اتحاد کا سنگ بنیاد

شری سیواجی مرہٹہ ہائی اسکول کی سرگزشت بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر دیسمکھ نے فرمایا کہ ’’یہ اسکول سنہ ۱۹۲۵ع میں قائم ہوا تھا۔ یہ ادارہ درحقیقت مسلم اتحاد کا سنگ بنیاد بن گیا اور میں یہ کہتے ہوئے بڑی مسرت محسوس کرتا ہوں کہ اس اتحاد کا بار بار مظاہرہ ہوا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہاں کے مسلم اداروں سے اس ادارہ کے دوستانہ روابط قائم ہوگئے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہم کو حیدرآباد کی جو قابل رشک سرپرستی حاصل ہوئی ہے وہ برار مرہٹہ ایجوکیشن سوسائٹی کے بانیوں کے خیالات و تصورات سے کامل مطابقت رکھتی ہے۔

حیدرآباد کا عطیہ

’’سنہ ۱۹۳۷ع میں ہمیں برار کے لیڈروں پر مشتمل ایک وفد کی شکل میں اعلیٰ حضرت فرمانروائے حیدرآباد و برار کی بارگاہ میں حاضری کی عزت نصیب ہوئی۔ جس شاہانہ طریقے پر ہماری مہمان داری ہوئی اس کی یاد ہمارے دلوں میں اب تک تازہ ہے اور یورہائنس کی خدمت میں پہلی مرتبہ حاضر ہونے کے تاثرات بھی ہمیشہ قائم رہیں گے۔ حیدرآباد سے ہم کو جو گراں قدر امداد ملی اس کی بدولت یہ ممکن ہوسکا کہ ہم نے اس مدرسہ کو پرانے عارضی جھونپڑوں سے اس کشادہ روشن اور ہوادار عمارت میں منتقل کردیا۔

اظہار وفاداری

’’حیدرآباد کی سرپرستی کا یقین ہونے کی بنا پر ہمیں اپنے عزائم کو جلد پورا کرنے میں کوئی شبہ نہیں۔ ہمیں انتہائی مسرت ہے کہ یورہائنس کے برار تشریف لانے سے ہماری ایک دیرینہ دلی تمنا آج پوری ہوگئی اور یورہائنس نے اپنی دوسری کثیر مصروفیات اور موسم کی خرابی کے باوجود یہاں تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائی ہے۔ اگر یور ہائنس کے ساتھ ہر ہائنس شہزادی صاحبہ برار بھی تشریف لاسکیں تو ہماری اس مسرت میں اور بھی اضافہ ہوجاتا۔ ہم یورہائنس سے یہ التجا کرتے ہیں کہ اپنے والد ماجد اعلیٰ حضرت بندگان عالی کی بارگاہ میں ہماری دلی عقیدت اور انتہائی خلوص و وفاداری کے جذبات پہنچا دیجئے اور ہماری جانب سے ہر ہائنس کی خدمت میں بھی ان کے تشریف فرما نہ ہوسکنے کے باعث ہمارے جذبات یاس کا اظہار فرما دیجئے۔ ہمیں قوی امید ہے کہ ہر ہائنس مستقبل قریب میں برار تشریف لائیں گی اور باشندگان برار کو ایسے جذبات عقیدت کے اظہار کا موقع عطا فرمائیں گی۔‘‘

دورۂ کھام گاؤں

ہر ہائنس شہزادۂ برار امراوتی سے کھام گاؤں تشریف لے گئے اور انجمن مفیدالاسلام ہائی اسکول کا معائنہ فرمایا۔ اس موقع پر انجمن ہائی اسکول کی جانب سے جو سپاس نامہ پیش کیا گیا اس کے جواب میں ہر ہائنس نے یہ ارشاد فرمایا کہ ’’اعلیٰ حضرت فرمانروائے حیدرآباد و برار اور خاندانِ آصفی کے متعلق آپ نے جن وفادارانہ جذبات کا اظہار فرمایا ہے ان سے میں بہت متاثر ہوا اور یہ میرا ایک خوش گوار فرض ہوگا کہ میں حیدرآباد واپس جانے کے بعد آپ کے ان جذبات کو اپنے جلیل القدر والد ماجد کی بارگاہ میں پہونچادوں۔

قابل فخر کارنامہ

’’کسی ادارہ کی زندگی میں اکیس سال کوئی طویل مدت نہیں اور آپ نے اس مختصر عرصہ میں جو کچھ کامیابی حاصل کی ہے وہ آپ کی نیک نامی میں اضافہ کا باعث ہے۔ چھ سو روپے کے ...۔ محفوظ اور کرایہ کے دو کمروں سے ترقی کرکے ایسی عالی شان عمارتیں بنانا اور ضروری سامان اور موزوں عملہ فراہم کرنا ایک ایسا کارنامہ ہے جو ہر ادارہ کے لئے بجا طور پر قابل فخر ہوسکتا ہے۔ اسے دیکھ کر مجھے یہ مشہور مقولہ یاد آتا ہے کہ ’’خدا ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو خود آپ اپنی مدد کرتے ہیں‘‘ اور

ہزہائنس شہزادۂ برار انجمن ہائی اسکول کھام گاؤں میں پیش کردہ سپاسنامے کو سماعت فرمارہے ہیں -

آپ کے منتظمین کی بے لوث اور پیہم جد وجہد کی تصدیق ہوتی ہے ۔ نتائج بہت شاندار ہیں اور متعدد مشکلات کے باوجود آپ نے جو ترقی کی ہے اس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں ۔

'' میرے لئے یہ امر نہایت مسرت کا باعث ہے کہ مجھے آپ کا ادارہ دیکھنے کا موقع ملا اور مجھے یقین ہے کہ آپ متواتر کامیابیاں حاصل کرتے رہیں گے ۔ ''

قریبی روابط میں مزید استحکام

انجمن مفید الاسلام کے پیش کردہ سپاس نامہ میں حیدرآباد سے انجمن کے خصوصی روابط کا اظہار کرتے ہوئے یہ بیان کیا گیا کہ '' مملکت آصفیہ کی ایک دور افتادہ کڑی یعنی علاقہ برار میں ایک آصفی شہزادے کی تشریف آوری سے تاریخ کے خفتہ واقعات بیدار ہوگئے ہیں اور دھندلا ماضی پھر روشن نظر آتا ہے جو خاندان آصفیہ کی پر خطر مہموں اور کارناموں سے معمور ہے ۔ یور ہائنس مملکت آصفیہ کے ولی عہد ہیں اور اس مملکت کے ولی عہد کی تشریف آوری سے برار کی تاریخ اپنے صفحات ہمارے سامنے کھولتی ہے ۔ یورہائنس کی وجہ سے حیدرآباد برار سے اور برار حیدرآباد سے قریب تر ہوگیا ہے اور یورہائنس کی تشریف آوری سے ہمارے تعلقات زیادہ پر خلوص اور ہمارے روابط زیادہ مستحکم ہوگئے ہیں ۔

مسرت بخش یاد

'' ہم اس تاریخی واقعہ کو احساس فخر اور جذبۂ ممنونیت کے ساتھ ہمیشہ یاد رکھیں گے جب ہمارے اور شری شیواجی مرہٹہ ہائی اسکول ، امراوتی ، کے نمائندوں کو حضرت بندگان اقدس کی بارگاہ میں ایک وفد کی شکل میں باریاب ہونے کی عزت نصیب ہوئی تھی ۔ ہمارے لئے کسی حکمراں کے حضور میں باریابی کا یہ پہلا موقعہ تھا ۔ یورہائنس نے جس لطف و کرم کے ساتھ اس وفد کو باریاب فرمایا تھا اس کی مسرت بخش یاد بھی ایک ناقابل فراموش واقعہ ہے ۔ ان روابط کو تقویت دینے کا اس سے بڑھ کر کوئی اور ذریعہ تصور میں بھی نہیں آسکتا کہ یورہائنس ان اداروں میں تشریف فرما ہوں ۔

اظہار عقیدت

'' حیدرآباد اور برار کے باہمی تعلقات بہت قریبی ہیں اور حیدرآباد اور انجمن مفید الاسلام ، کھام گاؤں ، کے تعلقات تو اور بھی قریب تر ہیں ۔ اس انجمن کا حیدرآباد سے ایک خاص تعلق ہے ۔ کیونکہ یہ حیدرآباد ہی کا پرورش کرنے والا ہاتھ تھا جس نے اس ادارہ کو پروان چڑھایا اور اسی کی سرپرستی کی بدولت اس نے بقا اور استحکام حاصل کیا ۔ یہ چھوٹی سی نو آبادی جس میں زندگی پوری توانائیوں کے ساتھ جلوہ گر نظر آتی ہے حیدرآباد ہی کی سرپرستی کی رہین منت ہے جس کا دست کرم مملکت آصفیہ کی حدود کے باہر بھی دور دور تک پہونچتا ہے ۔ اس ادارے میں یورہائنس کی تشریف آوری سے ارادت مندانہ و فاداری کا ایک بے کراں سمندر متلاطم نظر آتا ہے اور یہ پر جوش کیفیت ہی بارگاہ سلطانی میں ہمارا ہدیہ عقیدت ہے ۔ کس قدر مسرت کا مقام ہے کہ بارگاہ خسروی میں ہماری اس عقیدت کے اظہار کا ذریعہ یورہائنس ہیں ۔

سرگذشت

'' چھ سو روپے کا حقیر سا مد محفوظ ، مڈل اسکول کی پانچویں اور چھٹی جماعتوں کے لئے کرایہ کے دو کمرے اور صرف دو اسنادوں پر مشتمل عملہ ، یہ تھی سنہ ۱۹۲۴ ع میں اس ادارہ کی کل کائنات ۔ لیکن ترقی کی طرف قدم بڑھتا گیا اور سنہ ۱۹۴۵ ع میں اسی ادارے نے ایک لاکھ روپے کے مصارف سے تعمیر شدہ معیاری نمونے کے ہائی اسکول، اعلی حضرت بندگان عالی کے اسم گرامی سے منسوب وسیع اور کشادہ عثمانیہ ہاسٹل، سائنس کے ایک مکمل تجربہ خانے، آبرسانی کے جداگانہ انتظام اور کھلی ہوا اور صحت بخش فضا میں چودہ ایکڑ رقبے پر پھیلی ہوئی نوآبادی کی شکل اختیار کرلی ہے ۔

جامعہ عثمانیہ سے علمی اتحاد

”ایک تعلیمی انجمن ہونے کی بناء پر ہم نے اس مقصد کو اپنے پیش نظر رکھا ہے اور یہی مقصد ہماری رہبری کرتا رہا ہے ۔ ہم نے جس مقصد کو پیش نظر رکھا وہ وہ یہ ہے کہ ہمارا ادارہ متواتر ترقی کرتا جائے یہاں تک کہ جامعہ عثمانیہ سے علمی اتحاد قائم کرسکے ۔ ہم اس ادارہ کے لئے جس مرتبہ کے خواہاں ہیں اسے ملحوظ رکھتے ہوئے اس کے تعلیمی ، قانونی اور دستوری پہلوؤں پر غور و خوض بھی کرتے رہے ہیں ۔ چنانچہ اس ادارے کو ممالک محروسہ کے دوسرے اداروں کی طرح حوالے کردنیے کے امکان کی تجویز بھی پیش کی گئی ہے اور اس کے علاوہ دوسری متعدد متبادل صورتیں بھی زیر غور ہیں ۔ اس ادارے کی نئی زندگی کے متعلق خواہ جو تجاویز پیش ہوں لیکن کوئی بات اس سے بہتر نہیں ہوسکتی کہ یورہائنس اپنے دست مبارک سے کسی تجویز کا آغاز فرمائیں ۔

زبردست کام

”زمانہ برابر گردش کرتا جارہا ہے اور ایک عالمگیر جنگ کی تباہ کاریوں سے نتیجتاً ایک شاندار مستقبل نمودار ہوگا جو لازمی طور پر معاشی ، تعلیمی اور سیاسی زندگی کا ایک نیا اور اثر آفریں دور ہوگا ۔ ہمارا یہ کامل ایقان ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت بندگان اقدس کو جو اعلی خوبیاں عطا فرمائی ہیں ان کی بدولت مملکت آصفیہ کے حکمراں میں اس عظیم الشان انقلاب کا مقابلہ کرنے کی وہ قابلیت موجود ہے جو تمام تاریخ میں خاندان آصفیہ کی نمایاں خصوصیت رہی ہے ۔ مملکت آصفیہ کے ولی عہد ہونے کے اعتبار سے اس زبر دست کام کی انجام دہی میں یورہائنس کا بھی نمایاں حصہ ہوگا ۔

ذاتی صفات

ممکن ہے کہ کسی ظاہربیں آنکھ کے لئے یورہائنس کی عظمت کا سبب تاریخی میراث ہو ۔ لیکن جس شئے نے یورہائنس کو اندرون و بیرون ممالک محروسہ اس قدر ہر دل عزیز بنادیا ہے وہ عہد ماضی کی میراث نہیں بلکہ یورہائنس کی صفات ہیں ۔ یورہائنس کی سادگی پسندی ، کردار کی بلندی ، ملک کی صنعتی اور تعلیمی ترقی سے گہری دلچسپی اور ایک صحت مند اور سرگرم عمل زندگی سے جبلی وابستگی سب ایسی صفات ہیں جو آصف جاہی حکمرانوں کی مخصوص روایات کی بر قراری کی ضامن ہیں ۔ ہم ہرہائنس شہزادی صاحبہ برار کی خدمت میں ، جو یہاں تشریف نہ لاسکیں، ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہیں ۔ ہرہائنس یورہائنس کی ایسی رفیقۂ حیات ہیں جو خاندان آصفی کے اعلی تصورات کے شایان شان ہیں ،، ۔

معزز ناظرین !

آپ کو ”معلومات حیدر آباد“ کے پرچہ پابندی سے وصول نہ ہورہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ اطلاعات سرکار عالی ۔ حیدر آباد ۔ دکن ۔ کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھئے ۔

حکومت حیدرآباد کا مقصد اولیں

غربت، بیماری اور جہالت پر قابو پانیکی جد و جہد

مزید قربانیوں کا مطالبہ

ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی نے حیدرآباد کی مجلس وضع قوانین کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ ''داخلی محاذ پر ہماری کوشش یہ ہونی چاہئیے کہ یہ مملکت جتنی جلد ہوسکے ایک سوشل سروس اسٹیٹ کے مطمح نظر کے قریب ہوجائے یعنی ایک ایسی مملکت بن جائے جو ایک ترقی پذیر رعایا کی جملہ سماجی ضروریات کو پورا کرسکے۔،، جنگی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوے ملک کی داخلی حالت پر بھی نواب صاحب نے نہایت جامع تبصرہ فرمایا۔

جنگ کی رفتار میں تبدیلی پر تبصرہ کرتے ہوئے ہز اکسلنسی نے مملکت آصفیہ کی جنگی مساعی اور معاشی مشکلات کو برداشت اور ان کا مقابلہ کرنے میں حیدرآباد کے عوام کے بیش بہا تعاون کا اعتراف فرمایا اور اس نازک دور میں بھی متعدد اسکیموں کو روبہ عمل لانے میں جو کامیابی ہوئی ہے اس کا ایک اہم سبب حکومت اور عوام کے نمایندوں کے درمیان قریبی اشتراک عمل کو قرار دیا۔

مابعد جنگ تنظیم کے بارے میں نواب صاحب چھتاری نے اس بات کی وضاحت فرمائی کہ اس ضمن میں جو منصوبہ بندی کی گئی ہے اس میں صنعتی تجارتی اور زرعی ترقی، صحت عامہ کے تحفظ اور طبی امداد کی توسیع اور تعلیم کی اشاعت کا خاص طورپر خیال رکھا گیا ہے۔ لیکن ان اسکیموں کو کامیابی کے ساتھ روبہ عمل لانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ عوام مزید ذمہ داریاں قبول کریں اور زیادہ بار برداشت کرنے کے لئیے تیار رہیں۔ ہز اکسلنسی نے یہ بھی فرمایا کہ آمدنی کے مزید وسائل فراہم کرنا ضروری ہے اور ان وسائل کو ترقی دینے کے لئیے ہر ممکن صورت اختیار کی جائے گی۔

آنربیل نواب زین یار جنگ بہادر، صدر المہام تعمیرات، ہزہائنس سہزادۂ برار اور ہزاکسلنسی گورنر مدراس کو تنگبھدرا پراجکٹ کی تفصیلات سمجھا رہے ہیں -

جنگی صورت حال میں تغیر

جنگی صورت حال میں تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے ہز اکسلنسی نے فرمایا کہ " اسوقت سے جب کہ میں نے آپ کو پچھلی بار مخاطب کیا تھا حالات زمانہ میں بہت بڑا تغیر واقع ہوا ہے - اوس وقت خود ہمارا وجود اور ہمارے ملک کی عافیت معرض خطر میں پڑگئی تھی - تقریباً سارا یورپ اور شمالی آفریقہ محوری طاقتوں کے قبضہ میں آچکا تھا - ادھر جاپانی چین کے بہت بڑے حصہ پر اور بحر الکاہل کے اہم جزائر نیز جزائر شرق الہند، فرانسیسی انڈوچین، سیام، سنگاپور، جزیرہ نمائے ملایا اور برما کے ہمسایہ علاقہ پر قابض ہو چکے تھے - اس کے بعد سے جنگ نے ایسا پلٹا کھایا کہ یکے بعد دیگرے جرمنی کے جنگی حلیف متحدین کی فوجوں کے آگے ہتیار ڈالنے لگے اور اب وہ فوجیں خود جرمنی کی سرزمین پر لڑ رہی ہیں - ادھر جاپان نے ہندوستان پر چڑھائی کی جو کوشش کی تھی وہ برائے نام ثابت ہوئی اور اب صرف یہی نہیں کہ برما کی دوبارہ فتح کے دن قریب آگئے بلکہ خود جاپان کا جزیرہ ہوائی حملوں کا مرکز بن رہا ہے

پبلک کا تعاون

" یہ زبردست تغیر جس نے کئی اعتبار سے نسل انسانی کی تقدیر بدل دی ہے واقع نہ ہوسکتا تھا اگر سارے متعلقہ ممالک اور ان کے عوام و خواص آن مصائب کو نہ جھیلتے اور ان قربانیوں پر نہ تیار ہوتے جن کے بغیر فتح کی ساری کوششیں ناکام ہوتیں - جنگ کے معاشی اثرات اور ان کے قدرتی نتائج سے متاثر ہونے کے علاوہ مصائب اور قربانیوں کے اس مشترک سرمایہ میں برطانوی حکومت کے حلیف اور ایک ایسی مملکت کی حیثیت سے جس کے اغراض ہندوستان

کی حفاظت و مدافعت سے تمام تر وابستہ ہیں ہمکو بھی حصہ‌دار بننا پڑا - ریاست کی مساعی جنگ اور معاشی مشکلات کے برداشت اور ان کا مقابلہ کرنے میں حیدرآباد کے عوام نے جو بیش بہا تعاون کیا اس کا میں حددت تشکر کے ساتھ اعتراف کرنا چاہتا ہوں - اگر ان معاشی مشکلات میں یہ وجہ تسلی ہوسکتی تو ہم ان ممالک بلکہ ان ہندوستانی ریاستوں اور صوبوں پر بھی جو جنگ کی زد میں براہ راست آجانے کے باعث نسبتاً شدید تر مصائب کا شکار ہوے ہیں نظر ڈال سکتے ہیں اور اسوقت ہمکو ان بہادر سپاہیوں ، ملاحوں اور ہوا بازوں کا ممنون احسان ہونا پڑےگا جنہوں نے ہمکو سخت تر مصائب سے بچائے رکھا -

باعث خیر آفتیں

''دنیا کی آفتیں اور بلائیں نتیجتاً کبھی کبھی باعث خیر بھی ہوتی ہیں - اسکی ایک مثال وہ مستقل تنظیم ہے جو آگ بجھانے کے لئے شہر حیدرآباد میں قائم ہوگئی ہے اور جسے اضلاع میں بھی قائم کیا جائےگا - اس کی ابتدا اس عارضی تنظیم اور صرفہ سے ہوئی جو اے - آر - پی کے سلسلہ میں قائم کی گئی تھی - سب سے بڑھکر یہ کہ خطرہ کی قربت نے ہم میں حقیقت شناسی کا ایک نیا شعور اور ہم میں شہریت کا ایک نیا تصور پیدا کردیا - مالی خوشحالی اور کساد بازاری کے اجتماع نے ہمکو نئی تدابیر پر مجبور کیا اور ان مسائل کے حل کرنے کے جو طریقے قدیم سے چلے آرہے تھے ان پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت داعی ہوئی - واقعات نے ہمیں کچھ اس طرح جھنجوڑا کہ سچ تو یہ ہے کہ ہمارے فکروخیال کی سابقہ راہیں تک بدل گئیں - مستقبل کی تنظیم و تعمیر میں ہم جس پیمانہ پر کام کررہے ہیں وہ پہلے ہمارے گوشہ خیال تک میں نہ تھا -

حکومت اورعوام کے مابین روز افزوں اشتراک عمل

''ہماری خوش نصیبی ہے کہ نہ صرف مساعی جنگ میں بلکہ قومی تعمیر کے کاموں ، زمانہ مابعد جنگ کی تنظیم ، فراہمی اغذیہ اور داخلی تحفظ و دفاع کے مسائل میں بھی ہمیں عام پبلک کا تعاون حاصل رہا - آئینی مشاورتی مجالس میں جن میں اب مزدوروں سے متعلق مجلس مشاورتی بھی شامل ہے نیز تنظیم مابعد جنگ کی مجلس ، مجالس اغذیہ ، مجلس دفاع اور مجلس قیام امن مملکت آصفیہ میں عوام اور نظم و نسق کے نمایندوں نے ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھنا اور اس کا احترام کرنا سیکھا ہے اور ان مجالس میں انتہائی دشوار اور اہم مسائل آن کی باہمی بحث و مشاورت کا موضوع بنے ہیں - تجاویز اصلاحات کے تحت اضلاع اور قصبات میں مقامی حکومت کے عارضی ادارے قائم ہوجانے سے مقامی امور کے انصرام میں بھی اسی نوع کا اشتراک عمل پیدا ہوگیا ہے - تجاویز اصلاحات کے تحت جو مختلف ادارے بشمول مقننہ قائم شدنی ہیں انکی انتخابی فہرستوں کی ترتیب کے لئے اس وقت تفصیلی مواد تیار ہورہا ہے - ہم سب کی خواہش ہے کہ ہم انتخابات کے مراحل کو جلد طے کرلیں تا کہ یہ تمام ادارے انتخابی بنیادوں پر قائم ہوجائیں اور اس طرح حکومت سے مختلف مفادات کے زیادہ قریبی اشتراک کا امکان پیدا ہو - میں یہاں جس بات پر زور دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ حکومت اور عوام کے مابین ایسا اشتراک عمل ایک بڑی بیش قیمت چیز ہے - چنانچہ میں اس کامیابی کو جو ہمیں اپنی مختلف اسکیموں کو بروئے عمل لانے میں حاصل ہوئی ہے عوام اور حکومت کے نمایندوں کے مابین اس بڑھتے ہوے اشتراک عمل پر محمول کرتا کرتا ہوں -

''گذشتہ دو سال کی مدت میں نظم و نسق کے مختلف شعبوں میں جو ترقی ہوئی ہے اسکی تفصیلات سے میں آپ کی اس موقع پر سمع خراشی کرنا نہیں چاہتا خصوصاً جبکہ ان تفصیلات کی نسبت معلومات ان رپورٹوں سے بھی حاصل ہوسکتے ہیں جو وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہتی ہیں - اس موقع پر جبکہ فتح اور امن ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور اس کے ساتھ مستقبل کے خطرات اور امیدیں بھی ، میں آپ کے سامنے بعض ایسے اصول پیش کرنا چاہتا ہوں جنہیں ہم سب کو ملحوظ رکھنا چاہئے - اس طرح اگر میں

"یه تصویر مالاپورم میں دو پہر کے کھانے کے بعد لی گئی تھی - اس میں والا شان شہزادہ برار ہزاکسلنسی گورنر مدراس اور لیڈی ہوپ ، آنریبل سرآرتھرلو تھبان ، ہزاکسلنسی نواب صاحب چھناری اوردوسرے مہمان موجود ھیں -

کبھی تفصیلات بیان کروں تو وہ صرف بہ سبیل تذکرہ ہونگی -

غذائی مسئلہ

"اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے (اورجو لوگ اسے نظر انداز کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ ہمیشہ حقائق کو اپنے سدراہ پائیں گے) کہ مملکت حیدر آباد کا اپنے رقبہ ، اپنی آمدنی اور اپنے وسائل نیز جزیرہ نمائے ہند کے عین مرکز میں اپنے جغرافی محل وقوع کے اعتبار سے ایک ایسا موقف ہے جو ہم کو اور دوسروں کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا - نئی دنیا کی معاشیات خاص کر ایسی ہیں کہ وہ سیاسی حدبندیوں کا احترام نہیں کرتیں - پھرچونکہ برطانوی ہند اور ممالک محروسہ سرکار عالی کی ضروریات کا ایک دوسرے پرانحصار ہے اس لئے معاشی میدان میں تعاون عمل کی راہ پیدا کردی اور اس کی ایک مثال فراہمی اغذیہ کا مسئلہ ہے - میں نے جب گذشتہ مرتبہ آپ کو مخاطب کیا تھا اسوقت سے یہ مسئلہ کئی مراحل طے کر چکا ہے - اس زمانہ میں ہم قیمتوں کی نگرانی میں الجھے ہوئے تھے - لیکن ہم نے بہت جلد محسوس کرلیا کہ جب تک کافی مقدار میں اجناس کے ذخائر جمع نہ کرلیے جائیں اس وقت تک ان کی قیمتوں پر نگرانی موثر نہیں ہوسکتی - اس لئے قیمتوں پر نگرانی کے ساتھ ہی اجناس کی لیوی کا طریقہ رائج کرنا پڑا جس کا مقصد یہ ہے کہ کسان پر لزوم عاید کیا جائے کہ وہ اپنی اراضی کے اس حصہ کی حقیقی پیداوار کا ایک جزو حکومت کے ہاتھوں فروخت کردے جو اناج کے زیر کاشت ہے - اس کے بعد ایک اور حکم نافذ کیا گیا جس کے ذریعہ بعض ضروری اجناس کی زیادہ سے زیادہ قیمت کا تعین کر دیا گیا اور ان کے جمع کرنے ، رکھنے اور تقسیم کرنے کے لئے سنه ۱۹۴۳ع میں ایک کمرشیل کارپوریشن کا قیام عمل میں آیا - گویا خود مملکت خرید و فروخت کا کاروبار کرنے لگی - اس طریقہ سے گذشتہ زرعی سال میں دولاکھ بیس ہزار ٹن اجناس خوردنی حاصل کئے گئے اور مزید تین ہزار ٹن بازار سے

خریدے گئے اس کے علاوہ یہ ممکن نہیں تھا کہ ہم اپنے ہمسایہ علاقوں مثلاً بیجاپور میں عوام کی پریشانیوں اور مصیبتوں یا صوبہ بنگال کی فاقہ زدگی اور قحط کا صرف تماشا کریں اور ان کی امداد نہ کریں۔ انسانی ہمدردی اور ہمسایہ ممالک کے باہمی تعاون کے اصول سے بھی قطع نظر ہم کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ دالوں کو چھوڑ کر ہمہ اجناس خوردنی کی حد تک اس ریاست کی ضروریات باہر سے درآمد کے ذریعہ تکمیل پاتی ہیں اور رسد کی بعض ضروری اشیاء کی فراہمی کے لئے ہم برطانوی ہند پر تکیہ کرتے ہیں۔ ان ساری باتوں کا لحاظ کرتے ہوے ہم نے برطانوی ہند کو سنہ ۱۹۴۲ع تا سنہ ۱۹۴۳ع میں درسٹھ ہزار ٹن دالوں کے علاوہ ساٹھ ہزار ٹن باجرہ فراہم کیا۔ سنہ ۱۹۴۳ع تا ۱۹۴۴ع میں متعدد اسباب کی بناء پر ہم صرف گیارہ ہزار ٹن باجرہ بھیج سکے۔ لیکن دالوں کی آمد کردہ مقدار بیس ہزار ٹن رہی۔ اسکے علاوہ تین لاکھ چھہتر ہزار ٹن مونگ پھلی کے بیج، سینتالیس ہزار ٹن مونگ پھلی کا تیل، دس ہزار پانچ سو ٹن کھلی، پچاس ہزار ٹن بنولہ، بیس ہزار ٹن تل اور چھ ہزار ٹن گھی بھی ہم نے باہر بھیجا جو علاوہ ان ذخائر کے ہے جو فوج کے لئے جو ہزار مویشی، ساڑھے چار لاکھ بکرے اور بکریاں اور کئی ہزار مرغ اور انڈوں کی شکل میں فراہم کئے گئے۔ یہ برآمد اجناس کی اس فاضل مقدار سے کی گئی ہے جو ہماری اپنی ضروریات کا اندازہ کرنے کے بعد بچی رہی۔ پھر اسراف بچانے کے لئے اور شہروں اور قصبات میں اجناس کی مساویانہ تقسیم کے لئے جہاں رسد کو اگر منضبط نہ کیا جاتا تو حمل و نقل کی بڑھتی ہوئی مشکلات اور قیمتوں کے بڑھ جانے سے اعلیٰ طبقے غیر مساوی مقدار میں اجناس خرید لیتے اور غریب طبقوں کے لئے کافی غلہ رہتا یا جو باقی رہتا وہ انکے مقدور کے باہر ہوتا راتب بندی کا طریقہ پہلے بلدہ حیدرآباد میں اور پھر ورنگل، نارائن پیٹھ اور محبوب نگر میں رائج کیا گیا۔ اس طرح تقریباً نو لاکھ کی آبادی راتب بندی کے دائرہ میں آگئی اور اس دائرہ کو وسیع تر کیا جارہا ہے تاکہ گلبرگہ، یادگیر، بیجاپور، شاہ آباد، پتاناپڑ، پربھنی اور جالنہ اس میں داخل ہو جائیں۔ راتب بندی کو اس طرح رائج کرنے میں صرف آبادی کی تعداد نہیں بلکہ مقامی ضروریات کا بھی لحاظ کیا گیا ہے۔ مجھے مسرت ہے یہ دیکھتے ہوے کہ راتب بندی ہمارے لئے بالکل نئی چیز تھی اسکا انتظام مجموعی طور سے کامیاب رہا۔ دوسرے معاشی مسائل کی طرح مسئلہ اغذیہ میں بھی یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ جنگ کے اختتام پر حالات دفعتاً اپنے معمول پر آجائیں گے کہ نگرانی اور قانونی پابندیاں فوراً اٹھالی جاسکیں۔ لیکن بظاہر یہ تو ضرور کہا جاسکتا ہے کہ ہم مشکل ترین دور سے گزر چکے ہیں اور اگر ہم کو اغذیہ کے ناجائز طور پر جمع کرنے والوں اور انکی چوری چھپے برآمد کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے میں عوام کا تعاون سابق کی طرح حاصل رہے اور سماج کے خلاف ایسے مجرموں کو کہیں پناہ نہ ملنی چاہئے اور اسی طرح اگر غلہ زیادہ اگانے کی مہم بھی جاری رہے جس پر حکومت سرکار عالی اسوقت تک ایک کروڑ سترہ لاکھ روپے صرف کرچکی ہے اور سب سے بڑھکر اگر بارش کافی مقدار میں اور وقت پر ہوتی رہے جو سب سے بڑی نعمت الہی ہے تو ہم امید کرسکتے ہیں کہ آنے والے سال سالہائے گذشتہ سے بہتر ہونگے۔

افراط زر

''میں اس سے قبل عرض کر چکاہوں کہ خوش حالی اور کساد بازاری دونوں ایک ساتھ اس زمانہ میں رونما ہوئے۔ جن حوادث نے ہماری معیشت کو ان دنوں متاثر کیا ان میں سے ایک افراط زر ہے۔ ہمارے کاغذی سکہ میں نسبتاً بہت کم اضافہ ہوا۔ لیکن ہم اطراف و اکناف کی بڑھتی ہوئی مہنگی کے اثر سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ افراط زر کے سدباب کے لئے متعدد اہم تدابیر اختیار کی گئی ہیں مثلاً محصول زاید منافع کا قانون نافذ کیا گیا۔ جسکی چند لفظی ترمیمات آپ کے سامنے پیش کی گئی ہیں علاوہ ازیں سرمایہ کی اجرائی اور نئی کمپنیوں کے قیام پر نگرانی پوسٹ کیش سرٹفکٹس پیداوار میں ترقی اشیاء ضروری کی

فراهمی اور بس اندازی کی مہم کے ذریعے بھی افراط زر کی روك تھام کی جارہی ہے۔ ایک ''قرضہ ترقیات،، بھی جاری کیا گیا ہے ۔ نیز کم مدتوں کے لئے قرض حاصل کرنے کی غرض سے ٹریزری بلز کا طریقہ رائج کیا گیا ہے ۔ کپاس ، ارنڈ اور مونگ پھلی جیسی منافع بخش اشیاء کی کاشت کو محدود کرنے کی غرض سے ایک حکم نافذ کیا گیا ہے۔ اس حکم کے ذریعہ ان اشیاء پر ایک زاید محصول عاید کیا گیا ہے اور اس میں ان کی فروخت پر ایک محصول عاید کرنے کی بھی اجازت دی گئی ہے ۔ تمباکو اور نباتاتی گھی پر اکسائس ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ علاوہ ازیں لازمی پس اندازی کی اسکیم کا نفاذ عمل میں آگیا ہے جسکی روسے جملہ اشخاص کو جنکی آمدنی چھ ہزار روپے سالانہ سے زیادہ ہے اس بات کاپابند کردیا گیا ہے کہ وہ ایک بڑھتی ہوئی شرح کے مطابق یعنی چار فیصد سے لیکر بارہ فیصد تک اپنی آمدنی کا ایک حصہ لازمی طور پر جمع رکھیں۔ جنگی تمسک اور دیگر مسلمہ اقسام پس اندازی جن میں بیمہ بھی شامل ہے اغراض لازمی پس اندازی کے لئے محسوب نہیں کئے جائیں گے ۔ اس طرح جو رقم جمع ہو گی اس پر (۲) فیصد کی شرح سے سود ادا کیا جائیگا اور یہ رقم جنگ کے دوسال بعد یا نفاذ حکم کے پانچ سال بعد جو بھی پہلے واقع ہو قابل واپسی ہوگی ۔ محصول زائد منافع کی آمدنی جن مفید عام کاموں پر صرف کی جارہی ہے ان سے آپ بخوبی واقف ہیں ۔

قومی تعمیری سرگرمیاں

''امسال ریاست کی آمدنی میں حیرت انگیز اضافہ ہوا یعنی آمدنی نو کروڑ سے سترہ کروڑ تک بڑھ گئی ہے آبکاری ، کروڑگیری اور ریلوے سے بہ نسبت پہلے کے زیادہ آمدنی حاصل ہوئی ۔ دوسری طرف خرچ کے بعض مدات میں قابل لحاظ اضافہ ہوا ۔ مثلاً کم مواجب ملازمین کے لئے گرانی الاؤنس کی شرح میں اضافہ کیا گیا۔ ہماری افواج و دیگر حفاظتی خدمات پر زیادہ مصارف ہوئے نیز ان معاشی تدابیر پر بھی زیادہ صرفہ ہوا جو جنگ کے باعث اختیار کرنی پڑیں اور جن میں ایک جداگانہ محکمہ رسد کا قیام بھی شامل ہے ۔ قومی تعمیر کے کاموں کے لئے مثلاً فنی تعلیم اور عام تعلیم کی جملہ منازل میں توسیع ، صحت عامہ کی اصلاح اورطبی اور صحت عامہ کی سہولتوں کی فراہمی نیز مابعد جنگ کی ضروریات کے لئے بڑے بڑے محفوظات مجتمع کرنے کی غرض سے کثیر رقوم مختص کردی گئی ہیں ۔ اعلی تعلیم کے شعبہ میں جامعہ عثمانیہ کے تحت ایک زرعی کالج کے قیام کے لئے پندرہ لاکھ روپے منظور کئے گئے ۔ علاوہ ازیں جامعہ مذکور میں فنی کیمیا ، جغرافیہ اورعلم تجارت کے جدید شعبے بھی قائم کئے گئے ۔ نیز جامعہ میں معدنیاتی انجینیری کا ایک ایک جداگانہ شعبہ قائم کرنے کے لئے پانچ لاکھ روپے کی گنجائش مہیا کی گئی ہے ۔ معاشی اور صنعتی شعبہ جات میں جو امور خاص طور پر قابل تذکرہ ہیں ان میں سے ایک تو مرکزی صنعتی تجربہ خانہ کا قیام ہے جس کے لئے پندرہ لاکھ روپے کی منظوری دی گئی ہے ۔ دوسرا اہم کارنامہ حیدرآباد (دکن) کمپنی کے حصص کی خریدی ہے جو سنگارینی کالریز کے اٹھانوے فیصد حصص کے مالك تھی ۔ تیسرے حکومت سرکار عالی اور حکومت مدراس کے مابین دریائے تنگبھدرا کے پانی کی حصہ وار تقسیم کا معاہدہ ہے ۔ والاشان شہزادہ برار عنقریب اس پراجکٹ کا افتتاح فرمائیں گے ۔

نئے قوانین

''میں نے اپنی آپ سے ایک مسودہ جرائم قانون کا تذکرہ کیا ۔ آج کے مرحلہ اجلاس میں آپ کے روبرو جو مسودات قانون پیش ہیں اون میں بعض بہت اہم ہیں ۔ برطانوی ہند کے قانون اور تجربے نیز مقامی حالات کی روشنی میں جو مسودہ قانون جنگلات مرتب کیا گیا ہے وہ ایک بڑی ضرورت کو پورا کرے گا اور کئی اعتبار سے قانون سازی کا ایک اچھا نمونہ ہے ۔ مسودہ قانون اطفال بھی اسی طرح ایک دیرینہ ضرورت کی تکمیل میں پیش کیا گیا ہے اور اس صحیح طرز عمل کو رائج کرے گا جو سزا یافتہ کمسن مجرمین کے ساتھ اختیار کیا جانا چاہئے ۔ آپ کو اس امر سے یقیناً اتفاق ہوگا کہ معمولی محابس ان کمسنوں کے لئے موزوں نہیں ہیں جن کے دماغ ابھی پختہ نہیں ہوئے ہیں اور جنکو خاص احتیاط اور تعلیم و تربیت کی ضرورت ہے اگر منشاء یہ ہو کہ اون میں مجرمانہ ذہنیت پیدا نہ ہونے پائے ۔ اہم

اعداد و شمار کے مسئلہ میں یہ دیکھا گیا کہ حیات و ممات کے اعداد و شمار مہیا کرنے کا رائج الوقت طریقہ نہایت ناقص ہے اور اسی لئے اب آپ سے صحیح اصولوں پر منضبط کرنے کےلئے ایک مسودہ قانون اوس موضوع پر آپ کے روبرو پیش ہے جو سارے ممالک محروسہ پر حاوی ہوگا ۔ چند شرائط کے تابع ایک بالواسطہ محصول ''محصول تفریحات،، کی شکل میں عاید کرنے کی تحریک بھی ایک مسودہ قانون کے ذریعہ سے اسوقت آپ کے روبرو ہے ۔ ظاہر ہے کہ وہ طبقے جو ایسی تفریحات سے لطف اندوز ہونے کی استطاعت رکھتے ہیں وہ اوس کے خرچ کے ساتھ ساتھ ایک خفیف سا زاید صرفہ بھی برداشت کرکے مملکت کی مالی ضروریات کے پورا کرنے میں مدد کرسکتے ہیں ۔ نشانہائے تجارت کی رجسٹری کا موجودہ طریقہ بھی ناقص پایا گیا ہے اور اوس موضوع پر ایک مسودہ قانون کے ذریعہ سے اب کوشش یہ کی گئی ہے کہ یہاں بھی ایسی ہی صورت قائم ہو جو برطانوی ہند میں اسوقت رائج ہے ۔ برطانوی ہند کے قانون کی طرح ہمارے مسودہ قانون میں بھی برطانوی ہند اور دیگر ریاستوں کے ساتھ اسبارے میں عمل مساوات کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ سب سے اہم مسودات قانون دو وہ ہیں جو آسامی شکمداروں اور ٹریڈ یونینز کے متعلق ہیں ۔ ان میں سے پہلے مسودہ قانون کا منشاء یہ ہے کہ پٹہ دار یا فرلدار اور صاحب زمین کے تعلقات کو منضبط کیا جائے اول الذکر کے قبضہ میں استحکام پیدا کیا جائے اور اسے ناواجبی لگان سے محفوظ کیا جائے ۔ ٹریڈ یونینز کے متعلق جو مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے اوس سے حکومت سرکار عالی کا یہ منشاء ظاہر ہوتا ہے کہ اوس تحریک کی تائید کی جائے ۔ چنانچہ اوس کے صحیح اصولوں پر کام کرنے اور اس کے قانونی حفاظت کےلئے یہ مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے جس سے آجرین اور اجرت دینے والے ہر دو مستفید ہوسکتے ہیں ۔ اس مختصر تبصرہ سے میری مرادصرف یہ ہے کہ وضع قوانین کے سلسلہ میں جو اہم کام ہوا ہے اوس کی طرف آپ کو متوجہ کروں ۔

آئندہ ضروریات

''جو کچھ کام ہم نے اب تک کیا ہے اور جو کچھ ہم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں خواہ اس کا تعلق مستقبل قریب سے ہو یا مابعد جنگ کے زمانہ سے اس میں دو اہم امور ہمارے پیش نظر رہے ۔ داخلی محاذ پر ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ یہ مملکت جتنا جلد ہوسکے ایک سوشل سروس اسٹیٹ کے مطمح نظر کے قریب ہو جائے یعنی ایک ایسی مملکت بن جائے جو ایک ترقی پذیر رعایا کی جملہ سماجی ضروریات کو پورا کرسکے ۔ ظاہر ہے کہ رعایا خود اس وقت تک ایک ترقی پذیر جماعت کا مرتبہ نہیں حاصل کرسکتی جب تک اس کی زندگی کا عام معیار اس معیار سے بلند تر نہو جو اسوقت ہماری ریاست ہی میں نہیں بلکہ برطانوی ہند میں بھی قائم ہے ۔ چنانچہ ہمارا مقصد اولیں یہ ہونا چاہئے کہ غربت ، بیماری اورجہالت پرقابو پائیں ۔ یہ ظاہر ہے کہ جو ملک جتنا بڑا اور جتنی زیادہ اوسکی مردم شماری ہو اوتنا ہی ان مشکلات پر قابو پانا اس کےلئے دشوار ہوگا خواہ اوس ملک کے وسائل کتنے ہی وسیع ہوں ۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ اس مقصد کے حاصل کرنے میں نتائج کے پیدا کرنے کےلئے ہمیں اپنے موجودہ وسائل کو اور ان وسائل کو جو ہم آیندہ پیدا کرسکیں انتہائی ضبط و نظم کے ساتھ استعمال اور تقسیم کرنا ہوگا ۔ اس طرح پھر تنظیم کا سوال ہمارے سامنے آجاتا ہے ۔ ہم نے اپنے تنظیمی لائحہ عمل میں صنعتی ، تجارتی اور زرعی ترقی کو نیز صحت عامہ کی اصلاح ، طبی امداد کی توسیع اور تعلیم وخواندگی کی اشاعت کو خاص طور پر اہمیت دی ہے ۔ اس لائحہ عمل کی تکمیل نہ تو فوری طور پر ممکن ہے اور نہ ہمارے موجودہ وسائل اوسکے مکتفی ہیں ۔ اول یہ کہ مذکورہ بالا شعبہ جات میں سے کسی شعبہ میں بھی کسی بڑے پیمانہ پر اقدام عمل بغیر ایک تربیت یافتہ عملہ اور پورے ساز و سامان کے ناممکن ہے ۔ اس لئے ہمارا پہلا کام یہ ہونا چاہئے کہ ہم اس عملہ اور اسکےلئے ضروری ساز و سامان کو مہیا کریں ۔ دوسرے یہ کہ خود تنظیم کے معنے یہ ہیں اسکیمات اور انکے اخراجات کو تدریجی طور پر کئی سال میں پورا کیا جائے ۔ یہ امر تو بدیہی ہے کہ ہمکو آیندہ آمدنی کے نئے ذرائع پیدا کرنے

پڑینگے اور ساتھ ساتھ نئے وسائل کو ترقی دینے کی کوشش بھی کرنی پڑے گی ۔ اس طرح مستقبل میں حیدر آباد کے مختلف طبقات کو اس بات کا ثبوت دینے کا موقع ملے گا کہ کیا وہ ترقی کی شاہراہ پر آگے بڑھنے کے فی الواقع خواہشمند ہیں یا نہیں ہیں اور ظاہر ہے کہ اوس شاہراہ پر صرف وہی قوم آگے قدم اٹھا سکتی ہے جس میں ایثار کا مادہ ہو ۔ اس کے ساتھ ہم کو بھی اپنی تجاویز اور نظام العمل کو ایک قابل عمل اساس پر مرتب کرنا ہوگا اور ان کی ترتیب میں دو امور کا لحاظ ضروری ہے یعنی یہ کہ کیا اس سے جو بڑھتی ہوئی مالی ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں ان کا بار ہم برداشت کرسکتے ہیں اور کیا اس نظام العمل کے فوائد اتنے اور ایسے ہیں کہ اس قربانی کے لائق سمجھے جائیں کیونکہ ہم کوئی ایسی تجاویز تو پیش نہیں کرسکتے جو آئندہ نسلوں کے لئے طوق گردن بن جائیں ۔

جاگیرداروں سے خطاب

”داخلی امور سے بحث کرتے ہوئے میں اس موقع پر طبقہ جاگیرداران کے نمایندوں کی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر اون کو مخاطب کرنا چاہتا ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ چونکہ میں خود اس طبقہ سے تعلق رکھتا ہوں اس لئے میں جو کچھ کہونگا اس میں انہیں یہ غلط فہمی نہ ہوگی کہ میرے دل میں ان کے لئے کوئی ہمدردی نہیں ہے بلکہ اسکے بالکل بر خلاف اگر میں اس موقعہ پر ایک اختلافی موضوع کو زیر بحث لا رہا ہوں تو اوسکی صرف یہی وجہ ہے کہ میں جاگیرداروں کے مستقبل کے لئے فکر مند ہوں ۔ اس طبقہ نے کسی نہ کسی حیثیت سے ریاست کی نمایاں خدمت انجام دی ہے ۔ وہ صرف زمیندار اور دولتمند طبقہ ہی کے نمایندہ نہیں ہیں بلکہ شائستگی ، بلند پایہ تہذیب ، علوم و فنون کی سرپرستی اور رعایا کی سچی درد مندی ان میں بھری تھی اور وہ شادی و غم میں اپنی رعایا کے ساتھ شریک ہوتے تھے ملک ومالک کی وفاداری اور جان نثاری تو انکے اجزائے ایمان ہیں ۔ جن منافع اور مراعات سے آج وہ مستفید ہورہے ہیں وہ انکے فرمانروا کی اس خوشنودی کا صلہ ہیں جو ان کو ان ہی خدمات کے لئے عطا ہوا ۔ لیکن موجودہ دنیا کا رنگ کچھ ایسا ہو گیا ہے اور موجودہ زمانہ کے معاشرتی تخیلات ایسے قائم ہو گئے ہیں کہ ایسے منافع اور مراعات کو موجودہ خدمت اور اسکے جملہ مضمرات پر مبنی کیا جانا ضروری سمجھا جاتا ہے ۔ انگلستان میں اگر جاگیردار طبقہ کے افراد ابھی تک اثر واقتدار کے مقامات پر نظر آتے ہیں اور نہ صرف حکومت بلکہ صنعت وحرفت سیاسیات اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں ایک مرتبہ رکھتے ہیں تو اسکی وجہ یہ ہے کہ وہاں کا جاگیردار طبقہ اقتضائے وقت و حالات زمانہ سے واقف رہا اور اپنی تعلیم و تربیت کے ذریعہ اس نے اپنے آپ کو اپنی قوم کی خدمت کے لئے تیار کیا ۔ چنانچہ اپنے ہم وطنوں کی خدمت میں وہ کسی دوسرے طبقہ سے کم نہیں ہے ۔ ہمارے جاگیرداروں پر تو اس سے بھی بڑھ کر ذمہ داری عاید ہوتی ہے ۔ انہیں بعض انتظامی اختیارات بھی عطا کئے گئے ہیں اور انکے لئے بہتر ہوگا اگر وہ اس حقیقت کو یاد رکھیں کہ وہ ان اختیارات کا استعمال ایک ایسی دنیا میں کررہے ہیں جو بہت تیزی کے ساتھ ترقی کررہی ہے جسمیں صبر کا مادہ روز بروز کمتر ہوتا جاتا ہے جس میں نظم و نسق کا معیار وہ نہیں ہے جو پہلے تھا اور جس میں کوئی وحدت اپنا وجود باقی نہیں رکھ سکتی ہے جب تک کہ وہ اس معیار کو قائم نہ رکھے اور رعایا کی حقیقی ضروریات کی تکمیل نہ کرسکے ۔ طبقہ جاگیرداران کو انکے نمایندوں کے ذریعہ سے عنقریب موقعہ دیا جائے گا کہ چند ایسی تجاویز پر غور کریں جن کا منشاء اس امر کا تعین کرنا ہے کہ جاگیرات میں کس حد تک انتظامی اور دیگر اصلاحی تدابیر نافذ کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہمارا آئندہ لائحہ عمل کل ممالک محروسہ سرکار عالی پر حاوی ہو ۔ حکومت سرکار عالی کا یہ ایک اہم فرض ہے کہ وہ ساری مملکت نہ کہ صرف اسکے بعض حصوں ہی کی ترقی کی ضامن ہو ۔ خود اپنی ہی بقا واستحکام اور بہ حیثیت مجموعی ساری ریاست کے اغراض کے پیش نظر مجھے امید ہے کہ طبقہ جاگیرداران اس امتحان میں پورا اتریگا ۔

اشتراک عمل کی ضرورت

''میں نے یہاں تک توداخلی محاذ کا تذکرہ کیا ۔ خارجی محاذ پر جو امر بطور خاص ہمارے ملحوظ خاطر رہا ہے وہ حکومت برطانیہ کے ساتھ ہمارے وہ تعلقات ہیں جو معاہدات کی اساس پر قائم ہیں۔ یہ معاہدات زمانہ کی آزمائشوں سے گزر چکے۔ ہیں میں نے حال ہی میں اپنی ایک تقریر میں تفصیلی طور پر حیدرآباد کی مساعی جنگ کا تذکرہ کیا تھا اور اس لئے ان کا یہاں اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ میں اتنا ضرور کہوں گا کہ حضرت اقدس و اعلیٰ نے اسپارے

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۵)

مسٹر عظیم الدین اسپیشل انجینیر '' انوسٹی گیشن سرکل ،، ہزا کسلنسی گورنر مدراس اور لیڈی ہوپ کو تنگبھدرا پراجکٹ کے خاکے دکھا رہے ہیں ۔

کیا حیدرآباد پھر طغیانی کا شکار ہو سکتا ہے؟

قدرت کہتی ہے کہ ——— ہاں

فن انجنیری کا دعویٰ ہے کہ ——— نہیں

سنہ ۱۹۰۸ع کے منحوس موسم باراں میں طوفانی بارش سے قبل شہر حیدرآباد میں زندگی حسب دستور مسکرا رہی تھی۔ جب بارش شروع ہوئی تو سب بہت مسرور تھے کہ گرمی کی تکلیف دہ شدت سے نجات ملی ۔ بارش کی رفتار دیکھ کر ہر شخص کا دل خوش گوار جذبات سے معمور ہوگیا اور نہایت مجرمانہ انداز میں فصلیں اچھی ہونے کی پیش قیاسی کی جانے لگی ۔ لیکن بارش کا یہ سلسلہ کچھ اس طرح شروع ہوا کہ رکنے کا نام ہی نہ لیا اور سیاہ بادلوں کا تاریک نقاب آفتاب کے روشن چہرہ کو ہر وقت چھپائے رکھتا ۔ کبھی موسلا دھار بارش چھینٹوں کی جھڑی بنا دیتی اور کبھی ہلکی بھوار سے راہگیروں کے کپڑے سرابور ہوجاتے ۔ یہاں تک کہ باران رحمت باعث زحمت بن گئی اور لوگ بارش کی کثرت سے نالاں نظر آنے لگے ۔ موسی ندی میں پانی برابر بڑھتا جارہا تھا ۔ یہ معمولی سی جوئے آب ایک طوفانی دریا بن گئی اور گدلے سیلابی پانی کی کف آلود موجیں ساحل کی قید سے آزاد ہونے کے لئے تمام رکاوٹوں سے ٹکرانے لگیں ۔ باشندگان شہر ندی میں پانی کی بڑھتی ہوئی سطح کو پریشان نظروں سے دیکھنے لگے اور گرمی کی شدت سے نجات ملنے کی مسرت طغیانی کے خوف کی پیدا کردہ سراسیمگی سے بدل گئی ۔ اگست کا سارا مہینہ بارش ہوتی رہی اور ندی کا پانی بڑھتا گیا اور ستمبر میں بھی بارش کا سلسلہ جاری رہا ۔ یہاں تک کہ ۲۷ ۔ ستمبر کو موسی ندی میں بہت زور شور سے طغیانی آئی اور شہر حیدرآباد ایک انتہائی تباہ کن مصیبت میں مبتلا ہوگیا ۔

لامحدود تباہی

اس طغیانی کی برپا کی ہوئی تباہی بہت شدید تھی ۔ ہزاروں جانیں ضائع ہوئیں اور املاک کے نقصان کا تو شمار تک کرنا محال تھا ۔ آخر کار طغیانی کا زور ٹوٹا اور رفتہ رفتہ پانی معمولی سطح پر آگیا۔ لیکن اس سیلاب نے جو تباہی ڈھائی اس کی علامتیں ہر جگہ موجود تھیں اور ندی کے دونوں طرف منہدم مکان ، گری ہوئی چھتیں ، شکستہ دیواریں اور اکھڑے ہوئے درخت ایک خوف ناک منظر پیش کررہے تھے ۔ اور بہت سے مکان تو اس طرح گر گئے تھے کہ صرف اندازے سے ہی یہ کہا جاسکتا تھا کہ یہ مکان اس جگہ موجود تھا ۔ اس لامحدود تباہی کے بعد ندی کے دونوں طرف انتہائی المناک مناظر دیکھنے میں آئے ۔ کہیں نئی نویلی دلہن کی شکستہ پالکی تو درخت کی شاخوں میں الجھی ہوئی دکھائی دیتی تھی لیکن خود دلہن اور دلہا کا نشان تک نہ تھا اور شادی باراتی بھی ندی کی طوفانی رو کے ساتھ بہہ گئے تھے ۔ کہیں کسی بچہ کا جھولنا تو سڑک پر پڑا ہوا تھا لیکن اس میں جھولنے والا بچہ کی ماں کی آغوش سے نکل کر موجوں کی آغوش میں چلا گیا تھا ۔ والدین اپنے بچوں سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوگئے تھے اور ہزارہا بچے والدین کی شفقت و محبت سے محروم ہوگئے تھے ۔ یہ درد انگیز مناظر ہر دیکھنے والے کو غرق الم

کردیتے تھے اور کہا جاتا ہے کہ فرمانروائے وقت نواب میر محبوب علی خان بہادر جب سیلاب زدہ علاقے کا دورہ فرمارہے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شدت غم سے انہیں اپنے ہوش و حواس تک پر قابو نہیں رہا تھا۔

فوری امداد

۲۲۔ آبان سنہ ۱۳۱۷ف (۲۷۔ سنمبر سنہ ۱۹۰۸ع) کو موسی ندی میں طغیانی آنے کی وجہ سے جان و مال کا جو کثیر نقصان ہوا اس کا صحیح اندازہ لگانا ممکن نہ تھا۔ حضرت عفران مکان نے مصیبت زدوں کی امداد کا کام خود اپنی نگرانی میں شروع فرمایا جو کثیر نقصانات کے مد نظر معمولی کام نہ تھا۔ امدادی فند میں ۱۵۷۰۷۳۰ روپے جمع ہوئے۔ حضرت عفران مکان کے عطا فرمائے ہوئے ایک لاکھ روپے اور حکومت کے عطا کردہ پانچ لاکھ روپے بھی اس چندے میں شامل تھے۔ اس رقم میں سے غربا کو مکان بنانے کے لئے ۷۷۹۱۰۰ روپے اور سادیوں کے مصارف، روز مرہ ضروریات کی نکمیل، غریب طلباء کے واسطے کتابوں اور چھوٹی چھوٹی دوکانیں قائم کرنے کے لئے ضروری چیزوں کی فراہمی اور بعض لوگوں کے لئے عارضی اور تا حیات وظیفہ کی اجرائی کے لئے ۲۰۲۱۹۰ روپے خرچ کئے گئے۔ چنانچہ اس طرح جملہ ۱۷۸۳۹ اشخاص کو مدد دی گئی۔ اسکے علاوہ سرکاری ملازمین اور بعض دوسرے اشخاص کو بھی دوبارہ مکان تعمیر کرنے کے لئے ۳۰۶۳۷۳ روپے قرض دئے گئے۔

مستقل تدابیر

طغیانی کے بعد جو امدادی کام کیا گیا اس کا مقصد مصیبت زدوں کی فوری امداد تھا۔ لیکن اس سے بھی زیادہ اہم مسئلہ یہ تھا کہ ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جن کی وجہ سے آئندہ طغیانی کا خطرہ باقی نہ رہے۔ چنانچہ یہ اندازہ کیا گیا کہ سنہ ۱۹۰۸ع کی طغیانی میں پانی کا جو سیلاب آیا وہ اس مقدار کا چارگنا تھا جو قدرتی طور پر دریا میں ہونا چاہئے تھا۔ اس لئے یہ تجویز پیش کی گئی کہ پانی جمع کرنے کے لئے دو بڑے ذخائر آب تعمیر کئے جائیں۔

ایک تو موسی ندی پر جو شہر حیدرآباد سے تقریباً ۸½ میل کے فاصلے پر ہو اور دوسرا عیسی ندی پر جو شہر سے تقریباً ۶½ میل کے فاصلے پر ہو۔ یہ دونوں ندیاں گولکنڈہ کی پہاڑی کے دامن میں ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں اور وہاں سے شہر حیدرآباد کا پہلا پل تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے۔

عثمان ساگر

موسی ندی پر جو ذخیرہ آب تعمیر کیا گیا وہ عثمان ساگر کہلاتا ہے۔ اس کی تعمیر کا کام سنہ ۱۹۱۳ع میں شروع ہوا تھا اور ۵۸۳۰۰۰۰ روپے کے مصارف سے سنہ ۱۹۱۸ع میں مکمل ہوا۔ اس تالاب پر ایک پختہ کٹہ بنایا گیا ہے جو ۳۹۵۰ فٹ لمبا ۹۰ فیٹ اونچا ہے اور اس میں پانی خارج کرنے کے لئے ۶ × ۱۰ فیٹ کے ۱۶ دروازے بنائے گئے ہیں۔ جو آهنی بٹ اوپر اٹھا کر کھولے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بند کے داهنی جانب پانی بہنے کے لئے ۱۸۰۰ فٹ لمبا پختہ نالا بھی بنایا گیا ہے۔ عثمان ساگر میں ۱۰۵۶۸ ملین کیوبک فیٹ پانی سما سکتا ہے۔ جس میں سے ۶۶۸۰ ملین کیوبک فیٹ طغیانی کو روکنے کے لئے جمع ہوسکتا ہے اور ۳۲۰۰ ملین کیوبک فیٹ پانی آب رسانی اور آب پاسی کے لئے جمع کیا جاتا ہے اور باقی ماندہ مقدار ته میں مٹی جانے کے کام آتی ہے۔

حمایت ساگر

عیسی ندی پر جو ذخیرہ آب تعمیر کیا گیا وہ حمایت ساگر کہلاتا ہے۔ اس تالاب کی تعمیر کا کام سنہ ۱۹۲۱ع میں شروع ہوا اور ۹۱۷۵۰۰۰ روپے کے مصارف سے سنہ ۱۹۲۶ع میں پایہ نکمیل کو پہونچا۔ اس تالاب پر ایک پختہ کٹہ بنایا گیا ہے جس کا طول ۴۱۶۰ فیٹ ہے۔ اس کٹہ میں پانی خارج کرنے کے لئے ۱۵ × ۲۰ فیٹ کے ۱۷ دروازے بنائے گئے ہیں جن کے پٹوں کو اوپر اٹھا کر پانی خارج کیا جاتا ہے۔ بند کے بائیں جانب پانی بہنے کے لئے ۲۸۰۰ فیٹ لمبا نالا بنایا گیا ہے اور داهنی جانب ۳ × ۵ فیٹ کی ایک نہر نکالی گئی ہے۔ بند کا مجموعی طول

۴۷۰۰ فیٹ ہے اور اس کی انتہائی بلندی ندی کے پانی کی سطح سے ۹۳ فٹ ہے۔ اس تالاب میں ۷۰۹۵ ملین کیوبک فیٹ پانی سما سکتا ہے جس میں سے ۳۵۰۰ ملین کیوبک فیٹ پانی طغیانی سے محفوظ رکھنے کے لئے جمع ہوسکتا ہے۔ ۳۱۶۰ ملین کیوبک فیٹ پانی آب پاشی کے لئے جمع کیا جاتا ہے اور ۴۳۵ ملین کیوبک فیٹ پانی تہہ میں مٹی جانے کے کام آتا ہے۔

ان دو تالابوں کی تعمیر کی وجہ سے ایک تو طغیانی آنے کا خطرہ دور ہوگیا اور دوسرے شہر اور مضافات کی بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے پینے کے واسطے خالص پانی فراہم کرنے کا بھی معقول انتظام ہوگیا ہے۔

بسلسلہ صفحہ (۲۲)

میں جو رہنمائی فرمائی اور جس کا اتباع حکومت اور رعایائے سرکار عالی نے اس وفادارانہ طریقہ سے کیا وہ یار وفادار اور ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کے شایان شان تھی۔ یہ امر ہمارے لئے کچھ کم اطمینان و مسرت کا باعث نہیں ہے کہ ان بمبار اور جنگجو طیاروں نے جن پر حیدرآباد کا نام ثبت ہے دشمن کے متعدد ہوائی جہازوں کو گرایا اور دشمن کی فضاء میں پرواز کی۔ حیدرآباد اور برار کے نام کے دو ٹرالرنے مختلف سمندروں میں دشمن کی آبدوز کشتیوں کو دریافت اور غارت کیا۔ حیدرآباد میں بنائے ہوئے لباس، اوزار اور دیگر آلات مختلف جنگی محاذوں پر استعمال کئے گئے۔ حیدرآبادی سپاہیوں اور ان ہوائی جہاز رانوں نے جنکو حیدرآباد کی مختلف تربیت گاہوں میں تربیت دی گئی زمین پر اور ہوا میں دشمن کا مقابلہ کیا۔ جنگ کے ان متعدد محاذوں پر جہاں ہندوستانی سپاہی مصروف پیکار ہیں موٹری حمل و نقل کا ہر قافلہ کم از کم ایک ایسے ڈرائیور میکانک کی خدمات سے مستفید ہورہا ہے جسے حیدرآباد کی ریلوے نے تربیت دی ہے اور برطانوی ہند و نیز بعض ریاستوں کے ہزارہا خاندان اس غلہ کا استعمال کررہے ہیں جو ممالک محروسہ سرکار عالی سے ان کو فاقہ کشی سے بچانے کے لئے بھیجا گیا۔ یہ تو سب جانتے اور سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کی مدافعت سے ہمکو گہری دلچسپی ہے اور اس سے ہمارے اغراض وابستہ ہیں۔ ہمارا ہمیشہ سے یہ ایقان رہا ہے کہ دولت برطانیہ کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلق کو قائم رکھتے ہوئے جو جنگ و صلح دونوں حالتوں میں فریقین کے لئے یکساں نفع بخش ثابت ہوا نیز اپنے حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے ہم برطانوی ہند کو اسکے جائز توقعات کی تکمیل میں مدد دیں۔ چنانچہ اس ایقان کے مدنظر ہمیں امید ہے کہ ختم جنگ کے بعد بھی ہمارے اور برطانوی ہند کے درمیان باہمی معاونت اور اشتراک عمل کا سلسلہ اس زمانہ جنگ کی طرح کامیابی کے ساتھ قائم رہےگا۔ دوسرے کسی شعبہ سے کہیں زیادہ معاشی امور میں اس باہمی اشتراک عمل کی ضرورت ہوگی کیونکہ اگر ہندوستان کی معاشی ترقی مقصود ہے تو برطانوی ہند کی ضروریات کے ساتھ ساتھ ہندوستانی ریاستوں کی ضروریات کو بھی واجبی اہمیت دینی ہوگی اور مستقل طور پر مسلسل باہمی مشاورت کا طریقہ رائج کرنا ہوگا جس کے ذریعہ سے دونوں کی ضروریات اور دونوں کی سیاسی اور انتظامی وحدتوں کا احترام مدنظر رکھتے ہوئے باہمی امداد وتعاون اورزیادہ سے زیادہ اتفاق حاصل ہوسکے۔

عمالی مشاورتی مجلس کی مصروفیات

مزدوروں کے مفاد کو ترقی دینے کی تدابیر

نواب ظہیر یار جنگ بہادر ، صدرالمہام عمال سرکار عالی نے عمالی مشاورتی مجلس کے دوسرے اجلاس کو مخاطب فرماتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ کسی ملک کی خوش حالی اور صنعتی ترقی اس ملک کے سرمایہ داروں اور مزدوروں کے باھمی خوشگوار تعلقات پرمنحصر ہے۔ نواب صاحب نے اپنی تقریر میں ان قانونی اور عملی تدابیر کا بھی تفصیل کے ساتھ ذکرفرمایا جو حکومت سرکار عالی نے مزدوروں کے مفاد کو ترقی دینے کےلئے اختیار کی ھیں ۔

جذبۂ تعاون

صدر المہام بہادر عمال نے فرمایا کہ '' ھمارے عزیز وطن کا سکھ ، چین اور اس کی خوش حالی سرمایہ داروں اور مزدوروں کے خوش گوار تعلقات پر منحصر ھیں اور خوش بختی سے جن پچھلی اچھی روایتوں کا سرمایہ ھمیں ملا ھے

> ''مزدوروں کے حقوق کی حفاظت اور ان کی خوش حالی کا مجھے خاص طور پر خیال ھے ،،
>
> اعلی حضرت بندگان عالی

وہ اس کا یقین دلاتا ھے کہ ھمارے ملک کی صنعتی اور معاشی ترقی کے ہر قدم پر اشتراک عمل کا صحیح جذبہ دونوں طبقوں کی رہنمائی کرتا رھے گا۔ ھم ہر نشاہ ثانیہ سے پہلے آنے والے ایک عبوری دور سے گذر رھے ھیں اورجیسا کہ عام طور پر ھوا کرتا ھے ھم میں سے اکثر اس دور کی پوری اھمیت کو شاید صرف اس وجہ سے محسوس نہ کرتے ہوں کہ ھم ابھی اس سے گزر رھے ھیں۔ لیکن عہد حاضر کے رجحانات یہ بتلا رھے ھیں کہ ایک ایسی پر خلوص اور پرجوش عمل سے معمور کوشش کے بغیر جس کی بنیاد '' اعضائے یکدیگرند ،، کے انسانی تصور پر ھو کسی ترقی یا کامیابی کی امید نہیں کی جاسکتی ۔ تندرست ، خوش دل اور کام جاننے والا مزدور صنعتی ترقی کی جان ھے اورصنعتی ترقی ملک کی ترقی کی مترادف ھے ۔ اس لئے ھمیں اس جذبہ ھمدردی کی قدر کرنی چاھئے جو آجروں اور مزدوروں کے درمیان پایا جائے اور جس کو اس مجلس کے قیام کے باعث سے خاص طور پر فروغ حاصل ھونا چاھئے ۔

تکمیل شدہ کام

'' مجھے اس کا یقین ھے کہ آپ یہ معلوم کرنے کے خواھش مند ھوں گے کہ مجلس کے پہلے اجلاس کے بعد سے اب تک سررشتہ نے کیا کیا ۔ احکام قائمہ کے مسئلہ پرغور کرنے کےلئے جو ذیلی مجلس مقرر کی گئی تھی اس نے اپنی رپورٹ پیش کردی ھے جو آج کے پیش نامہ کا پہلا جزو ھے ۔ محکمہ لیبر میں ایک انسپکٹر بہبودی مزدوران اور ایک انسپکٹرس کا تقرر عمل میں آیا ھے ۔ اور انہوں نے اپنا کام شروع کردیا ھے ۔ '' مزدوروں کےلئے روز گارفراھم

کرنے کا ادارہ ،، ابھی ابھی قائم ہوا ہے جو محض خود اختیاری اساس پر کام کریگا یعنی یہ کہ اس ادارہ سے بھیجے ہوئے کسی خاص کاریگر کو مامور کرنیکی کسی قسم کی پابندی آجر پر عائد نہ ہوگی اور نہ کسی کاریگر کو مجبور جائیگا کہ وہ کسی کام یا اجرت کو ہر حال نخواہ قبول کرلے ۔ میں متوقع ہوں کہ آجر مزدور اور انکی متعلقہ انجمنیں اس اس تجویز کو کامیاب بنانے میں ضرور ہاتھ بٹائینگی۔

قانون معاوضہ مزدوران میں ترمیم

'' قانون معاوضہ مزدوران میں بعض اہم ترمیمیں ذیر بحث اور مجلس وضع قوانین میں پیش کرنے کے لئے ایک مسودہ قانون بھی مرتب کرلیا گیا تھا ۔ لیکن اس خیال سے کہ یہ کام جہاں تک ہوسکے جلد ہو جائے یہ مناسب خیال کیا گیا کہ ترمیمی مسودہ کو ایک دستور العمل کی شکل میں فوراً نافذ کردیا جائے اور اس غرض سے ملازمان بارگاہ خسروی میں عرضداشت گزرانی جاچکی ہے ۔ مسودہ قانون اتحاد پیشہ وران کو بھی مجلس وضع قوانین میں پیش کیا جانے والا تھا ۔ لیکن مجلس وضع قوانین کے اجلاس کے ملتوی ہوجانے کی وجہ سے اسکو بھی بطور دستورالعمل کی حیثیت سے نافذ کرنیکی کارروائی کی جارہی ہے ۔

تنازعہ کا تصفیہ

''حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز کے تنازعہ کے تصفیہ کے لئے مسٹر محمد احمد مرزا کو مقرر کیا گیا تھا ۔ انکی کوششیں کامیاب ہوئیں اور انہیں سرکارعالی نے بھی سند ! فرمایا ہے ۔

اچھا اقدام

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ اعظم جاہی ملز کے منتظمین نے اپنے مزدوروں کی انجمن کو تسلیم کرکے ایک اچھا اقدام کیا ہے ۔ یقین ہے کہ مزدور اور ان کے لیڈر اس خصوص میں اپنی ذمہ داریوں کو خاص طور پر محسوس کرینگے ۔ تاکہ دوسرے آجر بھی اپنے مزدوروں کی تنظیموں کا خیر مقدم کرنے لگیں ۔

محصول

کوئلہ کی کانوں کے مزدوروں کے مسائل پر بھی مناسب توجہ ہورہی ہے ۔ کوئلہ کی قیمت پر محصول عائد کیا جارہا ہے اور اس طرح سے جو رقم حاصل ہوگی اسکو کانوں کے مزدوروں کی بہبودی پر صرف کیا جائیگا ۔ اس ضمن میں ایک مشاورتی مجلس بھی قائم کی جارہی ہے ۔ جو آجروں اور مزدوروں کے مساوی التعداد نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔

اعدادشمار کی فراہمی

'' اجساری اعداد اور مزدوروں کے اعداد و شمار کی فراہمی کا کام محکمہ اعداد و شمار میں انجام پارہا ہے۔ آپکو یقیناً اس سے اتفاق ہوگا کہ جب مختلف قسم کے اور قابل اعتماد اعداد و شمار پوری طرح ہمارے سامنے ہونگے تو ہم انکی مدد سے بہت کچھ کرسکینگے ۔ لیبر کے مسائل کو مختلف نقاط نظر سے سمجھنے کے لئے تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ بھی بہت کارآمد ثابت ہوگی آپ حضرات اس سے واقف ہیں کہ ریگے کمیٹی کو اپنی رپورٹ جولائی ۱۹۴۵ء تک پیش کرنی ہے اور مجھے بڑی مسرت ہوگی اگر ہماری کمیٹی کی رپورٹ حکومت ہند کی کمیٹی کی رپورٹ سے پہلے ہی شائع ہوجائے ۔

مفید کام

مجھے اپنے حالیہ دورہ اورنگ آباد میں وہاں کے کارخانہ پارچہ بافی میں جو پرورش گاہ اطفال قائم کیا گیا ہے دیکھنے کا موقع ملا ۔ اس قسم کے کاموں کو مفید تر اور زیادہ وسیع کرنے کی ضرورت ہے اور وہ تجاویز بھی جو مزدوروں اور مزدورنیوں کی سہولت سے متعلق دوسرے ممالک میں نافذ ہیں ان پر بھی ہمیں حالات کی حد تک غور کرنا چاہئے ۔

حفاظتی تدابیر

نواب ظہیر یار جنگ بہادر نے لازمی پراویڈنٹ فنڈ سے متعلق مجوزہ قانون کی جانب اراکین مجلس کی توجہ منعطف کراتے ہوئے فرمایا کہ اگر سماجی ضمانت کا یہ قانون نافذ ہوجائے تو وہ ان دوسرے قوانین کے نفاذ کے لئے نقطہ آغاز ثابت ہوگا جو بیماری اور بیروزگاری کے بیموں وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں ۔

اب میں آپ حضرات سے متمنی ہوں کہ پیش نامہ کے عنوانات پر اظہار رائے فرمائیں ۔

ممالک محروسہ میں پارچہ اور سوت کی تقسیم

بدعنوانیوں کا انسداد

کوٹاسسٹم کے ذریعہ نگرانی

ممالک محروسہ سرکار عالی میں جولائی سنہ ۱۹۴۳ع میں سوتی پارچہ اور سوت پر نگرانی کے احکام کا نفاذ ہوا اور قیمتوں پر نگرانی قائم رکھنے اور کپڑے کی تقسیم کا مناسب انتظام کرنے کے لئے کمشنر پارچہ کا تقرر کیا گیا ۔ سنہ ۱۹۴۰ع اور ۱۹۴۲ع کی درمیانی مدت میں تاجروں کا جو کاروبار تھا اس کا لحاظ رکھتے ہوئے کوٹاسسٹم نافذ کیا گیا تاکہ ہر ایک مسلمہ تھوک فروش کے لئے کپڑے اور سوت کی معقول مقدار فراہم کی جائے اور تھوک فروش چلر فروشوں کے لئے ان اشیاء کی فراہمی کی ضمانت قبول کریں ۔ ممالک محروسہ میں پارچہ اور سوت کی تجارت کو زیادہ منظم کرنے کے لئے حکومت نے ایک ادارہ قائم کیا ہے جو حیدر آباد کے پارچہ و سوت فروخت کنندگان کا وفاق کہلاتا ہے ۔ یہ ادارہ پارچہ اور سوت کے تمام تاجروں کی مرکزی انجمن ہے جو حکومت کے نافذ کردہ احکام کو روبہ عمل لانے میں متعلقہ عہدہ داران نگرانی کی امداد کرتی ہے ۔

پارچہ و سوت پر نگرانی

جنگ کی وجہ سے برطانوی ہند میں پارچہ اور سوت کی قیمتوں میں جو غیر معمولی اضافہ ہوگیا اس سے حیدرآباد بھی لازمی طور پر متاثر ہوا کیونکہ یہاں پر تیارشدہ اشیاء ناکافی ہوتی ہیں اور تقریباً نصف ضروریات ہمیشہ درآمد کی جاتی رہتی ہیں ۔ پارچہ اور سوت کی فراہمی تقسیم اور فروخت پر نگرانی قائم کرنے کی اہمیت کو حکومت نے بہت جلد محسوس کیا ۔ چنانچہ پہلا قدم یہ اٹھایا گیا کہ جولائی سنہ ۱۹۴۳ع میں پارچہ اور سوت پر نگرانی کے احکام نافذ کئے گئے اور قیمتوں پر نگرانی قائم رکھنے اور کپڑے کی تقسیم کا مناسب انتظام کرنے کے لئے ایک کمشنر پارچہ کا تقرر کیا گیا ۔ اس کے بعد دوسری متعدد موثر تدابیر اختیار کی گئیں جن کی وجہ سے ممالک محروسہ میں پارچہ اور سوت کے کاروبار کی حالت بہتر ہوگئی اور چور بازار بڑی حد تک معدوم ہوگئے ۔

ابتدائی تدابیر

سب سے پہلے تو پارچہ اور سوت فروخت کرنے کے اجازت ناموں کی اجرائی کا طریقہ اختیار کیا گیا اور ایسے مستند فروخت کنندوں کو جو جنگ سے قبل یہ کاروبار کرتے تھے ایک سال کے لئے اجازت نامے دئے گئے ۔ چنانچہ اس طرح

وہ لوگ اس کاروبار میں داخل نہ ہوسکے جو صرف کثیر منافعہ کمانے کے خیال سے اسکو اختیار کرنا چاہتے تھے۔ ان اجازت ناموں کی تجدید کے وقت کھاتوں کی جانچ کی جاتی ہے اور یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ یہ شخص سنہ ۴۲-۱۹۴۰ع میں بھی واقعی یہ کاروبار کرتا تھا یا نہیں۔ اجازت ناموں کی اجرائی کے طریقے کے بعد دوسرا قدم یہ اٹھایا گیا کہ تمام ممالک محروسہ میں دوکانوں میں جتنا مال تھا اس پر مہر لگادی گئی اور تمام مال جمع کرنے کے بعد مقررہ قیمتوں پر فروخت کے لئے دیا گیا۔

کوٹا سسٹم کا نفاذ

اس ضمن میں جو سب سے اہم تدبیر اختیار کی گئی وہ کوٹا سسٹم کے ذریعہ پارچہ اور سوت کے کاروبار کی تنظیم ہے۔ اس سسٹم کے تحت حکومت ہر مستند ٹھوک فروش کے لئے پارچہ اور سوت کی معقول مقدار فراہم کرتی ہے اور اس کے معاوضہ میں ٹھوک فروش چلر فروشوں کے لئے یہ اشیاء فراہم کرنے کی ضمانت قبول کرتا ہے۔ اس سسٹم کے نفاذ کا مقصد یہ ہے کہ کم از کم ٹھوک فروشی کی حد تک چور بازاروں کا قطعاً قلع قمع کردیا جائے اور چلر فروشی میں بھی چور بازاروں میں کافی کمی ہوجائے۔

تجارتی انجمنوں کا وفاق

نگرانی قائم کرنے کی تدابیر کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف کاروباری اداروں کے اشتراک عمل کی اہمیت کے پیش نظر حکومت نے ایک وفاق قائم کیا ہے جو حیدرآباد کے پارچہ و سوت فروخت کنندگان کا وفاق کہلاتا ہے۔ یہ ادارہ ممالک محروسہ، بہ شمول سکندرآباد، میں پارچہ اور سوت کا کاروبار کرنے والوں کی ان تمام انجمنوں کا نمائندہ ہے جو ہر کاروباری مرکز کے مختلف تاجروں کی نمائندہ ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں یہ شرط بھی رکھی گئی ہے کہ ہر کاروباری مرکز میں ایک سے زیادہ انجمن نہ ہو اس وفاق کا مقصد یہ ہے کہ ممالک محروسہ میں پارچہ اور سوت کے کاروبار کو منظم کرنے کے لئے عہدہ داران پارچہ و سوت کو حکومت کے جاری کردہ احکام کو روبہ عمل لانے میں مدد دے۔ حکومت بھی ان اداروں کے ذریعہ پیش کردہ مطالبات کا واجبی خیال کرتی ہے اور اشیاء کے باقاعدہ حصول میں کاروبار کرنے والے کو مناسب امداد دیتی ہے۔ فی الحال ۵۲ انجمنیں موجود ہیں اور متعدد دوسرے کاروباری مرکزوں میں بھی انجمنیں قائم کرنے کی کوشش جاری ہے۔

امداد باہمی کے اصول پر تنظیم

ان انجمنوں کو امداد باہمی کے اصول پر منظم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ چنانچہ ٹھوک اور چلر فروشوں کو یہ ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ امداد باہمی کے اصول پر انجمن بنائیں اور مختلف مرکزوں میں ٹھوک اور چلر فروشی کی دوکانیں قائم کرنے کے لئے حصص خریدیں۔ یہ حصص تاجروں کے سابقہ کاروبار کے تناسب سے تقسیم کئے جاتے ہیں۔ ان انجمنوں کے اراکین کو انفرادی طور پر کاروبار کی اجازت نہیں ہوتی بلکہ وہ ایک ادارہ کی شکل میں کام کرتے ہیں اور جو آمدنی ہوتی ہے اس میں سے ضروری اخراجات وضع کرنے اور پارچہ کی تجارت کو ترقی دینے کے لئے ۲۵ فیصد حصہ محفوظ کرنے کے بعد باقی ماندہ آمدنی منافع کی شکل میں حصہ داروں کو تقسیم کردی جاتی ہے۔

کوٹا سسٹم

گرنیوں میں تیار شدہ کپڑے اور سوت کی تقسیم کے لئے جو کوٹا سسٹم اختیار کیا گیا ہے وہ مقابلتاً زیادہ صراحت کا متقاضی ہے۔ یہ سسٹم برطانوی ہند میں نافذہ سسٹم کے مماثل ہے اور مقامی حالات کے پیش نظر کچھ ترمیمات کی گئی ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ تمام مستند منساجروں کے لئے ان اشیاء کی معقول مقدار فراہم کردی جائے اور جبری طریقے اختیار کرنے کے بجائے مناسب سہولتیں فراہم کرکے بدعنوانیوں کا انسداد کیا جائے۔ کوٹا سسٹم گرنیوں میں تیار شدہ پارچہ اور سوت سے متعلق ہے خواہ یہ اشیاء ممالک محروسہ میں تیار ہوئی ہوں یا باہر سے درآمد کی گئی ہوں۔ لیکن ہاتھ سے بنا ہوا کپڑا اور معیاری پارچہ اس سے مستثنی ہیں۔ کمشنر پارچہ کوٹا کا تعین کرتے ہیں اور اس تعین سے قبل ٹھوک فروشی کی حد تک مختلف کاروباری مرکزوں کی انجمنوں سے گفت و شنید کرکے تصفیہ کرلیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان مرکزوں کے ٹھوک فروشوں اور چلر فروشی

کے درمیان بھی باہمی تصفیہ کرایا جاتا ہے۔ کوٹا مقرر کرنے کے تعین کی اساس سنہ ۱۹۴۰-۴۲ء میں ہر چلر فروش اور تھوک فروش یا کسی تجارتی مرکز کا حقیقی کاروبار قرار دیا جاتا ہے اور اس میں مقدار اور اقسام دونوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ سسٹم دراصل زیر نگرانی تقسیم کا طریقہ یا رضاکارانہ مقدار بندی کہا جاسکتا ہے۔ کپڑا اسکیم ممالک محروسہ میں تیار کردہ کپڑے کے ۲۵۰۰۰ گٹھوں اور درآمد کردہ کپڑے کے تقریباً ۲۴۰۰۰ گٹھوں پر حاوی ہے۔ ہر گٹھے میں اوسطاً ۱۵۰۰ گز کپڑا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ سسٹم ۴۳۰۰۰ گٹھے سوت سے بھی متعلق ہے جس میں سے ۱۷۰۰۰ گٹھے سوت ممالک محروسہ میں تیار ہوتا ہے اور باقی درآمد کیا جاتا ہے۔ اس اسکیم کے تحت پارچہ اور سوت کی تقسیم کا کام زیادہ تر پارچہ اور سوت کے تاجروں کی انجمنوں کے تفویض ہے اور جہاں یہ انجمنیں موجود نہیں وہاں مستند تاجر یہ کام انجام دیتے ہیں۔ کوشش کی جارہی ہے کہ سوت کی چلر فروشی صرف ایک فروختگاہ میں مرتکز کردی جائے اور سوت کے تمام مقامی تاجر اس کے مشترک مالک اور منتظم ہوں اور اسی اصول پر سوت کی تھوک فروش دوکانیں بھی قائم کی جارہی ہیں جو تھوک فروشوں اور چلر فروشوں یا خریداروں کے درمیان کاروبار کا ذریعہ ہونگی۔ گرنیوں میں تیار کردہ کپڑے کے لئے بھی اسی قسم کی تھوک اور چلر فروش دوکانیں امداد باہمی کی انجمنوں کی شکل میں قائم ہونگی۔ پارچہ و سوت کے ایسے خریدار جو ۱۹۴۰-۴۲ء میں کاروبار کرتے ہوں متعلقہ انجمنوں کے رکن ہوسکیں گے اور سرمایہ حصص میں ان کے حصے کا تعین بھی اسی زمانہ کے کاروبار کے اعتبار سے ہوگا۔ امداد باہمی کی انجمنیں تھوک فروشوں کی جانب سے کپڑا یا پارچہ درآمد کریں گی۔ گرنیوں سے مال کی فرمائش کرنے والے یا کوٹا حاصل کرنے والے اشخاص کے کوٹا پر منافع اور حقوق بحال رہیں گے۔ تھوک فروشی کے اجازت نامے کمشنر پارچہ عطا کرتے ہیں اور چلر فروشی کے اجازت نامے جاری کرنے کا اختیار صرف تعلقداروں کو ہے۔ جہاں تھوک فروش دوکانیں موجود ہیں وہاں ان دوکانوں یا ان کے نمائندوں کو اور جہاں یہ دوکانیں نہیں وہاں چلر فروش دوکانوں کا کوٹا حاصل کئے ہوئے چلر فروشوں کو کپڑا فراہم کیا جاتا ہے۔ ہر اجازت نامے میں مرکز فروخت سے ماہانہ مقررہ مقدار خریدنے کی اجازت دی جاتی ہے اور کوئی تاجر ایک مہینے کے لئے مقرر کردہ مقدار فروخت سے زیادہ ذخیرہ جمع نہیں کرسکتا۔ جن تاجروں کے پاس کوٹا کے اجازت نامے نہ ہوں انہیں فروخت کے مراکز کپڑا نہیں دے سکتے۔ اگر کوئی مرکز اطمینان بخش طور پر کام انجام نہ دے تو اس کا کوٹا منسوخ کیا جاسکتا ہے۔ امداد باہمی کا اصول اختیار کرنے سے پارچہ کی تجارت کو جو نئی شکل دی گئی ہے اس کی وجہ سے پارچہ اور سوت سے متعلق نہ صرف موجودہ مشکلات حل ہوجائیں گی بلکہ آئندہ کچھ ضروری ترمیموں کے بعد یہ طریقہ ممالک محروسہ میں کپڑے کے کاروبار کی ایک مستقل خصوصیت بھی بن جائے گا۔

وسیع ہمدردی اور بے لوث خدمت

ماہران امراض چشم کی آٹھویں کل ہند کانفرنس کے نام اعلیحضرت بندگانعالی کا پیام

انسانی زندگی کو خوشگوار بنانا ایك اهم معاشری فرض هے

انسان کی تمام قوتوں میں غالباً بصارت ھی اھم ترین قوت ھے اور بصارت سے محروم انسان کی زندگی ایک ناقابل برداشت مصیبت بن جاتی ھے۔ اگرچه که بعض لوگ پیدائشی اندھے ھوتے ھیں لیکن ھندوستان میں بڑی تعداد ایسے اندھوں کی ھے جو امراض چشم کا معقول علاج نه ھوسکنے کی وجه سے بینائی سے محروم ھوگئے ھیں اور یه محرومی در حقیقت انسانی زندگی کے لئے ایک بہت بڑی مصیبت ھے ۔

آنکھوں کا علاج کرنا ایک با وقار پیشه ھے جو اس پیشه کو اختیار کرنے والوں سے وسیع ھمدردی اور بے لوث خدمت کا متقاضی ھے ۔ ھندوستان کے لئے یه پیشه اس اعتبار سے اور زیادہ اھمیت رکھتا ھے که ابھی اس ملك میں امراض چشم کے علاج اور انسداد کے ضمن میں بہت کچھ کام کرنا باقی ھے ۔ ھندوسان میں امراض چشم کے جو شفا خانے ھیں وہ بڑے شہروں میں واقع ھیں اور جیسا که اعلی حضرت بندگان عالی نے ماھران امراض چشم کی آٹھویں کانفرنس منعقدۂ حیدرآباد کے نام شاھانه پیام میں ارشاد فرمایا ھے ممالك محروسه سرکار عالی کے دور دراز مواضعات تک میں امراض چشم کے علاج کا معقول انتظام ھونا ضروری ھے ۔

حیدرآباد میں اس کام کا آغاز ھو چکا ھے ۔ چنانچه ایک حرکت پذیر شفا خانه قائم کیا گیا ھے جو اب تک صوبجات ورنگل اور گلبرگه کا دورہ کرچکا ھے اور ان علاقوں کے مواضعات سے ھزارھا باشندے علاج کے لئے کیمپ میں رجوع ھوئے ۔ اب اس دواخانه کا کیمپ اورنگ آباد میں قائم ھے اور بہت اطمینان بخش طور پر کام ھورھا ھے ۔

پیام ھمایونی

ھزاکسلنسی نواب صاحب چھتاری نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ھوئے فرمایا کہ'' اس کانفرنس کا افتتاح کرنا اور اعلی حضرت فرمانروائے حیدرآباد و برار کے دارالسلطنت میں ھندوستان کے تمام حصوں سے آنے والے مشہور ماھران امر باعث عزت ھے کہ میں آپ تک وہ پیام ھمایونی پہونچانے کی سعادت حاصل کروں جو حضرت بندگان اقدس نے براہ خسروانہ اس موقع کے لئے ارسال فرمایا ۔

وسیع مواقع

'' یہ امر انتہائی طمانیت کا باعث ھے کہ نابیناؤں کا

پیام ھمایونی

'' اپنی مملکت کے دارالسلطنت میں ماھران امراض چشم کی کل ھند انجمن کی آٹھویں کانفرنس کے اراکین اور مندوبین کو خوش آمدید کہنا میرے لئے موجب مسرت ھے۔ آپکا باوقار پیشہ اور اعلی نصب العین آپ سے وسیع ھمدردی اور بے لوث خدمت کا متقاضی ھے ۔ موجودہ جنگ کے پیدا کردہ حالات نے آپ کے لئے ایسی خدمت انجام دینے کے بکثرت مواقع فراھم کردئے ھیں ۔ آپ تکمیل فرائض کا قابل قدر ثبوت پیش کرچکے ھیں اور اب آپ کو اس سے بھی زیادہ خدمات انجام دینی ھیں ۔ مجھے یقین ھے کہ آپ وقت کے تقاضوں کو بخوبی پورا کریں گے ۔

مجھے امید ھے کہ یہاں اپنے قیام کے دوران میں آپ کو حکومت کے قائم کئے ھوئے امراض چشم کی ایک حرکت پذیر یونٹ کی مصروفیات کو دیکھنے کا موقع ملے گا ۔ فی الوقت اس یونٹ کا تیسرا کیمپ اورنگ آباد میں قائم ھے۔ جہاں دور دراز مواضعات سے مریض علاج کرانے آتے ھیں ۔ آپ کو یقیناً اس سے دلچسپی ھوگی اور آپ اس کام کو پسند کریں گے ۔

میری دعا ھے کہ آپ کے مباحث اور باھمی تبادلہ خیال سے آپ کی معلومات میں مزید اضافہ ھو اور آپ نے اپنے فن میں اب تک جو کامیابی حاصل کی ھے اس میں اس سے بھی زیادہ ترقی ھو ۔ میں آپ کی کوششوں کے نتائج اور ان کے عملی اطلاق کا نہایت دلچسپی سے انتظار کرونگا ۔

مجھے یقین ھے کہ میری مملکت کے دارالسلطنت میں اس قیام کی انتہائی خوشگوار یاد آپ کے دل میں قائم رھے گی ۔

امراض چشم کا خیر مقدم کرنا میرا ایک خوش گوار فرض ھے ۔ ھر اچھے کام کی ترقی سے اعلی حضرت بندگان عالی کی دلچسپی ضرب المثل بن گئی ھے اور میرے لئے یہ علاج کرنے اور ان کی بینائی بحال کردینے میں آپ کی کانفرنس کو اس قدر کامیابی ھوئی ھے ۔ آپ نے جس فن کو اختیار کیا ھے وہ مقابلتاً نیا ھے اور ابھی اس نے ترقی کے بڑے

مواقع ہیں ۔ کل ہند انجمن ماہران امراض چشم سنہ ۱۹۳۰ع میں قائم ہوئی تھی اور اس پندرہ سالہ مدت میں اس نے جو کامیابی حاصل کی ہے وہ قابل فخر ہے ۔ تا ہم ان مختلف النوع کامیابیوں کے باوجود یہ محسوس کرنا بھی ضروری ہے کہ اس ملک میں کس قدر وسیع کام انجام دینا ہے ۔ اس کام کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ آپ انتہائی کوششوں کے باوجود اس مسئلہ کے صرف ایک جزو پر بھی توجہ کرسکیں گے اوراس کام کا بڑا حصہ بدستور تکمیل طلب رہے گا ۔ لیکن یہ ناگزیر صورت ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ خصوصی معالجوں اور ضروری ساز و سامان سے لیس امراض چشم کے شفا خانوں کی موجودہ قلت کے باعث آپ کے کام میں شدید مشکلات در پیش ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میں سے انفرادی طور پر کام کرنے والے اشخاص کی جدوجہد میں باہمی ربط و ضبط قائم ہو جانے کی وجہ سے موجودہ مشکلات کا مقابلہ کرنے میں ایک حد تک مدد ملے گی اور آپ کی کانفرنس اس قسم کا ارتباط قائم کرنے کا بہترین ذریعہ ثابت ہوگی ۔ مزید براں مجھے یہ بھی امید ہے کہ آپ کی کانفرنس اس پیشہ کو اختیار کرنے اور اس مسئلہ سے دلچسپی لینے پر زیادہ سے زیادہ تعداد کو آمادہ کرے گی‘‘ ۔

ابتدائی دور

’’خوش قسمتی سے آپ کو اپنی تنظیم کے قیام کے ابتدائی مراحل میں ہی سر جمشید جی ڈگن ، ڈاکٹر بالا جی اور میرے دوست آنجہانی ڈاکٹر آچاریہ لکھنوی جیسے ممتاز ماہرین فن کی خدمات حاصل ہوگئیں ۔ ڈاکٹر آچاریہ کی بے وقت موت نے اس پیشہ کے افراد کو ایک قابل اور خدمت گزار خلق ماہر کی رہبری سے محروم کردیا اور آج ہم سب اس نقصان پر غمگین ہیں ۔

وسیع قومی مسئلہ

’’ انفرادی اور اجتماعی طور پر آپ جو مفید کام اپنے ملک کے ان باشندوں کی امداد کے لئے انجام دے رہے ہیں جو امراض چشم میں مبتلا ہیں اس کی وجہ سے آپ ان تمام لوگوں کے شکریہ اور عزت کے مستحق ہیں جنہیں اپنے ہم وطنوں کی حقیقی مسرت و خوش حالی دل سے عزیز ہے ۔ اور جو انہیں اس بدترین مصیبت سے محفوظ رکھنے کے آرزو مند ہیں ۔ ہندوستان میں نابینائی اور دوسرے امراض چشم کے خوفناک اعداد ایک قومی مصیبت ہیں ۔ حالات کی ابتری کا اس سے زیادہ ثبوت اور کیا ہوگا کہ اس ملک میں پندرہ لاکھ اشخاص بالکل اندھے ہیں اور بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جن کی بینائی تقریباً ضایع ہوچکی ہے ۔ اس قسم کے حالات میں صرف قومی پیمانے پر امدادی تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں ۔ اور طبی امداد و صحت عامہ سے متعلق ایسی تمام تجاویز ، خواہ وہ موجودہ زمانہ کے لئے ہوں یا آئندہ کے لئے ، جو اس وسیع قومی مسئلہ کو علاج اور انسداد دونوں طریقوں سے موثر طور پر حل کرنے کی ضرورت کو نظر انداز کر دیں قابل توجہ تک نہیں ہوسکتی

’’ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لونگا ۔ میری دلی تمنا ہے کہ آپ کا یہ جلسہ کامیاب اور بارآور ہو ۔ میں آپ کے موجودہ مباحث اور آئندہ مصروفیات کا نہایت دلچسپی سے مطالعہ کرونگا ۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر حکومت سرکارعالی آپ کے کام کو ترقی دینے میں کسی طرح مدد کرسکتی ہے تو وہ اس سے قاصر نہیں رہے گی ۔ ‘‘

حیدرآباد کا امتیازی مرتبہ

راجہ دھرم کرن بہادر صدر المہام طبابت و امور عامہ سرکارعالی نے مجلس استقبالیہ کے صدر کی حیثیت سے مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’ اس سال حیدرآباد میں آپ کی کانفرنس کا انعقاد تمدنی اور سائنٹفک امور سے مملکت آصفیہ کی گہری دلچسپی کا ایک اور ثبوت ہے ۔ حیدرآباد کے لئے یہ امر موجب فخر ہے کہ فن طب کی ترقی سے اس کا گہرا تعلق رہا ہے ۔ چنانچہ سنہ ۱۸۹۱ع میں کلوروفارم کمیشن کے مباحث اور سنہ ۱۸۹۷ع میں ملیریا کے بارے میں تحقیقی کام کے لئے اسی سر زمین کا انتخاب کیا گیا ۔ ہندوستان کی عظیم ترین ریاست کا دارالحکومت اور مخصوص روایات کا حامل ہونے کی بناء پر حیدرآباد کو ایک خاص

مرتبہ حاصل ہے۔ مملکت آصفیہ کئی تمدنوں کا مقام اتصال ہے اور اس کی وجہ سے حیدرآباد میں ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو آپ کو ہندوستان کے کسی اور حصہ میں نظر نہ آئیں گی ۔ اعلی حضرت بندگان عالی کے مبارک عہد حکومت میں اس مملکت نے زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں ترقی کی ہے اور متعدد ترقی پسند تحریکوں کی علمبردار رہی ہے ۔

عظیم الشان تجربہ

" آپ اس سے واقف ہوں گے کہ حیدرآباد ہی نے سب سے پہلے ملکی زبان میں تعلیم دینے کا کامیاب تجربہ کیا ۔ ممکن ہے کہ ابتدائی دور میں اسے ایک دشوار کام تصور کیا گیا ہو۔ لیکن یہ تجربہ نہ صرف زمانے کی آزمائش میں پورا اترا اور مفید ثابت ہوا بلکہ اس نے باقی ماندہ ہندوستان کے لئے بھی اشاعت تعلیم کی راہ اس طرح ہموار کردی کہ اس سے نوجوانوں کے دماغ پر ان دشواریوں کا بار نہ پڑے جو ایک غیر زبان کے ذریعہ تعلیم حاصل کرنے میں لازمی طور پر پیش آتی ہیں۔ حیدرآباد میں پہلا طبی مدرسہ جہاں اردو میں تعلیم دی گئی ایک سو سال پہلے قائم کیا گیا تھا اور سنہ ۱۹۳۲ع سے مغربی طب کی تعلیم بھی اردو میں دی جانے لگی۔ اس ادارے کے نوجوان طیلسانین جو بیرونی ممالک میں مزید تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے گئے یا جنھوں نے ملازمت اختیار کی ان پر ہم کو فخر ہے کہ وہ دوسری ہندوستانی جامعات کے طیلسانین سے کسی طرح کم نہیں آنکھ ، کان ، ناک ، حلق اور منہ کے امراض کے لئے ایک اعلی درجہ کا خصوصی شفاخانہ قائم کرنے کا مسئلہ ہمارے پیش نظر رہا ہے اور اگر جنگ کے عالمگیر تباہ کن اثرات مانع نہ ہوتے تو اب تک ہم یہ شفا خانہ قائم کرچکے ہوتے ۔ مجھے امید ہے کہ جنگ ختم ہونے کے کچھ عرصہ بعد جب ہم یہ شفاخانہ قائم کرلیں گے تو آپ اپنا اجلاس یہاں پھر منعقد کریں گے ۔

لازمی کمزوری

" آپ سب ماہران فن ہیں اور جیسا کہ ماہرین کا خاصہ ہے ، بہت تنہائی پسند بھی ہیں۔ براہ کرم آپ میرے مفہوم کو غلط نہ سمجھیئے ۔ میرے خیال میں سرگرم ماہرین کی یہ ایک لازمی کمزوری ہے اور اسی لئے میری یہ رائے ہے کہ خصوصی شعبے بالعموم عام شفا خانہ کا جزو ہوں اور صرف مخصوص اور محدود نوعیت کا کام چند جداگانہ خصوصی اداروں میں انجام دیا جائے ۔ غالباً کرنل لاری نے سنہ ۱۸۸۵ع میں افضل گنج کے قدیم شفا خانہ میں جدید طریقوں کے مطابق امراض چشم کا علاج شروع کیا تھا ۔ کرنل ڈریک براک نے (سنہ ۱۹۰۲ع) میں اور ڈاکٹر عبد الحسین نے (سنہ ۱۹۱۷ع) میں اس کام کو مزید ترقی دی اور سنہ ۱۹۲۹ع میں کرنل نارمن واکر نے شفا خانہ عثمانیہ میں امراض چشم کا شعبہ قائم کیا ۔ صدر شفا خانہ عثمانیہ کے شعبہ امراض چشم میں ۸۰ مریضوں کے لئے رہائش کا انتظام ہے اور یہاں ہر سال ۱۱۷۸ مقیم اور ۱۴۸۲۲ غیر مقیم مریضوں کا علاج ہوتا ہے ۔سلطان بازار کے شفا خانہ کے شعبہ امراض چشم میں بھی سالانہ ۱۰۷۸ مریضوں کا علاج ہوتا ہے ۔

واحد حل

" اگرچہ یہ الزام درست ہے کہ ہم نے زمانہ گزشتہ میں انسدادی کام سے زیادہ معالجی اداروں پر رقم صرف کی لیکن اس کے باوجود دیہی علاقوں میں طبی امداد کے مسئلہ کو ابھی ہاتھ تک نہیں لگایا جاسکا ۔ نقل و حمل اور وسائل آمد و رفت کی مشکلات ، معاشی حالات کی ابتری اور عوام کی جہالت کے باعث میرے ذہن میں اس کے سوا اس مسئلہ کا کوئی اور حل نہیں آتا کہ ایسے مکمل اور ضروری سامان سے لس حرکت پذیر طبی دستے کافی تعداد میں قائم کئے جائیں جو مشہور و معروف گشتی شفا خانہ کے بجائے عام شفا خانوں اور طبی کاموں کے مراکز کے فرائض انجام دیں ۔

حرکت پذیر شفاخانہ

محکمہ طبابت و صحت عامہ کے زیر نگرانی چند ماہ قبل ایک گشتی شفا خانہ امراض چشم کا قیام عمل میں آیا جو

ماہرین امراض جسم کی کل ہند کانفرنس کا افتتاحی اجلاس ٹاؤن ہال باغ عامہ حیدرآباد دکن میں منعقد ہوا۔

صوبہ جات ورنگل اور گلبرگہ میں اپنا کیمپ قائم کرچکا ہے اور یہ ہماری اس کوشش کا نتیجہ ہے کہ مواضعات کے باشندوں کے لئے قریبی مقام میں طبی امداد فراہم کی جائے ۔ ریاستی ہند میں غالباً یہ اس امر کی پہلی سرکاری کوشش ہے کہ بینائی کو نقصان پہونچانے والے ایسے امراض کا انسداد کیا جائے جو اس ملک کی دیہی آبادی میں بہت عام ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ مجلس استقبالیہ اس کا انتظام کرے گی کہ آپ اورنگ آباد میں علاج چشم کے دستے کا بھی معائنہ کریں ۔

عقلمندی کا تقاضہ

" بینائی ایک بہت بڑی نعمت ہے اور کوئی شخص ایسا نہ ملے گا جو بینائی سے محرومی کو کسی اور نقصان سے زیادہ تکلیف دہ نہ سمجھتا ہو ۔ یہ ایک مشہور مقولہ ہے کہ کھوئی ہوئی شئے کا ملنا بہت دشوار ہوتا ہے اور عقل سلیم کا تقاضہ یہ ہے کہ ایسے شدید نقصان سے محفوظ رہنے کی مناسب تدبیریں اختیار کی جائیں ۔ ہم نے اب تک بینائی کی حفاظت کے بارے میں کوئی اہم عملی کام نہیں کیا ۔ اب اس مسئلہ پر غور کرنا آپ کا فرض ہے کہ بینائی کو نقصان سے محفوظ رکھنے کے لئے آپ کونسی عملی تدابیر بڑے پیمانے پر اختیار کرسکتے ہیں ۔ اس کے علاوہ ایک اور مسئلہ بھی ہے جو کچھ کم اہمیت نہیں رکھتا اور جس پر آپ کو غور کرنا ہے اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ جو لوگ بینائی سے محرومی کے باعث معذور ہوگئے ہیں انہیں اس قابل بنا دیا جائے کہ وہ اپنی زندگی کو زیادہ کارآمد اور خود اپنے اور سوسائٹی کے لئے زیادہ خوش گوار بناسکیں ۔ ہم نے ہمیشہ نابیناؤں سے ایسے انسانوں کا سا برتاؤ کیا ہے جو صرف خیرات اور ہمدردی کے مستحق ہوتے ہیں ۔ سنٹ ڈنسٹن اور سر کلونھا میکنزی کی مثال نظر انداز نہیں کی جاسکتی ۔ جب ناگزیر شکل پیش آجائے اور اس کا کوئی علاج ممکن نہ ہو تو ہمارا یہ فرض ہوتا ہے کہ ہم معذور انسان کو زیادہ خوش و خرم اور انسانی معاشرہ کا ایک زیادہ کارآمد اور کارکن رکن بنادیں ۔ اس ضمن میں آپ کے مباحث کا بڑی دلچسپی اور شوق سے انتظار کیا جائے گا ۔ "

صدارتی تقریر

ڈاکٹر اے ۔ بی سرینواس (مدراس) نے اپنے صدارتی خطبے میں یہ خیال ظاہر فرمایا کہ امراض کے انسداد کے فن میں علم چشم کو نمایاں اہمیت حاصل ہے اور سب اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ طبی علم چشم انسدادی علم طب سے واقفیت کا اہم ترین ذریعہ ہے کیونکہ مختلف امراض کے تعین میں اس سے بڑی مدد ملتی ہے ۔

طبی پیشہ اختیار کرنے والوں کے معاشری فرائض کے بارے میں صدر کانفرنس نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ جو معاشرہ انسانی زندگی کے لئے نعمتوں کی سر پرستی کرتا ہے وہ اس زندگی کی ذمہ داریوں سے سبکدوش نہیں ہوسکتا ۔ سائنس کا صرف یہی کام نہیں کہ وہ زندگی میں محض اضافہ کرے بلکہ اس سے زیادہ اہم کام یہ ہے کہ زندگی کو خوش گوار بنائے ۔

صدر کانفرنس نے نوجوانوں اور قومی کارکنوں سے یہ اپیل کی کہ وہ نابینائی کا انسداد ، اسکولوں اور کالجوں کا معائنہ ، علم چشم کے ما بعد جنگ مسائل دیہی علاقوں میں آنکھوں کے امراض کا علاج اور طبی نصاب میں علم چشم کے لئے طب کے دوسرے اہم شعبوں کے مماثل حیثیت کا مطالبہ جیسے امور پر توجہ کریں ۔ اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے ڈاکٹر سرینواسن نے فرمایا کہ ہمارا کام کوئی اور انجام نہیں دے سکتا اور اگر ہمیں اس کام کو اپنی مرضی کے مطابق انجام دینا ہے تو ہمیں عامیوں کا تابع نہ بننا چاہئے ۔ ہمارے لئے نجات کی صورت صرف منظم عمل ہے ۔

کاروباری حالات کا ماہانہ جائزہ

ڈسمبر سنہ ۱۹۴۴ع - بہمن سنہ ۱۳۵۴ف

نرخ تھوک فروشی

بدوران ماہ زیر تبصرہ غلہ کے اوسط اعشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔ تاہم دالوں کے اعشاریہ میں اعشاریہ ۶ کی کمی ہوئی ۔ تمام اشیاء خوردنی کا اوسط ظاہر کرنے والا اعشاریہ بدستور ۲۴۴ رہا ۔

سابقہ مہینے کے مقابلے میں روغن دار تخم کے اعشاریہ میں ۸ اعشاریہ کا اضافہ ہوا اور نباتاتی تیل کے اعشاریہ میں ۱۷ اعشاریوں کی کمی ہوئی ۔

خام اور ساختہ کپاس کے بازار میں کوئی اہم تبدیلی نہیں ہوئی ۔ اشیاء تعمیر اور دوسری خام اور ساختہ اشیاء کا اعشاریہ بھی بدستور قائم رہا ۔

دسمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں عام اعشاریہ ۲۵۸ تھا ۔ یعنی اس ماہ ۲ اعشاریہ کی کمی ہوئی ۔

نرخ چلر فروشی

ماہ زیر تبصرہ میں دھان ، باجرہ ، مکئی ، تور اور نمک کی قیمت بڑھ گئی اور چنا کی قیمت میں کمی ہوئی ۔ دوسری اشیاء کے نرخ بدستور برقرار رہے ۔

نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں درج کیا جاتا ہے ۔

اسماء	نرخ اگست ۳۹ع		نرخ دسمبر ۴۴		نرخ نومبر ۴۴ع		اعشاریہ بابت دسمبر ۴۴	اعشاریہ بابت نومبر ۴۴ع
موٹا چاول	۷	۳	۲	۱۵	۲	۱۵	۲۳۵	۲۳۵
دھان	۱۴	۱۲	۴	۱۴	۵	۴	۳۰۲	۲۸۱
گیہوں	۷	۵	۲	۵	۲	۵	۳۱۸	۳۱۸
جوار	۱۰	۰	۵	۷	۵	۵	۱۸۴	۱۸۸
باجرہ	۱۰	۸	۵	۶	۵	۴	۱۹۵	۲۰۰
راگی	۱۱	۵	۷	۸	۶	۲	۱۵۱	۱۸۵
مکئی	۱۰	۱۳	۵	۹	۶	۷	۱۹۴	۱۶۸
چنا	۷	۱۰	۳	۲	۳	۸	۲۱۴	۲۱۸
تور	۱۰	۱	۱۵	۱	۵	۸	۱۷۷	۱۸۳
نمک	۸	۱۳	۶	۷	۶	۴	۱۳۷	۱۴۱
عام اعشاریہ							۲۱۱	۲۱۳

حیدرآباد میں اشیاء خوردنی کی درآمد

برطانوی ہند، ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ سرکار عالی کے اضلاع سے دسمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں جو اشیاء خوردنی حیدرآباد میں درآمد کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اشیاء	جملہ درآمد بدوران	
	دسمبر سنہ ۴۴ع	دسمبر سنہ ۴۳ع
گیہوں	۳۱۸۶۳ پلے	۱۹۵۳ پلے
آٹا	۸۵۹	۱۱۰۰
دھان	..	..
چاول	۱۳۲۴۴	۲۳۳۸۸
جوار	۲۸۰۴۳	۱۰۴۸۱
باجرہ	۳۹۷	۱۳۱۹
راگی	۱۶	..
ماش	۲۵۴۷	۷۲۷
چنا	۱۴۸۲	۸۱۰
گھی	۱۱۴	۱۱۵
چاء	۵۲۶	۱۰۱۹
شکر	۷۵۵۴	۲۲۸۷

سونا اور چاندی

بدوران ماہ زیر تبصرہ سونے کا بیش ترین اور کمترین نرخ ۹۷ روپے ۱۲ آنے اور ۹۷ روپے ۴ آنے فی تولہ تھا اور چاندی کا بیش ترین اور کم ترین نرخ ۱۴۳ روپے اور ۱۳۹ روپے ۸ آنے فی تولہ تھا۔

شیر مارکٹ

سرکاری پرامیسری نوٹ اور دوسرے کفالت ناموں اور سر برآوردہ کمپنیوں کے حصص میں کوئی قابل ذکر تبدیلی نہیں ہوئی۔

پریس کی ہوئی کپاس

ممالک محروسہ میں کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں دسمبر سنہ ۴۴ع میں ۳۳۳۸۳ گٹھے کپاس پریس کی گئی۔ جو دسمبر سنہ ۴۳ع میں پریس کی ہوئی کپاس کی مقدار سے ۳۳۷۲۸ گٹھے کم ہے۔

گرنیوں میں صرفہ

دسمبر سنہ ۴۴ع میں گرنیوں میں جو کپاس صرف ہوئی اسکی مقدار سابقہ ماہ میں صرف شدہ مقدار سے کم ہے۔

ساختہ کپاس

دسمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں جو کپڑا تیار ہوا وہ نومبر میں سنہ ۱۹۴۴ع کے مقابلے میں ۷ء لاکھ گز زیادہ اور دسمبر سنہ ۱۹۴۳ع کے مقابلہ میں ۴ء۱۲ لاکھ گز کم تھا۔ دسمبر سنہ ۴۴ع میں ۲ء۲۱ لاکھ پونڈ سوت تیار کیا گیا جو نومبر سنہ ۴۴ع میں تیار کردہ مقدار سے ۲ء لاکھ پونڈ زیادہ اور دسمبر ۴۳ع میں تیار شدہ مقدار سے ۵ء۱ لاکھ پونڈ کم تھا۔

کپاس کی برآمد

دسمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں جو کپاس برآمد کی گئی وہ گذشتہ سال اس ماہ میں برآمد کی ہوئی مقدار کا تقریباً پانچواں حصہ ہے۔

شکر

بدوران ماہ زیر تبصرہ نظام سگر فیاکٹری (بودھن) میں ۶۱۸۴۹ ہنڈرویٹ شکر تیار ہوئی۔ نومبر سنہ ۱۹۴۴ع اور دسمبر سنہ ۱۹۴۳ع میں یہ مقدار علی الترتیب ۵۴۶۳۷ اور ۶۵۴۳۶ ہنڈرویٹ تھی۔

دیا سلائی

ممالک محروسہ سرکار عالی کے کارخانہ میں اس ماہ ۱۱۹۳۸ گروس ڈبے تیار کئے گئے۔ یہ تعداد نومبر سنہ ۴۴ع اور

دسمبر سنہ ۴۳ع کے اعداد کے مقابلے میں ۲۰۰۷ اور ۱۱۰۱۳ گروس کم ہے۔

مشترکہ سرمایہ والی کمپنیاں

دسمبر سنہ ۴۴ع میں ممالک محروسہ میں مشترکہ سرمایہ والی ایک اور کمپنی کی رجسٹری ہوئی ۔

نقل و حمل

سرکار عالی کے ریلوں اور ساری نقل و حمل کی سرویسوں سے اندازاً ۳۸٫۴ اور ۹۴٫۷ لاکھ روپے آمدنی ہوئی گذشتہ سال اسی مہینے میں یہ آمدنی ۳۷٫۳ اور ۶٫۰ لاکھ روپے تھی ۔ دسمبر سنہ ۴۴ ع میں ریلوں کے ذریعہ اسیاء کی منتقلی سے ۲۱٫۱۵ لاکھ روپے آمدنی ہوئی جو دسمبر سنہ ۴۳ کے مقابلہ میں ۴۳٫۸ لاکھ روپے کم ہے ۔

دسمبر سنہ ۴۴ع میں ریلوے بسوں سے سفر کرنے والے مسافروں کی تعداد دسمبر سنہ ۴۳ع کے تعداد کے مقابلہ میں ۶۹٫ لاکھ بڑھ گئی۔ بدوران ماہ زیر تبصرہ مسافروں کی مجموعی تعداد ۱۵٫۸۹ لاکھ تھی ۔
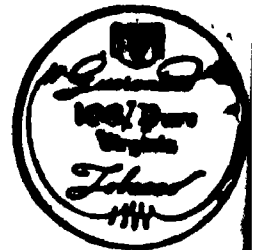
لاسلکی نشریات

نشرگاہ حیدرآباد

تقاریر

موجودہ جنگ اور سائنس - پچھلی بڑی جنگ نے سائنس کی ترقی کو تیز رفتار بنا دیا تھا - آج کی بڑی جنگ سائنس کی مدد سے لڑی جارہی ہے - آج کوئی تصور تخریبی ہو یا تعمیری سائنس کے بغیر صورت پذیر نہیں ہوتا - لیکن کیا سائنس کا بنیادی تصور ایک عالمگیر خون ریزی تھا یا تعمیر حیات ؟ - کیا سائنس نے انسانی خود غرضیوں کے ہاتھ میں کھلونا بن کر تخریب جہاں کا سامان پیدا نہ کیا ؟؟ موجودہ جنگ اور سائنس کے متعلق ۲ - خورداد (۹ - اپریل) پروگرام میں تقریر سنئے

پرانا حیدرآباد - آج کا حیدرآباد پرانے حیدرآباد سے بالکل مختلف ہے لیکن جدید حیدرآباد نے پرانے حیدرآباد کو فنا نہیں کیا - حیدرآباد کا ماضی اب بھی زندہ ہے - اس کے ماضی کی زندہ روایات اب بھی مستقبل کے خدوخال میں رنگ بھررہی ہیں - وہ جگنو اب تارے بن کر جگمگا رہے ہیں جو اندھیری رات میں نورانی رقص کرتے تھے - پرانے حیدرآباد کے متعلق ۳ - خورداد مطابق ۷ - اپریل کو ایک تقریر ہوگی -

مزدور - مزدور کے چہرے کا پسینہ اس کے ہاتھوں کی تھکن اس کا خون جگر ہماری زندگی کے رنگ محل میں شمع حیات روشن کرتا ہے - وہ اپنے بازوؤں سے زندگی کو آگے بڑھاتا ہے - وہ اپنی بےخوابی سے دنیا کو سکون کی نیند بخشتا ہے - وہ کارخانوں کی گڑگڑاہٹ میں زندگی بسر کرکے دنیا کو غذا لباس مکان اور زندگی کی سیکڑوں احتیاجات عطا کرتا ہے - صنعتی مزدوروں کے بارے میں ۵ - خورداد (۹ - اپریل) کو ایک تقریر ہوگی -

اگلے وقتوں کی باتیں - کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ زندگی کے بڑھتے ہوئے دھارے میں انسان پیچھے پلٹ کر دیکھتا ہے - وہ دیکھتا ہے گزری ہوئی راہوں پر اس نے کتنے ارم اور کتنے خیاباں چھوڑے اس کی نگاہ بازگشت اسے دور تک قدم کے نشانوں کا سلسلہ دکھاتی ہے یہ نقش قدم کہیں مٹے ہوئے کہیں دھندلے اور کہیں ابھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں - ان ابھرے ہوئے قدموں میں اس کی بھولی ہوئی داستانیں مرقوم ہوتی ہیں - آغا حیدر حسن صاحب اپنے خاص رنگ میں ۴ اور ۲۱ - خورداد (۱۰ اور ۲۵ - اپریل) کو اگلے وقتوں کی باتیں سنائیں گے -

آج کل . حالات حاضرہ کے بدلتے ہوئے دھارے ہمارے مستقبل کو بنارہے ہیں - آج جو کچھ ہورہا ہے اسی کے پس منظر میں مستقبل کے خدوخال ابھررہے ہیں - جنگ ہے اور جنگ کی خونیں اور آہنیں بنیادوں پر ایک نئی دنیا کا سنگ بنیاد رکھا جارہا ہے - واقعات اس نئی عمارت پر لہرانے کے لئے امن انسانیت اور آزادی کا پرچم تیار کر رہے ہیں - قاضی محمد عبد الغفار صاحب ۷ - اور ۲۲ - خورداد (۱۱ اور ۲۶ - اپریل) کو آج کل کے عنوان سے حالات حاضرہ پر تبصرہ فرمائیں گے -

ایران اور ہندستان - ایران اور ہندوستان میں ثقافتی ربط کی تاریخ نئی نہیں - اس ربط کو صدیوں نے مستحکم کیا ہے مشرق کے نام در ان دونوں ملکوں میں ایک خوش گوار تہذیبی اتحاد ہے - آج بھی ایرانی اور ہندوستانی میں اجنبیت نہیں - وہ ایک ہی خاندان کے جس کا گہوارہ مشرق ہے قریبی اراکین ہیں - آغا عباس صاحب شوستری ۱۰ - اور ۲۹ - خورداد (۱۴ - اپریل اور ۳ - مئی) کو ایران اور ہندوستان کے ثقافتی تعلقات پر روشنی ڈالیں گے -

بچے کا پہلا سال - ایک بے بس انسانی نمونہ جو صرف ہاتھ پاؤں ہلاسکتا ہے اپنے اطراف ایک وسیع دنیا کو دیکھتا ہے - لمحوں کی روانی کے ساتھ اس کے ننھے دل کی دھڑکنیں بھی بڑھتی جاتی ہیں - اس کی معصوم نگاہیں زندگی کے چہرے پر سے دھندلے نقاب اٹھاتی ہیں - لیکن کیا وہ اس بڑی شاہراہ پر تنہا سفر کرکے منزل تک پہنچ سکیگا - ابھی

اس کو سہارے کی ضرورت ہے - " بچے کا پہلا سال " - یہ ۱۱ - خورداد (۱۰ - اپریل) کی تقریر کا عنوان ہے -

انسان کا وزن- انسان کا وزن اس کی صحت کو برقرار رکھنے میں مدد دیتا ہے - ماہرین نے عمر اور قید کے لحاظ سے تجربوں کے بعد وزن کا اوسط متعین کیا ہے - اس بارے میں ۱۳ - خورداد (۱۲ - اپریل) کو تقریر سنئے -

محوریوں کا انجام- جنگ کے محاذوں پر آپ محوریوں کے انجام کا آغاز دیکھ رہے ہیں - اٹلی کا بزدل بہادر اب اخباروں میں چھپنے کے لائق - نہیں جرمنی کا برخود غلط چنگیز اب صرف لفظوں میں اپنی طاقت کا مظاہرہ کررہا ہے - جاپان کا کنجی دار کھلونا اس دن کے انتظار میں لرز رہا ہے جب اتحادیوں کی کاری ضرب اس کے کل برزوں کو ناکارہ کردیگی - محوریوں کے بے روح ڈھا نچوں پرھی اپنے قدم رکھ کرنئی دنیا بلند ہوگی - تقریر ۱۴ - خورداد (۱۹ - اپریل)

ظرافت نگاری - دل کی گہرائیوں کے ساتھ مسکرانا اور خواہ مخواہ قہقہے لگا کر اپنا منہ بگاڑ لینا ان دونوں میں فرق ہے - ادبی ظرافت اب مسخرے پن کا نام نہیں بلکہ ایک ایسے طنز کا نام ہے جسکی ضرب سے ہونٹوں پر تبسم آئے لیکن دل دھڑکنے لگے - آج کی ظرافت ذھنی تعیش نہیں بلکہ باقصد ہوتی ہے - یوسف ناظم صاحب ظرافت نگاری پر ۱۵ - خورداد (۱۹ - ابریل) کے پروگرام میں تقریر فرمائیں گے -

شہر سے دور- شہر سے دور اضلاع میں جن لوگوں نے اپنی زندگی بنائی ہے وہ جانتے ہیں کہ شہر کا طلسم رنگین کتنی کشش رکھتا ہے - لیکن اس جادو کا اثر جن پر نہیں ہوا وہ شہر کے تصنع سے زیادہ ضلع کی سادگی کو سمجھتے ہیں - کیا آج بھی شہر اور ضلع میں فرق ہے - اس لئے کہ ہر ضلع میں شہری انداز آگئے ہیں تقریر ۱۷ - خورداد (۲۱ - اپریل)

اردو املا- ۲۳ - خورداد (۲۷ - اپریل) کو ایک تقریر میں بتایا جائے گا کہ اردو املا کی یکسانیت تحریروں میں کسطرح یکسانیت پیدا کرسکتی ہے - کسی حرف کے غلط استعمال سے لفظ کا مفہوم کسطرح بدل دیا جاتا ہے - وہ کیا تدبیریں ہیں جن کی بنا پر اردو املا کو آسان بنایا جاسکتا ہے -

سائنسی تحقیقات - تحقیق ایک صبر آزما کام ہے - یہ اس قدر آسان نہیں جس قدر کہ اسے سمجھا جاتا ہے یہ کوششوں اور ناکامیوں کی منزلوں سے گزرتی ہے - صبرو تحمل کا امتحان لیتی ہے - اس میں وہی جیتتا ہے جو ہارنے کے بعد بھی کامرانی کے حصول میں تازہ دم نظر آتا ہے ۲۵ - خورداد (۲۹ - اپریل) کو محمد عبد الرحمن خان صاحب اپنے تجربوں کی مدد سے بتایں گے کہ سائنسی تحقیقات کے کیا طریقے ہیں -

روزمرہ زندگی اور سائنس - ہماری روز مرہ زندگی کی عمارت سائنس پر کھڑی ہے - ہم یہ محسوس نہ کریں اوربات ہے کہ صبح سے لیکر شام تک اور شام سے لیکر صبح تک ہم کتنی ایسی چیزوں کے محتاج ہیں جو سائنس کی وجہ سے ہمیں فراہم ہوئی ہیں - مولانا حالی کے لفظوں کو ذرا بدل کر یوں کہا جاسکتا ہے کہ نیچے سائنس اور اوپر خدائی ہے - ۲۷ - خورداد (یکم مئی) کو حبیب احمد صاحب فاروقی بتائیں گے کہ ہماری روز مرہ زندگی میں سائنس کا کیا حصہ ہے -

جنگ اور روسی نظام تعلیم - روس نے اس جنگ میں جو مردانہ وار کامیابیاں حاصل کی ہیں اسے مستقبل کا انسان دوست مورخ فخر کے ساتھ بیان کریگا - روس نہ صرف اپنی دلیری اور اپنے خون کو آخری فتح کے لئے وقف کردیا بلکہ وہ ایک آزاد دنیا میں بلند تر روس کی حیثیت سے زندگی بسر کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کررہا ہے - ۲۸ - خورداد (۲ - مئی) کو اس موضوع پر جنگ کے زمانے میں روس کا نظام تعلیم کیا ہے ایک تقریر سنئیے -

میری پسند خاطر نظم

شاعر کی نظر میں اسکی ہر نظم اچھی ہوتی ہے اس لئے کہ وہ اپنی نظم کے ہر لفظ میں اپنا خون جگر پاتا ہے لیکن دوسروں کی تنقیدی نگاہ اسکے جانچنے کا ایک مختلف

معیار رکھتی ہے ۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ شاعر اپنی رائے پر اعتماد کرکے اپنا شاہکار پیش کرتا ہے ۔ لیکن سننے والوں میں اس کی پذیرائی نہیں ہوتی ۔ وہ سوچنے لگتا ہے کہ کیا وہ تصویر جس میں اس نے اپنے خون جگر سے رنگ بھر انھا تھا اسی صلے کی مستحق تھی ۔ لیکن ناقدریوں کے باوجود ایک ہی احساس اسکو مطمئن کرتا ہے اور وہ اسکی داخلی طمانیت کا احساس ہے وہ اپنی نظم پڑھکر اپنی نگاہوں میں خود کو بلند پاتا ہے ۔ اور یہ نشہ اسے نکتہ چینیوں کی ہر ضرب سہنے کےلئے تیار کردیتا ہے ۔ بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ شاعر کا اپنا معیار دوسروں کے تنقیدی معیار کی سطح سے ملجاتا ہے اور یہاں وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی رائے نے غلطی نہیں کی ۔ ۱۰ ۔ خورداد (۳۱ ۔ اپریل) کو حیدرآباد کے ممتاز اور جوان فکر شعراء ایک مشاعرہ میں رات کے ساڑھے نو بجے سے اپنی پسند خاطر نظمیں سنائیں گے ۔ انتخاب خود شاعر کریں گے اور یہ بھی بیان کرینگے کہ کونسی نظم انکے نزدیک بہترین کیوں ہے ۔

اقبال کی یاد میں

مشرق کے مشہور شاعر حضرت علامہ اقبال مرحوم نے ادب کی شاہراہ میں اپنی شاعری کے ذریعے ایک احساسک سیل چھوڑا ہے جو خلوص سحر اور صداقت اظہار کا روپ مینار بنکر مستقبل کے مسافروں کی رہنمائی کرتا ہے ۔ اقبال نے ادب کو زندگی سے ہم آہنگ کردیا اور فکر و شعر کی حدیں ملادیں ۔ اس مفکر شاعر کی یاد میں ۱۹ ۔ خورداد (۲۳ ۔ اپریل) کو ایک خاص پروگرام پیش کیا جارہا ہے جس میں تقریروں فیچر غنائیہ کے علاوہ فنکار علامہ اقبال کا کلام سنائیں گے ۔

سری رام نومی

مہاراج رام چندر جی کے جنم دن کی تقریب میں جوانسانیت کے محسن گزرے ہیں ۱۶ ۔ خورداد (۲۰ ۔ اپریل) کو ایک پروگرام پیش کیا جائےگا جس میں تقریروں کے علاوہ نارا بائی تیزڈل دھلی والی کا گانا ہوگا ۔ للتا اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھجن سنائیں گی اسٹانلی گرلز اسکول کی لڑکیاں آرکسٹرا پیش کریں گی ۔

موسیقی

ہمارے فنکار ۔ خورداد میں مقامی فنکاروں کےعلاوہ اضلاع و بیرون حیدرآباد کے حسب ذیل فنکار گائیں گے

یکم اور ۳۔ خورداد (۵ اور ۷ ۔ اپریل)زینت بیگم (بمبئی)

۸ ۔ اور ۹ ۔ خورداد (۱۲ اور ۱۳۔اپریل)نارائن راؤ سلوکر (مومن آباد)

۱۳-۱۵-۱۷ ۔ اور ۱۹ ۔ خورداد(۱۷-۱۹-۲۱ اور ۲۳ ۔ اپریل) ملکہ پکھراج (لاہور)

۱۱ ۔ ۱۳ ۔ اور ۱۵ ۔ خورداد (۱۵ ۔ ۱۷ اور ۱۹ ۔ اپریل) بدما کر بوا (اورنگ آباد)

۱۶ ۔ اور ۱۸ ۔ خورداد (۲۰ اور ۲۲ اپریل) نارا بائی تیزڈل (دھلی)

۱۸ اور ۲۰ ۔ خورداد (۲۲ اور ۲۴ ۔ اپریل)نارائن راؤ ساسنری (جالنہ)

۲۳ ۔ ۲۵ ۔ ۲۷ ۔ اور ۲۹ ۔ خورداد (۲۷ اور ۲۹ ۔ اپریل ۔ یکم اور ۳ مئی)افضل حسین(نگینے والے)

۲۹ اور ۳۱ ۔ خورداد (۳۱ اور ۵ ۔ مئی) بی نارائن (ورنگل)

پنکھڑیاں ۔ پنکھڑیاں ملکر دو پھول بنتا ہے ۔ پھول کی زندگی پنکھڑیوں کے اس رنگین اتحاد کا نام ہے ۔ ہماری زندگی میں کتنے ایسے حسین جھونکے آتے ہیں جو دنیا کو حسن کدہ رنگ و بوبنا دیتے ہیں ۔ نغموں کے ذریعے ۴ ۔ خورداد (۹ ۔ اپریل) کو پنکھڑیاں پیش کی جائیں گی۔

ٹھمریاں ۔ ٹھمری ہندوستانی موسیقی کی ایک دل پسند صنف ہے ۔ ایک ہی ٹھمری مختلف رنگوں میں گائی جاتی ہے ۔ ہم ایک ہی ٹھمری کو ۶ ۔ خورداد (۱۰ ۔ اپریل)کے پروگرام میں چند فنکاروں سے گواتے ہیں ۔ آپ دیکھئے ہر فنکار اسے کسطرح گاتا ہے ۔

سیاہ وسفید ۔ حق و باطل ۔ خیر و شر ۔ نور و ظلمت ۔اور سیاہ سفید ۔ یہ دنیا ان دو مخالف قوتوں کے تصادم سے ہرلمحہ ہوکرگزرتی ہے ۔ اندھیری رات میں ستارے جگمگاتے ہیں ان کی دھوپ سائے رینگتے ہیں شام و سحر کا نظام کچھ یوں ہی ہے ۔ ۱۰ ۔ خورداد (۴۱ ۔ اپریل) کو غنائی خاکہ ”سیاہ و سفید“ میں اس مسئلے کوسازوں اور نغموں کے ذریعے پیش کیا جائے گا ۔

غروب آفتاب ۔ غروب آفتاب کا منظر کتنا اداس ہوتا ہے جیسے شفق نے زندگی کا خون کیا ہو جاگتی ہوئی پرچھائیوں میں ان کے ہنگامے دفن ہورہے ہوں ڈوبتا ہوا سورج اپنی غمگینی میں ایک ایسی ماں کی روح معلوم ہوتا ہے جس نے اپنے بیٹے کی موت کی خبر سنی ہو ۔ ۲۶ ۔ خورداد (۳۰۔اپریل) کو ایک غنائی خاکے میں ایک ایسے ہی حرسہ کو پیش کیا جائے گا ۔

یہ حیدرآباد ہے ۔ حیدرآباد ۔ حیدرآباد کے غنائی کارنامے پیش کرتا ہے ۔ حیدرآباد میں ایسے غناکار بھی ہیں جن کے گانے صدا بند ہو کر مقبول ہوچکے ہیں اور ایسے شاعر بھی جنکا کلام غناکاروں نے صدابند کیا ہے ۔ ۲۸ ۔خورداد (۲ ۔ مئی) کا پروگرام ایسے ہی غنا کاروں کے گانوں اور ایسے ہی شاعروں کے کلام کے لئے وقف کیا گیا ہے ۔

فیچر اور ڈرامے

پرانی تہذیبیں ۔ کتنی ہی تہذیبیں بنیں اور مٹ گئیں ۔ کتنی ہی تہذیبوں نے اپنے زندہ جاوید نقوش چھوڑے اور کتنی ہی تہذیبوں کے پس منظر میں دوسری تہذیبوں نے جنم لیا ۔ پرانی تہذیبوں کو فیچروں کے ایک سلسلے کے ذریعے پیش کیا جارہا ہے اس سلسلے کا ایک فیچر ۶ ۔ خورداد (۱۰ ۔ اپریل) کو سنئے ۔

حسین دھوکا ۔ نگاہوں کے فریب کتنے ہی حسین دھوکے کھاتے ہیں ۔ نظر کے انہیں حسین دھوکوں میں زندگی انگڑائیاں لیتی ہے ۔ وہ اپنے آپ کو حسین سمجھتی ہے لیکن اس کے چہرے سے جب فریب کے یہ حسین پردے اٹھتے ہیں تو وہ اپنی تلخیوں میں آنکھیں ملتے ہوئے دکھائی دیتی ہے ۔ ۳۰ ۔ خورداد (۴ ۔ مئی) کو خواتین کے پروگرام میں یہ فیچر سنئے ۔

بچوں کا پروگرام

براہ کرم بچوں کو یاد دلا دیجئے کہ

ہر جمعرات کو ان کی پسند کے ریکارڈ بجائے جاتے ہیں

ہر چہارشنبہ کو فیچر ہوتا ہے ۔

ہر منگل کو ”چلو استاد سیر کریں“ کا آئٹم ہوتا ہے

اسکے علاوہ خورداد میں یہ پروگرام ہونگے ۔

۵ ۔ خورداد (۹ ۔ اپریل) اور ۲۸۔ خورداد (۲۔ مئی) دیوانی ہانڈی (بچیوں کے لئے)

۱۲۔ اور ۲۶ ۔ خورداد (۱۶ اور ۳۰ اپریل) آجرن جون (ننھے بچوں کے لئے)

۱۶ ۔ خورداد (۲۰ ۔ اپریل) سری رام نومی کا پروگرام

۱۹ ۔ خورداد (۲۳ ۔ اپریل) اقبال کی یاد میں خاص پروگرام

۳۰۔ خورداد (۴ ۔ مئی) تاریخ بڑھو ۔ ایک خاص پروگرام

نشرگاہ اورنگ آباد

قابل ذکر گانے والے

اس ۔ آر ۔ نائک	خواجہ محمود بیگ حیدرآبادی
مسز آپٹے	ذاکر علی حیدرآبادی
مس لیلی بھاٹک	نظام خاں
وی ۔ آر سرد یشمکھ	بھیا لعل ساونیر کر
نبو خاں	

اخباری تبصرہ

حالات حاضرہ اور رفتار عالم کا اجمالی خاکہ مرتبہ محمد ابراہیم صاحب تاریخ نشر ۴ اور ۱۸ ۔ خورداد (۸ اور ۲۲ ۔ اپریل)

مباحثہ

شاعر قوم کے معمار ہوتے ہیں ۔ ۱ ۔ بقول علامہ اقبال ”شاعر رنگین نوا ہے دیدۂ بینائے قوم“ ۔ مولانا حالی نے مسدس لکھ کر قوم کے نیم مردہ جسم میں نئی روح پھونک دی ۔

۲ - شاعر گل و بلبل کی داستان اور ھجر و وصال کے جھگڑوں میں پڑے رہتے ھیں - قوم کی اصلاح توس سرو یا برگ جیسے جادو بیان مقرر ھی کرسکتے ھیں - ۱۱ - خورداد (۵ ۱ - اپریل) کو محمد یوسف صاحب ناظم کا لکھا ھوا مباحثہ سنئیے -

تقاریر

ادب برائے ادب یا برائے زندگی - ادیب کے تفکرات اور احساسات پر زمانہ اور ماحول کے ایسے نقوش جمتے رہتے ھیں - جو صفحہ قرطاس پر ظاھر ھو کر ادب کو نئے سانچہ میں ڈھال دیتے ھیں - ۹ - خورداد (۱۳ - اپریل) کو میر حسن صاحب کی لکھی ھوئی تقریر سنئیے -

حکومت کے تین شعبے - عاملہ - عدلیہ اورمقننہ - یہ ھیں تین شعبے جن کے باھمی تعاون سے حکومت کی مشین چلتی ھے - ۲۷ - خورداد (یکم مئی) کو علی احمد صاحب کی لکھی ھوئی تقریر سنئیے -

تقاریب اور بیجا رسومات - ھمارے معاشرہ میں روایتی رسومات نے اس قدر جڑ پکڑ لی ھے کہ اب ان کو مذھبی احکامات کے مماثل تصور کیا جانے لگا ھے - اپنی کورانہ تقلید کی وجہ سے ھم کس طرح معاشی جنجال میں پھنس جاتے ھیں اس کی تفصیل ۳۰ - خورداد (۴ - مئی) کو عمرد راز خان صاحب آپ کو سنائیں گے -

فیچر

گھر کی باتیں - بچہ تو بغل میں تھا لیکن ڈھنڈورا تمام شہر میں پٹکیا گھریلو زندگی میں اس طرح کے خوشگوار حادثات آئے دن پیش رہتے ھیں - اسی قسم کے ایک واقعہ کی تفصیل ۶ - خورداد (۱۰ - اپریل) کو رشید قریشی صاحب کے لکھے ھوئے فیچر میں سنئیے -

تضاد - کسی نے آنسو پیتے ھوئے کہا "دنیا یہی دنیا ھے تو کیا یاد رھے گی"، اور کسی نے قہقہہ ختم کرتے ھوئے کہا "ھر سمت شادی ھرسو مسرت"، ان ھی دو روشوں پر زندگی کا توازن قائم ھے فطرت کے اس اٹل اصول کی آئینہ داری ایوب احمد صاحب نے اپنے فیچر تضاد میں کی ھے جسے ۲۰ - خورداد (۲۴ - اپریل) کو پیش کیا جائے گا -

فہرست مضامین

صفحہ

احوال و اخبار	۱
امداد باهمی —— زرعی معیشت کی بنیاد ..	۵
انتہائی شائستہ اور وسیع النظر فرمانروا ..	۸
ابنت گیری میں صحت گاہ دق کا قیام ..	۱۰
برما کے محاذ پر	۱۲
ریاست حیدرآباد میں شہری منصوبہ بندی ..	۱۴
ضلع کانفرنسوں کے اجلاس ..	۲۴
کاروباری حالات کا ماهانه جائزه ..	۲۸
لاسلکی نشریات	۳۱

سر ورق

بیل جو ورنگل کے مندر میں ہیں

دھوبی کے ہاتھوں کپڑوں کا پھر ستیاناس !

جبکہ کپڑوں کی گرانی کا یہ حال ہے۔

جی ہاں اس طرح دھوبی آپ کو تباہ کر دے گا اگر آپ اسے ایسا کرنے دیں گے۔ ذرا سوچئے تو کہ موجودہ قیمتوں کے حساب سے کتنا خرچ ہوگا۔ اگر وہ پھاڑتا جائے اور آپ دوبارہ بنواتے جائیں۔ اب زیادہ عرصے تک آپ کو اس کا یہ تباہ کن طریقہ برداشت نہ کرنا چاہئے۔ یہ محض مضر ہی نہیں بلکہ غیر ضروری بھی ہے۔ بیشک اور گھریلو استعمال کے کپڑے بغیر کسی قسم کے نقصان کے اندیشہ کے سنلائٹ" صابن اور بچت" کے اعلیٰ طریقہ سے دھوئے جا سکتے ہیں۔ یہ ایک آسان طریقہ ہے، اس میں پٹخنے کی ضرورت نہ سختی سے رگڑنے کی۔ خود بخود صاف کرنے والا سنلائٹ صابن کا جھاگ بآسانی میل مٹی کو خارج کر دیگا اور دھوبی سے کہیں زیادہ یہ کپڑے صاف اور اُجلے نظر آئیں گے۔ اور طرہ یہ کہ کپڑے کیا ایک دھاگے تک کو بھی نقصان نہیں پہنچے گا۔ مندرجۂ ذیل سہل طریقہ اپنے ملازم کو سمجھا دیجئے اور گھر ہی پر ہر چیز سنلائٹ سے دھو کر کپڑوں اور روپے کی بچت کیجئے۔

اپنے نوکر کو سنلائٹ صابن اور بچت کا طریقہ سکھائیے

۱- کپڑوں کو اچھی طرح بھگو دیجئے اسطرح کپڑے صابن لگانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔
۲- کپڑے کے ہر حصے میں سنلائٹ مل دیجئے۔ خاص طور پر میل جگہ پر سنلائٹ کو اچھی طرح لگائیے۔
۳- پھر تھوڑی دیر تک کپڑے کو ہاتھوں سے ملیں ہرگز پچھاڑیئے مت سنلائٹ کا خود بخود صاف کرنے والا جھاگ کپڑے سے تمام میل اکھیڑ کر اپنے اندر جذب کر لے گا۔ ۴- اب اچھی طرح ہلکے پانی میں ہلائیے۔ اور تمام جھاگ نکال دیجئے کیونکہ جھاگ میں اب میل شامل ہے۔ بہت زیادہ میلے کپڑے کو ایک بار پھر صابن لگانے کی ضرورت ہوگی۔

سنلائٹ صابن کپڑوں کی حفاظت کرتا ہے

معلومات حیدرآباد
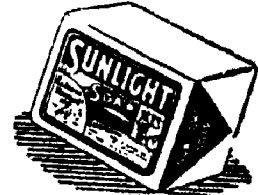
جلد ۵ — تیر سنہ ۱۳۵۴ف - مئی سنہ ۱۹۴۵ع — شمارہ ۸

احوال و اخبار

عظیم تر حیدرآباد کا بلدی نظم و نسق - بلدہ حیدر آباد اور اس کے متصلہ علاقوں کے بلدی نظم و نسق میں مرکزیت پیدا کرنے کا مسئلہ پچھلے کچھ عرصہ سے حکومت کے زیرغور رہا ہے۔ دارالسلطنت کی بے ترتیب توسیع کے باعث اور نتیجتاً صفائی کے انتظامات بجلی آبرسانی اور رسل و رسائل جیسے موجودہ بلدی محکموں پر بار بڑنے کی وجہ سے اس مسئلہ نے نمایاں حیثیت حاصل کرلی ہے۔ اعلی حضرت بندگان اقدس نے باب حکومت کی سفارش پر ''عظیم تر حیدر آباد،، کے لئے بہتر بلدی نظم و نسق کے مسئلہ پر غور کرنے اور اس کے حصول کے لئے طریقے اور ذرائع تجویز کرنے کی غرض سے بمراحم خسروانہ باب حکومت کی ایک ذیلی کمیٹی کے قیام کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ یہ ذیلی کمیٹی آنریبل صدرالمہام بہادر طبابت، آنریبل صدرالمہام بہادر مال و کوتوالی اور آنریبل صدرالمہام بہادر تعمیرات پر مشتمل ہے۔

اس ذیلی کمیٹی نے نواب معین نواز جنگ بہادر معتمد سیاسیات کی مرتب کردہ ایک یادداشت میں پیش کی ہوئی تجاویز پر تبادلہ خیال کے لئے متعدد سرکاری محکموں کے نمایندوں کا ایک جلسہ طلب کیا جس کی صدارت آنریبل صدرالمہام بہادر طبابت نے کی۔ اس جلسہ میں بلدی نظم و نسق کے موضوع پر ابتدائی بحث و تمحیص ہوئی۔ اس جلسہ کی کارروائی محض مباحثی نوعیت کی تھی اور شرکاء کو موقع دیا گیا کہ وہ اپنے متعلقہ محکموں کے نقطۂ نظر کو پیش کریں۔

اس سلسلہ میں دو متبادل صورتیں پیدا ہوتی ہیں ایک یہ کہ شہر حیدرآباد اور اس کے مضافات کو ایک وسیع تر بلدیہ میں ضم کردیا جائے اور دوسرے یہ کہ موجودہ مختلف وحدتوں کو جوں کا توں برقرار رکھ کر ایک علحدہ مرکزی ادارہ قائم کیا جائے - جس سے وہ تمام معاملات متعلق رہیں جو ''عظیم تر حیدر آباد،، کے پورے علاقہ کے لئے مشترکہ مفاد کا باعث ہوں - اس بات پر اتفاق پایا گیا کہ شہر اور اس کے مضافات و نیز صرف خاص مبارک پائیگاہوں اور جاگیرات کے زیرانتظام علاقوں میں مشترکہ مفاد کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ''لندن کونٹی کونسل،، کے نمونہ پر منطقہ واری مجلس قائم کی جائے -

محکمہ فوج سرکارعالی کے نمایندے نے فوجی عہدہ داروں کے زیر انتظام علاقوں پر غیر فوجی نگرانی کی مخالفت کی - انہوں نے اس بات کا انکشاف کیا کہ حکومت خاص شہر سے '' فوجی علاقوں ،، کے ہٹا دئیے جانے کی ایک تجویز پر غور کررہی ہے جسے محکمہ فوج نے پیش کیا ہے - اگر اس تجویز کو عملی صورت دی گئی تو بلدی حدود میں فوجی علاقوں پر غیر فوجی نگرانی کا سوال خود بخود ختم ہوجائے گا -

تجویز کی گئی کہ '' عظیم تر حیدر آباد ،، کے لئے ایک صدر خاکہ کی تیاری اور پیمائش کے ضروری کام کی تکمیل کے واسطے جس وسیلہ یا وسائل سے کام لیا جائے گا ان کے بارے میں سفارشات پیش کرنے اور ان تجاویز کا تفصیلی مطالعہ

کرنے کی غرض سے ایک ذیلی کمیٹی قائم کی جائے - یہ ذیلی کمیٹی ان مصارف کا ایک تخمینہ بھی مرتب کریگی جو ان تجاویز کو رو بہ عمل لانے میں لاحق ہونگے -

* * * *

امداد باہمی اور غذا کی فراہمی - حکومت سرکارعالی نے اپنے غذائی نظم و نسق میں امداد باہمی کے اصول کو داخل کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کے خلاف نا واقفیت اور غلط معلومات کی بناء پر سخت اعتراض کیا جارہا ہے - پیدا کنندہ اور صارف کے باہمی مفاد کے لئے غذا کی فراہمی کے طریقہ کو جمہوری بنیادوں پر قائم کرنے کی حکمت عملی کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ ریاست کی زرعی معیشت میں اشتراکی رجحانات داخل کرنے کا ایک خفیہ طریقہ ہے - حالانکہ حکومت کا مقصد یہ ہے کہ غلہ وصول کرنے کی موجودہ حکمت عملی میں امداد باہمی کے اصولوں کو شریک کرکے اسے ''تعمیری'' حکمت عملی بنایا جائے - یہ مقصد تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات اور غلہ کے گوداموں کا ایک وسیع جال پھیلا کر حاصل کیا جائے گا - توقع کی جاتی ہے کہ یہ ادارے چھوٹے کاشتکاروں کو درمیانی آدمی سے ، جس کی ریشہ دوانیاں انہیں اپنے روزگار کے ایک بڑے حصہ سے محروم کردیتی ہیں نجات دلانے میں بڑی مدد دیں گے -

مسٹر سید فضل اللہ ، صدر ناظم محکمہ رسد نے ایک صحافتی کانفرنس میں غذائی نظم و نسق سے متعلق نئی حکمت عملی کے بارے میں حکومت کے موقف کی وضاحت کی - انہوں نے بتایا کہ اجناس خوردنی کی تجارت پر نگرانی قائم رکھنے کی مختلف تدبیروں کی کامیابی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حکومت نے مواضعات میں غلہ کے گوداموں کی تنظیم کا فیصلہ کیا ہے - ممالک محروسہ میں ایسے (۷) سو گودام قائم ہوچکے ہیں جس سے دیہات میں ان کی افادیت اور مقبولیت کا قطعی ثبوت ملتا ہے - کم پیداوار والے اضلاع محبوب نگر ، نلگنڈہ اور رائچور کے تقریباً ہر موضع میں غلہ کا ایک ایک گودام قائم کیا جانے والا ہے - اس کے علاوہ ممالک محروسہ کے دوسرے حصوں میں بھی جس قدر وسیع پیمانہ پر ممکن ہو ایسے گودام قائم کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی - صدر ناظم رسد نے فرمایا کہ مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کے طریقہ کی روسے حاصل کردہ غذائی اجناس کے ہر من میں سے موضع کے گودام میں پانچ سیر غلہ جمع کیا جائے گا - اس طرح جو ذخیرہ جمع ہوگا اسے ایسے مہینوں کی امکانی کمی کو پورا کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا جب فصل خراب ہو - غلہ کے گوداموں کو تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات سے ملحق کردیا جائے گا اور یہ انجمنیں زرعی پیداوار کو فروخت کرنے ، کاشتکاروں میں عمدہ بیج اور کھاد تقسیم کرنے اور ان کی دوسری زرعی ضرورتوں کو پورا کرنے کا انتظام کریں گی -

اس طرح واضح ہوگا کہ غذائی نظم ونسق میں امداد باہمی کے اصول کو داخل کرنے کا مقصد مخصوص مفادات کو نقصان پہونچانا نہیں بلکہ کاشتکار کو اس بات کا یقین دلانا ہے کہ وہ اپنا حق پائے گا - تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات کے دروازے تجارت پیشہ طبقہ کے لئے بند نہیں کئے گئے ہیں - تجار اب بھی اپنا کاروبار کرسکتے ہیں بشرطیکہ وہ اپنے اور کاشتکاروں کے مفادات میں ہم آہنگی پیدا کریں اور ان کے استحصال کے خیال کو ترک کردیں -

* * * *

صدر امریکہ کی وفات - امریکہ کے صدر مسٹر روزولٹ کے انتقال پر ملال سے جمہوریت اپنے ایک عظیم المرتبت ترجمان اور زبردست حامی سے محروم ہوگئی ہے - افسوس ہے کہ جس شخص نے اتحادی قوموں کو آمری خطرہ کا مقابلہ کرنے کے قابل بنانے کے لئے اس قدر کامیاب جدوجہد کی وہ دنیا میں امن و سلامتی کے ایک نئے دور کا آغاز دیکھنے سے پہلے ہی چل بسا - یہ واقعہ کہ مسٹر روزولٹ کی موت ایسے وقت واقع ہوئی جب کہ منظم جرمن مزاحمت کا خاتمہ ہو رہا تھا اور نازیت کے خاص قلعہ میں اتحادی فوجوں کا فاتحانہ داخلہ محض چند دنوں کی بات تھی اس المیہ کو اور زیادہ رقت انگیز بنا دیتا ہے -

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مسٹر روزولٹ کے جوش عمل، صلاحیت کار اور زبردست شخصیت ہی نے ممالک متحدہ امریکہ کو محور کے خلاف اپنے پورے وسائل استعمال کرنے پر آمدہ کیا۔ ممالک متحدہ امریکہ کی ایک نہایت ذی اثر اقلیت کی سخت مخالفت کے باوجود مسٹر روزولٹ کے ارادہ کی کامیابی اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں اتحادی مقصد کی صداقت پر کسقدر ایقان تھا۔ یہ بات ان کے جذبہ حق پرستی اور انصاف پسندی کا بین ثبوت ہے کہ انہوں نے دوسروں کے جائز حقوق غصب کرنے کی ہوس کے مقابلہ میں اتحادی مقصد کا بول بالا کرنے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا

مسٹر روزولٹ کا مسلسل چار مرتبہ ممالک متحدہ امریکہ کا صدر منتخب ہونا ایک ایسا واقعہ ہے جس سے آن کی مقبولیت اور ہر دلعزیزی کا ثبوت ملتا ہے۔ '' وائٹ ہاوز،، میں ان کی خدمات معاشی کساد بازاری کو دور کرنے سے متعلق ان کے داخلی نظام العمل کی وجہ سے خاص طور پر یادگار رہیں گی۔ اگرچہ بین الاقوامی واقعات نے انہیں معاشرتی مقاصد کو جنگ کی ہنگامی ضرورتوں کا تابع کرنے پر مجبور کیا پھر بھی غریبوں کے ساتھ ان کی ہمدردی اور تعلق خاطر میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔

مسٹر روزولٹ کو اس بات سے دلی نفرت تھی قوت کے استعمال کو قومی حکمت عملی کا ذریعہ بنایا جائے۔ دنیا کے امن و سلامتی کے لئے انہوں نے جس غیر محدود جوش اور ولولہ کا اظہار کیا اور تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک مناسب معیار زندگی قائم کرنے کی غرض سے جو انتھک کوشش کیں ان کی وجہ سے مسٹر روزولٹ کا نام ہمیشہ یاد رہے گا۔ ان کی موت حقیقت میں نہ صرف ممالک متحدہ امریکہ کے لئے بلکہ ساری دنیا کے انصاف پرست اور ترقی پسند اشخاص کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

* * * *

حیدرآبادی ہواباز۔ یہ امر ہمارے لئے باعث فخر و طمانیت ہے کہ شاہی ہندوستانی ہوائی بیڑے میں حیدرآبادی ہواباز جاپانیوں کے خلاف لڑائی میں امتیاز حاصل کر رہے ہیں ان میں سے تین ——— فلائینگ آفیسرس حسین سبیا اور بیگ ——— آس پہلے '' ہندوستانی فائٹر اسکواڈرن ،، کے اراکین ہیں جو اسپٹ فائر قسم کے طیارے استعمال کررہا ہے۔ یہ ہوائی دستہ اراکان کے محاذ پر کارروائیاں کرنے والے شاہی ہندوستانی ہوائی بیڑے کے شاندار کارناموں میں اضافہ کر رہا ہے۔ '' اسپٹ فائر ،، ہوا بازوں کی سرگرمیاں متنوع ہیں جن کا دائرہ عمل اگلے مورچوں کے سپاہیوں کے لئے رسد اتارنے والے ''ڈکوٹا،، ہوائی جہازوں کی حفاظت سے لیکر جاپانی مورچوں اور رسل و رسائل کے ذریعوں پر گولہ باری تک وسیع ہے۔ اس کے علاوہ وہ اراکان کی فضا سے دشمن کے ہوائی جہازوں کو دور رکھنے میں بھی مدد دے رہے ہیں۔

* * * *

نواب سر عقیل جنگ بہادر مرحوم۔ اچھی زندگی بسر کرنا اور عزت اور سکون کے ساتھ موت سے ہم آغوش ہو جانا صرف چند ہی اشخاص کو نصیب ہوتا ہے۔ نواب سر عقیل جنگ بہادر جنہوں نے (۷۰) سال کی عمر میں بعارضہ قلب اس دار فانی کو خیرباد کہا ایسے ہی چند خوش نصیبوں میں سے تھے۔ انہوں نے مختلف حیثیتوں میں تقریباً نصف صدی تک اس ریاست کی خدمت کی اور مددگار تعلقدار کے عہدہ سے ترقی کرتے کرتے باب حکومت سرکارعالی کے نائب صدر اعظم کی جلیل القدر خدمت پر فائز ہوئے۔ اس جہاندیدہ اورآزمودہ کار ماہر نظم ونسق کی وفات سے حکومت سرکارعالی کو نقصان عظیم پہونچا ہے۔ وہ ایک ایسے شخص کے دانشمندانہ مشوروں سے محروم ہو گئی ہے۔ جو پچھلے (۲۶) سال سے باب حکومت کی رکنیت پر فائز تھا اور اس بالغ نظری اور قوت فیصلہ کا حامل تھا جو دیرینہ اور وسیع تجربہ ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ سر عقیل جنگ کی سادہ اور نمود و نمائش سے مبرا طرز زندگی ان کی شخصی دلاویزی اور خلق و مروت اور ان کی وسیع ہمدردیوں نے انہیں نہ صرف ان کے شرکائے کار اور رفقاء میں ہردلعزیز بنادیا تھا بلکہ آن سب کے دلوں پر بھی گہرے نقوش

چھوڑے ہیں جنھیں ان سے سر سری ملاقات کا بھی موقع ملا تھا - وہ حقیقت میں ایک عالی صفت انسان تھے -

ریاست کے لئے سرعقیل جنگ مرحوم کی بیش بہا خدمات اور شاہ ذیجاہ کے ساتھ ان کی غیر متزلزل وفا داری پر اعلیٰ حضرت بندگان عالی نے ایک مقامی اخبار میں بہ الطاف خسروانہ اظہار خوشنودی فرمایا ہے اور مرحوم کے انتقال پر تاریخ بھی ارشاد فرمائی ہے - باب حکومت سرکارعالی نے ایک قرار داد تعزیت منظور کی جس میں سرعقیل جنگ کی وفات کو ایک " سانحہ عظیم " بتایا گیا ہے اورحیدرآباد کے لئے ان کی گران قدر خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے اور اس طرح اس نے اپنے ایک نہایت موقر اور معزز رکن کی خدمت میں اپنا آخری خراج عقیدت پیش کیا -

شاہی ہندوستانی ہوائی بیڑے میں حیدر آبادی ہوا باز — فلائنگ آفیسرز - حسین - سبیا اور بیگ

امداد باہمی - زرعی معیشت کی بنیاد

دیہی زندگی کی کایا پلٹ دینے کی تجویز

تحریك امداد باہمی کی توسیع کی نئی اسکیم

حکوت سرکار عالی نے امداد باھمی کو ریاست کی مکمل زرعی معیشت کی بنیاد بنا کر ایک زبر دست اقدام کیا ھے - ریاست کے سررشته امداد باھمی نے ایک اسکیم مرتب کی ھے جس پر ۳۱ لاکھ روپے کے اخراجات کا تخمینه کیا گیا ھے۔ اس اسکیم کے بعض اھم اجزا کو روبه عمل لایا جارھا ھے۔ یه اسکیم مخروطی شکل میں ھے اور اس کا مقصد موضع، تعلقه اور ضلع میں علی الترتیب انجمن ھائے امداد باھمی ، تعلقه واری انجمن ھائے ترقیات اور ضلع واری انجمن ھائے ترقیات قائم کرنا ھے -

اس اسکیم میں امداد باھمی کے اصول پر کاروبار کرنے اور تعلقه واری انجمن ترقیات میں پیدا کننده اور صارف کے مفادات میں هم آهنگی پیدا کر کے درمیانی آدمی کے منافع کا قلع قمع کرنے پرزور دیا گیا ھے - اس مقصد کے حصول کے لئے ساھو کاروں اور تجارت پیشه طبقه کو امداد باھمی کی تحریک میں شامل کرنا بھی پیش نظر ھے۔ اس اسکیم کو مرتب کرنے میں مواضعات میں ساجی فلاح و بہبود کے کام کو مناسب اھمیت دی گئی ھے -تعلیم ، صحت اور صفائی انجمن ھائے ترقیات کی اھم سر گرمیوں کے اجزا ھیں -

ریاست میں امداد باھمی کی تحریک (۳۰) سال پہلے اس غرض سے شروع کی گئی تھی که عوام اور خاص کر مزارعین کی معاشی حالت کو ان کے لئے سہل الحصول سرمایه فراھم کرکے سدھارا جائے - لیکن متعدد اسباب کی بناء پر اس تحریک کی ترقی کی رفتار اتنی تیز نہیں رھی ھے جتنی که رھنی چاھئے تھی - موجوده عالمی جنگ اس تحریک کے حق میں زحمت کے بھیس میں رحمت ثابت ھوئی - اس نے پیداوار اور تقسیم کے سرمایه دارانه نظام کے مضر اثرات کو اچھی طرح واضح کردیا ھے - اس لئے اس تحریک کی ازسرنو تنظیم ضروری ھے اور اس کام کی انجام دھی کا غالباً سب سے زیاده موثر ذریعه زرعی پیداوار کی تنظیم ھے - ریاست میں تحریک امداد باھمی کی بنیاد کو وسیع تر بنانے کے لئے جو نئی اسکیم تیار کی گئی ھے اس میں اسی چیز کو پیش نظر رکھا گیا ھے -

انجمن ھائے امداد باھمی کی وسیع تر سر گرمیاں

اس اسکیم کے تحت موضع میں ایک انجمن امداد باھمی قائم کی جائے گی جو اس موضع کی تمام معاشی اور ساجی

ضرورتوں کی تکمیل کریگی ۔ جہاں موجودہ انجمن ہائے قرضہ مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں وہاں انہیں قرضہ کے علاوہ دوسرے کام بھی سپرد کئیے جائیں گے ۔ جہاں یہ ممکن نہ ہو وہاں مقامی مسائل کو حل کرنے کےلئے علحدہ ادارے قائم کئے جائیں گے۔ یہ انجمنیں زرعی پیداوار کی تنظیم پر توجہ مرکوز کرینگی، زمین سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کےلئے تمام تدابیر اختیار کریں گی اور کاشتکاروں کو ممکنہ سہولتیں بہم پہونچائیں گی ۔ جہاں کہیں بھی ممکن ہو وہ اجتماعی کاشتکاری کا طریقہ رائج کریں گی ۔ وہ اپنے اراکین کے کھیتوں کی پیداوار کو امداد باہمی کے اصول پر بازار میں فروخت کرنے کا انتظام کریں گی اور انہیں حتی الوسع سستے داموں زندگی کی روز مرہ ضروریات مہیا کریں گی ۔

تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات

تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات ممالک محروسہ کے پورے (۱۰۴) تعلقوں میں قائم کی جائیں گی اور ان سے تعلقہ کی انجمن ہائے امداد باہمی ملحق کردی جائیں گی ۔ ان انجمنوں کی نوعیت اصل میں کاروباری ہوگی ۔ وہ خالص بیجوں کھاد اور بہتر قسم کے آلات زرعی کی فراہمی کا انتظام کریں گی ، زرعی پیداوار کو گوداموں میں رکھنے اور بازار میں فروخت کرنے کا کام انجام دیں گی اور تعلقہ کے بازاروں میں ”اڑتھ“ دوکانیں کھولیں گی ۔ جہاں کہیں انجمن ہائے فروخت موجود ہوں انہیں آزاد اداروں کی حیثیت سے اپنا کام جاری رکھنے کی اجازت دی جائے گی ۔ لیکن انہیں تعلقہ واری انجمن ترقیات سے ملحق ہونا پڑیگا ۔ یہ انجمن مویشی اور فصل کے بیمہ کا بھی انتظام کرنے کی کوشش کریگی ۔ اصلاح معاشرت کے سلسلہ میں وہ تعلیم صحت اور صفائی کے فوری اور ضروری مسائل پر اپنی توجہ مرکوز کریگی۔ حد سے زیادہ مرکزیت کے خطرات سے بچنے کےلئے تلنگانہ میں ہر (۵۰) تا (۲۰) مواضعات کےلئے اور مرہٹواڑی میں (۲۰) تا (۳۰) مواضعات کےلئے انجمن کی شاخیں یا مراکز قائم کئے جائینگے۔ انجمن کی مجلس انتظامی کی صدارت تحصیلدار یا ڈویژنل افسر کریں گے۔ یہ انجمنیں دیہی کاریگروں کو خام مال فراہم کرکے اور مصنوعات کی فروخت کا انتظام کرکے دیہی صنعتوں کو فروغ دینے میں بھی مدد دیں گی ۔ دیہی ترقیات کے لائحہ عمل کے مختلف اجزا کو بروئے کار لانے کےلئے یہ انجمنیں ایک (۵) تا (۱۰) سالہ خاکہ کے تحت کام کریں گی۔ سردست تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات ”مقامی اداروں“ کا انتظام اور غدائی اجناس کی خریدی اور تقسیم کا وہ کام جو حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی طرف سے انجام دیا جاتا ہے اپنے ذمہ لے لیں گی ۔ اس سے انہیں بہتر آغاز کا موقع ملے گا اور اس کی بدولت وہ اپنے آئندہ کام کو مستحکم بنیاد پر جاری رکھ سکیں گی ۔

ضلع واری انجمن ہائے ترقیات

ضلع واری انجمن ہائے ترقیات اضلاع کے مستقروں پر قائم کی جائیں گی ۔ تعلقداران کے صدر نشین کی حیثیت سے اور سررشتہ امداد باہمی کے مددگار رجسٹرار ، بہ لحاظ عہدہ ناظم کی حیثیت سے کام کریں گے۔ ضلع کی تمام تعلقہ واری انجمنوں کو اس سے ملحق کردیا جائے گا ۔ ضلع واری انجمن کی حیثیت صرف ایک مشاورتی ادارہ کی ہوگی اور وہ رجسٹرار سررشتہ امداد باہمی کی اجازت کے بغیر کوئی کاروبار نہیں کریگی ۔ اس کی بدولت تعلقہ واری انجمنیں ایک دوسرے کے تجربہ سے استفادہ اور تبادلہ خیال کرسکیں گی ۔ ضلع واری انجمن صدر جمیعت اتحاد امداد باہمی یعنی اس تحریک کے بالائی مشاورتی ادارہ سے ملحق ہوں گی ۔ یہ ان کے لئے معلومات کے باہمی تبادلہ کا ذریعہ ہوگی اور اپنے اراکین کو نہ صرف حیدرآباد میں بلکہ بیرونی ملکوں میں بھی امداد باہمی کے مختلف اقسام کے اداروں کے طریقہ کار اور نظام العمل کے متعلق معلومات بہم پہونچائیں گی ۔

ساہوکاروں کو نظر انداز نہیں کیا گیا ہے

اس اسکیم کی ایک خصوصیت ساہوکاروں اور تجارت پیشہ طبقہ کو امداد باہمی کی تحریک میں شامل کرنا ہے۔ زمانہ قدیم سے ساہوکار دیہی معاشرہ میں اہم حصہ لیتا رہا ہے اور اس لئے اس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ۔ اس کے علاوہ زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ ساتھ

اس کی ذہنیت میں بھی زبردست تبدیلی ہوئی ہے ۔ زمانہ جنگ کے قوانین کی وجہ سے اس کی خانگی تجارت کا دائرہ بڑی حد تک کم ہو گیا ہے ۔

تربیت یافتہ عملہ

موجودہ اسکیم کی طرح کسی جامع اسکیم کی کامیابی کا دارومدار لازمی طور پر اس کو روبہ عمل لانے کے لئے تربیت یافتہ عملہ کے دستیاب ہونے پر ہے۔ اس لئے اس اسکیم کے تحت امداد باہمی کا ایک تربیتی ادارہ قائم کیا جائے گا ۔ یہ ادارہ نہ صرف سررشتہ امداد باہمی کے افسروں اور عملہ کو تربیت دے گا بلکہ اس میں تعلقہ واری انجمنوں اس مواضعاتی انجمنوں کے عہدہ داروں اعزازی کارکنوں اور اراکین کو بھی نظری اور عملی تربیت دی جائے گی ۔ اور اسکیم میں سینما ، ڈراموں اور معلومات آفرین تصویروں کے ذریعہ تعلیم دینے کا ایک دلچسپ اور ہدایت آمیز پروگرام بھی شامل ہے ۔

کام شروع ہوچکا ہے

جیسا کہ پہلے ہی بتایا جاچکا ہے کہ اس اسکیم کو جزوی طور پر روبہ عمل لایا جارہا ہے ۔ اب تک (۸۰) تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات قائم کی گئی ہیں اور انہیں ریاست میں غلہ کے حصول اور تقسیم کا کام تفویض کیا گیا ہے ۔ غلہ کے گوداموں کے لئے بھی بڑے پیمانہ پر انتظامات کئے جارہے ہیں اور اس غرض کے لئے (۵۰) لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے ۔ منشا کہ ادائی حصہ پیداوار کی اسکیم کے تحت وصول کردہ غلہ کے ایک حصہ کو غلہ کے مواضعاتی گودام کے قیام کے لئے استعمال کیا جائے گا ۔ امید کی جاتی ہے کہ غلہ کے گوداموں میں غذائی اجناس کا کافی ذخیرہ جلد جمع ہو جائے گا جس کی وجہ سے ہر قصبہ کو نہ صرف اس کی غذائی ضروریات کی حد تک بلکہ اس کے بیجوں کے ذخائر کے معاملہ میں بھی خود مکتفی بنانے میں مدد ملے گی۔ اس کی بدولت کاشتکار ”زیادہ غلہ اگاؤ“ کی مہم کو زیادہ جوش اور سرگرمی کے ساتھ جاری رکھ سکے گا ۔ اس کے علاوہ زرعی پیداوار کی برآمد تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات کے تفویض کی گئی ہے ۔ اس سے انہیں کاروباری تنظیم کا بیش بہا تجربہ حاصل کرنے میں بڑی مدد ملے گی ۔

حکومت نے تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات کو مونگ پھلی اور دالوں کی برآمد پر فی پلہ ۱۲ آنے زاید محصول عاید کرنے کا مجاز گردانا ہے ۔ سمجھا جاتا ہے کہ اس سے سالانہ (۵۰) لاکھ روپے کی آمدنی ہوگی ۔ اس رقم سے انجمنوں کے محفوظات قائم کئے جائیں گے جنھیں دیہی تنظیم کی سرگرمیوں کے لئے سرمایہ بہم پہونچانے کی غرض سے استعمال کیا جائے گا ۔ یہ امر طمانیت بخش ہے کہ امداد باہمی کے کاروبار کی توسیع کے ساتھ ساتھ متعدد تاجر اس تحریک میں شریک ہوتے جارہے ہیں ۔ اس تحریک کے تجارتی پہلو کو مضبوط بنیاد پر قائم کرنے کی غرض سے دو کروڑ روپے کی حد تک سرمایہ حصص فراہم کیا جارہا ہے ۔

مختصر یہ کہ اس اسکیم کا منشا ملک کے عام معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے عوام کی معاشی اور سماجی زندگی کے تقریباً تمام پہلوؤں پر نگرانی قائم رکھنا اور ان کی رہنمائی کرنا ہے ۔

”انتہائی شائستہ اور وسیع النظر فرمانروا“

مختلف فرقوں کے درمیان دوستانہ تعلقات

ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری صدراعظم باب حکومت سرکارعالی نے حیدرآباد میں منعقد شدہ عیسائیوں کی کل ہند کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ۔”یہ بات حکومت سرکار عالی کی مذہبی رواداری کی حکمت عملی کے مطابق ہے کہ امن عامہ کو قائم رکھتے ہوئے آپ پوری آزادی سے اپنے مذہبی اداروں کو ایسے طریقوں کے ذریعہ جن کو آپ بہتر سمجھیں ترقی دیں“ ۔ ہز اکسلنسی نے یہ بھی فرمایا کہ اعلیحضرت بندگان عالی اور ان کی حکومت نے اس مملکت ابد مدت کے عیسائیوں کی فلاح و ترقی میں ہمیشہ نمایاں دلچسپی لی ہے ۔ نواب صاحب نے کانفرنس کو یقین دلایا کہ حکومت حیدرآباد فلاح عامہ کی اون سرگرمیوں کو آگے بڑھانے میں ممکنہ امداد دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہے گی جو اس مملکت میں عیسائی فرقہ کی طرف سے انجام دی جائیں ۔

کانفرنس کے صدر مسٹر بالاسنگم ستیا ندر نے اعلیحضرت بندگان اقدس کو ”انتہائی شائستہ اور وسیع النظر فرمانروا“ بتایا اور شاہ ذیجاہ کو عیسائی رعایا کی غیر متزلزل وفاداری کا یقین دلایا ۔

ہزاکسلنسی کی تقریر

نواب صاحب چھتاری نے فرمایا ”اعلیحضرت بندگان عالی اور ان کی حکومت نے جیسا کہ آپ جانتے ہیں اس مملکت ابد مدت کے عیسائیوں کی فلاح و ترقی میں ہمیشہ نمایاں دلچسپی لی ہے ۔ یہ فرقہ اقلیت میں ہونے کے باوجود ممالک محروسہ سرکارعالی کے دیگر فرقوں میں سے ایک نہایت ہی ترقی پسند اور وفا دار فرقہ ہے ۔ اس لئے آپ کو حکومت کی توجہ کا بنیادی حق حاصل ہے جس کو حکومت نے بھی ہمیشہ تسلیم کیا ہے ۔

کوئی امتیاز نہیں کیا جاتا

آپ کی انفرادی اور اجتماعی کوششوں کی وجہ سے آپ کو مختلف سرکاری اور پبلک کاموں میں امتیاز حاصل رہا ہے اور آپ کے اس احساس ذمہ داری نے ان تمام کو جو سرکاری یا غیر سرکاری حلقوں سے تعلق رکھتے ہیں آپ کی ضروریات اور خواہشات کی قدر کرنے پر مجبور کر دیا ہے ۔ سرکاری ملازمتوں اور دیگر پیشوں ، خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے فنی ہوں یا غیر فنی ، سب کے دروازے آپ کے لئے بلا کسی تفریق اور امتیاز کے کھلے ہیں ۔

عیسائی مشنوں کا کام

یہ بات میرے لئے باعث مسرت ہے کہ آپ نے خاص طور پر اپنے بعض مشنوں کا حوالہ دیا ہے جن کے ذریعہ طبی امداد کی ترقی میں قابل قدر اضافہ ہوا ہے ۔ عوام کے دکھ درد کو کم کرنے میں ان مشنوں نے اپنی بے لوث خدمات کا ثبوت پیش کیا ہے اور وہ اب بھی ایک بڑی اہم ضرورت کو پورا کررہے ہیں ۔ آپ کا فرقہ خاص طور پر اہلیت کار رکھنے والی نرسیں مہیا کرنے میں پیش پیش رہا ہے ۔ تعلیم کے میدان میں بھی آپ کے مشنوں نے بے بہا خدمات انجام دی ہیں جن کو ہمارے محکمہ تعلیمات کے ارباب اقتدار نے وقتاً فوقتاً سراہا ہے ۔ منظم خیرات اور فلاح عامہ کے سلسلہ میں ان مشنوں کی سرگرمیوں کو ہمیشہ قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا رہےگا ۔ اور آپ اطمینان رکھیں کہ حکومت انہیں ممکنہ مالی اور دوسری امداد ہمیشہ دیتی رہےگی ۔ یہ بات حکومت سرکارعالی کی مذہبی رواداری کی حکمت عملی کے مطابق ہے کہ امن عامہ کو قائم رکھتے ہوئے آپ پوری آزادی سے اپنے مذہبی اداروں کو ایسے طریقوں کے ذریعہ جن کو آپ بہتر سمجھیں ترقی دیں ۔

سکھی دیس

مثل مشہور ہے " اول خویش بعد درویش "۔ اس لئے آپ کی فرقہ وارانہ جدوجہد اور بھی زیادہ حق بجانب ہو جاتی ہے کیونکہ آپ کا فرقہ ایک چھوٹا فرقہ ہے ۔ اپنے فرقہ کی اور اس مملکت کی وسیع فلاح و بہبود کے پیش نظر آپ کو یہ کبھی بھولنا نہیں چاہئے کہ آپ اس حکومت کی زندگی کا ایک جزو لاینفک ہیں اور ان بہت سے فرقوں میں سے ایک ہیں جو ممالک محروسہ سرکارعالی میں بستے ہیں اور اعلیٰ حضرت بندگان عالی کی اطاعت کا دم بھرتے ہیں ۔ عیسائیت کی مشہور تعلیم یہ ہے کہ اپنے ہمسائے سے محبت کی جائے اور یہی دوسرے مذاہب بھی سکھاتے ہیں ۔ اگر اس مملکت کا ہر فرقہ جس میں آپ بھی شامل ہیں عوام کی زندگی کی تنظیم میں اس اصول پر کاربند رہے تو اس مملکت کی شادمانی دو بالا ہو جائےگی ۔ آپ خوشی سے اپنی فرقہ کی بہتری اور اس کے حقوق کی حفاظت کی تنظیم کیجئے مگر ایسا کرنے میں آپ فرقہ واریت سے بچئے اور ایسی خلیجیں پیدا نہ کیجئے جو ایک پر مسرت اتحاد میں حائل ہوں یا جن سے مشترکہ وطن کا تصور فنا ہو جائے ۔

بعض معاملات میں ریاستیں زیادہ ترقی یافتہ ہیں

آپ نے دیسی ریاستوں کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ یہ سب کی سب ایک ہی رنگ میں رنگی ہوئی ہیں اور تیزی کے ساتھ فنا ہونے والے ازمنہ وسطیٰ کی رومان انگیز اور رنگین یادگاریں ہیں ۔ الزامات لگانا آسان ہے اور آج کل تو یہ فیشن ہوگیا ہے کہ کسی کی برائی کی جائے ۔ لیکن ہماری ریاست میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کا اگر برطانوی ہند سے غیر جانبدارانہ مقابلہ کیا جائے تو وہ نسبتاً بڑھ چڑھ کر نکلیں‌گی ۔ ہماری ریاست کی بعض سرگرمیاں ایسی بھی ہیں جن میں ہم برطانوی ہند سے زیادہ ترقی کرچکے ہیں ۔ برطانوی ہند میں بعض حالیہ تجربوں سے یقیناً خیالات میں ایسی تبدیلی ہوئی ہے جو ایسے نظریات و تصورات پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کرتی ہے جو اب تک وہاں مسلمہ سمجھے جاتے تھے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم تمام ہندوستان میں ایک ایسے عبوری دور سے گزر رہے ہیں کہ اگر کوئی شخص ادعاپرستی یا ہرزہ سرائی کا عادی ہو تو خود بخود مطعون ہو جاتا ہے ۔

خوش گوار امتزاج

آپ نے حیدرآباد میں قدیم و جدید کے امتزاج کا بجا طور پر ذکر کیا ہے ۔ ہماری سماجی زندگی بجائے خود اس امتزاج اور بیرونی اثرات کے باوجود تمام فرقوں میں ربط و ہم آہنگی کی آئینہ دار ہے ۔ یہ ہمارا ایسا اثاثہ ہے جس کی ہمیں حفاظت کرنی چاہئے اور اس کی اساس یہ تصور ہے کہ یہ ریاست یہاں بسنے والے تمام باشندوں کی ناقابل تقسیم میراث ہے ۔ اعلیٰ حضرت بندگان عالی کو اپنی عیسائی رعایا

ملاحظہ ہو صفحہ (۱۳)

اننت گیری میں صحت گاہ دق کا قیام

بیس لاکھ روپے کے اخراجات کا تخمینہ

حکومت حیدرآباد کا عظیم الشان کارنامہ

گھلانے والے امراض میں غالباً دق بدترین قسم کا مرض ہے۔ اس کی سب سے زیادہ پریشان کن خصوصیت یہ ہے کہ اس کے تخریبی اثرات مریض تک ہی محدود نہیں رہتے بلکہ بعض صورتوں میں یہ مرض اولاد میں بھی منتقل ہوتا ہے اور اس طرح اس کی نوعیت موروثی ہوجاتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ حفظ ماتقدم علاج سے بہتر ہے۔ جاہل عوام جن کا معیار زندگی ادنی ہوتا ہے اور جنہیں صحت کے عام اصولوں کے متعلق مبہم ترین معلومات بھی حاصل نہیں ہوتیں اس مقولہ کی صداقت کو تقریباً پوری طرح نظر انداز کردیتے ہیں۔ اسطرح اکثر صورتوں میں حفظ ماتقدم نہیں بلکہ علاج کے سوا کوئی دوسرا چارہ کار نہیں ہوتا۔ اس صورت حال کے پیش نظر حکومت سرکار عالی نے اس مرض کے علاج کا باقاعدہ انتظام کرکے اس وبا کا قلع قمع کرنے کے لئے ایک منظم مہم شروع کردی ہے۔

محتاط تخمینوں کے مطابق ممالک محروسہ میں دق میں مبتلا ہونے والوں کی مجموعی تعداد سالانہ (۳۰) ہزار سے زاید ہے۔ اگرچہ دق کے مریضوں کے علاج کے لئے شفاخانہ جات عثمانیہ و لنگم پلی اور ”دبیر پورہ کلینک“ میں انتظامات موجود ہیں تاہم اس مرض میں مبتلا اشخاص کی تعداد کا لحاظ کرتے ہوئے انہیں کافی نہیں سمجھا جاسکتا۔ معلوم ہوا ہے کہ تقریباً (۳۵۰) زاید مریضوں کے علاج سے متعلق خاکوں کو عملی صورت دی جارہی ہے۔ ان میں سے دو سو کی رہائش کا انتظام اس شفاخانہ دق میں کیا جائے گا جو قصر ارم نما میں قائم کیا جانے والا ہے اور ڈیڑھ سو مریضوں کو صحت گاہ اننت گیری میں رکھا جائے گا۔ اس صحت گاہ کی تعمیر قریب الختم ہے اور عنقریب اس میں مریضوں کا داخلہ شروع ہو جائے گا۔

حکومت کی ذمہ داری

صحت عامہ کی حفاظت قومی تعمیر کے اہم ترین پہلوؤں میں سے ایک پہلو ہے - ملک کی عام ترقی کا دار ومدار بڑی حدتک اس کی معاشی خوش حالی پر ہوتا ہے اور کسی قوم کی معاشی خوشحالی بنیادی طور پر اس کے افرا کے معیار صحت پر مبنی ہوتی ہے - اسی لئے وہی حکومت روشن خیال ہوتی ہے جو اپنی رعایا کی صحت کی اصلاح اور حفاظت کی ذمہ داری کو قبول کرے - حکومت حیدرآباد اس معاملہ میں اپنی ذمہ داری کو پوری طرح محسوس کرتی ہے - اس کا ثبوت اس واقعہ سے ملتا ہے کہ گزشتہ چند سالوں میں ریاست کے محکمہ طبابت و صحت عامہ کے لئے موازنہ میں مختص کردہ رقوم میں تدریجی اضافہ ہوتا رہا ہے - اس سال اس محکمہ کے لئے (۵۳) لاکھ (۹۲) ہزار روپے کی معقول رقم فراہم کی گئی ہے -

اعلی درجہ کی صحت گاہ دق کی ضرورت

دق کے مریضوں کے علاج سے متعلق موجودہ انتظامات کے باوجود شہری علاقوں کے گرد و غبار اور شور و غل سے دور صحت بخش ماحول میں ایک اعلی درجہ کی صحت گاہ کی ضرورت محسوس کی جاتی رہی ہے - اس غرض کے لئے وقار آباد ریلوے اسٹیشن سے ساڑھے تین میل اوردارالسطنت سے تقریباً (۵۰) میل کے فاصلہ پر اننت گیری کی پہاڑی موزوں ترین مقام ہے - یہ پہاڑی سطح سمندر سے اوسطاً ۲۲۷۰ فٹ بلند ہے - تقریباً دو سال پہلے ہزھائی نس شہزادہ برار نے اپنے دست مبارک سے صحت گاہ اننت گیری کا سنگ بنیاد رکھا تھا -

موزوں ترین مقام

اس صحت گاہ کا رقبہ تقریباً ساڑھے چار سو ایکڑ ہے اور صرف عمارات کا سلسلہ (۱۶۷) ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے - اس صحت گاہ میں چالیس چالیس بستروں کے تین عام وارڈ ہوں گے اور اخراجات برداشت کرنے والے مریضوں کے لئے ایک بستر والے آٹھ ، دو بستر والے پانچ اور چار بستر والے چار وارڈ مختص کئے جائیں گے - اس طرح صحت گاہ میں جملہ (۱۵۴) مقیم مریضوں کے لئے گنجائش ہوگی - نیز صحت گاہ کے عملہ کے لئے علحدہ قیام گاہیں ہوں گی - مریضوں کے مختلف کمروں کا نقشہ اس طرح بنایا گیا ہے کہ ان میں کافی روشنی اور ہوا کا گذر ہوسکے اور مریضوں کو زیادہ سے زیادہ آرام ملسکے - یہ صحت گاہ جو برقی علاج اور جراحی کے جدید قسم کے آلات سے لیس ہوگی مریضوں کے لئے موزوں ترین مقام ہے جہاں انہیں وہ پرسکون پہاڑی ماحول میسر آسکے گا جو دق کے علاج کے لئے نہایت ضروری ہے - اس کے علاوہ اس تک آسانی کے ساتھ رسائی ہوسکنے کی وجہ سے یہ مقام مریضوں کے رشتہ داروں کے لئے بھی سہولت بخش ثابت ہوگا - جیسا کہ ہزھائی نس شہزادۂ برار نے صحت گاہ کا سنگ بنیاد نصب فرمانے ہوے ارشاد فرمایا تھا " یہ امر عام اطمینان کا باعث ہے کہ مستقر حیدرآباد کے قریب ایک موزوں مقام کا انتخاب عمل میں آیا ہے اور جدید اصولوں پر صحت گاہ قائم کی جارہی ہے " - شفایاب مریضوں کی "حفظ مابعد" ضروریات کے سلسلہ میں ایک نو آبادی کا قیام بھی زیر غور ہے -

مالیاتی پہلو

اس پوری اسکیم پر (۱۹) لاکھ (۵۰) ہزار روپے کے صرفہ کا تخمینہ کیا گیا ہے جس میں عمارتوں کی تعمیر ، آبرسانی ، ڈرینج اور برقانے کے کام کے اخراجات بھی شامل ہیں - اس رقم میں سے (۷) لاکھ روپے بعض عمارتوں کی تعمیر اور آبرسانی اور ڈرینج کے انتظامات پر خرچ کئے جاچکے ہیں - اس ادارہ پر سالانہ متوالی اخراجات کا اندازہ ایک لاکھ (۷۳) ہزار روپے کیا گیا ہے اور غیر متوالی اخراجات ایک لاکھ (۷۳) ہزار روپے ہوں گے - امید کی جاتی ہے کہ چھ مہینے کے اندر اندر صحت گاہ کا افتتاح ہو جائے گا -

برما کے محاذ پر

۱۹ ویں حیدر آباد رجمنٹ کے کارنامے

" ۱۹ وین حیدرآباد رجمنٹ " کے ساتھی مشہور ۳۶ وین برطانوی ڈویژن کے ساتھ ملکر لڑرہے ہیں -

پہلی جھڑپ

جاپانیوں سے ان کی پہلی جھڑپ "نا بھے" سے "میٹسن فری" جانے والی سڑک پر ہوئی جس کے دوران میں انہوں نے ۳۱- جنوری کو کئی جاپانی ہلاک کئے - یہ ابتدا بہت ہی موزوں وقت ہوئی کیونکہ ۳۱ - جنوری حیدر آباد یوں کا یوم پرچم ہے جو اس فتح کی یاد میں منایا جاتا ہے جو انہیں سنه ۱۸۱۸ء میں اسی تاریخ "نوواہ" میں حاصل ہوئی تھی -

حیدرآبادی پچھلے سال کے اواخر میں اس ڈویژن سے جا ملے تھے- یہ ان کے لئے کوئی نیا تجربہ نہ تھا کیونکہ وہ اس جنگ میں اس سے پہلے بھی شمال مغربی سرحد پر، مصر میں، العالمین کے پاس اور شام میں جنگی خدمات انجام دے چکے تھے

جاپانیوں کے مقابلہ میں اپنی پہلی جھڑپ کے بعد انہوں نے دریائے "شیولی" کو پار کرنے کے مقام "میٹسن فری" کو حاصل کرنے کی کارروائی میں حصہ لیا اور فی الحقیقت انہی سپاہیوں نے "میٹسن" کے علاقہ پر قبضہ کیا -

کامیاب نشانہ

"میٹسن" پر قبضہ کرنے کی پہلی کوشش میں ناکامی کے بعد ۳۶ وین ڈویژن نے دشمن سے آگے بڑھ جانے کی کارروائی شروع کی - چنانچہ ایک دستہ اس قصبہ سے دریا کے بہاؤ کی سمت میں کافی دور تک بڑھ گیا اور جنگل اور اونچی گھانس میں سے راستہ کاٹ کر "نامیک چانگ" کی ندی تک جا پہونچا جو "میٹسن" کے نیچے دریائے "شیولی" سے جا ملتی ہے -

تمام رات جنگل میں سے گزرنے ہوئے حیدرآبادی ساتھیوں نے دریا کو عبور کیا اور تیزی سے اس قصبہ میں گھس کر جاپانیوں کو وہاں سے بھگا دیا - دور دریا کے کنارے سے مشاہدہ کرنے والوں نے جن میں مشین گن چلانے والے انگریز بھی شامل تھے دیکھا کہ حیدرآبادیوں کے داخل ہونے ہی دشمن اپنے ریت کے مورچے چھوڑ کر فرار ہورہا ہے

حسن اتفاق سے ان مشین گن چلانے والوں کو ایک کامیاب نشانہ ہاتھ آیا - یعنی انہیں چھوٹے چھوٹے کشادہ علاقوں میں سے بھاگتے ہوئے جاپانیوں پر گولیاں برسانے کا موقع ملا

جوابی کارروائی

بعد کے دنوں میں جاپانیوں پر اس کا بہت برابر رد عمل ہوا جھپٹ کر حملہ کرنے اور مشین گن چلانے کی کارروائی مسلسل جاری رہی اور دشمن نے توپخانہ کو اس پیمانہ پر استعمال کیا کہ اس سے پہلے اس نے کبھی نہیں استعمال کیا تھا -

معرکہ کا دن

ایک موقع پر جاپانی عہدہ داروں نے دیکھ بھال کرنے والے دستوں کی قیادت کی - حیدرآبادیوں کے لئے یہ ایک معرکہ کا دن تھا - انہوں نے پانچ جاپانی عہدہ داروں کو ہلاک کردیا -

دوسرے دن جاپانیوں نے شعلہ انداز توپیں استعمال کرتے ہوئے ایک تیز جوابی حملہ کیا - لیکن اس حملہ کو پسپا کردیا گیا اور جاپانیوں کو سیکڑوں سپاہیوں سے ہاتھ دھونا پڑا - حیدرآبادیوں نے ایک شعلہ اندازتوپ پر قبضہ کرلیا اور توپ چلانے والے سپاہی کو توپ چلانے کا موقع دئے بغیر گولی کا نشانہ بنایا گیا -

بسلسلہ صفحہ (۹)

کا جو خیال ہے اس کا اظہار اس مشہور ومعروف نظم سے ہوتا ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام کے یوم ولادت پر لکھی گئی ہے - حضور اقدس واعلی کی مذہبی رواداری کی حکمت عملی کا محرک بھی اپنی رعایا کے دوسرے تمام فرقوں کے مذہبی جذبات کا ایسا ہی پاس اور لحاظ ہے -

خطبۂ صدارت

مسٹر ندر کو یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی کہ ان کے فرقہ کے اراکین شہر یار دکن و برار سے دلی عقیدت اور وفاداری رکھتے ہیں - اس لئے یہ مناسب ہے کہ وہ اس کانفرنس میں ان کی جان نثاری کا خصوصی تذکرہ کریں - انہوں نے فرمایا کہ انکا یہ اجماع دوستی اور رفاقت کے جذبے کے تحت عمل میں آتا ہے اور انہیں یقین ہے کہ ایک سب سے زیادہ ترقی پسند ہندوستانی ریاست اور ایک انتہائی شائستہ اور وسیع النظر فرمانروا کی سر پرستی میں ان کے ایک جگہ جمع ہونے سے اس جلسہ کی قدر واہمیت دو بالا ہوگئی ہے -

مملکت حیدرآباد میں شہری منصوبہ بندی

اضلاع میں کام جاری ہے

ممالک محروسہ سرکار عالی کے اضلاع میں شہری منصوبہ بندی کا کام تقریباً سات سال پہلے شروع کیا گیا تھا اور اس مختصر سی مدت میں نہایت اطمینان بخش طور پر جاری رہا ۔ اس کام کا آغاز سائنٹفک اصولوں پر کیا گیا ہے اور یہ تین خاص سمتوں میں انجام دیا جارہا ہے یعنی موجودہ شہروں کی جدید منصوبہ بندی یا اصلاح ، نئے شہروں کی منصوبہ بندی اور موجودہ سہروں کے لئے توسیعی اسکیموں کی ترتیب ۔ ان تمام صورتوں میں منصوبہ بندی کی اسکیم شہری اور بلدی پیمائش کے بعد مرتب کی جاتی ہے اور اس کو بروئے کار لانے سے پہلے مختلف محکمہ جات کے نمایندوں ، فنی ماہروں اور کاروباری اصحاب سے شہری تنظیم کے فنی اور معاشی پہلوؤں پر بحث کی جاتی ہے ۔

اب یہ تصفیہ کیا گیا ہے کہ تمام ضلعواری شہروں اور اہم تعلقہ جاتی مستقروں کے لئے بھی صدر خاکے تیار کرنے کی غرض سے فوری تدابیر اختیار کیجائیں ۔ ان خاکوں کی تیاری میں زمین کے بہترین استعمال کوملحوظ رکھتے ہوئے تمام شہروں کی معاشی ترقی کی طرف خاص توجہ کی جائے گی ۔ نہایت احتیاط کے ساتھ پیمائش کا کام انجام دینے کے بعد باغبانی ، کھیتی باڑی اورھمسایہ شہروں کے درمیان بڑی سڑکوں کے لئے موزوں علاقے محفوظ کردئے جائیں گے تاکہ ہر شہر کو ایک خود مکتفی وحدت بنایا جائے ۔

مسٹر جے ۔ ایم لنٹن بوگل نے اپنی قابل تعریف تصنیف " ہندوستان میں شہری منصوبہ بندی " میں صحت عامہ کومتاثر کرنے والے ان خطرات اور خرابیوں کو اجمالی طور پر بیان کیا ہے جو ہندوستان کے تمام شہروں اور خاص کر ان شہروں کی خصوصیت ہیں جو پچھلی ایک صدی میں بڑے پیمانہ پر قائم کی ہوئی صنعتوں کی ترقی کے ساتھ ساتھ تیزی سے بڑھتے اور پھیلتے گئے ہیں ۔

گنجان بستیاں

دوسرے مقاموں کی طرح ممالک محروسہ کے شہروں میں بھی گنجان بستیاں تراج اور طوائف الملوکی کے ان قدیم زمانوں کی یادگار ہیں جبکہ یہ قزاقوں اور رہزنوں سے بچاؤ کی پناہ گاھوں کا کام دیتے تھے ۔ اس لئے ہمارے ہاں آج بھی ایسے چھوٹے شہر موجود ہیں جن میں بقول مسٹر لنٹن بوگل " طوائف الملوکی نشانیوں کے طور پر قدیم

فصیلوں کے اندر گلی کوچوں کی تنگی اور مکانات کی بہتات کا عیب نمایاں ہے،،۔ بعدمیں داخلی امن وسلامتی کے زمانہ میں اور شہری نظم و نسق کی عدم موجودگی کے باعث دکانداروں اور مالکان امکنہ نے قدیم شہروں کی عام گذر گاہوں پر غاصبانہ قبضہ کر لیا جسکا نتیجہ ان کی بے ترتیب اور بے ڈھنگی توسیع کی صورت میں برآمد ہوا ۔ ان میں سے بعض معائب اس مملکت ابد مدت کے شہروں میں موجود ھیں ۔ لیکن غالباً خوش قسمتی سے حیدر آباد کی صنعتی ترقی اس قدر حال میں شروع ہوئی ہے کہ یہاں نئے کار خانوں اور ان سے متعلقہ رہائشی حصوں اور مزدوروں کی نوآبادیوں کی سائنٹفک منصوبہ بندی کی بدولت کانپور بمبئی اورناگپور جیسے شہروں کے گندے اور مضر صحت حالات سے بچاؤ ممکن ہوسکے گا ۔

اضلاع میں شہری منصوبہ بندی کی تاریخ

اس مملکت ابد مدت کے اضلاع میں شہری منصوبہ بندی محکمہ مال کے زیر اہتمام سات سال پہلے اس غرض سے شروع کی گئی تھی کہ شہروں اور قصبوں کی آئندہ توسیع پر نگرانی رکھی جائے اور ان کے عام حالات کی ، جن پر صدیوں سے کوئی توجہ نہیں کی گئی تھی، اصلاح کی جائے ۔ اس کام کی وسعت کا اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ ممالک محروسہ سرکارعالی کا رقبہ (۸۲) ہزار (۶۹۸) مربع میل وسیع اور (۱۶) اضلاع (۱۰۴) تعلقہ جاتی مستقروں اور (۲۰) ہزار سے زاید مواضعات پر مشتمل ہے ۔ اس وقت ممالک محروسہ میں (۱۶) بلدیات اور (۷۰) مجالس قصبہ قایم ھیں ۔ لیکن دستوری اسکیم کے تحت مقامی اداروں کی تعداد کافی بڑھ جائے گی ۔

منصوبہ بندی کے اصول

نئے شہروں کی منصوبہ بندی میں جو خاص طریقہ اختیار کیا جاتا ہے وہ منطقہ واری اصول پر مبنی ہے یعنی موزوں اور مناسب مقامات پر مدنی صنعتی اور رہائشی مراکز

محبوب ساگر پربھنی (اصلاح سے پہلے)

محبوب ساگر کی اصلاح کا کام ہورہا ہے

قائم کئے جاتے ہیں اور ساتھ ہی عمارتوں کی فی ایکڑ تعداد بلندی اور نوعیت بھی متعین کردیا جاتا ہے ۔ اس طرح ایسی زمین جو ہموار ہے اور جس میں حمل و نقل کی کافی سہولتیں موجود ہیں اور جہاں سے ریل کے مقاموں ، سامان رکھنے کے سائبانوں اور آمد و رفت کے خاص راستوں تک آسانی سے رسائی ہوسکتی ہے ، کارخانوں گوداموں اور اسی قسم کی دوسری چیزوں کے لئے مختص کی جاتی ہے تا کہ صنعتی علاقہ ایک کامل وحدت بن جائے ۔ رہائشی اغراض کے لئے جو علاقہ موزوں ہے وہاں صنعتی عمارتیں تعمیر کرنے اور دکانیں کھولنے کی اجازت نہیں دی جاتی ۔ عام طور پر مدنی مراکز کو جو وسطی حصوں میں قایم کئے جاتے ہیں سب سے نمایاں حیثیت دی جاتی ہے ۔

کشادہ میدان

تمام صورتوں میں موزوں مقامات پر مختلف اقسام کے کشادہ میدانوں کی فراہمی کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہے ۔ بچوں کی بازی گاہوں کے محل وقوع کی طرف سب سے زیادہ توجہ کی جاتی ہے ۔ تمام رہائشی علاقوں کے قریب ایک سبزہ زار یا بازی گاہ کے لئے کافی زمین فراہم کرنے کی غرض سے غیر ضروری قطعات کم کردے جاتے ہیں اور بازی گاہوں میں اس علاقہ کے رہنے والوں کی حقیقی تفریح کے لئے سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں ۔ انکا محل وقوع بچوں کو بازار کے ہنگاموں سے دور رکھنے کے لئے بہت موزوں ہوتا ہے ۔ ان بازی گاہوں میں کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوتا ۔ مائیں اپنے بچوں کی آسانی سے دیکھ بھال کرسکتی ہیں اور انہیں جب چاہیں بلا سکتی ہیں ۔ یہ میدان اتنے کشادہ نہیں ہوتے کہ انہیں بڑے لڑکے کھیل کود کے لئے استعمال کرسکیں ۔ اس لئے بچے انہیں بے کھٹکے استعمال کرسکتے ہیں ۔ جب بچے اپنا روز مرہ کا کھیل کود ختم کردیں تو یہ بازی گاہیں تھکے ماندے مزدوروں کے لئے آرام لینے اور سستانے کا موقع فراہم کرتی ۔ ہیں وہاں بیٹھکر وہ اپنے حقوں کا لطف اٹھاتے ہوئے گپ شپ ہانک سکتے ہیں ۔

محبوب ساگر کا عام منظر (اصلاح کے بعد)

آرائش پالونچه کی
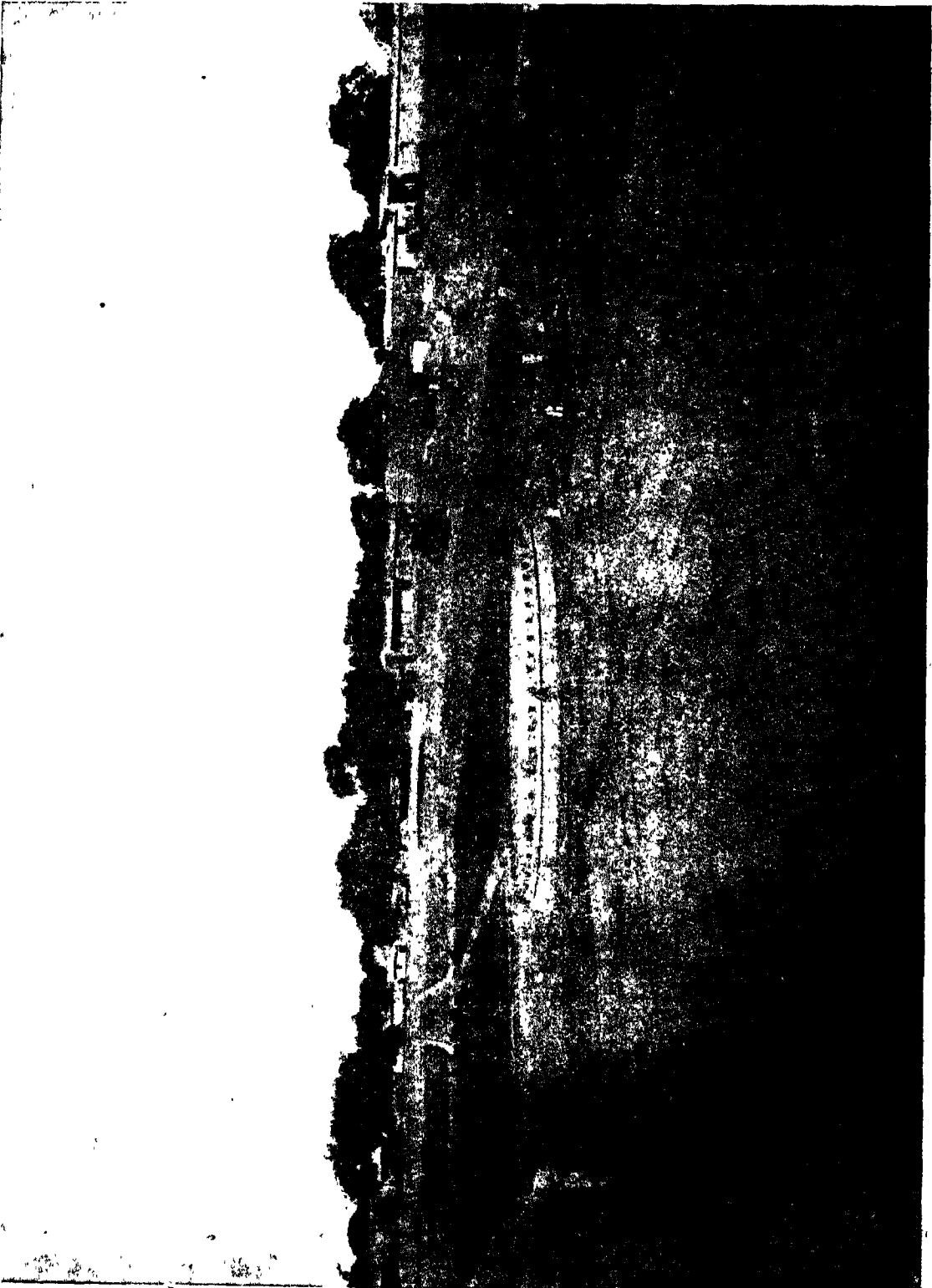
PLAY GROUND
FIRST CLASS H.O SES
FIRST CLASS HOUSES
OPEN SPACE
520 x 120'
OPEN SPACE
520 x 120
RECREATION GROUND
400' x 240'
OFFICERS' QUARTERS
OFFICERS' QUARTERS
POST OFFICE
FOREST
NURSERY
350 x 500
PARADE GROUND
350 x 430'
REVENUE & JUDICIAL OFFICES
ROAD
WELL
N
DEVELOPMENT SCHEME PALUNCHA
SCALE 100 FT = 1 In.
DRAUGHTSMAN
TOWN PLANNER
1946

گنج اور مزدوروں کی نو آبادی - تعلقہ لاتو - ضلع عثمان آباد
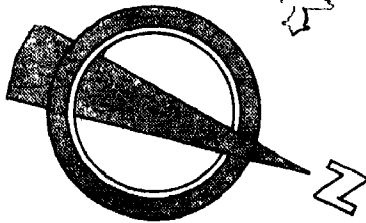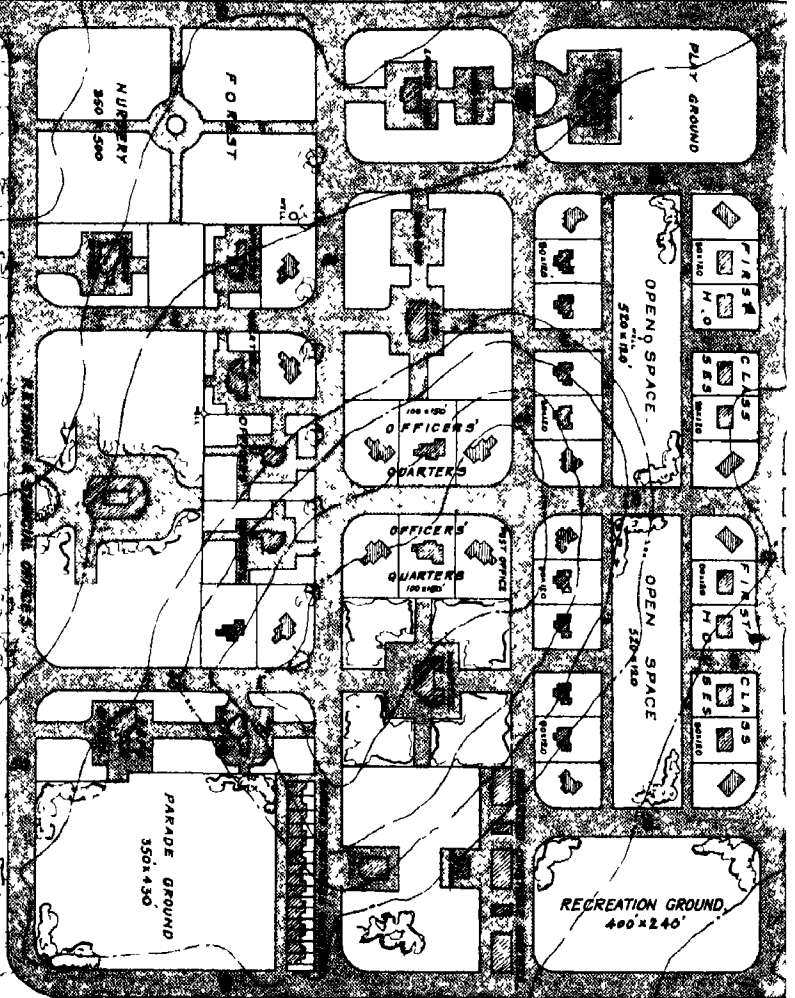
ایسے میدانوں کے لئے غالباً صرف یہی ایک خطرہ لگا رہتا ہے کہ انہیں گھروں کا کوڑا کرکٹ ڈالنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ لیکن اس کو سخت بلدی نگرانی کے ذریعہ اور عوام کو ایسے مقاموں کے مناسب استعمال کو سمجھنے کی تربیت دیکر روکا جاسکتا ہے۔

قدرتی ذخائر

بعض مقاموں پر ناہموار اور نشیبی زمینوں کو، جو کاروباری یا رہایشی اغراض کے لئے موزوں نہیں ہیں، قدرتی ذخائر مہیا کرنے یعنی باغ یا بن لگانے کے لئے نفع بخش طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ ایسی زمینات کے دو فائدے ہیں۔ یہ عام طور پر خوش منظر ہوتی ہیں اور عمارتی اغراض کے لئے غیر موزوں ہونے کی وجہ سے کافی سستی ہوتی ہیں۔ اس کی بہترین مثال شہر عادل آباد میں مل سکتی ہے جہاں اس غرض کے لئے سو ایکڑ زمین محفوظ کردی گئی ہے۔ تمام صورتوں میں کشادہ علاقہ کا تناسب (۲۵) فی صد سے کم نہیں ہوتا یعنی یہ تناسب (۲۴۰) اشخاص یا ۶۰ خاندانوں کی ہر جماعت کے لئے تخمیناً ایک ایکڑ ہوتا ہے۔

تعمیر امکنہ اسکیم

تعمیر امکنہ کی اسکیم کی ایک مستند کہ خصوصیت یہ ہے کہ فی ایکڑ مکانات کی تعداد معین کردی جائے اور ایک کھلے علاقہ کے اطراف ان کی تعمیر کی جائے۔ اس طریقہ سے متوسط طبقہ کے لئے فی ایکڑ ۱۰ تا ۱۲ مکانات کا اور ادنی اور مزدور طبقہ کے لئے فی ایکڑ (۲۰) مکانات کا اوسط قائم ہوتا ہے۔ منصوبہ بندی کا یہ طریقہ کھلے مقامات فراہم کرنے اور گنجان آبادی کے خطرہ کو دور کرنے میں انتہائی کامیاب ثابت ہو رہا ہے۔ تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحت اور آرام کے نقطہ نظر سے ایسے مکانات جو علحدہ یا منصوبہ کے مطابق تعمیر کئے گئے ہیں یکساں اور طویل قطاروں میں بنائے ہوئے مکانوں کے مقابلہ میں قابل ترجیح ہیں۔ آخرالذکر قسم کے مکانات نہ صرف بد نما معلوم

اتولہ باغ کی مجوزہ اسکیم

ہوتے ہیں اور شہر سے ایک حدتک اس کی بلدی شان و شوکت چھین لیتے ہیں بلکہ فرد کو اس کی خلوت کے حق، جگہ کی آزادی اور اس کے اپنے ایک چھوٹے سے باغ سے بھی محروم کر دیتے ہیں ۔ یہاں یہ بتا دینا مناسب ہوگا کہ اضلاع میں علحدہ علحدہ مکانات تمام طبقوں میں مقبول اور ہر دلعزیز بن گئے ہیں ۔

اس بات کا تصفیہ کرنے کے لئے کہ کسی خاص ضلع میں کس وضع کے مکانات بنائے جائیں اس مقام کی خصوصیات، مقامی تعمیری روایات اور دوسرے امور کو ملحوظ رکھا جاتا ہے ۔ مقامی طور پر دستیاب ہونے والا سامان استعمال کر کے اور ضلع کے مروجہ طرز تعمیر کو اختیار کر کے ان خصوصیات کو بر قرار رکھا جاتا ہے ۔ ممالک محروسہ کے مختلف اضلاع میں تقریباً (۱۳) ہزار رہائشی قطعات فراہم کئے گئے ہیں ۔

رسل و رسائل

منصوبہ بندی کی تمام اسکیموں میں آمد و رفت کے انتظامات خاص اہمیت کے حامل ہوتے ہیں ۔ شہری منصوبہ میں اہم سڑکوں کے نظام کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے اور حمل و نقل کے خاص راستوں کی وسعت اور محل وقوع کا تعین کرنے میں انتہائی احتیاط برتی جاتی ہے تاکہ سڑکوں کے اتار چڑھاؤ کو کم کیا جائے اور داخلی رسل و رسائل کے لئے سہولتیں بہم پہونچائی جائیں ۔ نئے خاکے تقریباً (۵۰۰) میل کی سڑکوں پر مشتمل ہیں جن میں حمل و نقل کے خاص راستوں کی چوڑائی (۸۰) تا (۱۰۰) فٹ کے درمیان اور شوارع درقیات کی (۳۰) تا (۶۰) فٹ کے درمیان ہے ۔ ہر صورت میں ان کا رقبہ سہر کے مجموعی رقبہ کے (۲۰) فی صد سے کم نہیں ہے ۔ خاکہ کی ترتیب کے ساتھ ساتھ سڑکوں کی دونوں جانب درخت لگائے جاتے ہیں تاکہ جب سڑکوں پر پوری آمد و رفت شروع ہو جائے تو یہ سایہ دار رہیں ۔

شہری اصلاح

شہری اصلاح کی اسکیموں میں کئی امور شامل ہیں جن میں کارخانوں اور غلہ کے بازاروں کو رہایشی علاقوں سے بیرونی علاقوں میں منتقل کرنا سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے ۔ نہ صرف کارخانوں کا دھواں اور شور صحت عامہ کے لئے خطرہ کا باعث ہوتا ہے بلکہ ان کارخانوں کے وسیع رقبوں کو گھیر لینے کی وجہ سے بازی گاہوں مفاد عامہ کی عمارتوں اور دکانوں کے لئے علاقے مختص کرنے میں بھی دشواری ہوتی ہے ۔ جگہ کی قلت کے باعث انہیں سہر سے دور غیر موزوں مقامات پر قائم کرنا پڑتا ہے ۔ نتیجتاً بلدی محکموں پر کام کا بار بڑھ جاتا ہے ۔ اور عوام کو زحمت ہوتی ہے جنہیں ان سہولتوں سے استفادہ کرنے کے لئے طویل مسافتیں طے کرنی پڑتی ہیں ۔ غلہ کے بازاروں اور کارخانوں کو مضافات میں منتقل کر کے، جہاں ان کے لئے ریلوں اور شارعی حمل و نقل کی بہتر سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں، ممالک محروسہ کے کئی ضلع واری شہروں میں ان مسائل کو نہایت کامیابی کے ساتھ حل کیا گیا ہے ۔ ان مضافات میں زمین کو عمارتی اغراض کے لئے بڑے بڑے قطعات میں تقسیم کر دیا گیا ہے ۔

اب تک غلہ کے تقریباً ایک درجن بازار شہروں سے نئے مقامات پر منتقل کئے جاچکے ہیں ۔ ان میں سے تقریباً نصف کو فی بازار تقریباً (۸) تا (۱۰) لاکھ کے صرفہ سے بنایا گیا ہے اور بقیہ زیر تعمیر ہیں ۔ نئے تعمیر شدہ بازار غیر سکونت پذیر ہیں اور انہیں چوہوں اور آگ سے محفوظ رکھنے کے لئے انتظامات کئے گئے ہیں ۔ جنگ کے بعد ایک درجن بازاروں کی تعمیر کے لئے موزوں مقامات کا انتخاب کرلیا گیا ہے ۔

محلوں کی صفائی

شہری اصلاح کی اسکیموں میں دوسری اہم چیز گندہ محلوں کی صفائی ہے ۔ اضلاع میں اور خاص کر ان شہروں میں جہاں صنعتی ترقی نے کاروبار میں گرم بازاری پیدا کردی ہے، گنجان بستیاں بہت عام ہیں ۔ ایسے شہروں میں آبادی کی کثرت زیادہ تر مزدوروں کے جھونپڑوں اور گندہ گلی کوچوں کا نتیجہ ہوتی ہے ۔ ان کی چند مثالیں ناندیڑ، لاتور، سیلو وغیرہ میں پائی جاتی ہیں ۔ تعلقہ کے چھوٹے شہروں اور قصبوں میں بھی جہاں مکانات عموماً

اتنے اونچے نہیں ہوتے جتنے کہ بڑے شہروں میں ہوتے ہیں تنگ سڑکوں کی دونوں جانب گھنے درختوں کی وجہ سے نچلے چھتوالے جھوپڑوں میں ہوا کا بہت کم گذر ہوتا ہے۔

بعض مقامات پر گندے علاقوں میں رہنے والے نفوس کی کی تعداد (۱۰۰) تا (۲۰۵) فی ایکڑ ہے۔ حالانکہ یہ تعداد (۵۰) ہونی چاہئے۔ آبادی کی کثرت کو کم کرنے کے لئے حکومت نے پہلا قدم یہ اٹھایا ہے کہ گنجان بستیوں میں نئے عمارتوں کی تعمیر کو روکا جائے۔ خاص صورتوں میں اس کی اجازت دی جاتی ہے بشرطیکہ مجوزہ عمارت سڑک سے واجبی حد تک دور رکھی جائے۔ اس طریقہ سے سڑک خود بخود چوڑی ہوتی جاتی ہے اور مکانوں کو حاصل کرنے کے کثیر اخراجات بچ جاتے ہیں۔

شہری اصلاح کی دوسری منزل اس وقت شروع ہوتی ہے جب گنجان آبادی والے محلوں میں مضر صحت مکانوں اور مزدوروں کی جھونپڑیوں کو حاصل کر کے منہدم کیا جاتا ہے اور ان مقامات کو بہتر طور پر استعمال کرنے کے لئے محفوظ کیاجاتا ہے

محصلہ مکانوں کے مالکین کو آن علاقوں میں، جنھیں آیندہ توسیع کے لئے مخصوص کیا گیا ہے موزوں مقامات دیئے جاتے ہیں۔ یہ کام عام طور پر ڈرینج اور آبرسانی کی اسکیموں کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے۔ اس سے بے ڈھنگے چوراہوں کو درست کرنے سڑکوں کو وسعت دینے اور راستہ سے عمارتوں کو ہٹانے میں مدد ملتی ہے اور اس طرح نالیوں کی بہتر قطار بندی کی جاسکتی ہے۔

سڑکوں کی اصلاح

اھم سڑکوں کی توسیع اور نئے راستوں کی تعمیر کی طرف بھی خاص توجہ کی جاتی ہے۔ صنعت و حرفت کے بڑھتے ہوئے مطالبوں کو پورا کرنے اور حمل و نقل کے جدید ذرائع کے استعمال میں سہولت پیدا کرنے کے لئے سڑکوں کی توسیع کا ایک مکمل نظام العمل مرتب کرلیا گیا ہے۔ شہر کے اندرونی حصہ کی سڑکوں کے لئے بھی جو گرنی کے علاقوں اور ریلوے اسٹیشنوں کو جاتی ہیں زیادہ چوڑائی کی ضرورت ہے۔ سڑکوں کی درستی کا کام حال ہی میں مٹھواڑہ ںلجاپور، پربھنی، عثمان آباد، نظام آباد، اور عادل آباد میں شروع کیا گیا ہے۔ گلبرگہ، ناندیڑ، اورنگ آباد اور نرمل کے لئے بھی ایسی ہی اسکیمیں تیار کی گئی ہیں۔

ضلع کانفرنسوں کے اجلاس

یہ چوتھا سال ہے کہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں ضلع کانفرنسیں منعقد کی جارہی ہیں - ان کانفرنسوں کی نوعیت ایسے اداروں کی ہے جن کی وساطت سے خاص مقامی ضروریات کے اظہار کا موقع فراہم کیا جاتا ہے -

یہ کانفرنسیں سنہ ۱۹۳۹ع کی اس اسکیم اصلاحات کا جزو ہیں جس کا مقصد ریاست کے مختلف مفادات اور حکومت کے درمیان زیادہ موثر اشتراک عمل پیدا کرنا ہے - اس بات کی یاد دہانی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ ضلع کانفرنسیں سنہ ۱۹۴۲ع میں دستوری اصلاحات کی پہلی قسط کے طور پر وجود میں آئیں -

ضلع کانفرنسیں عوام کے نمایندوں اور ضلع کے عہدہداروں کو ایک دوسرے سے قریب تر لانے اور ایک کو دوسرے کا نقطۂ نظر معلوم کرنے اور سمجھنے میں مدد دینے کا نہایت موثر ذریعہ ثابت ہوئی ہیں - یہ کانفرنسیں اس لئے قدر و اہمیت کی حامل ہیں کہ یہ عوام کو اس بات کا موقع دیتی ہیں کہ وہ اپنے آپ کو نئے دستوری طریقوں کے مطابق بنالیں اور ان وسیع تر ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے تیار ہوجائیں جو اسکیم اصلاحات کے تدریجی نفاذ کے ساتھ ساتھ ان پر عاید ہوتی جائیں گی -

اورنگ آباد

اورنگ آباد کی ضلع کانفرنس کا دو یومی اجلاس صوبہ دار صاحب اورنگ آباد مسٹر سید علی اصغر بلگرامی کی زیرصدارت منعقد ہوا - کانفرنس کی کارروائیوں سے نہ صرف دیہات میں عام بیداری کی قطعی علامتوں کا اظہار ہوا بلکہ اس بات کا انکشاف بھی ہوا کہ مندوبین اپنی زیادہ شدید مقامی ضرورتوں کو اچھی طرح سمجھنے لگے ہیں - مختلف مفادات کی نمایندگی کرتے ہوئے ضلع کے تمام حصوں کے تقریباً تین سو مندوبین نے ان مباحث میں شرکت کی -

پہلا دن

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار صاحب نے اس خیال کا اظہار فرمایا کہ ضلع کانفرنسوں نے عوام کے نمایندوں اور سرکاری عہدہ داروں کے درمیان قریب تر ربط پیدا کرنے کا عمدہ موقع فراہم کیا ہے - انہوں نے امید ظاہر کی کہ عوام سیاسی تربیت میں پہلے سبق کے طور پر ان کانفرنسوں سے پورا استفادہ کریں گے -

غذائی تنظیم

صوبہ دار صاحب نے ان مختلف تدبیروں کی تفصیل بتائی جو حکومت سرکارعالی نے پچھلے سال غذائی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے اختیار کی تھیں - زمین کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے متعدد اسکیموں کو رو بہ عمل لایا گیا تا کہ جنگ کی وجہ سے پیدا شدہ معاشی مشکلات کو حل کیا جائے - انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ "نقدی" اجناس کی بجائے غذائی اجناس کی کاشت کرنے

کے لئے کاشتکاروں کو ترغیب دینے سے متعلق حکومت کی کوششوں کے باوجود اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہوا کہ کپاس اور مونگ پھلی کے زیر کاشت رقبہ میں اضافہ ہوا ہے۔ ''زیادہ غلہ اگاؤ،، کی مہم کو تقویت پہونچانے کی غرض سے حکومت نے افتادہ اراضی پر اجناس خوردنی کی کاشت کرنے والوں کو (۵۰) فی صد معافی دینے کا اعلان کیا ۔ متعدد اضلاع میں افتادہ زمین بغیر ہراج کے پست اقوام کے افراد کو کاشت کرنے کے لئے دی گئی ۔ اس کے علاوہ بیج اور کھاد کی خریدی کے لئے (۶۳) لاکھ روپے کی رقم تقاوی کے طور پر کاشتکاروں میں تقسیم کی گئی ۔ کاشتکاروں کے مفاد کے تحفظ کی خاطر حکومت نے مقررہ نرخ پر ان کے غلہ کی زاید مقدار خریدنے کا بھی فیصلہ کیا ہے ۔

تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوے صوبہ دار صاحب نے غذائی اجناس کی باقاعدہ فراہمی اور تقسیم کے لئے امداد باہمی کے اصول پر تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات کے قیام کا ذکر کیا اور یہ امید ظاہر کی کہ اس کی وجہ سے کاشتکار کو اس کی محنت کا پورا صلہ ملے گا اور وہ سرمایہ دار اور درمیانی آدمی کی سازشوں سے آزاد ہوجائے گا ۔ مقامی طور پر وصول کردہ غلہ کو حفاظت سے رکھنے کے لئے گوداموں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا اور ہر تعلقہ کے کاروباری مرکز میں پختہ گودام تعمیر کئے جائیں گے ۔

زاید غلہ کی خریدی

صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کی اسکیم کے تحت حکومت جو غلہ وصول کرتی ہے وہ مجموعی پیداوار کے آٹھویں یا نویں حصہ سے زیادہ نہیں ہے۔ اگر حکومت کو اس بات کا اطمینان ہوتا کہ رسد اور طلب کے معمولی قانون کے مطابق عمل کیا جائے گا اور زاید پیداوار کی معقول مقدار بازار میں لائی اور مقررہ نرخوں پر فرروخت کی جائے گی تو وہ کاشتکاروں سے مشترکہ حصہ پیداوار کی ادائی کے بعد اور خود ان کی ضروریات کو چھوڑ کر مابقی غلہ خریدنے پر اپنے آپ کو مجبور نہ پاتی ۔

بہر حال صوبہ دار صاحب نے یقین دلایا کہ اس طرح جو غلہ خریدا جائے گا وہ متعلقہ ضلع سے کسی صورت میں بھی اسوقت تک منتقل نہ کیا جائے گا جب تک اول تعلقدار صاحب اس بات کی تصدیق نہ کریں کہ اس منتقلی سے مقامی غذائی صورت حال پر کوئی مضر اثر نہ پڑے گا ۔ تحصیلدار صاحبان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس طرح خریدے ہوے غلہ کی قیمت فوراً ادا کردیں اور اسے زیادہ عجلت اور کفایت سے گوداموں میں منتقل کرنے کے لئے حمل و نقل کا انتظام کریں ۔

عوام کی تائید اور تعاون کی ضرورت

یہ تمام تدبیریں غذائی صورت حال پر قابو پانے کے لئے اختیار کی جارہی ہیں ۔ ظاہر ہے کہ ان کی کامیابی کا دارومدار بالآخر عوام کی تائید اور اشتراک عمل پر ہے ۔

محکمہ جاتی سر گرمیاں

خطبہ صدارت کے بعد اول تعلقدار صاحب نے رپورٹ سنائی جس میں سنہ ۱۳۵۳ف کے دوران میں ضلع کے مختلف سرکاری محکموں کی کارکردگیوں خاص کر لگان کی معافی اور موقوفی ، آبپاشی ، آبرسانی ، سڑکوں کی تعمیر ، زراعت، تعلیم اور صحت عامہ سے متعلق سرگرمیوں پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی تھی ۔

تعلقدار صاحب نے بتایا کہ ''زیادہ غلہ اگاؤ،، کی مہم کو آگے بڑھانے کے سلسلہ میں (۲) لاکھ (۸۷) ہزار (۶۸۵) ایکڑ پر باجرہ (۷) لاکھ (۷۲) ہزار (۳۱۵) ایکڑ پر جوار اور ایک لاکھ (۴۲) ہزار (۷۹۵) ایکڑ پر گیہوں کی کاشت ہوئی ۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ مختلف جنگی فنڈوں میں (۳) لاکھ (۹۷) ہزار (۵۲۹) روپے سکہ عثمانیہ اور (۱۱) ہزار (۵۴۲) روپے سکہ کلدار کے عطیے دئے گئے۔ اورنگ آباد میں زچہ خانہ اور مرکز بہبودی اطفال کی تعمیر کے لئے (۴۰) ہزار روپے جمع کئے گئے ۔ شفاخانہ اورنگ آباد میں ۲ سو سے زاید بستروں کا انتظام کرنے کے لئے ایک اسکیم منظور کی گئی۔ اور محکمہ تعمیرات کی عمارتوں اور سڑکوں کی تعمیر و نگہداشت پر (۶) لاکھ (۶۱) ہزار (۳۹۴)

روپے صرف کئے گئے - تعلقدار صاحب نے کانفرنس کو بتایا کہ مقامی مدرسہ صنعت و حرفت کے طلبا کو (۸) هزار (۵)سو روپے کے وظائف دیے گئے -

تحریکات

صوبہ دار صاحب نے کانفرنس کے آگے ایک گوشوارہ پیش کیا جس میں گزشتہ سال کی کانفرنس میں مسطور سدہ تحریکوں اور تجویزوں کے سلسلہ میں حکومت کی اختیار کردہ کارروائیوں کی صراحت کی گئی تھی - کانفرنس کے دستور نامہ میں تقریباً (۵۰) سوالات اور تحریکیں شامل تھیں - ان میں سے اکثر تجاویز کا تعلق مزارعین کی ضرورتوں آبرسانی کی اصلاح ، دیہی علاقوں میں وسیع تر تعلیمی اور طبی سہولتوں کی فراهمی ، سڑکوں کی تعمیر ، کانفرنس میں شریک ہونے والے مندوبوں کی مشاورتی مجلس کی تشکیل اور پست طبقوں کے افراد میں اراضی کی تقسیم سے تھا -

نمائش

صوبہ دار صاحب نے مقامی مصنوعات کی نمائش کا افتتاح فرمایا جو کانفرنس کے ضمن میں ترتیب دی گئی تھی - مندوبین کے لئے عصرانہ کا انتظام کیا گیا تھا -

رائچور

رائچور کی ضلع کانفرنس صوبہ دار صاحب گلبرگہ مسٹر عبد الحمید خان کی صدارت میں منعقد ہوئی - مختلف مفادات کی نیابت کرتے ہوئے شہری اور دیہی علاقوں سے مندوبوں کی ایک بڑی تعداد نے اس کانفرنس میں شرکت کی -

پرچم کشائی

پہلے اجلاس کی کارروائیاں پر زور تالیوں کی گونج میں پرچم آصفی کے لہرائے جانے کی رسم سے شروع ہوئیں - صوبہ دار صاحب نے مقامی مصنوعات کی نمائش کا افتتاح فرمایا - اس نمائش کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ محکمہ جاتی اشیاء اور محکمہ تحصیل معیشت و ملازمت (فنی) حیدرآباد ، کے روانہ کردہ دلکش پوسٹروں اور آن آلات کو نمائش میں رکھا گیا تھا جنھیں تربیت پانے والے کاریگروں نے بنایا تھا -

جزوی راتب بندی

اپنے خطبہ استقبالیہ کے دوران میں اول تعلقدار صاحب رائچور نے ضلع کانفرنسوں کے آن فوائد پر زور دیا جو سرکاری عہدہداروں اور عوام کے نمائندوں کو ایک دوسرے سے قریب تر لانے کی وجہ سے حاصل ہورہے ہیں - اس کے بعد انہوں نے مختلف محکموں کی سرگرمیوں پر تفصیلی تبصرہ کیا اور فرمایا کہ محکمہ رسد نے اب تک ضلع میں (۱۹۰) گودام قائم کئے ہیں اور کم پیداوار کے علاقوں کو غذائی اجناس وقت پر اور اتنی مقداروں میں بہم پہونچائے گئے جو آن کی ضرورتوں کے لئے کافی ہوں - یہ چیز بیشتر کہ ادائی حصہ پیداوار کی اسکیم کے نفاذ کی وجہ سے ممکن ہوسکی - اس طریقے سے تین لاکھ (۱۴) هزار (۵۶۲) من غذائی اجناس وصول کئے گئے - بعد میں اول تعلقدار صاحب نے بتایا کہ ضلع کے مستقر پر اور بعض تعلقوں میں عوام کے اشتراک عمل سے کس طرح راتب بندی نافذ کی گئی - ذخیرہ اندوزی اورمنافع بازی کا بھی کامیابی کے ساتھ انسداد کیا گیا - اس کے علاوہ محکمہ جات مال و کوتوالی وآبکاری نے خاص کر سوارہ دستہ کے ذریعہ برطانوی ھند کے همسایہ علاقوں میں پوشیدہ طور پر غلہ کی منتقلی کو روکنے کے لئے موثر تدابیر اختیار کی ہیں -

زیادہ غلہ اگاؤ کی مہم

ضلع میں " زیادہ غلہ اگاؤ " کی مہم کی رفتار کے بارے میں اول تعلقدار صاحب نے بتایا کہ سنہ ۱۳۵۳ف میں ۸۷۸۷۳ ایکر رقبہ پر غذائی اجناس کی کاشت کی گئی - یہ اعداد اس واقعہ کے مد نظر اطمینان بخش نہ تھے کہ ۲۳۹۵۶۷ ایکر رقبہ پر کاشت نہیں ہوئی - انہوں نے اجناس خوردنی کی وصولی اور تقسیم کا کام انجام دینے کے لئے تعلقہ واری انجمن ھائے ترقیات اور غلہ کے گوداموں کے قیام کا ذکر کیا -

تنگبھدرا پروجکٹ

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوے اول تعلقدار صاحب نے ان فواید کا تذکرہ کیا جو عظیم الشان تنگبھدرا پروجکٹ سے حاصل ہوں گے ۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ اس پر تقریباً ۲۰ کروڑ روپیہ صرف ہوگا ۔ اس پروجکٹ سے چھ لاکھ ایکڑ زمین کو سیر آب کرنے کےلئے ۳ ۱ ۱ میل طویل نہریں نکالی جائیں گی ۔ اس پراجکٹ کی بدولت بڑی مقدار میں سستی برقی قوت حاصل ہوسکے گی اور اس طرح ریاست کی صنعتی ترقی کی رفتار تیز ہو جائے گی ۔

سرمایہ جنگ کے لئے عطیہ

اپنی تقریر کے آخر میں اول تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ اس ضلع نے سرمایہ جنگ میں (۱,۲۷,۰۰۰) روپیہ کا عطیہ دیا ہے ۔ نیز (۸۰۶) رنگروٹ بھرتی کئے گئے ۔ اور فوجیوں کےلئے رائچور ریلوے اسٹیشن پر ”کینٹین ،، قائم کئے گئے ہیں جہاں ان کی بلا معاوضہ تواضع کی جاتی ہے ۔

خطبہ صدارت

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار صاحب نے اس خیال کو دھرایا کہ ضلع کانفرنسوں نے حکومت کے مقامی کارندوں اور عوام کے درمیان تعاون عمل پیدا کرکے ایک انتہائی مفید خدمت انجام دی ۔ انہوں نے ان متعدد تدبیروں کا ذکر کیا جنھیں حکومت نے عوام کی خواہش پراختیار کیں ۔ ان تدابیر میں رائچور میں اسٹیٹ بنک کا قیام ، وسط شہر کے کارخانوں کو موزوں صنعتی علاقوں میں منتقل کرنے کی تجویز کی منظوری ، مدرسہ وسطانیہ نسوان کی مدرسہ فوقانیہ نسوان میں تبدیلی اور شہر میں مناسب ڈرینیج کا انتظام شامل ہے ۔ اپنی تقریر جاری رکھتے ہوے صوبہ دار صاحب نے مشترکہ ادائی حصہ پیدا وار کی اسکیم کی اہمیت کی وضاحت فرمائی اور کہا کہ حکومت نے یہ اسکیم عوام کی ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے غذائی اجناس کے کافی ذخائر مہیا کرنے کےلئے نافذ کی ہے ۔ اس کے علاوہ اس اسکیم کی بدولت چور بازار کا پنپنا انتہائی مشکل ہو جائے گا ۔ صوبہ دار صاحب نے حاضرین کو یقین دلایا کہ جب سے سوارہ دستہ متعین کیا گیا ہے سرحدوں پر سخت اور مسلسل نگرانی قائم رکھی جارہی ہے ۔ اس کے نتیجہ کے طور پر چوری سے غلہ برآمد کرنے کی سرگرمیوں کا انسداد ہوگیا ہے ۔

قرار داد عقیدت

پہلے دن کی کارروائیاں ایک قرار داد عقیدت کی منظوری کے بعد ختم ہوئیں ۔ جس میں حضرت بندگان عالی شہر یار دکن و برار کے ساتھ غیر متزلزل وفاداری کا اظہار کیا کیا گیا ہے ۔

تجاویز

کانفرنس کے دوسرے دن صوبہ دار صاحب نے اُن چالیس تجاویز کو پڑھکر سنایا جو غور و خوض کےلئے وصول ہوئیں تھیں ۔ ان میں سے بعض کو فنی یا دوسرے اسباب کی بنا پر قبول نہیں کیا گیا ۔ بقیہ تجویزوں کی نسبت صوبہ دار صاحب نے بتایا کہ انہیں ضروری کارروائی کےلئے متعلقہ محکموں تک پہونچا دیا جائے گا ۔

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

جنوری سنه ۱۹۴۵ع - اسفندار سنه ۱۳۵۴ف

نرخ تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غله کے اوسط اشاریه میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - مگر دالوں اور دوسری اشیاء خوردنی کے اشاریه میں علی الترتیب اعشاریه (۱۷) اور (۷) کی کمی ہوئی پچھلے مہینے کے اعداد کے مقابله میں روغن دار تخم کے اشاریه میں (۴) اعشاریه اور نباتاتی تیل کے اشاریه میں (۱۹) اعشاریه کا اضافه ہوا -

زیر تبصرہ مہینے میں خام اور ساخته کپاس کے بازار میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی -

چمڑے اور کھال کا اوسط اشاریه اور اشیاء تعمیر کا اوسط اشاریه بدستور قائم رہا - لیکن دوسری خام اور ساخته اشیاء کی اوسط اشاریه میں (۵) اعشاریه کی کمی ہوئی - پچھلے مہینے کا عام اشاریه (۲۵۸) تھا - مگر اس مہینے میں اس میں ۲ اعشاریه کی کمی ہوئی -

مندرجه ذیل تختہ میں جنوری سنه ۱۹۴۵ع دسمبر سنه ۱۹۴۴ع اور جنوری ۱۹۴۴ع کے اشاریوں کا مقابله کیا گیا ہے -

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریه جنوری ۴۵ع	دسمبر ۴۴ع	جنوری ۴۴ع	(+) یا (-) بمقابله دسمبر ۴۴ع	جنوری ۴۴ع
غله	۱۰	۲۷۹	۲۷۹	۱۸۲	..	+۹۷
دالیں	۶	۱۸۸	۲۰۵	۲۱۲	-۱۷	-۲۴
شکر	۲	۱۲۳	۱۲۳	۱۳۸	..	-۱۵
دوسرے اغذیه	۱۶	۲۳۶	۲۴۳	۲۳۳	-۷	+۳
جمله اغذیه	۳۴	۲۳۷	۲۴۴	۲۱۴	-۷	+۲۳
روغن دار تخم	۵	۲۴۰	۲۳۶	۲۴۵	+۴	-۵
نباتاتی تیل	۴	۲۶۹	۲۵۰	۲۷۵	+۱۹	-۶
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	..	..
ساخته کپاس	۵	۳۰۳	۳۰۳	۴۰۸	..	-۱۰۵
چمڑا اور کھال	۲	۳۸۹	۳۸۹	۲۳۲	..	+۱۵۷
اشیاء تعمیر	۸	۲۷۹	۲۷۹	۲۹۹	..	-۲۰
دوسری خام اور ساخته اشیاء	۷	۲۵۶	۲۶۱	۲۶۰	-۵	-۴
جمله غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۷۶	۲۷۳	۲۸۲	+۳	-۶
عام اشاریه	۶۰	۲۵۶	۲۵۸	۲۴۹	-۲	+۷

جنوری سنہ ۱۹۴۵ع کا عام اشاریہ ۲۰۶ تھا ۔

نرخ چلر فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں سات اشیاء یعنی موٹا چاول دھان (قسم دوم) جوار، باجرا، راگی، مکئی اور تور کی قیمتیں بڑھ گئیں اور دھان (قسم اول) نمک اور نل کے نیل کے نرخوں میں کمی ہوئی ۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں قیمتوں کا عام رجحان اضافہ کی طرف رہا ۔

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اشاریہ درج ذیل ہے ۔ (اگست سنہ ۱۹۳۹ع = ۱۰۰)

اشیاء	نرخ برائے اگست ۳۹ع		نرخ برائے جنوری ۴۵ع		دسمبر ۴۴ع		اشاریہ بابت جنوری ۴۴ع	دسمبر ۴۴ع
موٹا چاول	۷	۳	۲	۱۴	۲	۱۵	۲۵۰	۲۴۵
دھان	۱۴	۱۲	۵	۲	۴	۱۴	۲۸۸	۳۰۲
گیہوں	۷	۵	۲	۵	۲	۵	۳۱۶	۳۱۸
جوار	۱۰	۰	۵	۷	۵	۷	۱۸۴	۱۸۴
باجرہ	۱۰	۸	۵	۴	۵	۶	۲۰۰	۱۹۵
راگی	۱۱	۵	۵	۹	۷	۸	۲۰۳	۱۵۱
مکئی	۱۰	۱۳	۵	۱۳	۵	۹	۱۸۶	۱۹۴
چنا	۷	۱۰	۳	۱۱	۳	۹	۲۰۷	۲۱۴
تور	۱۰	۰	۵	۱۱	۵	۱۱	۱۷۷	۱۷۷
نمک	۸	۱۳	۶	۸	۶	۷	۱۳۶	۱۲۷
عام اشاریہ	.		..		..		۲۱۵	۲۱۱

بلدہ حیدر آباد میں اشیاء خوردنی کی درآمد

جنوری سنہ ۱۹۴۵ع میں برطانوی ہند ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ سرکار عالی کے مختلف حصوں سے بلدہ حیدر آباد میں جو اشیاء خوردنی درآمد کی گئیں ان کی مقداریں درج ذیل ہیں ۔

اشیاء	جملہ درآمد بدوران جنوری سنہ ۱۹۴۵ع		جنوری سنہ ۱۹۴۴ع	
گیہوں	.. ۱۳۵۷	پلے	۱۷۳۵	پلے
آٹا	.. ۳۳۶	,,	۲۰۳	,,
دھان	. ..		۱۳	,,
چاول	.. ۲۲۶۹۲	,,	۱۷۳۰۷	,,
جوار	.. ۲۰۱۰	,,	۹۲۷۵	پلے
باجرہ	.. ..		۷	,,
راگی	.. ۲۷	,,	..	
ماش	.. ۲۷۱۶	,,	۲۰۹	,,
چنا	.. ۸۹۵	,,	۱۳۰۸	,,
گھی	.. ۲۳۵	من	۳۸۴	من
چاء	.. ۶۰۵¼	پلے	۶۸۴	پلے
شکر	.. ۸۱۴۷	,,	۵۷۱۸	,,

سونا اور چاندی

زیر تبصرہ مہینے میں سونے کا بیش ترین اور کمترین نرخ علی الترتیب (۹۰) روپے ۸ آنے اور ۸۷ روپے فی تولہ تھا اور چاندی کا بیش ترین اور کم ترین نرخ ۱۵۲ روپے اور ۱۴۲ روپے فی صد تولہ تھا ۔

شیر مارکٹ

زیرتبصرہ مہینے میں سرکاری پرامیسری نوٹ اورسربرآوردہ کمپنیوں کے حصص میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی

پریس کی ہوئی کپاس

ممالک محروسہ کی کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں جنوری سنہ ۱۹۴۵ع میں ۱۰۱ ۵۷ گٹھے کپاس پریس کی گئی جو جنوری سنہ ۱۹۴۴ع میں پریس کی ہوئی کپاس سے ۱۷۶۹۳ گٹھے کم ھے -

گرنیوں میں صرفہ

جنوری سنہ ۱۹۴۵ع میں ممالک محروسہ کی گرنیوں میں جو کپاس صرف ہوئی اس کی مقدار پچھلے سال اسی ماہ میں صرف شدہ مقدار سے (۳) لاکھ ۱۴ ہزار پونڈ کم رہی -

ساختہ کپاس

اس مہینے میں کپڑے کی مجموعی پیداوار ڈسمبر ۱۹۴۴ع کے مقابلہ میں (۴) لاکھ (۳) ہزار گز کم اور جنوری سنہ ۱۹۴۴ع کے مقابلہ میں (۳) لاکھ (۳۶) ہزار گز زیادہ رہی - جنوری سنہ ۱۹۴۵ع میں (۵۱) لاکھ (۷۲) ہزار گز کپڑا تیار ہوا -

زیر تبصرہ مہینے میں سوت کی پیداوار (۲۱) لاکھ (۷۷) ہزار پونڈ تھی یعنی یہ پیداوار پچھلے سال اسی ماہ کے مقابلہ میں (۲) لاکھ (۶۶) ہزار پونڈ کم رہی -

شکر

جنوری سنہ ۱۹۴۵ع میں نظام کار خانہ شکرسازی (بودھن) میں (۵۴۹۱۲) ہنڈرویٹ شکر تیار ہوئی - یہ مقدار سابقہ مہینے کی پیداوار سے (۶۹۳۷) ہنڈرویٹ کم تھی -

دیا سلائی

زیر تبصرہ مہینے میں دیا سلائی کے کارخانوں میں ۱۸۰۸۷ گروس ڈبے تیار کئے گئے - اس کے مقابلہ میں ڈسمبر سنہ ۱۹۴۴ع اور جنوری سنہ ۱۹۴۴ع میں دیاسلائی کی پیداوار علی الترتیب (۱۱۹۳۸) اور (۲۰۹۰۰) گروس ڈبے تھی -

سیمنٹ

جنوری سنہ ۱۹۴۵ع میں سمنٹ کی پیداوار (۱۴۳۱۸) ٹن تھی - اس کے مقابلہ میں ڈسمبر سنہ ۱۹۴۴ع اور جنوری سنہ ۱۹۴۴ع میں اس کی مقدار علی الترتیب (۱۲۳۶۷) ٹن اور (۱۴۹۶۰) ٹن تھی -

جنوری سنہ ۱۹۴۵ع جنوری سنہ ۱۹۴۴ع اور ڈسمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں تیارشدہ بعض اشیاء کے اعداد درج ذیل ھیں -

اشیاء	اکائیاں	جنوری ۴۵ع	ڈسمبر ۴۴ع	جنوری ۴۴ع	(+) یا (-) بمقابلہ جنوری ۴۴ع	ڈسمبر ۴۴ع
پارچہ	گز	۵۱۷۲۵۶۶	۴۸۳۶۲۵۱	۵۵۷۶۰۱۷	+۳,۳۶۳۱۵	-۴۰۳۴۵۱
سوت	پونڈ	۲۱۷۷۴۰۵	۲۱۲۰۴۱۰	۲۴۴۳۵۵۷	-۲۶۶۱۵۲	+۴۶۹۹۵
سمنٹ	ٹن	۱۴۳۱۸	۱۲۳۶۷	۱۴۹۶۰	-۶۴۲	+۱۹۵۱
شکر	ہنڈرویٹ	۵۴۹۱۲	۶۱۸۴۹	۷۶۲۶۲	-۲۱۳۵۰	-۶۹۳۷
دیاسلائی	گروس ڈبے	۱۸۰۸۷	۱۱۹۳۸	۲۰۹۰۰	-۲۸۶۸	+۶۱۴۹

ملاحظہ ہو صفحہ (۳۴)

لاسلکی نشریات

نشرگاہ حیدرآباد

تقاریر

خواتین کی ادبی سرگرمیاں - عورت کا فرض صرف تخلیق ھی نہیں بلکہ تعمیر بھی ہے - وہ نئی نسل کی ماں ہے - اسی لئیے مستقبل کی تشکیل میں اسی کا حصہ ہوگا - اب ہماری خواتین چھوٹے جھگڑوں میں وقت ضائع نہیں کرتیں بلکہ زندگی کے حقائق کو دیکھتی ھیں - زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح وہ اب ادب میں بھی حصہ لے رھی ھیں - اس موضوع پر یکم تیر کو تقریر سنئیے -

پس اندازی کے وسائل - آج کل روپے کی قدر گھٹ گئی ہے - گرانی اور قلت نے روپے کے معیار کو گرادیا ہے - آج جو چیز روپے میں ملتی ہے وہ کل چار آنے میں ملتی تھی - اور جب حالات معمول پر آجائیں تو روپیہ اپنا بدل حاصل کریگا - اس لئے آج روپے کو ضائع کرنے کی بجائے بہتر یہ ہے کہ کل اس سے حقیقی فائدہ حاصل کیا جائے - پس اندازی کے وسائل پر شہاب الدین صاحب سے ۲ - تیر کو ایک تقریر سنئیے -

سائنس اور تمدن - ہمارے تمدن کے ارتقاء میں سائنس کا بڑا حصہ ہے - آج مدنی زندگی جس منزل پر ہے وہاں تک اسے سائنس ھی نے پہنچایا ہے - سائنس کی بدولت انسان کو زمان و مکان پر تصرف حاصل ہوگیا ہے - یہ کہا جاتا ہے سائنس پر دولت کا تسلط ہے لیکن کیا سائنس نے غریبوں کے لئیے کچھ نہیں کیا ؟ سائنس اور تمدن کے موضوع پر ۵ - تیر کو ایک تقریر ہوگی -

پولس - کیا آپ نے امن و امان کے ان محافظوں ، جرائم کے خلاف جہاد کرنے والے ان مجاھدوں کی زندگیوں پر جو اودی وردیوں میں نظر آتے ھیں کبھی غور کیا ہے ؟ - یہ کن قطروں میں اپنی زندگی گزارتے ھیں اور کیا ان کے مردانہ وار محنتوں کا صلہ صرف ان کی تنخواہ ہے ؟ یہ بے غرض کام ان کا انعام ہے ؟ پولس پر ۲ - تیر کو ایک تقریر سنئیے -

جنگ کے مسائل - اخبارات پڑھئیے اور ریڈیو سنئیے - یورپ میں جنگ کا نقشہ بالکل بدل گیا ہے - برلن اب تقریباً پوری طرح اتحادیوں کے قبضہ میں آگیا ہے - اور کیا عجب ہے کہ ۸ - تیر سے پہلے جبکہ جنگ کے مسائل پر تقریر ہوگی یورپ کی جنگ ختم ہوجائے - ڈاکٹر گوئبلز نے حال ھی میں کہا ہے کہ برلن اس وقت استرے کی دھار پر ہے - اور بہت جلد اس کی ناپاکیاں اس کے خون کی دھار میں بہنے والی ھیں -

افسانے - موجودہ دور میں افسانہ ادب کی مقبول ترین صنف ہے - اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی مقبولیت شاعری سے بھی بڑھ گئی ہے - آج کل افسانے کی ٹکنک بدل گئی ہے - اس کے مرکزی خیال بدل گئے ھیں - اس کے موضوعوں میں تبدیلی ہوگئی ہے - اب افسانہ طوطا مینا کی کہانی نہیں بلکہ زندگی کی تلخ حقائق کی ترجمانی ہے - ۳ - تیر کو محبوب حسین صاحب جگر سے اور ۱۰ - تیر کو ابراھیم جلیس صاحب سے افسانے سنئیے -

پامسٹری - غالب نے کہا تھا - سب لکیریں ھاتھ کی گویا رگ جاں ہوگئیں - ہتھیلی کی لکیروں میں کہتے ھیں کہ قسمت مرقوم ہے - زندگی ان لکیروں کے ساتھ بدلتی ہے اور زندگی کے ساتھ لکیریں بدلتی ھیں - ھاتھ کی ان لکیروں میں گویا انسان کی زندگی پڑھی جاتی ہے - پامسٹری پر ۲۵ - تیر کو ایک تقریر سنئیے -

کاروباری سوجھ بوجھ - کاروبار اندھا دھند نہیں چلائے جاسکتے اس میں کامیابی کے لئیے کاروباری ذھنیت درکار ہوتی ہے - جو تجربوں سے پیدا ہوتی ہے - کاروبار انسان کو صرف دوکان نشین نہیں بناتا بلکہ اسے ایک وسیع دنیا میں مصروف کر دیتا ہے - ۱۷ - تیر کو کاروباری سوجھ بوجھ پر تقریر سنئیے -

تاریخ دکن کانفرنس - دکن اپنی ایک شاندار تاریخ رکھتا ہے وہ ایک عظیم الشان ماضی کا وارث ہے - اس کے آثار اسکی گزشتہ زندگی کی ترجمانی کرتے ہیں - حال ہی میں دکن کی تاریخ کے اکثر ایسے پہلوؤں کو جن پر وقت نے نقاب ڈالدئیے ہیں واضح کرنے کیلئے حیدرآباد میں تاریخ دکن کی پہلی کانفرنس منعقد ہوئی تھی - اس کانفرنس کے متعلق ۱۹ - تیر کو ایک تقریر ہوگی -

صحت کی احتیاط - کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ انسانی زندگی کے خلاف بیماریوں کے محاذ نہیں بنتے موسم کی تبدیلی، ماحول کے غیر معمولی حالات معاشرت کی خامیاں یہ ساری چیزیں انسانی زندگی کے لئیے خطرہ کا باعث ہوتی ہیں - اپنی بقا کے لئیے ان کا توڑ ضروری ہے - صحت کی احتیاط پر ۲۰ - تیر کو ایک تقریر سنئیے -

نیا ادب اور خواتین - نیا ادب زندگی کے نئے تقاضوں کی تشفی کے لئیے پیدا ہورہا ہے - اس میں زندگی کے ٹھوس مسائل داخل ہورہے ہیں - اب ادب برائے ادب کا نظریہ ختم ہوچکا ہے - ادب برائے زندگی کا دور ہے - ادب زندگی سے الگ ہے اور نہ خواتین کی زندگی زندگی سے گریز کرتی ہے اس لئے خاتون ادیب بھی ادب کے شعبے میں آگے بڑھ رہی ہیں - ۲۷ - تیر کو دن کے گیارہ بجے اس موضوع پر تقریر سنئیے -

موسیقی

ہمارے فن کار - تیر کے مہینے میں حسب ذیل بیرونی فن کار ہمارے پروگراموں میں حصہ لے رہے ہیں -

یکم تیر اور ۳ - تیر	جی - ایم درانی
۵ - تیر اور ۷ - تیر	عبدالحمید
۱۰ - تیر اور ۱۲ - تیر	شاہ جہاں بائی

آئینہ - آئینہ فریب کار نہیں ہوتا - وہ انہی خط و خال کو واضح کرتا ہے جو اسے نظر آتے ہیں - رعایت اور مروت اس کی فطرت میں داخل نہیں - یہ حسن کو حسن اور بد صورتی کو بدصورتی دکھاتا ہے - شعر و نغمے کے آئینے میں ۲ - تیر کو زندگی کے ایک پہلو کا عکس دیکھئیے -

پنچھی - گیتوں میں پنچھی کا لفظ بہت آتا ہے - بات یہ ہے کہ پنچھی سیلانی ہوتا ہے - اور اس میں ایک شاعرانہ لاابالی ہوتی ہے - وہ بریت کے گیت الاپتے ہوئے بہاروں کی جستجو کرتا ہے اس میں زندگی نغمہ بنکر سمائی ہوئی ہے وہ ایک بیتاب شرارہ ہے جو ناروں کو توڑنے کے لئیے اڑا کرتا ہے ۷ - تیر کو پنچھی کے عنوان سے ایک غنائی خاکہ سنئیے -

افق کے اس پار - بعض وقت ایک نامعلوم اور بے نام کیفیت زندگی کو آگے ڈھکیلتی ہے - زندگی کی لہر آگے بڑھنا چاہتی ہے - ہر حصار کو توڑتی ہوئی اور تعین کی ہر حد کو ٹھکراتی ہوئی آگے بڑھتی ہے دور بہت دور افق کے اس پار جہاں کی رنگین فضائیں اس کے تصور کے نہاں خانوں میں پرورش پاتی ہیں یہ غنائی خاکہ ۹ - تیر کو سنئیے -

خیالوں کی دنیا - ہماری موسیقی خیالوں کی ایک دنیا ہے - دیپک سے آگ بھڑکتی ہے اور ملہار سے پانی برستا ہے - موسیقی کا خیال ماحول کو اپنے خیال میں بسادیتا ہے - خیالوں کی یہ دنیا فن موسیقی کی بنیاد ہے - ۱۵ - تیر کو رات کو ۹ بجکر ۲ منٹ سے ساڑھے دس بجے تک ہم بعض فن کاروں سے خیال سنواتے ہیں -

محفل شوق - ۱۴ - تیر کو آپ محفل شوق سنیں گے - اس محفل میں وہ فن کار حصہ لیںگے جنہیں موسیقی کے آرٹ کو حاصل کرنے کا شوق ہے - ان کا آرٹ کاروبار کے الجھنوں میں پھنسا ہوا نہیں - وہ اپنے آرٹ سے خود تسکین حاصل کرنا چاہتے ہیں - ان شوقین فنکاروں میں اگرچہ جھجک ہے اور ممکن ہے کچھ خامیاں بھی ہوں - لیکن ہم ان کا تعارف ان کے مستقبل کی پیش رفت میں آپ سے کرواتے ہیں

ان سے ملئے - عمر بڑھتی ہے تو بہت سی چیزیں گھٹ جاتی ہیں تجربہ شباب کو ختم کر دیتا ہے - اسی طرح موسیقی کا آرٹسٹ اپنی عمر کے ساتھ اپنے فن میں پختہ ہوتا جاتا ہے لیکن اس کی آواز میں وہ رس وہ جوانی نہیں ہوتی جو جوانی کا ہی حصہ ہے - ہم ۱۱ - تیر کے پروگرام میں آپ کو ایسے ہی فن کاروں سے ملواتے ہیں -

اپنی پسند - ہر پیر کو رات کو ۹ بجکر ۲۰ منٹ سے اور ہر جمعہ کو صباحی نسر میں آپ کی پسند کے ریکارڈ بجائے جاتے ھیں - آپ اپنی پسند کے ریکارڈ لکھ بھیجئے - فرمائش کرتے وقت اس کا خیال رکھئے کہ صرف ایک ریکارڈ پسند کیاجائے - چونکہ ہزاروں فرمائشیں وصول ہوتی ھیں اس لئے ان کی فوراً تعمیل ممکن نہیں -

پرانی تہذیبیں - دنیا کی موجودہ تہذیبیں خود رو ھیں اور نہ یکانک پیدا ہوئی ھیں - ان کے پچھلے صدیوں کی سماجی زندگی کا ارتقا موجود ھے وقت کے تقاضوں سے تمدن بدلتا ھے نئے تقاضے پرانی تہذیبوں کے پس منظر میں نئی تہذیبوں کو جنم دیتے ھیں - پرانی تہذیبوں پر فیچروں کاجو سلسلہ شروع ہوا ھے - اس سلسلہ کا ایک فیچر ۱۰ - پیر کو رات کے ۹ بجکر ۴۵ منٹ سے سنئے -

ساعت خواتین کے فیچر - ہر جمعہ کو دن کے ساڑھے گیارہ بجے سے خواتین کیلئے فیچر ہوتے ھیں اور ان فیچروں میں کوشش کی جاتی ھے کہ خواتین کی دلچسپی کو پیش نظر رکھا جائے -

بچوں کیلئے

براہ کرم بچوں کو یہ تاریخیں نوٹ کروادیجئے -

۲ - نمبر	آچوں چوں - ننھوں کے لئے پروگرام
۳ - نمبر	آو استاد سیر کریں
۴ - نمبر اور ۱۱ - نمبر	فیچر
۵ - نمبر اور ۱۲ - نمبر	پسند کے ریکارڈ
۶ - نمبر اور ۱۳ - نمبر	چھوٹے بچوں کا پروگرام
۷ - نمبر	پنچھی (خاص پروگرام)
۹ - نمبر	پہاڑ کی چوٹی سے (خاص پروگرام)
۱۰ - نمبر	دیوانی ہانڈی (بچوں کے لئے پروگرام)

ابراہیم صاحب یکم - ۱۵ و ۲۹ - تیر سنہ ۱۳۵۴ف

سرگم کے بنیادی اصول (تقریر)

مسٹر ارجیپال راؤ راگ راگنیوں کی طرزوں اور موسیقی کے بنیادی اصولوں کی مثالوں کے ساتھ وضاحت اور تشریح کرینگے - تاریخ نشر ۸ و ۲۲ تیر سنہ ۵۴ف

بھارتی چارہ

تمام مذاہب کے پیشواؤں نے صلح اور آشتی اور راستبازی کی تبلیغ کی ھے لیکن بسا اوقات زمانہ ساز حضرات مذہبی احکامات کی غلط تشریح کرکے اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے رھیں - مذھب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا'' اس سلسلہ کے تحت ماہ تیر میں ۳/۱۰ اور ۱۷ تواریخ کو تقاریر سنئے

زمانہ جنگ کا ادب

جب ادب برائے زندگی ھی ٹھیرا تو پھر کیا وجہ ہوسکتی ھے کہ زندگی کے اور شعبوں کی طرح ہمارے ادیب کے احساسات اور تفکرات پر اس عالمگیر جنگ کے اثرات نہ پڑیں - ۲۴ - تیر کو میر حسن صاحب کی لکھی ہوئی تقریر سنئے -

سنگم

دلوں کا میل، دریاوں کے میل سے کم نہیں - جب دو قالب ایک جان اور ایک روح بن جاتے ھیں تو ان کی دنیا کی وسعت لا محدود ہوجاتی ھے - اس مہینہ کی ۹ - تاریخ کو مسٹر کنہیا کا لکھا ہوا غنائیہ سنگم سنئے -

حیات نو

بہت دیر تک بادلوں میں چھپے رہنے کے بعد جب سورج کے کرنیں زمین کے گوشہ گوشہ کو منور کردیتی ھیں تو یہ روشنی آنکھوں کو کتنی بھلی معلوم ہوتی ھے اسی طرح تکالیف اور مصائب کے بعد جو مسرت حاصل ہوتی ھے اس کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ۱۷ - تیر کو ہمارا شعبہ ڈرامہ عبدالرؤف خاں صاحب کا لکھا ہوا فیچر حیات نو پیش کریگا - ۲۰ تیر کو ریکارڈوں مکالموں اور تشریح کے ساتھ فلمی کہانی سنئے -

نشرگاہ اورنگ آباد

شعبہ اردو

پندرہ روزہ اخباری تبصرہ

حالات حاضرہ اور رفتار عالم کا اجمالی خاکہ مرتبہ محمد

بچوں کا پروگرام

عقل کے دشمن (فیچر) ۶ - تیر سنہ ۱۳۵۴ف
چہچہے (ننھوں کی محفل) ۱۳ - تیر سنہ ۱۳۵۴ف
بڑے لوگوں کی بڑی باتیں (فیچر کے روپ میں) ۲۷ - تیر ۵۴ف

شعبۂ مرہٹی

ف ۱ - بتاریخ ۷ - تیر سنہ ۱۳۵۴ف "نرندھر سوامی کی شاعری"، پروفیسر سی - این جوشی کی لکھی ہوئی تقریر - چھوٹوں سے بڑوں تک ہر ایک وضع و قطع کا آدمی جسکی لکھی ہوئی کتابیں پڑھتا ہے - اوسکی زندگی سے کتنے لوگ واقف ہیں؟ اس قدیم اور ہردلعزیز شاعر کے زندگی کے حالات پروفیسر جوشی صاحب سے سنئیے -

ف ۲ - بتاریخ ۱۴ - تیر سنہ ۱۳۵۴ف "رسم الخط موڑی"، این - ایس پوھیڑکر کی لکھی ہوئی تقریر موڑی رسم الخط کے ایجاد کی تاریخ مقرر نے اپنی اس تقریر میں بیان کی ہے -

ف ۳ - بتاریخ ۱۹ - تیر سنہ ۱۳۵۴ف چین کے مشہور ماہر تعلیم مسٹر جیے - جی کرندیکر کی لکھی ہوئی تقریر - گزشتہ بارہ تیرہ سال سے چین جاپانی طاقتوں کے خلاف جنگ و جدل کررہا ہے اسکے اس قومی طاقت کا راز اس قوم کے تعلیم میں مضمر ہے -

ف ۴ - بتاریخ ۲۱ - تیر سنہ ۱۳۵۴ف "بگڑی ہوئی آنکھیں" مسٹر فوبدار کا لکھا ہوا فیچر - وہ نابینا نہیں تھا - لیکن اوسکو کوئی بات ٹھیک نظر نہیں آتی تھی - اور ہر ایک واقعہ کو غلط سمجھتا تھا - ایک روز اسکی ایک لڑکی سے ملاقات ہوئی اور اسکی کج بینائی دور ہوئی - کس طرح - یہ فیچر میں سنئیگا -

ف ۵ - بتاریخ ۲۸ - تیر سنہ ۱۳۵۴ف "حیدرآباد کے غذائی مسائل"، پروفیسر جی - این نہنے صاحب کی لکھی ہوئی تقریر - سرکار عالی نے غذائی مسائل حل کرنے کے لیا کیا موثر تدابیر اختیار کئیے اس تقریر میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے -

بسلسلہ صفحہ (۳۰)

حمل و نقل

زیر تبصرہ مہینے میں سرکاری ریلوں اور شارعی حمل و نقل کی آمدنی علی الترتیب تخمیناً (۴۰) لاکھ (۹۰) ہزار اور (۷) لاکھ (۵۰) ہزار روپے رہی - اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں یہ آمدنی (۳۷) لاکھ (۴۰) ہزار اور (۵) لاکھ (۷۰) ہزار روپے تھی -

جنوری سنہ ۱۹۴۵ع میں اشیا کی منتقلی سے جملہ (۲۳) لاکھ (۷۰) ہزار روپے آمدنی ہوئی - اس کے بر خلاف پچھلے سال اسی مہینے میں آمدنی کی مقدار (۲۱) لاکھ (۶۰) ہزار روپے تھی -

زیر تبصرہ مہینے میں ریلوں اور بسوں سے سفر کرنے والوں کی مجموعی تعداد علی الترتیب (۹۶۵۴۷۹۰) اور (۱۶۱۶۶۰۸) رہی - اس کے مقابلہ میں جنوری سنہ ۱۹۴۴ع میں ریلوں سے (۹۰۴۴۰۵۰) مسافروں نے اور بسوں سے (۱۴۳۰۵۳۴) مسافروں نے سفر کیا -

اور اُس نے
لائف بوائے کی عادت
سیکھی ہے!
وہ اب ماں کا ہاتھ بٹانے لگی ہے اور آہستہ آہستہ اپنی زندگی کی ضروری باتوں کو
سیکھ رہی ہے لیکن ماں نے لائف بوائے صابن کے روزانہ استعمال کے متعلق سبق دیکر اُس کی
بڑی مدد کی ہے اور اس طریقہ سے میل کے اس خطرہ سے جو
ہر گھر میں خوشحالی اور تندرستی کو لاحق رہتا ہے اُسے محفوظ کر دیا ہے۔
LIFEBUOY
SOAP
لائف بوائے ایک اچھا صابن ہی نہیں
بلکہ ایک اچھی عادت ہے۔
L. 79-80 UD
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

اُس کی سب سے اہم ضرورت
قوّت بخش
غِـــذا ہے
اگر اسے کارآمد اور چست و چالاک
آدمی بننا ہے
آپ کے بچے کو ایسی غذا کی ضرورت ہے جو اسے طاقت سے سرشار کردے۔ جو کچھ
اس نشوونما کے زمانے میں وہ کھاتا ہے وہ ایسا ہونا چاہیے کہ نہ فقط لڑکپن کے موجودہ شغل کیلئے
کافی طاقت مہیا کرے بلکہ ایک قدرتی طاقت کا ذخیرہ بنائے۔ تب وہ یقیناً ایک تندرست بچے سے ایک
کارآمد اور چست و چالاک آدمی بنے گا۔ لہٰذا یاد رکھئے کہ ڈالڈا ہر قسم کے کھانوں کو زیادہ قوت بخش
بناتا ہے۔ ہمیشہ یہ خالص وٹامن دار روغن گھر کے سب کھانوں کیلئے استعمال کیجئے۔ کیونکہ طاقت کی
ہر شخص کو ہر عمر میں ضرورت ہوتی ہے اور ڈالڈا بہت کافی مقدار میں غذا کے اُن اجزا کو
مہیا کرتا ہے جو طاقت کو زیادہ کرتے ہیں، اور اُس کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں۔
وٹامن آمیز
ڈالڈا
قوّت بخش
DALDA
VANASPATI
HVM 10-304-40 UD
THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO. LTD.

تمام خوبیاں

لینور ڈی لکس سگریٹ کی تازگی اور لطافت کو سب ہی پسند کرتے ہیں۔ اس سگریٹ کی تیاری میں نفیس و خوشبودار اور صد فیصد خالص ورجینا تمباکو استعمال کی جاتی ہے۔ ٹینور سگریٹ کو سب پسند کرتے ہیں اور اسے پیش کر کے آپ ہرشخص کو اس کا پسندیدہ سگریٹ پیش کریں گے۔

tenor ...is truly a de Luxe Cigarette

JAMES CARLTON LTD., LONDON.

5 (۹)

معلومات
حیدرآباد

معلومات حیدرآباد
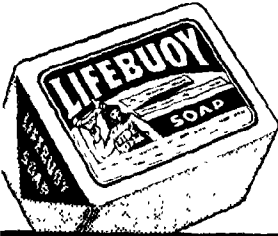
جلد ۵ امرداد سنہ ۱۳۵۴ف - جون سنہ ۱۹۴۵ع شمارہ ۹

احوال واخبار

''خادم قوم و ملت،، - ''میری زندگی اپنی عزیز رعایا کی آسائش کے لئے وقف ہے اور خادم خلق اللہ ہونا میرا سب سے بڑا طرۂ امتیاز ہے،، -

ان ارشادات عالیہ کا ایک ایک لفظ وقت کی کسوٹی پر پرکھا جاچکا ہے اور ہمارے محبوب بادشاہ میر عثمان علی خاں آصف جاہ سابع کی روز مرہ کی زندگی سے ان کا عملی ثبوت ملتا رہا ہے - یکم رجب المرجب سنہ ۱۳۶۴ھ (۱۲ - جون سنہ ۱۹۴۵ع) کو (۶۱) ویں سالگرہ ہمایونی کے موقع پر، جسے بجا طور سے باشندگان حیدرآباد کی ''قومی عید،، قرار دیا گیا ہے، ہم اعلی حضرت خسرو دکن ویرار کی بارگاہ فلک بارگاہ میں اپنا حقیر ہدیۂ تبریک و عقیدت پیش کرنے کی عزت حاصل کرتے ہیں - یہ کچھ ظاہرداری نہیں بلکہ اظہار حقیقت ہے کہ حیدرآباد اپنی موجودہ قومی عظمت و بلندی کے لئے شاہ ذیجاہ ہی کی غیرمعمولی ذہانت اور مساعی جمیلہ کا رہین منت ہے -

یہاں ہمارا مقصد ان ترقیوں کی تفصیل بتانا نہیں ہے جو حیدرآباد نے اپنے آس فیض رسان فرمانروا کی دانشمندانہ قیادت میں کی ہیں جسے اپنی رعایا کی فلاح و بہبود سے بڑھکر کوئی چیزعزیز نہیں ہے - ہم اس کام کو مستقبل کے مورخین کے لئے اٹھائے رکھتے ہیں - اعلی حضرت بندگان عالی کی شفقت آمیز توجہ کی وجہ سے حیدرآباد نے جو غیرمعمولی ترقی کی ہے اس کے مختلف پہلوؤں پرروشنی ڈالنے اور یہ حیثیت مجموعی ہندوستان کے ذیلی بر اعظم کی عام ترقی میں اس نے جو حصہ لیا ہے اس کی حقیقی قدر و قیمت کاتعین کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہوگی- اگر چہ حیدرآباد خود اپنی انفرادیت کو قائم رکھنے اور اپنے عظیم الشان ماضی کے بیش بہا ورثہ کی حفاظت کرنے کا فطری طور پر خواہش مند ہے تا ہم اس نے ملک کی مشترکہ ترقی کےلئے دوسری وحدتوں کے ساتھ ملکر اپنے و سائل کو ایک جگہ مجتمع کرنےمیں کبھی تامل نہیں کیا -

یہ ترقی پسندی حضرت اقدس و اعلی کے اس وسیع المشرب نظریہ کاراست نتیجہ ہے جسے حضور پر نور تمام پبلک مسائل کے حل کرنے میں جاہے وہ ممالک محروسہ سے متعلق ہوں یا ان کا دائرہ اثر وسیع تر ہو بروئے کار لاتے ہیں - یہی وسعت قلب و نظر اس طریقہ کار کا تعین کرتی ہے جو بندگان عالی بہ نفس نفیس اختیار فرماتے ہیں -نیز اسی ذہنی کیفیت کی بناء پر ذات خسروی تمام نیک اور اعلی مقاصد سے قریبی اور عملی ربط و تعلق پیدا کرلیتی ہے-

حضورروالا ''سادہ زندگی اور بلندفکری،، کی ایک زندہ مثال ہیں اورنمودونمایش سے معرا زندگی بسرفرماتےہیں- حضرت اقدس واعلی کے کردار کی ایک اور نمایاں خصوصیت آپ کی مذہبی رواداری ہےجوحریت نفس کا نتیجہ ہے- شاہ ذیجاہ کی نظر میں تمام رعایا چاہے وہ ہندوہو یا پارسی، سکھ ہو یا عیسائی، پست اقوام ہو یا مسلمان مساوی ہے -

ایک حکمران کی حیثیت سے حضور پرنور نے اپنے مذہب کی جو صراحت فرمائی ہے وہ اس قابل ہے کہ اسے دھرایا جائے ۔ ایک موقع پر ارشاد خسروی ہوا تھا۔ ” بہ حیثیت رئیس میں ایک دوسرا مذہب بھی رکھتا ہوں جس کو صلح کل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے — میری نظر میں نہ کوئی قوم بلند و پست ہے اور نہ کوئی اچھوت ہے جب تک وہ نیک کردار کی حامل ہے بلکہ میں سب کو بہ حیثیت بنی نوع ایک طرح سے برابر سمجھتا ہوں ،،

یہاں یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ اعلیٰ حضرت بندگان اقدس نے زندگی کے اس نفیس نظام العمل کے ایک ایک لفظ کو عملی جامہ پہنایا ہے اور اس طرح ایسی شاندار رہنمائی فرمائی ہے جو رعایا میں بے نظیر احساس اتحاد و جذبہ رفاقت کی نشوو نما کے لئے ممد و معاون ثابت ہوئی ہے

بارگاہ رب العزت میں ہم دست بہ دعا ہیں کہ سایہ ہمایونی ہمارے سروں پر قائم و دائم رہے اور اسی سایہ عاطفت میں یہ ریاست ابدالاباد عزت و وقار کے بلند تر مرتبہ پر فائز ہو۔آمین

نازیت کا خاتمہ -یورپ میں جنگ کے اختتام پر انسانیت نے سکون و اطمینان کا گہرا سانس لیا ۔ جرمنی کی غیر مشروط اطاعت سے ہٹلریت اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئی ۔ دنیا کے لئے اس مضرت رساں سیاسی نظریہ اور اس کے بے رحمانہ عملی اطلاق کے جو معنی رہے ہیں وہ ہمارے ذہنوں میں اس قدر المناک طور پر تازہ ہیں کہ یہاں اس کا تذکرہ غیر ضروری ہے ۔ اس نے دنیا کو بے حساب آلام و مصائب میں مبتلا کردیا اور انسانی تہذیب و تمدن کے لئے عظیم ترین خطرہ تھا ۔ یہ نظریہ قانون کی حکومت کی بجائے طاقت کی حکومت قائم کرنے میں تقریباً کامیاب ہو گیا تھا۔ نوع انسانی ان لوگوں کے زیر بار احسان ہے جنھوں نے نازیت کے بڑھتے ہوے سیلاب کو روکنے اور اس کی ہلاکت آفرینی سے ساری دنیا کو بچانے کے لئے اپنی جملہ کائنات کی بازی لگادی ۔

اس موقع پر مختصراً اس بات کا تذکرہ نا مناسب نہ ہوگا کہ اپنے محبوب بادشاہ کی فیض آفرین قیادت میں حیدرآباد نے جرمنی اور اس کے ہواخواہوں پر فیصلہ کن فتح حاصل کرنے میں اتحادی افواج کو امداد دینے کے لئے کیا سعی کی ۔ جنگ چھڑتے ہی اعلیٰ حضرت بندگان عالی نے اپنی قلمرو کے تمام انسانی مالی اور مادی و سائل حکومت برطانیہ کے تفویض فرمادئے ۔ حضور اقدس واعلیٰ نے ایک لڑاکو ہوائی دستے کو ساز و سامان سے لیس کرنے اور صلیب احمر جیسے انسانی ہمدردی کے کاموں کے لئے اپنی جیب خاص سے (۱۶) لاکھ روپے کا گراں قدر عطیہ مرحمت فرمایا ۔ حکومت حیدرآباد نے فضائی جنگ اور آبدوزی خطرہ کا مقابلہ کرنے سے متعلق تدابیر کو روبہ عمل لانے کے لئے نصف کروڑ روپے سے زاید عطیہ دیا ۔ اس رقم میں جنگ کی وجہ سے عاید شدہ (۵) کروڑ (۲۷) لاکھ روپے کے راست یا بالواسطہ اخراجات اور حکومت ہند کے دفاعی تمسکات پر لگائے ہوے (۵۰) کروڑ (۲۳) لاکھ روپے شامل نہیں ہیں ۔

اپنے آقائے ولی نعمت کی تقلید کرتے ہوے حکومت حیدرآباد نے مختلف جنگی سرمایوں میں تقریباً (۵۰) لاکھ روپے کا چندہ دیا ۔

تاہم ان اعداد سے حیدرآباد کی جنگی جدوجہد پر پوری روشنی نہیں پڑتی ۔ مالی اعانت کے علاوہ اس ریاست نے خود اپنی مقامی ضروریات کا کوئی لحاظ کئے بغیر جنگ کو موثر طور سے جاری رکھنے کے لئے راست یا بالواسطہ طور پر وافر مقدار میں جنگی سامان بہم پہونچایا ۔ (۴۴) لاکھ (۳۰) ہزار روپے کی مالیت کے آہنی و فولادی مصنوعات ، دو کروڑ (۳۷) لاکھ روپے کی پارچہ جات ، ایک کروڑ تین لاکھ روپے کے ملبوسات اور ڈیرے ، چار کروڑ دو لاکھ روپے کا سیمنٹ اور کوئلہ اور (۳۸) لاکھ (۴۰) ہزار روپے کی متفرق اشیاء فراہم کی گئیں۔ اس طرح ریاست کے فراہم کردہ جنگی سامان کی مجموعی قیمت آٹھ کروڑ روپے سے زیادہ ہوتی ہے ۔ نیز فوجی امداد میں حیدرآباد کا حصہ معتد بہ رہا ہے ۔ افواج سرکارعالی کے آٹھ دستے ” تاج برطانیہ ،، کے اختیار میں دیدئے گئے ۔ ان میں سے

تین دستوں نے جنگی محاذوں پر لڑائی میں حصہ لیا اور دوسروں نے تقریباً اتنی ہی اہم نوعیت کے فرائض انجام دیئے ان دستوں کا کارنامہ لائق تحسین و ستائش ہے ۔ ان کے متعدد افسروں اور سپاہیوں نے بہادری اور فرض شناسی کے صلہ میں اعلی انعامات حاصل کئے ۔ حیدرآباد کو اس کا بھی امتیاز حاصل ہے کہ اس نے ہندوستانی فوج کے لئے پانچ ہزار تربیت یافتہ میکانک ڈرائیور مہیا کئے ۔

یورپ میں جنگ کے اختتام پر اعلی حضرت بندگان عالی کے تہنیتی پیام کا جواب دیتے ہوے ملک معظم نے حیدرآباد کی جنگی جدو جہد پر اظہار پسندیدگی فرمایا ہے ۔ اپنے پیام میں حضور پر نور نے یہ امید ظاہر فرمائی تھی کہ موجودہ جنگ کے اختتام پر جو امن قائم ہوگا وہ ساری دنیا کے لئے دائمی ثابت ہوگا ۔ ملک معظم نے یہ جواب مرحمت فرمایا :—

” جرمنی کی غیر مشروط اطاعت پر یور اگزالٹیڈ ہائنس نے مبارک باد کا جو پیام روانہ فرمایا ہے اس کے لئے میں یور اگزالٹیڈ ہائنس کا بیحد ممنون ہوں ۔ میں بخوبی واقف ہوں کہ یور اگزالٹیڈ ہائنس نے ہمارے مشترکہ مقصد کو آگے بڑھانے کے لئے کس قدر جدوجہد فرمائی ہے اور میں اس کے لئے انتہائی شکر گزار ہوں “ ۔ ملک معظم کے یہ الفاظ ان مساعی کا بجا اعتراف ہیں جو نہایت کٹھن گھڑی میں حکومت برطانیہ اور اس کے حلیفوں کی امداد واعانت کے لئے حیدرآباد کے حکمران اور رعایا نے کیں ۔

* * * *

تاریخ دکن کانفرنس۔ حیدرآباد نے بجا طور سے کل ہند بنیاد پر پہلی تاریخ دکن کانفرنس کا انعقاد کرنے میں پہل کی ۔ شمال اور جنوب کی قوتوں کے ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے سے جو واقعات رونما ہوے ہیں ان سے ہندوستان کی تاریخ میں کئی ولولہ انگیز ابواب کا اضافہ ہوا ہے ۔ جیسا کہ کانفرنس کے نام پیام شاہانہ میں ارشاد ہوا ہے ” تاریخ ہند کے وسیع منظر میں تاریخ دکن خود تاریخ ہند کا خلاصہ ہے “ تاریخ ہند کا کوئی سنجیدہ طالب علم ، سترھویں اٹھارویں اور انیسویں صدیوں میں دکن کے معاشرتی اور سیاسی دھاروں کے مطالعہ کو نظر انداز نہیں کرسکتا ۔ یہ یادگار زمانہ ایسے واقعات سے پر ہے جن کا اگر مناسب طور پر تجزیہ اور چھان بین کی جائے تو مفید نتائج پیدا ہونگے اور ان اہم رجحانات کے متعلق ہماری معلومات میں بے انتہا اضافہ ہوگا جو ہندوستان میں برطانوی حکومت کے قیام سے پہلے پائے جاتے تھے ۔

حکومت سرکارعالی مستحق ستائش ہے کہ اس نے دکن کی ایک جامع اور مستند تاریخ کی تالیف کے لئے ایک اسکیم منظور فرمائی ہے ۔ یہ کام شروع ہوچکا ہے اور عہد قدیم سے متعلق پہلی جلد قریب الختم ہے ۔ ریاست میں تلنگی اور مسلم کتبات پر بھی کافی کام کیا گیا ہے اور اب کنڑی کتبات کے ذخیرہ کی طرف توجہ مرتکز کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ۔ تاریخ ، آثار قدیمہ اور علم البشر جیسے متعلقہ مضامین پر تحقیقاتی کام میں ربط پیدا کرنے کی تجویز بھی زیر غور ہے ۔ تاریخی تحقیقات کے میدان میں ایسی متحدہ جدوجہد کے لازمی نتیجہ کے طور پر تاریخ کے تہذیبی پہلو کو ایک نئے اور دلچسپ زاویہ نگاہ سے پیش کیا جاسکے گا ۔

* * * *

گلبرگہ کا حادثہ ۔ حکومت حیدرآباد لائق مبارک باد ہے کہ اس نے گلبرگہ کی آریہ سماجی کانفرنس کے سہ یومی اجلاس کے اختتام کے قریب تین آریہ سماجی لیڈروں پر حملہ کرنے کی علت میں کوتوالی کے بعض جوانوں کو عبرت انگیز سزائیں دینے کے لئے فوری کارروائی کی ۔ اگر چہ یہ جھگڑا غیر ذمہ دار آریہ سماجی رضا کاروں کی ایک جماعت نے اس حیلہ سے شروع کیا تھا کہ کوتوالی کا ایک جوان پنڈال کے باہر سگریٹ پیتا ہوا دیکھا گیا اور اگر چہ انہوں نے ڈیوٹی پر متعین کئے ہوے جوان پر حملہ کیا تھا تا ہم اس واقعہ سے اس جرم کی سنگینی میں کسی طرح بھی کمی نہیں ہوتی ۔ اگر چہ اشتعال شدید اورقطعی نا جائز تھا پھر بھی امن و امان کے محافظین کی حیثیت سے

کوہوالی کے جوانوں کو صبر و تحمل کا دامن چھوڑ کر قانون کو خود اپنے ہاتھوں میں نہیں لینا چاہئے تھا -

بعض بیرونی اخباروں میں اس افسوسناک واقعہ کو فرقہ واری رنگ دیا گیا جو رجحان رہا ہے اس کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے - اس رجحان کے بارے میں اگر کچھ نہیں تو کم سے کم یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس سے فرقہ واری جذبات کے مشتعل ہونے کا اندیشہ ہے جو انتہائی ناخوشگوار نتائج کا حامل ہوگا - حکومت نے گلبرگہ کے واقعات کے متعلق ایک تفصیلی کمیونکے جاری کیا ہے اس میں اس خیال کی قطعی طور پر تردید کی گئی ہے کہ ان واقعات کا پس منظر فرقہ واری ہے - یہ نتیجہ اس واقعہ کی محتاط اور مکمل تحقیقات پر مبنی ہے -

یہ حقیقت کہ آریہ سماجی رضا کاروں نے کوہوالی کے جن دو جوانوں پر شروع میں حملہ کیا تھا ان میں سے ایک ہندو تھا برطانوی ہند کے بعض اخباروں کے اس خیال کی تکذیب کرتی ہے کہ اس حادثہ کی بنیاد فرقہ واری تھی - اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جن واقعات کا سلسلہ آریہ سماجی لیڈروں پر حملہ کے بعد ختم ہوا وہ اصل میں فرقہ واری نہیں تھے بلکہ ان کا بنیادی سبب وہ عام ناراضگی اور برہمی تھی جو غیر ذمہ دار آریہ سماجی لیڈروں کی ایک جماعت کے اشتعال انگیز طرز عمل سے کوہوالی کے جوانوں میں پیدا ہوگئی تھی -

یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم خود اپنے لئے اپنی حکومت کے لئے اور اپنے شاہ ذیجاہ کے لئے جو محبت و شفقت کی زندہ مثال ہیں کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس میں کسی قسم کا جھگڑا پیدا ہونے کا بعید ترین امکان بھی موجود ہو -

نواب سرعقیل جنگ بہادر نائب صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی جن کا حال ہی میں ۷۰ سال کی عمر میں انتقال ہوا مرحوم نے تقریباً ۵۰ سال تک مختلف حیثیتوں سے ریاست کی خدمت انجام دی تھی -

حیدر آباد میں فتح یورپ کی تقاریب

دلنشیں فوجی پریڈ

غریبوں میں غذا اور کپڑے کی تقسیم

فتح یورپ کی تقاریب ریاست کے طول و عرض میں نہایت شان و شوکت اور دھوم دھام سے منعقد ہوئیں اور اس عظیم الشان امداد کی مناسبت سے جو شاہ ذیجاہ اور ان کی حکومت و رعایا نے اس کے حصول کے لئے دی تھی بڑے پیمانہ پر منائی گئیں۔ بنی نوع انسان کی تاریخ میں اس یادگار واقعہ کا جشن منانے کے لئے حکومت سرکار عالی نے (۶) لاکھ روپے کی رقم منظور فرمائی جس میں سے دو لاکھ روپے غیر مستطیع طلباء کو تعلیمی وظائف عطا کرنے اور (۵) ہزار روپے زخمی سپاہیوں کے لئے سہولتیں فراہم کرنے کی غرض سے محفوظ کردئے گئے ہیں۔ باقی رقم ان دویومی تقاریب اور رنگ رلیوں پرصرف کی گئی جن کا پورے ممالک محروسہ میں انتظام کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں پروگرام مرتب کرنے کے لئے ایک خاص کمیٹی مقرر کی گئی تھی جس کے نواب معین نواز جنگ بہادر معتمد سیاسیات داعی تھے۔

پروگرام میں نماز شکرانہ غریبوں میں غذا اور کپڑے اور بچوں میں مٹھائی کی تقسیم، جلسہ ہائے عام، خصوصی نشریات، فوج اور کوتوالی کی پریڈ اور دوسرے فوجی مظاہرات، سرکاری عمارتوں اور اہم سڑکوں پر روشنی کا انتظام اور آتشبازی کا مظاہرہ شامل تھا۔ شہر کے تمام اہم مقامات پر بڑے بڑے پوسٹر لگائے گئے تھے جن میں تصویروں کے ذریعہ نازی جرمنی کے زوال کو دکھایا گیا تھا۔ تمام عبادت گاہوں میں ادائے شکر کے لئے عبادت کا انتظام کیا گیا تھا۔ خود اعلیحضرت بندگان عالی نے مکہ مسجد میں نماز شکرانہ ادا فرمائی۔ صرف بلدہ حیدر آباد میں ۲۵ ہزار محتاج عورتوں اور مردوں اور اتنے ہی بچوں کو کھانا کپڑا دیا گیا اور یتیم خانوں اور مدارس کے بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

ریاست کے فوجی دستوں کی ایک دلنشیں اور پر کیف پریڈ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر ہز ہائنس شہزادۂ برار سپہ سالار اعظم افواج سرکار عالی نے سلامی لی۔ لاکھوں شہریوں نے ایک میل لمبے فوجی جلوس کو شہر کی اہم سڑکوں پر سے گزرتا ہوا دیکھا۔ ریاست کے تمام ضلع واری اور تعلقہ واری مستقروں پر بھی ایسی ہی تقاریب کا انعقاد عمل میں آیا۔
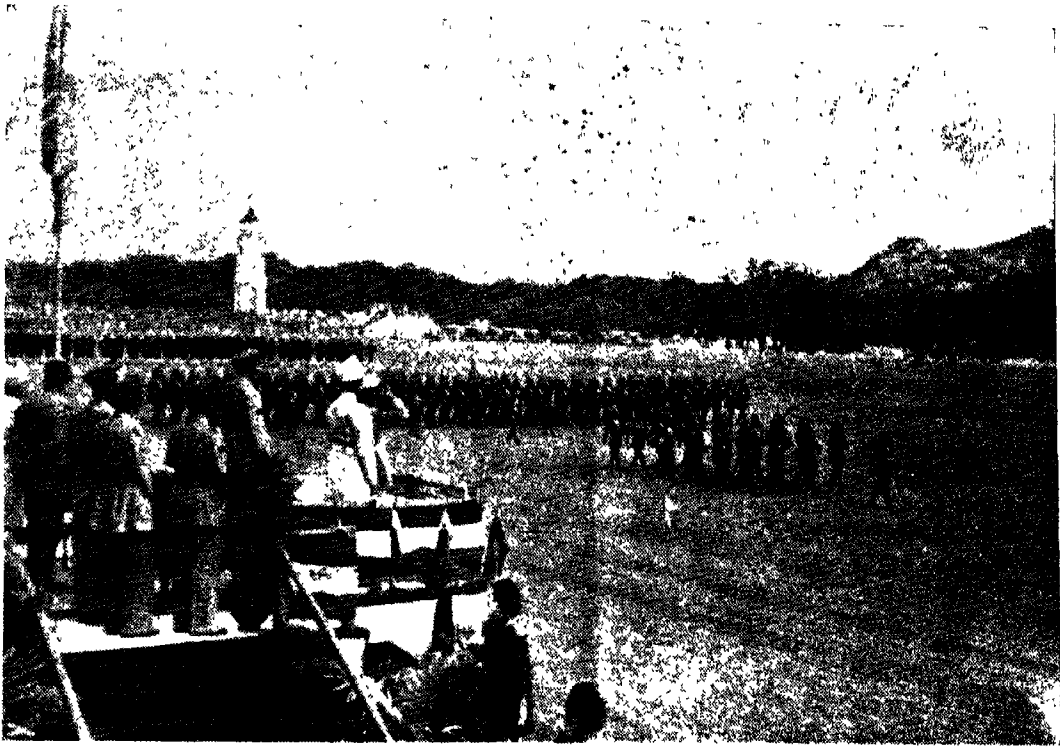
حیدرآباد میں تقاریب فتح ہزہائنس شہزادہ برار سپہ سالار اعظم افواج سرکار عالی
میسرم رجمنٹ کے مارچ پاسٹ کے موقع پر سلامی لے رہے ہیں۔

شہزادہ برار کی نشری تقریر

جرمنی پر اتحادی فتح کی خبر وصول ہونے ہی ہزہائنس شہزادۂ برار نے ۸ - مئی کو نشرگاہ حیدرآباد سے ایک نشری تقریر کے دوران میں اتحادیوں کی شاندار کامیابی پر باشندگان حیدرآباد کے جذبات مسرت کی ترجمانی فرمائی۔ ساتھ ہی ہز ہائنس نے متنبہ فرمایا کہ یورپ میں جنگ کے اختتام سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہماری مشکلات ختم ہوگئیں ہیں۔ شہزادہ ممدوح الشان نے باشندگان حیدرآباد کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ اپنی جد و جہد کو اس وقت تک پورے جوش اور سرگرمی کے ساتھ جاری رکھیں جب تک مشرق کے حملہ آور کا بھی خاتمہ نہ کردیا جائے۔

ہزہائینس نے فرمایا :—

"آج یورپ میں اختتام جنگ کے اعلان کا دن ہے اور اگرچہ مشرق میں لڑائی اس وقت تک جاری رہے گی جبتک کہ دشمن پر پوری فتح حاصل نہ ہو لیکن پھر بھی ہمارے لئے یہ مسرت کا موقع ہے کہ یورپ کے طاقتور دشمن نے ہار مان لی اور بغیر کسی قسم کے شرائط کے ہمارے بہادر افسروں اور سپاہیوں کے سامنے ہتیار ڈالدئے۔

حق کی فتح

"اس موقع پر ہمارا پہلا فرض یہ ہے کہ ہم سب خدائے عزوجل کی بارگاہ نیاز میں سجدہ شکر ادا کریں کہ اس کے فضل سے حق کو فتح حاصل ہوئی اور ظلم و غرور کا سر نیچا ہوا۔

عبرت آموز واقعات

"گذشتہ چند دنوں کے واقعات سے عبرت حاصل ہونی چاہئے۔ مسولینی کا انجام جس نے ملک حبشہ زہریلی گیس

کے استعمال سے فتح کیا اور برطانیہ و فرانس کے خلاف بلا وجہ اعلان جنگ کر کے خونریزی اور تباہی مول لی ساتھ ھی جرمنی کے ڈکٹیٹر کا خاتمہ تمام جرمن افواج کی شکست ایسے جرنیلوں کی خودکشی جن کے مظالم کی داستان انسانی خون سے رنگین ھے - یہ سب حالات غور و فکر کا درس دیتے ھیں -

حق و انصاف کی حکومت

''خدا کا شکر ھے کہ سرزمین یورپ میں خونریزی ختم ہوئی اور اب وقت آیا ھے کہ حق و انصاف کی حکومت قائم ھو -

پریشانیوں کا زمانہ آرھا ھے

''اس موقع پر میں یہ کہنا چاھتا ھوں کہ یورپ میں لڑائی کے اختتام سے یہ نہ سمجھنا چاھئیے کہ مشکلات ختم ھوگئیں - جو زمانہ اب آرھا ھے اور جس میں ساری دنیا کی نظریں اس پر لگی ھوئی ھیں کہ تہذیب انسانی کی بنیاد کن اصولوں پر قائم ھوگی یہ بھی تفکرات اور پریشانیوں کا زمانہ ھوگا - کسی عمارت کا گرانا آسان ھے مگر تعمیر بمشکل ھوتی ھے - اس جنگ عظیم کے باعث اس قدر تباھی ھوئی ھے کہ اس کے اثرات دور کرنا آسان نہ ھوگا - پھر انسانی جذبات ، باھمی کدورتیں ، مختلف اغراض و مقاصد کی پیچیدگیاں ، شک و شبہ کی جگہ باھمی اعتماد کا پھر قائم ھونا ، ایسے امور ھے جن مسائل کا تعلق ھو وہ جلد طے نہیں ھوتے - اس لئے صحیح معنوں میں امن و سکون کی منزل ابھی کسی قدر دور ھے اور ھم کو ھر نوبت پر صبر و تحمل ، دانشمندی و دور بینی سے کام لینا چاھئیے
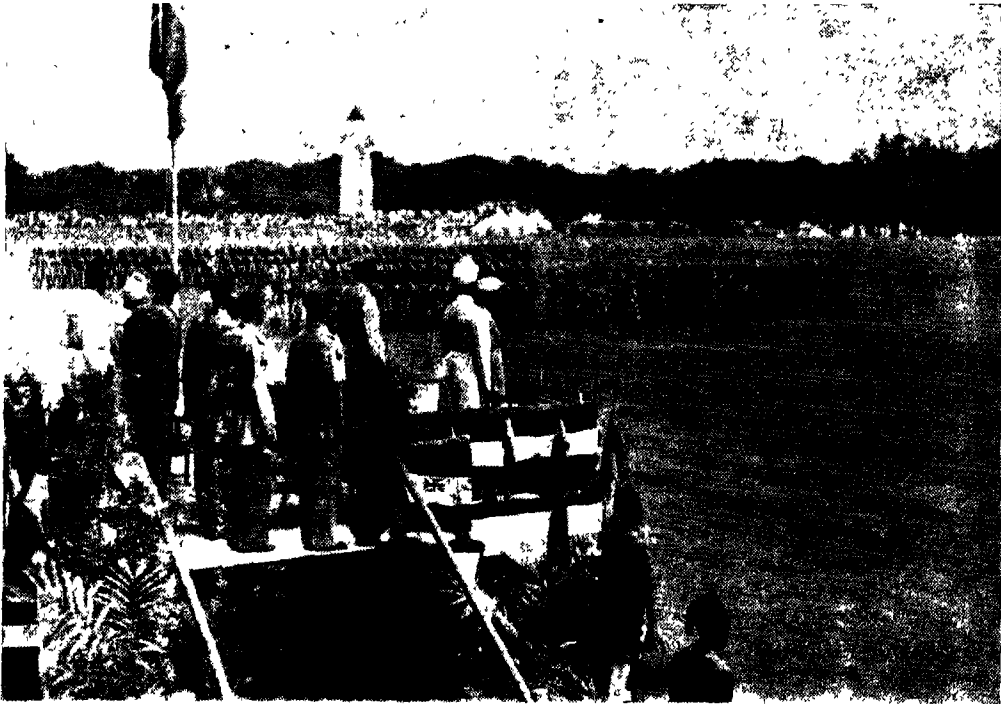
ھزھائنس شہزادہ برار فتح میدان میں کرنوالی بلدہ کے مارچ پاسٹ کے موقع پر سلامی لے رھے ھیں -

ہز ہائنس شہزادہ برار فتح میدان میں سلامی لینے کے مرکز سے تشریف لے جارہے ہیں۔ ہز ہائنس کے پیچھے ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری اور جنرل احمد العیدروس کمانڈر افواج سرکار عالی ہیں۔

اور ایسے عمل کی تائید کرنی چاہئیے جو قرین عدل و انصاف ہو اور جس سے انسانی حقوق کا تحفظ ہو۔

مساعی جنگ میں کمی نہ ہو

”یہ بھی یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ یورپ کے جرمنی کا تو خاتمہ ہوگیا مگر ایشیا کا جرمنی ابھی باقی ہے۔ اس لحاظ پر ہماری کوششوں میں سرمو کوتاہی نہ ہونا چاہئیے۔ غالباً یہ کہنے کی ضرورت ہی نہیں کہ حضرت اقدس واعلی کے زیر سایہ حیدر آباد اپنی کوششیں اس وقت تک جاری رکھے گا جب تک یہ دشمن بھی ہتیار ڈال دے اور ہمارے بہادر افسروں اور سپاہیوں کی فتح و نصرت کا پھریرا اس کی سر زمین پر لہرانے لگے۔“

پہلے دن کا پروگرام

تقاریب فتح کے پہلے دن کا پروگرام نواب ظہیریار جنگ بہادر صدرالمہام لیبر و امور مذہبی کی زیر صدارت ٹاؤن ہال باغ عامہ میں منعقد شدہ ایک جلسہ عام سے شروع ہوا جس میں شہریوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اس تقریب کی ابتدا حیدر آباد کے قومی ترانے کی تانوں میں پرچم آصفی کے لہرائے جانے کی رسم سے ہوئی۔ اس جلسہ میں کئی سربرآوردہ اشخاص نے تقریریں کیں۔ ان سب تقریروں کا مرکزی خیال یہ تھا کہ اب ہمیں اپنی مساعی اور وسائل کو جاپان کے خلاف اس وقت تک جنگ جاری رکھنے کے لئے وقف کر دینا چاہئیے جب تک وہ بھی

*2

غیرمشروط اطاعت قبول کرنے پر مجبور نہ ہوجائے ۔

انسانیت کی نجات

اپنے خطبۂ صدارت میں نواب ظہیر یار جنگ بہادر نے فرمایا :— ''آج ہم یورپ میں برطانیہ عظمی اور اتحادیوں کی فتح کی تقریب منانے کےلئے یہاں جمع ہوئے ہیں ۔ جرمنی اور اطالیہ نے نہ صرف یورپ کو آگ کے شعلوں میں جھونک دیا تھا بلکہ ساری دنیا کا امن اور آزادی ان کی وجہ سے خطرہ میں پڑگئی تھی ۔ نواب صاحب نے فرمایا :— '' آج اتحادیوں کی جنگی مساعی نے ہمیں تہذیب و تمدن کے دشمنوں سے نجات دلائی ہے ۔''

ابتداء میں دشمن کو جو کامیابیاں ہوئیں ان کا ذکر کرتے ہوئے آنریبل نواب صاحب نے بتلایا کہ معرکے ہمت شکن ہونے کے باوجود اتحادیوں کے ارادے اٹل رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی مسلسل کوششیں بالاخر بار آور ہوئیں ۔

مشرق کی جنگ

تقریر جاری رکھتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ ''مغرب کی جنگ ختم ہوچکی ہے لیکن مشرق میں ہنوز لڑائی جاری ہے اور اسے جاری رکھا جائےگا یہاں تک کہ یہ خطرہ بھی دور ہو جائے ۔'' انہوں نے توقع ظاہر کی کہ ہمارے بہادر ساھی اس جنگ کو جلد ختم کردیں گے اور فرمایا ۔ ''جاپان کے انجام کا آغاز شروع ہوچکا ہے اور وہ دن دور نہیں جب کہ ہمیں مکمل فتح کی تقریب منانے کا موقع ملیگا ۔''

تقریر ختم کرتے ہوئے آنریبل صدرالمہام بہادر نےفرمایا کہ ''ہمیں اس کی خوشی ہے کہ عالم انسانی کو تباہی سے بچانے میں ہندوستان اور مملکت آصفی کا بھی قابل قدرحصہ رہا ہے ۔ اعلی حضرت بندگان اقدس نے مملکت آصفی کی روایات کے مطابق تاج برطانیہ کا شایان شان طور پرہاتھ بٹایا اور باطل کی شکست کےلئے فوجوں اور سامان اور مصارف جنگ کا دریا دلی کے ساتھ اہتمام فرمایا ۔''

غذا اور کپڑے کی تقسیم

جلسہ عام کے بعد شہر کے مختلف حصوں میں مدارس کے بچوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی ۔ ارزان فروشی کی دوکانوں اور پولس کے تھانوں پر تقریباً (۲۰) ہزار اشخاص کو فی کس دوسیر جوار دی گئی۔ سہ پہر میں شہر کے (۱۱) مراکز بہبودی اطفال و زچگان میں تقریباً (۵) ہزار عورتوں اور اتنے ہی بچوں کو کھانا اور کپڑا دیا گیا ۔ شہر کے تقریباً تمام ہسپتالوں میں مریضوں کو خاص غذا دی گئی جس میں میوہ بھی شامل تھا ۔ ہندو اور مسلم یتیم خانوں اور عیسائی خانقاہوں میں میوہ اور مٹھائی تقسیم کی گئی ۔

صدر اعظم بہادر کی نشری تقریر

شام میں ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری نے فتح کی تقریب میں نشرگاہ حیدر آباد سے ایک خاص پیام نشر کرتے ہوئے ایک ایسے نئے نظام عالم کے قیام کی تجویز پیش کی جس میں طاقتور اور کمزور کے فرائض اورذمہ داریوں کو ہم آہنگ بنایا جائے ۔

ہز اکسلنسی نے فرمایا :—

'' گو جنگ کے شرارے کہیں کہیں ابھی تک سلگ رہے ہیں ۔ لیکن یہ جنگ عظیم جہاں تک کہ اس کا تعلق سر زمین یورپ سے تھا وہ ختم ہوگئی اور وہ دو افراد جن کے جوع البقر کی بدولت یہ عالمگیر خون ریزی عمل میں آئی تھی اپنے خالق کے حضور میں اپنے اعمال کی جوابدھی کے لئے حاضر ہوگئے ہیں جس کے متعلق مجھے کسی قسم کی لب کشائی کا موقع نہیں کہ یہ ان کے اور ان کے رب کے درمیان معاملہ ہے ۔ میں آج اپنے محسوسات کا اظہار کرنے سے پہلے یہ صاف طور پر ظاہر کردینا چاہتا ہوں کہ میرے دل اور دماغ میں اس خوشی کا جو مرگ دشمن کی خبر سے شاید بعض لوگوں کو ہوئی ہو شائبہ تک نہیں ۔ میرے دل میں جو سب سے پہلا خیال ہے وہ ایک خیال تشکر ہے کہ اس قادر مطلق نے اپنے کرم بے پایاں سے اس عالم سوز

جنگ کو ختم فرما کر افواج متحدہ کو فتح و ظفر کی نعمت سے سر فراز فرمایا ۔ اس لیے کہ ہم سب کے لئے اس چیز کا تصور بھی نہایت خوفناک ہے کہ اگر یہ

قرار داد باب حکومت

"حکومت حیدرآباد اس عظیم الشان سلسلہ فتوحات پر جس کی وجہ سے یورپ کی جنگ ختم ہوگئی ہے سلطنت معظم کی حکومت کو پرخلوص مبارکباد دینا چاہتی ہے ۔ وہ خاص طور پر وزیر اعظم رائٹ آنریبل مسٹر چرچل کی شکر گذار ہے کیونکہ ان کی شاندار اور ولولہ انگیز قیادت نے نہ صرف برطانوی سلطنت کو اس کی تاریخ کی سب سے کٹھن گھڑی میں تباہی سے بچالیا بلکہ بے پناہ خطرہ کے مقابلہ میں الوالعزمی کی اور ہماری مشترکہ تہذیب کے مقاصد پر اعتماد و ایقان کی ایک شاندار مثال بھی قائم کردی ہے۔"

جنگ ختم نہ ہوتی تو کیا ہوتا کس طرح ہماری تمام معاشی و معاشرتی اور اخلاقی و تمدنی وراثت خاک میں مل جاتیں اور ایک جابر اور مغرور قوم کی غلامی کی زنجیریں ہمیں کس طرح جکڑ لیتیں ۔

منصفانہ نظام عالم

"اس احساس تشکر کے بعد میرے حالات کا دوسرا حصہ خالق ارض وسما کی بارگاہ میں دعا سے متعلق ہے کہ وہ اقوام عالم کی عقلوں کی راہ نمائی فرمائے اور انہیں ایک ایسی دنیا کی تعمیر کی توفیق عطا کرے جس میں اس قسم کی ہولناک واقعات کے دوبارہ رونما ہونے کے امکانات باقی نہ رہیں ۔ اگر اس لڑائی کے بعد بھی صلح کے وقت ہم نے جنہیں باری تعالی نے اپنی رحمت کاملہ سے آج فاتح اقوام کے منصب پر فائز فرمایا ہے دنیا کے مستقبل پر غور نہ کیا اور اسے یگانگت اور حق و انصاف کی دولت سے محروم کردیا تو قوی اندیشہ ہے کہ اس جنگ کے جیتنے کے لئے جتنی قربانیاں کی گئی ہیں وہ سب اکارت جائیں گی ۔

بنیادی سبب

"قوموں کے درمیان اس طرح کی آویزش اور کشمکش کی سب سے بڑی وجہ بالعموم یہ خیال ہوتا ہے کہ ایک قوم دوسری قوم کے ساتھ نا انصافی کا برتاؤ کر رہی ہے اس لئے آج ہمیں یہ غور کرنے کی ضرورت ہے کہ دنیا کا آئندہ نظام کس طرح ترتیب پائے جس میں زبردست سے زبردست اور چھوٹی بڑی اقوام کے اختیارات اور اقتدار، حقوق اور ذمہ داریوں کے حدود پوری طرح معین کردئے جائیں اور اس طرح جنگ کو خدا اور انسان دونوں کے نزدیک گناہ عظیم قرار دیکر یہ نا ممکن بنا دیا جائے کہ ایک زبردست قوم دوسری کمزور قوم کو غلام اور محکوم بنانے کا ارادہ کرے اور کوئی اسے سرزنش کرنے والا نہ ہو ۔ دنیا میں یہ ہمیشہ ہوا ہے کہ اقتدار پسند شخصیتیں ذاتی اغراض کے تحت شخصی اثرات کو استعمال کرکے اقوام و ملل کو کبھی تباہی کے غار میں ڈھکیل دیتی ہیں اور کبھی وطن پرستی کے جذبہ سے سرشار ہوکر صاحب عزم، لیکن خداترس ہمسایاں وطن کی بہترین خدمات انجام دیتی اوراپنے ملک و ملت کو سر بلندی کے فلک الافلاک پر پہنچادیتی ہیں ۔ اس جنگ کے اسباب و علل کو بھی اگر اسی معیار پر جانچا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کی ذمہ داری بہت بڑی حد تک ہٹلر اور مسولینی کی ہوس ملک گیری پر عاید ہوتی ہے ۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ ایسی دانشمند اور علم سے آراستہ اقوام جیسی جرمن اور اطالوی قومیں ہیں کیوں اور کس طرح ایسے غلط راستہ پر چلی گئیں ۔ اس سوال کے صحیح جواب میں آئندہ دنیا کی فلاح کا راز پوشیدہ ہے ۔ اگر اس سوال کا صحیح جواب معلوم ہو جائے تو دنیا میں آئندہ امن و

انسان کی زندگی بسر ہوسکتی ہے میری رائے ناقص میں اس سوال کے جواب میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ غلط قسم کی تعلیم و تربیت اور آئین حکمرانی کے غلط تصور نے ان اقوام کو باوجود ان کے علم و فضل کے گمراہ بنا دیا ۔ قومی خود داری نے جو بجائے خود ایک بڑی خوبی ہے ان اقوام میں قومی تکبر اور انانیت کی صورت اختیار کرلی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ نئی معلومات جن کے ذریعہ انسان نے سائنس کے توسط سے قدرت کے راز ہائے سر بستہ کا انکشاف کرکے اس کی بہت سی طاقتوں پر قبضہ پایا بجائے انسان کی فلاح اور بہبود کے لئے کام میں آنے کے انسانی تباہیوں اور بربادیوں کے لئے استعمال کی جانے لگیں ۔ نئی ایجادات بجائے اس کے کہ وہ بنی نوع انسان کے لئے راحت رسانی کے ذرائع فراہم کریں وسیع پیمانہ پر جنگی تیاریوں میں صرف کی جانے لگیں ۔ اس کا ایک ہی نتیجہ تھا اور وہ یہ کہ بین الاقوامی شکوک اور بے اعتمادیوں نے بین الاقوامی اعتماد اور خلوص کی جگہ لے لی ۔ ہر نئی مشین کی ایجاد نے انسان کے دست و بازو کو ایک نئی مادی قوت کا مالک بنا دیا ۔ لیکن اس مادی ارتقاء اور اس جسمانی قوت میں ترقی کے ساتھ اس کی روحانی اور اخلاقی قوتوں میں ذرا بھی اضافہ نہ ہوا ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ قومی غرور اور قومی حرص و آز نے بین الاقوامی تعلقات اور رواداری کو پارہ پارہ کر دیا جس نے انجام کار اس جنگ عظیم کی مہیب صورت اختیار کرلیں ۔

فاتح اقوام کی ذمہ داریاں

" ان حقائق کے پیش نظر اس وقت فاتح اقوام پر ایک بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ دنیا میں ایسا نظام قائم کریں جو عدل و انصاف کے مطابق ہو اور جس میں افراد ہی کو نہیں بلکہ اقوام کو بھی جائز آزادی حاصل ہو ۔ انہیں ایسی سیاسی اور اقتصادی تجاویز بروئے کار لانا ہونگی جن کو قومیں بہ طیب خاطر قبول بھی کرلیں اور جو قابل عمل بھی ہوں ۔ انہیں نہ صرف لوگوں کے دماغ کو سدھارنا ہوگا بلکہ ان کے دلوں میں بھی وسعت نظر پیدا کرنا ہوگی ۔ دماغوں کو صحیح تعلیم سے آراستہ کرنا تو ہمارے مدبرین حکمائے نفسیات اور ماہرین تعلیم کا کام ہے ۔ لیکن دلوں میں وسعت نظر پیدا کرنا جو بغیر روحانی ارتقاء کے ممکن نہیں صرف ان لوگوں کا کام ہے جو صاحب فہم و تدبیر بھی ہوں اور اہل دل اور خدا ترس بھی ۔ مذاہب کے بنیادی اصول اس باب میں ہماری رہبری کرتے ہیں ۔ اب یہ کام ہمارے ماہرین تعلیم اور علمائے مذہب کا ہے کہ وہ آنے والی نسلوں کے قلب و دماغ کو حرص و کبر اور اسی نوع کے دوسرے دنی خصائل کا شکار ہونے سے محفوظ رکھیں ۔

ہمیں اپنے شہیدوں کو نہ بھولنا چاہئے

" میں اس موقع پر اقوام متحدہ بالخصوص ہندوستانی اور اور سب سے بڑھکر رعایائے سرکار عالی کے مجاہدین کے جن میں عورت اور مرد سب شامل ہیں کار ناموں کو فراموش نہیں کرسکتا جنہوں نے اپنے خون کی بازی لگا کر اس جنگ کے جیتنے میں حصہ لیا ۔ ان شہدا کی یاد بھی میرے دل میں تازہ ہے جو اپنے ملک و مالک کی حفاظت کے راہ میں جاں بحق ہوچکے ہیں اور وہ بہادر سپاہی بھی مجھے یاد ہیں جو میدان کارزار میں داد شجاعت دیکر زخمی ہونے کے بعد معذور ہوگئے ہیں ۔ لیکن اگر یہ خیال ان کے پسماندگان کے لئے وجہ تسکین ہوسکتا ہے تو میں عرض کرونگا کہ ان کے اعزہ اور اقربا کی قربانیاں بارگاہ ایزدی میں قبول ہوئیں اور خدا نے انہیں فتح و نصرت کے ہم قرین بنادیا ۔

" اس جنگ میں اعلیٰحضرت بندگان عالی و متعالی خسرو دکن و برار نے ابتدا سے اس وقت تک جس گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا وہ محتاج بیان نہیں ۔

جنگی جدو جہد جاری رہے

" فرمان اقدس کی تعمیل اور حضرت جہاں پناہی کی سر پرستی اور راہ نمائی میں حکومت ، عہدہ داران اور رعایائے سرکار عالی نے اس جنگ کو کامیاب بنانے میں بہ دل و جان

حصہ لیا ۔ اس موقع پر میں ان تمام حضرات کا خواہ وہ امیر ہوں یا غریب شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے ''وار فنڈ،، میں چندہ دیا یا ان سختیوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا جن سے اس جنگ کے باعث انہیں دو چار ہونا پڑا ۔ اس جنگ نے جہاں سول عہدہ داران کے کاموں کے بار اور ان کی ذمہ داریوں اور پریشانیوں میں دوگنا اور سہ گنا اضافہ کردیا وہاں اس نے ان میں اشتراک باہمی اور مفاد عامہ کےلئے جذبہ عمل کی ایک نئی روح کو بھی بیدار کردیا ۔،،

شاہانہ رہنمائی ہماری پشت پناہ رہی ہے

آخر میں نواب صاحب چھتاری نے فرمایا : '' میں ان مساعی کےلئے ان جملہ حضرات کا ممنون ہوں لیکن اس کے ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ وہ اس عالم گیر جنگ سے متعلق ہمارے منتہائے مقصود کے حصول اور ایک بہتر مابعد جنگ ہندوستان کی تعمیر کےلئے اپنی جدوجہد کی رفتار کو سست نہ ہونے دیں ۔ یہاں حیدرآباد میں خوش نصیبی سے حضرت حکیم السیاست کی دور رس نگاہیں اور صحیح راہ نمائی ہمیشہ ہماری پشت پناہ رہی ہیں اور حضور پر نور کے سلطنت برطانیہ کے لفظاً و معناً وفادار رہنے کے عزم راسخ سے ہم نے ہمیشہ فیضان حاصل کیا ہے ۔ اس لئے فتح کے اس موقع پر جہاں میں اقوام متحدہ کو مبارکباد دیتا ہوں وہاں یورپ میں اتحادیوں کی اس فتح مبین پر اپنے ولی نعمت کے حضور میں بھی ہدیہ تبریک پیش کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں اور بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہوں کہ وہ دن جلد آئے کہ جاپان کی کامل شکست کی خبر امن عالم کی بشارت کا پیام جان فزا لائے اور ہم بھی دنیا کے دوسرے حصوں کی طرح حضرت حکیم السیاست کے زیر سایہ اس مملکت ابد مدت کی ہر جہتی ترقی کے منصوبوں کی تکمیل کی جانب پوری قوت کے ساتھ متوجہ ہوسکیں ۔ آمین ،، ۔

تقاریب فتح میں خواتین کی شرکت

فتح کی تقاریب میں حیدرآباد کی عورتوں نے بھی شایان شان حصہ لیا ۔ وہ خوش نصیب کہ ہرهائی نس شہزادی صاحبہ برار کی حوصلہ افزا قیادت میں مختلف محاذوں پر لڑنے والے سپاہیوں نیز زخمیوں کےلئے آرام و آسائش کی چیزیں بہم پہونچا کر جنگی کام کرنے میں وہ کسی سے پیچھے نہیں رہیں ۔ ان کی ایک بڑی تعداد تقاریب فتح کے ایک دلچسپ پروگرام میں حصہ لینے کیلئے لیڈی حیدری کلب میں جمع ہوئی ۔

دوسرے دن کا پروگرام

دوسرے دن کے پروگرام کی نمایاں خصوصیت افواج اور جمعیت کوتوالی سرکار عالی کے دستوں کی دلنشین اور شاندار پریڈ تھی ۔ ہزهائینس شہزادہ برار سپہ سالار اعظم افواج آصفی نے ایک خاص بلٹ فارم سے سلامی لی جسے جھنڈیوں پھولوں اور ہاروں سے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا ۔

فوجی جلوس

پریڈ کے بعد ان سپاہیوں کا ایک میل لمبا جلوس فتح میدان کے مشرقی دروازہ سے نکلکر عابد روڈ ، معظم جاہی مارکٹ ، سدی عنبر بازار ، نیا پل اور پتھر گھٹی کے راستہ سے چار مینار روانہ ہوا ۔ جلوس کے آگے آگے توبخانہ کی گاڑیاں بکتر بند موٹریں ، اور حمل و نقل کی گاڑیاں تھیں ۔ ان کے پیچھے گولکنڈہ لانسر ، جمعیت نظام محبوب ، پرنس باڈی گارڈ کے دستے ، پیدل دستے اور کوتوالی بلدہ واضلاع کی جمعیتیں تھیں ۔ تمام دستے چمکدار وردیوں میں ملبوس تھے ۔ ان کی جھنڈیاں ہوا میں اڑ رہی تھیں اور ان کے بینڈ سامعہ نوازی کر رہے تھے ۔ متحدہ اقوام کے پرچم فوجی گاڑیوں پر لہرائے گئے تھے ۔

جلوس کی ایک خصوصیت مختلف اقسام کی قدیم و جدید سواریوں کا ایک اجتماع تھا جن میں اونٹ ، میانے ، سرکاری بگیاں اور سابق میں خانوادہ شاہی کے زیر استعمال رہنے والی دوسری قسم کی سواریاں ، بنڈیاں ، ٹانگے ، فیٹن ، رکشائیں ، موٹریں اور ریلوے بس شامل تھے ۔

ملاحظہ ہو صفحہ نمبر (۳۵)

تاریخ دکن - تاریخ ہند کا خلاصہ ہے

حیدر آباد میں منعقد شدہ تاریخ دکن کانفرنس کا پہلا اجلاس

تاریخ دکن کانفرنس کا پہلا اجلاس انجمن تاریخ دکن کے زیر اهتمام آنریبل ڈبلیو ۔ وی گرگسن صدرالمہام مال وکوتوالی و رسد سرکار عالی کی صدارت میں منعقد هوا ۔ مقامی اور بیرون ریاست کے ماهرین تاریخ کی ایک بڑی تعداد نے اس اجلاس میں شرکت کی ۔ هزاکسلنسی نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی کی ناگزیر عدم موجودگی میں نواب سر مہدی یار جنگ بہادر سابق صدرالمہام تعلیمات سرکار عالی نے کانفرنس کا افتتاح فرمایا ۔ نواب صاحب نے کانفرنس میں اعلی حضرت شہریار دکن و برار کا وہ حکیمانہ پیام پڑھکر سنانے کی عزت حاصل کی جس میں سلطان العلوم نے تاریخ دکن کے مطالعہ خصوصی کی اهمیت واضح فرمائی هے تاکہ شمال اور جنوب کی قوتوں کے باهمی رد واخذ کے نتیجہ کا ٹھیک اندازہ لگایا جاسکے ۔

اپنے خطبۂ استقبالیہ میں نواب علی یاور جنگ بہادر معین امیر جامعہ عثمانیہ و صدر مجلس استقبالیہ نے فرمایا کہ دکن کی تاریخ هندوستان کے تمام شاندار مظاهر کی آئینہ دار هے ۔ اس لئے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس کی وسعت و همہ گیری اس کا تنوع اور بوقلمونی اور اس میں بسنے والی اقوام کی گراں قدر روایات اس کے زیادہ خورد بینی مطالعہ کے لئے کافی وسیع میدان فراهم کرتی هیں ۔ انہوں نے اس کام پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی جو تاریخی تحقیق و مطالعہ کے سلسلہ میں اندرون دو سال حیدرآباد میں انجام پایا هے ۔ انہوں نے فرمایا کہ حکومت سرکارعالی قابل ستایش هے کہ اس نے یورپ میں اور بحرالکاهل کے پار توپوں کی گھن گرج آواز کے باوجود باموقع اور دانشمندانہ فیاضی کے ذریعہ اس کام کی اور دوسری تہذیبی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی ۔

اپنے خطبۂ صدارت میں آنریبل مسٹر ڈبلیو ۔ وی گرگسن نے دیہاتی اور قبائلی زندگی کو پیش کرنے کے لئے صرف عام عجائب خانوں کی اهمیت هی پر زور نہیں دیا بلکہ ایک ایسے عجائب خانہ کی ضرورت بھی بتلائی جو مغل دور اور قطب شاهی عہد کے نوادر پر مشتمل هو ۔

مآثر تاریخی کا مخزن

کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے نواب سر مہدی یار جنگ بہادر نے فرمایا ”یہ محض اتفاق نہیں ہے کہ دکن گاواں کے مدرسہ اور اورنگ آباد میں پن چکی اور بی بی کے مقبرہ کا مخزن بن گیا ہے۔دکن اپنے جغرافیائی محل وقوع کے لحاظ سے بجا طور پر ہندوستان کا قلب کہلائے جانے کا

پیام شاہانہ

”میں ان مختلف اداروں اور افراد کو مبارک باد دیتا ہوں جنہوں نے اجتماعی طور پر دکن ہسٹری کانفرنس اور دکن ہسٹری ایسوسی ایشن کا انتظام کیا ہے ۔ میں ان بیرونی علماء کا بھی دلی خیر مقدم کرتا ہوں جو کانفرنس کی پہلی میقات میں شرکت کے لئے میری مملکت کے دارالحکومت میں آئے ہیں ۔

تاریخ ہند کے وسیع منظر میں تاریخ دکن گویا خود تاریخ ہند مختلف نسلوں اور ثقافتوں اور مختلف ترقیات میں ان کے غیرفانی اثر کا ایک خلاصہ ہے جو ان ادوار میں عمل میں آئی ہیں ۔ ان مختلف عناصر کا تاریخ ہند سے بہ حیثیت مجموعی امتزاج اور تخصیص و ترکیب کا عمل غالباً شمال و جنوب کی ان قوتوں کے مطالعہ کا ایک دلچسپ موضوع فراہم کریگا جنہوں نے تاریخ کی رفتار کا تعین کیا ہے ۔ اس قسم کا مطالعہ خاص نظری دلچسپی کا حامل نہیں ہوگا اگر ایسے جنگوں اور خانوادوں کے عروج و زوال کی تاریخوں تک محدود رکھنے کی بجائے اس میں مختلف عہدوں کے باشندوں کی زندگی کے اہم پہلوؤں کو شامل کرلیا جائے ۔

تاریخ کے اس وسیع نظریہ سے تاریخی معلومات کو موجودہ متعدد مسائل پر منطبق کرنے میں مدد ملے گی جو اس وقت ماہر نظم و نسق یا ماہر عمرانیات کے سامنے پیش ہیں ۔

میری حکومت کو ان تمام مساعی سے گہری دلچسپی ہے اور وہ جامعہ دفتر دیوانی اور محکمہ آثار قدیمہ کی وساطت سے نیز علماء کی جماعتوں اور انفرادی علماء کو عطایا دے کر مذکورۂ بالا مقاصد کی پیش رفت میں منہمک ہے۔ میری حکومت ان تمام مساعی میں نیز تاریخ دکن کی تدوین میں جو حال میں شروع کی گئی ہے ان بیرونی علماء کے تعاون کا خیر مقدم کریگی جنہیں تاریخ دکن سے دلچسپی ہے۔

کانفرنس اور ایسوسی ایشن دونوں اس تعاون عمل کے حصول اور اسے عملی شکل دینے کیلئے خوش آیند مرکز قرار پائیں گے میں آپ کے مباحث کا گہری دلچسپی سے مطالعہ کروں گا اور آپ کی ان مساعی پر میری ہمدردانہ نظر رہے گی جو کانفرنس اور ایسوسی ایشن کے مقاصد و مفادات کی بقا و ترقی کے لئے کی جائیں “۔

تاریخ ہندکی بعض مشہور یادگاروں جیسے الورہ اور ایجنٹہ کے خوبصورت غاروں اور رامپا اور پالم پیٹھ کے شاندار منادر یا ازمنہ وسطی کی تہذیب کی نشانیوں مثلا بیدر میں محمود مستحق ہے۔ اس طرح یہ فطری امر تھا کہ یہ سلطنتوں کے قیام کے لئے میدان کار زار بنے اور ازمنہ قدیمہ وسطی و جدیدہ میں متعدد اقوام کا وطن قرار پائے ۔

''آپ کو اپنے دوران قیام حیدرآباد میں سرکاری عجائب خانه دفتر دیوانی اور کتب خانه آصفیه کے معائینه کا موقع ملے گا - جامعه کے ساتھ ساتھ یه ادارے ان تہذیبی سرگرمیوں کے آئینه دار هیں جن پر حکومت کی مسلسل توجه مبذول رهی هے اور جن کی وه حوصله افزائی کرتی رهی هے - تاریخ دکن کے میدان میں ابھی بہت کچھ کام هونا هے - یه ایک خوش آیند خیال هے که ان عظیم الشان اداروں کو مرکزی حیثیت سے استعمال کرتے هوئے تمام تاریخی سرگرمیوں کو اس حد تک وسعت دی جائے که بیرونی علماء کا تعاون عمل حاصل هوسکے ''-

دکن کی فیصله کن حیثیت

نواب علی یاور جنگ بہادر نے فرمایا - ''جیسا که ارشاد همایونی هوا هے دکن کی تاریخ هندوستان کی تاریخ کا خلاصه هے - یه تاریخ هند کے تمام اهم مظاهر کو منعکس کرتی هے اور اس کے عظیم تر درده بر خود بھی اپنا پرتو ڈالتی هے - اس لئے تاریخ هند کے اس وسیع منظر میں اس علاقه کی تاریخ کے مزید خورد بینی مطالعه کے لئے کافی بڑا میدان هے جو دکن کے نام سے موسوم هے - کیونکه یه علاقه اپنی خصوصیات ، اپنی همه گیری و تنوع اور اپنی متعدد اقوام کی شاندار روایات کی وجه سے امتیازی حیثیت رکھتا هے اس کی خصوصیت یه هے که اس نے جغرافیائی اتحاد کے درمیان اور متعدد یلغاروں کے باوجود اپنی انفرادیت قائم رکھی شمال کے حملوں کے مقابله میں جنوب کی مزاحمت ان مرکز گریز قوتوں کی ایک مثال هے جنہوں نے هندوستان کے طول و عرض میں ایک هی حکومت قائم کرنے کی متواتر کوششوں کو ناکام بنادیا تھا اور اس علاقه پر مغلوں کا قبضه هوجانے کے بعد بھی یہی انفرادیت قائم رکھنے کا جذبه حیدرآباد میں بیدار هوا - ویسے بھی دکن کو جو تقریباً پورے جزیره نما پر پھیلا هوا هے هندوستان کی تاریخ کے مختلف زمانوں میں فیصله کن حیثیت حاصل رهی هے - اٹھارویں اور انیسویں صدیوں کے واقعات میں اس کا اسقدر اهم حصه هے که عهد حاضر کے نقطهٔ نظر سے غالباً کبھی بھی نه رها هوگا - یہیں فرانسیسیوں نے قیام سلطنت کی لڑائی میں هزیمت اٹھائی - یہیں حیدرآباد کے ساتھ پہلے معاهده معاونت کی شکل میں وه ابتدائی برطانوی تجربات پایه تکمیل کو پہونچے جو اودھ میں کئے گئے تھے اور اسی معاهده کی مبادیات کا اطلاق ریاستی نظام پر کیا جانے لگا - هندوستان میں برطانوی اقتدار اعلیٰ کو ایک ایسی طویل اور گرد آلوده سڑک سے گزرنا پڑا جو سرینگا پٹم سے هوتی هوئی پونا اور ناگپور جاتی تھی اور بالآخر دکن هی میں غدر کے تند و تیز سیلاب کا زور ٹوٹا -

نظام العمل

''کانفرنس کا پہلا اجلاس بجا طور پر اس بڑی ریاست کے پایۂ تخت نیز اس وسیع جامعه کے احاطه میں منعقد هورها هے - کیونکه اس نے تاریخ دکن کے مطالعه کو ترقی دینے کے لئے خاص جدو جہد کی هے اور شعبه تاریخ کے نصاب میں اس موضوع پر ایک علحده پرچه شامل کیا هے - اب تاریخ دکن کا ایک عجائب خانه قائم کرنے اور تاریخ کی ڈگری کے لئے مقررکرده نصاب میں علم آثار قدیمه کو دکن کے حواله خصوصی کے ساتھ شامل کرنے کی تجویز کی گئی هے - ممکن هے که علوم معاشریه کا بھی ایک شعبه قائم کیا جائے جس میں تہذیب بشری کا مضمون شریک هوگا - مسٹر گرگسن کا به خیال هے که اس نصاب کا دائره ریاست کے قبائلی باشندوں میں عملی کام کرنے پر بھی حاوی هو تاکه موزوں اشخاص کو ایسی گرانقدر تربیت دی جائے جیسے قبائلی باشندوں میں کام کرنے یا پھر معاشری خدمت انجام دینے کے لئے افادی طور پر استعمال میں لایا جاسکے - دکن کی ایک جامع تاریخ مرتب کرنے کی اسکیم کا کام اطمینان بخش طور پر جاری رها اور مسٹر یزدانی کی ادارت میں عهد قدیم کی پہلی جلد قریب الختم هے - ریاست میں انہوں نے جو انفرادی کام کیا هے اور علم آثار قدیمه کی جو خدمت انجام دی هے اس کو بجا طور پر ''مهتم بالشان '' کہا جا سکتا هے - محکمه آثار قدیمه نے ماقبل تاریخ کے مقامات کی حفاظت و نگہداشت سے متعلق ایک اسکیم کو روبه عمل لانا شروع کیا هے - حکومت هند کے قائم کرده بورڈ کے مسائل اصولوں پر ایک مشاورتی بورڈ کو اس محکمه

سے ملحق کیا گیا ہے تاکہ وہ آثار قدیمہ کے تمام مختلف النوع اور وسیع شعبوں میں اس محکمہ، جامعہ اور دوسرے علمی اداروں اور افراد کی مساعی میں باھمی ربط و ہم آھنگی پیدا کرے۔ مزید توسیع کے خاکوں میں کھدائی کے مقامات پر اور بیدر جیسے تاریخی شہروں میں مقامی عجائب خانوں کا قیام بھی شامل ہے جس کی بدولت اضلاع کے باشندے بھی تاریخ اور تاریخی پس منظر سے روشناس ہوسکیں گے ۔ ریاست میں مسلم اور تلنگی کتبات پر معتدبہ کام ہو چکا ہے۔ اب کنڑی کے کتبات کے ذخیرہ پر توجہ مرتکز کی جارہی ہے ۔ایک مجلس قائمہ کی زیر ہدایت تاریخی دستاویزات کی حفاظت، ترتیب ، تدوین و اشاعت کے لئے دفتر دیوانی میں ایک ماہر تاریخ کا تقرر کیا جارہا ہے ۔ تقریباً (۲) کڑوڑ دستاویزات کے اس ذخیرہ میں اشاریاتی کارڈوں کی ترتیب کا کام شروع ہوچکا ہے ۔ اور عہد شاہ جہاں کے فارسی دستاویزات اور تقریباً ایک لاکھ مرھٹی دستاویزات کے فہرستوں کی تیاری کی طرف بھی قدم اٹھایا گیا ہے ۔ اول الذکر کام کے لئے ڈاکٹر یوسف حسین خاں اور ثانی الذکر کام کے سلسلہ میں تاریخ مرہٹہ کے ماہر مسٹر سر دیسائی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے گراں قدر امداد دی اور اب بھی دے رہے ہیں اگر حکومت پسند کرے تو بہت جلد حیدرآباد کے تاریخی دستاویزات سے متعلق ایک کمیشن مقرر کیا جائے گا اور اس کی شاخیں اضلاع میں پھیلا دی جائیں گی تاکہ علاقہ واری سروے کا کام شروع کیا جائے۔ دفتر دیوانی کی مجلس قائمہ کے ایما سے سنہ ۱۹۰۰ء سے قبل کے تمام دستاویزات کو مختلف دفاتر معتمدین سے اس دفتر میں منتقل کرنے کے حالیہ فیصلہ کی بدولت قدیم دستاویزات کو ایک مرکز پر جمع کیا جاسکے گا اور ان کی مناسب ترتیب و حفاظت ہوسکے گی ۔

تاریخ کا معاشی پہلو

"میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ تقریباً گذشتہ دو سال کے دوران میں انجام دیے ہوئے کام کے اس اجمالی خلاصہ میں تاریخ دکن کے معاشی پہلوؤں کی نسبت کچھ بھی نہیں کہا گیا ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ اس میدان میں کوئی کام ہی نہیں ہوا ہے ۔ عوام کی کوئی تاریخ جو مختلف زمانوں کے معاشی حالات کا جائزہ نہ لے مکمل ہی نہیں ہوسکتی اور تاریخ کی مادیاتی تعبیر کا منکر بھی نوع انسان کی زندگی و تاریخ کی تشکیل میں معاشی عناصر کی اہمیت سے انکار نہیں کرے گا ۔ میں اس تجویز کو خاص کر اس جامعہ کے ماہرین تاریخ کے آگے تاریخ دکن کے حوالہ خصوصی کا لحاظ کرتے ہوئے پیش کر رہا ہوں ۔

کار دشوار

"تحقیق کوئی آسان کام نہیں ہے ۔ لیکن تاریخی چھان بین کا کام بہت زیادہ دقت طلب ہوتا ہے ۔ ایک ایسے میدان میں جہاں ، واقعات کی قدریں تغیر پذیر ہوتی ہیں اور حقائق جدیدہ مسلمات سابقہ کی دیواروں میں رخنہ اندازی شروع کردیتے ہیں تاریخی تحقیق کا کام کرنے والے کو مسلسل تجسس و تفحص کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ اور اس کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کا ذہن فضائے بسیط کی طرح وسیع ہو۔ اس کا راستہ دشوار گزار اور پر خطر ہوتا ہے اور واقعات کی باقاعدہ و منظم جانچ کے جدید طریقوں کی وجہ سے اس پر یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ قابل اعتماد اور نا قابل اعتماد ذرائع کا فرق متعین کرے ۔ یہ ایک انتہائی محنت طلب اور صبر آزما کام ہے ۔ لیکن اگر وہ ازمنہ ماضیہ کے سفر میں سلامت روی چاہتا ہے تو اس کی تکمیل ناگزیر ہے کیونکہ حقیقت کا کھوج نہیں لگایا جاسکتا تاوقتیکہ کسی واقعہ کسی سنہ حادثہ یا کسی تذکرہ یا بیان کو ان بے شمار کسوٹیوں پر اچھی طرح نہ پرکھ لیا جائے جن سے خود کسی نامہ نگار یا مورخ کی قدر و اہمیت متعین ہوتی ہے ۔ اس کے بعد جو نتیجہ نکلتا ہے وہ خود مورخ کی پیداوار ہوتا ہے کیونکہ دو مختلف اشخاص ایک ہی واقعہ اور اعداد و شمار سے دو مختلف نتائج اخذ کرسکتے ہیں اور یہ مسلم ہے کہ مورخ ذاتی خیالات و معتقدات کے اعتبار سے آزاد ہوتا ہے ۔ لیکن

ایک خاص ذھنی تربیت کے تحت تحقیق کا جو نظریہ قائم ہوتا ہے وہ حقائق کو محض وھم و خیال کی سرحدوں میں داخل ہونے سے روکتا ہے اور واقعات کی ایک ایسی دیوار کھڑا کردیتا ہے جو تعصب و تجسس کے آغاز سے پہلے اخذ کئے ہوئے موضوعی نتائج کو مسترد کردیتی ہے ۔ لہذا اہمیت رکھنے والی چیز گویا وہ خام مال ہے جس سے مصنوعات تیار کئے جاتے ھیں ۔

"اس لئے اگر یہ انجمن اور کانفرنس تاریخ دکن کے خام مال کا تعین کرنے اور کھوٹ کی شناخت کرنے ، اسے تولنے اور پرکھنے کے لئے متعدد علماء کو ایک مرکز پر جمع کرے تو بڑی خدمت انجام دے گی ۔ باقی چیزیں کارخانہ کے ساز و سامان اور کارکن کی صلاحیت کار پر منحصر ہوتی ہیں ۔

تاریخی نامہ نگاروں کی نہیں بلکہ مورخین کی ضرورت ہے

"الغرض ہمیں جس چیز پر زور دینا چاہئے وہ بیدار کا اعلی معیار ہے بالفاظ دیگر ہمیں ایک معمولی سے پمفلٹ کو بڑھا چڑھاکر ایک عالمانہ مقالہ کی حسب دینے سے احتراز کرنا چاہئے ۔ ورنہ ہماری جامعات کے کارخانہ کی ضرورت نہیں ہے اور تاریخ کی خدمت ایسے اوچھے مورخین کرتے رھیں گے جو اپنے نام نہاد تاریخی واقعات کے ہیروں کی اپنی بیچ کی انگلی پر مماس کرتے ھیں ۔ بنیادی چیز یہ ہے کہ ہمیں تاریخی نامہ نگاروں کی نہیں بلکہ شوقیہ اور پیشہ ور مورخین کی ضرورت ہے "

انضمام

اپنے خطبہ کے آخر میں نواب علی یاور جنگ بہادر

تاریخ دکن کانفرنس

نے فرمایا :— ہم ”مقامیت“ کی تعلیم دینے یا اپنے احساس تناسب و تناظر کو فراموش کرنے کے لئے جمع نہیں ہوئے ہیں - دکن کا خطہ ممالک محروسہ سے بڑا ہے - نیز وہ ایک وسیع تر علاقہ کا جزو ہے - جزو کا خوردبینی مطالعہ کرتے وقت ہمیں کل کو فراموش نہ کرنا چاہئے - اور نہ ہی ہمیں جزئیات پر اس طرح توجہ کرنی چاہئے کہ مجموعی سیئے نظر سے چھپ جائے - جن لوگوں کے ذہن میں پہلے پہل اس کانفرس اور انجمن کا خیال پیدا ہوا انکا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا کہ تاریخی محاذ پر ناقابل تسخیر مورچے تعمیر کرکے دریائے نربدا کے جنوب میں تاریخ کا ایک فولادی حلقہ بنایا جائے - وہ یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ خود اپنے قلمرو دکن میں مٹی کی دیوارین اٹھائی جائیں - اس کے برخلاف انہیں تاریخ ہند میں اجزاء تاریخ دکن کے زیادہ مکمل انضمام پر ایقان تھا - اگر ہمیں احساس تناسب کے فقدان کا قصور وار ہی ہونا ہے تو مخالف سمت میں قصور وار ہونا چاہئے - آئیے دریائے نربدا کو عبور کریں اور لنکا کے باشندوں کی طرح جن کا ادعا تھا کہ ہندوستان سیلون میں شامل تھا ہندوستان کو اپنی ملکیت قرار دیں اور فاتحانہ جذبہ کے ساتھ دکن کی تاریخی سرحدوں کو ہندوستان کی قدرتی سرحدوں تک وسعت دیں - ،،

خطبۂ صدارت

اپنی تقریر کی ابتداء میں مسٹر ڈبلیو وی - گرگسن نے تاریخ دکن کے مختلف ادوار کے دلکش مناظر پر سرسری لیکن دلاویز انداز میں تبصرہ کیا اور تاریخی تحقیقات کے لئے پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو کام میں لانے کی اہمیت پر زور دیا - انہوں نے یہ سوال کیا - تاریخ سے تفریحی یا پیشہ ورانہ دلچسپی رکھنے والا وہ کون شخص ہے جو دکن کے اس خطہ میں رہتے ہوئے یا خدمت کرتے ہوئے اس کے ماضی کی عظیم الشان و رومان انگیز داستان سے فیضان نہ حاصل کرے ؟ خود انہوں نے اس واقعہ سے اکتساب فیض کیا ہے کہ اس ریاست ابدمدت کا ہر ضلع اپنی علحدہ تاریخ اور روایات رکھتا ہے جن کی زندہ مثال تاریخی منادر و مساجد جھیلیں اور پہاڑی قلعے ہیں - متعدد اضلاع میں سنگ تراشی کے اعلی نمونوں ، فصیلوں چٹانوں میں تراشی ہوئی پناہ گاہوں (جن میں سے بعض ابھی تک آباد ہیں) سنگی قطار بندیوں ، مزاروں اور مقبروں کی موجودگی تاریخ کے فراموش کردہ زمانوں کو یاد دلاتی ہے ،، - صدر نے یہ بھی فرمایا :— ” دکن میں اس کے ماضی اور اس کی دلاویزنسانیوں سے آنکھیں بند کرکے سفر کرنا ایسی بہت ساری چیزوں سے محروم ہوجانا ہے جن سے زندگی میں جان پڑتی ہے کام کرنے میں مزا آتا ہے اور مستقبل پر امید اور حوصلہ افزا بنتا ہے - ،،

وسیع میدان کار

کانفرنس کے مقصد کے عملی پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر گرگسن نے فرمایا ”اپنی تقریر میں نواب علی یاور جنگ بہادر نے حیدرآباد کے تاریخی دستاویزات کے ایک کمیشن کے قیام کی تجویز پیش کی ہے جس کی اضلاع میں شاخیں قائم کی جائیں گی تاکہ وہ علاقہ واری سروے کا کام شروع کریں - اس تجویز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ حیدرآباد کے متعدد امراء کے پاس قدیم اور نایاب چیزوں کے بیش بہا ذخائر موجود ہیں - حیدرآباد میں متعدد نفیس خانگی کتب خانہ جات ازمنہ وسطی اور اس کے بعد کے زمانہ کے فارسی اور اردو مخطوطات اور مطبوعہ کتب سے بھرے پڑے ہیں جو زبان حال سے اپنی ترتیب و اشاعت کے لئے مطالبہ کررہی ہیں - نواب علی یاور جنگ بہادر نے دفتردیوانی کے عظیم الشان ذخیرہ کا ذکر فرمایا ہے جہاں تمام اقسام کے (۲) کروڑ سے زیادہ دستاویزات میں سے صرف (۳) لاکھ دستاویزات کی (جن میں عطیات کے دستاویزات بھی شامل ہیں) فہرستیں پرانے غیر تشفی بخش طریقہ پر مرتب کی گئی تھیں اور اب تک صرف (۳) ہزار دستاویزات کو جدید ”کارڈ انڈکس ،، کے طریقے پر درج فہرست کرلیا گیا ہے -

اس ضمن میں ابھی بہت کچھ کام باقی ہے اور نہیں کہا جاسکتا کہ اس سلسلہ میں کیا انکسافات ہوں گے۔ سر دست دفتر دیوانی کا موازنہ ۱ ۲/۳ لاکھ روپے ہے۔ ہمیں ان مصارف میں دوگنا بلکہ تگنا اضافہ کرنا چاہئے تاکہ دفتر دیوانی فی الواقع تاریخی تحقیقات کا مرکز بن سکے۔

معاشی تاریخ کے لئے قیمتی مواد

دکن کی تفصیلی معاشی تاریخ کی ضرورت کا مجھے گہرا احساس ہے۔ ایسے مطالعہ کے لئے بھی ہمارے پاس دفتر دیوانی میں مالگزاری کے بندوبست سے متعلق پرانے فارسی دستاویزات اور اجرتوں اور قیمتوں کے نرخناموں کی شکل میں بیش بہا مواد موجود ہے جو تاریخ اور معاشیات کے محققین کو دعوت فکر و عمل دے رہا ہے۔ اگر مشہور مورخ ڈبلیو ایچ مورلینڈ کو مغلیہ دور کے ہندوستان کی معاشی تاریخ کے لئے ایسے دستاویزات دستیاب ہوسکتے تو انہیں وہ انتہائی گرانبہا سرمایہ تصور کرتے۔

عوام کا غیر تحریری ادب

اس سے پہلے میں نے گونڈوں کے ادب کے بارے میں تحقیقات کے ایک اور میدان کا جو ذکر کیا تھا اس کی طرف محققین اور خاص کر اس کانفرنس کی توجہ مبذول کرنی ضروری ہے۔ گولکنڈہ، ورنگل، دولت‌آباد، اورنگ‌آباد اور شورا پور جیسے تاریخی مرکزوں کے اطراف متعدد مواضعات میں عہد ماضی کی حکایات اور گیتوں کے ایسے ذخائر موجود ہیں جن کی طرف اب تک کوئی توجہ نہیں کی گئی ہے۔ ممکن ہے کہ اس ابتدائی ادب میں واقعات اور توہمات کا اس طرح امتزاج ہوا ہو کہ اس سے حقیقی تاریخ کا اخذ کرنا مشکل ہوجائے۔ لیکن ایسے ادب کو باقاعدہ طور پر جمع کرنے سے یہ معلوم ہوسکے گا کہ سابق میں دیہاتی قوت متخیلہ کن چیزوں سے متاثر ہوئی تھی، حکمراں خاندان کی تبدیلیوں اور چڑھائیوں کا اس پر کیا رد عمل ہوا تھا اور اپنی پسندیدہ چیزوں کے غائب ہو جانے کا اسنے کیا اثر قبول کیا تھا۔ وسطی ہندوستان کے لئے ڈاکٹر ویریرالون ایسی ہی نوعیت کا کام انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے جمع کردہ مواد کو ''وسطی ہند کے غیر تحریری ادب کے نمونوں'' سے موسوم کیا ہے۔ اس کا کچھ حصہ آکسفورڈ یونیورسٹی کی طرف سے دو کتابوں میں، جو سات یا آٹھ جلدوں کے مجوزہ سلسلہ کی کڑیاں ہیں، شایع ہوچکا ہے۔ ان میں سے ایک کتاب کا نام ''میکل پہاڑیوں کے عوامی گیت'' اور دوسری کا ''مہاکوشل کی عوامی کہانیاں'' ہے۔ عادل‌آباد میں ہیمن ڈارف نے جو تحقیقاتی کام کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود ہمارے دکنی قبائل میں ایسے مواد کا قیمتی ذخیرہ موجود ہے جس کے کچھ حصہ کو حال ہی میں ہماری حکومت نے گونڈی زبان اور ناگری رسم الخط میں شایع کیا ہے تاکہ اسے گونڈوں کے علاقہ میں نئے قبائلی مدارس کے لئے نصابی کتب کی حیثیت سے استعمال کیا جائے۔ ایسے مواد کو باقاعدہ طور پر قلمبند کرنے کی ہندوستان میں ایک عرصہ سے ضرورت تھی۔ بہت کم چیزوں کا مطالعہ اس قدر صحت بخش قومی وقار کے جذبہ کی نشو و نما کرسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں یورپ میں خاص کر اسکینڈینیویائی اور ٹیوٹانی ممالک اور انگلستان اور آئرستان میں زبردست کام کیا گیا ہے۔ اس کی ابتداء کا سہرا سویڈن کے سر ہے۔ یہ کام وہاں سنہ ۱۶۳۰ع میں شاہ گستاوس اڈولفس دوم کے زیر اہتمام منظم طریقہ پر شروع کیا گیا تھا۔ میں اس بات پر زور دونگا کہ خود ہماری جامعہ اس کانفرنس کے مباحث سے استفادہ کرکے دکن میں بھی ایسے ہی کام کا آغاز کرے قبل اس کے جدید زندگی کے معیاروں کو یکساں اور عام بنانے کا عمل بھاٹوں اور قصہ گویوں کی آوازوں کو خاموش کردے۔ نیز میرا خیال ہے کہ حیدرآباد کے دیہی اور قبائلی باشندوں کی زندگی کو پیش کرنے کے لئے صرف عام عجائب خانوں ہی کی نہیں بلکہ اس سے بڑھکر مغلیہ دور اور قطب شاہی عہد سے متعلق ایک عجائب خانہ کی بھی فوری

ضرورت ہے ۔ اگر اس میں مزید تاخیر روا رکھی جائے تو اندیشہ ہے کہ اس سامان کا ایک بڑا حصہ جوخانگی ملکیت ہے قدیم خاندانوں کے انتشار کی وجہ سے یا هراج خانوں کی زینت بن کر غائب ہوجائے ۔ اگر اس غرض کے لئے حکومت شہر کے قدیم محلات میں سے کوئی ایک محل حاصل کرے یا گولکنڈہ کے محلات میں کسی ایک محل کے استعال کی اجازت دے اور اسے تصویروں ، چینی کے برتنوں ، آرٹ کے نمونوں اور مخطوطات سے آراستہ کیا جائے تو یقین ہے کہ اس سے نہ صرف محققین بلکہ ساری نئی نسل اکتساب فیض کرسکے گی ۔ میں پورے یقین کے ساتھ توقع رکھتا ہوں کہ اس کام کو آگے بڑھانے میں نہ صرف یہ عظیم الشان جامعہ ، اپنے نئے معین اسٹر کے تحت جسے تاریخی تحقیقات سے گہری دلچسپی ہے ، نمایاں حصہ لے گی اور نہ صرف یہ کانفرنس اور اس کے نتیجہ کے طور پر قائم ہونے والا متوقع مستقل ادارہ اس کام کی رہنمائی کرے گا بلکہ علوم معاشریہ وانسانیات کے اس مجوزہ شعبہ کی کوششوں سے جس کا نواب علی یاور جنگ بہادر نے تذکرہ فرمایا ہے اور سب سے بڑھکر حیدرآباد کے متعدد امراء اور تاریخی سواد جمع کرنے والے دوسرے اصحاب کی فیاضی اور سر پرستی سے بھی اس کی تکمیل میں بڑی مدد ملے گی ۔ یہاں بھی ہماری جامعات اور کلیہ جات کے تربیت یافتہ طیلسانین کے روزگار کے لئے وسیع راہیں کھلتی ہیں ۔

ارتباط کار

انجمن تاریخ دکن حیدرآباد پر اپنی توجہ مرکوز کرکے اور موجودہ کانفرنس کی طرح ایک سالانہ کانفرنس کا انعقاد کرکے اس نوعیت کے تمام کاموں میں ایک نئی جان ڈال سکتی ہے ۔ حیدرآباد میں ایک عرصہ سے انجمن تاریخ و آثار قدیمہ قائم ہے ۔ لیکن اس کے اراکین کی تعداد محدود رہی ہے اور اس کے جلسے شاذ ونادر ہوتے رہے ہیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس انجمن کو انجمن تاریخ دکن میں ضم کر دیا جائے جو ایسے تمام مراکز پر جہاں تاریخ و آثار قدیمہ سے دلچسپی پائی جاتی ہے شاخیں قائم کرکے اپنے آپ کو تقویت پہونچائے ۔ ہم نے فطری طور پر حیدرآباد کو اس انجمن کا مرکز قرار دیا ہے تاکہ جنوبی ہند کی تاریخ کے وارث کی زندہ روایات سے فائدہ اٹھایا جاسکے ۔ لیکن ہم تاریخ دکن کا محض حیدرآبادی نقطہ نظر سے مطالعہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے ۔ بلکہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ تاریخ دکن کے تمام طلباء کے کام میں ہم جس قدر ربط و ہم آہنگی پیدا کریں گے اس انجمن کے مقاصد کی تکمیل میں ہم کو اسی قدر زیادہ کامیابی ہوگی ۔ ہمیں امید ہے کہ یہ انجمن ہمارے علماء اور ہندوستان اور بیرون ہند کے علماء کے درمیان رابطہ پیدا کرے گی ۔ ہمیں اس پر بھی بھروسہ ہے کہ ایک ایسے علاقہ کے روایاتی مرکز میں ، جس نے ہندوستان کی تاریخ میں شاندار حصہ لیا ہے اور آیندہ بھی لیتا رہے گا ، ایسی انجمن کی موجودگی تاریخ اور خاص کر تاریخ دکن کے مطالعہ کے لئے دلچسپی پیدا کرنے اور اسے قائم رکھنے کا باعث ہوگی ۔ میری تمنا ہے کہ تمام ہندوستان کے علماء کا یہ اجتماع نہ صرف ماہر نظم و نسق میں بلکہ جنوبی ہند کے سیاست کار اور سیاسی شعور رکھنے والے شہری میں بھی ہمارے معاشرتی انتظامی اور سیاسی مسائل کے تاریخی پس منظر کو سمجھنے کا وہ احساس پیدا کرے جس کی ضرورت کا حضرت اقدس واعلی نے اپنے حکیمانہ پیام میں تذکرہ فرمایا ہے اور جس کے بغیر ان مسائل کا کوئی تشفی بخش حل نہیں نکل سکتا ۔

جمیل احمد

حیدر آباد میں فٹ بال کی سرگزشت

اگرچہ ایسا کوئی مستند مواد موجود نہیں جس کی بنا پر یہ کہا جاسکے کہ حیدر آباد میں فٹبال کا کھیل کب شروع ہوا تھا ۔ تاہم یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کھیل کو انگریزوں نے ہندوستان اور حیدر آباد میں بہ یک وقت رائج کیا ۔ گو یہ کھیل ہمیں انگریزوں نے سکھایا ہے تاہم انگریز اس کے موجد نہیں ہیں ۔ اس کھیل کے موجد قدیم یونانی اور بعض لوگوں کی رائے میں ''اسکیموس،، ہیں جو اسے نہایت بھدے طریقہ سے کھیلتے تھے ۔ قدیم اہل روما کا بھی دعوی ہے کہ وہ اس کھیل سے اپنا جی بہلاتے تھے ۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ہوا بھرا ہوا ایک گیند بھی استعمال کرتے تھے جسے جدید فٹبال کا پیش رو سمجھنا چاہئے ۔ جزیرہ ''ایمرلڈ،، کے رہنے والے آئرستانی بھی اس مقبول کھیل کے ایجاد کرنے کے دعویدار ہیں ۔ ان کا بیان ہے کہ ان میں دو ہزار سال پہلے بھی یہ کھیل رائج تھا ۔ فی الوقت ہمیں اس سے بحث نہیں ہے کہ فٹبال کا موجد در اصل کون ہے ۔ ہمیں جس چیز سے تعلق ہے وہ یہ ہے کہ اس کھیل نے آج دنیا میں بڑی مقبولیت حاصل کرلی ہے ۔ اس مقبولیت کا راز اس حقیقت میں پوشیدہ ہے کہ یہ کھیل بہت کم خرچ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دیکھنے والوں کے لئے غیر معمولی دلچسپ بھی ہے اور اسے کھیلنے کے لئے نہایت اچھے قوی کی ضرورت ہے ۔ کسی قوم کے لئے صحت جسمانی کی اہمیت پر جس قدر بھی زور دیا جائے کم ہے اور یہ امر موجب طمانیت ہے کہ صحت جسمانی کو ترقی دینے اور اعضاء کو قوی اور خوش نما بنانے والا یہ کھیل ممالک محروسہ کے تمام مدارس میں کھیلا جاتا ہے اور عوام میں کافی مقبول ہے ۔

ابتدائی دور

آج سے تقریباً ۶۰ سال پہلے ، جب حیدر آباد میں فٹبال کا آغاز ہوا تھا ، فطری طور پر نہ تو زیادہ تعداد میں ٹیمیں تھیں اور نہ کھیل کے ماہر ہی تھے ۔ نظام کالج مدرسہ آصفیہ ، سنٹ جارجس گرامر اسکول وغیرہ جیسے چند تعلیمی اداروں نے اس کھیل کو شروع کیا ۔ ان اداروں کے درمیان مقابلے ہوا کرتے تھے ۔ اس ابتدائی زمانے میں نظام کالج کی جانب سے دو ٹورنمنٹوں کا انتظام کیا جاتا تھا ۔ ان میں سے ایک بین المدارس ٹورنمنٹ تھا اور دوسرے ٹورنمنٹ میں خانگی اور فوجی کلب شریک ہوسکتے تھے ۔ اول الذکر ٹورنمنٹ میں ہمیشہ نظام کالج کو اور آخر الذکر میں کسی برطانوی رجمنٹ کی ٹیم کو کامیابی ہوتی تھی ۔ بین المدارس ٹورنمنٹ میں نظام کالج کی کامیابی کی بڑی وجہ یہ تھی کہ کالج کے پرنسپل مسٹر سیٹن اور مسٹر برنٹ اس کھیل میں گہری دلچسپی لیتے تھے اور خود بھی اس کے ماہر تھے ۔ اس ابتدائی زمانہ کے بعض زیادہ مشہور کھلاڑیوں میں ، میر آفتاب علی ، کرنل علی رضا ، بی ۔ کے ۔ آئنگار ، فنگلاس ڈینس گے ، چراغ علی ، آغا یاور علی اور سید محسن تھے ۔ سید محسن اتنے اچھے کھلاڑی تھے کہ وہ کسی اعلی درجہ

کی بین الاقوامی ٹیم میں بھی ممتاز حیثیت حاصل کرسکے تھے -

روز افزوں مقبولیت

حیدر آباد میں فٹ بال کو روز افزوں مقبولیت حاصل ہوتی ہوگئی اور اس کے ساتھ ساتھ ٹیموں اور ٹورنمنٹوں کے تعداد میں بھی اضافہ ہوتا گیا - سنہ ۱۹۱۰ع سے اس کھیل کو بڑا عروج حاصل ہوا - اس سال مسٹر عبدالمجید مرحوم نے کل ہند مجید فٹ بال ٹورنمنٹ کی بنا ڈالی چند سال کے اندر اندر اس ٹورنمنٹ نے اس قدر مقبولیت حاصل کرلی کہ بیرون ممالک محروسہ سے متعدد ٹیمیں اس میں شریک ہونے لگیں - اس زمانہ میں نظام کالج ''میری گوراؤنڈ''، اور ناڑبن کی ٹیمیں سب سے اچھی مانی جاتی تھیں - ان ٹیموں میں اس زمانے کے سب سے اچھے کھلاڑی کھیلتے تھے - نظام کالج کی ٹیم میں عبد الوھاب، قطب علی خاں، غلام محمود فردسی سید محمد ھادی، عبد المجید، صادق حسین اور وزیر علی شریک تھے - ''میری گوراؤنڈ''، میں محمد علی خاں، ریاست علی، محمد عثمان، قمر الدین، فقیر شاہ، دستگیر اور قادر خاں، جیسے کھلاڑی شامل تھے - آخر الذکر ٹیم نے نہ صرف حیدرآباد میں نام پیدا کیا بلکہ جنوبی ہند کے اکثر ٹورنمنٹوں میں نہایت کامیابی کے ساتھ حصہ لیا - سنہ ۱۹۱۰ع تا سنہ ۱۹۲۲ع کے زمانہ کو، جب نواب صاحب ناڑبن مرحوم اس کھیل کے سر پرست تھے، حیدر آباد میں فٹ بال کا عہد زرین کہا جاسکتا ہے - اس زمانے میں حیدر آباد میں

یس - اے - رحیم

فٹ بال نہ صرف سب سے زیادہ مقبول کھیل تھا بلکہ یہی ایک ایسا کھیل تھا جو بڑے جوش اور سرگرمی سے کھیلا جاتا تھا - ان دنوں اسے سال بھر کھیلتے تھے - جس کی وجہ سے کھلاڑیوں کا اعلی معیار بھی قائم رہتا تھا -

عہد زرین

فٹ بال کے اس عہد زرین کے زمانے میں حیدرآباد کے کھلاڑیوں نے ممالک محروسہ کے باھر بھی نام پیدا کیا - ایک زمانے میں تو حیدرآباد کے کھلاڑیوں کی ساکھ اتنی بڑھ گئی تھی کہ علی گڑھ میں یہ روایت پڑ گئی تھی کہ کسی حیدرآبادی کو یونیورسٹی کی فٹ بال ٹیم کا کپتان بنایا جائے - حیدرآبادیوں نے ایسی شہرت حاصل کرلی تھی کہ وہ علی گڑھ میں اس کھیل کے بہترین ماھر مانے جاتے تھے -

عہد زوال

سنہ ۱۹۲۲ع کے بعد سے حیدرآباد میں فٹ بال کا معیار گرنے لگا - ممکن ہے کہ اس کی وجہ کرکٹ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت ہو - یہ کھیل سنہ ۱۹۲۹ع سے سنہ ۱۹۳۶ع تک اپنے عروج کو پہونچا جب کہ یہاں کل ہند معین الدولہ کرکٹ ٹورنمنٹ منعقد ہوتا تھا - تاہم اس زمانے میں جامعہ عثمانیہ کے فٹ بال کلب نے اس کھیل کے معیار کو برقرار رکھنے کے لئے سخت کوشش کی - حیدرآباد ایتھلیٹک اسوسی ایشن نے بھی بین الجنانی، بین الوسطانی بین المدارس اور بین الکلیہ جاتی ٹورنمنٹ شروع کرکے اس کھیل کے معیار کو بڑھانے کی سعی کی - ان ٹورنمنٹوں کا اثر یہ ہوا کہ ان سے نہ صرف نوجوانوں میں فٹ بال کا شوق پیدا ہوا بلکہ

ان کی صحت جسمانی کو بہتر بنانے میں مدد ملی - ایسے ٹورنمنٹوں کی اهمیت پر جس قدر بھی زور دیا جائے کم ھے کیوں که وھی کھلاڑی آگے چلکر نام پیدا کرتے ھیں جو کم سنی سے کھیل میں دلچسپی لیتے ھیں - ان ادارہ جاتی ٹورنمنٹوں کی بدولت حیدر اباد میں فٹ بال کے معیار کے بڑھنے کی علامتیں پائی جانے لگی ھیں اور ایسے کھلاڑی تیار کرنے میں مدد مل رھی ھے جو اعلی درجه کے ٹورنمنٹوں میں حصه لے سکیں -

فٹبال اسوسی ایشن

سنه ۱۹۲۹ع میں مسٹر سید محمد هادی کی کوششوں سے حیدرآباد فٹ بال اسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا - اس کے بعد سے اسوسی ایشن نے اس کھیل کو ترقی دینے کے لئے بڑی جدوجہد کی - ابتدا میں صرف آٹھ کلب اس انجمن سے ملحق تھے - لیکن اب ان کی تعداد ۳۲ ھوگئی ھے - ان میں حیدرآباد سٹی پولس کی ٹیم سب سے اچھی ھے اس نے اس سال بنگلور میں منعقد شدہ کل ھند فٹ بال ٹورنمنٹ میں حصه لیا اور اپنی برتری کا لوھا منوالیا - آج سے پچیس سال پہلے مقامی ٹیمیں ” مجید شیلڈ ،، حاصل کرنے کے لئے فٹ بال کے مقابلوں میں حصه لیتی تھیں - اب اسوسی ایشن کی جانب سے ” حیدرآباد چمپین شپ ٹورنمنٹ ،، کا انتظام کر کے اس شیلڈ کو پھر سے پیش کیا گیا ھے - پچھلے سال اس ٹورنمنٹ کا فائنل نظام کالج پر سٹی پولیس اور گارڈنس کے درمیان ھوا - اول الذکر نے کامیابی حاصل کی اور ھز ھائنس شہزادہ برار نے یه شیلڈ اسے عطا فرمائی -

عبدالمجید

امپائر

کل ھند فٹ بال اسوسی ایشن نے مسٹر سید محمد ھادی مسٹر عبدالرحیم ، مسٹر غلام محی الدین اور مسٹر فصیح الدین ریاض کو درجه اول کے ریفری کے تمغه جات عطا کیے ھیں - حیدرآباد فٹ بال اسوسی ایشن نے بھی ایک ” ریفریز بورڈ ،، قایم کیا ھے جس کی وجه سے ریاست میں اس کھیل کے ریفریوں کی تعداد کافی ھوگئی ھے -

ملاحظه ھو صفحه (۳۵)

قادر خان

ضلع کانفرنسوں کے اجلاس

سیاسی تعلیم کے درس

عادل آباد

عادل آباد کی سالانہ ضلع کانفرنس کا دو یومی اجلاس مسٹر حبیب محمد صوبہ دار ورنگل کی صدارت میں منعقد ہوا ضلع کے عہدہ داروں کے علاوہ مندوبین کی ایک بڑی تعداد نے ، جو مختلف مفادات کی نمایندگی کررہے تھے ، کانفرنس میں شرکت کی ۔

خوش گوار تعلقات

اپنے خطبہ افتتاحیہ میں مسٹر سید قمرالدین اول تعلقدار نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی اور فرمایا کہ یہ عوام اور مقامی عہدہ داروں کو ایک دوسرے سے قریب تر لانے اور ان کے درمیان زیادہ خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کا موثر ذریعہ ہے ۔

گوداوری کی اسکیم ترقیات

ضلع کی صنعتی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ عادل آباد میں متعدد کارخانے قائم کئے گئے ہیں ۔ اس کی وجہ سے صنعتی ترقی کی رفتار تیز ہوگئی ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ یہ ضلع ریاست حیدر آباد کا ''مینچسٹر،، بن جائے گا ۔ اول تعلقدار صاحب نے بتایا کہ ضلع کی آبادی ساڑھے آٹھ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے جن میں سے تقریباً ایک لاکھ افراد کا تعلق صحرائی قبائل سے ہے ۔ قواعد لاؤنی کے تحت انہیں مخصوص علاقوں میں پٹہ پر زمین دی جارہی ہے ۔ انہوں نے اس بات کا انکشاف کیا کہ وادی گوداوری کو ترقی دینے کی اسکیم حکومت کے زیرغور ہے اور اس اسکیم کی تکمیل کے بعد اضلاع عادل آباد و کریم نگر کا (۸) لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہوسکے گا ۔ اس کے علاوہ اس اسکیم کی بدولت وافر مقدار میں سستی برقی قوت مہیا ہوسکے گی جو اس علاقہ کی صنعتی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے میں مدد دے گی ۔

غذائی نظم و نسق

حکومت کی غذائی حکمت عملی کا ذکر کرتے ہوئے اول تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ ضلع کے تمام تعلقوں میں امداد باہمی کے اصول پر انجمن ہائے ترقیات قائم کی گئی ہیں ۔ منجملہ دیگر امور کے یہ انجمنیں اجناس خوردنی کی باقاعدہ وصولی اور تقسیم کا کام بھی انجام دیں گی ۔

محکمہ جاتی سرگرمیاں

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار صاحب نے ضلع میں قومی تعمیر کے مختلف محکموں کی سرگرمیوں پر تبصرہ کیا اور بتایا کہ پچھلے سال جملہ (۱۲۳۰۲۳) روپے مالگزاری کی معاف دی گئی ۔ قواعد لاؤنی کے تحت (۳۲۰۹) ایکڑ اراضی پٹہ پر دی گئیں اور (۱۱۰۴) پلہ تخم گندم اور (۱۳۰۸) پلہ تخم نخود کاشتکاروں میں بطور تقاوی تقسیم کئے گئے ۔ تعلقہ جات عادل آباد ، آصف آباد ، راجورہ ، سرپور ، بوتھ اور اوٹنور کو حکم مشترکہ ادائی حصہ

پیداوار سے مستثنی کیا گیا ۔ فصل خراب ہوجانے کی وجہ سے (۱۶۶۵۷) من جوار (۲۰۳۷) من دھان اور (۱۳۲) من باجرا کی معافی منظور کی گئی ۔ عادل آباد میں چند سال پہلے جدید اصول پر آبرسانی کے جو انتظامات شروع کئے گئے تھے وہ پایۂ تکمیل کو پہونچے ۔ محکمہ حکومت مقامی نے رفاہی کاموں پر تقریباً (۵۸۰۷۰) روپے صرف کئے ۔ تالابوں کی مرمت اور درستگی پر اور بھاری چرو پراجکٹ اور اوہ چرو پراجکٹ کے سلسلہ میں (۲۳۷۸۲۶) روپے خرچ کئے گئے اس کے علاوہ سڑکوں عمارتوں وغیرہ کی تعمیر پر (۱۸۵۸۰۶) روپے کے اخراجات ہوئے ۔

ناخواندگی کا انسداد

ناخواندگی کے انسداد کے لئے محکمہ تعلیمات کی جدوجہد کا تذکرہ کرتے ہوئے صوبہ‌دار صاحب نے فرمایا کہ عادل آباد کے مدرسہ وسطانیہ کو مدرسہ فوقانیہ میں تبدیل کردیا گیا ہے ۔ ضلع میں جملہ (۲۳۶) مدارس ہیں جن میں (۱۲۴۴۶) طلباء تعلیم پارہے ہیں ۔

صوبہ دار صاحب نے بتایا کہ ضلع میں حکومت کی منظور کردہ انسداد ملیریا کی تدابیر پوری طرح اختیار کی گئی ہیں ۔

تجاویز

دوسرے دن کے اجلاس میں صوبہ دار صاحب نے ان کارروائیوں کی تفصیل بتائی جو حکومت نے پچھلے سال کی کانفرنس میں پیش کردہ تجاویز کو عملی صورت دینے کے لئے اختیار کیں ۔ اس کے بعد انہوں نے اس سال کی کانفرنس میں مندوبین کی طرف سے پیش کی ہوئی تجویزوں پر توجہ دی ۔ یہ تجاویز شہری منصوبہ بندی ، غذائی مسئلہ تعلیمی سہولتوں ، دیہات سدھار ، سڑکوں کی تعمیر اور طبی امداد جیسے موضوعات پر مشتمل تھیں ۔ صوبہ دار صاحب نے مندوبین کے سوالات کے مناسب جوابات دئے اور بعض صورتوں میں سوالات اور تحریکات کے ذریعہ پیش کردہ شکایات کا وہیں پر ارتفاع کردیا ۔ متعلقہ عہدہ‌داروں نے صدر کو اپنے محکموں سے متعلقہ امور پر معلومات بہم پہونچائیں ۔

احساسات کا خلوص

کانفرنس کی کارروائی کو ختم کرتے ہوئے صوبہ‌دار صاحب نے مندوبین کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے کانفرنس کے دوران میں بڑی دلچسپی اور سرگرمی کا ثبوت دیا اور نہایت خلوص کے ساتھ کارروائی میں حصہ لیا ۔

کانفرنس کے سلسلہ میں اسپورٹس اور مویشیوں کی نمائش ترتیب دی گئی تھی ۔

کریم نگر

کریم نگر کی تیسری ضلع کانفرنس میں جو مسٹر حبیب محمد صوبہ دار ورنگل کی صدارت میں منعقد ہوئی ضلع کے تمام حصوں سے تقریباً تین سو مندوبین نے شرکت کی ۔ مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسٹر محمد باقرحسین قریشی اول تعلقدار نے اس بات کا انکشاف کیا کہ حکومت سرکارعالی اس ضلع کے ایک موضع " انترگاؤں " تعلقہ سلطان آباد میں ایک صنعتی شہر قائم کرنے کی اسکیم پر غور کررہی ہے ۔ اس اسکیم کی بدولت یہ شہر حیدرآباد کا "مینچسٹر" ہوجائے گا ۔

کثیر سرمایہ

تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ دریائے گوداوری کی اسکیم کو روبہ عمل لانے کے لئے ۴۲ کروڑ روپے کے سرمایہ کی ضرورت ہوگی ۔ یہ سرمایہ حکومت کے طرف سے فراہم کیا جائے گا اور ممکن ہے کہ اس کے لئے حکومت سرکارعالی قرضہ حاصل کرے ۔ اس مرکز میں لوہا اور فولاد ، سمنٹ پارچہ ، نباتاتی تیل ، مصنوعی کھاد ، شیشہ سازی ، ساگوانی صنعت ، برقی گولے ، برقی پنکھے اور دوسری متعدد صنعتیں قائم کی جائیں گی ۔ اس شہر کا رقبہ (۳۰) مربع میل ہوگا ۔ تجویز کی گئی ہے کہ اس بڑے صنعتی مرکز کو ہزهائنس شہزادہ برار سے منسوب کرکے "اعظم آباد" سے موسوم کیا جائے ۔

جنگی جد و جہد

تعلقدار صاحب نے ضلع کی جنگی جدو جہد پر تبصرہ کیا اور اسے ''شاندار،، بتایا ۔ انہوں نے فرمایا کہ اس ضلع نے مختلف جنگی سرمایوں [illegible] لاکھ روپے چندہ دیا ہے۔ انہوں نے اس کا اعتراف کیا کہ اس ضلع نے جو رنگروٹ فراہم کئے ہیں انکی تعداد اطمنان بخش نہیں ہے۔انہوں نے ضلع کے باشندوں سے برزور اپیل کی کہ وہ زیادہ جوش اور سرگرمی کے ساتھ جنگی مساعی میں حصہ لیں تاکہ آیندہ بہتر نتائج نکل سکیں ۔

انسانی ہمدردی کے کام

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ جگتیال اور کریم نگر میں انجمن امداد طبی برائے خواتین و اطفال کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں ۔ یہ شہزادی نیلو فر فرحت بیگم صاحبہ کی اس دلچسپی اور تعلق خاطر کا نتیجہ ہیں جو انہیں ریاست کی عورتوں اور بچوں سے ہمیشہ رہی ہے ۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ رعایا کے دئے ہوے ایک لاکھ روپے کے چندہ اور حکومت سرکارعالی کی عطا کردہ اتنی ہی رقم سے عنقریب دواخانہ کی تعمیرشروع ہوجائے گی ۔

رفاہ عامہ کی تدابیر

اس سے پہلے تعلقدار صاحب نے ان مختلف تدابیر کا ذکر کیا جو حکومت نے ضلع کے باشندوں کی فلاح و صلاح اور خوشحالی کے لئیے اختیار کی ہیں ۔ انہوں نے مانیر پراجکٹ کی اہمیت پر زور دیا جس کی تعمیر پر (۳۰) لاکھ روپے کے مصارف کا تخمینہ کیا گیا ہے ۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس پراجکٹ کی تکمیل کے بعد (۱۸) ہزار ایکڑ زمین سیراب ہوسکے گی ۔ آبپاشی کی ایک اور اسکیم کشتا کورم پراجکٹ بھی حکومت کے زیر غور ہے ۔ اس وقت اس کی پیمائش کا کام ہورہا ہے ۔ اس پراجکٹ کی بدولت اضلاع کریم نگر و عادل آباد کے آٹھ لاکھ ایکڑ رقبہ پر تری کاشت ہوسکے گی ۔

عوام کا اشتراک عمل

اپنے خطبہ صدارت کے دوران میں صوبہ‌دار صاحب نے مندوبین کی ایک بڑی تعداد کی موجودگی پر مسرت کااظہار کیا اور فرمایا کہ اس سے ظاہرہوتا ہے کہ باشندگان ضلع سچے دل سے حکومت کے ساتھ تعاون عمل کرنے کے لئیے آمادہ ہیں ۔ اس کے بعد انہوں نے سنہ ۱۳۵۳ف کے دوران میں ضلع کے مختلف سرکاری محکموں کی سرگرمیوں پرتبصرہ کیا ۔

نگرانی سے متعلق احکام

صوبہ دار صاحب نے ان مختلف کارروائیوں پر تفصیلی روشنی ڈالی جو ممالک محروسہ میں غذائی صورت حال کو قابو میں رکھنے کے لئیے حکومت نے اختیار کی ہیں ۔انہوں نے بتایا کہ نہ صرف تمام اہم اشیا کی قیمتوں پر نگرانی قائم کی گئی ہے بلکہ اجناس خوردنی اور دوسری ضروریات زندگی کی درآمد و برآمد پر بھی قیود عاید کئے گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ معیاری پارچہ کی رسد اور تقسیم کے لئیے ایک اسکیم نافذ کی گئی ہے اور ہر مستقر تعلقہ اور مواضعات میں جلد فروشی کی دوکانیں کھولی گئی ہیں تاکہ ہرشخص کو پارچہ مقررہ قیمت پر دستیاب ہوسکے ۔

کاشتکار کی اصلاح

کاشتکار کی حالت سدھارنے کے لئیے جو جدو جہد کی گئی ہے اس کا ذکر کرتے ہوے صوبہ‌دار صاحب نے فرمایا کہ زراعت پیشہ آبادی کو بہتر قسم کے آلات کے استعمال سے واقف کرایا جارہا ہے ۔ اسی طرح انہیں عمدہ قسم کے تخم استعمال کرنے کے فوائد بھی بتائے جارہے ہیں ۔

سال زیر رپورٹ میں (۱۰۶۵۲۴) سیر تخم دھان اور (۲۶۵۸۳) سیر تخم نخود (۸۰۰۰۰) سیر تخم جوار اور کھاد کے لئیے (۸۰۰۰) سیر مونگ پھلی کی کھلی بطور تقاوی رعایا کو تقسیم کی گئی ۔ زراعت پیشہ اشخاص کے لڑکوں کو زرعی مضامین میں تعلیم دینے کے لئیے بھی انتظامات کئے گئے ہیں۔

تعلیمی سرگرمیاں

ضلع کی تعلیمی ترقی کا تذکرہ کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ ضلع میں لڑکوں کےلئے دو مدارس فوقانیہ (۹) مدارس وسطانیہ اور (۲۹۸) مدارس تحتانیہ اور لڑکیوں کےلئے ایک مدرسہ وسطانیہ اور (۳۳) مدارس تحتانیہ ہیں ۔ اس کے علاوہ تعلیم بالغان کےلئے دو مدارس اور پست اقوام کےلئے (۳) مدارس بھی موجود ہیں ۔ سال زیر رپورٹ میں ان مدارس پر (۳۱۳۶۴۸) روپے کا صرفہ ہوا اور طلبا کی مجموعی تعداد (۲۱۳۰۸) رہی ۔ ان مدارس میں طلبا کے تعلیمی انتظامات کے ساتھ ساتھ معلمین کے تحت لڑکوں کی جسمانی تربیت کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے ۔ ضلع کے دو مواضعات میں بالغوں کےلئے مدارس ہیں جہاں (۴۸) اشخاص زیر تعلیم ہیں ۔ پست اقوام کےلئے مزید مدارس قائم کئے جا رہے ہیں اور والدین کو ترغیب دی جارہی ہے کہ وہ ان مدارس میں اپنے بچوں کو بھیجیں ۔ محکمہ تعلیمات کی طرف سے ان اداروں میں خاص تعلیمی سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں جن میں کتابوں کی مفت بہم رسانی بھی شامل ہے ۔

طبی سہولتیں

طبی سہولتوں کے بارے میں صوبہ دار صاحب نے بتایا کہ ہر مستقر تعلقہ پر ایک دواخانہ اور مستقر ضلع ایک صدر دواخانہ ہے ۔ ان کے علاوہ ایک حرکت پذیر دواخانہ بھی قائم ہے جس کا کام مواضعات میں دورہ کرکے طبی امداد بہم پہونچانا ہے ۔ مستقر ضلع پر زچگی خانہ کی ایک جدید عمارت کی تعمیر کےلئے موزوں جگہ کا انتخاب کرلیا گیا ہے ۔ اور اس غرض کےلئے رعایا کے چندہ سے ایک لاکھ روپے سے زاید رقم جمع کرلی گئی ہے ۔

خطبہ صدارت کے بعد تمام حاضرین نے کھڑے ہوکر ایک قرارداد منظور کی جس میں اعلیٰحضرت شہریار دکن و برار کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا ۔

نمائش مصنوعات

صوبہ دار صاحب نے ایک نمائش مصنوعات کا افتتاح فرمایا جو کئی محکموں اور تحصیلوں کے قائم کردہ اسٹالوں پر مشتمل تھی ۔ مندوبین کےلئے مزید تفریح کا سامان بہم پہونچانے کےلئے دو مقامی ٹیموں کے درمیان فٹ بال کے ایک مقابلہ کا انتظام کیا گیا تھا ۔

نمائش اطفال

کانفرنس کے دوسرے اجلاس سے پہلے دواخانہ کریم نگر میں نمائش اطفال ترتیب دی گئی تھی ۔ جس میں تمام فرقوں کے بچوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی ۔ یہ اجلاس زیادہ تر مندوبین کی پیش کردہ تجاویز اور تحریکات پر غور و خوض کےلئے وقف رہا ۔ ان تجاویز میں سڑکوں کی تعمیر مدارس کا قیام اور زرعی آلات آہنی کی فراہمی جیسے مسائل شامل تھے ۔

ہمدردانہ توجہ

اپنی اختتامی تقریر میں صوبہ دار صاحب نے مندوبین کو یقین دلایا کہ ان کی تجویزیں مقامی عہدہداروں کی ہمدردانہ توجہ سے محروم نہ رہیں گی جو ان کی ضروریات کو ممکنہ عجلت سے پورا کرنے کی کوشش کریں گے ۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ ضلع کے باشندے اپنی فلاح و بہبود سے متعلق تدابیر کو روبہ عمل لانے کے لئے ضلع کے عہدہداروں کا ہاتھ بٹانے میں کوئی کوتاہی نہیں کریں گے ۔

صوبہ دار صاحب نے یورپ میں اختتام جنگ کی اطلاع دی اور امید ظاہر کی کہ جاپان کے خلاف جنگ بھی بہت جلد کامیابی کے ساتھ ختم ہوجائے گی ۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اسوقت تک اپنی جد و جہد جاری رکھیں اور ایثار کریں جب تک مشرق بعید میں کامل فتح حاصل نہ ہوجائے ۔ دوسرے دن کا پروگرام اسپورٹس اور عصرانہ کے بعد ختم ہوا ۔

پربھنی

پربھنی کی ضلع کانفرنس مسلسل تیسرے سال مسٹر سید علی اصغر بلگرامی صوبہ دار اورنگ آباد کی صدارت میں

منعقد ہوئی ۔ ڈیڑھ ہزار سے زیادہ اشخاص نے کانفرنس میں شرکت کی ۔ ان میں تقریباً تین سو مندوبین بھی شامل تھے جو آبادی کے تمام طبقوں اور مختلف مفادات کی نیابت کا فرض انجام دے رہے تھے ۔ دو دن تک سہر میں کافی چہل پہل رہی ۔ مندوبین کے آرام و آسائش کے لئے خاص انتظامات کئے گئے تھے ۔ کانفرنس کے سلسلہ میں مقامی مصنوعات کی ایک نمائش بھی ترتیب دی گئی تھی ۔

ضلع کانفرنسوں کی اہمیت

صدر نے اپنے خطبہ میں تیسری ضلع کانفرنس میں شریک ہونے والے مندوبین کا خیر مقدم کیا اور بتایا کہ ضلع کانفرنس اصلاحات کی اس نئی اسکیم کا جزو لاینفک ہے جو ایک ایسے وقت نافذ کی جارہی ہے جبکہ دنیا ، بنی نوع انسان کی تاریخ میں سب سے زیادہ ہولناک جنگ کی تباہ کن گرفت میں ہے ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت حیدر آباد انتہائی کٹھن حالات میں بھی عوام کو دستوری ترقی کے راستہ پر لیجانا چاہتی ہے ۔ پچھلے دو سال کے تجربہ نے صوبہ دار صاحب کو یقین دلادیا ہے کہ عوام صدق دل سے حکومت کے ساتھ ہیں جو ان کے معقول مطالبوں کو پورا کرنے کے لئے ہمیشہ تیار ہے ۔ اس طرح جو باہمی اشتراک عمل پیدا ہوگیا ہے اس کی بدولت حکومت اور عوام ایک دوسرے سے قریب تر ہوگئے ہیں ۔ دونوں طرف نیک نیتی اور خلوص کا یہ جذبہ اس ملک کے لئے نہایت شاندار اور درخشاں مستقبل کا پیش خیمہ ہے ۔ انہوں نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ ریاست کے دونوں فرقوں کے درمیان اتحاد پایا جاتا ہے ۔ یہ وہ میراث ہے جو ہمارے اسلاف نے ہمارے لئے چھوڑی ہے ۔ انہوں نے پرجوش اپیل کی کہ اس گراں قدر ورثہ کی ہر قیمت پر حفاظت کی جانی اور اسے قائم رکھا جانا چاہئے کیونکہ اس میں دونوں فرقوں کا مشترکہ مفاد مضمر ہے ۔ اپنی تقریر جاری رکھتے ہوے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ موجودہ جنگ نے ہمیں جو سب سے بڑا سبق سکھایا ہے وہ یہ ہے کہ باہمی اتحاد و تعاون عمل سے اس دنیا کی بڑی سے بڑی تخریبی قوتوں پر قابو پایا جا سکا ہے اور تہذیب و تمدن کو برقرار رکھا جاسکتا ہے

انہوں نے حیدر آباد کی مجلس دفاع کے نام برطانوی وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل کا پیام بڑھکر سنایا جو درج ذیل ہے ۔

” براہ کرم حیدر آباد کی مجلس دفاع کی خدمت میں میرا اظہار تشکر پہونچادیجئے ۔ گو ہماری کامیابیاں مہتم بالشان اور امید افزا ہیں تاہم ابھی ہمارے غنیم سے سخت معرکہ آرائیاں درپیش ہیں ۔ اس غنیم کو ہندوستان سے نکال دیا گیا ہے ۔ لیکن اس سے پوری طرح حساب چکانے کا ہم نے عزم بالجزم کرلیا ہے ۔ حکومت برطانیہ بہ استحسان اس امر کا اعتراف کرتی ہے کہ اعلی حضرت نے اس سخت جنگ کے سارے مد و جزر میں نہایت فیاضانہ مدد فوج روپیہ او ر سامان حرب کی شکل میں ، عطا فرمائی ۔ ان کی افواج نے ملایا اور مشرق وسطی میں زرین خدمات انجام دی ہیں اور ان کے فضائی دستہ نے شاہی فضائیہ کے اعلی کارناموں میں حصہ لیا ہے “ ۔

صوبہ دار صاحب نے ضلع کے باشندوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی مساعی میں اس وقت تک کسی قسم کی کمی نہ کریں جب تک کامل طور پر فتح حاصل نہ ہوجائے ۔

غذا اور پارچہ

صوبہ دار صاحب نے ان تدابیر کا تفصیلی ذکر کیا جو حکومت نے ریاست میں غذا اور پارچہ کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے اختیار کی ہیں ۔ انہوں نے اس بات کی وضاحت کی کہ ” زیادہ غلہ اگاؤ “ کی مہم کو کس طرح تیز تر کردیا گیا ہے اور عوام کو اس سے کس حد تک فائدہ پہونچا ہے ۔ انہوں نے خاص طور پر حکومت کے اس حالیہ حکم کا تذکرہ کیا کہ مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کے تحت وصول کردہ اجناس خوردنی سے فی من پانچ سیر غلہ مقامی استعمال کے لئے موضع کے غلہ گودام میں ذخیرہ کیا جائے ۔

محکمہ جاتی سرگرمیاں

مسٹر مرزا محمد مہدی اول تعلقدار نے گذشتہ سال کے

دوران میں مختلف سرکاری محکموں کی آن سرگرمیوں پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی جو ضلع کے باشندوں کے عام حالات کو سدھارنے کے لئے انجام دی گئی تھیں۔ انہوں نے حاضرین کو بتایا کہ باؤلیوں کی کھدائی کے لئے (۳) ہزار روپیہ منظور کئے گئے ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کے تخم گندم اور تخم نخود بطور تقاوی کاشت کاروں میں تقسیم کئے گئے۔

ضلع میں تحریک امداد باہمی کا ذکر کرتے ہوئے اول تعلقدار صاحب نے بتایا کہ امداد باہمی کے دوصدر بنک قائم ہیں ایک پربھنی میں اور دوسرا ہنگولی میں۔ ان بنکوں اوران سے ملحقہ انجمنوں کے اراکین کی تعداد (۲۶۸) ہے۔ ان انجمنوں نے سنه ۱۳۵۳ ف میں (۶۶۲۱۲) روپیہ قرضہ ایصال کیا۔ ہر دو بنکوں کا سرمایہ زیر استعمال (۸۲۹۴۴) روپیہ اور سرمایہ ذاتی (۱۶۵۷۶) روپیہ رہا۔ جملہ (۲۶۵) انجمن ہائے زرعی ہیں جن کے اراکین کی تعداد (۵۴۶۱) ہے۔ ان انجمنوں کا سرمایہ ذاتی (۵۱۰۴۱۹) اور سرمایہ زیر استعمال (۶۸۱۷۴۷) روپے رہا۔ ضلع میں دو شہری بنک قائم ہیں جن کے اراکین کی تعداد (۵۵۰) ہے اور جن کا سرمایہ ذاتی (۱۱۱۵۹) روپے اور سرمایہ زیر استعمال (۲۷۳۰۰) روپے ہے۔ اس کے علاوہ ضلع میں (۶) زرعی بنک بھی ہیں جن کی رکنیت (۱۶۸) اراکین پر اور سرمایہ ذاتی (۱۳۸۷۶) روپے پر اور سرمایہ زیر استعمال (۵۹۶۷۴) روپے پر مشتمل ہے۔ ضلع میں انجمن ہائے تنظیم دیہی کی تعداد (۱۹) ہے جن کے (۱۰۲۷) اراکین ہیں۔

تعلیمی ترقی

محکمہ تعلیمات کی سرگرمیوں کے بارہ میں تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ ضلع میں پانچ مدارس وسطانیہ، ایک امدادی مدرسہ (۲۲۹) مدارس تحتانیہ ذکور (۳۲) مدارس تحتانیہ اناث (۷) پست اقوام کے مدارس اور (۲) بالغان کے مدارس شبینہ ہیں۔ ان کے علاوہ جاگیرات اورصرف خاص مبارک کے علاقوں میں (۲) مدارس وسطانیہ (۱۸) مدارس تحتانیہ ذکور اور (۵) مدارس تحتانیہ اناث ہیں۔ تعلیم پر جومصارف ہوئے ان کی مقدار (۳۳۰۰۰۰) روپے سالانہ رہی۔ پچھلے سال ایک مدرسہ وسطانیہ کو فوقانیہ کا درجہ دیا گیا اور ایک مدرسہ وسطانیہ اور ایک مدرسہ تحتانیہ قائم کیا گیا۔

صدر خاکہ

اپنی تقریر کے آخر میں تعلقدار صاحب نے اس واقعہ کا انکشاف کیا کہ شہر پربھنی کی ترقی کے لئے ایک صدر خاکہ تیار کیا گیا ہے جس کی تکمیل کے لئے (۱۰) سال درکار ہونگے۔ اس خاکہ کے تحت تمام جدید سہولتوں کی فراہمی کے ساتھ (۵۰) ہزار باشندوں کی رہایش کا انتظام کیا جائے گا۔ سڑکوں کی تعمیر ایک صدر شفاخانہ اور بچوں کی پرورش گاہوں کا قیام، آبرسانی اور بجلی کے انتظامات وغیرہ سے متعلق اسکیمیں بھی اس خاکہ کا جزو ہیں۔

خاطر خواہ جوابات

کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں صوبہ دار صاحب نے ان کارروائیوں کی تفصیل بتائی جو پچھلے سال کی کانفرنس میں پیش کردہ تجاویز کو روبہ عمل لانے کے لئے حکومت کی طرف سے اختیار کی گئی تھیں۔ صوبہ دار صاحب نے جو جوابات دے ان سے مندوبین پوری طرح مطمئن معلوم ہوتے تھے۔ یہ تجاویز انسداد ملیریا کی تدابیر کے نفاذ، زچہ خانہ کے قیام گندہ محلوں کی صفائی، حفظان صحت آبرسانی، گندہ پانی کے نکاسی کے انتظام، چاوڑیوں اور سڑکوں کی تعمیر، دیہی بنکوں کے قیام، "بس سروس" کی توسیع، باؤلیوں کی کھدائی لاسلکی آلات موصولی کی تنصیب، تربیت یافتہ دایوں اور نرسوں کے تقرر اور نئے مدارس اور دوا خانوں کے قیام سے متعلق تھیں۔

نئی تحریکات

اس کے بعد صوبہ دار صاحب مندوبین کی طرف سے پیش کردہ تقریباً (۴۰) تحریکات کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کا تفصیلی طور پر جائزہ لیا۔ ان تحریکات کا دائرہ بہت وسیع تھا اور یہ عیدگاہوں اور سراؤں کی مرمت و درستگی، مدارس کے لئے نئی عمارتوں تعمیر، شکر کی فراہمی اور

مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کے تحت وصول کردہ غلہ کے ایک تہائی حصہ کو مقامی استعمال کے لئے ضلع میں محفوظ رکھنے کے انتظام، پنچایتوں کے قیام، لیوی اسکیم کے تحت حاصل کردہ غلہ کی قیمت کی فوری اور راست ادائی اور نئے دواخانوں کے قیام سے متعلق تھیں۔ صوبہ دار صاحب نے مندوبین کو یقین دلایا کہ ان کی تجویزوں کو ضروری کارروائی کے لئے متعلقہ محکموں تک پہونچا دیا جائے گا۔

کانفرنس کے اختتام سے پہلے ایک قرارداد عقیدت منظور کی گئی جس میں اعلی حضرت بندگان عالی کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا۔

کانفرنس کی خصوصیت

اس سال کانفرنس کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ ضلع کی انجمن ہائے امداد باہمی کے اراکین نے ایک شاندار اجتماع منعقد کیا تھا۔ ریاست میں پارچہ اور غذائی صورت حال و نیز لیوی اسکیم کے مضمرات کے بارے میں دلچسپ اور معلومات آفریں مکالموں کا انتظام کیا گیا تھا۔ مویشیوں کی ایک نمائش بھی ترتیب دی گئی تھی اور بہترین نسل کے مویشیوں کی لئے انعامات عطا کئے گئے۔ مندوبین کو عصرانہ پر مدعو کیا گیا۔

بیدر

بیدر کی ضلع کانفرنس اس تاریخی قلعہ کے احاطہ میں جو ابھی تک سلاطین بہمنیہ کے شان و شوکت کی یاد دلاتا ہے مسٹر محمد عبد الحمید خان صوبہ دار گلبرگہ سرف کی زیر صدارت بڑی دھوم دھام سے منعقد ہوئی۔ ضلع کے تمام حصوں سے آئے ہوئے ڈھائی سو سے زیادہ ہندو اور مسلمان مندوبین نے کانفرنس میں شرکت کی۔ جرمنی پر اتحادیوں کی شاندار فتح کی خبر نے تمام شرکاء میں خوشی کی ایک لہر دوڑادی تھی۔ عام احساس یہ تھا کہ آزمایشوں اور مصیبتوں کے دن ختم ہوگئے ہیں اور امن و خوشحالی کا ایک نیا دور شروع ہونے والا ہے۔ اس احساس کا اظہار شہر کی عام زندگی سے ہو رہا تھا جہاں ہرطرف خوشی کے مناظر نظر آرہے تھے۔

عوام کا تعاون

مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسٹر نگیندر بہادر اول تعلقدار نے دستوری اصلاحات کی اسکیم کے تحت سال بہ سال ضلع کانفرنسوں کے انعقاد کے مقصد کی وضاحت کی اور فرمایا کہ اس مقصد کے حصول میں کامیابی حاصل ہوئی ہے کیونکہ یہ مقامی ضروریات کو پیش کرنے اور ان پر بحث کرنے کا ایک آزاد اور مکمل ذریعہ ہیں۔ تعلقدار صاحب نے عوام کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ضلع میں حکومت کی غذائی حکمت عملی کو بروئے کار لانے میں پوری طرح تعاون کیا جس کی وجہ سے اس سال غذائی صورت حال پچھلے سال کی بہ نسبت کافی بہتر ہوگئی ہے۔ ضلع میں غذائی اجناس کے کثیر ذخائر بھی مہیا کئے گئے ہیں۔

رنگروٹوں کی بھرتی

ضلع کی جنگی جدوجہد کے بارے میں تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ رنگروٹ فراہم کرنیکے کے معاملہ میں یہ ضلع کسی سے پیچھے نہیں رہا۔ لیکن انہوں نے عوام کو ترغیب دی کہ وہ اپنی موجودہ کارگزاری پر مطمئن نہ رہیں بلکہ مزید رنگروٹ فراہم کرنے کے لئے اس وقت تک ممکنہ کوشش کریں جب تک اتحادی جاپان کو کامل شکست نہ دیدیں۔

تعلقدار صاحب کی تقریر کے بعد ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں حضرت اقدس و اعلی کے ساتھ غیرمتزلزل وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا اور خانوادہ شاہی کی اقبال مندی کے لئے دعا کی گئی تھی۔

جنگی کارنامے

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار صاحب گلبرگہ نے ان مختلف تدابیر پر تفصیلی تبصرہ کیا جو عوام کی حالت سدھارنے کے لئے پچھلے سال حکومت نے اختیار کی تھیں۔ ابتداء میں صوبہ دار صاحب نے جرمنی پر متحدہ قوموں کی فتح کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تقریباً چھ سال پہلے جرمنی نے اپنی بربریت کی نسلی اور تاریخی روایات کے مطابق انسانی

تہذیب کی تباھی کے لئیے جس جنگ کی ابتداء کی تھی وہ بالاخر خود اسی کی غیر مشروط اطاعت پر ختم ھوئی - یہ امر ھم سب کے لئیے باعث فخر ھے کہ ھمارے ھم وطنوں نے نہ صرف دشمن کو اپنی مادر وطن سے دور رکھنے کے لئیے جنگ کی بلکہ ان ملکوں کو آزاد کرانے میں بھی نمایاں حصہ لیا جو دشمن کے قبضہ و اقتدار میں چلے گئے تھے - صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ اگر چہ فتح اور امن ھماری آنکھوں کے سامنے ھیں تا ھم جنگ ابھی ختم نہیں ھوئی ھے - اتحادیوں نے جرمنی کو شکست دیدی ھے لیکن ابھی جاپان کو زک دینا ھے - جس طرح ھمارے ھم وطنوں نے جرمنی کے قلب میں دشمن پر کاری ضربیں لگائی تھیں اسی طرح وہ ٹوکیو پر ھلہ بول کر اس حملہ آور پر بھی آخری بھرپور وار کریں گے -

محکمہ جاتی سرگرمیاں

صوبہ دار صاحب نے مختلف سرکاری محکموں خاص کر قومی تعمیر سے متعلقہ سررشتوں کی کارگزاریوں پر روشنی ڈالی - انہوں نے فرمایا کہ اس ضلع میں تین مدارس فوقانیہ ذکور و اناث، ۶ مدارس وسطانیہ اور (۱۹۱) مدارس تحتانیہ ھیں - پچھلے سال مدارس تحتانیہ و وسطانیہ پر (۱۸۵۰۰) روپے کے مصارف ھوئے - مدارس وسطانیہ میں فنی تعلیم کا انتظام ھوچکا ھے - اس کے علاوہ پست اقوام کے لڑکوں کے لئیے (۷) خاص مدارس ھیں اور حکومت ھریجن طلباء کی تعلیم کی طرف بطور خاص متوجہ ھے - مدارس بالغان کی تعداد پانچ ھے جن میں (۱۰۷) اشخاص تعلیم پاتے ھیں - بیدر میں مدرسہ وسطانیہ اناث کو مدرسہ فوقانیہ میں تبدیل کر دیا گیا ھے - لڑکیوں کے لئیے دوسرے تعلیمی اداروں کی تعداد (۲۷) ھے -

صوبہ دار صاحب نے مندوبین کو بتایا کہ پچھلے سال کی کانفرنس میں انہوں نے جو تجویزیں پیش کی تھیں ان میں سے متعدد تجویزوں کو حکومت نے منظور کرلیا ھے -

موضوعات کی وسعت

کانفرنس کے دوسرے دن کافی سرگرمی رھی - سو سے زیادہ تجاویز اور سوالات پیش کئیے گئے جو متعدد موضوعات پر حاوی تھے - تعلقہ جنواڑہ کے ایک مندوب نے شکایت کی کہ تعلقہ کے باشندوں کو شکر اور مٹی کا تیل کافی مقدار میں نہیں دیا جاتا جس کی وجہ سے انہیں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑرھا ھے - صوبہ دار صاحب نے اس مندوب کو بتایا کہ جنگ کی وجہ سے پیدا شدہ ھنگامی حالات کی بناء پر حکومت ان اشیاء کو کافی مقدار میں فراھم نہیں کرسکتی - لیکن انہوں نے یقین دلایا کہ موجودہ مقررہ راشن میں بڑی حد تک اضافہ کیا جائے گا - اس مندوب نے یہ خواھش کی کہ مدرسہ تحتانیہ نسوان کو مدرسہ وسطانیہ کا درجہ دیا جائے اور بیدر سے نانديڑ تک پختہ سڑک تعمیر کی جائے - صوبہ دار صاحب نے اطمینان دلایا کہ متعلقہ محکموں کو ان تجاویز کی طرف متوجہ کیا جائے گا - ایک شکایت یہ کی گئی کہ لیوی اسکیم کے تحت وصول کردہ غلہ کی قیمت کاشتکاروں کو وقت پر ادا نہیں کی جاتی - صوبہ دار صاحب نے بتایا کہ اکثر صورتوں میں مواضعات کی پنچایتیں اس کی ذمہ دار ھیں کیونکہ وہ متعلقہ عہدہ داروں تک پہونچنے اور وقت پر حسابات کا تصفیہ کرنے میں تساھل برتتی ھیں - اس لئے انہوں نے عوام سے خواھش کی کہ وہ پنچ کمیٹی کے لئیے صرف ایسے اشخاص کا انتخاب کریں جو اپنے فرائض کو اھلیت کار اور ایمانداری کے ساتھ انجام دیں گے - ایک تجویز یہ پیش کی گئی کہ ھر موضع میں ایک دوا خانہ اور ایک تربیت یافتہ دایہ کا انتظام کیا جائے - صوبہ دار صاحب نے اس تجویز سے ھمدردی ظاھر کی اور فرمایا کہ حکومت ایک اسکیم منظور کرچکی ھے جس کے تحت ھر ضلع کے اھم دیہی مرکزوں پر دس تربیت یافتہ دایوں کا تقرر کیا جائے گا - لیکن حکومت کو یہ تجربہ ھوا ھے کہ تربیت یافتہ دائیں زرعی علاقوں میں ملازمت کرنے کے لئے کافی تعداد میں اپنی خدمات پیش نہیں کر رھی ھیں - اس لئے انہوں نے مندوبین سے خواھش کی کہ وہ مواضعات میں موزوں عورتوں کو ان تربیتی سہولتوں سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دیں جن کا حکومت نے انتظام کیا ھے - اس سے ایک شدید ضرورت پوری ھوگی - تجویز کی گئی کہ

قانون انتقال اراضی کے اغراض کے لئے فرقہ لنگایت کو بھی '' محفوظ اقوام '' میں شامل کیا جائے - صوبہ دار صاحب نے جواب دیا کہ یہ مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے اس کے علاوہ گشتی کتب خانوں کے قیام ، حفظان صحت ، سڑکوں کی مرمت و توسیع ، باؤلیوں کی کھدائی ، گندہ پانی کے نکاسی کے انتظام ، سڑکوں کی روشنی ، گنج کی تعمیر ، کچرے کی کنڈیوں کی فراہمی اور شہر کی توسیع کے لئے قطعات کی تخصیص سے متعلق تحریکات پیش کی گئیں - بعض مسائل کے بارے میں صوبہ دار صاحب نے مندوبین کو یقین دلایا کہ وہ ان کی طرف متعلقہ عہدہ داروں کی توجہ مبذول کرائیں گے اور ان مطالبوں کی تکمیل کے لئے ممکنہ سعی فرمائیں گے -

ضمنی سرگرمیاں

کانفرنس کے ضمن میں مویشیوں کی نمایش اور مقامی فنون و دستکاری کی ایک نمائش مصنوعات کا انتظام کیا گیا تھا - تقریباً دو درجن اسٹال تھے جن میں کھلونے ، ہاتھ سے بنا ہوا کپڑا ، بیدری سامان اور دوسری چیزوں کی نمائش کی گئی تھی - محکمہ جاتی اشیاء نمائش کو جن سے طبابت زراعت اور تعلیمات جیسے محکموں کی کارگزاریوں کا اظہار ہوتا تھا ، بہت پسند کیا گیا -

محبوب نگر

حسن اتفاق سے یورپ میں اتحادی فتح کا اعلان ایک ایسے وقت ہوا جبکہ محبوب نگر کی سالانہ ضلع کانفرنس کا اجلاس منعقد ہورہا تھا - کانفرنس کے منتظمین اور مندوبین کی اجازت سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ کانفرنس دو دن کی بجائے صرف ایک دن منعقد کی جائے تاکہ عوام کو یوم فتح کی تقاریب میں جو دوسرے دن منائی جانے والی تھیں حصہ لینے کا موقع ملے -

شرکاء کی بڑی تعداد

کانفرنس مدرسہ فوقانیہ کی عمارت میں منعقد ہوئی جسے اس موقع کے لئے خوش اسلوبی کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا - اس کا وسیع ایوان حاضرین سے بھر گیا تھا اور کانفرنس کی کارروائی دیکھنے کے لئے سکڑوں تماشائی جمع ہو گئے تھے - مندوبین کی ایک بڑی تعداد نے کانفرنس میں شرکت کی - یہ شہری اور دیہی دونوں علاقوں سے آئے تھے اور مختلف مقامات کے نمایندہ تھے -

خوش خبری

ابتداء میں مسٹر امیر علی خان صوبہ دار میدک نے یورپ میں اتحادی فتح کی خوش خبری سنائی اور اتحادی فوجوں کے استقلال ، ثابت قدمی اور بے نظیر شجاعت پر خراج تحسین ادا کیا - یہ چیزیں اصل میں اتحادی قوموں کے درمیان قریبی اشتراک عمل اور ان کی متحدہ جدوجہد کا نتیجہ تھیں - صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ وہ کانفرنس کو دو دن تک جاری رکھکر عوام کے جذبات مسرت و شادمانی میں مداخلت کرنا نہیں چاہتے - اس لئے انہوں نے تجویز کی کہ نظام العمل ایسا بنایا جائے کہ کانفرنس کا تمام کاروبار ایک ہی نشست میں تکمیل پا جائے -

بے مثال موقع

مسٹر محمد قمر الدین خان اول تعلقدار نے بتایا کہ یہ کانفرنس اس لحاظ سے امتیازی نوعیت کی حامل ہے کہ تقریباً چھ سال کی سخت کشمکش کے بعد اتحادی فوجوں کی فتح کی ابھی ابھی اطلاع ملی ہے - متحدہ اقوام نے عالمگیر تباہی پھیلانے اور آمرانہ حکومت قائم کرنے کے اس شیطانی ارادہ کو ناکام بنانے کے لئے جو ہٹلر اور اس کے حامیوں نے قائم کیا تھا متحدہ طور پر اپنے تمام وسائل استعمال کئے - ہم ان لوگوں کے مرہون منت ہیں جنھوں نے یورپ اور ساری دنیا کو ہٹلر کے ظلم و ستم کا شکار ہونے سے بچانے کے لئے اپنا سب کچھ تج دیا - انہوں نے امید ظاہر کی کہ بہت جلد جاپان کا بھی وہی حشر ہوگا جو اس کے یورپی حلیف کا ہوا ہے -

مصیبت کا زمانہ

ضلع کے باشندوں کی حالت سدھارنے کے لئے قومی

تعمیری محکموں کی اختیار کردہ مختلف تدابیر کی تفصیل بتانے سے پہلے اول تعلقدار صاحب نے ان دشواریوں کا ذکر کیا جو غذائی صورت حال پر قابو پانے سے متعلق اسکیموں کو نافذ کرنے میں مقامی عہدہ داروں کو پیش آئیں ـ انہوں نے فرمایا کہ ضلع کو قلت باراں اور تاجروں کی سازشوں کی وجہ سے سخت مصیبت سے دو چار ہونا پڑا ـ تعلقدار صاحب نے عوام کا شکریہ ادا کیا کہ صورت حال پر قابو پانے میں انہوں نے حکومت کے ساتھ سچے دل سے تعاون کیا ـ ضلع کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی غرض سے غذائی اجناس کی کافی مقدار حاصل کرنے کے لئے بعض سرکاری محکموں نے جو امداد دی تھی اس کا بھی تعلقدار صاحب نے اعتراف کیا ـ انہوں نے فرمایا کہ نارائن پیٹھ اورمسنقر محبوب نگر میں راشن بندی نافذ کی گئی ہے اور تعلقہ اچم پیٹھ میں جو کم پیدا وار کا علاقہ ہے اس کے نفاذ کے انتظامات کی تکمیل کی جارہی ہے ـ

ضلع میں " زیادہ غلہ اگاؤ " کی مہم تیزی کے ساتھ ترقی کررہی ہے ـ اور سال زیر تبصرہ میں اجناس خوردنی کے زیر کاشت رقبہ میں (۱۱۲۲۷۳) ایکر کا اضافہ ہوا ہے مزارعین کو اجناس خوردنی کی کاشت کرنے کی ترغیب دینے کےلئے " اجناس نقدی " کی کاشت پر بعض قیود عاید کئے گئے ہیں ـ

تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات

غذائی اجناس کی وصولی اور تقسیم کےلئے تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات قائم کی جارہی ہیں ـ توقع کی جاتی ہے کہ ان کے قیام سے نفع اندوزی کا قلع قمع ہو جائے گا ـ اور کاشتکاروں اور صارفین دونوں کے مفادات کی زیادہ موثر طریقہ پر حفاظت کی جاسکے گی ـ

لیوی کے غلہ کی وصولی

ضلع کے بعض حصوں میں فصل خریف کو سخت نقصان پہنچا جس کی وجہ سے اس فصل میں (۲) لاکھ (۶۰) ہزار ایکر کا رقبہ لیوی کی ادائی سے مستثنیٰ کیا گیا ـ تاہم انہوں نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ سنہ ۱۳۵۹ف میں لیوی کی وصولی کا کام پچھلے سال کے مقابلہ میں زیادہ اطمینان بخش رہا ـ اس سال لیوی اسکیم کے تحت ایک لاکھ (۴۶) ہزار من اجناس خریف وصول کئے جاچکے ہیں ـ فصل آبی کی پیدا وار نہایت ہی اچھی رہی ـ لیوی اسکیم کے تحت (۲) لاکھ (۳۱) ہزار من دھان وصول کئے گئے ـ اور احکام اجارہ داری کے تحت (۲) لاکھ من دھان بطور خوش خریدی حاصل کئے گئے ـ اس کے علاوہ چھوٹے کاشتکاروں کےلئے غلہ مہیا کرنے کی غرض سے ہر موضع میں ایک غلہ گودام قائم کرنے کا تصفیہ کیا گیا ہے ـ ایسے ادارے تعلقہ جات محبوب نگر ناگر کرنول اور اچم پیٹھ کے (۱۴) مواضعات میں قائم ہوچکے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ سال ختم ہونے تک ہر موضع میں ایک غلہ گودام قائم ہو جائے گا ـ

سرکاری محکمہ جات کی سرگرمیاں

محکمہ مال نے (۶) لاکھ (۴۰) ہزار روپے مالگزاری کی معافی اور (۲۵) ہزار روپے مالگزاری کے التواء کی منظوری دی ہے ـ محکمہ تعمیرات نے (۱۲۱۷۷) ہزار روپے کے اخراجات سے (۱۶۱) ذرائع آبپاشی کی مرمت کی ـ سررشتہ زراعت نے تعلقہ جات محبوب نگر، ناگر کرنول اورکلوا کرتی میں (۱۲۷۱) من ترقی یافتہ تخم بطور تقاوی کے تقسیم کئے ـ ضلع میں تحتانی اور ثانوی تعلیم میں نمایاں ترقی ہوئی حکومت سرکارعالی مدارس بالغان کو عام کرنے پر بڑھتی ہوئی توجہ کررہی ہے ـ ایسے مدرسوں کی تعداد (۲۲) ہے جہاں (۱۳۴۴) اشخاص زیر تعلیم ہیں ـ

اس ضلع میں جنگلات بہ کثرت پائے جاتے ہیں ـ اور اور تعلقدار صاحب نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ مقامی باشندے اس بیش بہا قدرتی دولت کی حفاظت و نگہداشت میں حکومت کے ساتھ اشتراک عمل نہیں کررہے ہیں ـ انہوں نے شرکاء سے اپیل کی وہ ان تدبیروں کو روبہ عمل لانے میں جن کا مقصد جنگلات کا تحفظ ہے عہدہ داروں کا ہاتھ بٹائیں ـ

تعلقہ اچم پیٹھ کے پہاڑی حصوں میں چنچوؤں کا جو قبائلی فرقہ آباد ہے اس کی فلاح و بہبود کے لئے خاص مراعات دے گئے ہیں - حکومت ان کی تمدنی ترقی کے معاملہ میں گہری دلچسپی لے رہی ہے اور اس غرض کے لئے ضروری عملہ کے ساتھ ایک نائب تحصیلدار کا تقرر کیا گیا ہے - پانچ سال کی مدت کے لئے چنچو فرقہ کے استعمال کے لئے (۱۰۸۸۵۳) ایکڑ اراضی محفوظ کر دی گئی ہیں -

شاہ ذیجاہ کے ساتھ وفاداری

اعلی حضرت بندگان اقدس کے ساتھ غیر متزلزل وفاداری کی ایک قرار داد متفقہ طور پر منظور کی گئی - اس کے بعد متعدد مندوبین نے سوالات کی بوچھاڑ شروع کردی - عوام کی مقامی ضروریوں اور شکایتوں سے متعلق کئی تحریکات پیش کی گئیں اور ان میں سے بعض تجویزوں پر دلچسپ بحث ہوئی - اس طرح پیش کی ہوئی متعدد شکایتوں کا اسی وقت ازالہ کر دیا گیا اور صوبہ دار صاحب نے وعدہ کیا کہ متعدد تحریکوں کو ضروری کارروائی کے لئے متعلقہ محکمہ جات پر روانہ کر دیا جائے گا -

عہد زرین

اپنی افتتاحی تقریر میں صوبہ دار صاحب نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ حضرت اقدس و اعلی خسرو دکن و برار کے ساتھ ہمیشہ وفا دار رہیں جن کا مبارک و مسعود دور اپنے ساتھ بے حساب برکتیں لایا ہے - صدر نے اس عہد زرین کی چند برکات کی صراحت کی اور فرمایا کہ ہم پر ایک ایسا فرمانروا حکمرانی کر رہا ہے جس کو اپنی رعایا کی فلاح و بہبود کا ہمیشہ خیال رہتا ہے - جس کی وجہ سے اس کی رعایا نوازی ضرب المثل بن گئی ہے - انہوں نے یورپ میں اتحادی فوجوں کی شاندار فتح کے لئے خدا کا شکر ادا کیا اور امید کی کہ بہت جلد عالمگیر امن و سلامتی کا دور شروع ہو جائے گا -

شام میں اسپورٹس ہوئے جن کی ایک دلچسپ خصوصیت مقامی عہدہ داروں اور پولیس کے درمیان رسہ کشی کا مقابلہ تھی - اس کے بعد صوبہ دار صاحب نے عصرانہ سے مندوبین کی ضیافت کی -

میدک

میدک کی تیسری ضلع کانفرنس کا دو یومی اجلاس مسٹر امیر علی خان صوبہ دار میدک کی زیر صدارت سنگاریڈی میں منعقد ہوا - کانفرنس کے مباحث میں حصہ لینے کے لئے ضلع کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے مندوبین کی ایک بڑی تعداد موجود تھی -

محکمہ جاتی کارگزاری

نواب کاظم جنگ بہادر اول تعلقدار نے مختلف محکموں کی کارگزاریوں کی رپورٹ پڑھکر سنائی اور بتایا کہ سنہ ۱۳۵۳ ف کی کانفرنس میں منظور شدہ قرار دادوں پر حکومت نے کیا کارروائی کی ہے - انہوں نے ضلع کے مختلف تعمیری محکموں کی سرگرمی پر تبصرہ کیا اور فرمایا کہ پچھلے سال (۲۳۵۲۸۸) روپے کی حد تک مالگزاری بطور معافی دی گئی -

شاہانہ اظہار پسندیدگی

تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ بہادری کے ان کارناموں کو کانفرنس کے علم میں لایا میرے لئے باعث فخر ہے جو ضلع کے ایک باشندے ساہی نارائن ریڈی نے میدان جنگ میں انجام دے ہیں جس کی وجہ سے انہیں ملٹری مڈل عطا کیا گیا - اعلی حضرت بندگان عالی نے بمراحم خسروانہ ان کی شجاعت پر اظہار پسندیدگی فرمایا ہے اور امید ظاہر فرمائی ہے کہ ساہی نارائن ریڈی نے فرائض سے وابستگی اور وفا داری کا جو ثبوت دیا ہے اس کی دوسرے ساہی بھی تقلید کریں گے اور افواج با قاعدہ سرکارعالی کی دیرینہ روایات اور مملکت آصفیہ کی شہرت کو ہمیشہ بر قرار رکھا جائے گا -

خطبہ صدارت

صوبہ دار صاحب نے دوران سال میں ضلع کی ہمہ جہتی ترقی پر مقامی عہدہ داروں کو مبارکباد دی اور فرمایا کہ

حکومت سرکارعالی کے ملازمین خدمت خلق کے میدان میں جس دلچسپی اور سرگرمی کا اظہار کرتے ہیں وہ اس عالی شان مثال کی تقلید ہے جو ہمارے بادشاہ نے قائم فرمائی ہے ۔ انہوں نے مختصر طور پر اعلی حضرت کے مبارک دور کی برکتوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ دور دکن کا عہد زرین ہے ۔

پہلا اجلاس ایک قرار داد کی منظوری کے بعد ختم ہوا جس میں حضرت اقدس و اعلی اور خاندان شاہی کے ساتھ وفا داری کا اظہار کیا گیا تھا ۔

سوالات

کانفرنس کا دوسرا اجلاس مندوبین کے سوالات کی جواب دہی اور ان کی پیش کردہ تجاویز پر غور و خوض کے لئے وقف رہا ۔ متعدد مندوبین نے دیہی عہدہ داروں کے لئے گرانی الاؤنس کی منظوری ، نئے مدارس کے قیام ، سڑکوں کی تعمیر ، ٹوٹے ہوئے تالابوں اور دوسرے ذرائع آبپاشی کی مرمت ، انسداد رشوت ستانی ، اجناس خوردنی کی رسد میں اضافہ اور ان کی منصفانہ تقسیم ، باؤلیوں کی کھدائی اور طبی امداد کے انتظام جیسی چیزوں کے مطالبے کئے ۔ صوبہ دار صاحب نے غریب طلباء کی امداد کے لئے اپنے اختیاری فنڈ سے ایک ہزار روپے منظور کئے ۔ تعلقدار صاحب نے بھی اسی غرض کے لئے ڈھائی سو روپے کا عطیہ دیا ۔

اپنی اختتامی تقریر میں صوبہ دار صاحب نے عام فلاح و بہبود کی اسکیموں کو روبہ عمل لانے کے لئے عوام کے اشتراک عمل کی ضرورت اور حیدرآباد میں راعی اور رعایا کے مفاد کی یک جہتی پر زور دیا ۔

ضمنی دلچسپیاں

نمائش مصنوعات کے ساتھ ساتھ مویشیوں کی نمائش اور نمائش اطفال بھی ترتیب دی گئی تھی ۔ مختلف اسٹالوں میں مقامی طور پر تیار کی ہوئی چیزوں اور محکمہ جاتی اشیاء کو دلاویز طریقہ پر رکھا گیا تھا ۔ مندوبین کی تفریح کے لئے اسپورٹس کے علاوہ جنگ کی امداد میں ایک ورائٹی شو کا انتظام کیا گیا تھا ۔

بسلسلہ صفحہ (۱۲)

جم غفیر

جلوس کو دیکھنے کے لئے ہزاروں لوگ سڑکوں ، بالا خانوں اور دوسرے موزوں مقامات پر جمع ہو گئے تھے ۔ جب جلوس ان کے سامنے گزرتا ہوا چار مینار کی طرف جارہا تھا تو وہ تالیاں بجا بجا کر فوجیوں کا جی خوش کررہے تھے ۔

رشک پرستان

فتح کی تقاریب رات گئے آتشبازی کے مظاہرہ پر ختم ہوئیں جس کا حسین ساگر کے بیچ میں ایک بڑے "جزیرہ" پر انتظام کیا گیا تھا ۔ شہر اس کے مضافات بر طانوی زیر انتظام علاقوں اور متصلہ قصبات سے ہزاروں آدمی سر شام ہی سے تالاب کے کٹھ پر جمع ہونے لگے ۔ سڑک کی دونوں جانب بجلی کے رنگ برنگی گولوں سے سارا کٹھ بقعہ نور بنا ہوا تھا ۔ نوبت پہاڑ کی تیز روشنی کے ساتھ ساتھ جوبلی ہلز اور دارالضرب کی منور عمارتیں آنکھوں کو چکا چوند کردینے والا منظر پیش کررہی تھیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پورا علاقہ رشک پرستان بن گیا ہے ۔

رنگ برنگی برقی گولوں سے دریائے موسی کے چمن کی آرائش کی گئی تھی جو دلاویز منظر پیش کر رہا تھا ۔ اس کے برعکس چار مینار کو فانوسوں سے منور کیا گیا تھا جس سے ماضی کی شان و شوکت کا اظہار ہو رہا تھا ۔

بسلسلہ صفحہ (۲۳)

حیدرآباد میں " وار فنڈ " اور خیراتی کاموں کے سلسلہ میں اس سال متعدد ٹورنمنٹ منعقد ہوئے ۔ اس کے علاوہ حسب ذیل تین ٹورنمنٹوں کا بھی انتظام کیا گیا جو ہرسال پابندی سے منعقد ہوتے ہیں ۔

۱ ۔ حیدرآباد چمپین شپ ٹورنمنٹ ۔
۲ ۔ احمد محی الدین میموریل ٹورنمنٹ ۔
۳ ۔ ہادی چمپین شپ ٹورنمنٹ ۔

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

فروری سنہ ۱۹۴۵ع - فروردی سنہ ۱۳۵۴ف

نرخ ٹھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ کے اوسط اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - لیکن مرنگ (سبز) اور مسور کی قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے دالوں کے اوسط اشاریہ میں (۱۶) اعشاریہ اضافہ ہوا - پیاز کی قیمت میں یکایک کمی ہوجانے سے دوسری اشیاء خوردنی کی اوسط اشاریہ میں (۲۲) اعشاریہ کمی ہوئی - اس طرح پچھلے مہینے کے مقابلہ میں تمام اشیاء خوردنی کے اوسط اشاریہ میں (۸) اعشاریہ کمی ہوئی -

روغن دار تخم اور نباتاتی کے اوسط اشاریوں میں علی الترتیب (۶) اور (۱۶) اعشاریہ کمی ہوئی -

خام کپاس کا اوسط اشاریہ جوں کا توں قائم رہا - البتہ دھوتیوں چادروں ساڑیوں اور قمیص کے کپڑوں کی قیمتیں گرجانے کی وجہ سے ساختہ کپاس کے اوسط اشاریہ میں (۱۳) اعشاریہ کمی ہوئی -

اشیا تعمیر اور غیر غذائی اجناس کے اوسط اشاریوں میں علی الترتیب (۲۲) اور (۹) اعشاریہ کمی ہوئی -

زیر تبصرہ مہینے کے عام اشاریہ میں سابقہ مہینے کے بہ نسبت (۸) اعشاریہ کمی ہوئی - سابقہ مہینے کا عام اشاریہ (۲۵۶) تھا -

مندرجہ ذیل نقشہ میں فروری سنہ ۱۹۴۵ع جنوری سنہ ۱۹۴۵ع اور فروری سنہ ۱۹۴۴ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے :—

اسماء	اسماء کی تعداد	نمبر اشاریہ فروری ۴۵ع	جنوری ۴۵ع	فروری ۴۴ع	(+) یا (−) بمقابلہ فروری ۴۴ع	جنوری ۴۵ع
غلہ	۱۰	۲۷۹	۲۷۹	۲۴۵	+۳۴	..
دالیں	۶	۲۰۴	۱۸۸	۲۰۹	−۵	+۱۶
شکر	۲	۱۲۳	۱۲۳	۱۳۸	−۱۵	..
دوسرے اغذیہ	۱۶	۲۱۴	۲۳۶	۲۲۷	−۱۳	−۲۲
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۲۹	۲۳۷	۲۲۳	+۶	−۸
روغن دار تخم	۵	۲۳۴	۲۴۰	۲۵۴	−۲۰	−۶
نباتاتی تیل	۴	۲۵۳	۲۶۹	۲۶۳	−۱۰	−۱۶
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	..	..

ساختہ کپاس	۵	۲۹۰	۳۰۳	۳۰۸	—۱۱۸	—۱۳
چمڑا اور کھال	۲	۳۸۹	۳۸۹	۲۲۷	+۱۶۲	..
اشیاء تعمیر	۸	۲۵۷	۲۷۹	۲۹۸	—۴۱	—۲۲
دوسری خام اور ساختہ اسباء	۷	۲۴۸	۲۵۶	۲۵۵	—۷	—۸
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۶۷	۲۷۶	۲۸۱	—۱۴	—۹
عام اشاریہ	۶۰	۲۴۸	۲۵۶	۲۵۰	—۲	—۸

ماہ فروری سنہ ۱۹۴۵ع کا عام اشاریہ (۲۴۸) تھا ۔

نرخ چلر فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں چار اشیاء یعنی موٹا چاول، جوار، نمک اور دال کے تیل کی قیمتیں چڑھ گئیں اور مکئی کے سوا دوسری چیزوں کی قیمتوں میں کمی ہوئی ۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں عام رجحان اضافہ کی طرف رہا ۔

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اشاریہ درج ذیل ہے ۔ (اگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع = ۱۰۰)

اشیاء	نرخ برائے اگسٹ ۳۹ع	فروری ۴۵ع	نرخ برائے جنوری ۴۵ع	فروری ۴۵ع	اشاریہ بابت جنوری ۴۵ع
موٹا چاول	۳-۷	۱۵-۲	۱۴-۲	۲۴۵	۲۵۰
دھان	۱۲-۱۴	۷-۵	۲-۵	۲۷۱	۲۸۸
گیہوں	۵-۷	۷-۲	۵-۲	۳۰۰	۳۱۶
جوار	۰-۱۰	۵-۵	۷-۵	۱۸۸	۱۸۴
باجرہ	۸-۱۰	۷-۵	۴-۵	۱۹۳	۲۰۰
راگی	۵-۱۱	۱۴-۶	۹-۵	۱۶۵	۲۰۳
مکئی	۱۳-۱۰	۱۱-۵	۱۳-۵	۱۹۵	۱۸۶
چنا	۱۰-۷	۱۴-۳	۱۱-۳	۱۹۷	۲۰۷
تور	۱-۱۰	۲-۶	۱۱-۵	۱۶۴	۱۷۷
نمک	۱۳-۸	۷-۶	۸-۶	۱۳۷	۱۳۶
عام اشاریہ	..	..	..	۲۰۵	۲۱۵

بلدہ حیدرآباد میں اشیاء خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں برطانوی ہند ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ سرکارعالی کے مختلف حصوں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اشیاء خوردنی درآمد کی گئیں ان کی مقداریں درج ذیل ہیں ۔

اشیاء	جملہ درآمد بدوران فروری ۴۵ع	فروری ۴۴ع
گیہوں	۴۸۵۶ پلے	۲۵۶۰ پلے

آٹا	..		۲۰۳	پلے
دھان	..		۱۳۰۷	,,
چاول	۳۰۷۱۹	پلے	۱۸۲۸۳	,,
جوار	۳۵۴	,,	۱۰۳۹۵	,,
باجرہ	..		۱۰۴۴	,,
راگی	..		..	
ماش	۶۴۹		۱۲۹۴	,,
چنا	۵۹۸۵	,,	۷۰۷۸	,,
گھی	۲۰۱	من	۷۹۷	من
چاۓ	۳۶۲	پلے	۵۹۰	پلے
شکر	۶۵۸۰	,,	۱	,,

سونا اور چاندی

زیر تبصرہ مہینے میں سونے کا بیش ترین اور کمترین نرخ علی‌الترتیب (۹۲) روپے اور ۸۸ روپے ۸ آنے فی تولہ اور چاندی کا بیش ترین اور کم ترین نرخ ۱۵۲ روپے اور ۱۴۷ روپے فی صد تولہ تھا ۔

شرح مبادلہ

مندرجہ ذیل تختہ میں فروری سنہ ۱۹۴۵ع جنوری سنہ ۱۹۴۵ع اور فروری سنہ ۴۴ع کی کلدار شرح مبادلہ کی صراحت کی گئی ہے۔

براۓ ماہ	خریدی		فروخت	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
فروری سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶ - ۴	۱۱۶ - ۵	۱۱۶ - ۸	۱۱۶ - ۸
جنوری سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶ - ۳	۱۱۶ - ۵	۱۱۶ - ۵ - ۶	۱۱۶ - ۸
فروری سنہ ۱۹۴۴ع	۱۱۶ - ۵ - ۳	۱۱۶ - ۷ - ۶	۱۱۶ - ۶	۱۱۶ - ۸ - ۶

شیر مارکٹ

فروری سنہ ۱۹۴۵ع کے آخری دن سرکاری پرامیسری نوٹ، اور سر برآوردہ کمپنیوں کے حصص کے جو نرخ تھے وہ درج ذیل ہیں۔

تفصیلات			فروری سنہ ۱۹۴۵ع کے آخری دن کی افتتاحی شرحیں
سرکاری تمسکات			
پرامسری نوٹ حکومت سرکار عالی	..	۲$\frac{1}{2}$ فی صد	۱۰۰ - ۳ -
,,	..	۳ فی صد	۱۰۳ - ۱۰ -
,,		۳$\frac{1}{2}$ فی صد	۱۰۰ - ۱۱ -
بنک			
حیدرآباد بنک	..	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۵۰ - ۰ - ۰
سرسوتی بنک	..	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۲۵ - ۰ - ۰
اسٹیٹ بنک	..	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۲۷ - ۸ - ۰

ریلوے

ریلوے سرکار عالی	..	٦ فی صد (۲۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۰-۰-۵۱۰-۰
,, ,,	..	۵ فی صد (۲۵۰ ,, ,,)	۰-۰-٦۲۵-۰

بارچہ جات

اعظم جاھی ملز	..	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۷٦۰-۰-۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	..	(۳۰۰ روپیہ کلدار)	۷۰۰-۰-۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز کمپنی	..	(۱۰۰۰ ,,)	۳۳۰۰-۰-۰
محبوب شاھی گلبرگہ ملز	..	(۱۰۰ ,,)	۱۷۳۰-۰-۰
عثمان شاھی ملز	..	(۱۰۰ ,,)	۲۹۱-۰-۰

شکر

نظام کارخانہ شکرسازی معمولی	..	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۲-۰-۰
,, ,, ترجیحی	..	(۲۵ ,, ,,)	۳۸-۰-۰
سالارجنگ کارخانہ شکر سازی	..	(۵۰ اداشدہ ۲ سکہ عثمانیہ)	۱۸-۱۰-۰

کمیکلز

بیو کمیکلز	..	(۱۰ اداشدہ ۸ سکہ عثمانیہ)	۷-۴-۹
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	..	(۵۰ سکہ عثمانیہ)	۵۷-٦-۰
کمیکلز اینڈ فارما سیوٹکلز	..	(۲۵ ,, ,,)	٦۲-۰-۰

متفرق

آلوین میٹل ورکس	..	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۹-۲-۰
حیدرآباد کنٹرکشن	..	(۱۰۰ ,, ,,)	۴۲۵-۰-۰
سرپور پیپر ملز	..	(۱۰۰ ,, ,,)	۲۹۹-۰-۰
وزیر سلطان ٹوباکو کمپنی	..	(۱۰۰ ,, ,,)	۹۴-۰-۰

پریس کی ہوئی کپاس

ممالک محروسہ کی کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں فروری سنہ ۱۹۴۵ع میں (۳۰۳، ٦۴۹) گٹھے کپاس پریس کی گئی - اس کے مقابلہ میں جنوری سنہ ۱۹۴۵ع میں پریس کی ہوئی کپاس کی مقدار (۵۷،۱۵) گٹھے تھی -

گرنیوں میں صرفہ

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی گرنیوں میں (۱۹) لاکھ (۱۳) هزار پونڈ کپاس صرف ہوئی - اس کے برخلاف سابقہ مہینے میں (۲۵) لاکھ (۳۴) هزار پونڈ اور فروری سنہ ۴۴ع میں (۲۰) لاکھ (۹۲) هزار پونڈ کپاس کا صرفہ ہوا -

ساختہ کپاس

اس مہینے میں کپڑے کی مجموعی پیداوار (۳٦) لاکھ (۴۸) هزار گز رھی - اس طرح جنوری سنہ ۱۹۴۵ع اور فروری سنہ ۱۹۴۴ع کے مقابلہ میں علی الترتیب (۱۵)

لاکھ (۳۴) هزار گز اور (۶) لاکھ (۴۲) هزار گز کی کمی هوئی - فروری سنه ۴۵ع میں (۱۰) لاکھ (۹۷) هزار پونڈ سوت تیار هوا جو فروری سنه ۱۹۴۴ع کے مقابله میں (۲) لاکھ (۹) هزار پونڈ کم هے -

شکر

فروری سنه ۱۹۴۴ع میں نظام کار خانه شکر سازی (بودهن) میں (۵۵۶۱۷) هنڈرڈ ویٹ شکر تیار هوئی - یه مقدار جنوری سنه ۱۹۴۵ع کی پیداوار سے (۷۰۵) هنڈرڈ ویٹ زیاده تھی -

دیا سلائی

زیر تبصره مهینے میں دیا سلائی کے کار خانوں میں (۱۰۲۴۷) گروس ڈبے تیار کئے گئے - اس کے مقابله میں جنوری سنه ۱۹۴۵ع اور فروری سنه ۱۹۴۴ع میں دیاسلائی کی پیداوار علی الترتیب (۱۸۰۸۶½) اور (۲۲۷۶۸) گروس ڈبے تھی -

سمنٹ

فروری سنه ۱۹۴۵ع میں سمینٹ کی پیداوار (۱۲۷۱۲) ٹن رهی - اس کے مقابله میں جنوری سنه ۱۹۴۵ع اور فروری سنه ۱۹۴۴ع میں اس کی مقدار علی الترتیب (۱۴۳۱۸) اور (۱۰۰۸۵) تھی -

فروری سنه ۱۹۴۵ع جنوری سنه ۱۹۴۵ع اور فروری سنه ۱۹۴۴ع میں تیارشده بعض اشیاء کے اعداد درج ذیل هیں -

اشیاء	اکائیاں	فروری سنه ۴۵ع	جنوری سنه ۴۵ع	فروری سنه ۴۴ع	+ یا (−) بمقابله	
					فروری سنه۴۴ع	جنوری سنه ۴۵ع
پارچه	گز	۳۶۴۸۷۶۷	۵۱۷۲۵۶۶	۴۲۷۳۲۲۵	−۶۲۴۴۵۸	−۱۵۲۳۷۹۹
سوت	پونڈ	۱۰۹۷۳۶۳	۲۱۷۷۴۰۵	+۱۸۰۶۵۷۵	−۲۰۹۲۱۲	−۵۸۰۰۴۲
سمنٹ	ٹن	۱۲۷۱۲	۱۴۳۱۸	۱۰۰۸۵	−۲۳۷۳	−۱۶۰۶
شکر	هنڈرڈ ویٹ	۵۵۶۱۷	۵۴۹۱۲	۷۰۵۶۲	−۱۴۹۴۵	+۷۰۵
دیا سلائی	گروس ڈبے	۱۰۲۴۷	۱۸۰۸۶½	۲۲۷۶۸	−۱۲۵۲۱	−۷۸۳۹½

مشترکه سرمایه کی کمپنیاں

زیر تبصره مهینے میں مشترکه سرمایه کی صرف ایک نئی کمپنی قائم هوئی -

حمل و نقل

فروری سنه ۱۹۴۵ع سرکار عالی کی ریلوے اور سارعی حمل و نقل کی جمله آمدنی علی الترتیب (۴۲) لاکھ (۲۶) هزار اور (۷) لاکھ (۲۹) هزار روپے رهی - اس کے مقابله میں پچھلے سال اس مهینے میں یه آمدنی (۳۹) لاکھ (۶۹) هزار روپے اور (۵) لاکھ (۹۴) هزار روپے تھی -

فروری سنه ۱۹۴۵ع میں اشیاء کی منتقلی سے جمله (۲۰) لاکھ روپے آمدنی هوئی اس کے برخلاف فروری سنه۴۴ع میں آمدنی کی مقدار (۲۰) لاکھ (۴۱) هزار روپے تھی -

زیر تبصره مهینے میں ریلوں اور بسوں سے سفر کرنے والوں کی مجموعی تعداد علی الترتیب (۱۴۸۸۲۶۰) اور (۱۵۲۶۰۴۶) رهی - اس کے مقابله میں پچھلے سال اسی مهینے میں ریلوں سے (۱۳۷۳۶۴۶) مسافروں نے اور بسوں سے (۱۴۴۷۴۹) مسافروں نے سفر کیا -

دھوبی نے نقصان کر دیا!

ذرا سوچئے تو کہ دوبارہ بنوانے میں کس قدر خرچ ہوگا۔

فی زمانہ کپڑوں کی قیمتیں کس قدر گراں ہیں اگر آپ نے دھوبی کو کپڑے پھاڑنے دیئے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ خود آپنے اپنا روپیہ مٹی میں ملادیا۔ آپکو چاہئے کہ اپنے کپڑوں کی حفاظت کیجئے اور انہیں عرصۂ دراز تک چلایئے۔ دھوبیوں کے کپڑا دھونے کے بھدے طریقوں کی کسی وجہ سے بھی ضرورت نہیں ہے۔ آپ سنلائٹ صابون کے ذریعہ بہت زیادہ میلے کچیلے کپڑوں کی بھی میل مٹی آسانی سے صاف کرسکتے ہیں۔ یقیناً آپنے سنلائٹ صابون کے خود بخود صاف کرنے والے پھین کی بابت سُنا ہوگا۔ قوی ترین دھوبی مضبوط ترین ڈنڈے اور سخت ترین چٹان سے زیادہ اس ملائم اور نازک پھین میں میل مٹی صاف کرنے کی قوت ہے۔ اور یہ میل مٹی دُور کرتے وقت کپڑوں کو نقصان بھی نہیں پہونچاتا ہے۔ مندرجۂ ذیل آسان ہدایات پڑھیئے اور اپنے گھر میں آج ہی سے کپڑے دھونے کا سنلائٹ "صابن اور کفایت" کا طریقہ سکھائیے۔

اپنے دھوبی کو سنلائٹ صابن اور کفایت کا طریقہ سکھائیے۔

۱۔ کپڑوں کو اچھی طرح بھگو لیجئے۔ اس طرح کپڑے صابن لگائے جانیکے لائق ہوجاتے ہیں۔ ۲۔ کپڑے کے ہر حصے میں صابن لگادیجئے۔ خاص طور پر میلی جگہ پر سنلائٹ کو اچھی طرح رگڑ دیجئے۔ ۳۔ پھر تھوڑی دیر تک کپڑوں کو صابن جذب کرلینے دیجئے۔ پچھاڑنے کی ضرورت نہیں۔ سنلائٹ کا صفائی بخش پھین کپڑوں سے تمام میل مٹی نکال کر اپنے اندر جذب کرلے گا۔ ۴۔ اب اچھی طرح دھوئیے اور دھوکر پھین نچوڑ ڈالئے۔ کیونکہ پھین میں اب میل مٹی شامل ہے۔ بہت زیادہ میلے کپڑے کو ایک بار پھر صابن لگانے کی ضرورت ہوگی۔

سنلائٹ صابون
کپڑوں کی حفاظت کرتا ہے

S. 66-28 UD

LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

HVM. 41-304-40 UD

THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO., LTD.

معلومات حیدرآباد

جلد ۵ .... شمارہ ۱۱
مہر سنہ ۱۳۵۴ ف - اگست سنہ ۱۹۴۵ء
ماہنامہ

"ریاست میں پارچہ اور سوت کی تقسیم"

فہرست مضامین

مہر سنہ ۱۳۵۴ف — اگست سنہ ۱۹۴۵ع

صفحہ

احوال و اخبار ۱

رباستوں میں تنظیم بعد جنگ ۴

حدر آباد میں کوئلہ کی کان کنی .. ۱۰

ریاست میں پارچہ اور سوت کی تقسیم .. ۱۷

بلدہ حیدر آباد میں دودہ کی صورت حال .. ۲۰

زمانہ بعد جنگ میں شوارع اور وسائل آبپاشی کی توسیع ۲۲

ضلع کانفرنسوں کے اجلاس .. ۲۴

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ .. ۲۷

لاسلکی نشریات .. ۳۳

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکارعالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں ۔

سرورق

قلعہ دولت آباد کا رنگین محل اور دوسری عمارتیں

مقوّی غذا کی ضرورت
اسے زندگی بھر کے لئے
قوّت پہنچائیے
آپ کے لڑکے کو بچپن سے ہی ایسی غذا ملنی چاہیئے جو اسے قوّت پہنچائے - اس کی غذا کو
وہ تمام چیزیں جنکی طفولیت کے اشغال اور قدرتی نشو نما کیلئے ضرورت ہوتی ہے اسکے جسم کو بہم پہنچانا
لازمی ہے اور آئندہ ضروریات کیلئے بھی طاقت موجود رہنی چاہیئے - آپکو واضح ہو کہ ڈالڈا تمام قسم کے
کھانوں کو زیادہ طاقت بخش بناتا ہے - ہمیشہ اس وٹامن دار روغن کو گھر کے تمام کھانوں کو پکانے
کے لئے استعمال کیجئے - کیونکہ ہر شخص کو ہر عمر میں طاقت کی ضرورت ہے - اور ڈالڈا
اُن اجزا کو جو طاقت پہنچاتے ہیں بہت زیادہ مقدار میں مہیا کرتا ہے
وٹامن آمیز
ڈالڈا
قوّت بخش
DALDA
VANASPATI
HVM 43-304-40 UD
THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO., LTD.

معلومات حیدرآباد

جلد ۵ — مہر سنہ ۱۳۵۴ف - اگست سنہ ۱۹۴۵ع — شمارہ ۱۱

احوال واخبار

شفیق ومحبوب حکمران - حال ہی میں ہزاکسلنسی نواب سر سعد الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی نے "ینگ منس امپروومنٹ سوسائٹی" میں اعلی حضرت سلطان العلوم کی تصویر کی نقاب کشائی کی رسم ادا فرمائی - اس جلسہ میں ان الطاف و عنایات شاہانہ کے لئے پرجوش خراج تحسین ادا کیا گیا جن سے سرکارعالی کی تمام رعایا بلا لحاظ مذہب و ملت فیضیاب ہوتی ہے - یہ سوسائٹی تقریباً (۰۷) سال پہلے قائم کی گئی تھی اور اس کا مقصد نوجوانوں کی جسمانی اخلاقی اور تمدنی اصلاح ہے -

ہزاکسلنسی نے فرمایا کہ ایک ایسے شخص کی حیثیت سے جسے شاہ ذیجاہ سے قریبی ربط و تعلق کا شرف حاصل ہے میں جانتا ہوں کہ اعلی حضرت بندگان اقدس کو اپنی رعایا کی فلاح و بہبود کے تمام امور سے کس قدر گہری دلچسپی ہے - اس کا ثبوت اس تیز رفتار اور ہمہ جہتی ترقی سے ملتا ہے جو ممالک محروسہ نے مبارک دور عثمانی میں کی ہے - حکومت سرکارعالی کی ترقی پسند حکمت عملی کا ذکر کرتے ہوے ہزاکسلنسی نے فرمایا کہ حکومت نے ریاست کی عام خوشحالی میں اضافہ کرنے کے لئے حوصلہ مند خاکے مرتب کئے ہیں - حکومت کا مطمح نظر ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ بے روزگاری کا خاتمہ کردیا جائے تاکہ ہر شخص کو روزانہ دو وقت پیٹ بھر کھانا میسر آسکے -

پچھلے ۳۴ سال میں ممالک محروسہ نے جو ہمہ جہتی ترقی کی ہے وہ زیادہ تر نتیجہ ہے اس تعلق خاطر کا جو ہمارے شفیق بادشاہ کو اپنی عزیز رعایا کی فلاح و صلاح سے رہا ہے - رعایا کے ساتھ حضور پرنور کی شفقت آمیز محبت ان کے دلوں کی عمیق ترین گہرائیوں میں گھر کرچکی ہے - وہ اپنے شاہ ذیجاہ سے جو والہانہ عقیدت رکھتے ہیں اس کا عملی مظاہرہ اس وقت ہوا جب نصیب دشمنان بندگان عالی کا مزاج ناساز ہوگیا تھا - ناسازی مزاج شاہانہ ساری رعایا کے لئے باعث تشویش و تردد بن گئی تھی اور سبھوں نے بارگاہ رب العزت میں اپنے محبوب بادشاہ کی جلد اور کامل صحتیابی کے لئے یکزبان ہو کر صمیم قلب سے دعا کی -

* * * *

ایک خوش آیند اقدام - آنریبل مسٹر سی - اے - جی ساویج منصرم صدر المہام مال کی ایما سے کار آموز تحصیلداروں کو محض محکمہ واری تربیت دینے کے روایتی طریقہ سے ہٹ کر ایک خوش آیند اقدام کیا گیا ہے - پٹن چیرو میں جو دارالسلطنت سے تقریباً (۰۳) میل کے فاصلہ پر ریاست کا سب سے بڑا اور پرانا مرکز تنظیم دیہی ہے ایک خصوصی تربیتی کیمپ قایم کیا گیا ہے جہاں ان مضامین کی مکمل اور جامع تعلیم کے علاوہ جن کا علم ایک عہدہ دار مال کو اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے ضروری ہے گھوڑے کی سواری ، تیراکی ، نشانہ بازی وغیرہ بھی سکھائی جارہی ہے - متعلقہ محکموں کے تجربہ کار افسروں، نیز جامعہ کے پروفیسروں کے لکچروں کا انتظام کیا گیا ہے - تربیت کی مدت دو ماہ قرار دیگئی ہے -

کیمپ کا افتتاح کرتے ہوئے ہز اکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر نے کار آموزوں کے آگے خدمت خلق کے جذبہ کو ترقی دینے کی اہمیت و ضرورت پر زور دیا اور انہیں یہ نصیحت رسائی کہ وہ اپنے آپ کو عوام کا حاکم نہیں بلکہ ان کا خادم تصور کریں ۔ ہم امید کرتے ہیں کہ صدر اعظم بہادر کی یہ مفید نصیحت زیادہ وسیع حلقہ میں سنی جائے گی اور اس پر نہ صرف کار آموز تحصیلدار جنہیں خاص طور پر مخاطب کیا گیا تھا بلکہ بلا لحاظ درجہ و عہدہ تمام سرکاری ملازمین احتیاط کے ساتھ عمل کریں گے۔

آنریبل مسٹر سیاویج نے بھی اسی انداز میں تقریر کی ۔ ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ سررشتہ مال کی سلک ملازمت میں داخل ہونے والوں کا اصول عمل یہ مقولہ ہونا چاہئے ” ہمیں ہمارے اعمال سے پرکھا جائے “ ۔ کارآموزوں کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا ” اگر آپ اس مقولہ کو پیش نظر رکھیں اور آئندہ زمانہ ملازمت میں ملحوظ رکھیں تو مجھے یقین ہے کہ محکمہ مال اور ممالک محروسہ کی سرکاری ملازمت کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوگا جسے ہمیشہ فخر کے ساتھ دیکھا جائے گا ۔

* * * *

تنگبھدرا پراجکٹ کی تعمیر کا آغاز ۔ اعلیٰ حضرت بندگانعالی نے بمراحم خسروانہ

تنگبھدرا پراجکٹ کے ابتدائی مصارف کی پابجائی کے لئے ۲۰۰۰۰۰۰ روپیہ کی منظوری عطا فرمائی ہے ۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس پراجکٹ پر ۲۰ کروڑ روپیہ کے مصارف عاید ہوں گے ۔ اس کام کے آغاز کے لئے ایک انتظامی حلقہ اور دو ڈویژن قائم کئے گئے ہیں ۔ سمجھا جاتا ہے کہ یہ کام ایک چیف انجینیر کی زیر نگرانی انجام پائے گا جن کی مدد کے لئے نہایت اہل اور تجربہ کار عملہ مقرر کیا جانے والا ہے۔

دریائے تنگبھدرا کے پانی کی جزوی تقسیم کے لئے حکومت مدراس اور حکومت حیدرآباد کے درمیان سمجھوتہ ہوئے پورا ایک سال ہوتا ہے ۔ چھ مہینے پہلے ہز ہائنس شہزادہ برار نے ملا پورم میں جہاں تنگبھدرا کا ذخیرہ آب تعمیر کیا جائے گا بادگاری کتبہ کی نقاب کشائی کی رسم ادا کرکے ہندوستان میں آبپاشی اور برقابی کے ایک عظیم ترین پراجکٹ کا افتتاح فرمایا ۔ اس پراجکٹ کی تکمیل کے بعد ریاست کا پانچ لاکھ ایکر رقبہ سیراب ہوسکے گا ۔

ممالک محروسہ میں قحط سے متاثرہ علاقہ کے تعلقہجات گنگاوتی ، سندھنور ، مانوی ، رائچور ، گدوال و عالم پور اس پراجکٹ سے خاص طور پر مستفید ہوسکیں گے ۔ ایک بڑے رقبہ پر نیشکر کی کاشت ہوسکے گی اور ساتھ ہی میوہ کے زیر کاشت رقبہ کو سیراب کیا جاسکے گا ۔ توقع کی جاتی ہے کہ پراجکٹ سے سیراب ہونے والے علاقہ میں جو میوہ اور ترکاری پیدا ہوگی وہ ریاست کی آبادی کے ایک بڑے حصہ کی ضروریات کے لئے کافی ہوگی ۔ کالی مٹی کا علاقہ ہونے کی حیثیت سے ضلع رائچور اپنی زرخیزی کے لئے مشہور ہے ۔ آبپاشی کی مناسب سہولتوں کی فراہمی کے بعد توقع کی جاتی ہے کہ روئی کی پیداوار موجودہ پیداوار کے مقابلہ میں چھ گنی زیادہ ہو جائے گی ۔

جیسا کہ بتایا جاچکا ہے اس اسکیم کے تحت بڑے پیمانہ پر سستی برقی قوت پیدا کی جائے گی جسے چھوٹی اور بڑی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے استعمال کیا جائے گا ۔ اس کی بدولت مالی اعتبار سے یہ اسکیم مستحکم بنیادوں پر قایم ہو جائے گی ۔

* * * *

ناکارہ جنگی سامان سے کار آمد اشیاء کی تیاری ۔ ناکارہ جنگی سامان کو نئے

سرے سے تیار کرکے اسے پھر دشمن کے خلاف استعمال کرنے کے قابل بنانا محکمہ جنگی رسد کے کام کا ایک اہم جزو ہے ۔ اس واقعہ کے پیش نظر کہ جنگی سامان کے قدرتی وسائل پر غیر معمولی سخت بار پڑا ہے اس کام کی اہمیت میں مزید اضافہ ہوگیا ۔

کپتان نواب زادہ اکبر یار جنگ بہادر پریس لیزان آفیسر ، جنوبی کمان نے صحافتی نمایندوں کی ایک جماعت کو آئی ۔ ای ۔ ایم ۔ ای (انڈین الکٹریکل اینڈ میکا نکل انجنیرس) کی ایک بڑی ورکشاپ میں ناکارہ سامان سے کارآمد اشیاء کی تیاری

کے مختلف طریقے دیکھنے کا موقع فراہم کیا ۔ اس کارخانہ میں اخبار نویسیوں نے دیکھا کہ سیکلوں اور چھوٹے اسلحہ سے لیکر بڑے بڑے '' سرمن ،، قسم کے دبابوں کو جو دریا پر پل لگانے کے کام آتے ہیں نئے سرے سے کس طرح بنایا جاتا ہے اور ان کی کس طرح مرمت کی جاتی ہے ۔

جنوبی کمان میں آئی ۔ ای ۔ ایم ۔ ای کے کارخانے ایک وسیع علاقہ پر پھیلے ہوئے ہیں اور ان میں ایک ہزار سے زاید آدمی کام کرتے ہیں جن کی اکثریت ہندوستانی ہے۔ ان کو کام کرتے ہوئے دیکھنا واقعی ایک دلچسپ تجربہ تھا ۔ وہ جس کارکردگی اور مہارت سے ناکارہ سامان کی مرمت اور سکنڈ جارہا کا کام کرتے ہیں اس سے کوئی بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ اس طرح جو سامان تیار کیا جاتا ہے اسے ان فوجوں کی رسد میں اضافہ کرنے کے لئے واپس بھیجا جاتا ہے جو جاپانیوں کے خلاف کارروائیوں میں مصروف ہیں ۔

زیر مرمت اشیا میں سے جو چیز خاص طور پر جاذب توجہ بن گئی تھی ایک سفری موٹر تھی جسے خود ہوبی فوج کے اعلی کماندار جنرل '' سلم ،، استعمال کرتے تھے ۔ صحافی نمایندوں نے اس ورکشاپ کے جن شعبوں کا معائنہ کیا ان میں سے ایک شعبہ فورڈ اور شورلیٹ موٹروں کے انجنوں کی تشکیل جدید کے لئے وقف ہے ۔ وہ ماہانہ چار سو انجنوں کی مرمت کرتا ہے اور ایسی مہارت سے کام کرتا ہے کہ پرانے اور نئے انجنوں میں فرق کرنا مشکل ہے۔

یہ کارخانے مزدوروں کے تمام ماہر اور غیر ماہر طبقوں کے لئے روزگار کا ایک نیا اور نفع بخش ذریعہ ہی نہیں ہیں بلکہ انہیں اعلی درجہ کی فنی مہارت حاصل کرنے کا بیش بہا موقع بھی فراہم کرتے ہیں۔ جن لوگوں نے ان کارخانوں میں فنی تربیت حاصل کی ہے انہیں صنعتوں کے زمانہ جنگ سے زمانہ امن کی بنیادوں پر منتقل ہو جانے کے بعد بھی ان میں جذب ہو جانے کے عمدہ مواقع حاصل ہونگے۔

* * * *

بیمہ امداد باھمی ۔ حیدرآباد کوآپریٹیو انشورنس سوسائٹی نے امداد باھمی کی بیمہ کی ان تمام انجمنوں کا ایک مرکزی ادارہ قایم کرنے کی تجویز پیش کی ہے جو ملک کے مختلف حصوں میں قایم ہیں ۔ اس تجویز پر بحث و تمحیص کے لئے بمبئی ، مدراس اور حیدرآباد کے نمایندوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مجوزہ ادارہ کے لئے ایک عارضی دستور کا مسودہ تیار کیا گیا ۔ یہ امداد باھمی کی بیمہ کی تمام انجمنوں میں گشت کرایا جائے گا کہ ان کی رائے معلوم کی جائے ۔ مجوزہ انجمن کا اصل مقصد یہ ہوگا کہ بیمہ کے کاروبار کو امداد باھمی کے اصولوں پر عام کیا جائے ۔

آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر معتمد صدر المہام فینانس سرکار عالی نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت حیدرآباد امداد باھمی کے ان اداروں کی ہمیشہ پوری تائید و حمایت کرتی رہی ہے جو عوام کے فائدہ کے لئے کام کررہے ہیں ۔ اب وقت آگیا ہے کہ بیمہ کے کاروبار کو زیادہ سے زیادہ امداد باھمی کے اصولوں پر چلایا جائے ۔ نواب صاحب نے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ امداد باھمی کے بیمہ کو ہندوستان میں ابھی مناسب مقام حاصل نہیں ہوا ہے ۔ اگرچہ امداد باھمی کی بیمہ کی بعض انجمنوں کو کافی فروغ حاصل ہوا ہے تاہم اس میدان میں ابھی ترقی کی بہت کچھ گنجائش ہے ۔

آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ انہیں وہ بلند آہنگ منصوبے پسند نہیں جو زیادہ تر کاغذ تک محدود رہتے ہیں۔ حکومت بجائے خود عوام کی معاشرتی بہبودی کو آگے نہیں بڑھا سکتی ۔ ضرورت اس کی ہے کہ عام خوشحالی میں اضافہ کرنے کیلئے متفقہ طور پر پر خلوص جد وجہد کی جائے ۔ انہوں نے صنعتی اور دوسرے اداروں خاص کر بیمہ کی کمپنیوں کو مشورہ دیا کہ وہ غریبوں اور محتاجوں کی امداد کے لئے خیراتی فنڈ قایم کریں۔ یہ عوام تک پہونچنے کا ایک نہایت وثر طریقہ ہے ۔ اس سے یہ امر ان کے ذہن نشین ہوگا کہ ایسے لوگ موجود ہیں جو ان کی فلاح وصلاح میں دلچسپی لینے اور ان کی حالت سدھارنے میں مدد دینے کے لئے تیار ہیں ۔

* * * *

ریاستوں میں تنظیم بعد جنگ

سرولیم بارٹن کے۔ سی آئی۔ ای، سی۔ ایس۔ آئی۔ای نے ”رائل سوسائیٹی آف آرٹس،، کے شعبۂ ہندوستان و برما کے ایک حالیہ جلسہ میں ”جنوبی ہند کی ریاستوں میں تنظیم بعد جنگ کی اسکیموں،، پر ایک مقالہ پڑھا تھا۔ یاد ہوگا کہ سرولیم ہندوستانی محکمہ سیاسیات کے ایک رکن کی حیثیت سے ممتاز خدمات پر فائز رہ چکے ہیں۔ موصوف بروڈا، میسور اور حیدرآباد میں رزیڈنٹ کے عہدہ پر بھی مامور تھے۔

ہم ذیل میں سرولیم کے مقالہ سے بعض اقتباسات نقل کرتے ہیں جن سے جنوبی ہند کی بعض بڑی ریاستوں کی بعد جنگ ترقی سے متعلق اسکیموں پر تفصیلی روشنی پڑتی ہے۔

ہندوستانی ریاستیں ہندوستان کے ایک تہائی سے بھی زیادہ رقبہ پر محیط ہیں اور ان کی آبادی دس کروڑ نفوس پر مشتمل ہے۔ سیکڑوں ریاستوں میں سے کم و بیش صرف بیس ریاستیں کسی اہمیت کی حامل ہیں۔ برطانوی تاج اور اکثر ریاستوں کے تعلقات کسی معاہدہ یا راضی نامہ پر قائم ہیں۔ اکثر ریاستوں کا نظم و نسق شخصی حکومت کی قدیم روایات پر مبنی ہے۔ البتہ پچھلے پچاس یا ساٹھ سال میں متعدد اہم ریاستوں کے نظم و نسق کو برطانوی ہند کے سانچہ میں ڈھالا گیا ہے۔ پچھلے کچھ عرصہ سے عوام کو نظم و نسق میں شریک کرنے کے لئے متعدد تدبیریں اختیار کی گئی ہیں۔

حیدرآباد کی مسلم ریاست ہندوستانی ریاستوں میں سب سے زیادہ اہم ہے۔ اس کا رقبہ ۸۲۰۰۰ مربع میل اور آبادی ایک کروڑ (۷۰) لاکھ سے زیادہ ہے۔ اس میں ہندوؤں کو بڑی اکثریت حاصل ہے۔ ریاست کا نظم و نسق جدید اصولوں پر چلایا جاتا ہے اور بڑی حد تک برطانوی ہند کے مروجہ طریقہ کے مطابق ہے۔ تربیت یافتہ عہدہ دار کارکردگی اور راستبازی کی اعلی روایات قایم کررہے ہیں۔ عاملہ کو عدلیہ سے علحدہ کیا گیا ہے۔ ہندو اور مسلم امرا تعلیم یافتہ ہیں۔ متوسط طبقہ کی اہمیت بڑھتی جارہی ہے۔ جامعہ ترقی کی منزلیں طے کررہی ہے۔ تحتانی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔ حکومت حیدرآباد نے حال ہی میں ایک ہزار آبادی والے ہرموضع میں ایک مدرسہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ریاست کی مالیات مستحکم بنیاد پر قائم ہے۔ محصول بندی نسبتاً کم ہے محصول آمدنی نہیں ہے۔ آمدنی کے خاص ذرائع کروڑگیری، آبکاری، مالگزاری اور ریلوے ہیں۔ پچھلے کئی سال سے ریاست کے موازنے کا معتدبہ فاضلات پر مشتمل رہے ہیں۔ اس رقم کو قومی تعمیر کے منصوبوں پر صرف کیا جاتا رہا ہے۔ حیدرآباد کا خود اپنا نظام زر ہے وہ اپنا سکہ آپ ڈھالتا ہے اور زر کاغذی اجرا کرتا ہے۔ حال ہی میں ایک اسٹیٹ بنک قایم کیا گیا ہے جس کے ذمہ سکہ سے متعلقہ امور ہیں۔ ”ٹریژری بلز،، جاری کئے جاتے ہیں اور عام طور پر مالیات کی اسکیم کو جدید اصولوں پر روبہ عمل لایا جاتا ہے۔

ریاست کی معاشی زندگی دیہی علاقہ میں مرکوز ہے۔ جنگ سے پہلے صنعتی ترقی کی رفتار سست تھی۔ سیمنٹ قابل لحاظ پیمانہ پر تیار کیا جاتا تھا۔ پارچہ بافی کے چند کارخانے اور بعض چھوٹی صنعتیں قائم تھیں۔ کوئلہ کی وسیع کانیں موجود ہیں لیکن ان کا کوئلہ اتنی اچھی قسم کا نہیں ہے

کہ کوک بنانے کے کام آئے ۔ حال حال تک ا ن کانوں سے کوئلہ نکالنے کا کام ایک برطانوی کمپنی کے تفویض تھا ۔ لیکن کوئلہ کی پیدا وار میں اضافہ کرنے کےلئے اب حکومت سرکارعالی نے انہیں خرید لیا ہے ۔ کانوں کے علاقہ کے نواح میں خام لوہا کثرت سے پایا جاتا ہے ۔ ماضی میں کانوں سے سونا نکالا جاتا تھا اور ممکن ہے کہ سستی برقی قوت کی بدولت بعض قدیم کانوں کو دوبارہ کھودنا نفع بخش ثابت ہو ۔ اسکے علاوہ ریاست میں سنگ مرمر چونا اور پکی مٹی پائی جاتی ہے ۔

جنگ چھڑتے ہی حکومت حیدرآباد نے اپنے تمام وسائل ملک معظم کے تفویض کردئے ۔ فوج کی تعداد سات ہزار سپاہیوں سے بارہ ہزار سپاہیوں تک بڑھادی گئی ۔ اس وقت آٹھ دستے بیرون ریاست جنگی خدمت انجام دے رہے ہیں ۔ ان کے تمام مصارف حکومت حیدرآباد ہی برداشت کرتی ہے ۔ چار کروڑ پونڈ سے زاید رقم حکومت ہند کے قرضوں میں لگائی گئی ہے ۔ شاہی ہوائی فوج کےلئے دو ہوائی دستے اور ہندوستانی بحریہ کےلئے ایک جنگی کشتی (کارویٹ) مہیا کی گئی ہے ۔ صنعتوں کو جنگی اغراض کےلئے استعمال کیا جارہا ہے ۔ مقامی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے ایک '' انڈسٹریل ڈولپمنٹ کارپوریشن '' قایم کیا گیا ہے ۔ تاکہ کیمیاوی اشیاء ، چادری سیسہ اور کانچ کے برتن ، نشاستہ کی بنائی ہوئی چیزیں اور دیگر قسم کی مصنوعات بڑے پیمانہ پر تیار کی جائیں ۔ اس اسکیم کے تحت متعدد صنعتی کار خانے قایم ہوچکے ہیں ۔ مثلاً '' دی آلوین میٹل ورکس '' ، '' دی حیدرآباد اسٹارچ پراڈکٹس '' ، '' دی حیدرآباد کیمیکل اینڈ فرٹیلا ئزرس '' ، دارالضرب اور ریل کے کار خانے توپ گاڑیوں کے پرزے فولادی چادریں اور لوہے اور فولاد کی دوسری مصنوعات تیار کررہے ہیں ۔ اسلحہ جات کا ایک کارخانہ قایم کیا گیا ہے اور فوجی ضرورت کی دوسری بہت سی چیزیں بنائی جارہی ہیں ۔ اجناس خوردنی کی پیدا وار میں زبردست اضافہ ہوا ہے ۔ حکومت حیدرآباد نے افراط زر کے انسداد کےسلسلہ میں حکومت ہند کا پو ر ی طرح ہا تھ بٹایا ۔ چھوٹے سرمایہ داروں کی ہمت افزائی کی جاتی رہی ہے ۔ حال ہی میں حکومت نے ڈھائی فی صد سود سے (۷.) ملین پونڈ قرضہ حاصل کیا ۔ محصول آمدنی کے بدل کے طور پر حکم لازمی پس اندازی نافذ کیا گیا ہے ۔ اس حکم کی رو سے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ سالانہ (۳۰۰) پونڈ سے زاید آمدنی کو سرکاری قرضہ میں لگایا جائے ۔

ریاست کا موازنہ جنگ سے پہلے آٹھ ملین پونڈ تھا ۔ مگر اب یہ محصول زاید منافع کے سوا کسی جدید محصول بندی کے بغیر تیرہ ملین پونڈ ہوگیا ہے ۔ ریاست کی طیران گاہ کو ہندوستانی ہوائی فوج کے ہوا بازوں کےلئے تربیتی مرکز کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے ۔ در اصل یہ طیران گاہ غیر فوجی ہوائی سروس اور ریلوے کے درمیان ربط قایم کرنے سے متعلق حکمت عملی کے تحت بنائی گئی تھی ۔ کئی ہزار میکانکوں اور موٹر ڈرائیوروں کو تربیت دیکر ہندوستانی فوج میں منتقل کیا گیا ہے ۔ بلا شبہ جنگی جدوجہد کے معاملہ میں حیدرآباد نے برطانوی دولت عامہ کےساتھ اپنی وفا داری کا کامل ثبوت دیا ہے ۔

جنگی جدوجہد کی بدولت آئندہ ترقی کےلئے بہت کچھ میدان صاف ہوگیا ہے ۔ حکومت کا اولین مقصد عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنا اور ہر ایک کےلئے روزگار مہیا کرنا ہے ۔ جنگ کی وجہ سے متعدد نئے کار خانے قائم ہوگئے ہیں ۔ بعض کار خانوں کو '' انڈسٹریل فنڈ '' سے امداد دی گئی ہے ۔ مثال کےطور پر '' سرپور پیپرملز '' کو لیجئے ۔ اس کار خانہ میں سالانہ پانچ ہزار ٹن کاغذ تیار ہو رہا ہے ۔ کاغذ کی موجودہ قلت کے پیش نظر یہ ایک قابل قدر کار نامہ ہے ۔ سگریٹ صابون اور تیل کے نئے کارخانے بھی قائم ہوگئے ہیں ۔

ریاست کی حکمت عملی میں زراعت کی اصلاح کو نمایاں اہمیت دی گئی ہے ۔ ذمہ دار عہدہ داراس بات کومحسوس کرتے ہیں کہ صنعتی توسیع کا دارومدار دیہی علاقہ کی خوشحالی پر ہے ۔ اور یہ خوشحالی اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتی جب تک فصلوں کی پیداوار میں اضافہ نہ

کیا جائے ۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ تجارتی اجناس مثلاً ارنڈی اور مونگ پھلی کی زیادہ کاشت کی جائے اور مویشیوں کی نسل کی اصلاح کی جائے ۔ اس کے علاوہ مناسب مقدار میں مصنوعی کھاد کی تیاری کی طرف بھی توجہ کی جارہی ہے ۔

مصنوعی کھاد کی تیاری کے لئے بڑی مقدار میں برقی قوت کی ضرورت ہے ۔ عام طور پر مواصلات میں صنعتوں کے لئے بھی برقی قوت درکار ہے ۔ ملک کے قدرتی خدوخال پانی کو ذخیرہ کرکے برقی قوت پیدا کرنے کے لئے بہترین مواقع فراہم کرتے ہیں ۔ حکومت حیدرآباد کی یہ حکمت عملی ہے کہ زرعی اور صنعتی ترقی کے سلسلہ میں ان مواقع سے پورا فائدہ اٹھایا جائے ۔ نظام ساگر میں ، جو ایک بڑا ذخیرہ آب ہے اور جو ڈھائی لاکھ ایکر زمین کو سیراب کرنے کے لئے بائیس ملین پونڈ کے صرفہ سے بنایا گیا ہے ، برقابی کی ایک مشین نصب کرکے پہلا قدم اٹھایا جانے والا ہے ۔ دوسری اسکیموں میں آبپاشی اور برقابی کی فراہمی دونوں منضبط طور پر شامل ہیں ۔ مثلاً تنگبھدرا پراجکٹ کی بدولت تقریباً (۸۰) ہزار ایکر زمین سیراب ہوگی اور ساتھ ہی تقریباً ایک لاکھ کیلو واٹ برقی قوت پیدا کی جائے گی ۔ گوداوری اسکیم کی وجہ سے تقریباً دس لاکھ ایکر زمین تری کاشت ہو سکے گی اور پچاس ہزار کیلوواٹ برقی قوت فراہم کی جائے گی ۔ سیراب ہونے والے علاقہ میں تقریباً بیس لاکھ ایکر کا اضافہ ملک کی زرعی دولت میں فراوانی کا باعث ہوگا ۔

صنعتی ترقی کی عام حکمت عملی کا مقصد یہ ہے کہ مقامی خام مال کو ریاست کے باشندوں کی ضروریات پوری کرنے کی غرض سے مصنوعات کی تیاری کے لئے استعمال کیا جائے ۔ مرکزی مقامات پر سستی برقی قوت مہیا کی جائیگی دریائے گوداوری پر کوئلہ ، لوہے اور دوسرے دھاتوں کی کانوں کے قریب ایک صنعتی شہر قائم کرنے کے لئے ایک جامع اور مکمل اسکیم تیار کی گئی ہے ۔ چند میل دور دریا کے پار ایک بند تعمیر کرکے ایک بڑا ذخیرہ آب بنایا جائے گا ۔ جیسا کہ بتایا جاچکا ہے اس اسکیم کے تحت ۵۰ ہزار کیلوواٹ برقی قوت پیدا کی جائے گی اور تقریباً دس لاکھ ایکر زمین سیراب ہوگی ۔ شروع میں کوئلے کی کانوں کے علاقہ میں ۵۰ ہزار کیلوواٹ برقی قوت پیدا کرنے والا پاور ہوز قایم کیا جائے گا ۔ جن صنعتوں کو فروغ دینے کی تجویز کی گئی ہے ان میں فولاد ، کاربن سازی ، کوئلہ کے مستنقیات ، سیمنٹ ، پارچہ نباتاتی تیل ، مصنوعی ریشم ، کیلسیم کاربائڈ ، مصنوعی کھاد اور ظروف سازی شامل ہیں ۔ بعد میں پارچہ بافی وغیرہ کی مشینیں کل پرزے اور برقی آلات تیار کرنے کی بھی تجویز ہے ۔ دریائے گوداوری سے حاصل کردہ برقی قوت سے ریاست کے شمالی علاقے کی اور دریائے تنگبھدرا سے حاصل کردہ برقی قوت سے جنوبی علاقے کی برقی ضروریات پوری کی جائیں گی ۔ اس طرح ہر موضع برقی قوت سے فائدہ اٹھا سکے گا ۔ دیہی علاقے میں برقی قوت کو مختلف اغراض کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے ۔ اس سے نہ صرف نالابوں اور باؤلیوں سے پمپ کے ذریعہ پانی نکالنے کا کام لیا جاسکتا ہے بلکہ دیہی صنعتوں خاص کر پارچہ بافی اور زرعی پیداوار کے لئے بھی برقی قوت کا استعمال صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے ممدو و معاون ثابت ہوگا ۔ شہری اور دیہی صنعتوں کے درمیان ربط و تعلق پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔ یہ طریقہ جاپان میں نہایت کامیاب ثابت ہوا ہے ۔

اس نئے شہر کی بنا ڈالنے کے لئے ۱۸ ملین پونڈ درکار ہونگے ۔ پیش قیاسی کی گئی ہے کہ پوری ریاست کے لئے تعلیم کی توسیع ، صحت عامہ کی اصلاح ، سڑکوں اورریلوں کی تعمیر اور گندہ مقامات کی صفائی سے متعلق اسکیموں پر تقریباً ۱۸۰ ملین پونڈ صرف ہوں گے ۔ اس لائحہ عمل کی مالی ضروریات کی پابجائی کے لئے خصوصی محفوظات فراہم کئے گئے ہیں ۔ اس اضافہ شدہ سرمایہ محفوظ میں موازنہ کے اضلاف جمع ہوتے رہیں گے اگرچہ فاضل رقم کی کچھ مقدار اضافہ شدہ اخراجات کی تکمیل کے لئے درکار ہوگی ۔ اس غرض کے لئے قرضہ حاصل کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوگی ۔ توقع کی جاتی ہے کہ منصوبہ بندی کے اس کام پر بہت سا خانگی سرمایہ لگایا جائے گا ۔

اھمیت کے لحاظ سے حیدرآباد کے بعد میسور کا نمبر آتا ھے ۔ میسور کو عام طور پر ھندوستان کی ایک مثالی ریاست سمجھا جاتا ھے اور یہ خیال بڑی حد تک درست ھے ۔ اس کا رقبہ ۳۰ ہزار مربع میل اور اس کی آبادی ۷۰ لاکھ سے زاید ھے ۔

مالی اعتبار سے ریاست خوش حال ھے ۔ جنگ کے زمانے میں آمدنی میں غیر معمولی اضافہ ھوا ھے ۔ اس وقت اس کی آمدنی چھ ملین پونڈ ھے ۔ سنہ ۴۴ -- ۱۹۴۳ع کا موازنہ ایک ملین سے زیادہ فاضلات پر مشتمل تھا ۔ ریاست کا اثاثہ ، جس میں ریلوں (۷ ملین پونڈ) صنعت و حرفت اور برقی قوت پر لگائی ھوئی رقم شامل ھے ۱۵ ملین سے زاید ھے ۔ میسور فوجی امداد کے معاوضہ میں دو لاکھ پونڈ ادا کرتا ھے ۔ اس لئے اس کا فوجی موازنہ کم ھے ۔ پیدل فوج کے ایک بٹالین کو سمندر پار بھیجا گیا ھے ۔ شاھی ہوائی فوج کو ایک ہوائی دستہ دیا گیا ھے ۔ صنعت و حرفت میں تیزی کے ساتھ توسیع ہو رہی ھے ۔ ساٹ ملین پونڈ مالیت کی فوجی اشیا اور ساز و سامان خاص کر ہوائی چھتریوں کا ریشم تیار کیا گیا ھے ۔ انجنیری کے مدرسے کالجوں اور کارخانوں اور '' بھدراوتی کے کارخانہ آھن و فولاد ،، میں (۱۰۷۰) کاریگروں کو تربیت دی گئی ھے ۔ ان میں سے اکثر کاریگر ھندوستانی فوج ، بحریہ یا ہوائی بیڑے میں جذب کر لیے گئے ھیں ۔ کارخانہ آھن و فولاد میں تیار کی ھوئی تمام مصنوعات ھندوستانی محکمۂ رسد کے تفویض کردی گئی ھیں ۔ سالانہ (۲۴۰۰) ٹن فولاد تیار کیا جاتا ھے ۔ ایک زاید بھٹی اور لوھے کے سلاخ بنانے کی ایک مشین نصب کی گئی ھے ۔ جنگی اغراض کے لئے متعدد چیزیں فراھم کی جاتی ھیں ۔ ان میں برقی آلات زمین کو ھموار کرنے کے اوزار فولادی خود اور دوسرا آھنی سامان شامل ھے ۔ دھاتو اشیا بھی تیار کی جاتی ھیں ۔ ہوائی جہازوں کی تیاری کے سلسلہ میں ابتدائی کام کیا گیا ھے میسور نے جنگی جدو جہد کی پیش رفت میں جو مادی اور اخلاقی امداد دی ھے اس کے لئے برطانیہ کو ممنون ہونا چاھئے ۔

جنگ سے پہلے بھی میسور میں صنعتوں کو کافی فروغ حاصل ہوچکا تھا ۔ حقیقت یہ ھے کہ نظام بعد جنگ کے خاکے منصوبہ بندی کے اس سلسلہ کی ایک کڑی ھیں جو پچھلے ربع صدی یا اس سے زیادہ مدت سے جاری ھے ۔ تخمینہ کیا گیا ھے کہ نئی اسکیموں پر دس سال کی مدت میں ۱۰۰ ملین پونڈ کے مصارف عاید ہوں گے ۔ زراعت کی اصلاح ، صنعتوں کی توسیع ، سڑکوں اور برقی قوت کی فراھمی اس خاکے کے اھم اجزا ھیں ۔ معاشرتی میدان میں تعلیمی سہولتوں کو وسعت دی جائے گی ۔ طبی امداد اور صحت عامہ کے ایک وسیع لائحہ عمل کو بروئے کار لایا جائے گا ۔ بنگلور میں متوسط طبقوں کے لئے ۱۰ ہزار مکانات بنائے جانے والے ھیں ۔ سڑکوں کی تعمیر پر ۳ ملین پونڈ صرف کئے جائیں گے ۔ ریلوں کو بڑھانے سے متعلق ایک نظام العمل پر غور کیا جا رہا ھے ۔ بنگلور کے مضافات میں ایک صنعتی مرکز قایم کرنے کی تجویز ھے ۔ ریاست کے انتہائی شمال مغربی علاقے میں ایک اور برقی پراجکٹ جو '' آبشار جاگ ،، کی اسکیم سے مشہور ھے زیر تعمیر ھے ۔ اس پراجکٹ کی تکمیل کے بعد ایک لاکھ ۲۵ ہزار کیلوواٹ برقی قوت پیدا کی جاسکے گی ۔ انسانی طاقت کی خاص طور پر کارخانہ آھن و فولاد میں فوری اور شدید ضرورت ھے اور حکومت ھند کی طرف سے ضروری مشینوں کی درآمد کو ترجیح دی جا رہی ھے ۔ توقع کی جاسکتی ھے کہ برقی قوت کے اس سر چشمہ کے اطراف ایک بڑا صنعتی مرکز قایم ہو جائے گا ۔ امید کی جاتی ھے کہ اس برقی قوت کی بڑی مقدار کیمیاوی اشیا کی تیاری اور خام دھات کی صفائی نیز غیر نامی مصنوعی کھاد کی پیدا وار کے لئے استعمال کی جائے گی ۔

اس وقت ریاست میں ۶۰۵ صنعتی ادارے ھیں جن میں ۷۷ ہزار اشخاص کام کرتے ھیں ۔ ان میں سے متعدد ادارے جنگ کی ضروریات کے پیش نظر وجود میں آئے ھیں ۔ صنعتوں کو مزید ترقی دینے کے لئے بڑے پیمانے پر مصنوعی ریشم کی صنعت کا آغاز اور نباتاتی رنگوں اور کیلسیم کاربائڈ ، ریڈیوسٹ ، بائسکل اور ٹراکٹر کی تیاری

اورظروف سازی سے متعلقہ اسکیمیں بنائی گئی ہیں ۔ بانچ اسی طاقت والی موٹر کی تیاری کا کام سروع ہوچکا ہے ۔ دوسری قسم کی موٹریں اور برق سامان بھی تیار کیا جائےگا ۔ اس خاکے میں گھریلو صنعتوں کی توسیع کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے ۔ انہیں جہاں کہیں ممکن ہو شہروں کے بڑے صنعتی اداروں سے مربوط کیا جائے گا ۔ میکانی انجنیری کے میدان میں خاص کر کپڑے کی مشینوں کی تیاری کے سلسلہ میں بہت کچھ ترقی کی جائےگی ۔ جنگ کے بعد کے پہلے پانچ سالوں میں ۳۰ ملین پونڈ صرف کئے جائیں گے ۔

ریاست کی آمدنی کا ۷ ۱ فی صد حصہ تعلیم پر خرچ کیا جاتا ہے ۔ خواندگی کا اوسط صرف ۳ ۱ فی صد ہے ۔ اس خاکے کی رو سے اگلے پانچ سالوں میں مدرسہ جانے والے بچوں کی تعداد دوگنی ہو جائےگی ۔ اس کے نتیجہ کے طور پر تعلیم کا صرفہ فی کس ایک روپیہ سے بڑھکر فی کس دوروپیہ سالانہ ہو جائےگا ۔ دس سال میں ان اخراجات کو سہ گنا کردیا جانے والا ہے ۔ پیشہ ورانہ صنعتی اور فنی مدارس میں دس گنا اضافہ کیا جائےگا ۔ امید کی جاتی ہے کہ سنہ ۱۹۵۰ع تک صحت عامہ اور طبی امداد کے مصارف ڈیڑھ ملین پونڈ ہو جائیں گے ۔ جہاں تک رقموں کی فراہمی کا تعلق ہے تقریباً ۸ ملین پونڈ سرمایہ مطالبات رسودگی ، سرمایہ خصوصی اور سرمایہ ترقیات سے حاصل کئے جاسکتے ہیں اور بقیہ رقم قرض حاصل کرکے مہیا کی جائےگی ۔

ٹراونکور جزیرہ نمائے ہند کے سرے پر واقع ہے اس کا رقبہ تقریباً ویلز کے رقبہ کے برابر ہے ۔ اس چھوٹے سے علاقہ میں ۶۰ لاکھ نفوس رہ کشں ہیں ۔ نتیجاً آبادی کا اوسط ایک مربع میل کےلئے ۲ ہزار تک پہنچ گیا ہے ۔ اس کی وجہ سے یہ ملک غذا کے معاملہ میں خود مکتفی نہیں ہے اور چاول کی ایک بڑی مقدار درآمد کرنی پڑتی ہے ۔

بڑے پیمانہ پر برقابی قوت کی ترقی حکومت ٹراونکور کی بعد جنگ حکمت عملی کا ایک اہم جزو ہے ۔ ایسی ترقی کےلئے یہ ریاست نہایت موزوں ہے کیونکہ یہاں زیادہ بارش ہوتی ہے اور گھاٹیوں میں آسانی کے ساتھ بڑے بڑے ذخائر آب تعمیر کئے جاسکتے ہیں ۔ ” پلا واسال پاور ہوز “ اسٹیشن کے نام سے ایک بڑا کارخانہ برق پہلے سے قایم ہے ۔ دوسری اسکیمیں زیر غور ہیں ۔ صنعتی اداروں اور چاء کے مزرعوں کےلئے برق قوت کی مانگ بڑھتی جا رہی ہے ۔

حکومت ٹراونکور نے حیدرآباد اور حکومت ہند کی طرح اپنی منصوبہ بندی میں زمین کی پیدا وار بڑھانے کے مسئلہ کو نمایاں حیثیت دی ہے ۔ آبپاشی اور مصنوعی کھاد کی تیاری کےلئے برق قوت استعمال کی جائےگی ۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس کھاد کے استعمال سے چاول کی فی ایکر پیدا وار دوگنی ہوجائےگی ۔ مصنوعی کھاد تیار کرنے کےلئے فرٹیلائیزر اینڈ کمیکلس (ٹراونکور) لمٹیڈ کے نام سے ایک کمپنی قایم کی گئی ہے ۔ تخمیناً ساڑھے سات لاکھ پونڈ کے صرفہ سے ممالک متحدہ امریکہ سے مشین درآمد کی جائیگی ۔ بڑے پیمانہ پر الیمونیم کی تیاری کےلئے بھی برق قوت استعمال کی جائےگی ۔

حکومت ٹراونکور نے ہمہ جہتی صنعتی ترقی کی حکمت عملی کو پیش نظر رکھا ہے ۔ پارچہ بافی ربڑ کی پیدا وار اور ظروف سازی جیسی صنعتوں کی توسیع کے علاوہ ” پلائی وڈ “ ، کاغذ ، مصنوعی ریشم ، پلاسٹکس وغیرہ کی تیاری بھی زیر غور ہے ۔ انناس اور دوسرے میوؤں کو ڈبوں میں بند کرنے کی صنعت کے بھی کافی امکانات ہیں ۔ ٹراونکور کی منصوبہ بندی میں سمندری آمد و رفت کےلئے موجودہ سہولتوں کی اصلاح کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے ۔ اس غرض کےلئے ایک اسٹیم نیوی گیشن کمپنی قایم کی گئی ہے ۔ تمام بڑی سڑکوں پر سیمنٹ بچھایا جانے والا ہے ۔ سیمنٹ کی تیاری کےلئے بہت جلد ایک کارخانہ قایم کیا جائیگا ۔

ٹراونکور کے شمال میں ریاست کوچن واقع ہے ۔ اس ریاست میں کچھ عرصہ پہلے ایک اعلی درجہ کی بندرگاہ بنائی گئی ہے ۔ یہاں جو سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ان سے ٹراونکور کی سمندر پار کی تجارت کو بھی فروغ ہوگا ۔

یہ بندرگاہ ٹراونکور کوچن اور حکومت ہند کے درمیان مساوی طور پر منقسم ہے ۔

کوچن ، جغرافیائی حالات اور سیاسی اور معاشرتی معاملات میں کئی اعتبار سے اپنی ھمسایہ ریاست ٹراونکور کے مماثل ہے ۔ اس کی آبادی ۱۰ لاکھ سے زاید ہے ۔ اور یہ ریاست ٹراونکور سے بھی زیادہ گنجان ہے ۔ آخرالذکر کی طرح کوچن کو غذا درآمد کرنی ضروری ہے ورنہ ھلاکت کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ۔ تنظیم بعد جنگ میں برقابی کی ایک بڑی اسکیم شامل ہے ۔ برقی قوت کو ریاست کے پائے تخت ارناکولم میں قایم شدہ پارچہ بافی کے کارخانوں اور دوسری صنعتوں کے لئے استعمال کیا جائے گا ۔ ارناکولم کوچن کی نئی بندگاہ کے قریب واقع ہے ۔ کاغذ بمبو سے تیار کیا جائےگا جو وھاں کافی مقدار میں پایا جاتا ہے ۔

ریاست کولھا پور اگرچہ رقبہ میں چھوٹی ہے لیکن سیاسی اعتبار سے دکن کی مرھٹہ قوم کے قومی مرکز کی حیثیت سے بڑی اھمیت رکھتی ہے ۔ اس کی آبادی تقریباً دس لاکھ ہے اور یہ تین هزار مربع میل کے کوھستانی اور مرتفع علاقہ پر محیط ہے ۔ اور معاشی ترقی کے وسیع امکانات رکھتی ہے ۔ حکومت کولھا پور کے پیش نظر ترقی بعد جنگ کا ایک بڑا منصوبہ ہے ۔ دوسری ریاستوں کی طرح برقابی کی ایک بڑی اسکیم اس منصوبہ کا ایک اھم جزو ہے ۔ برقی قوت کو نئی صنعتوں کے قیام اور آبپاشی کے اغراض کے لئے استعمال کیا جائے گا ۔ سڑکوں کو وسعت دی جانے والی ہے اور صحت عامہ کی اصلاح اور آبپاشی کی سہولتوں کے علاوہ ریاست کے جنگلات سے فائدہ اٹھانے اور کانوں سے دھات نکالنے کے لئے وسیع نظام العمل تیار کیا گیا ہے ۔ بڑے پیمانے پر الیمونیم اور مصنوعی کھاد کی تیاری کے بھی امکانات ھیں ۔ ریاست کی مالیات کو احتیاط کے ساتھ قابو میں رکھا گیا ہے ۔ اسکی کوئی وجہ نہیں ہے کہ بہتر معاشی زندگی کے لئے اس کی توقعات پوری نہ ھوں ۔

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۸ف (۳۹-۱۹۳۸ ع) ..	۳-۰-۰
" " " ۱۳۴۹ف (۴۰-۱۹۳۹ ع) ..	۳-۰-۰
جامعہ عثمانیہ مؤلفہ مسز ای ۔ ڈی ۔ پلین	۱-۰-۰
حیدرآباد میں دیہی تنظیم	۱-۸-۰
کوائف حیدرآباد	۰-۸-۰
منتخب پریس نوٹ اور اعلامیئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی	۱-۸-۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی	۳-۸-۰

(اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں)

حیدرآباد میں کوئلہ کی کان کنی

مزدوروں کی فلاح کی تدابیر

صنعتی قوت محرکہ کے ایک اہم ذریعہ کی حیثیت سے کوئلہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ ہماری قومی معیشت کے لئے اس کی قدر و قیمت میں اس لئے بھی اضافہ ہو گیا ہے کہ ہماری بعد جنگ صنعتی ترقی کے ان خاکوں کی کامیابی جن کا مقصد ملک کے لاکھوں باشندوں کے لئے آرام دہ زندگی کے وسائل مہیا کرکے ملک کو خوشحالی کی ایک بلند سطح پر لیجانا ہے بڑی حد تک ممالک محروسہ میں پائے جانے والے کوئلہ کی قسم اور مقدار کی رہین منت ہے۔ حیدرآباد کو اس معدنی دولت سے جو کسی ملک کی معاشی ترقی کے لئے اس قدر ضروری ہے مالا مال کرنے میں قدرت نے فیاضی سے کام لیا ہے۔ اس دولت سے بیش ترین فائدہ اٹھانے کی غرض سے حکومت سرکار عالی نے حال ہی میں کوئلہ کی کان کنی کی صنعت سے متعلق حقوق نگرانی حاصل کرلئے اور کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی فلاح و بہبود کو آگے بڑھانے سے متعلق تدابیر کو روبہ عمل لانے کی طرف خاص توجہ کی جارہی ہے۔

ممالک محروسہ میں کان کنی کے حقوق سنگارینی کالریز کمپنی لمیٹیڈ کو حاصل ہیں جسکے ½۸۸ فی صد حصص حکومت کے قبضہ میں ہیں ۔ کوئلہ دو معدنی علاقوں سے نکالا جارہا ہے ۔ ان میں سے ایک کوٹھا گوڑم تعلقہ یلندو ضلع ورنگل میں اور دوسرا تانڈور ضلع عادل آباد میں واقع ہے۔ ان دونوں معدنی علاقوں میں کام کرنے والے اشخاص کی مجموعی تعداد تقریباً بارہ ہزار ہے۔ اور بیش ترین سالانہ پیداوار سنہ ۴۲ء میں (۱۲۱۴۰۱۹) ٹن رہی ۔

کان کنی کی تاریخ

ممالک محروسہ میں کوئلہ کی دریافت سنہ ۱۸۷۱ء میں جیالوجیکل سروے آف انڈیا کے ڈاکٹر ڈبلیو کنگ نے سنگارینی کے قریب تعلقہ یلندو میں کی اور کوئلہ کی خاص پرت (Seam) ابھی تک انہی کے نام سے موسوم ہے ۔

سنہ ۱۸۸۶ء میں ریاست میں کان کنی کے حقوق کا اجارہ ۹۹ سال کے لئے مسرس ڈبلیوسی واٹسن اور جے اسٹیوارٹ کو دیا گیا ۔ اسی سال انہوں نے حیدرآباد دکن کمپنی کے نام سے ایک کمپنی قایم کی اور تین سال بعد سگارینی کے معدنی علاقہ سے کوئلہ نکالنا شروع کیا ۔ اس علاقہ سے

سنہ ۱۹۴۱ء تک یعنی ۵۰ سال کی مدت میں ۲۶۱۳۴۴۰۶ ٹن کوئلہ نکالا گیا جس کے بعد یہ کوئلہ ختم ہوگیا - سنہ ۱۹۲۰ء میں سنگارینی کالریز کمپنی قایم کی گئی اور ریاست کے قانون کے تحت اس کی رجسٹری عمل میں آئی - اس کمپنی کے ۸۸،۵ فیصد حصص حیدرآباد دکن کمپنی کے قبضہ میں تھے - چند ماہ قبل حکومت سرکارعالی نے یہ تمام حصص خرید لئے -

تانڈور کا معدنی علاقہ

تانڈور کے معدنی علاقہ سے کوئلہ پہلے سنہ ۱۹۲۸ء میں نکالا گیا اور سنہ ۱۹۴۴ء کے ختم تک جملہ ۳۶۳۳۴۷۹ ٹن حاصل کئے گئے - وہاں صرف ایک کان ہے جو مارگنس پٹ (Morgans' Pit) کے نام سے مشہور ہے - اس کان میں ڈھلوان سطح پر کام ہورہا ہے اور دو پرتوں سے کوئلہ حاصل کیا جارہا ہے - ایک (Ross Seam) (یہ وھی پرت ہے جو سنگارینی اور کوٹھاگوڑم کی کانوں میں (King Seam) کہلاتی ہے) اور دوسرے (Salar Jung Seam) - یہ (Ross Seam) سے سو فٹ بلندی پر واقع ہے - کان کی بیش ترین گہرائی ایک ہزار فٹ ہے -

کوٹھاگوڑم کا معدنی علاقہ

کوٹھاگوڑم کا معدنی علاقہ ریل کے ذریعہ بلدہ حیدرآباد سے (۱۸۵) میل کے فاصلہ پر ہے - اس کو ۳۴ میل لمبی

صادر دفتر سنگارینی کالریز کمپنی - کوٹھاگوڑم

ریلوے لائین کے ذریعہ این ۔ ایس ۔ آر کے ڈورنکل جنکسن سے مربوط کیا گیا ہے ۔ یہاں کوئلہ پہلے ڈسمبر سنہ ۱۹۳۰ع میں نکالا گیا اور سنہ ۱۹۴۴ع کے ختم تک ۳۳۲۰۸۸۴ ٹن حاصل کئے گئے ۔ یہ معدنی علاقہ تین کانوں پر مستمل ہے جو برلی پٹ (Birley Pit) انڈروز نکلائن نمبر ۱ (Andrews' Incline No. 1.) اور انڈروز نکلائن نمبر ۲ (Andrews' Incline No. 2.) کے نام سے مشہور ہیں۔ حال ہی میں ایک اور ڈھلوان سطح والی کان میں کام شروع کیا گیا ہے۔ برلی پٹ میں دو دھرے (Shafts) استعمال کئے جاتے ہیں ۔ ایک کوئلہ نکالنے کے لئے اور دوسرا سپاہیوں اور سامان کی منتقلی اور ہوا کی نکاسی کے لئے ۔ دوٹھا گوڑم میں ایک برت سے ، جسے (King Seam) کہتے ہیں ، کوئلہ حاصل کیا جارہا ہے ۔ کان کی بیش ترین گہرائی ایک ہزار فٹ ہے ۔

جدید قسم کی مشینیں

چونکہ ان کانوں میں اگن گیس نہیں پائی جاتی اس لئے ان میں عریاں روشنی کے ذریعہ کام کیا جاتا ہے۔ یہ کانین جدید قسم کی مشینوں سے لیس ہیں ۔ دونوں معدنی علاقوں کو برقی قوت کی وافر مقدار پہونچائی جاتی ہے ۔ ان میں میکانی اور برقی کارخانے اور کوئلہ صاف کرنے کے جدید آلات موجود ہیں ۔ زمین دوز راستوں پر برقی قوت سے چلنے والی گاڑیوں کا انتظام ہے اور برقی قوت سے چلنے والے پمپوں کے ذریعہ پانی نکالا جاتا ہے ۔ کوئلہ کھودنے کے لئے سوراخ کرنے کا برما استعمال کیا جاتا ہے جو دبی ہوئی ہوا

کوئلہ صاف کرنے کی مشین ۔ برلی پٹ

کے ذریعہ کام کرتا ھے ۔

کوئلہ کا تجزیہ

یہاں جو کوئلہ دستیاب ہوتا ھےوہ بھاپ پیدا کرنے کے لئے موزوں ہوتا ھے لیکن اس سے کوک تیار نہیں ہوسکتا ۔ تجربہ کے بعد یہ معلوم ہوا ھے کہ اس میں ۶۵ فی صد کاربن ، ۲۴ فی صد بخارات ، ۱۴ فی صد راکھ اور ۶ فی صد رطوبت ہوتی ھے۔ حیدرآباد کے کوئلہ میں گندک اور باسفورس کے اجزا نسبتاً کم ہوتے ہیں ۔ البتہ پیریطس کی تھوڑی سی مقدار ہوتی ھے جو دھات کے متحرک پٹے پر نظر آتی ھے ۔

حیدرآباد کا کوئلہ زیادہ تر ایم ۔ ایس ۔ ایم، این-یس، ایس، آئی۔ میسوراسٹیٹ، جی ۔آئی ۔ پی، اور بی، ایل ریلیں، طاقت گاھیں، پارچہ کی گرنیاں روئی صاف اور پریس کرنے والے کارخانے تمبا کو صاف کرنے والے کوٹھے اور کاغذ کی گرنیاں خریدتی ہیں۔

شرائط کار

جیسا کہ پہلے ھی بتایا جاچکا ھے دونوں معدنی علاقوں میں تقریباً بارہ ہزار اشخاص کام کرتے ہیں ۔ ان کی اجرتوں کا ہندوستان کے دوسرے معدنی علاقوں میں کام کرنے والے اشخاص کی اجرتوں سے مقابلہ کیا جاسکتا ھے ۔ ماہانہ ۲۵ روپیہ یا اس سے کم تنخواہ پانے والے مزدوروں کو فی الحال ۵۰ روپیہ گرانی الاونس دیا جاتا ھے ۔ اس سے زیادہ تنخواہ پانے والوں کے لئے الاونس کی شرح تدریجی طور

کمپنی کا ہسپتال ۔ کوٹھا گوڑم

پر کم ہوتی جاتی ہے اور ماہانہ ۱۰۰ تا ۳۰۰ روپیہ تنخواہ کے لئے ۱۰ فی صد الاونس دیا جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ کانوں کے اندر کام کرنے والے مزدوروں کو فی یوم دو آنے بونس دیا جاتا ہے ۔ یہ مزدور ہر ہفتہ پانچ تا چھ یوم کام کرتے ہیں ۔

مراعات

معدنی علاقوں میں بعض خاص سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ غلہ، کپڑا ، سگریٹ اور عام استعمال کی دوسری چیزیں رعایتی شرحوں پر فروخت کی جاتی ہیں ۔ جو مزدور فی ماہ ۲۴ دن کام کرتا ہے اسے رعایتی قیمت پر فی روپیہ ۵ سیر چاول اور آٹھ سیر جوار کے حساب سے ۲۰ سیر غلہ خریدنے کی اجازت ہے ۔ '' برلی ہٹ '' میں ایک کنٹین قائم ہے جہاں چائے کافی اور کھانے کا انتظام ہے ۔ موسم سرما میں زیرزمین کام کرنے والے مزدوروں کو چائے اور کافی مفت دی جاتی ہے۔ ماہواری بنیاد پر تنخواہ پانے والے ملازمین کے لئے پراویڈنٹ فنڈ قائم ہے جس میں سالانہ ہر ملازم کی ایک مہینے کی تنخواہ اور کمپنی کی طرف سے اتنی ہی رقم داخل کی جاتی ہے اور مجموعی رقم پر چار فی صد سالانہ کے حساب سے سود مرکب ادا کیا جاتا ہے ۔ روزانہ اجرت پر کام کرنے والے مزدوروں کے لئے ایک کفایتی اسکیم نافذ کی گئی ہے جس میں اصل رقم پر سالانہ پانچ فی صد سود مرکب دیا جاتا ہے ۔

طبی سہولتیں

ملازمین اور ان کے متعلقین کو مفت طبی امداد بہم پہونچانے کے لئے مناسب انتظامات کئے گئے ہیں ۔ تانڈور اور کوتھا گوڑم دونوں جگہ لاسلکی مافوق النفشی شعاع اور شارٹ ویو تھرا پی کے آلات سے لیس جدید ہسپتالوں کے علاوہ ایک جرثومیاتی تجربہ خانہ ایک صحت گاہ اور دواخانے قائم ہیں ۔ بیماری کے زمانہ میں مزدوروں کو چاہے وہ مرد ہوں یا عورت بھتہ اور دوسری مراعات دی جاتی ہیں۔ دستور العمل ادائی مصارف زچگی(معدنیات) کے مطابق کانوں میں یا کانوں کے اطراف کام کرنے والی عورتوں کو مصارف زچگی ادا کئے جاتے ہیں اور قانون معاوضہ مزدوراں کے تحت مرتب کردہ قواعد کے مطابق حادثات کا معاوضہ دیا جاتا ہے ۔

کان کنوں کے مکانات اور پانی کی ٹانکی۔ کوتھا گوڑم

کان کنوں کے مکانات کی قطاریں

امداد باھمی کے ذخائر

مزدوروں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے "برلی پٹ"، اور "انڈروز نکلاٹن" کے علاقوں میں امداد باھمی کی دکانیں قائم کی گئی ھیں چونکہ اس کاروبار میں معتدبہ کامیابی ھوئی ھے اس لئے شہری منصوبہ بندی کی جدید اسکیم کے تحت ایک مرکزی گودام قایم کیاجا رھا ھے۔اس گودام سے اس علاقہ میں رھنے والے باسندوں کی تقریباً تمام ضروریات پوری ھوسکیں گی تجویز ھے کہ کوٹھا گوڑم کی انجمن امداد باھمی کی ایک شاخ تانڈور کے معدنی علاقہ واقع بیلم پلی میں کھولی جائے۔

کان کنوں کی تفریح گاہ

تعلیمی سہولتیں

دونوں معدنی علاقوں میں ملازمین کے بچوں کے لئے کافی تعلیمی سہولتیں مہیا ھیں۔ تانڈور میں ایک سرکاری مدرسہ وسطانیہ اور محکمہ تعلیمات کا تسلیم کردہ میتھوڈسٹ مشن کا ایک مدرسہ تحتانیہ ھے۔ کوٹھا گوڑم میں مشن کا ایک مدرسہ تحتانیہ قایم ھے اور ایک سرکاری مدرسہ وسطانیہ زیر تعمیر ھے۔ ایک مدرسہ وسطانیہ کا قیام بھی پیش نظر ھے۔
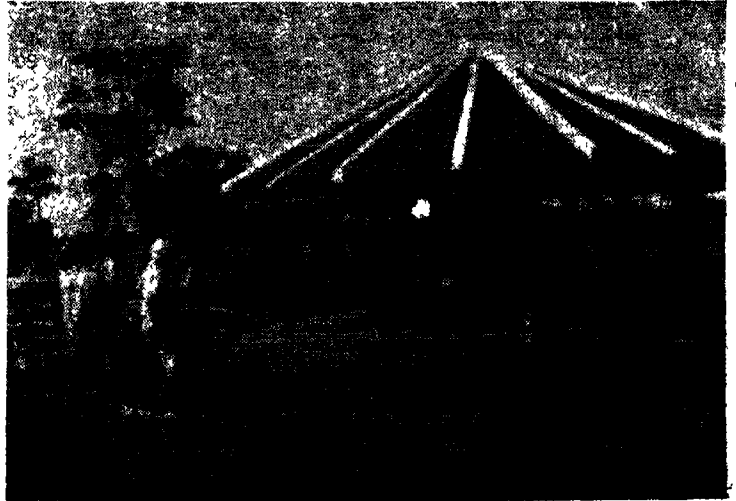
تفریحی پہلو

کمپنی کے ارباب مقتدر تفریحی سرگرمیوں کی ہمت افزائی کرنے میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ کوٹھا گوڑم میں ماتحت عملہ اورکاریگروں کے لئے ایک نیا تفریحی کلب بنایا گیا ہے ۔ باندور میں پہلے سے ایک کلب موجود ہے ''انڈروز نکلا ئن ،، میں بھی ایک کلب قایم کرنے کی تجویز کی گئی ہے ۔ '' اندوز نکلائن ،،اور باندور میں ایک اور کوٹھا گوڑم میں دو سنیما گھر ہیں۔ ان دلچسپیوں میں ورائٹی سو اور ڈراموں نیز بین السعبہ جاتی فٹ بال ٹورنمنٹوں اور سالانہ اسپورٹس کی وجہ سے جن کے اخراجات کمپنی برداشت کرتی ہے مزید اضافہ ہوجاتا ہے

بچوں کی بازی گاہ

ع . ل . کا کلب

مزید آسائشیں

دستور العمل بہبودی مزدوران معدن ہائے زغال کے تحت کانوں سے نکالے ہوئے کوئلہ پر فی ٹن چار آنہ کا محصول لیا جاتا ہے ۔ تجویز یہ ہے کہ سالانہ تقریباً دولاکھ روپیہ کی آمدنی مزدوروں کے لئے مزید آسائشوں کی فراہمی پر صرف کی جائے ۔

معدنیات کی تعلیم

ملکی حضرات کو اس اہم فن کی تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دینے کیلئے انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ سے وظائف تعلیمی دئے جاتے ہیں جو اسی صورت میں واجب الادا ہوتے ہیں جب کہ طالب علم ہندوستانی درس گاہ معدنیات دھن باد میں شریک ہو ۔ محکمہ معدنیات نے کوٹھا گوڑم میں کان کنی کی عملی تربیت دینے کےلئے بھی ایک اسکیم نافذ کی ہے اور اگر کار آموز امید وار موزوں ثابت ہوں تو اس کا امکان ہے کہ انہیں مزید تربیت کے لئے سرکاری مصارف سے باہر بھیجا جائے ۔

ریاست میں پارچه اور سوت کی تقسیم

منطقه واری اساس اور کوٹا سسٹم

ممالک محروسه سرکارعالی میں گرنی کے کپڑے اور سوت کی تقسیم کے لئے '' منطقه واری اساس اور کوٹا سسٹم '' کے نام سے ایک اسکیم نافذ کی گئی ہے - اس کا مقصد کپڑے کے بازار میں پھر سے توازن قایم کرنا ، کافی مقدار میں کپڑے کی دستیابی کا تیقن کرنا اور چور بازار کا موثر طور پر انسداد کرنا ہے -

سائنٹفک تقسیم

منطقه واری اسکیم اس مفروضه پر مبنی ہے که جون کے بعد سے ریاست میں پارچه کا مجموعی صرفه هاتھ سے بنے ہوے کپڑے کی حد تک (۴۰۰۰) گٹھے (فی گٹھا اوسطاً ڈیڑھ هزار گز) درآمد شده گرنی کے کپڑے کی حد تک (۲۰۰۰) گٹھے اور مقامی گرنیوں میں تیار کرده کپڑے کی حد تک (۲۰۰۰) گٹھے ہوگا - اگر ان تین اقسام کے کپڑوں میں سے کسی قسم کے کپڑے کی دستیابی میں کمی ہو تو هر منطقه کے لئے مختص کرده کپڑے میں اسی مناسبت سے تخفیف کی جائے گی اور قابل حصول ذخائر کی تقسیم فی صد اساس پر عمل میں آئے گی - ریاست حیدرآباد میں گرنی کا تمام کپڑا '' منطقه واری اور کوٹا سسٹم '' کے مطابق تقسیم کیا جاتا ہے - گرنی میں تیار کرده کسی کپڑے کو کمشنر پارچه کی اجازت کے بغیر تھوک فروشی کے ایک منطقه سے دوسرے منطقه میں منتقل نہیں کیا جاسکے گا اور هر چلر فروش کو کپڑے کی اتنی هی مقدار دی جائے گی جتنی که اس کے حصه رسدی سے متعلق کارڈ میں درج ہو - اس مقدار کا تعین سنه ۱۳۴۲ - ۱۹۴۰ع میں اس کے کاروبار کے تناسب سے کیا جائے گا -

تھوک فروشی کے منطقے

ممالک محروسه سرکارعالی کو کپڑے کی تھوک فروشی کے (۱۱) منطقوں میں تقسیم کیا گیا ہے - سکندرآباد کے سوا ان تمام منطقوں میں تھوک فروشی کے ڈپو قایم ہیں - سکندرآباد میں انجمن تاجران پارچه تھوک فروشی کے ڈپو کے فرائض انجام دیتی ہے -

منطقوں کی تفصیل درج ذیل ہے :-

۱ - حیدرآباد کا منطقه - یه پورے شہر پر محیط ہے -

۲ - سکندرآباد کا منطقه - اس میں اضلاع اطراف بلده، میدک ، نظام آباد ، بیدر ، محبوب نگر و عادل آباد ، تعلقه جات سرسله ، جگتیال ، عالم پور ، کوڑنگل اور سسسان گدوال شامل ہیں -

۳ - ورنگل کا منطقه - اس میں تعلقه جات سرسلا و جگتیال کے سوا اضلاع ورنگل و کریم نگر کے تمام حصے شامل ہیں -

۴ - گلبرگه کا منطقه - اس میں تعلقه کوڑنگل کے سوا پورا ضلع گلبرگه شامل ہے -

۵ - رائچور کا منطقه - اس میں گدوال ، عالم پور اور کپل کے سوا پورا ضلع شامل ہے -

۶ - کپل کا منطقه - یه تعلقه کپل سے متعلق ہے -

۷ - لاتور کا منطقه - یه ضلع عثمان آباد پر محیط ہے -

۸ - اورنگ آباد کا منطقه - یه ضلع اورنگ آباد کے صرف شمالی اور مغربی حصوں پر حاوی ہے -

۹ - جالنه کا منطقه - اس میں ضلع اورنگ آباد کے جنوبی اور مشرقی حصے اور تعلقه مومن آباد کے سوا ضلع بیڑ شامل ہے -

۱۰ - پربھنی کا منطقه - یه ضلع پربھنی اور تعلقه مومن آباد سے متعلق ہے - اور

۱۱ - ناندیڑ کا منطقه - یه صرف ضلع ناندیڑ پر حاوی ہے -

سکندرآباد کے سوا هر منطقه میں تھوک فروش تاجروں نے متفقه طور پر پارچه کی تھوک فروشی کا ایک ڈپو قایم کیا ہے اور هر تھوک فروش اپنے سنه ۴۲ - ۱۹۴۰ع کے کاروبار کے تناسب سے بیوپار کرتا ہے - گرنی کا کپڑا چاہے وہ برطانوی هند سے درآمد کیا گیا ہو یا مقامی گرنیوں میں

بنایا گیا ہو منطقہ کے چلر فروشوں کو ٹھوک فروشی کے صرف انہی ڈپوؤں سے حصہ رسدی کے ان کارڈوں کی اساس پر فروخت کیا جاسکتا ہے جو سنہ ۴۲-۱۹۴۰ع کے چلر کاروبار کی مناسبت سے جاری کئے گئے ہیں ۔

حصہ رسدی کی تقسیم

ہر منطقہ کو آبادی کے لحاظ سے مختلف اقسام کا کپڑا تقسیم کیا گیا ہے ۔ سارے ممالک محروسہ سرکارعالی کا بیش ترین حصہ رسدی (۹۰۰۰) گٹھے (فی گٹھا ڈیڑھ ہزار گز) ہے ۔ اس کے منجملہ حیدرآباد کے منطقے کو (۹۹۵) گٹھے، ورنگل کے منطقے کو (۱۰۷۰) گٹھے گلبرگہ کے منطقے کو (۵۰۷) گٹھے رائچور کے منطقے کو (۳۰۰) گٹھے ، کپل کے منطقے کو (۱۰۰) گٹھے ، لاتور کے منطقے کو (۳۲۵) گٹھے ناندیڑ کے منطقے کو (۴۵۰) گٹھے ، پربھنی کے منطقے کو (۵۶۰) گھٹے ، اورنگ آباد کے منطقے کو (۲۶۵) گٹھے ،جالنہ کے منطقے کو (۴۱۵) گٹھے اور سکندرآباد کے منطقے کو (۳۷۷۰) گٹھے دے جاتے ہیں ۔

ضرورت کے لحاظ سے حصہ رسدی کا تعین

بیش ترین حصہ رسدی کا تعین ہر ضلع کی ضروریات اور سنہ ۴۲-۱۹۴۰ع میں اس کی تجارت کے لحاظ سے کیا جاتا ہے ۔ یہ فرض کیا جاتا ہے کہ کسی منطقہ میں ہاتھ سے بنا ہوا کپڑا اسی منطقہ میں استعمال کیا جائے گا ۔ البتہ سکندرآباد کے منطقے سے ہاتھ سے بنے ہوئے کپڑے کی ایک بڑی مقدار کسی رکاوٹ کے بغیر دوسری منطقوں میں منتقل ہوتی ہے ۔ یہ توقع کی جاتی ہے کہ ہر منطقہ کے لئے مختص کردہ حصہ رسدی کی کمی کو سکندرآباد کے منطقے سے حاصل کئے ہوئے اس کپڑے سے پورا کیا جائیگا ۔ یہاں یہ بتا دینا مناسب ہوگا کہ سکندرآباد کا منطقہ ہاتھ سے بنے ہوئے کپڑے کی ایک بڑی مقدار تیار کررہا ہے جو ممالک محروسہ کے دوسرے حصوں میں فروخت شدنی ہے ۔

کسی منطقہ کو جو پارچہ راست یا سکندرآباد کے ذریعہ فراہم شدنی ہوتا ہے وہ راست برطانوی ہند یا مقامی گرنیوں سے ٹھوک فروشی کے گودام کو مہیا کیا جاتا ہے اور ٹھوک فروشوں سے اس کپڑے کی قیمت گرنیوں سے فرمایش کرنے والوں یا درآمد کنندوں کی شرحوں سے حاصل کی جاتی ہے ۔ چلر فروشوں کو فراہم کئے جانے والے کپڑے کی قیمت ٹھوک فروشی کی شرحوں سے حاصل کی جاتی ہے۔

کمشنر پارچہ ہاتھ سے بنے ہوئے کپڑے کی قیمتوں اور نقل و حرکت میں باقاعدگی اور تنظیم پیدا کرنے کے لئے حکومت کے آگے بعض تجاویز بھی پیش کر رہے ہیں تاکہ بافندوں کو معقول دام مل سکیں اور ہر منطقہ کے لئے اس کپڑے کی مناسب مقدار فراہم ہوسکے ۔

سوت کی تقسیم

یکم مئی سنہ ۱۹۴۵ع سے ممالک محروسہ سرکارعالی میں سوت کی چلر اور ٹھوک فروشی " ڈپو اور کوٹا سسٹم "، کے مطابق عمل میں آرہی ہے ۔ یہ اس واقعہ کے مد نظر ضروری ہے کہ قابل حصول سوت (۵۵) ہزار کرگھوں کے لئے بمشکل کافی ہوسکتا ہے ۔ حالانکہ اس وقت ممالک محروسہ میں ایک لاکھ دس ہزار کرگھے کام کررہے ہیں۔ اس لئے یہ ناگزیر ہے کہ کسی نہ کسی قسم کی راشن بندی نافذ کی جائے۔ اس صورت حال سے نبٹنے کے لئے "ڈپو اور کوٹا سسٹم "، نافذ کیا گیا ہے ۔

اسکیم کا اجمالی خاکہ

اس اسکیم کے تحت ممالک محروسہ سرکارعالی کو ٹھوک فروشی کے ۱۲ منطقوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ اور ٹھوک فروشی کے ہر منطقہ میں چلر فروشی کے کئی منطقے مقرر کئے گئے ہیں ۔ فی الحال چلر فروشی کے منطقوں کی تعداد ۱۰۱ ہے ۔ لیکن جہاں کہیں اور جب کبھی ضرورت پڑے چلر فروشی کے نئے منطقے قایم کئے جائیں گے ۔ اس اسکیم کے تحت ہر تاجر چاہے وہ ٹھوک فروش ہو یا چلر فروش اس امر کا پابند ہے کہ وہ صرف حصہ رسدی کے کارڈوں کی بنیاد پر اور ڈپو کے توسط سے ہی سوت فروخت کرے ۔

ٹھوک فروشی کے کسی منطقہ میں ٹھوک فروشی کا ڈپو قایم کرنے میں تمام ٹھوک فروش متحدہ طور پر شریک ہوتے ہیں ۔ اس ڈپو میں ہر ٹھوک فروش کا حصہ اس

کے سنہ ۴۳ - ۱۹۴۲ع کے کاروبار کے تناسب سے مقرر کیا جاتا ہے - تھوک فروشی کے کسی منطقہ میں تھوک فروشی کے ڈپو سے جو سوت فروخت کیا جاتا ہے اس کی مجموعی مقدار اتنی ہی ہوتی ہے جتنی کہ اس علاقہ کے تمام تھوک فروشوں نے سنہ ۴۳ - ۱۹۴۲ع میں فروخت کی تھی - (یہ اصول تقسیم سنہ ۴۳ - ۱۹۴۲ع میں ان تاجروں کے کاروبار پر مبنی ہے -)

اسی طرح چلر فروشی کے کسی منطقہ کے چلر فروش متحدہ طور پر چلر فروشی کا ایک ڈپو قایم کرتے ہیں جس میں ہر تاجر کا حصہ اس کے سنہ ۴۳ - ۱۹۴۲ع کے کاروبار کے تناسب سے مقرر کیا جاتا ہے - چلر فروشی کے ڈپو کو جو سوت فراہم کیا جاتا ہے اس کی مقدار اتنی ہی ہوتی ہے جتنی کہ اس منطقہ کے تمام بافندوں کو ضرورت ہو اور جتنی کہ اس منطقہ کے تمام چلر فروشوں نے سنہ ۴۳-۱۹۴۲ع میں اس علاقہ کے بافندوں کو فروخت کی تھی -

اس اسکیم کے تحت گرنسوں سے فرمائش کرنے والے ، تھوک فروشوں کو ان کے سنہ ۴۳ - ۱۹۴۲ع کے کاروبار کی بنیاد پر سوت فروخت کرتے ہیں اور تھوک فروش یہ سوت تھوک فروشی کے اس ڈپو میں داخل کرتے ہیں جس سے ان کا تعلق ہے - تھوک فروشی کے ڈپو سوت انفرادی چلر فروشوں کو نہیں بلکہ صرف چلر فروشی کے ڈپوؤں کو مہیا کرتے ہیں - چلر فروشی کے ڈپوؤں اور تھوک فروشی کے ڈپوؤں کے درمیان تعلقات اس طرح قایم کئے جاتے ہیں کہ تھوک فروشی کا ڈپو چلر فروشی کے صرف انہی ڈپوؤں کو سوت فراہم کرتا ہے جو ان چلرفروشوں پر مشتمل ہیں جنہیں تھوک فروشی کے اس ڈپو کے تاجر سنہ ۴۳ - ۱۹۴۲ع میں سوت مہیا کرتے تھے -

حصہ رسدی کی تقسیم

جب کبھی سوت تھوک فروشی کے ڈپو میں حوالگی کے لئے تیار ہو چلر فروشی کے ڈپو کو اس مضمون کا ایک اطلاع نامہ بھیجا جاتا ہے کہ وہ اس اطلاع نامہ کی وصولی سے آٹھ دن کے اندر یہ سوت حاصل کرلے - اگر آخرالذکر اپنا حصہ رسدی حاصل نہ کرے تو یہ سوت کسی اور ڈپو کے لئے مختص کرد یا جاتا ہے - گرنسوں سے فرمائش کرنے والے چلر فروشوں سے فرمائش کنندوں کی شرح پر اور تھوک فروشی کے ڈپو چلر فروشی کے ڈپوؤں سے تھوک فروشی کی شرحوں پر قیمت وصول کرتے ہیں -

بعض مقامات پر چلر فروشی کے ڈپو ابھی قایم نہیں ہوئے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے محلہ کے چند چلر فروش قایم شدہ ڈپوؤں میں شریک نہ ہوئے ہوں - ایسے چلر فروش جب کبھی درخواست دیں ان کی درخواستوں پر کمشنر بارچہ غور کریں گے - توقع کی جاتی ہے کہ ہر ڈپو اپنے اطراف ۲۰ تا ۳۰ میل کے علاقہ کی ضروریات پوری کرے گا -

بافندوں کے لئے سوت کی مختلف قسمیں ان قسموں کے لحاظ سے مناسب طور پر مختص کی گئی ہیں جنہیں وہ استعمال کرتے ہیں انکا اوسط فی ماہ فی کرگھا ۲ تا ۳ بنڈل سے زیادہ نہیں ہوتا - بجلی سے چلنے والے کرگھوں کو فی ماہ فی کرگھا ۲۰۰ پونڈ کی شرح سے سوت کی صرف خاص قسمیں ہی دی جاتی ہیں اور ان پر یہ شرط لگائی گئی ہے کہ وہ کپڑے کے ہر تھان پر چلر فروشی کی قیمت کی مہر لگائیں نیز انہیں سوت کے حقیقی صرفہ کے بارے میں حساب پیش کرنا پڑتا ہے - آیندہ سے تمام اضلاع میں سوت کی مختلف قسموں کی معمولی ضروریات کے لحاظ سے ہر قسم کا سوت مساوی طور پر تقسیم کیا جائے گا -

بلدہ حیدرآباد میں دودھ کی صورت حال

اصلاح کی تدابیر

ہندوستان کے دوسرے بڑےشہروں کی طرح بلدہ حیدرآباد میں بھی دودھ کی قلت محسوس کی جارہی ہے ۔ اس پرطرفہ یہ ہےکہ بازار میں جو دودھ دستیاب ہوتا ہے وہ عام طورپر آمیزش کیا ہوا اور نتیجتاً گھٹیا قسم کا ہوتا ہے ۔ یہ عوام اور خاص کر بچوں کی صحت کے لئے خطرہ کاباعث ہے۔

عصری اور قابل اعتماد اعداد و شمار کی عدم موجودگی میں صورت حال کا ٹھیک اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ۔ تاہم یہ امر طمانیت بخش ہےکہ اس مسئلہ پر صرف حکومت ہی نہیں بلکہ بعض پبلک ادارے بھی توجہ کررہے ہیں ۔اور صورت حال کی اصلاح کے امکانات کی چھان بین کی جارہی ہے۔ دودھ کی پیداوار کو بڑھانے اور اسے معقول قیمت پر عوام تک پہنچانے کےلئے حکومت متعدد اسکیموں کا جائزہ لے رہی ہے۔ یہ امر حوصلہ افزائی کا باعث ہے کہ بعض پبلک اداروں نے انسانی ہمدردی کے اس کام میں ہاتھ بٹانے کےلئے اپنی رضاکارانہ خدمات پیش کی ہیں ۔

ناکافی رسد

یہ ہمارا روز مرہ کا تجربہ ہے کہ دودھ کافی مقدار میں نہیں ملتا گھٹیا قسم کا ہوتاہے اور اس کی موجودہ قیمت (دو تا تین سیر فی روپیہ) بہت زیادہ ہے۔ اس کی وجہ سے بچے، حاملہ عورتیں اور دودھ پلانے والی مائیں خاص کر کم آمدنی والے گھرانوں میں بری طرح متاثر ہوئی ہیں ۔ اس لئے اس سلسلہ میں جلد کوئی قدم اٹھانا ضروری ہے۔ لیکن سوال یہ ہےکہ اس مسئلہ کو کس طرح سلجھایا جائے۔

اصلاح کیسے کی جائے ؟

موجود صورت حال کی ایک اہم وجہ نفع کی خواہش ہے۔ دودھ کی پیداوار اور رسد کی قلت زیادہ تر اسی کا نتیجہ ہے۔ جسکی وجہ سے غیر فوجی آبادی کے لئے اپنی روز مرہ کی ضروریات کی تکمیل مشکل ہوگئی ہے۔ ایک طرف تو حلوائیوں کی سیکڑوں دوکانیں اور چائے خانے اپنا کاروبار کامیابی کے ساتھ چلارہے ہیں اور دوسری طرف گھروں کی رسد بری طرح متاثر ہوگئی ہے ۔ ارباب مقتدر کو جو مسئلہ حل کرنا ہے وہ یہ ہے کہ گھریلو اور غذائی ضروریات کے لئے دودھ کی فراہمی میں اضافہ کیا جائے ۔ یہ اضافہ دودھ کی پیداوار کو بڑھا کر یا دوسرے اغراض کےلئے اس کے استعمال کو کم کرکے یا بہ یک وقت دونوں طریقوں سے کیا جاسکتا ہے ۔

پیداوار اور صرفہ

بلدہ حیدر آباد میں دودھ کی پیداوار کے مسلمہ وسائل موجود نہیں ہیں ۔ شہرمیں اور شہر کے اطراف تقریباً چھ سو گولی پھیلے ہوئے ہیں ۔ ہرگولی کے پاس دس تا بارہ جانور ہیں جن سے روزانہ جملہ دو سو پلے دودھ حاصل ہوتا ہے ۔ اس کے علاوہ ڈیڑھ ہزار خاندان ایسے ہیں جو ایک یا ایک سے زاید جانور رکھتے ہیں جن کے دودھ کی مقدار روزانہ تقریباً پچاس پلے ہے ۔ دارالسلطنت سے تقریباً ۱۶ میل کے دائرہ میں جو مواضعات واقع ہیں وہ بھی روزانہ سو پلے دودھ مہیا کرتے ہیں ۔ اس طرح ان تمام ذرائع سے شہر میں روزانہ تقریباً (۳۵۰) پلے دودھ حاصل ہوتا ہے۔

خیال کیا جاتا ہےکہ یہ مقدار مندرجہ ذیل طریقہ سے تقسیم ہوتی ہے۔

۱ ۔ چائےخانوں اور ہوٹلوں میں ..	۱۰۰ پلے
۲ ۔ مٹھائی کی سو دوکانوں میں ..	۸۰ ,,
۳ ۔ دوسری مصنوعات کےلئے ..	۲۰ ,,
۴ ۔ گھریلو استعمال کےلئے ..	۱۵۰ ,,
میزان	۳۵۰ ,,

ان اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہوٹلوں اور حلوائیوں کی دوکانوں میں دو سو پلے دودھ صرف ہوتا ہے یہاں یہ بتا دینا مناسب ہوگاکہ یہ ادارے اپنے کثیر

مطالبوں اور پیدا کنندوں کو مالی امداد دینے کی وجہ سے عام صارفین کے مقابلہ میں نسبتاً کم داموں پر دودھ حاصل کرتے ہیں ۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے تفصیلی چھان بین اور نگرانی کی ضرورت ہے تا کہ دودھ کی باقاعدہ تقسیم اور اضافہ شدہ پیداوار کا تیقن کرلیا جائے ۔

طریقہ کار

عارضی طور پر اس گتھی کو اس طرح سلجھایا جا سکتا ہے کہ چائے خانوں اور حلوائیوں کی دوکانوں میں دودھ کے صرفہ کو کم کیا جائے ۔ لیکن دودھ کی رسد کو بڑھانے کا ایک اور طریقہ جو غالباً زیادہ موثر ہے یہ ہے کہ اس کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے ۔ سمجھا جاتا ہے کہ پٹن چیرو میں تنظیم دیہی کے مرکز پر دودھ کی رسد سے متعلق امداد باہمی کی ایک انجمن کے قیام کے لئے مالی امداد دینے کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے ۔ یہ انجمن اپنے اراکین کو قرضہ پر دودھ دینے والے مویشی فراہم کرے گی اور سستے داموں چارہ بھی مہیا کریگی ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ روزانہ تقریباً دو ہزار پونڈ پیداوار ہوگی ۔ اس انجمن میں اراکین کی حیثیت سے مویشی رکھنے والے صرف ایسے اشخاص شریک کئے جائیں گے جو حیدرآباد میں عام استعمال کے لئے پہلے سے دودھ نہیں بیچتے ہیں ۔ انجمن کا جمع کردہ دودھ لاریوں کے ذریعہ حیدرآباد لایا جائے گا اور انجمن کے قائم کردہ دو مراکز سے اس کی تقسیم عمل میں آئے گی ۔ چونکہ پٹن چیرو کا مرکز تنظیم دیہی محکمہ امداد باہمی کی نگرانی میں کام کر رہا ہے اس لئے دودھ کی انجمن کی نگرانی بھی اسی ادارہ سے متعلق ہوگی ۔ پبلک عہدہ دار اس انجمن کے فراہم کردہ دودھ کی صفائی اور ان میں غذائی اجزا کی موجودگی کے ذمہ دار ہونگے ۔

''یونیورل ملک سپلائی کمپنی'' اور ''سنٹرل گورکشان سوسائٹی'' جیسے پبلک ادارے اور محکمہ علاج حیوانات نے بھی بلدہ حیدرآباد میں دودھ کی صورت حال کی اصلاح کے لئے وسیع اسکیمیں مرتب کی ہیں ۔ اگر ان میں سے بعض اسکیمیں عملی صورت اختیار نہ کریں تب بھی اس بات کی توقع رکھنا بیجا نہ ہوگا کہ دارالسلطنت میں دودھ کی رسد اور تقسیم پر بڑی حد تک قابو حاصل کرلیا جائے گا ۔

زمانہ بعد جنگ میں شوارع اور وسائل آبپاشی کی توسیع

صحافتی کانفرنس میں صدر المہام تعمیرات کا بیان

آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر صدر المہام تعمیرات تجارت و صنعت و حرفت نے ایک صحافتی کانفرنس میں محکمہ تعمیرات کی سابقہ اور موجودہ سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور اس کے آئندہ لائحہ عمل پر بحث کی ۔ اپنے محکمہ کے معاملات میں اخباروں کی خاص دلچسپی کا خیرمقدم کرتے ہوئے نواب صاحب نے بتلایا کہ یہ کانفرنس اس غرض سے منعقد کی گئی ہے کہ صحافت کو ان مختلف اسکیموں سے واقف کرایا جائے جو منظور ہوچکی ہیں یا حکومت کے زیر غور ہیں ۔

پس منظر

محکمہ تعمیرات کی گذشتہ تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر نے فرمایا کہ محکمہ کا سالانہ موازنہ بتدریج بڑھتے بڑھتے سنہ ۱۳۴۰ف میں تقریباً دو کروڑ روپیہ تک پہونچ گیا تھا جن کے منجملہ ایک کروڑ (۲۱) لاکھ روپیہ عمارتوں اور سڑکوں کی تعمیر پر خرچ ہوئے اور باقی (۸۷) لاکھ کارہائے آبپاشی پر ، جن میں نظام ساگر پراجکٹ بھی شامل ہے ، صرف کئے گئے بعد کے پانچ سالوں میں محکمہ کا موازنہ کم ہوتے ہوتے محض ایک کروڑ روپیہ رہ گیا ۔ اس کمی کی خاص وجہ نظام ساگر پراجکٹ اور دوسرے کارہائے انجنیری کے مصارف میں تخفیف تھی ۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ آبپاشی کے اخراجات (۴۲) لاکھ روپیہ سے (جن میں سنہ ۱۹۴۰ع میں نظام ساگر پراجکٹ پر صرف کی ہوئی رقم شامل نہیں ہے) کم ہوکر سنہ ۱۹۴۵ع میں (۱۴) لاکھ روپیہ ہوگئے اور عمارتوں اور سڑکوں کے مصارف بھی سوا کروڑ روپے سے (۵۰) لاکھ روپیہ ہوگئے ۔ اس طرح ان میں (۷۵) لاکھ روپیہ کی کمی ہوئی ۔

سڑکوں کی قلت

سڑکوں کی توسیع کا ذکر کرتے ہوئے صدرالمہام تعمیرات نے فرمایا کہ پچھلے (۵۰) سال کی کوششوں کی بدولت اس وقت ممالک محروسہ میں سڑکوں کا طول پانچ ہزار میل سے کچھ زاید ہے لیکن یہ سڑکیں ایک ایسے ملک کے لئے قطعی کافی نہیں ہیں جس کا رقبہ (۸۲۶۹۸) مربع میل ہے اس حساب سے ہر (۱۶) مربع میل کے لئے تقریباً ایک میل سڑک کا اوسط پڑتا ہے ۔ حالانکہ ہمارے ملک کی ترقی کے لئے ہر (۳،۳۸) مربع میل کے لئے (۱۲) میل کی سڑکیں ضروری ہیں ورنہ زرعی پیداوار کی فروخت کا انتظام کرنے اور ریاست کی عام صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے مواضعات کا ضلع واری اور تعلقہ واری مستقروں سے ربط قائم کرنا ممکن نہ ہوگا ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس کے حصول کے لئے جملہ (۴۲) ہزار میل کی سڑکوں کی ضرورت ہوگی ۔ بعد جنگ زمانہ میں سڑکوں کی توسیع کے لئے ایک بڑی اسکیم مرتب کی گئی ہے جس کو بروئے کار لانے میں کئی کروڑ روپے صرف ہونگے ۔ اسی طرح وسائل آبپاشی کو وسعت دینے اور بڑے پیمانہ پر برقابی قوت مہیا کرنے کے لئے بڑی بڑی اسکیمیں زیر ترتیب ہیں ۔ یہ اہم مہم ، جس پر ہمارے مستقبل کی صنعتی ترقی کا دارومدار ہے ، نہایت بڑے پیمانہ پر شروع کی جانے والی ہے ۔ اگر ہم ابھی سے اس کام کی طرف اپنی پوری توجہ مرکوز نہ کریں تو برطانوی ہند کے صوبہ جات کے مقابلہ میں ہم پیچھے رہ جائیں گے ۔

عدم توجہ

نواب صاحب نے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ ملک کی آبپاشی کو وہ اہمیت نہیں دی گئی ہے جس کی وہ مستحق ہے۔ آپ نے بتلایا کہ اضلاع نظام آباد، میدک، ورنگل کریم نگر، عادل آباد، نلگنڈہ اور محبوب نگر میں زیادہ تر آبپاشی کے ذریعہ کاشت کی جاتی ہے۔ ممالک محروسہ سرکارعالی میں تالابوں کی جملہ تعداد تقریباً (۲۲) ہزار ہے ان میں تقریباً (۲۰) ہزار تالاب متذکرہ صدر سات اضلاع میں ہیں ممالک محروسہ میں تلنگانہ کے علاقہ کو وہی اہمیت حاصل ہے جو برطانوی ہند میں پنجاب کو حاصل ہے۔ یہاں تالابوں اور نہروں سے سیراب ہونے والے علاقہ کا رقبہ قریباً (۸٫۵) لاکھ ایکڑ، افتادہ زمین کا رقبہ (۲۰) لاکھ ایکڑ اور قابل کاشت مگر غیر مزروعہ اراضی کا رقبہ تقریباً (۱۲) لاکھ ایکڑ ہے۔ اس طرح فی الحال ریاست کے قابل کاشت علاقہ کا ایک چوتھائی حصہ سیراب ہوتا ہے۔ اگر اس قابل کاشت علاقہ کے نصف رقبہ کےلئے آبپاشی کے ذرائع مہیا کئے جائیں تو ریاست کی سالانہ آمدنی میں ڈیڑہ کروڑ روپیہ کا اضافہ ہوگا۔ اس کےعلاوہ اس سے غذا کی فراہمی کا مسئلہ بہی بڑی حد تک حل ہوجائے گا۔

کارھائے آبپاشی

اپنا بیان جاری رکہتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ بڑے کاموں کے شروع کرنے میں جنگ کی وجہ سے پیداشدہ مشکلات کے باوجود حکومت نے مانیر پراجکٹ اورچندرا ساگر پراجکٹ کا کام شروع کردیا ہے اور ڈنڈی پراجکٹ بھی پایہ تکمیل کو پہونچ چکا ہے۔ ان تالابوں سے تقریباً(۴۰) ہزار ایکڑ زمین سیراب ہوگی۔ دریائے تنگبھدرا کے پانی کی تقسیم کا مسئلہ بھی جو ایک عرصہ سے معرض بحث میں تھا حکومت مدراس اور حکومت سرکارعالی کے درمیان دوستانہ طور پر طے پاچکا ہے۔ دستاویزات تقریباً تیارہوچکی ہیں اور دونوں حکومتوں کی منظوری کے بعد کام شروع کیا جائے گا۔ اس پراجکٹ سے پورا ضلع رائچور سیراب ہوگا اور تقریباً سوا چھ لاکھ ایکڑ زمین زیرکاشت آجائےگی۔ اس طرح یہ علاقہ قحط کے مصائب سے نجات پائے گا۔ اسکے علاوہاس پراجکٹ کی ایک اہم خصوصیت برقابی قوت کی فراہمی ہے جو ملک کی صنعتی ترقی کےلئے بہت مفید ثابت ہوگی۔

تنظیم جدید

صدرالمہام بہادر تعمیرات نے فرمایا کہ تنظیم جدید کی اسکیم کے تحت سنہ ۱۳۵۲ ف میں یہ تصفیہ کیا گیا تھا کہ شعبہ آبپاشی کےلئے ایک علحدہ اور خاص عملہ مقرر کیاجائے اس لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ اس شعبہ کےلئے ایک چیف انجنیر کا تقرر کیا جائے۔ حیدرآباد میں مسائل آبپاشی کی بڑہتی ہوئی اہمیت کے پیش نظر اور اس خصوص میں جائز ضروریات کی تکمیل کےلئے شعبہ آبپاشی کی علحدہ تنظیم ضروری ہوگئی ہے۔ آپ نے بتلایا کہ معمولی نوعیت کے کام کی انجام دہی کےلئے ایک چیف انجنیر کافی ہے لیکن جب بڑے تالابوں کی تعمیر کی جائےگی تو عارضی طور پر ایک اور چیف انجنیر کا تقرر کرنا پڑےگا۔

آخر میں نواب صاحب نے اس مسئلہ کا ذکر کیا کہ آیامعتمد کو فن انجنیری سے واقف ہونا چاہئیے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آسان مسئلہ نہیں ہے۔ تمام امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے حکومت اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ چیف انجنیر پر انتظامی ذمہ داریوں کا بار ڈالنا مناسب نہیں ہے۔ اس کی تمام صلاحیتیں فنی کاموں کے لئے وقف ہونی چاہئیں۔

ضلع کانفرنسوں کے اجلاس

بیڑ

سالانہ ضلع کانفرنسوں کے سلسلہ کی آخری کانفرنس ۲۹ اور ۳۰ - امرداد سنہ ۱۳۵۴ف کو بیڑ میں منعقد ہوئی - صوبہ دار صاحب اورنگ آباد کی ناگزیر عدم موجودگی میں مسٹر مرزا احمد فاروق بیگ اول تعلقدار نے کانفرنس کی صدارت کی - اس موقع پر شہر کی رونق بڑھ گئی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہاں کی زندگی میں ایک نئی روح پھونک دی گئی ہے - کانفرنس کی وجہ سے یہ مقام زندگی کی اکتا دینے والی یکسانیت کے برعکس صحت بخش سرگرمی اور چہل پہل کا مرکز بن گیا تھا - کانفرنس کے پروگرام کو دلکش بنانے کے لئے متعدد دلچسپیوں کا انتظام کیا گیا تھا -

کانفرنس جس سینما گھر میں منعقد ہوئی تھی اس کے ایوان کو خوش سلیقگی کے ساتھ سجایا گیا تھا - ضلع کے تمام حصوں سے آئے ہوئے اور مختلف مفادات کی نمائندگی کرنیوالے مندوبین کی ایک بڑی تعداد نے کانفرنس میں شرکت کی -

کانفرنس کے مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ ضلع کانفرنسیں دستوری اصلاحات

ضلع کانفرنس بیڑ

کی اسکیم کا ایک جزو ھیں اور ان کا مقصد یہ ھے کہ دیہاتیوں اور ضلع کے عہدہ داروں کے درمیان قریب تر ربط پیدا کیا جائے تاکہ مقامی ضروریات کے باقاعدہ اظہار کے لئے ایک موثر ذریعہ فراہم ھوسکے ۔ ضلع کانفرنس سے مندوبین کو اس بات کا موقع ملتا ھے کہ وہ شخصی طور پر اپنے متعلقہ تعلقہ جات کی نمایندگی کریں اور ساتھ ھی حکومت کے نقطۂ نظر کو سمجھ سکیں ۔

مساعی جنگ

جنگ کے انصرام میں اس ضلع نے جو امداد دی ھے اس کا ذکر کرتے ھوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ ضلع کے باشندوں نے جس ایثار سے کام لیا ھے اس کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا ۔ یورپ میں جنگ کے خاتمہ اور ھٹلریت اور اس کے نظریوں کے استیصال پر اظہار مسرت کرنے کے بعد انہوں نے جاپان کے خلاف جنگ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جو دشمن اپنے بہیمانہ منصوبوں کے ساتھ ھندوستان کی سرحدوں پر پہنچ چکا تھا وہ اب یہاں سے کوسوں دور سرعت کے ساتھ پسپا ھو رھا ھے ۔ جنگ ایک ایسی منزل پر پہنچ گئی ھے جہاں ھماری قربانیوں کوششوں اور صبر و استقلال کی پہلے سے زیادہ ضرورت ھے۔

غذائی صورت حال

غذائی صورت حال پر روشنی ڈالتے ھوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ حریص نفع بازوں اور ناعاقبت اندیش ذخیرہ کنندوں نے سارے ملک کی معاشی زندگی کو درھم برھم کردیا تھا ۔ اھم اشیاء کی قیمتوں پر نگرانی رکھنے کے لئے حکومت نے متعدد احکام عوام کے مفاد کی خاطر نافذ کئے۔ لیکن نفع بازوں اور ذخیرہ کنندوں نے اپنی ذاتی منفعت کی خاطر ابنائے وطن کی تباھی کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا محکمہ رسد کے بروقت قیام اور اجناس خوردنی کی قیمتوں کے واجبی تعین کی وجہ سے غذائی صورت حال پر بہت جلد قابو حاصل کرلیا گیا ۔ عام رعایا نے لیوی کی ادائی میں جس آمادگی اور فراخدلی کا ثبوت دیا وہ بہ نظر استحسان دیکھنے کے قابل ھے ۔ اب ھر تحصیل کے مستقر پر مناسب مقدار میں اجناس خوردنی کے ذخائر قائم کئے گئے ھیں تاکہ غذائی صورت حال پر پوری طرح قابو حاصل رہ سکے ۔ گوداموں کی قلت کی وجہ سے غلہ کے تحفظ میں دشواریاں پیش آرھی تھیں ۔ لیکن حکومت سرکارعالی نے ”گودام ٹرسٹ فنڈ“ قایم کرکے ان دشواریوں کا سدباب کردیا ھے ۔

اصلاح کے طریقے

ملک میں غذائی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے حکومت کی اختیار کردہ تدابیر کی تفصیل بتاتے ھوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ برطانوی ھند میں مویشیوں اور اجناس خوردنی کی خفیہ برآمد کو روکنے کے لئے سرحدی علاقوں میں فوج متعین کی گئی ھے ۔ جنگ کی وجہ سے اجناس خوردنی کی کاشت کو بہت زیادہ اھمیت حاصل ھوگئی ھے۔ دوسری ھندوستانی ریاستوں اور برطانوی ھند کے صوبوں کی طرح حیدرآباد بھی غذائی اجناس کے زیر کاشت رقبہ میں اضافہ کرنے کی کوشش کر رھا ھے ۔ موجودہ حالات میں کپاس اور دوسرے تجارتی اجناس کی کاشت زیادہ نفع بخش نہیں ھے کیونکہ ان کی برآمد ممنوع قرار دی گئی ھے اور اندرون ریاست ان کی زیادہ مانگ نہیں ھے ۔ غذائی اجناس کے زیر کاشت رقبہ میں اضافہ کرنے کے لئے حکومت کاشتکاروں کو تقاوی دے رھی ھے تاکہ ھر کاشتکار کے پاس اس کی غذائی ضروریات کی تکمیل کے لئے کافی مقدار میں غلہ موجود رھے اور فاضل غلہ فروخت کرکے وہ اپنی ضرورت کی دوسری چیزیں خرید سکے ۔ انہوں نے اس بات کا انکشاف کیا کہ حکومت نے ضلع کے غریبوں اور محتاجوں میں کپڑے کی مفت تقسیم کے لئے (۴۰) ھزار روپیہ مختص کئے ھیں اور سستے داموں پر اجناس خوردنی کی فراھمی کے لئے (۸۰) ھزار روپیہ کی رقم منظور کی ھے ۔

لیوی اسکیم کے تحت غلہ کی وصولی کے بارے میں تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ حکم مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کے نفاذ کی ابتدائی منزلوں میں غلہ مستقر تحصیل کے گودام میں ذخیرہ کیا جاتا تھا ۔ لیکن غلہ گوداموں کے قیام کی وجہ سے یہ تصفیہ کیا گیا کہ لیوی کے وصول شدہ

غلہ کا آٹھواں حصہ خود مواضعات میں رکھا جائے تاکہ مقامی ضروریات پوری ہوسکیں ۔ اس ضلع میں ۱۷۹ غلہ گودام قائم ہوچکے ہیں ۔ اور مزید گوداموں کا قیام سرعت کے ساتھ عمل میں آرہا ہے ۔ تعلقدار صاحب نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس اسکیم کو غیر مشروط طور پر کامیاب بنانے میں عہدہ داروں کے ساتھ پوری طرح اشتراک عمل کریں ۔

قلت پارچہ

ملک میں کپڑے کی صورت حال کی وضاحت کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے بازار میں پارچہ کی عدم دستیابی کو ذخیرہ اندوزوں کے غیر معاشرتی طرز عمل پر محمول کیا جنہوں نے صارفوں سے من مانے دام حاصل کرنے کےلئے اپنے تمام ذخائر پوشیدہ کردئیے ہیں ۔ صاحب ضلع نے یہ بھی فرمایا کہ چور بازار کا قلع قمع کرنے کےلئے ممکنہ کوشش کی جارہی ہے ۔ انہوں نے اس سلسلہ میں عوام سے تعاون عمل کےلئے اپیل کی ۔

صنعتی ترقی

جنگ کے بعد کی صنعتی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ جہاں جنگ نے انسانوں کو بے شمار آلام و مصائب میں مبتلا کردیا ہے وہاں پس ماندہ قوموں کی ترقی کےلئے بیش بہا مواقع پیدا کردئیے ہیں ۔ ان موقعوں سے فائدہ اٹھانا ہمارا کام ہے ۔ انھوں نے بتایا کہ ملک میں متعدد صنعتی ادارے قائم ہو رہے ہیں کیونکہ یہ محسوس کرلیا گیا ہے کہ کسی قوم کی عام خوش حالی اسکی صنعتی ترقی پر مبنی ہے ۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو نہ صرف قدیم صنعتوں کے احیاء کےلئے وقف کردیں بلکہ جدید صنعتوں کے قیام کےلئے بھی بروئے کار لائیں ۔ اس کےلئے فنی تعلیم کی ضرورت ہے ۔ انہوں نے ہر تعلیم یافتہ نوجوان سے خواہش کی کہ وہ ان مدارس سے پورا پورا فائدہ اٹھائے جو حکومت نے فنی تعلیم کےلئے قائم کئے ہیں ۔

محکمہ جاتی سرگرمیاں

اس کے بعد تعلقدار صاحب نے ضلع کے مختلف محکموں کی سرگرمیوں پر تبصرہ کیا ۔ تعلیم کے میدان میں ضلع کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ سال زیرتبصرہ میں پست اقوام کے بچوں کےلئے تین مدارس تحتانیہ قائم کئے گئے ۔ موضع سیری بزرگ میں ، جو تنظیم دیہی کا مرکز ہے ، ایک مدرسہ تحتانیہ کھولا گیا ہے ۔ تین اور مواضعات میں بھی مدارس کے قیام کی تحریک کی گئی ہے ۔ خانگی مدارس کی تعداد (۲۸) ہے ۔ مستقر ضلع پر ایک مدرسہ صنعت و حرفت قائم ہے جس کے چار شعبے ہیں ۔ (۱) نجاری (۲) آہنگری (۳) بید بافی اور (۴) پارچہ بافی ۔ اس ادارے میں مستحق طلباء کو وظائف تعلیمی عطا کئے جاتے ہیں ۔

ضلع کے عہدہ داروں نے عوام کی صحت کی اصلاح کے کے لئے جو تدابیر اختیار کی ہیں ان کے متعلق تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ مومن آباد میں انسداد طاعون کےلئے (۱۲۰۲۶) روپیہ منظور کئے گئے ہیں اور ایک پلیگ یونٹ قائم کیا گیا ہے جو ایک طبی افسر ، ایک معائنہ کنندہ صحت اور دس کامٹوں پر مشتمل ہے ۔ (۳۶۰۱۰) اشخاص کو ٹیکہ مانع طاعون اور (۱۶۶۳۶) اشخاص کو ٹیکہ مانع ہیضہ اور (۲۸۸۷۲) اشخاص کو ٹیکہ مانع چیچک لگایا گیا ۔ مومن آباد میں ملیریا کے انسداد کےلئے ایک سہ سالہ اسکیم منظور کی گئی ہے اور جذام کے مریضوں کے علاج کےلئے ایک علحدہ دوا خانے کے قیام کی کارروائی ہورہی ہے ۔

امداد باہمی

اس ضلع نے امداد باہمی کے میدان میں بھی کافی ترقی کی ہے ۔ تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ ضلع میں دو صدر بنک قائم ہیں ایک بیڑ میں اور دوسرا مومن آباد میں ۔ اول الذکر بنک میں (۱۲۹) انجمنیں شامل ہیں اور اس کا سرمایہ زیر استعمال (۱۹۹۸۳۷) روپیہ اور سرمایہ ذاتی (۶۸۸۶۳) روپیہ ہے ۔ آخرالذکر بنک سے (۶۷) انجمنیں ملحق ہیں اس کا سرمایہ زیر استعمال (۲۱۴۷۱) روپیہ اور

ملاحظہ صفحہ (۳۵)

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

اپریل سنہ ۱۹۴۵ع - خورداد سنہ ۱۳۵۴ف

نرخ تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ کے اوسط اشاریہ میں کوئی تبادلی نہیں ہوئی - لیکن دالوں کے اشاریہ میں (۳) اعشاریہ اضافہ ہوا - دوسری اشیا خوردنی کے اوسط اشاریہ میں (۱) اعشاریہ کمی ہوئی اور تل اور تل کے تیل کی قیمت میں یکا یک اضافہ کی وجہ سے روغن دار تخم اور نباتاتی تیل کے اوسط اشاریوں میں علی الترتیب (۱۱) اور (۱) اعشاریہ اضافہ ہوا -

تمام اغذیہ خام کپاس اور ساختہ کپاس کے اوسط اشارے جوں کے توں قائم رہے - البتہ چمڑے اور کھال کے اشاریہ میں (۵۴) اعشاریہ کمی ہوئی -

اشیاء تعمیر ، دوسری خام اور ساختہ اشیاء اور تمام غیرغذائی اجناس کے اشاریوں اور زیر تبصرہ مہینے کے عام اشاریہ میں مارچ کے اشاریوں کے مقابلہ میں علی الترتیب (۲۰) (۵) (۶) اور (۴) اعشاریہ کا اضافہ ہوا -

مندرجہ ذیل نقشہ میں اپریل سنہ ۱۹۴۵ع مارچ سنہ ۱۹۴۵ع اور اپریل سنہ ۱۹۴۴ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے :-

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (−) بمقابلہ	
		اپریل ۴۵ع	مارچ ۴۵ع	اپریل ۴۴ع	مارچ ۴۵ع	اپریل ۴۴ع
غلہ	۱۰	۲۷۶	۲۷۹	۲۳۷	..	+۴۲
دالیں	۶	۱۹۸	۱۹۵	۲۱۹	+۳	−۲۱
شکر	۲	۱۲۳	۱۲۳	۱۳۲	..	−۹
دوسری اغذیہ	۱۶	۲۰۲	۲۰۳	۱۹۳	−۱	−۹
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۲۲	۲۲۲	۲۰۴	..	+۱۸
روغن دار تخم	۵	۲۴۵	۲۳۴	۲۴۸	+۱۱	−۳
نباتاتی تیل	۴	۲۷۶	۲۵۸	۳۴۴	+۱۸	−۶۸
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	..	..
ساختہ کپاس	۰	۲۹۰	۲۹۰	۳۷۱	..	−۸۱
چمڑا اور کھال	۲	۳۳۵	۳۸۹	۲۵۱	+۵۴	−۱۳۸
اشیاء تعمیر	۸	۲۷۸	۲۵۸	۲۶۷	−۲۰	−۹
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۵۳	۲۴۸	۲۳۲	−۵	+۱۶
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۷۱	۲۶۵	۲۷۳	−۶	−۸
عام اشاریہ	۶۰	۲۴۶	۲۴۲	۲۵۴	−۴	−۱۲

اگست سنہ ۱۹۳۹ع اور جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کے عام اشاریوں کی مناسبت سے ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۵ع کا عام اشاریہ علی الترتیب (۲۴۶) اور (۲۱۷) تھا۔

مندرجہ ذیل گراف میں نومبر سنہ ۱۹۴۴ع سے اپریل سنہ ۱۹۴۵ع تک بلدۂ حیدرآباد میں تھوک فروشی کی قیمتوں پر تقابلی روشنی ڈالی گئی ہے۔
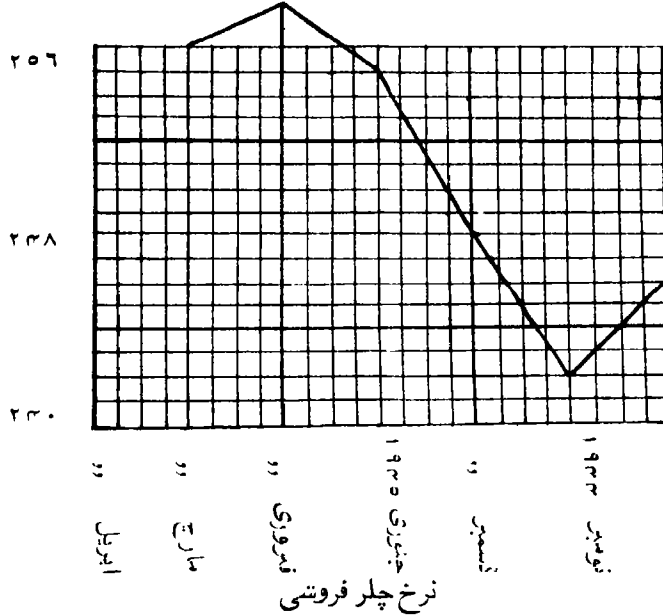
نرخ چلر فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں مکئی کے سوا تمام اشیاء کی قیمتوں میں کمی ہوئی ۔ مکئی کی قیمتیں ۵ سیر ۱۲ چھٹانک سے بڑھکر ۵ سیر ۱۱ چھٹانک ہو گئیں پچھلے سال کے مقابلے میں عام رجحان اضافہ کی طرف رہا۔

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں مع اشاریہ درج ذیل ہے۔ (اگست سنہ ۳۹ع-۱۰۰)

اشیا	نرخ برائے اگست ۳۹ع	نرخ برائے اپریل ۴۵ع	نرخ برائے مارچ ۴۵ع	اشاریہ بابتہ اپریل ۴۵ع	اشاریہ بابتہ مارچ ۴۵ع
موٹا چاول	۳-۷	۳-۵	۲-۱۵	۲۱۷	۲۴۵
دھان	۱۲-۱۴	۵-۱۰	۴-۱۵	۲۶۲	۲۹۹
گیہوں	۷-۵	۲-۱۲	۲-۶	۲۶۶	۳۰۸
جوار	۱۰-۰	۶-۱۰	۵-۹	۱۵۱	۱۸۰
باجرہ	۱۰-۸	۵-۱۴	۵-۶	۱۷۹	۱۹۵
راگی	۱۱-۵	۵-۱۴	۶-۷	۱۹۳	۱۷۶
مکئی	۱۰-۱۳	۵-۹	۵-۱۰	۱۹۴	۱۹۲
چنا	۷-۱۰	۳-۱۰	۴-۰	۲۱۰	۱۹۱
تور	۱۰-۱	۵-۴	۶-۳	۱۹۲	۱۶۳
نمک	۸-۳	۶-۸	۶-۴	۱۶۳	۱۴۰
عام اشاریہ	..	..	..	۲۰۰	۲۰۹

مندرجہ ذیل گراف سے نومبر سنہ ۱۹۴۴ع سے اپریل سنہ ۱۹۴۵ع تک دس اہم اسیاء (مسدّدہ صدر) کی چلروشی کی قیمتوں کے اشاریوں کا عام رجحان ظاہر ہوتا ہے۔
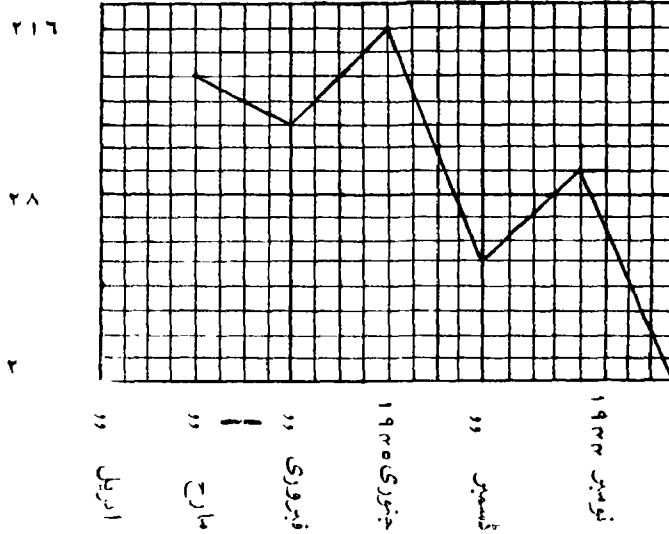
بلدہ حیدرآباد میں اشیاء خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں برطانوی ہند ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ سرکار عالی کے مختلف حصوں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اشیاء خوردنی درآمد کی گئیں ان کی مقداریں درج ذیل ہیں :—

اشیاء		جملہ درآمد بدوران			
		اپریل سنہ ۴۵ع		اپریل سنہ ۴۴ع	
گیہوں	..	۳۹۲۹	پلے	۲۴۴۵	پلے
آٹا	..	..	..	..	..
دھان	..	..	،،	..	..
چاول	..	۲۲۹۰۷	،،	۴۷۶۷۳	،،
جوار	..	۳۵۱۷۴	،،	۵۷۸۶	،،
باجرہ	..	۲۳۴۲	،،	۱۰	،،
راگی	..	۳۵	،،	۱۱۲	
ماش	..	۱۵۹	،،	..	،،
چنا	..	۷۳۸۴	،،	۲۱۳۴۴	،،
گھی	..	۱۱۲	من	۳۸۴	من
چاء	..	۲۹۷		۹۹۳	
شکر	..	۵۸۵۰		۹۱۲۵	

سونا اور چاندی

زیر تبصرہ مہینے میں سونے کا بیش ترین اور کمترین نرخ علی الترتیب ۴۹ روپیہ ۸ آنہ اور ۴۰ روپیہ فی تولہ اور چاندی کا بیش ترین اور کمترین نرخ ۱۵۰ روپے ۸ آنے اور ۱۵۲ روپے ۸ آنے فی صد تولہ تھا۔

شیر مارکٹ

اپریل سنہ ۱۹۴۵ع کے آخری دن سرکاری پرامسری نوٹ اور سربرآوردہ کمپنیوں کے حصص کے جو نرخ تھے وہ درج ذیل ہیں :-

تفصیلات

سرکاری تمسکات		روپیہ	آنے	پائی
پرامسری نوٹ حکومت سرکارعالی ۳ ½ فی صد		۱۰۰	۱۱	۰
,, ,, ۲ ½ فی صد		۱۰۰	۱۱	۰
,, ,, ۳ فی صد		۱۰۳	۱۰	۰
بنک				
حیدر آباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۵۰	۰	۰
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۱۸	۰	۰
ریلوے				
ریلوے سرکارعالی ۵ فی صد	(۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۷۳۰	۰	۰
ریلوے سرکارعالی ۶ فی صد	(۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۵۱۰	۰	۰
پارچہ جات				
اعظم جاہی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۷۳۵	۰	۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰روپیہ سکہ کلدار)	٦۷۵	۰	۰
حیدر آباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز کمپنی	(۱۰۰۰روپیہ سکہ کلدار)	۳۳۰۰	۰	۰
محبوب شاہی گلبرگہ ملز	(۱۰۰روپیہ سکہ کلدار)	۱۷۰۰	۰	۰
عثمان شاہی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ کلدار)	۲۸۴	۸	۰
شکر				
نظام کارخانہ شکرسازی معمولی	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۰	۰	۰
نظام ,, ,, ترجیحی	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۳۸	۰	۰
سالارجنگ کارخانہ شکرسازی	(۵۰ روپیہ ادا شدہ ۲۰ سکہ عثمانیہ)	۱۵	۴	۰

کیمکلز

بایو کیمیکلز	(۱۰ روپیه ادا شده ۸ سکه عثمانیه)	۵	۸	۰
کمیکلز اینڈ فرٹیلا ئزرس	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۳۷	۱۰	۰
کمیکل اینڈ فارماسیوٹکلز	(۲۵ روپیه سکه عثمانیه)	۳۰	۸	۰

متفرق

آلوین میٹل و رکس	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۸۳	۰	۰
حیدرآباد کنٹرکشن	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۳۲۵	۰	۰
سربور پیپر ملز	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۲۷۲	۰	۰
وزیر سلطان تمباکو کمپنی	(۱۰ روپیه سکه عثمانیه)	۹۵	۱۲	۰

کپاس

اپریل سنه ۱۹۴۵ع میں ممالک محروسه کے کپاس صاف اور پریس کرنے والے کارخانوں میں پریس کی هوئی کپاس کی مقدار مارچ سنه ۱۹۴۵ع اور اپریل ۱۹۴۴ع کے مقابله میں علی الترتیب (۱۴۲۱۱) گٹھے اور (۲۶۹۹) گٹھے کم رهی -

گرنیوں میں صرفه

زیر تبصره مهینے میں ممالک محروسه کی گرنیوں میں (۲۵،۱) لاکھ پونڈ کپاس صرف هوئی - اس کے برخلاف مارچ سنه ۱۹۴۵ع میں (۲۴،۳۲) لاکھ پونڈ اور اپریل سنه ۱۹۴۴ع میں (۲۴،۷۲) لاکھ پونڈ کپاس کا صرفه هوا -

ساخته کپاس

زیر تبصره مهینے میں کپڑے کی مجموعی پیداوار (۵۲،۳۹) گز رهی - اس طرح سابقه مهینے کی پیداوار کے مقابلے میں (۳،۹۰) کا اضافه هوا - اس مهینے میں (۲۱،۲۰) سوت تیار هوا جو مارچ سنه ۱۹۴۵ع کے مقابله میں (۰،۲۹) لاکھ پونڈ اور اپریل سنه ۱۹۴۴ع کے مقابله میں (۰،۲۵) لاکھ پونڈ کم هے -

کپاس کی بر آمد

مندرجه ذیل نقشه میں ریل اور سڑک کے ذریعه کپاس کی بر آمد کے اعداد درج هیں۔

قسم		ریل کے ذریعه		سڑک کے ذریعه	
		اپریل ۴۵ع	اپریل ۴۴ع	اپریل ۴۵ع	اپریل ۴۴ع
بنوله نکالی هوئی کپاس (پریس کی هوئی)	..	۱۲۲۰۱	۱۵۶۸۹	۳۷۶۶	۲۱۱۹
بنوله نکالی هوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۷۵	۲	۱۰۸۹۴	۶۱۹۷
کپاس جس سے بنوله نهیں نکالا گیا	..	۱۲۲۷۶	۱۵۶۹۱	۱۴۹۴۸	۹۹۹۶
گٹھوں کی مجموعی تعداد (فی گٹھا ۴۰۰ پونڈ)	..	۷۳۶۵	۹۴۱۴	۸۹۶۸	۵۹۹۷

شکر

اپریل سنہ ۱۹۴۵ع میں نظام کارخانہ شکر سازی (بودھن) میں شکر کی پیداوار مارچ سنہ ۱۹۴۵ع اور اپریل سنہ ۱۹۴۴ع کے مقابلہ میں علی الترتیب (۱۶۷۹۶) ہنڈرڈ ویٹ اور (۵۲۷۳) ہنڈرڈ ویٹ کم رہی ۔

دیاسلائی

زیر تبصرہ مہینے میں دیا سلائی کے کارخانوں میں (۲۱۰۶۴) گروس ڈبے تیار کئے گئے اس طرح مارچ سنہ ۱۹۴۵ع کے مقابلے میں (۲۸۷۶) گروس ڈبے اضافہ اور اپریل سنہ ۱۹۴۴ع کے مقابلہ میں (۲۲۵۵) گروس ڈبے کمی ہوئی ۔

سمنٹ

زیر تبصرہ مہینے میں سمنٹ کی پیداوار (۱۴۷۳۳) ٹن رہی۔ اس کے برخلاف مارچ سنہ ۱۹۴۵ع اور اپریل سنہ ۱۹۴۴ع میں (۱۵۱۰۸) ٹن اور (۱۵۶۴۶) ٹن سمنٹ تیار کیا گیا ۔

اپریل سنہ ۱۹۴۵ع مارچ سنہ ۱۹۴۵ع اور اپریل سنہ ۱۹۴۴ع میں تیار شدہ بعض اشیاء کے اعداد درج ذیل ہیں :-

اشیاء	اکائیاں	اپریل ۴۵ع	مارچ ۴۵ع	اپریل ۴۴ع	+ یا (—) بمقابلہ	
					اپریل ۴۴ع	مارچ ۴۵ع
پارچہ	گز	۵۳۳۹۷۱۲	۴۹۴۹۳۹۱	۴۸۴۹۹۲۵	+۴۸۹۷۸۷	+۳۹۰۳۸۱
سوت	پونڈ	۲۱۲۰۷۷۴	۲۱۵۰۰۵۹	۲۱۴۵۹۵۷	−۲۵۱۸۳	−۲۹۷۸۵
سمنٹ	ٹن	۱۴۷۳۳	۱۵۱۰۸	۱۵۶۴۶	−۹۱۳	−۳۷۵
شکر	ہنڈرڈ ویٹ	۳۹۶۶۳	۵۶۴۵۹	۳۴۳۹۰	+۵۲۷۳	−۱۶۷۹۶
دیاسلائی	گروس ڈبے	۲۱۰۶۴	۱۸۶۸۸	۲۳۸۱۹	−۲۲۵۵	+۲۸۷۶

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

زیر تبصرہ مہینے میں مشترکہ سرمایہ کی صرف ایک نئی کمپنی قائم ہوئی ۔ اس طرح آذر سنہ ۱۳۵۴ف کے بعد سے قائم شدہ کمپنیوں کی تعداد (۷) ہوگئی ہے ۔

حمل و نقل

اپریل سنہ ۱۹۴۵ع میں سرکارعالی کی ریلوے اور ساربعی حمل و نقل کے جملہ آمدنی علی الترتیب (۲۴) لاکھ (۸۹) ہزار روپے اور (۸) لاکھ (۷۱) ہزار روپے رہی ۔ اس کے مقابلے میں پچھلے سال اس مہینے میں یہ آمدنی (۰۴) لاکھ (۲۴) ہزار روپے اور (۶) لاکھ (۷۳) ہزار روپے تھی ۔

اپریل سنہ ۱۹۴۵ع میں اسٹامپ کی مسقلی سے جملہ (۲۲) لاکھ (۱۸) ہزار روپے آمدنی ۔ ہوئی اس کے برخلاف ۔ اپریل سنہ ۱۹۴۴ع میں آمدنی کی مقدار (۷۹) لاکھ (۲۸) ہزار روپے تھی ۔

زیر تبصرہ مہینوں میں ریلوں اور بسوں سے سفر کرنے والوں کی مجموعی تعداد علی الترتیب (۱۶۲۶۱۴۹) اور (۱۶۶۴۱۲۸) رہی ۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں ریلوں سے (۱۴۸۱۵۵۷) مسافروں نے اور بسوں سے (۱۶۲۲۰۸۹) مسافروں نے سفر کیا ۔

نشرگاہ حیدرآباد کے مہر سنہ ۱۳۵۴ ف کے پروگرام

نشری اوقات میں تبدیلی

رمضان شریف کی وجہ سے نشرگاہ کے نشری اوقات میں بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں ۔ ۲- مہر سے دوسری نشر کا آغاز لسانی نشریات کی بجائے موسیقی سے ہورہا ہے ۔ لسانی نشریات ۵ بجکر ۴۰ منٹ شام سے شروع ہو کر سوا چھ بجے ختم ہوتی ہیں ۔ اس کے بعد موسیقی کا پروگرام ہوتا ہے ۔ بچوں کے پروگرام کا وقت شام کے ساڑھے چھ بجے سے سات بجے تک ہے ۔ اس پروگرام پر دوسری نشر ختم ہوتی ہے ۔ تیسری نشر رات کے ساڑھے نو بجے سے شروع ہو کر ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہتی ہے ۔ تقریر کا وقت ساڑھے نو سے ۹ بجکر ۴۰ منٹ تک ہے ۔ اردو تلنگی اور انگریزی میں خبریں ۹ بجکر ۵۰ منٹ سے دس بجکر ۴۰ منٹ تک ہوتی ہیں ۔ پہلے انگریزی میں خبریں نشر کی جاتی ہیں پھر تلنگی میں اور اس کے بعد اردو میں ۔ نشری اوقات کی یہ تبدیلیاں ۲- آبان تک جاری رہیں گی ۔ اس کے بعد ہمیشہ کی طرح صرف پہلی اور دوسری نشر ہوگی جن کے اوقات وہی رہیں گے جو یکم مہر تک تھے ۔

تقاریر

تخت نشینی کے شاہانہ مراسم

کسی "بادشاہ کی تخت نشینی" کا دن ملک کی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے اس لئے کہ بادشاہ کی ذات، اس کے کردار اس کے تدبر اور اس کے رجحان سے ملک کا مستقبل وابستہ ہوتا ہے ۔ یہ ایک خوشی کا دن ہوتا ہے جس کی مخصوص روایات ہوتی ہیں ۔ تخت نشینی کے شاہانہ مراسم کے بارے میں ۱۰ - مہر کو ایک تقریر ہوگی ۔

اخلاقی کہانیاں

پہلے زمانے میں کہانی بچوں کو سلانے کا کام کرتی تھی اب وہ نئی نسل کو بیدار کرنے کا کام انجام دیتی ہے ۔ اب "ایک چوہا تھا آڑی باڑی بھرتا تھا ...." قسم کی کہانیوں سے نہ تو کوئی مقصد حاصل ہوتا ہے اور نہ ان کا کوئی مقام ہے ۔ اب کہانی ، زندگی کی تفسیر ہوتی ہے اور زندگی کے لئے ایک پیام ، ایک مقصد اور ایک نتیجہ رکھتی ہے ۔ ۱۱- مہر کی ساعت خواتین میں اخلاقی کہانیوں پر ایک تقریر سنئے ۔

صحت

۱۲ - مہر کے پروگرام میں ایک تقریر کے ذریعہ بتایا جائے گا کہ موسم برسات میں کونسی بیماریاں پھوٹ پڑتی ہیں اور ان میں سے کیا پیدا ہوجاتی ہے ۔ ان سے بچنے کی کیا تدبیریں ہیں اور کس قسم کی احتیاط ضروری ہے ۔ سننے والوں کو یاد ہوگا کہ یہ ایک سلسلے کی تقریر ہے ۔ اس سلسلے میں ہر مہینہ موقتی بیماریوں کے بارے میں تقریر ہوا کرتی ہے ۔

جنگ کے بعد کی آسائشیں

جنگ زندگی کی ایک مہیب منزل سہی لیکن ہر شے ایک خبر کی طرح اندازی ہوتی ہے ۔ جنگ نہ صرف معطل زندگی کو سرگرم کردیتی ہے ۔ جنگ کا زمانہ نہ صرف امن کے لئے ماحول تیار کرتا ہے بلکہ جنگ کے بعد جو دنیا شروع ہوتی ہے وہ نئی احتیاجات نئے مسائل اور نئے مقاصد کے ساتھ شروع ہوتی ہے ۔ اب جبکہ یورپ کی جنگ ختم ہوچکی ہے ، مشرق میں فسطائیت کا فتنہ دم توڑرہا ہے عالمی امن کے تحفظ کے لئے کوششیں کی جارہی ہیں ، "تنظیم مابعد جنگ" فکر و نظر کی مرکز بن گئی ہے ۔ ظاہر ہے کہ جنگ کے بعد کی دنیا میں زندگی کو زیادہ آسائشیں میسر آئیں گی (تقریر - ۱۳ - مہر سنہ ۱۳۵۴ ف)

بچوں کے لئے اچھی کتابیں

کتابیں بچوں کی دوست ، انکی استاد اور انکی رہنما ہوتی

ہیں ۔ طباعت اور اشاعت کی موجودہ آسانیوں کے باعث آج ہر قسم کی اچھی بری کتابیں چھپنے لگی ہیں ۔ جس طرح اچھا دوست ، زندگی کو خوشگوار بناتا ہے اچھا استاد صحیح اٹھان میں مدد دیتا ہے ، اچھا رہنما صحیح رہنمائی کرسکتا ہے اسی طرح اچھی کتاب زندگی کو سنوار سکتی ہے ۔ بچوں کے لئیے اچھی کتابیں چننا اور ان کو بری کتابوں سے بچانا ایک فرض ہے جو بڑوں پر عاید ہوتا ہے ۔ (۱۳ ۔ مہر کے پروگرام میں تقریر سنئیے)

تفتیش کے نئے طریقے

جرائم کی تفتیش ایک فن ہے ۔ پہلے زمانے میں جبر و تشدد ہی ایک موثر آلہ تھا ۔ اب سائنس اس معاملے میں بہت مدد دیتی ہے ۔ سچا کر سوالنا آسان ہے لیکن نرمی سے سب کچھ حاصل کرنا مشکل ہے ظلم ، جھوٹ پر مجبور کرتا ہے لیکن نرمی سچ کہلواتی ہے ۔ تفتیش کے نئے طریقوں کے بارے میں ۱۵ ۔ مہر کو ایک تقریر سنئیے ۔

رمضان شریف آج سے ۲۰ سال پہلے

جہاں تک رمضان کی روح کا تعلق ہے وہ آج بھی وہی ہے جو آج سے بیس سال پہلے تھی لیکن رمضان جو ایک خاص ماحول تیار کرتا ہے اس میں بیس سال کے مقابلے میں آج تبدیلی ہوگئی ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے عمرانی اور سماجی اصولوں میں خود تبدیلی ہوگئی ہے ۔ سحر اور افطار کا وہ رنگ اب نہیں جو آج سے بیس سال پہلے تھا ۔ روزہ رکھنے والوں کی زندگی کے طور طریق بدل گئے ہیں ۱۶ ۔ مہر کے پروگرام میں تقریر سنئیے ۔

راکھی پونم

راکھی پونم اتحاد ، محبت اور بھائی چارے کا تہوار ہے ۔ یہ ایک خوشگوار سماجی تقریب ہے ۔ اس میں محبت کا اظہار اور محبت کا اعتراف ہوتا ہے ۔ محبت کی گرہ مضبوط کی جاتی ہے اور زندگی کو محبت عطا کی جاتی ہے ۔ راکھی محبت کی مانند ہر میں جکڑ دیتی ہے ۔ ۱۷ ۔ مہر کے پروگرام میں اس تقریب کے موقع پر تقریر سنئیے ۔

اپنی باتیں

جگ بیتی اور آپ بیتی میں بڑا فرق ہے ۔ جگ بیتی سب کی بیتی ہے ۔ اس لئیے اس میں "خود تماشا اور خود تماشائی" کی سی کیفیت ہے ۔ لیکن آپ بیتی دوسروں کے لئیے دلچسپی کا باعث اور اپنے لئیے اپنی عمر رفتہ کی آواز بن جاتی ہے ۔ ہر شخص کی اپنی باتیں علحدہ ہوتی ہیں ۔ اور بعض کی ۔ جو سنتا ہے اسی کی داستان معلوم ہوتی ہیں ۔ ۲۱ ۔ مہر کے پروگرام میں آغا حیدر حسن صاحب اپنے خاص رنگ میں اپنی باتیں سنائیں گے ۔

ہندوستان کا معاشی مستقبل

موجودہ ہندوستان کے کئی زاوئے ایسے ہیں جن میں اس کی ہستی کے رخنے ڈالدئے ہیں ۔ اس کا ایک زاویہ اس کا معاشی موقف بھی ہے ۔ کہتے ہیں کہ قدیم ہندوستان خوشحال تھا لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہندوستانیوں کی ضرورتیں اس وقت کے حالات کے لحاظ سے گنی چنی تھیں ۔ زمانے کے ساتھ ساتھ زندگی کے مطالبات ، تقاضے اور ضرورتیں بڑھتی گئیں ۔ لیکن ان کا ساتھ اس کا معاشی موقف نہ دے سکے گا اس دوڑ میں وہ پیچھے رہ گیا ۔ اب آئندہ زندگی میں نہ صرف اپنے ماضی کے خلا کو پر کرنا ہے بلکہ اس معیار کا ساتھ دینا ہے جو دنیا اختیار کریگی ۔ (اس عنوان پر ۲۲ ۔ مہر کو تقریر ہوگی)

حضرت خلیفہ چہارم رض

حضرت خلیفہ چہارم رض کی زندگی ایک مثالی زندگی تھی جس کا عظیم الشان دائرہ زندگی کے ہر پہلو پر محیط تھا آپ نے اپنے بلند پایہ اعمال ، اور بصیرت افروز اقوال سے زندگی کے لئیے نمونے چھوڑے ہیں ۔ آپ کی سیرت پاک کے متعلق ۲۳ ۔ مہر کو تقریر سنئیے ۔

سری کرشن جی

گوالوں کی بستی میں جنم لینے والے زندہ دل کرشن کنہیا بانسری کی تانوں سے جادو کرنے والے بنسی بجیا ، گوکل نگر کے پربھی مہاراج ۔ انہوں نے نیکی اور محبت کے لئیے زندگی بسر کی اور اپنی آخری سانس تک نیکی اور محبت ہی

کا پرچم بلند رکھا - ۲۲ - مہر کے پروگرام میں تقریرسنئے

گھریلو زندگی

زندگی بڑے دائرے میں بہت سے چھوٹے چھوٹے دائرے بھی رکھتی ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے دائرے پھیل کر بڑے دائرے میں تحلیل ہوتے ہیں - اور بڑا دائرہ ساری سطح کو اپنے احاطے میں لے لیتا ہے - گھریلو زندگی کے اطراف دیواروں کے حصار ہیں - لیکن یہ محدود زندگی اجتماعی زندگی کا اثر قبول کرتی ہے - اور اجتماعی زندگی پر اپنا اثر ڈالتی ہے - ۲۵ - مہر کی ساعت خواتین میں اس موضوع پر تقریر ہوگی -

جنگ کے درمیان کا ادب

جنگ کے دوران میں ہمارے ادیبوں کے رجحانات ایک عجیب حالت کسمکش میں رہے ہیں - زندگی پر جنگ کے حالات مسلط تھے - اس لئے ادب کا بھی جنگ کے حالات سے متاثر ہونا تعجب خیز نہیں - ہمارے ادیبوں نے اسکا اثر ضرور قبول کیا لیکن اس زمانے میں جس ادب کی تخلیق ہوئی - اس میں ایک خاموش سحر کی سی کیفیت ہے - نتیجے تک رسائی کا ایقان نہیں - ۲۷ - مہر کو اس موضوع پر تقریر ہوگی -

قدیم اردو میں نیچرل شاعری

نیچرل شاعری کی طرح اندازی نمایاں طور پر محمدحسین آزاد کے زمانے میں ہوئی لیکن اردو کا قدیم دور اس عنصر سے خالی نہیں - دکنی شاعری میں جگہ جگہ اس کے نمونے ملتے ہیں اور یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ اردو میں نیچرل شاعری کا وجود اسوقت سے ہے جبکہ مغربی شاعری سے کوئی واقف بھی نہیں تھا - (تقریر - ۲۸ - مہر)

مصلحان تعلیم

یوں تو جب سے انسان عالم وجود میں آیا اس کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ کسی نہ کسی صورت میں جاری رہا لیکن سترھویں صدی سے یورپ نے اس مسئلہ پر خاص توجہ کی اور اسی زمانہ سے وہاں بڑے بڑے مصلحان تعلیم یکے بعد دیگرے پیدا ہونے لگے - انہوں نے تعلیم کے بارے میں مختلف نظریئے پیش کئے اور اس مسئلہ پر چھان بین کی - مصلحان تعلیم پر ۳۰ - مہر کے پروگرام میں تقریر سنئے -

حسب ذیل تاریخوں میں فیچر اور ڈرامے سنئے -

۱۱ - مہر دن کے ۱۱ - ۳۰ تا ۱۲ بجے

۲۲ - مہر رات ۱۱ تا ۱۱ - ۳۰ بجے

۲۵ - مہر دن کے ۱۱ - ۳۰ تا ۱۲ بجے

بسلسلہ صفحہ (۲۶)

سرمایہ ذاتی (۱۷۷۰۵) روپیہ ہے - سال زیر تبصرہ میں چار مقاموں پر اتحادی میلے منعقد کئے گئے - ان موقعوں پر زرعی مظاہرات ، نمائش مویشی اور اسپورٹس کا انتظام کیا گیا تھا -

تجاویز

کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں تعلقدار صاحب نے مندوبین کی پیش کردہ تجاویز اور سوالات پر بحث کی جو پبلک زندگی کے تقریباً تمام پہلوؤں پر حاوی تھے - انہوں نے وعدہ کیا کہ متعلقہ محکموں سے خواہش کی جائے - کہ وہ ان تجاویز پر فوری کارروائی کریں - اس سے پہلے تعلقدار صاحب نے ان تدبیروں کی تفصیل بتلائی جو پہلے سال کی کانفرنس میں مندوبین کے مطالبوں کو پورا کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے اختیار کی گئی تھیں -

اور اُس نے
لائف بوائے کی
عادت سیکھی ہے!
وہ اِس وقت بہت کچھ سیکھ رہا ہے لیکن زندگی میں لائف بوائے
صابن کے روزانہ استعمال کی عادت سے زیادہ کوئی چیز کام
نہیں آئے گی۔ اُس کی ماں خوش ہے، اور اُسے
فخر ہے کہ اس نے گرد و غبار کے اس خطرہ کے
متعلق سبق دیا ہے جو ہر جگہ غیر محتاط آدمیوں پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہے۔
LIFEBUOY
SOAP
لائف بوائے ایک اچھا صابن ہی نہیں بلکہ
ایک اچھی عادت ہے۔

*1

معلومات حیدرآباد

جلد ۵ — آبان سنہ ۱۳۵۴ف - سپٹمبر سنہ ۱۹۴۵ ع — شمارہ ۱۲

احوال واخبار

اختتام جنگ - دوسری عالمگیر جنگ کے خاتمہ سے نوع انسانی کی تاریخ کا مہیب ترین حزنیہ ختم ھوگیا ھے - جاپانیوں نے جس ڈرامائی اور غیر متوقع طریقہ پر ھتیار ڈالدینے کا اعلان کیا وہ دنیا کے لئے نا قابل یقین حد تک حیرت و استعجاب کا باعث تھا - سب سے زیادہ رجائیت پسندوں نے بھی جاپانی عسکریت کو اس کے کیفر کردار تک پہونچنے کے لئے کم سے کم ایک سال کی مدت کا اندازہ لگایا تھا - لیکن جوھری بم کے انکشاف اور دشمن کے مرکز پر اس کے ابتدائی استعمال کے تباہ کن اثرات نیز جاپان کے خلاف روس کے اعلان جنگ نے ان کے اندازوں کو غلط ثابت کردیا - اس طرح جس وقت دنیا کو جنگ کے کامیاب اختتام کی خوش خبری ملی اس وقت وہ اس مبارک موقع کے لئے بالکل تیار نہ تھی -

یہ مسلمہ امر ھے کہ جنگ کے خاتمہ کے معنی ھماری مشکلات کے خاتمہ کے نہیں ھیں - ھمیں یہ دیکھنا ھے کہ بعد جنگ حالات ھم پر کس طرح اثر انداز ھوں گے اور ایک پریشان اور تھکی ھوئی دنیا کو ابھی کن کٹھن زمانوں سے گزرنا ھوگا - البتہ ایک بات تقریباً یقینی معلوم ھوتی ھے اور وہ یہ کہ ھمیں اپنے پسندیدہ خیالات اور روایتی طریقہ غور و فکر سے بالکل قطع تعلق کرلینا پڑے گا اور اپنے آپ کو ایک ایسی دنیا سے ھم آھنگ اور ایسے نئے حالات کے مطابق بنالینا ھوگا جو گذشتہ چھ سالوں کے صبر آزما واقعات سے پیدا ھوئے ھیں -

تدبر وفراست کا سب سے بڑا کام ایسے حالات پیدا کرنے میں سہولت بہم پہونچانا ھوگا جو تدریجی اور غیر تشددانہ طور پر جنگی معاشرات کو امن کے معیار پر لانے کے لئے سازگار ھوں - پھر سے پر امن حالات کے پیدا ھونے کا دار و مدار دو امور پر ھوگا - ایک یہ کہ قومی حکمت عملی کے آلہ کار کی حیثیت سے جنگ کو قانوناً ممنوع قرار دیا جائے اور دوسرے یہ کہ ایک ایسا بین الاقوامی نظام تشکیل دیا جائے جو تمام اقوام عالم کے لئے مواقع کی مساوات پر مبنی ھو - سربرآوردہ اتحادی اقوام کا یہ فرض اولیں ھوگا کہ امن کی ایک ایسی عمارت کی بنیاد رکھیں جس میں سب سے زیادہ پس ماندہ قوموں کے لئے بھی اپنے حالات کے مطابق موزوں ترین اصولوں پر اپنی ترقی کا لائحہ عمل مرتب کرنا ممکن ھو - ماننا پڑے گا کہ یہ کوئی آسان کام نہیں ھے - لیکن اس کو ھر قیمت پر انجام دینا ھوگا تا کہ اس بات کا یقین ھو جائے کہ پچھلی جنگ آیندہ جنگ کے امکان کو ختم کرنے کے لئے کی گئی تھی -

تین ماہ قبل فتح یورپ کے موقع پر ھم نے ان صفحات پر محوری دول کو شکست دینے میں خسرو دکن و براراور ان کی رعایا کی شاندار امداد کا ذکر کیا تھا - ابھی ابھی ختم ھونے والے تاریک دور میں بنی نوع انسان کو جن آلام و مصائب سے دو چار ھونا پڑا ان کو برداشت کرنے میں حیدرآباد نے کبھی پس و پیش نہیں کیا - اس کا یہ عمل ادنی یا خود غرضانہ مقاصد کا تابع نہیں تھا - اس کی ایک اور صرف ایک خواھش تھی اور وہ یہ کہ حق کو باطل پر فتح حاصل ھو - اب جب کہ یہ مقصد پورا ھوگیا ھے ھمیں

دنیا میں امن و آشتی کی ایک دیرپا اور مستقل عمارت کی تعمیر میں ہاتھ بٹانا ہے اور ہمیں اطمینان ہے کہ اس کام میں ہم اپنے دور اندیش فرمانروا کی فیض رسان قیادت میں اپنی گذشتہ روایات اور موجودہ کارناموں کے شایان شان حصہ لیں گے ۔

* * * *

ہمارے نئے صدر المہام تجارت وصنعت وحرفت-اعلی حضرت بندگان اقدس

خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے بمراحم خسروانہ نواب لیاقت جنگ بہادر کو باب حکومت کی رکنیت پر ترقی عطا فرمائی ہے اور تجارت و صنعت و حرفت کا محکمہ موصوف کے تفویض فرمایا ہے ۔ اس انتخاب کا سب جگہ خیر مقدم کیاجائیگا اور یہ تمام سرکاری ملازمین کی حوصلہ افزائی کا باعث ہوگا کیونکہ یہ ترقی نمود و نمایش سے مبرا کام ، فرض شناسی اور ذات شاہانہ سے وفا داری کا اعتراف ہے ۔

پچھلے کچھ عرصہ سے آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر تعمیرات عامہ اور تجارت و صنعت و حرفت جیسے دو وسیع اور بوجھل محکموں کی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے تھے ۔ اس لئے ان دونوں محکموں کو علحدہ کرنے کا فیصلہ دانشمندانہ اور بر محل ہے ۔ ریاست کی صنعتی ترقی کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے مد نظر یہ علحدگی نہایت مناسب ہے ۔حکومت سرکارعالی نے جنگ کے بعد کے زمانہ میں صنعتوں کے قیام کے لئے ایک حوصلہ افزا لائحہ عمل بنایا ہے ۔ متعدد خاکے مرتب ہوچکے ہیں اور مزید خاکے تیار کئے جارہے ہیں ۔ ان کی آخری جانچ بجائے خود ہمہ وقتی نوعیت کا کام ہے جس پر صدر المہام متعلقہ کو اپنی پوری توجہ مرتکز کرنی ہوگی ۔ ہمارے نئے صدر المہام تجارت و صنعت و حرفت اس کام کے لئے نہایت موزون ہیں ۔ ریاست کے محکمہ فینانس کے ساتھ آپ کا طویل اور ممتاز تعلق رہا ہے (پچھلے چند ماہ سے آپ منصرم صدر المہام فینانس کی حیثیت سے کارگزار ہیں)اور یہ چیز مختلف اسکیموں کے مالی پہلوؤں کا جائزہ لینے اور ان کے نفاذ کے لئے رقموں کے حصول کی غرض سے ذرائع و طریق معلوم کرنے میں آپ کے کام آئے گی ۔

ہم آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر کو اس ترقی پر مبارکباد دیتے ہیں اور آپ کے دور صدر المہامی کی کامیابی کے متمنی ہیں ۔ ہمیں اس کا کامل یقین ہے کہ آپ ریاست کی صنعتی ترقی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے ۔

* * * *

اعلی تعلیم کے لئے مزید سہولتیں - کلیہ جاتی تعلیم کے لئے مزید سہولتوں کی فراہمی

کے باعث عاید شدہ زاید مصارف کی پابجائی کے لئے حکومت سرکارعالی نے جو فیاضانہ رقمیں مختص کی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تعلیمی معاملات کو کتنی زیادہ اہمیت دیتی ہے ۔ نہ صرف یہ کہ دار السلطنت میں گذشتہ سال کی بہ نسبت طلبا کی دوگنی تعداد کے داخلہ کے لئے ضروری انتظامات کئے گئے ہیں بلکہ اورنگ آباد ، ورنگل اور گلبرگہ کے تین صوبائی کالجوں کی توسیع کے لئے بھی فوری تدابیر اختیار کی جارہی ہیں ۔ اعلی تعلیم کے لئے زاید سہولتیں مہیا کرنے کی غرض سے جو اسکیمیں مرتب کی گئی ہیں ان کو رو بہ عمل لانے میں حکومت کو سالانہ ۳۳،۷۶۶ روپیہ کا صرفہ برداشت کرنا ہوگا ۔ اس کے علاوہ ۴۴۴۳۰۹ روپیہ کے غیر متوالی اخراجات عاید ہونگے ۔

حکومت نے ایک ایسی اسکیم بھی منظور کی ہے جس کے تحت جامعہ عثمانیہ کے بعض اہم ترین شعبوں کے دائرہ عمل کو وسیع کیا جاسکے گا ۔ اس کی بدولت کلیہ طبیہ کلیہ انجینیری اور کلیہ تربیت معلمین کی پوری توسیع عمل میں آئے گی ۔ لیکن سب سے زیادہ ترقی پسند اقدام ایک اعلی درجہ کے ادارۂ تحقیقات کا قیام ہے جو دستیاب ہونے والے قابل ترین افراد کی ہدایت و نگرانی میں تحقیقاتی کام کیلئے مواقع فراہم کرکے ایک دیرینہ ضرورت کی تکمیل کا باعث ہوگا ۔ ان اسکیموں پر ۷۲،۱۱۹ روپیہ کے زاید متوالی مصارف عاید ہوں گے جو دوسرے سال ۲۰۳۰۲ روپیہ تک بڑھ جائیں گے ۔حکومت جو غیر متوالی اخراجات برداشت کر یگی ان کا اندازہ تقریباً (۴) لاکھ (۲۰) ہزار روپیہ کیا گیا ہے ۔ یہ رقم تین سال کی مدت میں صرف کی جائے گی ۔

ظاہر ہے کہ حکومت یہ تدابیر اپنی تعلیمی حکمت عملی کو وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ بنانے کے لئے اختیار کر رہی ہے ۔ محض رٹ کر امتحان پاس کرنے والے طیلسان کی اب کسی کو بھی ضرورت نہیں چہ جائے کہ ہماری حکومت کو۔ وہ جامعہ عثمانیہ کے سپوتوں میں اپنے اعلی مطمح نظر کو عملی شکل اختیار کرتے دیکھنا چاہتی ہے ۔ یعنی یہ کہ اچھے شہری تیار کئے جائیں ۔ ایسے شہری جو آئندہ خود اپنی قسمت کے آپ معمار بنیں اور اپنے کام کی انجام دہی کے لئے ضروری صلاحیتوں سے آراستہ ہوں ۔

* * * *

مزدوروں کی فلاح ۔ مزدوروں کے جائز مفادات کی حفاظت اور ان کی فلاح کی تدابیر حکومت سرکارعالی کی ترقی پسند حکمت عملی کا ایک اہم جزو رہی ہیں ۔ مزدوروں کے مفادات کو آگے بڑھانے کے لئے پچھلے چند سالوں میں جو متعدد قوانین مدون کئے گئے ان سے قطع نظر سنہ ۱۹۳۹ع کے دستوری اصلاحات کے تحت حکومت کو مزدوروں سے متعلق مسائل پر مشورہ دینے کے لئے ایک آئینی مشاورتی مجلس عمال قائم کی گئی ہے ۔ اس مجلس کا پچھلا اجلاس آنریبل صدرالمہام لیبر نواب ظہیر یار جنگ بہادر کی زیر صدارت منعقد ہوا ۔ اس میں مزدوروں کی فلاح سے متعلق کئی اہم تجاویز حکومت کے آگے پیش کی گئیں ۔ اس اجلاس میں جن مسائل پرغور کیا گیا ان میں سے ایک مسئلہ یہ تھا کہ بڑے صنعتی اداروں میں لازمی پراویڈنٹ فنڈ قایم کیا جائے ۔ مجلس نے مراکز بہبودی مزدوراں کے قیام سے متعلق ایک تجویز بھی منظور کی اور لیبر آفیسروں کے تقرر اور تمام اہم صنعتی اداروں میں مشاورتی مجالس کی تشکیل کا مشورہ دیا ۔

معلوم ہوا ہے کہ مزدوروں کے نمائندوں نے قانون کارخانہ جات ، قانون ادائی مصارف زچگی، قانون ادائی اجرت اور مزدوروں کی فلاح کی غرض سے مدون کردہ دوسرے قوانین کے نفاذ پر انتظامی نگرانی کو مربوط کرنے کی ضرورت پر زور دیا ۔ تجویز کی گئی ہے کہ یہ کام حکومت سرکارعالی کے محکمہ لیبر کے سپرد کیا جائے ۔ اس محکمہ نے مزدوروں کے متعدد پیچیدہ مسائل کو حل کرنے میں جو پہل کیا ہے اس پر مجلس نے پسندیدگی کا اظہار کیا ۔ البتہ یہ محسوس کیا گیا کہ اس محکمہ کی سرگرمیوں کا دائرہ اتنا وسیع نہیں ہے جتنا کہ ہونا چاہئے ۔ اس لئے سفارش کی گئی اس کو کافی وسعت دی جائے ۔ اجلاس میں قانون ملازمین خانگی (پیشہ تجارت) کے نفاذ کی بھی تائید کی گئی اور یہ تجویز پیش کی گئی کہ اس مسئلہ کی چھان بین کے لئے ایک ذیلی مجلس تشکیل دی جائے ۔

یاد ہوگا کہ پچھلے اپریل میں '' آل انڈیا ریلوے منس فڈیریشن '' کے دو سالہ اجتماع میں خطبہ استقبالیہ پڑھتے ہوئے مدراس کی کانگریسی حکومت کے سابق وزیر عمال مسٹر وی ۔وی۔ گری نے مزدوروں سے متعلق امور میں حکومت سرکارعالی کی ترقی پسند حکمت عملی پر خراج تحسین ادا کیا تھا ۔ اسی موقع پر مزدوروں کے ایک مقامی لیڈر مسٹر راگھاورندر راؤ نے ملازمین ریلوے کی یونین کے بارے میں حکومت سرکار عالی کی اختیار کردہ '' معقول حکمت عملی '' پر پسندیدگی کا اظہار کیا ۔ انہوں نے حکومت کو اس بات پر مبارک باد دی کہ اس نے '' مزدوروں کی انجمن کو تسلیم کرنے اور مزدوروں کی بھلائی سے متعلق قوانین بنانے میں دوسری ہندوستانی ریاستوں کی رہنمائی کی ہے '' ۔

* * * *

شکر کی قلت ۔ ہندوستان کے دوسرے حصوں کے ساتھ حیدرآباد میں بھی شکر کی سخت قلت ہے ۔ اس کی وجہ سے ارباب مقتدر ریاست کے تمام شہروں اور دوسرے مقاموں کے لئے مقرر کردہ مقداروں میں تقریباً پانچواں حصہ تخفیف کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں ۔ بہر حال یہ تدبیر محض عارضی ہے اور حالات کے معمول پر واپس ہوتے ہی اسے منسوخ کردیا جائے گا ۔

موجودہ صورت حال حیدرآباد کے لئے مخصوص نہیں ہے ۔ نیشکر میں مٹھاس کی کمی کی وجہ سے شکر کی پیداوار تمام ہندوستان میں قابل لحاظ حد تک کم ہوگئی ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ اس معاملہ میں حیدرآباد ماقبی ہندوستان کے مقابلہ میں زیادہ خوش نصیب ہے ۔ حیدرآباد میں

دو هزار ٹن سے کچھ زائد شکر کی قلت ہے - لیکن تمام هندوستان میں اس کی مقدار ایک لاکھ ٹن سے زیادہ ہے - اسی لئے حکومت هند موجودہ کمی کو پورا کرنے کےلئے حیدرآباد کی امداد کرنے سے قاصر ہے - حقیقت یہ ہے کہ تمام هندوستان میں شکر کی قلت کی وجہ سے ارباب مقتدر صوبوں اور ریاستوں کے لئے مخصص کردہ مقداروں میں نمایاں تخفیف کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں - بہر حال حکومت هند کے رکن اغذیہ کو صورت حال سے مطلع کیا گیا ہے اور انہوں نے همدردانہ توجہ کا وعدہ فرمایا ہے -

اس دوران میں حکومت سرکارعالی صورت حال کو بہتر بنانے کےلئے متعدد تدابیر اختیار کررهی ہے - گڑ کی بڑی مقدار یں درآمد کرنے اور اس سے ''درگاہ کی سکر،، تیار کرنے کے طریقہ کو پھر سے رائج کرنے کےلئے انتظامات کئے جا رہے ہیں - اس کے علاوہ ہوٹلوں چائے خانوں مٹھائی کی دوکانوں اور شکر سے دوسری اشیاء بنانے والے اداروں کودی جانے والی سفید شکر کی مقداروں میں تخفیف کرنے اور اس کی بجائے جزوی طور پر لال شکر دینے کا تصفیہ کیا گیا ہے۔ حکومت نے تلنگانہ کے علاقوں کے لئے مقرر کردہ مقداروں میں (۴۰) فیصد اور مرہٹواڑی اور کرناٹک کے علاقوں کے لئے مقرر کردہ مقداروں میں (۲۰) فیصد تخفیف کا بھی حکم دیا ہے -

ان تدابیر کے اختیار کرنے سے موجودہ ذخائر سے اکٹوبر کے وسط تک کام چلایا جا سکے گا - توقع کی جاتی ہے کہ اکٹوبر کے وسط میں کارخانہ شکرسازی بودھن سے شکر کی کافی مقدار یں دستیاب ہوسکیں گی -

---

امن و ترقی کا دور

بارگاہ ہمایونی میں ہدیہ عقیدت

اتحاد کا اثر آفریں مظاہرہ

اعلی حضرت خسرو دکن و برار کی تخت نشینی کا ۳۴ واں سالانہ جشن منانے کیلئے صدر انجمن پیشوایان مذاھب کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا ۔ ہز اکسلنسی نواب سرسعیدالملک بہادر صدراعظم باب حکومت سرکارعالی نے جلسہ کی صدارت فرمائی ۔ آپ نے بندگان اقدس کی دانشمندانہ رہنمائی میں حیدرآباد کی بے نظیر ترقی کا تذکرہ فرمایا اور اپنی تقریر کے بڑے حصہ میں کسی قوم کے حالات کے لحاظ سے موزوں ترین طریقۂ حکومت پر بحث کی ۔ ہز اکسلنسی نے اچھی حکومت کے بعض مسلمہ اصول کی روشنی میں موجودہ نظام حکومت کے تحت اس مملکت ابد مدت کے کارناموں کاجائزہ لیا ۔ آپ نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ ایک خاص قسم کا نظام حکومت چاہے وہ کتنا ہی قابل تعریف ہو لازمی طور پر سب کے لئے قابل قبول نہیں ہوسکتا اور نہ تمام ممالک اور اقوام کی ضروریات کو پورا کرسکتا ہے ۔

جلسہ میں ہز ہائنس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ کے ایک خصوصی پیام کو پڑھکر سنایا گیا اور ایک قرار داد عقیدت منظور کی گئی جس میں تخت و تاج شاہانہ کے ساتھ غیر متزلزل وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا ۔ مختلف مکاتب خیال کی نمایندگی کرنے والے تقریباً ایک درجن مقررین نے جلسہ کو مخاطب کیا ۔

امن و عافیت کا سرچشمہ راجہ دھرم کرن بہادر وظیفہ یاب صدر المہام طبابت نےخطبہ استقبالیہ پڑھتے ہوئے فرمایا کہ رعایا کی خوشحالی اور فلاح ذات شاہانہ کی ہمیشہ مرکوز خاطر رہی ہے ۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمام تاجداران دولت آصفیہ کو بلا امتیاز مذھب و ملت اپنی رعایا کی عقیدت مندی حاصل رہی ہے ۔ رعایا اپنے بادشاہ کو تدبیر و اصلاح اور امن و عافیت کا سرچشمہ تصور کرتی رہی ہے ۔ راجہ صاحب نے فرمایا :—

” در حقیقت ذات شاہانہ ایک ایسی گرہ ہے جس کی گرفت میں ممالک محروسہ کی عموعی زندگی کا شیرازہ بلا امتیاز مذہب و ملت ہمیشہ مجتمع رہا ہے ۔ حیدرآباد اپنی مخصوص روایات اور اپنے خاص تاریخی حالات کے ساتھ اس بر اعظم میں اپنا ایک نمایاں مقام رکھتا ہے “

خطبۂ صدارت

ہزاکسلنسی نے فرمایا :— ” قبل اس کے کہ میں حضرت اقدس و اعلی کے مبارک و مسعود عہد حکومت

ہزاکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر اعلیٰ حضرت شہر یار دکن و برار کے جشن تخت نشینی کی صدارت فرمانے کے لئے ٹاؤن ہال باغ عامہ تشریف لا رہے ہیں۔

کی ترقیات کا ذکر کروں نظام حکومت کے بارے میں چند امور کی وضاحت کردینا ضروری سمجھتا ہوں ۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے متعلق بہت کچھ اختلاف ہے۔ یہ عجیب و غریب بات ہے کہ متعدد ملکوں میں قائدین نے یہ کہکر اپنے مسلک کو آگے بڑھایا کہ کسی ملک میں خود وہاں کے باشندوں کی حکومت ہونی چاہئے ۔ چنانچہ جرمنی میں ہٹلر اور اطالیہ میں مسولینی اس کے دعویدار تھے ۔ تاریخ روما کے صفحات کا سرسری مطالعہ بھی اس حقیقت کو منکشف کردیگا کہ اپنی فتوحات کو وسعت دینے میں اہل روما یہ کہتے تھے کہ ان کا خاص مقصد مفتوحہ علاقوں کے باشندوں کی خدمت ہے ۔ لیکن تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ انہوں نے غیر رومیوں کے ساتھ کس قدر ناروا سلوک کیا ۔

نظام حکومت

" یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ فی الحقیقت کس ملک کے لئے کون سا طرز حکومت ہونا چاہئے ۔ اس سوال کا اطمینان بخش جواب دینا مشکل ہے ۔ ہر ملک کا طرز حکومت دوسرے ملک کے طرز حکومت سے مختلف ہوتا ہے ۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ چونکہ کس ملک کا طرز حکومت دوسرے ملک کے طرز حکومت سے جدا ہے اسلئے وہ نامناسب اور غیر موزوں ہے ۔ ہزاکسلنسی نے برطانیہ عظمی

ممالک متحدہ امریکہ اور روس کے دساتیر پر تقابلی روشنی ڈالی اور فرمایا کہ بہترین طرز حکومت وہ ہے جو کسی ملک کے حالات و روایات کے مطابق ہو ،،

جارج برناڈ شاعمومیت کا مذاق اڑاتا ھے

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے ہزاکسلنسی نےفرمایا :- برناڈ شا نے ” حکومت بذریعہ عوام ،، کے اصول کا بہت کچھ مضحکہ اڑایا ھے - اگر برطانیہ عظمی کے حالیہ انتخابات کے نتائج کا تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ جملہ (۲۴۳۳) کڑوڑ ووٹ دئےگئے جن میں سے مزدور جماعت امیدواروں کو (۱۱۰۵) کڑوڑ ووٹ حاصل ہوئے اور دوسری جماعتوں کے امیدواروں کو (۱۳۳۸) کڑوڑ ووٹ ملے- اس طرح اگر چہ دوسری جماعتوں کے حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد مزدور جماعت کے حاصل کردہ ووٹوں سے زیادہ ھے - پھر بھی آخرالذکر جماعت بر سر اقتدار آئی - اس سے ثابت ہوتا ھےکہ اگرچہ بعض اصول بظاہر اچھے ہوتے ھیں لیکن جب انہیں عمل کی کسوٹی پر کہا جاتا ھے تو وہ کھرے نہیں نکلتے -

ہز اکسلنسی مجلس استقبالیہ کے اراکین کے ساتھ

بنیادی اصول

'' اچھی حکومت کےلئے دو چیزیں ضروری ھیں - ایک یہ کہ حکومت ایسے لوگوں کے ھاتھ میں ھو جو اس ملک کے رہنے والے ھیں اور دوسرے یہ کہ حکومت کا ھر عمل عوام کی فلاح و بہبود کےلئے ھو - آئیے اب یہ دیکھیں کہ موجودہ تاجدار دکن کے عہد حکومت میں متذکرہ صدر اصولوں کی تکمیل ھوئی ھے یا نہیں ''۔

ہز ہائنس مہاراجہ صاحب کپور تھلہ کا پیام

''مجھے سنہ ۱۹۱۴ ع کے بعد سے ہز اکزالٹیڈ ھائنس دی نظام کی دوستی کا شرف حاصل رھا ھے اور میں جانتا ھوں کہ وہ اپنی رعایا کے سچے بہی خواہ ھیں - ہز اکزالٹیڈ ھائنس کی توجہ عالی ھی سے ان کی ضروریات و عزائم کی تکمیل ھوئی ھے اور وہ ان کی ترقی کو ھمیشہ اپنی زندگی کا مقصد اولیں سمجھتے رھے ھیں - ''
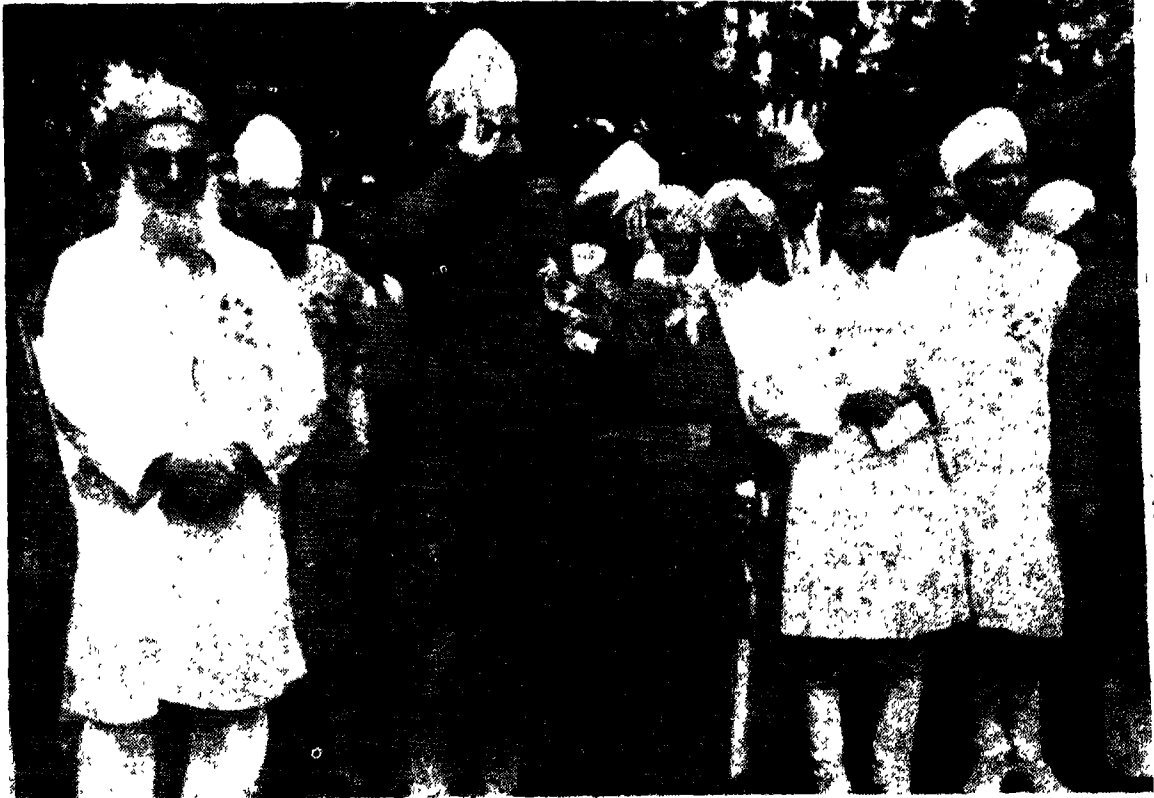
ہز اکسلنسی پرچم آصفی کے لہرائے جانے کی رسم کے موقع پر ہوائی اسکاؤٹس کی سلامی لے رھے ھیں

کسوٹی

جہان تک پہلے اصول کا تعلق ہے ہزاکسلنسی نے بتایا کہ ریاست کے قومی تعمیر کے تمام محکمے حیدرآبادیوں ہی کے ہاتھ میں ہیں جنھیں عوام کی خوشحالی سے گہری دلچسپی ہے - دوسرے اصول کے بارے میں ہزاکسلنسی نے فرمایا کہ پچھلے ۳۰ سال میں جو ترقیات ہوئی ہیں وہ معمولی نہیں ہیں - اس سلسلہ میں نواب صاحب نے حضرت بندگان اقدس کی تخت نشینی کے وقت قومی تعمیر کے محکموں پر صرف کی جانے والی رقوم کا موجودہ مصارف سے مقابلہ کیا - ہزاکسلنسی نے بتایا کہ سنہ ۱۹۱۱ع میں ۹,۶۹ لاکھ روپے یعنی مجموعی آمدنی کا صرف ۱,۱۲ فی صد حصہ تعلیمات پر خرچ ہوتا تھا - اس کے برخلاف اس مد کے تحت اب (۱,۳۰,۰۰,۰۰۰) لاکھ روپیہ یعنی مجموعی آمدنی کا ۱۰,۶ فی صد حصہ صرف کیا جاتا ہے - طبی سہولتوں ، صحت عامہ ، آبپاشی ، زراعت ، مقامی حکومت ، رسل رسائل ، صنعت و حرفت ، دستکاری وغیرہ کے تقابلی اعداد پیش کرنے کے بعد ہزاکسلنسی نے بتایا کہ سابق میں حکومت ان محکمہ جات پر (۳) کروڑ (۸۳) لاکھ روپیہ صرف کرتی تھی لیکن اب موازنہ میں ان کے لئے (۵) کروڑ (۴۳) لاکھ روپیہ کی گنجائش رکھی گئی ہے - ہزاکسلنسی نے اس امر کا انکشاف فرمایا کہ حکومت اگلے موازنہ میں قومی تعمیر کے محکموں کے لئے زیادہ رقمیں منظور کر رہی ہے -

موجودہ حالات کو سدھارنے کی کوشش

حکومت کے فرائض اور ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے ہزاکسلنسی نے فرمایا - ” میرا تو یہ ایمان ہے کہ مملکت حیدرآباد میں جب تک ایک شخص بھی ناخواندہ یا بھوکا ہے اس کی ذمہ داری حکومت کے کندھوں پر عاید ہو گی کیونکہ حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ملک کے ہر فرد کی خوشحالی کا انتظام کرے - میں آپ کو یقین دلاسکتا ہوں حکومت اس مقصد کی تکمیل کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریگی ،، - ہزاکسلنسی نے فرمایا کہ اچھی سے اچھی حکومت بھی اعتراضات سے محفوظ نہیں رہ سکتی - لیکن پچھلے (۳۰) سال میں حکومت سرکارعالی نے جو اقدام کئے ہیں وہ یقیناً صحیح سمت میں ہیں -

اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے نواب صاحب نے شاہ ذیجاہ کے کردار کی نمایاں خصوصیات کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ حضور پرنور نے اپنی زندگی کو رعایا کی فلاح و بہبود کے لئے وقف فرمادیا ہے -

جلسہ میں بسب ایس - کے منڈل کی پیش کردہ قرارداد عقیدت متفقہ طور پر منظور کی گئی جس میں فرقہ واری ہم آہنگی اور ریاست میں بسنے والے مختلف مذاہب کے پیروؤں کے درمیان جذبہ رواداری پر اظہار اطمینان کیا گیا تھا - قرارداد میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ عہد عثمانی میں تمام رعایا کو کامل مذھبی آزادی حاصل ہے ، زندگی کے تمام شعبوں میں بےنظیر ترقی ہوئی ہے اور تمام فرقوں کے درمیان خیرسگالی کا جذبہ پایا جاتا ہے -

۳۴ سالہ عہد حکومت

بعض نمایاں واقعات

۱۰ - مہر سنہ ۱۳۵۴ ف (۱۶ - اگست سنہ ۱۹۴۵ ع) کو اعلیحضرت خسرو دکن و برار کے مبارک عہد حکومت کے ۳۴ سال پورے ہوئے۔ یقین کے ساتھ یہ پیش گوئی کی جاسکتی ہے کہ دور عثمانی کو تاریخ میں ''عہد زرین،، سے یاد کیا جائے گا - ہم یہاں اس دور کے شاندار کارناموں پر کوئی تفصیلی تبصرہ کرنا نہیں چاہتے - البتہ ذیل میں ان نمایاں ترقیات کا ایک اجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے جو اس عہد میں حیدرآباد کو نصیب ہوئیں -

انتظامی

سنہ ۱۹۱۹ ع - باب حکومت کا قیام -

سنہ ۱۹۲۱ ع - عدلیہ کی عاملہ سے علحدگی -

سنہ ۱۹۲۶ ع - عدالت عالیہ کو ایک منشور عطا فرمایا گیا -

سنہ ۱۹۳۳ ع - جیوری کے طریقہ کا نفاذ -

سنہ ۱۹۴۵ ع - مجلس مال کی تشکیل -

دستوری

سنہ ۱۹۳۴ ع - ممالک محروسہ کے تمام اضلاع میں غیر سرکاری اکثریت والی مجالس تعلقہ و مجالس ضلع کا قیام -

سنہ ۱۹۳۴ ع - شہر حیدرآباد میں غیر سرکاری اکثریت والی مجلس بلدیہ کا قیام -

سنہ ۱۹۳۶ ع - جدید معاہدہ برار -

سنہ ۱۹۳۹ ع - دستوری اصلاحات کا اعلان - یہ اصلاحات ایک ایسی کمیٹی کی سفارشات پر مبنی ہیں جس میں غیر سرکاری اراکین کی اکثریت تھی اور بعض صورتوں میں تو کمیٹی کی سفارشات سے بھی زیادہ اصلاحات عطا کی گئیں -

سنہ ۱۹۴۲ ع - ضلع واری کانفرنسوں کا انعقاد - ان کانفرنسوں کا مقصد مقامی ضروریات کی تکمیل میں سہولت بہم پہونچانا ہے -

سنہ ۱۹۴۳ ع - آئینی مشاورتی مجالس برائے مالیات، امور مذھبی، صحت عامہ، تعلیمات، زرعی ترقی، صنعتی ترقی، مسلم اور ہندو اوقاف اور عمال کا قیام -

سنہ ۱۹۴۳ ع - مکمل مجموعہ قوانین کا نفاذ - یہ مندرجہ ذیل آئین پر، جن کا دستوری اصلاحات کے اعلان میں ذکر کیا گیا تھا مشتمل ہے - انکا تعلق ان مقامی مجالس کے اختیارات (عاملہ، مالیات اور حفظان صحت) سے ہے جو منتخب شدہ غیر سرکاری اراکین کی اکثریت سے قایم کی جانے والی ھیں :-

۱ - آئین مجالس ضلع -

۲ - آئین مجالس بلدیہ و قصبہ -
۳ - آئین اختیارات حفظان صحت -

مالیات

سنہ ۱۹۱۱ع - میں ۴۱۳٫۵۰ لاکھ روپیہ آمدنی تھی۔ جو سنہ ۱۹۴۵ع میں ۱۶۴۴٫۰۰ لاکھ روپیہ ہوگئی۔
سنہ ۱۹۴۲ع - اسٹیٹ بنک کا قیام -
سنہ ۱۹۴۳ع - صرافہ کا قیام -
سنہ ۱۹۴۴ع - ''پوسٹل کیش سرٹیفیکٹ سسٹم'' کا نفاذ۔
سنہ ۱۹۴۴ع - محکمہ تنقیح و حسابات کی تنظیم جدید۔
سنہ ۱۹۱۱ع - میں قومی تعمیری امور پر جو رقم صرف ہوئی تھی وہ آمدنی کا ۱۸٫۳ فی صد تھی لیکن سنہ ۱۹۴۵ع میں یہ ۳۸ فی صد ہوگئی۔

تعلیمات

سنہ ۱۹۱۱ع - میں تعلیم کے مصارف ۹٫۶۹ لاکھ روپیہ تھے جو سنہ ۱۹۴۵ع میں ۱۴۵٫۸۷ لاکھ روپیہ ہوگئے -
سنہ ۱۹۱۸ع - جامعہ عثمانیہ کا قیام - اس جامعہ میں ہندوستان کی مشترکہ زبان اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دیا گیا -
سنہ ۱۹۲۲ع - ممالک محروسہ میں ابتدائی تعلیم مفت دیجانے لگی -
سنہ ۱۹۳۶ع - مجلس تعلیم ثانوی کا قیام -
سنہ ۱۹۳۷ع - فنی اور پیشہ واری تعلیم کے محکمہ کا قیام -
سنہ - ۱۹۳۹ع - تعلیم کی وسعت کے لئے پانچ سالہ لائحہ عمل کی منظوری -
سنہ ۱۹۴۲ع - پست اقوام کے بچوں کی تعلیم کے لئے خصوصی سہولتوں کی فراہمی -

زراعت اور کاشتکاروں کی امداد

ممالک محروسہ کے تمام حصوں میں تجرباتی مزرعوں کا قیام -

سنہ ۱۹۲۲ع - سرمایہ محفوظ برائے قحط کا قیام۔ حکومت اس سرمایہ میں ہر سال ۱۰ لاکھ روپیہ دیتی ہے -
سنہ ۱۹۲۷ع - بیگار کے طریقے کی منسوخی -
سنہ ۱۹۳۰ع - غیر محصورہ جنگلات میں مویشی چرانے کے محصول کی منسوخی -
سنہ ۱۹۳۵ع - دستور العمل بھگیلا کا نفاذ - اس قانون کا مقصد جبری محنت کو مسدود کرنا ہے
سنہ ۱۹۳۸ع - ۱ - دستور العمل انتقال اراضی
۲ - دستور العمل ساہوکاران - اور -
۳ - دستور العمل مصالحت قرضہ کا نفاذ۔
سنہ ۱۹۴۱ع - قانون گروی بینک کی منظوری -
سنہ ۱۹۴۵ع - انجمن ہائے ترقیات تعلقہ و دیہی کا قیام

آبپاشی

تالابوں کے علاوہ جن کی تعمیر اور مرمت پر ۳۰٫۷ لاکھ کروڑ روپے صرف ہوئے - ۶٫۳۸ کروڑ روپے کے مصارف سے آبپاشی کی چھوٹی اور بڑی متعدد اسکیمیں مکمل کی گئیں جن میں نظام ساگر پراجکٹ ، پالیر پراجکٹ ، ویرا پراجکٹ ، محبوب نگر پراجکٹ فتح نگر پراجکٹ، اور ڈنڈی پراجکٹ خاص طور پر قابل ذکر ہیں - ان انتظامات کے باعث ۳۷۵۰۰۰ ایکڑ اراضی کے لئے آبپاشی کی سہولت فراہم ہوگئی -

سنہ ۱۹۴۴ع - دریائے تنگبھدرا کے پانی کی جزوی تقسیم کے لئے حکومت مدراس اور حکومت حیدرآباد کے درمیان سمجھوتہ - یہ پراجکٹ ، جس سے ریاست کی (۵۰) لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہوسکیں گی ، آبپاشی اور برقابی کی ایک مشترکہ اسکیم ہے۔ اس پر حکومت حیدرآباد (۲۰) کروڑ روپیہ صرف کرے گی -

صنعت و حرفت

سنہ ۱۹۱۷ع - صنعتی تجربہ خانہ کا قیام -
سنہ ۱۹۲۸ع - ایک کروڑ روپے کے ابتدائی سرمایہ سے '' انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ '' کے قیام کی منظوری -

سنہ ۱۹۲۹ع - گھریلو صنعتوں کے سعبہ کا قیام -
سنہ ۱۹۳۲ع - صنعتی و حکمیاتی تحقیقاتی مجلس کا قیام -
سنہ ۱۹۳۳ع - صنعتی تحققات کے مرکزی تجربہ خانہ کا قیام -
سنہ ۱۹۴۴ع - حکومت حیدرآباد نے حیدرآباد کمپنی سے سنگارینی کالریز کمپنی کے حصص خریدے -
اعلی حضرت بندگان عالی کے عہد حکومت میں مختلف صنعتیں قایم ہوئیں جن میں پارچہ ، سسشہ، سکر ، کاغذ ، الکوحل ، لوہا ، فولاد ، نشاستہ ، کیمیاوی اشیاء ، مٹی کے ظروف ، سیمنٹ ، کان کنی ، تیل ، تمباکو ، دیا سلائی ، چرم سازی اور رنگ و روغن سے متعلق صنعتیں زیادہ اہم ہیں۔ ممالک محروسہ میں کار خانوں کی مجموعی تعداد (۶۵۰) ہے -

متفرق

سنہ ۱۹۳۲ع - مجلس تخفیف مصارف کا قیام -
سنہ ۱۹۳۳ع - انسداد رسوت ستانی کی مہم کا آغاز -
سنہ ۱۹۴۴ع - مشاورتی مجلس آثار قدیمہ کا قیام -

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۸ف (۳۹-۱۹۳۸ع) ..	۳-۰-۰
" " " ۱۳۴۹ف (۴۰-۱۹۳۹ع) ..	۳-۰-۰
جامعہ عثمانیہ مؤلفہ مسز ای ۔ ڈی ۔ پہلین	۱-۰-۰
حیدرآباد میں دیہی تنظیم	۱-۸-۰
کوائف حیدرآباد	۰-۸-۰
منتخب پریس نوٹ اور اعلامیئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی	۱-۸-۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی	۳-۸-۰

(اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں)

موازنہ ریلوے بابتہ سنہ ۴۶-۱۹۴۵ ع

شعبہ جات حمل و نقل کے کام میں اضافہ

حیدرآباد میں دو منزلہ بسوں کا استعمال

'' جنگی کام کی تکمیل کی گئی ،، — ان الفاظ سے ریلوے بورڈ سرکارعالی کے پیش کردہ تخمینہ جات موازنہ ریلوے سرکارعالی بابتہ سنہ ۴۶ - ۱۹۴۵ ع کی نمایاں خصوصیت پر روشنی پڑتی ہے - ان تخمینہ جات کی رو سے سنہ ۴۵ - ۱۹۴۴ ع کے حقیقی اعداد کے مقابلہ میں ریلوے کی خام آمدنی میں ۲۶ لاکھ روپیہ کی فاضل رقم کا اظہار ہوتا ہے -

آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر منصرم صدر المہام فنانس نے ایک صحافتی کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے موازنہ کے تخمینہ جات کو اشاعت کے لئے دیا - انہوں نے اس اس بات کی وضاحت فرمائی کہ عوام اس کی توقع نہیں رکھ سکتے کہ یکایک سفر کی ایسی سہولتیں مہیا ہو جائیں گی جیسی کہ جنگ سے پہلے موجود تھیں - اس طرح نواب صاحب نے مسافروں کو پہلے ہی آگاہ کر دیا کہ وہ ناگزیر طور پر جنگی حالات کی وجہ سے پیدا شدہ سختیوں میں کسی کمی کی توقع نہ کریں - انہوں نے تنبیہ کی کہ نگرانی سے متعلق متعدد احکام نافذ رہیں گے - نواب صاحب نے جنگ کے بعد کے زمانہ میں نئی ریلوے لائنوں کی تعمیر اور موجودہ ریلوے لائینوں کی توسیع سے متعلق منصوبوں پر روشنی ڈالی اور اس امر کا انکشاف کیا کہ '' ہم نے اپنے منصوبے مرتب کرنے میں تساہل نہیں برتا - ہم نے تقریباً (۵۰۰) میل کی نئی ریلوے لائن تعمیر کرنے کے امکانات کی چھان بین کی اور بعض ریلوے لائینوں کے سروے کا کام شروع ہوچکا ہے - ہم نے اتنا سامان حاصل کرنے کا انتظام کرلیا ہے جو اگلے سال تک مدکھیڑ - عادل آباد ریلوے کے ایک حصہ کی تکمیل کے لئے کافی ہے - پبلک سرویسوں کی اصلاح کے منصوبے ہمارے پیش نظر رہے ہیں اور خاص طور پر آمد و رفت کے بہتر اور زیادہ سہولت بخش ذریعوں کا انتظام کرنا مقصود ہے -،،

جنگ کے چھ سالوں میں ریلوے کے نظم و نسق کو جن دشواریوں سے دو چار ہونا پڑا ان میں سے ایک دشواری آمد و رفت میں غیرمعمولی اضافہ تھا - پچھلے سال این - ایس ریلوے کے ذریعہ جن مسافروں نے سفر کیا ان کی تعداد ایک کروڑ (۷۰) لاکھ یعنی جنگ سے پہلے کے اعداد سے تقریباً دوگنی زیادہ تھی - اسی طرح بسوں کے ذریعہ سفر کرنے والے مسافروں کی تعداد سنہ ۴۴ - ۱۹۴۳ع میں ایک کروڑ (۷۰) لاکھ تھی - لیکن سنہ ۴۵ - ۱۹۴۴ع میں یہ تعداد ایک کروڑ (۹۰) لاکھ ہوگئی - سامان کی حمل و نقل میں جنگ سے پہلے کے اعداد کے مقابلہ میں تقریباً (۴۰) فی صد کا اضافہ ہوا -

محکمہ ریلوے کو اجناس خوردنی کی منتقلی کے لئے تقریباً ڈیڑھ سو مال گاڑیوں کا بھی انتظام کرنا پڑا -

کیفیت موازنہ کے بیس لفظ میں وضاحت کی گئی ہے کہ حمل و نقل کے شعبوں نے مشکل حالات میں کام جاری رکھا - کوئلہ کی رسد تمام ہندوستان میں تشویش کا باعث بنی رہی اور واقعہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے ریل گاڑیوں کا میلانہ محدود ہوگیا ہے - ایک طرف محکمہ کو ریل کے سامان ، فاضل پرزوں اور ذخائر کی کمی کا سامنا کرنا پڑا اور دوسری طرف زیادہ گنجائش اور بہتر سہولتوں کے لئے مسلح فوجوں اور عوام کے بڑھے ہوئے مطالبوں کی تکمیل ضروری تھی - ان حالات کے تحت محکمہ ریلوے اپنی حمل و نقل کی صلاحیت میں صرف ایک طریقہ سے اضافہ کرسکتا تھا - اور وہ یہ کہ ریل گاڑیوں کے طریقہ استعمال کو بہتر بنایا جائے اور کوئلہ کے صرفہ میں تخفیف کی جائے - اس سلسلہ میں جو جدوجہد کی گئی اس میں قابل لحاظ کامیابی ہوئی -

غلہ کی منتقلی

محکمہ ریلوے تمام ضروری حمل و نقل کا کام جس میں فوجی حمل و نقل غلہ پارچہ لکڑی لوہا اور فولاد وغیرہ شامل ہے انجام دے رہا ہے - شارعی حمل و نقل کے شعبہ کی مدد سے یہ ملک کے اندرونی علاقوں سے اجناس خوردنی حاصل کرتا ہے اور حکومت کے منظورہ پروگرام کے مطابق انہیں تقسیم کرتا ہے - فی الحال یہ کام ڈیڑھ سو لاریوں کے ذریعہ جو علحدہ علحدہ دستوں میں منقسم ہیں انجام پارہا ہے -

بعد جنگ منصوبے

بعد جنگ ترقی کے منصوبوں میں تقریباً (۵) سو میل کی ریلوے لائنوں کی تعمیر (جن میں سے ۳۰۰ میل کی ریلوے کے سروے کا کام اس سال شروع کیا جانے والا ہے) بسوں کی تعداد میں دوگنا اضافہ ، حمل و نقل کی سہولتوں میں توسیع اور مزدوروں کے حالات کی اصلاح سے متعلق تجاویز شامل ہیں - نئے بسوں کی فرمائشیں کی جاچکی ہے - ان میں (۱۳۰) جدید ڈیزل انجن کے بس شامل ہیں جن میں سے بلدہ حیدرآباد اور مضافات کے لئے (۳۰) دو منزلہ بس ہونگے - امید کی جاتی ہے کہ ان میں سے چند بس ایک سال کے اندر اندر استعمال ہونے لگیں گے -

پس منظر

یہ ہے وہ پس منظر جس کا عمومی اثر موازنہ بابتہ سنہ ۴۶ - ۱۹۴۵ع کے اعداد پر پڑا ہے - ذخائر کی قیمتوں میں اضافہ عملہ کے لئے گرانی الاؤنس کی زیادہ شرحوں اور سستے داموں پر اجناس خوردنی کی فراہمی کے باعث مصارف انتظام بڑھ گئے ہیں - مندرجہ ذیل تختہ میں جنگ سے پہلے کے اعداد کا سنہ ۴۱ - ۱۹۴۰ع تا سنہ ۴۶ - ۱۹۴۵ع کے زمانہ جنگ کے اعداد سے مقابلہ کیا گیا ہے :-

سنین	خام آمدنی	مصارف تنظیم		خالص آمدنی	خالص آمدنی کی تقسیم	
		معمولی مصارف	مطالبات فرسودگی		حکومت کو ادائی	ریلوے کے سرمایه محفوظ کے لئے ادائی
			(کالدار روپے لاکھوں میں)			
۳۵تا۳۶ع	۲۱۳,۱۵	۱۰۸,۰۷	۱۷,۷۱	۸۸,۳۷	۸۸,۳۷	۰۰
۳۶تا۳۷ع	۲۳۹,۰۹	۱۰۳,۶۱	۲۱,۹۶	۱۱۲,۵۲	۱۰۷,۰۰	۵,۵۲
۳۷تا۳۸ع	۲۶۱,۱۷	۱۱۲,۹۱	۲۴,۴۳	۱۲۳,۸۳	۱۰۷,۰۰	۱۶,۸۳
۳۸تا۳۹ع	۲۵۷,۹۲	۱۱۷,۲۲	۲۵,۳۷	۱۱۵,۳۳	۱۱۵,۰۰	۰,۳۳
۳۹تا۴۰ع	۲۶۹,۰۶	۱۲۱,۸۶	۲۴,۱۶	۱۲۳,۰۴	۱۱۵,۰۰	۸,۰۴
۴۰تا۴۱ع	۲۹۵,۰۳	۱۲۶,۰۴	۲۶,۹۴	۱۴۲,۰۵	۱۱۵,۰۰	۲۷,۰۵
۴۱تا۴۲ع	۳۳۸,۰۱	۱۴۰,۱۵	۳۱,۰۴	۱۷۶,۸۲	(ب) ۱۵۲,۸۶	۲۳,۹۶
۴۲تا۴۳ع	۴۲۶,۰۱	۱۶۱,۳۳	۳۷,۹۷	۲۲۶,۷۱	(ب) ۱۹۳,۲۰	۳۳,۵۱
۴۳تا۴۴ع	۴۹۶,۸۵	۱۹۱,۵۷	۳۹,۳۲	۲۶۵,۹۶	(ب) ۲۲۷,۹۳	۳۸,۰۳
۴۴تا۴۵ع	۵۶۴,۱۰	۲۶۹,۱۴	۵۳,۱۹	۲۴۱,۷۷	(ب) ۲۴۱,۲۸	۴۰,۴۹
۴۵تا۴۶ع (اندازۂ موازنه)	۵۸۹,۵۲	۳۴۰,۰۸	۵۸,۱۶	۲۹۱,۲۸	(ج) ۱۸۶,۷۱	۱۰۴,۵۷

(الف) ان اعداد میں تعمیر کے دوران میں سرمایه پر دئے ہوئے سود کی منہائی شامل ہے ۔

(ب) ان اعداد میں سنه ۴۲ - ۱۹۴۱ع کی بابت ۲۵ لاکھ سنه ۴۳-۱۹۴۲ع کی بابت ۴۰ لاکھ سنه ۴۴-۱۹۴۳ع کی بابت ۵۵ لاکھ اور سنه ۴۵ - ۱۹۴۴ع کی بابت ۴۰ لاکھ روپے کی وہ خصوصی رقمیں شامل ہیں جو جنگ کی وجه سے بڑھے ہوئے مصارف کی پابجائی کےلئے حکومت کو ادا کی گئیں ۔

(ج) ان اعداد سے ریلوے کے مد محفوظ کےلئے خصوصی امداد خارج ہے جس کا تخمینه سنه ۴۶ - ۱۹۴۵ع کے حقیقی مالی اندازوں کے ساتھ مشخص کیا جائے گا ۔

حمل و نقل کی سروسیں ۔ ریلوے ، شارعی اورفضائی

خام آمدنی ۔ سنه ۴۶-۱۹۴۵ع میں حمل و نقل کی سرویسوں کی خام آمدنی کا تخمینه ۵۸۸ لاکھ روپیه ہے ۔ اس کے مقابله میں سنه ۴۵ - ۱۹۴۴ع کے حقیقی اعداد ۵۶۲ لاکھ روپیه اور سنه ۳۹ - ۱۹۳۸ع کے حقیقی اعداد ۲۵۸ لاکھ روپیه تھے ۔ سنه ۳۹ - ۱۹۳۸ع کی آمدنی کے مقابله میں ۳۳۰ لاکھ روپیه کا جو اضافه ہوا ہے وہ جنگ کے حالات سے پیدا شدہ زاید آمد و رفت کی وجه سے ہے ۔

مصارف انتظام

سنه ۴۶ - ۱۹۴۵ع کےلئے مصارف انتظام کا تخمینه ۲۹۸ لاکھ روپیه ہے ۔ یه مصارف سنه ۳۹ - ۱۹۳۸ع میں ۱۴۳ لاکھ روپیه اور سنه ۴۵ - ۱۹۴۴ع میں ۲۴۳ لاکھ روپیه تھے ۔ سابقه مصارف کے مقابله میں اس سال جو ۱۵۵ لاکھ روپیه کا اضافه ہوا ہے ۔ اس میں ملازمین ریلوے کےلئے گرانی الاونس کے بابت ۳ لاکھ روپیه ارزان نرخ پر اجناس خوردنی کی فروخت کی بابت ۱۲ لاکھ ..

روپیہ کے مصارف بھی شامل ھیں - اس کے علاوہ اسیاء کی گرانی ، اور ادنی ملازمین کے گریڈوں کی ترقی ، پر اویڈنٹ فنڈ کی رکنیت کی توسیع اور دوسری سہولتوں کی فراھمی کی وجہ سے بھی مصارف انتظام میں اضافہ ھوا ھے -

اندازہ کیا گیا ھے کہ بعد میں منظور کردہ گرانی الاونس کی شرح کی وجہ سے تقریباً ۲٫۷ لاکھ روپیہ کا صرفہ عاید ھوگا - فرسودہ سامان کی مرمت اور نئے سامان کی خریدی کے مصارف کی تخصیص کے لئے ھندوستان کی دوسری ریلوں کی طرح اس ریلوے میں بھی ایک نیا طریقہ اختیار کیا گیا ھے جس کے تحت ریل کے ڈبوں اور بسوں کی قیمتوں میں اصل قیمتوں کی بہ نسبت جو اضافہ ھوا ھے وہ آمدنی کی مد سے ادا کیا جاتا ھے - ان زاید اخراجات اور گرانی الاونس کی زاید شرح کی وجہ سے بھی مصارف انتظام کے تخمینہ میں اضافہ کا امکان ھے -

خالص آمدنی

تخمینہ کیا گیا ھے کہ سنہ ۴۶ - ۱۹۴۵ع میں اس شعبہ کی خالص آمدنی ۲۹۱ لاکھ روپیہ ھوگی - اس کے مقابلہ میں سنہ ۳۹ - ۱۹۳۸ع میں یہ آمدنی ۱۱۵ لاکھ روپیہ اور سنہ ۴۵ - ۱۹۴۴ع میں ۲۴۲ لاکھ روپیہ تھی -

خالص آمدنی کے اندازہ میں ان خصوصی اخراجات کو ملحوظ نہیں رکھا گیا ھے جو فرسودہ سامان کی مرمت اور نئے سامان کی خریدی کے نئے طریقہ تخصیص کے باعث عاید ھوئے ھیں - مندرجہ بالا تختہ میں ان اعداد کی تفصیل حکومت کے عام محاصل اور ریلوے کے سرمایہ محفوظ کے درمیان خالص آمدنی کی تقسیم کی صراحت کی گئی ھے -

تفصیل	سنہ ۳۸ - ۳۹ع قبل از جنگ	سنہ ۴۳ - ۴۴ع حقیقی اعداد	سنہ ۴۴ تا ۴۵ع حقیقی اعداد	سنہ ۴۵-۴۶ع تخمینہ موازنہ
	(کلدار روپے لاکھوں میں)			
خام آمدنی	۲۵۷٫۶۵	۴۹۵٫۱۸	۵۶۲٫۴۹	۵۸۷٫۸۰
مصارف انتظام	۱۴۳٫۵۹	۲۳۰٫۸۹	۳۲۲٫۴۳	۲۹۸٫۲۴
خالص آمدنی	۱۱۵٫۰۶	۲۶۴٫۲۹	۲۴۰٫۰۶	۲۸۹٫۵۶
تعمیر کے دوران میں سرمایہ پر جو سود دیا گیا	٫۲۷	۱٫۶۷	۱٫۷۱	۱٫۷۲
مجموعی خالص آمدنی	۱۱۵٫۳۳	۲۶۵٫۹۶	۲۴۱٫۷۷	۲۹۱٫۲۸
رقوم کی تقسیم کے مدات				
حکومت سرکارعالی کو ادائی				
۱ - سرمایہ پر سود	۷۵٫۵۲	۷۹٫۹۰	۸۰٫۷۹	۸۲٫۱۴
۲ - زاید آمدنی کا حصہ	۳۹٫۴۸	۹۳٫۰۳	۸۰٫۴۹	۱۰۴٫۵۷
جملہ	۱۱۵٫۰۰	۱۷۲٫۹۳	۱۶۱٫۲۸	۱۸۶٫۷۱
ریلوے کا مد محفوظ	۰٫۳۳	۹۳٫۰۳	۸۰٫۴۹	۱۰۴٫۵۷
مجموعی خالص آمدنی	۱۱۵٫۳۳	۲۶۵٫۹۶	۲۴۱٫۷۷	۲۹۱٫۲۸

حکومت کو خصوصی ادائیاں

بطور خاص طے شدہ اساس پر ریلوے بورڈ اور حکومت کے باھمی فیصلہ کے بموجب جنگ کے خاص حالات کے

پیش نظر اختتام جنگ تک حکومت کو سرمایہ محفوظ سے خصوصی رقومات دی جاتی رہیں - سنه ۱۹۴۲ع میں ۲۵ لاکھ روپیہ ، سنه ۱۹۴۳ع میں ۴۰ لاکھ روپیہ اور سنه ۱۹۴۴ع میں ۵۵ لاکھ روپیہ دئے گئے تھے اور اب یہ تجویز ہے کہ سنه ۱۹۴۵ع میں ۴۰ لاکھ روپیہ دئے جائیں اس طرح ریلوے کی جانب سے حکومت کو سنه ۱۳۵۴ف میں جملہ ۲۰۱،۲۸ لاکھ روپیہ کلدار ۲۳۴،۸۳ لاکھ روپیہ حالی) دئے جائیں گے -

مصارف قیام

سنه ۴۶ - ۱۹۴۵ع کے موازنہ میں مصارف قیام کے لئے ۴۵ لاکھ کی رقم مختص کی گئی ہے جس میں سے ۳۵ لاکھ روپیہ ریلوے رولنگ اسٹاک اور ۱۳ لاکھ روپیہ "اسٹرکچرل انجنیرنگ ورکس" کے لئے مختص ہیں -

مصارف بمد مطالبات فرسودگی

سنه ۴۶-۱۹۴۵ع کے موازنہ میں اس مد کے تحت (۲۷) لاکھ روپیہ کی جو رقم مختص کی گئی ہے اس میں سے (۱۸) لاکھ روپیہ ریل کے ڈبوں اور واگنوں کی درستی اورخریدی اور (۵) لاکھ روپیہ انجنیری کے سامان اور خاص کر پٹریوں کی درستی پر صرف کئے جایں گے - سنه ۴۶ - ۱۹۴۵ع کے موازنہ مطالبات فرسودگی کے مرتب ہونے کے بعد سے ۵۶ نشستوں والے ۳۰ دو منزلہ بسوں اور ۳۴ نشستوں والے ۱۰۰ معمولی بسوں کی فرمائش کی گئی ہے - اندازہ کیا گیا ہے کہ ان کے مجموعی مصارف (۵۰) لاکھ روپیہ ہونگے - اس میں سے کچھ رقم سنه ۴۶ - ۱۹۴۵ع میں بسوں کے فراہم کئے جانے پر صرف کی جائے گی مگر ابھی فراھمی کی تاریخ غیر یقینی ہے -

سرمایہ محفوظ

۳۱ - مارچ سنه ۱۹۴۵ع تک اس سرمایہ میں (۱۹۶) لاکھ روپیہ تھے - اندازہ کیا گیا ہے کہ سنه ۴۶-۱۹۴۵ع میں اس سرمایہ میں مزید (۱۰۴،۵۷) لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوگا - اس رقم میں سے اگست سنه ۱۹۴۵ع میں حکومت کو ادا کئے جانے والے (۴۰) لاکھ روپیہ اور سنه ۴۶ - ۱۹۴۵ع میں عاید ہونے والے بعض مصارف منہا ہوں گے - چنانچہ اندازہ ہے کہ ۳۱ - مارچ سنه ۱۹۴۶ع کو اس سرمایہ میں ۲۱۱ لاکھ روپیہ کلدار باقی رہیں گے جو ۲۴۶ لاکھ روپے حالی کے مساوی ہوتے ہیں -

مطالبات فرسودگی

۳۱ - مارچ سنه ۱۹۴۵ع کو اس سرمایہ میں ۲۸۱،۴۷ لاکھ روپیہ تھے اندازہ ہے کہ سنه ۴۶ - ۱۹۴۵ع میں اس سرمایہ میں ۵۸،۱۶ لاکھ روپیہ شامل کئے جائیں گے - جس میں ۲۶،۶۶ لاکھ روپیہ پرانی اشیاء کی درستی اور نئی اشیاء کی فراھمی پر صرف ہونگے - اس طرح ۳۱ - مارچ سنه ۱۹۴۶ع کو اس سرمایہ میں ۳۱۲،۹۷ لاکھ روپیہ کلدار ہوں گے جو ۳۵۶،۱۳ لاکھ روپیہ حالی کے مساوی ہوتے ہیں -

فضائی راستوں کا شعبہ

فضائی راستوں کا شعبہ ، محکمہ ریلوے کے زیر نگرانی فضائی شعبہ کا ایک جزو ہے جو تمام ارضی سہولتوں کی فراھمی مثلاً طیران گاھوں فرودگاھوں اور ان سے متعلق عمارتوں کی تعمیر وغیرہ کا کام انجام دیتا ہے - حکومت کے احکامات کے بموجب اس کے حسابات الگ رکھے جاتے ہیں اور ریلوے ، شارعی اور فضائی نقل و حمل کی سرویسوں کے ساتھ شامل نہیں کئے جاتے - عمارتوں کے کرایہ اور ہوائی جہازوں کے اترنے اور ٹھیرنے کی فیس کی بابت سنه ۴۶ - ۱۹۴۵ع میں ۰،۴۵ لاکھ روپیہ آمدنی اور ۰،۴۲ لاکھ روپیہ مصارف کا تخمینہ کیا گیا ہے - اس طرح ۰،۰۳ لاکھ خالص آمدنی کی توقع ہے - اس کے بر عکس سنه ۴۵-۱۹۴۴ع میں ۰،۰۴ لاکھ روپیہ اور سنه ۳۹-۱۹۳۸ع میں ۰،۲۵ لاکھ روپیہ کا خسارہ ہوا تھا - سنه ۴۶-۱۹۴۵ع میں مصارف قیام کا تخمینہ ۰،۱۹ لاکھ روپیہ ہے -

حیدر آباد میں فتح جاپان کی تقاریب

غریب طلباء کے لئے خصوصی فنڈ کا قیام

غلہ اور پارچہ کی تقسیم

جنگ کے شاندار اختتام یعنی محوری ممالک پر اتحادی دول کی آخری فتح کی یاد میں حکومت سرکار عالی نے غیر مستطیع طلباء کو تعلیمی وظائف عطا کرنے کے لئے پانچ لاکھ روپے کے سرمایہ سے ایک خصوصی فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اس سلسلہ میں ایک ہسپتال کی تعمیر اور عورتوں کے لئے ایک صنعتی مرکز کے قیام کی بھی تجویز کی گئی ہے۔ فتح کی تقاریب کا انتظام ممالک محروسہ کے طول و عرض میں کیا گیا تھا۔

پروگرام مرتب کرنے کے لئے ایک خاص کمیٹی مقرر کی گئی تھی جس کے نواب معین نواز جنگ بہادر داعی تھے ۔ اس پروگرام کے مطابق حیدر آباد میں ایک لاکھ روپے اور اضلاع میں تین لاکھ روپے کے مصارف سے غریبوں میں پارچہ اور اجناس خوردنی تقسیم کئے گئے ۔ جنگی کام میں حصہ لینے والے سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب کو "تمغہ جات فتح" عطا کئے جانے والے ہیں ۔ فتح کی مسرت میں ہزہائنس شہزادہ برار سپہ سالار اعظم افواج باقاعدہ سرکار عالی نے ایک ضیافت اور ہز اکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت نے عصرانہ ترتیب دیا جس میں مہمانوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی ۔

نواب سعید الملک بہادر نے نشرگاہ حیدر آباد سے ایک تقریر نشر فرمائی جس میں ممدوح نے " متحدین ہندوستان اور افواج سرکار عالی کے جانباز شہدا اور مجاہدین کے زرین اور شاندار کارناموں " کے لئے پر جوش خراج تحسین ادا فرمایا ۔ ساتھ ہی فاتحین کو یاد دلایا کہ فتح نے ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کو بڑھادیا ہے۔ انہوں نے ایک ایسا نیا نظام عالم قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا جس سے "باہمی رقابت کشمکش اور بے اعتمادی" کا خاتمہ ہوجائے ۔

ہز اکسلنسی کی تقریر

"ابھی تین مہینے سے زیادہ نہیں ہوے کہ فتح یورپ کے موقع پر ۱۳ ۔ مئی کو میں نے اسی نشرگاہ سے اپنے محسوسات اور تاثرات کو اس دعا پر ختم کیا تھا کہ " وہ دن جلد آئے

کہ جاپان کی کامل شکست کی خبر امن عالم کی بشارت کا پیام جان فزا لائے اور ہم بھی دنیا کے دوسرے حصوں کی طرح حضرت حکیم السیاست کے زیر سایہ اس مملکت ابدمدت کی ہر جہتی ترقی کے منصوبوں کی تکمیل کی جانب پوری قوت کے ساتھ متوجہ ہوسکیں،، ۔ خدا کا شکر ہے کہ بارگاہ صمدیت میں وہ دعا مستجاب ہوئی اور آج اس جنگ عظم کے کامیاب اختتام پر اتحادیوں کی شاندار اور مکمل فتح کی بدولت دنیا ایک بار پھر اس امن اور عافیت سے ہمکنار ہوتی نظر آرہی ہے جس سے کہ محوری طاقتوں کی حرص و آز اور ملک گیری کی ہوس نے اسے چھ سال ہوے محروم کر دیا تھا ۔ بالاخر جاپان نے ہتیار ڈال دئے اور جنگ ختم ہوگئی ۔ الحمد اللہ ۔

شب تاریک را روز سعادت جانشیں آمد

''جسوقت یہ خبر کہ جرمنی کی طرح جاپان نے بھی بلا قید سرط ہتیار ڈال دے ہیں سب سے پہلی بار دنیا کے کانوں میں پہونچی ہوگی تو معاً خدا کی عظمت و جلال کا نقشہ اسکی آنکھوں میں پھر گیا ہوگا اور وہ بے اختیار پکار اٹھی ہوگی کہ ۔

قل اللهم مالک الملک توتی الملک من تشاء
و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء
وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئی قدیر

''اللہ اللہ کسقدر عبرت کا مقام ہے کہ جن قوموں کے ایک نعرہ انا ربکم الا علی نے دنیامیں تہلکہ ڈالکر انسانیت کو اس کے منصب اعلی سے گرادیا تھا وہ خود آج تباہی کے غار میں جان توڑتی نظر آرہی ہیں اور انکے حال زار پر نہ کوئی آنسو بہانے والا ہے اور نہ ان کی زبون حالی پر کوئی ہمدردی کرنے والا ۔

فاعتبر وا یا اولی الابصار

''غرور کا سرنیچا،،

''انسان اگر نظر غائر سے دیکھے تو ان مادی طاقتوں کی تباہی میں ایک بڑا راز مضمر ہے ۔ اس حقیقت کا ثبوت کہ خدا جسکو چاہے ملک دے اور جس سے چاہے ملک چھین لے اس سے زیادہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ محوری طاقتوں کو نہ صرف شکست ہوئی بلکہ بہ حیثیت ایک طاقت کے انہیں دنیا سے مٹادیا گیا ۔ سچ ہے دنیا میں فرد ہو یاجماعت قومیں ہوں یا سلطنتیں ملک کی حقدار صرف وہ ہیں جواعمال صالح کی مالک ہوں ۔ وہی حکومت کی حقدار ہیں اور وہی نیابت اور سیادت کی ۔ ان کو جانے دیجئے جن کا یہ ایمان ہے کہ ملکوں کا دینا اور واپس لینا خدائے برتر کے قبضہ قدرت میں ہے اس لئے کہ یہ حقیقت ان سے کبھی پوشیدہ نہیں رہی ۔ لیکن اس جنگ کی تباہ کاریوں کے ہولناک نتائج نے اس حقیقت کو اب ہر شخص پر اچھی طرح منکشف کر دیا ہے کہ ظلم اور تعدی اور رعونت و تکبر تعالی اکبر کی بارگاہ میں کبھی محمود اور پسندیدہ نہیں سمجھے گئے ۔ غرور کا سر انجام کار ہمیشہ نیچا رہا ہے وہ آج بھی نیچا ہے اور ابد الاباد تک نیچا رہیگا ۔ کاش دنیا اس حقیقت کو پہچانے اور اسکی روشنی میں پچھلے واقعات سے سبق حاصل کرے تاکہ ماضی کی تلخ کامیاں مستقبل کے لئے مشعل راہ کاکام دیں اور ہمکو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچاسکیں ۔

ذمہ داریوں میں اضافہ

'' اس فتح نے تمام اتحادی اقوام اور بالخصوص دول ثلاثہ یعنی برطانیہ عظمی ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور روس کے فرائض اور ذمہ داریوں کو اور بڑھا دیا ہے ۔ میں نے ۱۳ - مئی کو اپنی نشری تقریر میں فاتحین کی ذمہ داریوں کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا تھا ان کا اس موقع پر اعادہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا ۔ میں نے کہا تھا کہ

'' اس وقت فاتح اقوام پر ایک بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ دنیا میں ایسا نظام قائم کریں جو عقل و انصاف کے مطابق ہو اور جس میں افراد ہی کو نہیں بلکہ اقوام کو بھی جائز آزادی حاصل ہو ۔ انہیں ایسی سیاسی اور اقتصادی تجاویز بروے کار لانا ہونگی جن کو قومیں بطیب خاطر قبول بھی کرلیں اور جو قابل عمل بھی ہوں ۔ انہیں نہ صرف لوگوں کے دماغوں کو صحیح تعلیم سے آراستہ کرنا ہوگا بلکہ ان کے دلوں میں بھی وسعت نظر

پیدا کرنا ہوگی ۔ دماغوں کو صحیح تعلیم سے آراستہ کرنا
تو ہمارے مدبرین حکمائے نفسیات اور ماہرین تعلیم کا کام
ہے لیکن دلوں میں وسعت نظر پیدا کرنا جو بغیر روحانی
ارتقاء کے ممکن نہیں صرف ان لوگوں کا کام ہے جو صاحب
فہم و تدبر بھی ہوں اور اہل دل اور خدا ترس بھی۔
مذاہب کے بنیادی اصول اس بات میں ہماری رہبری کرتے
ہیں ۔ اب یہ کام ہمارے ماہرین تعلیم اور علمائے مذہب
کا ہے کہ وہ آنے والی نسلوں کے قلوب و دماغ کو حرص و
کبر اور اسی نوع کے دوسرے ادنی خصائل کا شکار ہونے
سے محفوظ رکھیں ‘‘ ۔

صحیح تعلیم و تربیت

’’ مجھے اسکی مسرت ہے کہ سان فرانسسکو میں ایک ایسے
دستور اور نظام کا خاکہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے کہ
جو آئندہ زیر دست قوموں کو زبردست اور طاقتور قوموں کے
ظلم و تعدی سے محفوظ رکھے لیکن وہ ابھی خاکہ ہی ہے
اس سے صرف اتنا ظاہر ہوتا ہے کہ اقوام عالم کے ذہن
میں یہ چیز کارفرما ہے کہ کوئی ایسی صورت پیدا کیجائے
جو ایک ایسا نظام عمل ترتیب دینے میں معاون ہو جو
بین الاقوامی رقابتوں اور کشمکش کو مٹا سکے ۔ گو وہ نظام
ابھی تشنہ تکمیل ہے لیکن یہ خیال کہ مدبرین عالم کے
ذہن اس ضرورت کے احساس سے غافل نہیں ، مستقبل کے
امن کی ضمانت اور دنیا کے لئے فال نیک ضرور ہے ۔ جسطرح
انسانی سوسائٹی میں افراد کے حقوق ، اختیارات اور فرائض
معین اور مقرر ہیں اسی طرح بین الاقوامی سوسائٹی میں بھی
اقوام کے حقوق اور فرائض کا تعین ضروری ہے ۔ اگر آج
بین الاقوامی حقوق کا لحاظ کرکے باہمی رقابت ، کشمکش
اور بے اعتمادی کا سدباب نہ کیا گیا تو پھر کچھ عرصہ بعد
ایک عظیم تر جنگ کا رونما ہونا ناممکن نہیں ۔ اس لئے میں
ایک بار پھر عرض کرونگا کہ اسکے لئے قوموں کی صحیح
تربیت اور تعلیم کی ضرورت ہے ۔ ہم جس طرح ایک انسان
کے لئے جھوٹ بولنا ، چوری کرنا ، دغا بازی کرنا فریب
دینا جرم سمجھتے ہیں اسی طرح اگر بین الاقوامی دنیا میں
بھی ان اصولوں کی اہمیت کو آنے والی نسلوں کے جاگزیں
کرادیں تو ایک بڑی حدتک اس کا مداوا ہوسکتا ہے ۔
لیکن دلوں کا بدلنا مقلب القلوب کے اختیار میں ہے۔ اس لئے میں
اس وقت جبکہ خدائے برتر نے ہماری مساعی کو فتح اور
کامرانی سے ہم آغوش کیا ہے اسکی بارگاہ میں دست بہ دعا
ہوں کہ وہ ہمارے مدبرین کی عقلوں کی صحیح راہ نمائی
فرمائے تاکہ ان کی کوششوں کے ثمرات کی بدولت اس دنیا
میں ہر قوم ایک دوسرے کی حرص و ہوس کا شکار ہوئے
بغیر امن اور چین کی زندگی بسر کرسکے ۔

یادگار دن

’’ دنیا کی تاریخ میں ۱۴ ۔ اگست کا دن امن اور عافیت کے
پیامبر کی حیثیت سے ہمیشہ یادگار رہیگا اور اسی طرح
متحدین اور ہندوستان اور افواج سرکارعالی کے جانباز شہدا
اور مجاہدین کے زرین اور شاندار کارنامہ بھی جنہوں نے
اپنے خون کی بازی لگاکر اس جنگ کے جیتنے میں حصہ لیا
یہ فتح انہی کی جانبازی اور ایثار کی رہین منت ہے اس لئے
میں انہیں انکی اس عظیم الشان کامیابی پر تہ دل سے مبارکباد
دیتا ہوں اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جب وہ میدان
کارزار سے اپنے گھر واپس ہونگے تو اہل وطن کے آغوش
کو اپنے استقبال کے لئے کشادہ پائیں گے ۔ دنیا ان کے
عزم راسخ ، شجاعت ، اور جانبازی کا لوہا مان چکی ہے۔
امید ہے کہ ان کی قوت عمل ، فرض شناسی اور ایثار کے وہ
جوہر جو میدان جنگ میں نمایاں ہوئے تھے اب امن اور
عافیت کی نئی اور ایک بہتر دنیا کی تعمیر کے مسائل کا
حل تلاش کرنے میں پوری طرح بروئے کار آئینگے اور ملک
کی ہر جہتی ترقی کے لئے اپنے اہل وطن کا ہاتھ بٹانے میں
مدد دینگے ۔ انسانیت اور امن و عافیت کی اس فتح مبین
پر جہاں میں آج اقوام متحدہ کو مبارکباد دیتا ہوں وہاں
اپنے ولی نعمت کے حضور میں بھی ہدیہ تبریک پیش
کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں جنکے حسن تدبیر اور
سلطنت برطانیہ کے یار وفادار رہنے کے عزم راسخ نے
گزشتہ پر آشوب زمانہ میں اپنے تمام ذرائع اور وسائل کو
سلطنت برطانیہ کے لئے وقف کرکے ہماری صحیح راہ نمائی
فرمائی ۔ یہ حضرت حکیم السیاست کے اسی فیضان کی برکت

تھی جسنے حکومت اور رعایائے سرکارعالی کے جذبہ عمل کو بیدار کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت نے اپنے خزانہ اور رعایا سرکارعالی نے اپنے جملہ وسائل کو اس جنگ کو کامیاب بنانے کے لئے وقف کردیا ۔ حضرت جہاں پناہی نے صرفخاص مبارک سے ۱۶ لاکھ کی کثیر رقم " فائٹر ایر اسکواڈرن " کے لئے عطا فرما کر ہماری راہنمائی فرمائی اور حکومت سرکارعالی نے اسے مثال قرار دیکر چھ کروڑ روپیہ سے زیادہ مختلف جنگی کاموں پر صرف کئے ۔ اس کے علاوہ (۵۰) کروڑ (۲۳) لاکھ کی وہ رقم ہے جو گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاعی تمسکات کی خریداری پر صرف کی گئی ۔ حضرت بندگانعالی کی وفا دار رعایا نے بھی مختلف مدات میں پچاس لاکھ کے قریب روپیہ دیکر اپنے جذبہ احساس اور جوش عمل کا ثبوت دیا اور یہ ظاہر کردیا کہ اس آڑے وقت میں سلطنت برطانیہ دکن میں اپنے یار وفادار اور انکی جاں نثار رعایا کے تعاون پر پوری طرح اعتماد کرسکتی ہے ۔ مالی امداد کے علاوہ اس ریاست ابد مدت نے اپنی مقامی ضروریات کے باوجود اس سامان کی ایک کثیر مقدار مہیا کی جو براہ راست یا بالواسطہ جنگ کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھنے کے لئے ضروری تھا ۔ اس مد میں ۴۳ لاکھ ۳۰ ہزار کی مالیت کا لوہے اور فولاد کا سامان (۲) کروڑ ۷۳ لاکھ کی مالیت کا کپڑے کا سامان ایک کروڑ ۳ لاکھ کے ملبوسات اور خیمے (۴) کروڑ ۲ لاکھ کی مالیت کا سیمنٹ اور کوئلہ اور ۳۸ لاکھ ۴۰ ہزار کی متفرق اشیا خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں ۔

" مالی امداد کے علاوہ ریاست کے آٹھ فوجی (Units) مختلف محاذ جنگ پر اتحادیوں کے دوش بدوش داد شجاعت دینے پر مامور کیے گئے جنکے کارناموں پر ہم سب کو بجا طور پر فخر و ناز ہے اور مجھے یقین ہے کہ ان کے یہ شاندار کارنامے اس جنگ کی تاریخ میں روشن اور جلی حروف میں لکھے جائینگے ۔ جنگی ضروریات کے پیش نظر اعلحضرت کی افواج باقاعدہ کی توسیع کا اندازہ اس بات سے اچھی طرح کیا جاسکتا ہے کہ حکومت سرکارعالی کا فوجی بجٹ جو قبل از جنگ (۸۰) لاکھ تھا دوران جنگ میں اس رقم سے بڑھکر ایک کروڑ بیس لاکھ تک پہنچ گیا ۔ اس ریاست کی جنگی امداد کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس نے دوسرے سیکڑوں تربیت یافتہ کاریگروں کے علاوہ ہندوستانی فوج کے لئے پانچ ہزار تربیت یافتہ ڈرائیور میکانک مہیا کئے ۔

خواتین حیدرآباد کی مساعی جنگ

" اعداد و شمار کے اس مختصر خاکہ سے امداد جنگ کی نوعیت اور اسکی مالی حیثیت ظاہر کرنا مقصود نہیں بلکہ صرف اس جذبہ اور شوق کا اظہار مطلوب ہے جسکے تحت جنگی تحریکات میں حصہ لیا گیا اور درحقیقت اس کا یہی پہلو سب سے زیادہ قابل قدر و لحاظ ہے ۔ لیکن حیدرآباد کی مساعی جنگ کا صحیح اندازہ کرنے کے لئے یہاں کی خواتین کے جوش عمل اور ان کی قابل قدر کوششوں اور مفید تحریکات کا تذکرہ ضروری ہے ۔ ہر ہائنس پرنسس آف برار کی قیادت میں خواتین کی مجلس کار ہائے جنگ نے فوجیوں کی راحت رسانی کے سامان فراہم کرنے کے سلسلہ میں جو نمایاں خدمات انجام دیں وہ ہر طرح لائق ستائش ہیں ۔ ہرہائنس کی جانب سے کوئی اپیل ایسی نہ تھی جو اس نیک مقصد کے لئے کی گئی ہو ۔ اور اس کا گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم نہ کیا گیا ہو ۔ ظاہر ہے کہ ان تمام چیزوں نے ملک کے وسائل پر کتنا بار ڈالا ہوگا اور انکی وجہ سے حکومت اور عمال حکومت کی ذمہ داریوں اور فرائض میں کتنا اضافہ ہوا ہوگا ۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ملک کے ہر طبقہ نے خواہ وہ سرکاری ہو یا غیر سرکاری بلا امتیاز مذہب و ملت ان غیر معمولی حالات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا ۔ اس بنا پر اگر وہ آج اس فتح کو اپنی فتح اور اتحادیوں کی اس کامیابی کو اپنی کامیابی تصور کریں تو بیجا نہیں ۔ میں انہیں ان کی اس فتح اور کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں اور بارگاہ الہی میں دست بدعا ہوں کہ وہ اپنے کرم بے پایاں کے طفیل اس فتح کو دنیا کے لئے پائدار امن اور سلامتی کا پیامبر قرار دے اور ہم سب کو تا دیر اعلحضرت جلالۃ الملک خسرو دکن و برار کی سر پرستی اور راہنمائی میں ایک عظیم تر حیدرآباد کی تعمیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے ۔ این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد ۔

ممالک محروسه کی غذائی صورت حال

غلہ گوداموں کی روز افزوں مقبولیت

مرکزی غذائی مساورتی مجلس کے آخری اجلاس میں ، جو هزاکسلنسی سر سعید الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت کی زیر صدارت منعقد هوا جن مسائل پر بحث کی گئی ان میں سے ایک اهم مسئله یه تھاکه حکم خریدی اجاره داری دهان کو نافذ رکھنا چاهئے یا نہیں - بحث کے دوران میں معلوم هواکه اس مسئله پر مجلس کے غیر سرکاری اراکین میں سخت اختلاف رائے پایا جاتا هے - بعض اراکین نے اس حکم کی تنسیخ اور لیوی کی موجوده شرح میں اضافه کی تائیدکی دوسروں نے اس حکم کو نافذ رکھنے کی ضرورت پر زور دیا - هزاکسلنسی نے اس بحث میں مداخلت کرتے هوئے اس بات کی وضاحت فرمائی که اس حکم میں جبر کا کوئی سوال نہیں هے - اس کے بر خلاف اگر لیوی کی موجوده شرح میں اضافه سے متعلق متبادل تجویز کو قبول کرلیا جائے تو اس کا چھوٹے کاشتکاروں کے مفادات پر مضر اثر پڑےگا۔

مسٹر رضی الدین معتمد محکمه رسد نے یه خیال ظاهرکیا که دهان کی کاشت کرنے والے حکم خریدی اجاره داری سے بچنے کےلئے اپنے ذخائر کو پوشیده کر دیتے هیں یا یه بہانه کرکے اپنے زاید غله کو فروخت کرنے سے انکار کرتے هیں که یه ان کی اپنی ضروریات کےلئے هے البته بڑےکاشتکاروں کی حدتک عهده دار اس بات کا اطمینان کرلینے کے بعد که ذخائر کسی حقیقی ضرورت کے تحت نہیں بلکه محض حکومت کے حصول غله کے منصوبے کو ناکام بنانے کی غرض سے روک لئے گئے هیں انہیں جبراً حاصل کرلیتے هیں - انہوں نے جلسه کو یقین دلایا که اس طرح غله صرف بڑے کاشتکاروں هی سے حاصل کیا جاتا هے -

صاف کیا هوا غله

اس سے پہلے مسٹر رضی الدین نے ایک بیان پڑھ کر سنایا جس میں تفصیل کے ساتھ یه بتایا گیا تھا که محکمه رسد نے مرکزی غذائی مساورتی مجلس کے پچھلے اجلاس میں پیش کردہ سفارشات پر کیا کارروائی کی - ان سفارشوں کا تعلق برآمد کی جانے والی دالوں کی مقدار میں اضافه ، راشن بندی کی دوکانوں کو صاف کئے هوئے غله کی بہم رسانی اور سمیتیوں کی حیثیت سے ناظم غیر فوجی رسد کے ساتھ غیرسرکاری اراکین کی سرگرمیوں سے هے - انہوں نے فرمایا که مناسب غور و فکر کے بعد حکومت نے برآمد کی جانے والی دالوں کی مقدار کو ۰۰ هزار ٹن سے ایک لاکھ (۱۰) هزار ٹن تک بڑھانے اور برآمدات در حیدرآباد ڈمرسبل کاربوریشن کے عائد کردہ زاید محصول کی سرح کو کم کرنے کا تصفیه کیا هے - جهاں تک غله کی صفائی کا تعلق هے هزاکسلنسی صدر اعظم بہادر اور آنریبل صدر المهام مال نے غذائی مشاورتی مجلس کے غیر سرکاری اراکین کی معیت میں متعدد گوداموں کا معائنه فرمایا اور به نفس نفیس اس بات کا اطمینان کرلیا هے که غلوں کی آمیزش اور صفائی کے طریقوں کی اصلاح کےلئے کوئی دقیقه فروگذاشت نہیں کیاجا رہا هے - جهاں تک غیر فوجی رسد اور پارچه کی نگرانی کے معامله میں غیر سرکاری اراکین کی شرکت کا تعلق هے حکومت غیر سرکاری اراکین کی اکثریت پر مشتمل دو مشاورتی مجالس مقرر کرچکی هے -

مسٹر رضی الدین نے یه بھی فرمایا که حکومت نے اس سال بطور لیوی کے (٦) لاکھ (٦٢) هزار پلے دهان (٨) لاکھ (٨٠) هزار پلے جوار ایک لاکھ (٩١) هزار پلے باجره ایک لاکھ (١٠) هزار پلے رائی اور راگی اور (٥٠) هزار پلے

سکئی وصول کی ہے ۔ حکم خریدی اجارہ داری کے تحت حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن (۴) لاکھ (۲۳) هزار پلے دهان حاصل کرسکا ۔

لیوی کی شرحوں میں ترمیم

مجلس نے محکمہ رسد کی اس تجویز کو منظور کیا کہ مرهٹواڑی اور کرناٹک کے علاقوں میں باجرہ رائی اور راگی کی لیوی کی شرح ۱۰ ایکر یا اس سے کم رقبوں کے لئے فی ایکر ایک من سے کم کرکے ۳۰ سیر کردی جائے ۔ اور ۱۰ ایکر سے زاید رقبوں کے لئے فی ایکر ایک من مقرر کی جائے ۔ اس مناسبت سے تلنگانہ میں لیوی کی شرحیں بھی علی الترتیب ۲۰ سیر اور ۳۰ سیر فی ایکر ہوں گی ۔ اس طرح پیلی جوار کی لیوی کی سرح مرهٹواڑی اور کرناٹک میں ۱۰ ایکر سے کم رقبوں کےلئے ایک من فی ایکر سے کم کر کے ۳۰ سیر فی ایکر کردی جائے گی اور ۱۰ ایکر سے زاید رقبوں کےلئے یہ شرح ایک من فی ایکر ہوگی ۔ تلنگانہ میں پیلی جوار کی شرح علی الترتیب ۲۰ سیر اور ۳۰ سیر ہوگی پیلی جوار سے متعلق سفارش میں ایک شرط یہ تھی کہ ترمیمہ شرحوں پر صرف اسی صورت میں عمل کیا جائے گا جب کہ خریف اور آبی کی پیدا وار اچھی ہو ورنہ پیلی جوار موجودہ شرحوں کے حساب سے وصول کی جائے گی ۔ اس کے علاوہ مجلس نے محکمہ رسد کی یہ سفارش بھی منظور کی کہ حکم مشترکہ ادائی حصہ پیدا وار کے دائرہ سے مکئی اور کدرو کو خارج کیا جائے ۔

لیوی کی وصولی

لیوی کے اعداد پر تبصرہ کرتے ہوئے مرزا مقصود احمد خان نے کہا کہ اگرچہ پربھنی گلبرگہ کریم نگر اور محبوب نگر اوسط آنہ واری تقریباً ایک ہی ہے پھر بھی وصولی کی اوسط شرح ان اضلاع میں مختلف ہے ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے جن اضلاع میں آنہ واری کا اوسط زیادہ ہے وہاں کوئی رعایات نہیں دی گئیں یا جن اضلاع میں اوسط کم ہے وہاں حکم مشترکہ ادائی حصہ پیدا وار پر برابر عمل نہیں ہوا ۔ نواب فضل نواز جنگ بہادر صدر ناظم مال نے وضاحت فرمائی کہ تلنگانہ کی اراضی مرهٹواڑی کے اراضی کی بہ نسبت عام طور پر چھوٹی ہیں ۔ جہاں تک گلبرگہ کا تعلق ہے انہوں نے فرمایا کہ اس سال وہاں خریف کی فصل خاطرخواہ نہیں ہوئی ۔ ان اسباب کی بناء پر لیوی کی سرح میں فرق پایا جانا ہے ۔

سیٹھ کلیان جی نے اس سال لیوی کی وصولی پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ کاسنکار عام طور پر خوش ہیں کیونکہ قیمتیں معقول ہیں اور ان کی ادائی فوراً کی جاتی رہی ہے ۔ لیوی کی ادائی کے بعد بھی کاشتکار بازار میں غلہ لا رہے ہیں اور بیس ترین قیمتوں سے کم سرحوں پر فروخت کر رہے ہیں ۔ مسٹر کاندی کشن راؤ نے شکایت کی کہ ضلع میدک میں لیوی کی قیمتیں مالگزاری کے بقایا کو ملحوظ رکھتے ہوئے مقرر کی جارہی ہیں ۔ مسٹر رضی الدین نے اس شکایت کو نوٹ کرلیا ۔

پنڈت گوپال راؤ نے مسٹر میر اکبر علی خان پنڈت دوارکر داس مسٹر نرسنگ راؤ راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی سیٹھ نوریا اور مسٹر بی رنگا راؤ کی تائید سے یہ تجویز پیش کی کہ باجرہ اور پیلی جوار پر کوئی لیوی وصول نہ کی جائے اور اجازت ناموں کے ذریعہ باجرہ کی برآمد میں تنظیم پیدا کی جائے ۔ اس تجویز کے بارے میں صدر ناظم صاحب مال نے فرمایا کہ اگر حکم مشترکہ ادائی حصہ پیدا وار کے دائرہ سے باجرہ کو خارج کر دیا جائے تو کاشتکار جوار کی بجائے باجرہ کی اسی طرح کاشت کریں گے جس طرح انہوں نے دالوں کی کاشت کی ہے جس کی وجہ سے عام غذائی صورت حال پر مضر اثر پڑے گا ۔

راتب بندی

ناظم صاحب راتب بندی نے ممالک محروسہ میں راتب بندی کے متعلق اعداد و شمار پیش کرنے ہوئے ایک بیان دیا انہوں نے فرمایا کہ دو سہرنو قصبات اور دو تعلقہ جات میں جن کی مجموعی آبادی ۱۰ لاکھ ۴۳ هزار ۲ سو ہے مکمل راتب بندی نافذ کی گئی ہے ۔ راتب بندی سے متاثر ہونے والی دیہی آبادی کی مجموعی تعداد ۳۰۳۸۰۰ ہے ۔ مزدوروں

کے بعض طبقوں، حاملہ عورتوں اور دودھ پلانے والی ماؤں کو فی یوم پاؤ سیر زاید راتب کی اجازت دی گئی ہے۔ بڑے بڑے کارخانہ داروں کو ترغیب دی جارہی ہے کہ وہ اپنے مزدوروں کے لئے کیانٹین کھولیں۔ ۱۲۳۰۰ مزدوروں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے چھ کیانٹین کھولے جاچکے ہیں۔

پنڈت نارائن راؤ (محبوب نگر) نے تجویز پیش کی کہ راتب بندی کے قواعد میں اس طرح ترمیم کی جائے کہ راتب شدہ علاقوں میں رہنے والے کاشتکار اپنی پیداوار کو کھیتوں سے گوداموں میں منتقل کرسکیں۔ پنڈت گوپال راؤ پور گاروں کر نے اس تجویز کی تائید کی۔ معتمد صاحب محکمہ رسد نے فرمایا کہ وہ اس تجویز پر غور کریں گے اور ان قواعد اور شرائط کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں گے جن کے تحت کاشتکار غذائی اور دوسرے ذاتی اغراض کے لئے غلہ اپنے مکان میں رکھ سکتے ہیں۔

مسٹر قاضی عبدالغفار نے کہا کہ راتب بندی کی دوکانوں کو جو غلہ دیا جاتا ہے اس میں بہت کچھ اصلاح کی ضرورت ہے

آنریبل مسٹر ساویج منصرم صدر المہام مال نے فرمایا کہ غلہ کی قسم کو بہتر بنانے کے لئے ممکنہ کوششیں کی جارہی ہے اور کی جاتی رہے گی۔ جہاں تک شکر کا تعلق ہے قلت کا مسئلہ واگنوں کی کمی یا عدم دستیابی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔

مسٹر ٹی۔ آر۔ پارک (سکندرآباد) نے کہا کہ اگر راتب کارڈ رکھنے والے کسی شخص کو کسی وجہ سے جس کی ذمہ داری اس پر عاید نہ ہوتی ہو، راتب نہ ملا ہو تو اسے راتب سے محروم نہ کرنا چاہئے بلکہ دوسرے ہفتہ میں اس کی تلافی کی جانی چاہئے۔ ناظم صاحب راتب بندی نے آنریبل صدر المہام بہادر مال کی تائید سے اس تجویز کی مخالفت کی جسے مسترد کر دیا گیا۔

امداد باہمی کی انجمنیں اور غلہ گودام

مسٹر جمیل حسن رجسٹرار امداد باہمی نے تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات اور مواضعات کے غلہ گوداموں کے بارے میں ایک بیان پڑھکر سنایا۔ انہوں نے فرمایا کہ ممالک محروسہ کے ۱۰۴ تعلقات میں سے ۹۱ تعلقوں میں امداد باہمی کی انجمن ہائے ترقیات قایم ہوچکی ہیں جن میں سے ۷۵ کو مقامی اداروں کی حیثیت سے تسلیم کرلیا گیا ہے۔ ان تمام انجمنوں کا جملہ سرمایہ منظورہ تقریباً ۲ کروڑ ہے جن میں سے ۲۲ لاکھ روپے جمع ہوچکے ہیں۔ یہ انجمنیں ۱۱۹ مختلف مرکزوں میں حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی طرف سے غلہ خریدنے والے اداروں کی حیثیت سے کام کر رہی ہیں۔ اب تک انہیں برآمدات پر کمیشن کے ذریعہ ۲۲ لاکھ روپے سے زیادہ آمدنی ہوئی ہے۔ مواضعات میں قایم شدہ غلہ گوداموں کی تعداد ایک ہزار سے زاید ہوگئی ہے اور مزید گوداموں کی رجسٹری عمل میں آرہی ہے۔

غیر سرکاری تجاویز

مسٹر قاضی عبدالغفار نے مسٹر نرسنگ راؤ کی تائید سے ایک تحریک پیش کی جس میں سفارش کی گئی ہے کہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو اس کے پرانے ذخائر کی فروخت کے بارے میں مشورہ دینے کے لئے ایک غیر سرکاری کمیٹی مقرر کی جائے۔ معتمد صاحب محکمہ رسد نے فرمایا کہ یہ مسئلہ مجلس عاملہ کے تفویض کیا جاسکتا ہے جس کو اس بات کا مجاز کیا جاسکتا ہے کہ وہ اگر مناسب سمجھے تو دوسرے اراکین سے ربط قائم کرے۔ یہ تجویز منظور کرلی گئی۔

انہی اراکین نے ایک اور تحریک پیش کرتے ہوئے ایک غیر سرکاری کمیٹی کے تقرر کی سفارش کی تا کہ وہ کارپوریشن کو اس کے موجودہ عملہ میں تخفیف کی نسبت مشورہ دے۔ اس تحریک پر اظہار خیال کرتے ہوئے آنریبل صدر المہام مال نے فرمایا اسے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی مجلس نظماء کے آگے پیش کیا جائے گا۔

انہی اراکین نے ایک اور تحریک بھی پیش کی جس میں خواہش کی گئی تھی کہ ہر چھ مہینے کے وقفے سے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے حسابات مجلس عاملہ کے سامنے پیش کئے جائیں۔ یہ تحریک منظور کرلی گئی۔ اسے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی مجلس نظماء کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

ملاحظہ ہو صفحہ (۴۸)

اعلیٰ تعلیم کی سہولتوں میں توسیع

نشستوں کی تعداد دوگنی کر دی گئی ہے۔

حکومت سرکارعالی کی ہمیشه سے یہ پالیسی رہی ہے که ریاست کے تعلیمی نظام کو بدلتی ہوئی ضروریات سے ہم آہنگ اور جدید حالات کے مطابق بنایا جائے ۔ ایسے طلباء کی تعداد میں روز افزوں اضافه ہوتا جا رہا ہے جو اعلی تعلیم کی سہولتوں سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں ۔ ان کے اس بڑھتے ہوئے تعلیمی شوق کی تکمیل کے لئے موجودہ تعلیمی انتظامات میں مزید توسیع ضروری ہے ۔ اس مسئله کی وسعت و اہمیت کا اندازہ اس واقعه سے بھی لگایا جاسکتا ہے که ہر سال اعلی ثانوی امتحان میں ایسے طلباء کی ایک بڑی تعداد کامیاب ہوتی ہے جو کالج کی تعلیم کے اہل ہوتے ہیں ۔ لیکن بلدہ کے انٹرمیڈیٹ کالجوں میں سردست صرف (۵۰۰) طلباء کے لئے گنجائش ہے ۔ ان حالات میں زیادہ سے زیادہ طالبعلموں کو اعلی تعلیم کے مواقع فراہم کرنے کے لئے یه تصفیه کیا گیا ہے که بلدہ کے مختلف تعلیمی اداروں میں مزید (۵۰۰) نشستوں کا انتظام کرکے سال اول کی جماعتوں میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد تقریباً دوگنی کردی جائے۔

کفایت اور کارکردگی کے مد نظر یه طے کیا گیا ہے که کلیه بلدہ (سٹی انٹرمیڈیٹ کالج) کو صرف سائنس اور ریاضی کی تعلیم کے لئے مختص کیا جائے اور اس کالج کی سال اول کی جماعت میں (۵۰۰) طلباء شریک کئے جائیں ۔ اسی طرح چادرگھاٹ انٹرمیڈیٹ کالج کو عربی فارسی اور اردو السنه کی تعلیم کے سواء مضامین فنون کی تعلیم کے لئے مختص کیا جانے والا ہے ۔ اس کالج میں (۳۰۰) طلباء کی گنجائش ہوگی ۔ اس انتظام کے تحت مدرسه فوقانیه دارالعلوم میں، جسے اب انٹرمیڈیٹ کالج بنایا جائیگا ، تاریخ ہند ، تاریخ اسلام ، اقتصادیات اور اخباری دینیات کے علاوہ عربی فارسی اور اردو کی تعلیم کا انتظام ہوگا ۔ اس کالج کے سال اول کی جماعت میں (۲۰۰) طلباء شریک ہوسکیں گے ۔ اس انتظام سے ایک فائدہ یہ ہوگا که کالج کی تعلیم کی ابتدائی منزلوں میں طلباء کو اپنے پسندیدہ مضامین میں اختصاصی مہارت حاصل کرنے کا موقع ملے گا ۔ یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے که تمام انٹرمیڈیٹ کالجوں میں لازمی مضامین کی تعلیم بدستور جاری رہے گی ۔

ان تجاویز میں اورنگ آباد، گلبرگه اور ورنگل کے صوبائی انٹرمیڈیٹ کالجوں کی فوری توسیع کے مسئله کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا ہے ۔ ان تجاویز کو روبه عمل لانے میں (۲,۳۴,۷۶۶) روپے متوالی اور (۱,۴۴,۳۰۹) روپے غیر متوالی کے زاید مصارف عاید ہوں گے

طلباء کے لئے انٹرمیڈیٹ کی تعلیم کی سہولتوں میں اضافه کے ساتھ ساتھ حکومت نے جامعه عثمانیه کے مختلف شعبوں کی توسیع و تنظیم سے متعلق ایک اسکیم بھی منظور کی ہے۔ بہت جلد ایک تحقیقاتی ادارہ بھی قایم کیا جانے والا ہے اور کلیه طبیه ، کلیه انجینیری اور کلیه تربیت معلمین کی توسیع بھی پیش نظر ہے ۔ اس اسکیم پر حکومت کو سنه ۱۳۵۵ف میں (۷,۲۷,۱۱۹) روپے کا زاید متوالی خرچ برداشت کرنا ہوگا جو دوسرے سال (۷,۰۰,۳۰۱) روپیه ہو جائے گا ۔ غیرمتوالی اخراجات کی مجموعی رقم تین سال کی مدت میں (۲۴,۱۹,۲۹۴) روپے ہوگی ۔

غلہ رکھنے کے لئے گوداموں کا انتظام

''گودام ٹرسٹ فنڈ'' کا قیام

امداد باھمی کے ذخائر کی حوصلہ افزائی

غلہ کو ذخیرہ کرنے کی مناسب سہولتیں (خاص طورپر دیہی علاقوں میں) مہیا کرنے اور امداد باھمی کے اصولوں پر گودام قایم کرنے کےلئے اعلی حضرت بندگان عالی نے بمراحم خسروانہ ایک ''گودام ٹرسٹ فنڈ ،، کے قیام کی منظوری عطا فرمائی ھے۔ اس فنڈ کا سرمایہ (۵۰) لاکھ روپیہ ہوگا جس میں سے (۲۰) لاکھ روپیہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن نے اپنے اس منافع سے دئے ھیں جو اس کو دالوں کی برآمد سے حاصل ھوا ھے اور (۳۰) لاکھ روپیہ حکومت سرکارعالی نے محصول زاید منافع کی مد سے دئے ھیں

مجلس امناء

معزز صدر المہام مال اس ٹرسٹ کے صدر نشین اورمعزز صدر المہامین فینانس و تعمیرات اس کے اراکین ھوں گے ۔ مجلس امناء کے اراکین کو مشورہ دینے کے لئے سرکاری اور غیر سرکاری اراکین پر مشتمل ایک مشاورتی بورڈ قایم کیا جائے گا ۔ سرکاری اراکین ، محکمہ جات مال ، رسد تعمیرات ، فینانس ، امداد باھمی ، زراعت اور مارکٹنگ کے نمایندے اور غیرسرکاری اراکین ایوان تجارت اور انجمن ھائے امدادباھمی کے نمایندے ہونگے ۔اول تعلقدار کے درجہ کے ایک عہدہدار کو اس ٹرسٹ کا ''اکزیکیٹیو آفیسر ،،مقرر کیا گیا ھے۔

دیہی علاقوں میں گوداموں کا جال

اس ٹرسٹ کا کام یہ ھوگا کہ دیہی علاقوں میں موزوں گودام تعمیر کرائے تاکہ کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کیلئے ترقی یافتہ اقسام کی کھاد اور تخم ذخیرہ کئے جائیں اور انہیں اپنی پیداوار کو امداد باھمی کے اصولوں پر گوداموں میں رکھنے اور فروخت کرنے کا موقع دیا جائے ۔ چونکہ فی الحال اضلاع میں ذخیرہ کرنے کی مناسب جگہوں کی قلت ھے اس لئے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن غلہ رکھنے کے لئے ان میں سے متعدد گوداموں کو کرایہ پر لے گا ۔ بعد میں یہ گودام تعلقہ واری انجمن ھائے ترقیات اور انجمن ھائے امداد باھمی کے سپرد کئے جائیں گے تاکہ انہیں تخم اور کھاد کی تقسیم اور ایسے ھی دوسرے اغراض کے لئے استعمال کیا جائے ۔ ان گوداموں کا کرایہ اصل مصارف کے (۳) فی صد سے زاید نہ ھوگا۔

آمدنی سے مزید گودام تعمیر کئے جائیں گے

کاروبار میں لگائے ھوے سرمایہ سے حاصل شدہ سود اور گوداموں کے کرایہ سے ٹرسٹ کو جو آمدنی ھوگی وہ نئے گوداموں کی تعمیر اور موجودہ گوداموں کی نگہداشت پر صرف کی جائے گی ۔

دشواریوں کا انسداد

اس ٹرسٹ نے محکمہ پیداوار اسلحہ ، بمبئی ، سے ''لوٹن نیسن،، کے (۵۰) اور ''ایم ۔پی،، کے (۵۰) سائبانوں کی خریدی کا انتظام کیا ھے۔ انسائبانوں میں تقریباً (۵٫۷) ہزار ٹن غلہ ذخیرہ کیا جاسکتا ھے ۔ امید کی جاتی ھے کہ ان سائبانوں سے اضلاع میں غلہ حفاظت سے رکھنے کی دشواریاں بڑی حدتک دور ھو جائیں گی ۔ توقع ھے کہ ان سائبانوں کی تیاری اگلے ۶ مہینوں میں مکمل ھو جائے گی اور اس پر تقریباً (۲۰) لاکھ روپیہ صرف ھوں گے ۔ ان میں سے چند سائبان نظام آباد کےلئے مختص کئے گئے ھیں۔ تاکہ محکمہ زراعت انہیں کاشتکاروں میں تقسیم کی جانے والی مونگ پھلی کی کھلی رکھنے کے لئے استعمال کرے ۔

"بلیک پینتھر"

حیدر آباد اسکواڈرن کا شاندار کارنامہ

اعلی حضرت خسرو دکن و برار نے سنه ۱۹۳۹ع میں " حیدآباد اسکواڈرن "، کے قیام کی منظوری مرحمت فرمائی تھی ۔ یه هوائی دسته برما کے محاذ پر " بلیک پینتھر "، یعنی " کالا چیتا "، کے نام سے مشہور تھا کیونکه اس اسکواڈرن کے اسپٹ فائر هوائی جہازوں پر چیتے کی تصویر اتری هوئی هے ۔ یه هوائی دسته شمالی افریقه کی مہم کے ابتدائی دنوں سے سمندر پار کارروائیاں کرتا رها هے ۔

نومبر سنه ۱۹۴۲ع میں جبل الطارق سے الجیریه کے قریب ایک طیران گاہ تک پرواز کرتے هوئے اس هوائی دسته کو شوک العربه میں مشکلات سے دو چار هونا پڑا ۔ اس نے طونس اور کیپ بان میں جرمنوں کو شکست دینے میں حصه لیا اور سسلی اور اطالیه میں اترنے والی اتحادی فوجوں کی حفاظت کی ۔ اس کے بعد یه قاهره سے هندوستان آیا تاکه امپھل کے میدان سے جاپانیوں کو پیچھے ڈھکیلنے کی کارروائی میں شریک هو اور انڈاگی جھیل پر رسدی سامان اتارنے والے " ڈکوٹا "، قسم کے هوائی جہازوں کی حفاظت کرے ۔

یه اسکواڈرن یکم اکٹوبر سنه ۱۹۳۹ع میں قائم کیا گیا تھا ۔ شروع میں یه گلاڈیٹر (Gladiator) هوائی جہازوں پر مشتمل تھا ۔ لیکن بہت جلد ان کی جگه اسپٹ فائر هوائی جہازوں نے لے لی ۔ ان هوائی جہازوں نے " برطانیه کی لڑائی "، میں حصه لیا اور جنگ کی تاریخ کے اس اهم زمانه میں دشمن کے (۷۰) هوائی جہاز مار گرائے بعد میں اس هوائی دسته میں دور تک اڑنے والے اسپٹ فائر نمبر (۲) " اے "، هوائی جہاز شامل کئے گئے ۔ ان هوائی جہازوں نے هالینڈ اور مغربی فرانس پر ان بمباروں کی حفاظت کرکے بیش بہا خدمت انجام دی جو دشمن کے اهم فوجی مقاموں پر حملے کرتے تھے ۔

جنوری سنه ۱۹۴۲ع میں اس هوائی دسته کو سسانے کے لئے شمالی آئرستان بھیجا گیا جہاں وہ اگسٹ تک ٹھیرا رها ۔ اس کے بعد یه انگلستان میں منتقل هوگیا اور وهاں سے شمالی افریقه پر اتحادی چڑھائی میں حصه لینے کے لئے بھیجا گیا ۔

سختیاں

شمالی افریقه میں اس هوائی دسته نے سب سے پہلے الجیریه کے بچاؤ میں حصه لیا جو چڑھائی کرنے والی اتحادی فوجوں کے لئے رسد کا اهم مرکز تھا ۔ وهاں اس دسته کو دن میں دشمن سے بہت کم سابقه پڑا کیونکه جرمن هوائی جہاز طیران گاہ اور بندر گاہ پر باقاعده بمباری کرنے کے لئے تقریباً همیشه رات هی میں حملے کرتے تھے ۔ شروع میں اس دسته کے هوا بازوں کو اپنے میدانی عمله کے بغیر کام کرنا پڑا ۔ انہیں پٹرول سے جلنے والے چولھوں پر ٹین کے ڈبوں میں اپنی غذا آپ نکالینی پڑتی تھی ۔ میدانی عمله قسطنطینه کے راستے سے شمالی افریقه کی ریلوے کے ذریعه آهسته آهسته سفر کرتے هوے کچھ عرصه بعد ان سے آملا ۔ قسطنطنیه میں اسے تقریباً تین هفته تک رک جانا پڑا ۔

اس هوائی دسته کے مقابله کے لئے مسرز شیمٹ ۱۰۹ "جی "، اور فوکرولف ۱۹۰ "، قسم کے جرمن هوائی جہاز آتے تھے ۔ اس زمانے میں شوک العربه کے حالات صحت بخش

نہیں تھے ۔ اس پر طرفہ یہ کہ بارش نے طیران گاہ اور ہوائی جہاز اڑانے کے میدان کو دلدل بنادیا تھا ۔

مشکلات

ان ابتدائی دنوں میں ہوا بازوں کو کافی نقصانات اٹھانے پڑے تا ہم انہیں کامیابیاں بھی ہوتی رہیں ۔ اس ہوائی دستہ نے اس وسیع طیران گاہ کے دربان دلدل میں قائم کردہ ایک خیمہ سے اپنی کارروائیاں جاری رکھیں ۔

بم برسانے میں مہارت

ڈسمبر میں یہ ہوائی دستہ سسانے کے لئے قسطنطنیہ گیا اور فروری سنہ ۱۹۴۳ع میں بڈنگٹن کی طیران گاہ کو واپس ہوا ۔ اس کے اسپٹ فائر ہوائی جہازوں میں بم رکھنے کے لئے سلاخیں لگائی گئیں اور اس طرح یہ پہلا "اسپٹ بامبر اسکواڈرن" بنا جس نے شمالی افریقہ میں کارروائیاں کیں ۔ یہاں اس نے جرمن فوجی اجتماعوں اور فوجی مقاموں پر بم برسانے کے لئے شہرت حاصل کرلی ۔ شمالی افریقہ کی مہم ختم ہونے کے بعد یہ ہوائی دستہ مالٹا بھیجا گیا جہاں سے اس نے سسلی کے ساحل پر اترنے والی اتحادی فوجوں کی حفاظت کی۔ اس کے بعد اسے جنوب مغربی کٹانیا میں لنٹنی کی طیران گاہ میں منتقل کیا گیا ۔

بڑا معرکہ

ہوا باز جولائی سنہ ۱۹۴۳ع میں "لنٹنی" پہونچے ۔ تین دن کے بعد انہوں نے خلیج ملازو میں ایک بڑا معرکہ سر کیا ۔ یہ دستہ دوسرے دو ہوائی دستوں کے ساتھ پرواز کر رہا تھا۔ "ینکر ۵۲" قسم کے حمل و نقل کے چند جرمن ہوائی جہازوں سے جو "مسرز شمٹ ۱۰۹" قسم کے بماروں کی حفاظت کر رہے تھے ان کی مد بھیڑ ہوگئی ۔ حمل و نقل کے یہ ہوائی جہاز غالباً پٹرول لے جا رہے تھے کیونکہ ان میں یکے بعد دیگرے آگ کے شعلے بھڑک اٹھے یہاں تک کہ تمام ہوائی جہاز ساحل پر یا سمندر میں گر پڑے۔ حیدرآباد اسکواڈرن نے "ینکر ۵۲" قسم کے دس اور "مسرزشمٹ ۱۰۹" قسم کے دو ہوائی جہازوں کو تباہ کیا ۔ اسی دن بعد میں اس نے "مسرزشمنٹ ۱۰۹" قسم کے ایک اور ہوائی جہاز کو مار گرایا ۔ اس طرح اس دن اس ہوائی دستہ کی کارروائیوں سے دشمن کے (۱۳) ہوائی جہاز تباہ ہوئے ۔

ہندوستان میں آمد

نیپلز کی فتح کے بعد یہ ہوائی دستہ باری اور ٹارنٹو کے دربان "سیوائے ڈل کول" بھیجا گیا ۔ وہاں سے وہ نومبر سنہ ۱۹۴۳ع میں ہندوستان آیا ۔

بسلسلہ صفحہ (۲۴)

مسٹر قاضی عبد الغفار نے گوداموں کا سوال اٹھایا اور کہا کہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے گوداموں کی تعمیر پر محصول رائد منافع کی آمدنی کے استعمال کو حق بجانب قرار نہیں دیا جاسکتا ۔ حصول رائد منافع عائد کرتے وقت حکومت نے یہ یقین دلایا تھا کہ یہ آمدنی ایسے اغراض کے لئے استعمال نہیں کی جائے گی ۔مسٹر ایل ۔ این گپتا نے وضاحت کی یہ گودام کارپوریشن کی طرف سے نہیں بلکہ ایک خاص ٹرسٹ کی طرف سے تعمیر کرائے جا رہے ہیں تاکہ زرعی پیداوار کو حفاظت سے رکھنے میں کاشتکار کو امداد دی جائے ۔ فی الحال یہ گودام کارپوریشن کے تحت ہوں گے ۔ لیکن بعد میں انہیں امداد باہمی کی انجمنوں کے حوالے کردیا جائے گا ۔

عمالی مشاورتی مجلس کا اجلاس

مزدورں کی فلاح کی تدابیر

عمالی آئنی مشاورتی مجلس کے تیسرے اجلاس کا افتتاح فرماتے ہوئے آنریبل نواب ظہیر یار جنگ بہادر صدر المہام لیبر سرکارعالی نے آجروں اور مزدوروں کے باہمی تعلقات کے دن بدن خوشگوار ہوتے جانے اور مزدوروں میں " تعمیری " قیادت کی حقیقی خواہش پائے جانے پر زور دیا۔ آپ نے سر سری طور پر محکمہ لیبر کی ان کارگزاریوں کاذکرفرمایا جو پچھلے مارچ میں مجلس کے منعقد شدہ اجلاس کے بعد سے کی گئی ہیں -

نواب صاحب نے فرمایا : " هندوستان میں اور هندوستان کے باهر جوکچھ ہو رہا ہے اس سے یہ ظاہر ہے کہ ہم ایک ایسے وقت جمع ہوئے ہیں جبکہ وقت کے آهرن بر جرأت آزمااور نئے اقدامات کی آزمایش ہو رہی ہے کوئی ۲ سال پہلے ہمارے ہر دلعزیز شاہ ذیجاہ نے یہ ارشاد فرمایا تھاکہ " مزدوروں کے حقوق کی حفاظت اور انکی خوشحالی کا مجھے خاص طور پر خیال ہے "، خود ہمارے آقائے ولی نعمت کی انتہائی سادہ زندگی اور رعایا کے ساتھ ان کاگہرا تعلق خاطر اس بات کا ثبوت ہےکہ بڑی شخصیتیں ان قوتوں کا پوری طرح احساس رکھتی ہیں جو آخر میں دور رس تبدیلیوں کا باعث ہو جاتی ہیں - بندگان عالی نے جس معیار کی توقع ظاہر فرمائی ہے اس کے حصول کی ہمارا محکمہ لیبر کوشش کر رہا ہے -

پست اقوام کی حالت سدھارنے سے متعلق تجاویز

" اب میں مختصر طور پر ان کاموں کا ذکر کرونگا جو ہماری پچھلی ملاقات کے بعد محکمہ لیبر نے انجام دئے ہیں محکام قائمہ (شرائط ماموری مزدوران) کا نفاذ ہوچکا ہے - یہ ایک بڑا اقدام ہے - دستور العمل ماموری اطفال کانفاذ عمل میں آچکا ہے اور قانون اتحاد پیسہ وران بھی بہت جلد وجود میں آجائیگا - " فیاکٹریز اور بائلرز آفس " اورکوئلے کی کانوں پر متعینہ لیبر و لفیر انسکٹر کو محکمہ لیبر کے تحت لانے سے متعلق آپکی تجاویز پر عاجلانہ توجہ کیجارہی ہے - سررشتہ لیبر کے " امپلائمنٹ اکسچینج " کو محکمہ تحصیل معیشت میں ضم کر کے ان دونوں کا ایک خودمکتفی تنظیم کی حیثیت سے معتمدی لیبر سے الحاق کیا جارہا ہے - پست اقوام کی حالت کو سدھارنے کی جانب ، جسکی طرف پچھلے اجلاس میں اشارہ کیا گیا تھا ، حکومت خاص طور سے متوجہ ہے - چنانچہ اس سلسلہ میں بیگاری کے طریقہ کا خاتمہ کرنے ، سود خواروں کے پنجہ سے چھوٹے کاشتکاروں کی زمینات کو بچانے ، سود کی مہیب شرح کا انسداد کرنے اور پست طبقات کے اراضی نہ رکھنے والے افراد کےلئے لاؤنی کے خاص قواعد کے ذریعہ زمینات مہیا کرنے سے متعلق پہلے ہی اقدام کیا جاچکا ہے اور اس سلسلہ میں مزید عملی تجاویز بھی طلب کی گئی ہیں - مزدوروں کے نمایندوں کےلئے (جنہوں نے گذشتہ اجلاس میں ما بعد جنگ کی اسکیموں کا سوال اٹھایا تھا) یہ جاننا دلچسپی سے خالی نہوگا کہ محکمہ تنظیم ما بعد جنگ نے اس

بات پر رضامندی ظاہر کی ہے کہ اس مجلس کو مزدوروں سے متعلق ما بعد جنگ تجاویز سے واقف رکھا جائیگا ۔

آجروں اور مزدوروں کے تعلقات

'' آجر اور مزدوروں کے باہمی تعلقات سے متعلق اب اس اصول کو عام طور سے تسلیم کرلیا گیا ہے کہ نازع مزدور ان ایک ایسا تعیش ہے جسے آنیوالے زمانہ میں کسی طرح روا نہیں رکھا جاسکتا ۔ مزدور کے امن میں جوچیز سب سے زیادہ مزاحم ہے وہ دراصل مقاصد کا گہرا اختلاف نہیں بلکہ نقاط نظر کا وہ فرق ہے جو محض غلط فہمی کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے ۔ ہر ایک کی دلی خواہش ''زندہ رہو اور زندہ رہنے دو '' کی ہے ۔ لیکن غیر صحیح اطلاعیں اور غلط مفروضے اس نیک مقصد کے راستہ کی رکاوٹیں بنجاتے ہیں ۔ باہمی تعلقات میں انسانیت کے عنصر کو بڑھانے سے ، اعتماد کی فضا پیدا کرنے سے اوراس حقیقت کے سمجھنے سے کہ انکے اغراض مختلف نہیں بلکہ مشترک ہیں ہمارے آجر اور مزدور آپس کے تعلقات کو ٹھیک رکھ سکے ہیں ۔ مجھے یہ دیکھکر بڑی مسرت ہوتی ہے کہ ہماری ریاست میں آجروں اور مزدوروں کے باہمی تعلقات دن بدن خوشگوار ہوتے جا رہے ہیں ۔ مزدوروں کی انجمنوں کے تسلیم کئے جانیکی رفتار سے اور مزدوروں میں تعمیری قیادت کی ترقی کی خواہش سے بھی ظاہر ہوتا ہے ۔ آپ کے لئے یہ امر دلچسپی سے خالی نہوگا کہ اضلاع کے عہدہ داروں کے اشتراک عمل کی بدولت محکمہ لیبر اکثر نزاعات سے انکی ابتدائی منزل ہی پر نبٹ لینے میں کامیاب رہا ۔ صرف چند ہی موقعوں پر مجلس مصالحت کے قیام کی ضرورت ہوئی ۔ اور عدالتی مشنری اگرچہ ہر وقت موجود ہے لیکن کسی تجارتی نزاع کو سپرد عدالت کرنیکی ضرورت ہی نہ ہوئی۔ یوں بھی اس سے انکار نہیں کیاجاسکتا کہ مزدوروں کے مسائل کا عدالت کے کمرہ میں داخل ہونا کچھ بہت اچھا نہیں ہوتا ۔

تربیت یافتہ عملہ

'' محکمہ لیبر کی کامیابی کے لئے تربیت یافتہ اور تجربہ کار عہدہ داروں کا ہوناضروری ہے۔ ہمارے ''امپلائمنٹ اکسچینج '' کے منیجر کو تجربہ حاصل کرنے کے لئے دھلی ، بمبئی اورمدراس کے '' اکسچینچیز '' کو بھیجا گیا ہے ۔ لیبر افسر بھی تقریباً ۸ ماہ کی ٹریننگ کےلئے عنقریب انگستان جانیوالے ہیں ۔ اس ٹریننگ کا انتظام حکومت برطانیہ کی لیبروزارت کی جانب سے کیا گیا ہے ۔ لیبر و لفیر انسپکٹر کوحکومت ہند کی جانب سے مقررکردہ نصاب میں شرکت کےلئے کلکتہ روانہ کیا جا رہا ہے اور ملک سرکارعالی کےصوبوں کے مستقر پر لیبر و لفیر افسروں کو مامور کرنیکی تحریک بھی لیجاچکی ہے ، ان تمام باتوں سے یہ ظاہر ہے کہ مزدوروں کےمسائل سے متعلق محکمہ لیبرایک طویل المدت پیش بینی کی حکمت عملی پر کار بند ہے اور اس مشنری کی اہمیت کا اس کو خاص احساس ہے جومختلف اسکیموں کو عملی شکل میں لانے کےلئے ناگریز ہے۔''

مراکز بہبودی مزدوران

مراکز بہبودی مزدوران کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے صدرالمہام لیبر نے فرمایا :- '' پچھلے مئی کے مہینہ میں میں بمبئی گیا تھا ۔ وہاں حکومت بمبئی کی مہربانی سے لیبر و لفیر ڈپارٹمنٹ ، میونسپلٹی اور پورٹ ٹرسٹ ، کی جانب سے مزدوروں کی بہبودی کےلئے جومرکز قائم ہیں انکے دیکھنے کا مجھے موقع ملا ۔ میں نے وہاں کرنیوں اور کارخانوں کی طرف سے مزدوروں کی بہبودی سے متعلق جو کام ہو رہے ہیں ان کا بھی معائنہ کیا ۔ اس کے بعد جن نتائج پر میں پہنچا اور جو تجاویز میرے پیش نظر ہیں ان سے متعلق میرے نوٹ کے اقتباسات آپ کی اطلاع کی غرض سے پیش ہیں ۔ لیبر ولفیر انسپکٹر بھی اپنے ساتھ بمبئی سے مفید مواد لائے ہیں جنھیں خاص طور پر اس ضمن میں وہاں روانہ کیا گیا تھا ۔ مجھے یقین کامل ہے کہ ایسے مرکزوں کا قیام ہمارے مزدوروں کے حق میں بہت مفید ثابت ہوگا ان مرکزوں کا آغاز چاہے کتنے ہی مختصر پیمانہ پر کیوں نہ کیا جائے ان میں رفتہ رفتہ وسعت ہوتی رہیگی اور مشاغل کو اتنا بڑھا یا جائیگا کہ یہ مرکز مزدوروں کے ہر شعبہ حیات پر حاوی ہوسکینگے ۔ ''

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

مئی سنہ ۱۹۴۵ع - تیر سنہ ۱۳۵۴ف

نرخ تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ کے اوسط اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - لیکن پچھلے مہینے کے مقابلہ میں دالوں کے اشاریہ میں ایک اعشاریہ کمی ہوئی - ادرک، گوشت اور آلو کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے دوسری اشیاء خوردنی کے اوسط اشاریہ میں ۴۵ اعشاریہ اضافہ ہوا اس کی وجہ سے تمام اشیا خوردنی کا اشاریہ ۲۶ اعشاریہ بڑھ گیا -

روغن دار تخم، چمڑے اور کھال اور دوسری خام اور ساختہ اشیاء کے اوسط اشاریوں میں علی الترتیب ۷، ۱۰ اور ۱۰ اعشاریہ اضافہ ہوا - اس کے برخلاف نباتاتی تیل کے اوسط اشاریہ میں ۳ اعشاریہ کمی ہوئی -

تمام غیر غذائی اجناس کے اوسط اشاریہ میں ۳ اعشاریہ اضافہ ہوا - اشیاء تعمیر کے بازار میں کوئی خاص بات نہیں ہوئی البتہ خام اور دوسری ساختہ اشیاء کی قیمتیں بڑھی ہوئی رہیں جس کا اظہار اس گروہ کے اشاریہ سے ہوتا ہے جو ۲۶۳ تھا حالانکہ سابقہ دو مہینوں کے اشاریہ ۲۵۳ اور ۲۴۸ تھے - زیر تبصرہ مہینے میں عام اشاریہ میں ۱۵ اعشاریہ اضافہ ہوا -

مندرجہ ذیل نقشہ میں مئی سنہ ۱۹۴۵ع اپریل سنہ ۱۹۴۵ع اور مئی سنہ ۱۹۴۴ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے :—

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (−) بمقابلہ	
		مئی ۴۵ع	اپریل ۴۵ع	مئی ۴۴ع	اپریل ۴۵ع	مئی ۴۴ع
غلہ	۱۰	۲۷۹	۲۷۹	۲۴۱	..	+۳۸
دالیں	۶	۱۹۸	۱۹۸	۲۱۲	−۱	−۱۵
شکر	۲	۱۲۳	۱۲۳	۱۳۲	..	−۹
دوسرے اغذیہ	۱۶	۲۴۷	۲۰۲	۲۰۹	+۴۵	+۳۸
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۴۸	۲۲۲	۲۱۹	+۲۶	+۲۹
روغن دار تخم	۵	۲۵۲	۲۴۵	۲۵۷	+۷	−۵
نباتاتی تیل	۴	۲۷۳	۲۷۶	۳۱۰	−۳	−۳۷
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۵۰	..	−۵۰
ساختہ کپاس	۵	۲۹۰	۲۹۰	۳۳۵	..	−۴۵
چمڑا اور کھال	۲	۳۴۵	۳۳۵	۲۵۳	+۱۰	+۹۲
اشیاء تعمیر	۸	۲۷۸	۲۷۸	۲۴۴	..	+۳۴
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۶۳	۲۵۳	۲۴۸	+۱۰	+۱۵
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۷۴	۲۷۱	۲۷۲	+۳	+۲
عام اشاریہ	۶۰	۲۶۱	۲۴۶	۲۴۵	+۱۵	+۱۶

اگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع اور جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کے عام اشاریوں کی مناسبت سے ماہ مئی سنہ ۱۹۴۵ع کا عام اشاریہ علی الترتیب ۲۶۱ اور ۲۲۴ تھا۔

مندرجہ ذیل گراف میں ڈسمبر ۱۹۴۴ع سے مئی سنہ ۱۹۴۵ع تک بلدہ حیدرآباد میں ٹھوک فروشی کی قیمتوں کا مقابلہ کیا گیا ہے۔
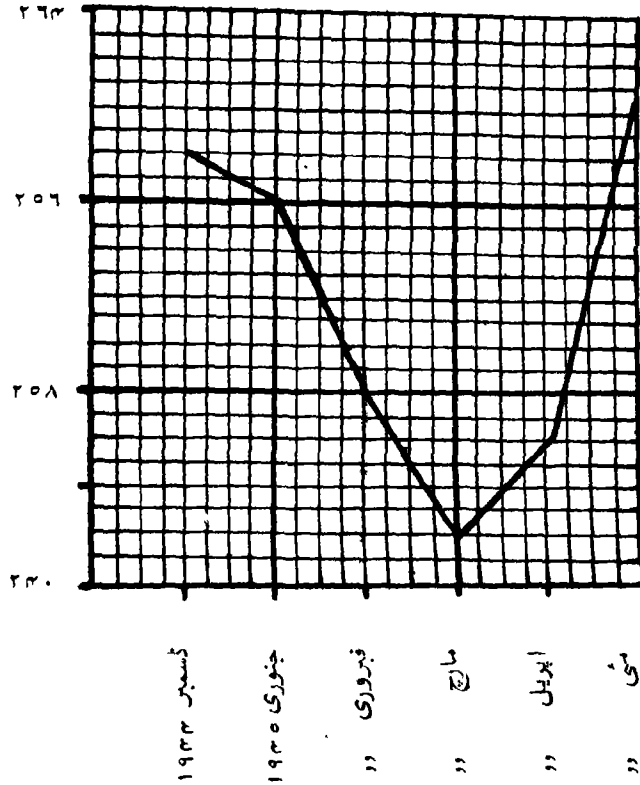
نرخ چلر فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں دھان، باجرہ، راگی اور مکئی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ البتہ چنا اور نمک کے سوا دوسری اشیاء کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں عام رجحان اضافہ کی طرف رہا۔

اوسط نرخ چلر فروسی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اشاریہ درج ذیل ہے۔ (اگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع - ۱۰۰)

اشیاء		نرخ برائے اگسٹ ۳۹ع	نرخ برائے مئی ۴۵ع	نرخ برائے اپریل ۴۵ع	اشاریہ بابت مئی ۴۵ع	اشاریہ بابت اپریل ۴۵ع
موٹا چاول	..	۷ - ۳	۳ - ۱	۳ - ۱	۲۳۵	۲۳۵
دھان	..	۱۴ - ۱۲	۵ - ۵	۵ - ۶	۲۷۸.	۲۷۴

گیہوں	..	۵ - ۷	۷ - ۲	۷ - ۲	۳۰۰	۳۰۰
جوار	..	۰ - ۱۰	۸ - ۵	۸ - ۵	۱۸۲	۱۸۲
باجره	..	۸ - ۱۰	۷ - ۵	۹ - ۵	۱۹۳	۱۸۹
راگی	..	۵ - ۱۱	۴ - ۶	۹ - ۶	۱۸۱	۱۷۲
مکئی	..	۱۳ - ۱۰	۹ - ۵	۱۰ - ۵	۱۹۴	۱۹۲
چنا	..	۱۰ - ۷	۱ - ۴	۰ - ۴	۱۸۷	۱۹۰
تور	..	۱ - ۱۰	۶ - ۵	۵ - ۶	۱۵۹	۱۵۹
نمک	..	۱۳ - ۸	۶ - ۶	۵ - ۶	۱۳۸	۱۴۰
عام اشاریه	..	..	..	..	۲۰۶	۲۰۳

مندرجه ذیل گراف میں ڈسمبر سنه ۱۹۴۴ع سے مئی سنه ۱۹۴۵ع تک ۱۰ اهم اشیاء (متذکره صدر) کی چلر فروشی کی قیمتوں کے عام اشاریوں کا مقابله کیا گیا هے ۔

بلدہ حیدرآباد میں اشیاء خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں برطانوی ہند، ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ سرکارعالی کے مختلف حصوں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اشیاء خوردنی درآمد کی گئیں ان کی مقدارس درج ذیل ہیں :—

اشیاء	جملہ درآمد بدوران	
	مئی سنہ ۱۹۴۵ع	مئی سنہ ۱۹۴۴ع
گیہوں ..	۱۳۵۷۴	۲۱۹۳
آٹا ..	..	۱۷۱
دھان ..	..	۴
چاول ..	۵۲۲۹۰	۲۸۸۷۹
جوار ..	۳۵۰۵۲	۲۸۷۰۷
باجرہ ..	٦۹۳۰	..
راگی ..	..	۷
ماش ..	۲۰۰۰	۴۱۵
چنا ..	۸۱۵۷	۳۰۷۵
گھی ..	۲۰۹	۳۴۹
چاء ..	۳۲۴۹	۴۵۲
شکر ..	٦۲۱۱	۱۷۳۰

سونا اور چاندی

زیر تبصرہ مہینے میں سونے کا بیش ترین اورکمترین نرخ علی الترتیب ۹۳ روپے ۸ آنے اور ۸۹ روپے فی تولہ اور چاندی کا بیش ترین اورکم ترین نرخ ۱۵۴ روپے اور ۱۵۰ روپے فی صد تولہ تھا ۔

مئی اور اپریل سنہ ۱۹۴۵ع اور مئی سنہ ۱۹۴۴ع کی شرح مبادلہ سکہ کلدار درج ذیل ہے :—

برائے ماہ	خریدی		فروخت	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
مئی سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱٦ - ۹	۱۱٦ - ۱۱	۱۱٦ - ۱۱	۱۱٦ - ۱۲
اپریل سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱٦ - ۵	۱۱٦ - ۸	۱۱٦ - ۸	۱۱٦ - ۱۲
مئی سنہ ۱۹۴۴ع	۱۱٦ - ۱۰	۱۱٦ - ۱۲	۱۱٦ - ۱۲	۱۱٦ - ۱۳

شیر مارکٹ

مئی سنه ۱۹۴۵ع کے آخری دن سرکاری پرامیسری نوٹوں اور سر برآوردہ کمپنیوں کے حصص کے جو نرخ تھے وہ درج ذیل ہیں -

تفصیلات			مئی سنه ۱۹۴۵ع کے آخری دن کی اختتامی شرحیں
سرکاری تمسکات			
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲ ½ فی صد		۱۰۱ - ۸
,, ,,	۳ فی صد		۱۰۳ - ۱۰
,, ,,	۳ ½ فی صد		۱۰۰ - ۱۱
بنک			
حیدرآباد بنک		(۵۰ روپیه سکه ع)	۵۰ - ۰
اسٹیٹ بنک		(۱۰۰ روپیه سکه ع)	۱۲۲ - ۸
ریلوے			
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد	(۲۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۷۴۰ - ۰
,, ,,	٦ فی صد	(۲۵۰ ,, ,,)	۵۱۰ - ۰
پارچه جات			
اعظم جاهی ملز		(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۷۰۰ - ۰
دیوان بهادر رام گوپال ملز		(۳۰۰ روپیه کلدار)	٦۷۵ - ۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز کمپنی		(۱۰۰۰ ,, ,,)	۳۳۰۰ - ۰
محبوب شاهی گلبرگه ملز		(۱۰۰ ,, ,,)	۱۷۰۰ - ۰
عثمان شاهی ملز		(۱۰۰ ,, ,,)	۳۰٦ - ۰
شکر			
نظام کارخانه شکر سازی معمولی		(۲۵ روپیه سکه عثمانیه)	۸٦ - ۰
,, ,, ترجیحی		(۲۵ ,, ,,)	۳۸ - ۰
سالار جنگ کارخانه شکر سازی		(۵۰ روپیه ادا شده ۲۰ سکه عثمانیه)	۱۷ - ۲
کمیکلز			
بایو کمیکلز		(۱۰ روپیه ادا شده ۸ سکه عثمانیه)	٦ - ۰
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس		(۵۰ سکه عثمانیه)	۴۹ - ۲
کمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلیز		(۲۵ سکه عثمانیه)	۴۴ - ۰
متفرق			
آلوین میٹل ورکس		(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۸۹ - ۲
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی		(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۲۵۵ - ۰
سرپور پیپر ملز		(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۲۸٦ - ۰
وزیر سلطان ٹوبا کو کمپنی		(۱۰ روپیه سکه عثمانیه)	۹۵ - ۱۲

کپاس

مئی سنه ۱۹۴۵ع میں ممالک محروسه کے کپاس صاف اور پریس کرنے والے کار خانوں میں پریس کی ہوئی کپاس کی مقدار ۱۲۱۰۵ گٹھے رہی ۔ اس کے مقابله میں اپریل سنه ۱۹۴۵ع میں ۱۳۳۷۶ اور مئی سنه ۱۹۴۴ع میں ۸۵۹۰ گٹھے کپاس صاف اور پریس کی گئی ۔

گرنیوں میں صرفه

زیر تبصره مهینے میں ممالک محروسه کی گرنیوں میں ۲۴٫۰۰ لاکھ پونڈ کپاس صرف هوئی ۔ اس کے مقابله میں اپریل سنه ۱۹۴۵ع اور مئی سنه ۱۹۴۴ع میں علی الترتیب ۲۵٫۱۰ لاکھ پونڈ اور ۲۵٫۶۶ لاکھ پونڈ کا صرفه هوا ۔

ساخته کپاس

زیر تبصره مهینے میں کپڑے کی مجموعی پیدا وار ۴۸٫۷۹ لاکھ گز رهی ۔ اسطرح مئی سنه ۱۹۴۴ع اور اپریل سنه ۱۹۴۵ع کے مقابله میں علی الترتیب ۲٫۳۱ لاکھ گز اور ۴٫۶۰ لاکھ گز کی کمی هوئی ۔

مئی سنه ۱۹۴۵ع میں ۱۸٫۹۹ لاکھ پونڈ سوت تیار هوا جو اپریل سنه ۱۹۴۵ع اور مئی سنه ۱۹۴۴ع کے اعداد کے مقابله میں ۲٫۳۱ لاکھ پونڈ اور ۳٫۷۱ لاکھ پونڈ کم هے ۔

کپاس کی بر آمد

مندرجه ذیل تخته میں ریل اور سڑک کے ذریعه کپاس کی برآمد کے اعداد درج هیں ۔

قسم		ریل کے ذریعه		سڑک کے ذریعه	
		مئی ۴۵ع	مئی ۴۴ع	مئی ۴۵ع	مئی ۴۴ع
بنوله نکالی هوئی کپاس (پریس کی هوئی)	..	۲۳۲۱۴	۹۱۷۲	۲۸۸۰	۷۴۵
بنوله نکالی هوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۱۳۵	۱	۵۶۹۹	۵۷۴۵
کپاس جس سے بنوله نهیں نکالا گیا	..	..	..	۱۱	۶۰۹
جمله	..	۲۳۳۴۹	۹۱۷۳	۸۵۹۰	۷۱۰۰
۴۰۰ پونڈ کے گٹھوں کی مجموعی تعداد	..	۱۴۰۰۹	۵۵۰۴	۵۱۵۳	۴۲۶۰

شکر

مئی سنه ۱۹۴۵ع میں نظام کارخانه شکر سازی بودهن میں ۲۱۷۷۰ هنڈرویٹ شکر تیار هوئی ۔ یه مقدار سابقه مهینے کے پیدا وار کے مقابله ۱۷۸۹۳ هنڈ رویٹ کم تهی ۔

دیا سلائی

زیر تبصره مهینے میں دیاسلائی کے کار خانوں میں ۱۷٫۰۷۷ گروس ڈبے تیار کئے گئے ۔ اس کے مقابله میں اپریل سنه ۱۹۴۵ع اور مئی سنه ۱۹۴۴ع میں دیاسلائی کی پیداوار علی الترتیب ۲۱٫۰۶۴ ٹن اور ۲۰۳۰۸ گروس ڈبے تهی ۔

سیمنٹ

زیر تبصره مهینے میں سمنٹ کی پیداوار ۱۰٫۶۷۳ ٹن رهی۔ اس کے برخلاف اپریل سنه ۱۹۴۵ع اور مئی سنه ۱۹۴۴ع میں علی الترتیب ۱۴٫۷۳۳ ٹن اور ۱۷٫۹۹۰ ٹن سمنٹ تیار کیا گیا۔

مئی سنه ۱۹۴۵ع اپریل سنه ۱۹۴۵ع اور مئی سنه ۱۹۴۴ع میں تیار شده بعض اشیاء کے اعداد درج ذیل هیں :-

اشیاء		اکائیاں	مئی ۴۵ع	اپریل ۴۵ع	مئی ۴۴ع	(+) یا (−) بمقابله مئی ۴۴ع	(+) یا (−) بمقابله اپریل ۴۵ع
رچه	..	گز	۴۸۷۹۳۵۳	۵۳۳۹۷۱۲	۵۱۱۰۵۲۲	—۲۳۱۱۶۷	—۴۶۰۳۵۷
وت	..	پونڈ	۱۸۸۹۲۱۴	۲۱۲۰۷۷۴	۲۲۶۰۷۵۹	—۳۷۱۵۴۵	—۲۳۱۵۶۰
منٹ	..	ٹن	۱۰۶۷۳	۱۴۷۳۳	۱۷۹۹۰	—۷۳۱۷	—۴۰۶۰
کر	..	هندرڈویٹ	۱۷۰۷۷	۲۱۵۶۴	۲۰۳۰۸	—۳۲۳۱	—۲۴۸۷
یا سلائی	..	گروس ڈبے	۲۱۷۷۰	۳۹۶۶۳	..	..	—۱۷۸۹۳

مشترکه سرمایه کی کمپنیاں

زیر تبصره مهینے میں مشترکه سرمایه کی کوئی نئی کمپنی قایم نهیں هوئی۔

حمل و نقل

زیر تبصره مهینے میں سرکارعالی کی ریلوے اور شارعی حمل و نقل کی جمله آمدنی علی الترتیب ۴۰٫۰۵ لاکھ روپیه ور ۸٫۶۵ لاکھ روپیه رهی۔ اس کے مقابله میں پچھلے سال اسی مهینے میں یه آمدنی ۴۱٫۲۸ لاکھ روپیه اور ۷٫۷ لاکھ روپیه تهی۔

مئی سنه ۱۹۴۵ع میں اشیاء کی منتقلی سے جمله ۲۲٫۶۴ لاکھ روپیه آمدنی هوئی۔ اس کے برخلاف مئی سنه ۱۹۴۴ع میں ۲۱٫۰۲ لاکھ روپیه آمدنی هوئی تهی۔

زیر تبصره مهینے میں ریلوں اور بسوں سے سفر کرنے والوں کی مجموعی تعداد علی الترتیب ۱۸۱۳۷۳۷ اور ۱۷٫۴۳٫۵۳۴ رهی۔ اس کے مقابله میں پچھلے سال اسی مهینےمیں ریلوں سے ۱۵۶۳۲۷۹ مسافروں نے اور بسوں سے ۱۶۴۶۸۶۷ مسافروں نے سفر کیا۔

SUNLIGHT

اُسے کافی مُقوّی غِذا ضرُور ملنی چاہیئے
... اگر بڑے ہوکر اُسے مضبُوط اور طاقتور بننا ہے
آج جو غِذا آپ اپنے بچّے کو دیتے ہیں اُسی پر اُس کی آئندہ تندرُستی کا دارومدار ہے
بچّہ کو کافی مقوّی غِذا کی ضرُورت ہوتی ہے۔ اِس لئے نشوونما کے زمانے میں ہی
اُسے ایسی غِذا دیجئے جو اُس کی قُوّت کے ذخیرہ کو برقرار رکھے اور اُس میں
اِضافہ کرے۔ ڈالڈہ ہر قِسم کے کھانوں کو زیادہ مُقوّی بنانے میں مدد کرتا ہے۔
گھر کے سب کھانوں کو اِس خالِص وِٹامن آمیز روغن سے پکائیے۔ یہ غِذا کے اُن اجزا کو
مُہیا کرتا ہے جو قُدرتی طور پر سب سے زیادہ قُوّت بخش ہیں۔ اور
ہر شخص کو ہر عُمر میں طاقت کی ضرُورت ہے۔
وٹامن آمیز
ڈالڈا
قُوّت بخش
DALDA
VANASPATI
HVM. 39-304-40 UD
THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO., LTD.

قرآن مجید

معہ ترجمہ انگریزی

انگریزی زبان میں قران مجید کا یہ تفسیری ترجمہ
مسٹر محمد مارما ڈیوک پکتھال مرحوم کا کیا ہوا ہے
جسے خاصی شہرت حاصل ہو چکی ہے یہ ترجمہ
پڑھنے والے کو اسلام کی روح تک لیجاتا ہے

قرآن مجید کو دو مختلف جلدوں میں مجلد کیا گیا ہے
جن کا ہدیہ :

قسم اول جلد چرم ولایتی معہ کیس ۶۰ روپے

قسم دوم جلد ریگزین ۲۴ روپے

نمونہ کا دو ورقہ مفت حاصل کیا جاسکتا ہے
سررشتہ نظامت طباعت سرکار عالی
حیدرآباد دکن

مطبوعہ نظامت طباعت سرکار عالی